قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ كُلُّهَا شَافٍ كَافٍ

مسند حافظ ابو یعلیٰ رح

بے شک قرآن سات حرفوں پر اتارا گیا ہے — ان میں سے ہر ایک شافی کافی ہے

بمنّہٖ تعالیٰ

جلد دوم

اصول سبعہ قراآت متواترہ بطرق تیسیر و شاطبیہ مع حواشی ضروریہ موسومہ باسم تاریخی

شرح سبعہ قراآت

۱۳۴۷ھ

بمعہ اضافہ شجرہ قراآت سبعہ

مؤلفہ

شیخ المشائخ امام القراء ابو محمد محی الاسلام عثمانی پانی پتی نور اللہ مرقدہ

ادارہ اسلامیات

لاہور — کراچی

Marfat.com

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ کُلُّھَا شَافٍ کَافٍ

مُسْنَد حافظ ابو یعلیٰؒ

بیشک قرآن سات حرفوں پر اتارا گیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک شافی کافی ہے

سبعہ قرآت متواترہ بطریق تیسیر و شاطبیہ کی مایۂ ناز کتاب مع حواشی ضروریہ موسومہ باسم تاریخی

شرح سبعہ قرآت

طاہر

۱۳۴۷ھ

جلد دوم

جو فرشِ الحروف پر مشتمل ہے

مؤلف

شیخ المشائخ امام القُراء

ابو محمد محی الاسلام عثمانی پانی پتی نور اللہ مرقدہٗ

تسوید و نظر ثانی

ابو عبد القادر محمد طاہر رحیمی مقیم مدینہ منورہ

باہتمام: پروفیسر حافظ قاری محمد علی عثمانی حفظہ اللہ لاہور

خلف الرشید حضرت مؤلف

اِدارہ اِسلامیات

پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

★ — دینا ناتھ مینشن مال روڈ، لاہور
فون ۷۳۲۴۴۱۲، فیکس ۹۲۰۴۲۰۷۳۲۴۱۸۵

★ — ۱۹۰، انارکلی، لاہور، پاکستان
فون — ۷۲۲۳۹۹۱ - ۷۳۵۳۲۵۵

★ — موہن روڈ
چوک اردو بازار، کراچی فون ۲۷۲۲۴۰۱

۱۳ فروری ۲۰۰۷
583 شن
۹۰۹۷

نام کتاب ——— شرح سبعہ قراءت (جلد دوم)

طباعت اوّل ——— جون ۱۹۹۵ء بمطابق محرم الحرام ۱۴۱۶ھ

باہتمام ——— اشرف برادران سلّمہم الرحمٰن

ناشر ——— ادارۂ اسلامیات ۱۹۰- انارکلی لاہور ۲

فون : ۷۲۴۳۹۹۱ - ۷۳۵۳۲۵۵

قیمت ———

ادارۂ اسلامیات
پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

★ ——— دینا ناتھ مینشن، مال روڈ، لاہور
فون ۷۳۲۴۴۱۲، ۷۳۲۳۶۸۵، فیکس ۹۲-۴۲-۷۳۲۴۶۸۵

★ ——— ۱۹۰، انارکلی، لاہور، پاکستان
فون ——— ۷۲۴۳۹۹۱ - ۷۳۵۳۲۵۵

★ ——— موہن روڈ
چوک اردو بازار، کراچی فون ۷۴۲۲۳۰۱

ملنے کے پتے

ادارۂ اسلامیات - ۱۹۰- انارکلی لاہور ۲
دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی ۱
بیتُ القرآن، اُردو بازار، کراچی ۱
مکتبہ دارالعلوم، جامعہ دارالعلوم کورنگی کراچی ۱۴
ادارۃ المعارف ڈاکخانہ دارالعلوم کورنگی کراچی ۱۴

Marfat.com

فہرست جلد دوم شرح سبعہ قرآت

پس منظر ۱۷
پیش لفظ ۲۱
تمہید ۲۷
سورتوں کے مقام نزول کے بارہ میں علماء کی تین اصطلاحیں ״
اصطلاح اول کے مطابق قرآنی سورتوں کی چھ قسمیں ״
آیتوں کے سات مختلف شمار، اور قرآن کی سورتوں کی تین قسمیں ۲۸
چند اصطلاحی الفاظ اور فرش و اصول کا طرز بیان ۲۹
شمار آیات کی چند اصطلاحیں ۳۵
سورۂ فاتحہ ۳۷
بسم اللہ کے بارہ میں مجتہدین و قراء کے پانچ مذاہب ״
ابتداء فاتحہ میں تعوذ و بسملہ کے ساتھ ۲۷ وجوہ صحیحہ ۳۸
سورۂ بقرہ ۴۰
جزء اول ۴۱
اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سے لَا یُؤْمِنُوْنَ تک ترتیب قراءت ۴۲
وَعَلَّمَ سے صٰدِقِیْنَ تک ترتیب قراءت ۴۵
فَتَلَقّٰی سے عَلَیْهِ تک ترتیب قراءت ۴۶
بَارِئِکُمْ وغیرہ میں دوریؒ کے لئے اسکان واختلاس کے طرق کی تفاصیل ۴۸
قراءۃ اسکان کے منکر بعض نحاۃ کی تردید ۴۹
وَاِنْ یَّاْتُوْکُمْ سے اِخْرَاجُهُمْ تک ترتیب قراءت ۵۴
اَبْ ہُمْ کے ۳۲ اختلافی مقامات میں ابن ذکوانؒ کے طرق کی تفصیل ۵۹
ان ۳۲ مقامات کی خصوصیت کی وجہ ۶۰
وَاَرِنَا میں دوریؒ کے اسکان واختلاس کے طرق کی تفصیل ۶۱
قُوْلُوْا اٰمَنَّا سے مِنْ رَّبِّهِمْ تک ترتیب قراءت ۶۲
جزء دوم ۶۳
اٰبَآؤُهُمْ اور شَیْـًٔا میں ورشؒ کی وجوہ اربعہ ۶۶
مد بدل اور ذِکْرًا کی وجوہ کی بحث ۷۱
جزء سوم ۸۰
سورۂ آل عمران ۸۸
قُلْ اَؤُنَبِّئُکُمْ میں وقفاً حمزہؒ کے لئے تینوں ہمزوں کی دس وجوہ صحیحہ ۹۱
علامہ جعبریؒ وغیرہ نے ۲۷ وجوہ بتائی ہیں جو غلط ہے۔ ۹۲
وَرَسُوْلًا سے بِاِذْنِ اللّٰهِ تک ترتیب قراءت ۹۷
هٰاَنْتُمْ کی مختلف قراءتوں کی توجیہات ۹۹
هٰاَنْتُمْ سے بِهٖ عِلْمٌ تک ترتیب قراءت ۱۰۰

Marfat.com

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ سے اِلَيْكَ تک ترتیب قراءت ۱۰۱
مَاكَانَ لِبَشَرٍ سے اَرْبَابًا تک ترتیب قراءت ۱۰۲
جزءِ چہارم ۱۰۴
وَمَا تَفْعَلُوا ۔ فَلَنْ تُكْفَرُوْهُ میں بصریؒ کے لئے خطاب و غیب کے طرق کی تفاصیل ۱۰۶
مَا قُتِلُوا میں ہشامؒ کے لئے تشدید و تخفیفِ تا کے طرق کی تفصیل ۱۱۳
وَلَا تَحْسَبَنَّ میں ہشامؒ کے لئے خطاب و غیب کے طرق کی توضیح ۱۱۴
وَبِالْكِتٰبِ میں ہشامؒ کے لئے اثبات و حذفِ با کے طرق کی تفصیل ۱۱۷
شامی مصحف میں وَبِالزُّبُرِ ... وَبِالْكِتٰبِ دونوں باثبات با مرسوم تھے ۱۱۸
لَا تَحْسَبَنَّ اور فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ کے خلاف کا نتیجہ ۵ قراءتیں ۱۱۹
سورۂ نساء ۱۲۱
وَاِنْ اَرَدْتُّمْ سے شَيْئًا تک ترتیب قراءۃ ۱۲۶
جزءِ پنجم ۱۲۷
وَاعْبُدُوا اللّٰهَ سے اِيْمَانِكُمْ تک ترتیب قراءت ۱۳۰
اَلْقُرْبٰى اور وَالْجَارِ ورشؒ کے یہاں دو جُدا جُدا ابواب سے ہیں ۔ ۱۳۱
هٰٓؤُلَاۤءِ میں حمزہؒ کے لئے وقفاً دونوں ہمزوں کی ۱۳ وجوہ صحیحہ ۱۳۲
جزءِ ششم ۱۴۳
لَا تَعْدُوْا میں قالونؒ کے لئے اسکان نصًّا منقول ہے ۔ اس کلمہ کی تینوں قراءتوں کی تعلیلات ۱۴۴
وَالْمُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ شاذ قراءت ہے ۔ ۱۴۵
سورۂ مائدہ ۱۴۷
وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى ۔ سے مِنْهُ تک ترتیب قراءت ۱۴۹
رِضْوَانَهٗ میں ابوبکرؒ کے کسرہ و ضمہ را کی بابت تفصیلِ طرق ۱۵۱
جزءِ ہفتم ۱۶۰
سورۂ انعام ۱۶۶
اَتُحَاجُّوْنِّيْ میں ہشامؒ کے لئے تشدید و تخفیفِ نون کے طرق کی تفصیل ۱۷۷
اقْتَدِهْ میں ابن ذکوانؒ کے لئے عدم صلہ مرجوح و ضعیف ہے ۱۷۹
شُرَكَآؤُا میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وقفی بارہ وجوہ ۱۸۱
اَنَّهَا اِذَا میں ابوبکرؒ کے لئے فتحہ و کسرۂ ہمزہ کے طرق کی تفاصیل ۱۸۳
جزءِ ہشتم 〃
وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا سے اِلَيْهِ تک ترتیب قراءت ۱۸۴
وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ سے فِي السَّمَآءِ تک ترتیب قراءت ۱۸۶
قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ بقراءۃ شامیؒ میں مضاف الیہ کے درمیان ۱۸۹

- مذہبوں کے فاسد تاویلات، توجیہ اور نحات کی مفصل تردید
- سورۂ اعراف ١٩٧
- یٰبَنِیٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا سے وَرِیْشًا تک ترتیب قراءت نیز یٰبَنِیٓ اٰدَمَ سے ذٰلِكَ خَيْرٌ تک ترتیب قراءت ٢٠٠
- قنبلؒ کے لئے اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ کی ہر دو وجوہ کے طرق کی تفصیل ٢٠٤
- ابن ذکوانؒ کے لئے بِرَحْمَةٍ اُدْخُلُوا کی ہر دو وجوہ کے طرق کی تفصیل ٢٠٥
- وَهُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ سے رَحْمَتِهٖ تک ترتیب قراءت ٢٠٦
- جزءِ نہم ٢١٠
- قَالُوْٓا اَرْجِهْ سے عَلِيْمٍ تک ترتیب قراءت ٢١٢
- اِبْنَ اُمَّ کی ہر دو قرآت کی توجیہات بمذہب نحاۃ کوفہ و نحاۃ بصرہ ٢١٨
- ابوبکرؒ کے لئے بَئِيْسٍ اور بَيْئَسٍ ہر دو وجوہ کے طرق کی تفصیل ٢٢٢
- قالونؒ کے لئے اَنَا اِلَّا میں اثبات و حذفِ الف کی دو وجوہ کے طرق کی تفصیل ٢٢٥
- سورۂ انفال ٢٢٨
- مُرْدِفِيْنَ میں قنبلؒ کے لئے دال کے فتح کی تردید ٢٢٩
- جزءِ دہم ٢٣٢
- وَاعْلَمُوْٓا سے اَجْمَعِيْنَ تک ترتیب قراءت
- سورۂ توبہ ٢٣٨
- جزءِ یازدہم ٢٤٧
- ھَارٍ میں ابن ذکوانؒ و قالونؒ کے لئے امالہ و فتح ہر دو وجوہ کے طرق کی تفصیلات ٢٤٩
- سورۂ یونس ٢٥٢
- لَا یَهِدِّیْٓ میں قالونؒ و بصریؒ کے لئے اسکان و اختلاس کے طرق کی تفصیل ٢٥٨
- ھا کے اسکان۔ اختلاس۔ کسرہ نیز کسرۂ یاران تمام قرآت کی صرفی تعلیلات و توجیہات ٢٥٩
- آلْئٰنَ میں قالونؒ و ورشؒ کی وجوہات کی تفصیل ٢٦١
- سورۂ ہودؑ ٢٦٧
- جزءِ دوازدہم ٢٦٩
- مَجْرٖىهَا میں حفصؒ کے لئے کسرہ محض پڑھنا عربیت کے بھی خلاف ہے ٢٧٣
- سورۂ یوسفؑ ٢٨٢
- لَا تَاْمَنَّا میں دانیؒ و شاطبیؒ کے یہاں روم اور محققؒ کی رائے پر اشمام مختار ہے قنبلؒ کے لئے نَرْتَعِیْ میں اثبات یا کی توجیہ ٢٨٥
- علامہ دانیؒ کا جامع البیان میں ہشامؒ کے لئے ھِئْتَ بفتح تا کو وہم بتانا محض اجتہاد اور قطعی لغزش ہے ٢٨٦
- جزءِ سیزدہم ٢٩٠
- سورۂ رعد ٢٩١
- وَفِی الْاَرْضِ سے فِی الْاُکُلِ تک ترتیب قراءت ٣٠١

Marfat.com

وَاِنْ تَعْجَبْ سے جَدِیْدٍ تک ترتیب قراءت	۲۰۱
استفہام مکرر کے اختلافات کا نتیجہ آٹھ قراءتیں ہیں	۲۰۲
سورۂ ابراہیم	۲۰۷
ہشام کی روایت پر اَفْئِدَۃً کی توجیہ مع بیان طرق	۲۱۲
سورۂ حجر	۲۱۴
جزء چہاردہم	۲۱۵
سورۂ نحل	۲۲۰
بزی کے لئے اَیْنَ شُرَکَاءِیَ الَّذِیْنَ بحذف ہمزہ غیر صحیح ہے	۲۲۳
ورش کے لئے لِلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ سے السَّوْءِ تک چار اور الْاَعْلٰی تک چھ وجوہ صحیح	۲۲۷
وَلَنَجْزِیَنَّ الَّذِیْنَ میں ابن ذکوان کے لئے نون دیا ہر دو وجوہ کے طرق کی تفصیل	۲۳۱
سورۂ اسراء	۲۳۴
جزء پانزدہم	۲۳۵
ہشام کے لئے خِطْأً میں تفصیل وجوہ مع بیان طرق	۲۳۸
کَمَا یَقُوْلُوْنَ۔ عَمَّا یَقُوْلُوْنَ تُسَبِّحُ لَهُ تینوں کلمات کے اختلاف کا نتیجہ پانچ قراءتیں ہیں	۲۳۹
بصری کے لئے اَعْمٰی کلمہ اول بامالہ اور کلمہ دوم بفتح میں وجہ فرق کا بیان	۲۴۲
سورۂ کہف	۲۴۷
ابوبکر کے لئے مِنْ لَّدُنْهُ میں اشمام کا طریقہ نطق	۲۴۸
لِشَایْءٍ میں الف زائدہ لکھنے کی توجیہ	۲۵۰
خاص مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا میں اختلاف قراءت کی توجیہ	۲۵۶
ابن ذکوان کے لئے فَلَا تَسْئَلْنِیْ میں اثبات وحذف ہر دو وجوہ کے طرق کی تفصیل	۲۵۷
جزء شانزدہم	۲۵۸
ابوبکر کے لئے مِنْ لَّدُنِّیْ میں علاوہ اشمام کے بطریق طیبہ روم بھی صحیح ہے	۲۵۹
ابوبکر کے لئے رَدْمًا اٰتُوْنِیْ بہمزۂ وصلیہ اور قَالَ اٰتُوْنِیْ بوجہین کے علاوہ بطریق طیبہ اول میں بھی بہ دو وجوہ صحیح ہیں	۲۶۲
فَمَا اسْطَاعُوْا میں بقراءۃ حمزہ سین ساکنہ علیٰ حالہ ملفوظ رہتا ہے اور یہ اجتماع ساکنین بوجہ ادغام کے صحیح وجائز ہے۔	۲۶۳
سورۂ مریم	۲۶۵
کٓھٰیٰعٓصٓ کی عین میں ہمارے شیوخ کے نزدیک قصر ماخوذ نہیں ہے	۲۶۶
لِاَهَبَ لَكِ میں قالون کے لئے ہمزہ دیا ہر دو وجوہ کے طرق کی تفصیل	۲۶۷
آخری نصف قرآن میں کَلَّا ۳۳ جگہ ہے جس کی بلحاظ وصل ووقف تین حالتیں ہیں۔	۲۷۳

Marfat.com

سورۂ طٰہٰ	۲۷۵
ورشؒ کے لئے طٰہٰ اور رؤس آیات کے اما لوں کے متعلق پانچ تنبیہات	۲۷۹
ہشامؒ کے لئے یَاْتِہٖ کے عدم صلہ کے متعلق شاطبیہ کا تسامح اور اس کا جواب	۲۸۴
ورشؒ کے لئے وَاِلٰہُ مُوْسٰی میں تقلیل بخلاف راجح ہے کیونکہ اس پر مدنی اخیر میں آیت نہیں ہے	۲۸۶
وَمِنْ اٰنَاۤئِ میں وقفاً ہشامؒ کے لئے نو۹ اور حمزہؒ کے لئے ستائیس۲۷ وجوہ صحیح ہیں۔	۲۸۹
سورۃ الانبیاء	۲۹۰
جزء ہفدہم	۲۹۱
وَلَقَدْ اٰتَیْنَا سے مُشْفِقُوْنَ تک ترتیب قراءت	۲۹۵
نُجِّی الْمُؤْمِنِیْنَ والی قراءت کی توجیہات مع تردید نحات	۲۹۷
سورۂ حج	۴۰۰
وَلُؤْلُؤًا کی نصب وجر والی دو قراءتوں کی توجیہات	۴۰۲
اس سورۃ کے امر غائب والے چار کلمات میں قراءۃ کے چار گروہ	۴۰۴
سورۂ مؤمنون	۴۰۹
جزء ہشتدہم	۴۱۰
نتیجہ کلمتین قٰلَ کَمْ، قٰلَ اِنْ تین قراءتیں	۴۱۷
سورۂ نور	۴۱۸
بزیؒ کے لئے یہاں رَاْفَۃٌ میں فتح وا سکان ہمزہ کے۔ اور قنبلؒ کے لئے رَاْفَۃٌ حدید میں اسکان ہمزہ اور رَاْفَۃٌ کے طرق کی تفاصیل	۴۲۰
اَلزُّجَاجَۃُ سے نَارٌ تک ترتیب قراءت	۴۲۴
دُرِّیٌّ اور یُوْقَدُ دونوں کلمات کے اختلاف کا نتیجہ پانچ قراءتیں	۴۲۵
وَیَتَّقْہِ میں نتیجہ اختلافات چھ قراآت	۴۲۸
ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ کی قراءۃ نصب پر اس سے ماقبل ثَلٰثَ مَرّٰتٍ پر بصورت بدلیت وقف سائغ نہیں	۴۲۹
سورۂ فرقان	۴۳۱
جزء نوزدہم	۴۳۳
یُضٰعَفْ کی چار قراءتیں	۴۳۸
سورۂ شعراء	۴۳۹
اَرْجِہْ کی چھ قراءتیں	۴۴۱
سورۂ نمل	۴۴۹
وَقَالَا الْحَمْدُ میں بحالت وصل قیاس صحیح الف تثنیہ کا حذف ہے۔	۴۵۰
کسائیؒ کی قراءت پر اَلَا یَسْجُدُوْا میں اَلَا حرف تنبیہ اور یَا حرف ندا یا حرف تنبیہ اور اُسْجُدُوْا فعل امر ہے اور الفِ حرف نداء والفِ ہمزۂ وصل دونوں رسماً محذوف ہیں۔	۴۵۲
جزء بستم	۴۵۶
اَءِذَا کُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا میں سات قراءتیں	۴۵۹

Marfat.com

ہشام کے لئے بما یفعلون بطریق شاطبیہ بغیب اور بما تفعلون بطریق طیبہ بخطاب۔ ہر دو وجوہ کے طرق کی تفصیلات ۴۵۹

ابن ذکوانؒ و ابوبکرؒ کے لئے بما تفعلون کی ہر دو وجوہ کے طرق کی تفاصیل ۴۶۰

سورۂ قصص ۴۶۱

افلا یعقلون میں سوسیؒ کے لئے بطریق طیبہ تاء خطاب بھی صحیح ہے اُن کے لئے غیب و خطاب دونوں کے طرق کی مزید تفصیل ۴۶۸

سورۂ عنکبوت ۴۷۱

ابوبکرؒ کے لئے اولم تروا (شط) میں خطاب و غیب کے طرق کی تفصیل ۴۷۲

أئنکم لتاتون اور أئنکم لتاتون میں چھ قراءتیں ۴۷۴

جزو بست ویکم ۴۷۶

سورۂ روم ۴۷۸

ثم کان عاقبة سے یستہزءون تک ترتیب قراءت ۴۷۹

ابن ذکوانؒ کے لئے وکذلک تخرجون (ط) میں ہر دو وجوہ کے طرق کی تفصیل ۴۸۱

قنبلؒ کے لئے لنذیقہم میں نون نیز یا دونوں وجوہ کے طرق کی تفصیل ۴۸۳

ہشامؒ کے لئے کسفا (شط) اور کسفا (ط) ہر دو وجوہ کے طرق کی تفصیل ۴۸۴

ضعف میں حفصؒ نے عاصمؒ سے فتح روایت کرتے ہوئے دیگر شیوخ سے ضمہ پڑھا ہے ۴۸۸

ہر دو وجوہ کے طرق کی تفصیل اور دونوں میں لغوی فرق "

سورۂ لقمن ۴۸۷

سورۂ سجدہ ۴۹۱

سورۂ احزاب ۴۹۱

الئی بالتسہیل پر وقف بالاسکان ابدال بالیاء سے ہوگا کیونکہ ہمزۂ ساکنہ پر تسہیل کے ساتھ وقف ناممکن ہے ۴۹۵

لاتوھا میں ابن ذکوانؒ کے لئے حذف الف بھی بطریق طیبہ صحیح ہے۔ ہر دو وجوہ کے طرق کا ذکر ۴۹۷

جزو بست و دوم ۴۹۹

قرن قر باب سمع سے اور قرن قر یقر باب ضرب سے ہے ۴۹۹

ہشامؒ کے لئے بطریق طیبہ لعنا کبیرا بالباء بھی صحیح ہے ۵۰۴

سورۂ سبا ۵۰۵

ولقد صدق میں چار قراءتیں ہیں ۵۰۹

سورۂ فاطر ۵۱۲

ولؤلؤ فاطر اکثر کوفی و مدنی مصاحف میں بالف اور دیگر مصاحف میں بدون الف مرسوم ہے۔ ۵۱۰

بینت امام اور بعض قدیم عراقی مصاحف میں بالف و تاء مطولہ ۵۰۷

مرسوم ہے

وَمَکْرَ السَّیِّئْ باسکان ہمزہ قراءت متواترہ ہے جس کی وجہ تخفیف یا وصل بنیت وقف ہے بعض نحویوں کا قراءت اسکان پر اعتراض کرنا بالکل لغو اور باطل ہے ۔۔۔ ۵۱۸

سورۂ یٰس ۔۔۔ ۵۱۹

یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ کی تفصیل چار قراآت ۔۔۔ ۵۱۰

جزو بست وسوم ۔۔۔ ۵۲۲

یَخِصِّمُوْنَ میں قالونؒ کے لئے سکون واختلاس کی طرح اور ابو عمروؒ کے لئے اختلاس کی طرح بطریق طیبہ خا کا کامل فتحہ بھی صحیح ہے۔ ان تمام وجوہ کے طرق کی تفصیلات ۔۔۔ ۵۲۳

ہشامؒ کے لئے یَخِصِّمُوْنَ کے بجائے حفصؒ کی طرح یَخِصِّمُوْنَ اور ابو بکرؒ کے لئے یَخِصِّمُوْنَ کی طرح یَخَصِّمُوْنَ بھی صحیح ہے ۔ اور یہ تمام وجوہ صرف بطریق طیبہ ہیں ۔ ۔۔۔ ۵۱۴

سورۂ وَالصّٰفّٰت ۔۔۔ ۵۲۷

اَوَ اٰبَاؤُنَا میں ورشؒ بطریق اصبہانی کے لئے سکون واو مع نقل حرکت ہے ۔۔۔ ۵۲۹

وَاِنَّ اِلْیَاسَ میں ابن ذکوانؒ کے لئے ہمزۂ قطعیہ و وصلیہ ہر دو وجوہ صحیح ہیں۔ جامع البیان میں علامہ دانیؒ کا ہمزۂ وصل کو غلط کہنا علامہ ۔۔۔ ۵۲۱

موصوف کی لغزش ہے ۔۔۔ ۵۲۳

سورۂ صٓ ۔۔۔ ۵۲۵

لَقَدْ ظَلَمَکَ میں ہشامؒ کے لئے بطریق طیبہ ادغام بھی ہے ہر دو وجوہ کے طرق کی تفصیل ۔۔۔ ۵۲۷

قنبلؒ کے لئے بِالسُّؤْقِ بہمزہ مضمومہ و واو مدیہ کے طرق کی تفصیل ۔۔۔ ۵۳۸

سورۂ زمر ۔۔۔ ۵۴۲

جزو بست وچہارم ۔۔۔ ۵۴۵

سورۂ غافر ۔۔۔ ۵۴۱

وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ میں ابن ذکوانؒ کے لئے بطریق طیبہ تاء خطاب بھی صحیح ہے۔ غیب وخطاب ہر دو وجوہ کے طرق کی تفصیل ۔۔۔ ۵۵۱

اَوْ اَنْ یُّظْہِرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ میں چار قراآت کا بیان قَلْبٍ میں بطریق طیبہ ابن ذکوانؒ کے لئے ترک تنوین اور ہشامؒ کے لئے اثبات تنوین بھی صحیح ہے ۔۔۔ ۵۵۲

سَیَدْخُلُوْنَ میں ابو بکرؒ کے لئے بطریق طیبہ حفصؒ کے مانند بھی صحیح ہے۔ ہر دو وجوہ کے طرق کا ذکر ۔۔۔ ۵۵۰

سورۂ فصلت ۔۔۔ ۵۵۹

اَئِنَّکُمْ میں ہشامؒ کے لئے تسہیل اداءً مقدم ہے کیونکہ وہ جمہور کا مذہب ہے ۔۔۔ ۵۶۰

نَحِسَاتٍ میں ابوالحارثؒ کے لئے امالہ وہم اور متروک ہے ۔ ۔۔۔ ۵۶۱

Marfat.com

جزو بست و پنجم ۵۶۴
سورۂ شوریٰ ۵۶۵
سورۂ شوریٰ کی تعداد آیات میں بناءؒ وستیدؒ کے بیانات کا تخالف اور اس کا حل ״
اَوْ یُرْسِلَ اور فَیُوحِیَ میں ابن ذکوانؒ کے لئے بطریق طیبہ نافعؒ کی طرح بھی صحیح ہے۔ ہر دو وجوہ کے طرق کی تفاصیل ۵۷۱
سورۂ زخرف ۵۷۲
لَمَّا مَتَاعُ میں ہشامؒ کے لئے بطریق طیبہ میم کی تشدید بھی صحیح ہے جو انہوں نے خود اختیار کی تھی۔ اور ہر دو وجوہ کے طرق کی تفصیل ۵۷۶
نُقَیِّضْ میں ابوبکرؒ کے لئے بطریق طیبہ یا بھی ہے۔ ہر دو وجوہ کے طرق کی تفصیل ۵۷۶
یٰعِبَادِ لَاخَوْفٌ میں مصاحف مدینہ وشام میں یا مرسوم اور باقی مصاحف میں محذوف تھی ۵۷۹
سورۂ دخان ۵۸۰
سورۂ جاثیہ ۵۸۴
جزو بست و ششم
سورۂ احقاف ۵۸۸
لِتُنْذِرَ میں بزیؒ کے لئے بطریق طیبہ یاءِ غیب بھی صحیح ہے خطاب وغیب ہر دو وجوہ کے طرق کی تفصیل ۵۹۰
حٰمٓ تَمَنّٰی سے کِیۡنتَهُمۡ عُوۡنَ تک ترتیب قراءت ۵۹۲
سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۵۹۴
اٰنِفًا میں بزیؒ کے لئے بطریق طیبہ اَنِفًا بالقصر بھی صحیح ہے۔ ہر دو وجوہ کے طرق کی تفصیل۔ قراءت کی تحدیث اس کی تلاوت وادائیت کے لئے مفید نہیں ہے۔ ۵۹۶ و ۵۹۷
فَاَوْلٰی لَهُمْ پر وقف تام اور مابعد سے ابتدا احسن ہے ۵۹۸
اَوْلٰی بفتح ہمزہ قرآن میں نو جگہ واقع ہوا ہے۔ جمہور کے یہاں اس کا وزن اَفْعَلُ ہے نہ کہ فَعْلٰی ۵۹۹
سورۂ فتح ۶۰۰
فَاٰزَرَهٗ میں ہشامؒ کے لئے بطریق طیبہ فَاَزَرَهٗ بھی صحیح ہے ۶۰۴
سورۂ حجرات ۶۰۵
سورۂ قٓ ۶۰۷
سورۂ والذّٰریٰت ۶۱۰
جزو بست و ہفتم ۶۱۲
سورۂ والطور ۶۱۳
وَاتَّبَعَتْهُمْ۔ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ۔ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا تینوں کلمات کے اختلاف کا نتیجہ چار قراءتیں ۶۱۴
قنبلؒ کے لئے بطریق طیبہ وَمَا لَتْنٰهُمْ بھی صحیح ہے۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے شَيْءٍ تک طریقۂ قراءت ۶۰۵
الْمُصَيْطِرُوْنَ میں حفصؒ کے لئے بطریق طیبہ سین بھی ہے ہر دو وجوہ کے طرق کا بیان۔ خلادؒ ۶۰۶

کے لئے اشمام کی طرح صاد بھی ہے۔ ہر دو وجوہ کے طرق کی تفصیل ٦١٧

بطریق طیبہ ابن ذکوانؒ کے لئے سین بھی اور قنبلؒ کے لئے صاد بھی صحیح ہے۔ دونوں کے لئے ہر دو وجوہ کے طرق کی تفصیل ٦١٧

سورۂ نجم ٦١٨

سورۂ قمر ٦٢٣

سورۂ الرحمٰن ٦٢٦

ابوبکرؒ کے لئے اَلْمُنْشَئٰتُ میں فتح وکسرۂ شین ہر دو وجوہ کے طرق کی تفصیل ٦٢٨

لَمْ یَطْمِثْهُنَّ میں کسائیؒ سے پانچ مذاہب ہیں [illegible] ہیں۔ مذ۱ اکثر ائمہ پورے کسائیؒ کے لئے ضمۂ اول وکسرۂ ثانی مذ۲ بعض ائمہ صرف دوریؒ کے لئے اسی طرح اور ابوالحارثؒ کے لئے بالعکس مذ۳ بعض ائمہ ابوالحارثؒ کے لئے دونوں جگہ کسرہ مذ۴ بعض ائمہ ان کے لئے دونوں جگہ ضمہ مذ۵ بہت سے ائمہ پورے کسائیؒ کے لئے ضمۂ اول وکسرۂ ثانی یا اس کا بالعکس روایت کرتے ہیں ٦٢٩ و ٦٣٠

سورۂ واقعہ ٦٣١

ءَاِذَا اور ءَاِنَّا میں نتیجۂ اختلافات کے طور پر سات قراءتیں ہیں ٦٣٢

ورشؒ کے لئے اَفَرَءَیْتُمْ کی ہر وجہ پر ءَاَنْتُمْ میں تسہیل وابدال دونوں جائز ہیں۔ ٦٣٤

سورۂ حدید ٦٣٥

جزو بست و ہشتم ٦٤٠

سورۂ مجادلہ //

ابوبکرؒ کے لئے اُنْشُزُوْا فَانْشُزُوْا میں کسرہ وضمۂ شین ہر دو وجوہ کے طرق کی تفصیل ٦٤٣

سورۂ حشر ٦٤٤

ہشامؒ کے لئے بطریق تیسیر دُوْلَةً کا صرف رفع تکُوْنَ کی تا ویا ہر دو کے ساتھ صحیح ہے اور بطریق طیبہ دُوْلَةً کا نصب صرف یا کے ساتھ بھی صحیح ہے۔ ان تینوں وجوہ کے طرق کی تفصیل۔ باقی دُوْلَةً کا نصب تکُوْنَ کی تا کے ساتھ کسی طریق سے بھی صحیح نہیں ہے۔ ٦٤٥ و ٦٤٦

سورۂ ممتحنہ ٦٤٨

ہشامؒ کے لئے یُفَصِّلُ (از تفعیل) کی طرح یُفْصَلُ (مجہول از مجرد) بھی بطریق طیبہ صحیح ہے۔ ہر دو وجوہ کے طرق کی تفصیل ٦٤٩

سورۂ صف ٦٥١

سورۂ جمعہ ٦٥٤

سورۂ منافقون ٦٥٥

وَاَکُوْنَ کے متعلق رسمی اختلاف کا بیان ٦٥٦

سورۂ تغابن ٦٥٩

سورۂ طلاق ٦٦٠

سورۂ تحریم ٦٦٢

جزو بست و نہم ٦٦٥

Marfat.com

سورۂ ملک ٦٦٥

سورۂ ن ٦٦٩

سورۂ الحاقہ ٦٧١

ابن ذکوان کے لئے تؤمنون اور یذکرون میں یا و تا ہر دو وجوہ کے طرق کی تفصیل ٦٧٤

سورۂ معارج ٦٧٥

سورۂ نوح علیہ السلام ٦٧٧

سورۂ جن ٦٨٠

سورۂ جن میں انّ اور انّ کل ۲۷ جگہ واقع ہوا ہے جن میں سے سات جگہ فتح پر اور سات جگہ کسرہ پر اتفاق اور تیرہ جگہ اختلاف ہے ٦٨١

ہشام کے لئے لبدا میں بطریق طیبہ لام کا کسرہ بھی صحیح ہے۔ ضمہ وکسرہ ہر دو وجوہ کے طرق کی تفصیل ٦٨٢

سورۂ مزمل علیہ السلام ٦٨٣

سورۂ مدثر علیہ السلام ٦٨٦

سورۂ قیمہ ٦٨٨

قیمہ، تطفیف، بلد، ہمزہ ان چار سورتوں پر بقول ابن مجاہد بجائے وصل سکتہ اور بجائے سکتہ، بسملہ مختار ہے۔ مگر یہ فرق غیر منصوص ہونے کے علاوہ قیاس و نظر کے بھی خلاف ہے ٦٨٨ و ٦٨٩

بزی کے لئے لا اقسم میں حذف واثبات الف دونوں وجوہ کے طرق کی تفصیل ٦٨٩

ہشام کے لئے تمنی میں بطریق طیبہ یمنی بالیا بھی صحیح ہے۔ ہر دو وجوہ کے طرق کی تفصیل ٦٩١

سورۂ دہر ٦٩٢

سلسلا اور پہلا قواریرا دونوں باجماع بالف، اور دوسرا قواریرا صرف مدنی، مکی اور کوفی مصاحف میں بالف مرسوم تھا ٦٩٤

علیہم سے من فضلہ یا واستبرق تک ترتیب قراءت ٦٩٥

وما تشاءون میں ابن عامر کے لئے بطریق طیبہ تاء خطاب بھی صحیح ہے۔ ہر دو وجوہ کے طرق کی تفصیل ٦٩٦

سورۂ والمرسلت ٦٩٠

جزء عمّ ٦٩٩

سورۂ نبا

سورۂ والنزعت ٧٠١

ءاذا، ءانا اور اذا میں سات ذراعیں، نخرۃ میں طیبہ سے دوری کسائی کے لئے حذف الف بھی صحیح ہے۔ ہر دو وجوہ کے طرق کی تفصیل ٧٠٢

نزعت کے فواصل کے متعلق تین تنبیہات ٧٠٥

سورۂ عبس ٧٠٦

سورۂ تکویر ٧٠٨

ضنین اور ظنین دونوں کے معنی اور رسم کی بحث ٧٠٩

سورۂ انفطار ٧١٠

سورۂ تطفیف ۷۱۱

اس سورۃ میں چار بَلْ کا بیان ہے ۷۱۲

ہر چہار کے وقف و وصل کا بیان

فَکِھِیْنَ میں ابن عامر کے لئے

بطریق طیبہ فَکِھِیْنَ بھی صحیح ہے ۷۱۳

ہر دو وجوہ کے طُرق کی تفصیل

سورۂ انشقاق ۷۱۴

سورۂ بُروج ۷۱۵

سورۂ طارق ۷۱۶

سورۂ اعلیٰ ۷۱۸

سورۂ غاشیہ ۷۲۰

لَاتَسْمَعُ اور لَاغِیَۃً میں تین قراءتیں ۷۲۱

بِمُصَیْطِرٍ میں خلادؒ کے لئے بطریق

طیبہ بجائے اشمام کے صاد، اور قنبلؒ

حفصؒ، ابن ذکوانؒ کے لئے بطریق طیبہ

بجائے صاد، سین بھی صحیح ہے۔ ہر ہر ۷۲۱

دو وجوہ کے طُرق کی تفصیل

سورۂ فجر ۷۲۲

فجر میں واقع دو کَلَّا میں سے اول

پر وقف تام ہے ۷۲۳

تحقیقی قول پر جِایْٓءَ میں بحالت

اشمام بھی مد متصل بحال رہے گا ۱۵

بصریؒ کے لئے اَکْرَمَنِ نیز اور

اَھَانَنِ نیز میں وصلاً حذف یا

اثبات اشہر و اقوی ہے ۷۲۶

سورۂ بلد ۷۲۶

سورۂ شمس ۷۲۸

سورۂ لیل ۷۳۰

بزیؒ کے لئے نَارًا تَلَظّٰی میں اجتماع

ساکنین روایۃً صحیح و لغۃً شائع ہے ۷۲۱

سورۂ ضحیٰ ۷۲۲

تین تنبیہات 〃

سورۂ شرح ۷۲۳

سورۂ تین ۷۲۵

سورۂ علق ۷۲۶

علق میں تین جگہ واقع کَلَّا کے وصل و

وقف کا حکم 〃

قنبلؒ کے لئے اَنْ رَّاٰہُ میں حذفِ

الف کی توجیہ، نیز اثبات و حذف

ہر دو وجوہ کے طُرق کا مفصل بیان نیز حذف ۷۳۷ و ۷۳۸

کو غلط بتانے والوں کی تغلیط و تردید

سورۂ قدر ۷۴۰

سورۂ بیّنہ ۷۴۲

سورۂ زلزال ۷۴۳

سورۂ عادیات ۷۴۴

خلادؒ کے لئے فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا

میں بخلاف ادغام واجب مع مد ۱۵

لازم ہے

سورۂ قارعہ ۷۴۶

سورۂ تکاثر ۷۴۸

سورۂ عصر ۷۴۹

سورۂ ہمزہ ۷۴۹

سورۂ فیل ۷۵۱

اگر لِاِیْلٰفِ کے لام جارہ کا متعلق

فَجَعَلَھُمْ کو نہ مانیں تو فیل ۷۵۲

کے آخر پر وقف تام ہے

Marfat.com

سورۂ قریش ۷۵۴

اِلٰفِهِمْ میں رسماً بالاجماع یا کے حذف سے اور قراءۃً بالاجماع اس کے اثبات سے معلوم ہوا کہ قرآت کا مدار محض رسم پر نہیں ہے۔ ۷۵۵

سورۂ ماعون ۷۵۵

سورۂ کوثر ۷۵۷

سورۂ کٰفرون ۷۵۸

سورۂ نصر ۷۶۰

سورۂ لہب ۷۶۱

سورۂ اخلاص ۷۶۲

حمزہؒ کے لئے وقفاً کُفُوًا میں تسہیل اور ابدال وادغام ضعیف ہیں۔ ۷۶۳

سورۂ فلق ۷۶۴

وَلَمْ يَكُنْ سے مَا خَلَقَ تک وجوہ صحیحہ ۷۶۴

سورۂ ناس ۷۶۶

ناس وفاتحہ کے مابین فصل اول وصل ثانی فصل ثالث اور فصل اول وصل ثانی وثالث یہ دو صورتیں ناجائز ہیں۔ کیونکہ فاتحہ کے اول میں کوئی بھی تکبیر کا قائل نہیں ہے ۷۶۶

باب بست وپنجم ۲۵ ختم قرآن پر تکبیر اور متعلقات ختم قرآن ۷۶۷

فصل اول مشروعیت وتقرر تکبیر کا سبب قول اول ۱ ۷۶۷

قول دوم ۲ ۔ قول سوم ۳ ۷۶۸

قول چہارم ۴ ۷۶۹

حاصل کلام ۷۷۳

فصل دوم تکبیر کی حیثیت اور اس کا شرعی حکم ۷۷۴

فصل سوم تکبیر کے متعلق احادیث مرفوعہ وآثار موقوفہ ۷۷۶

حدیث تکبیر کو بزیؒ سے بہت سی جماعتوں اور ثقہ راویوں نے مرفوعاً روایت کیا ہے ۷۷۸

ابن عباسؓ اور مجاہدؒ پر موقوف چند روایات تکبیر ۷۸۱

فصل چہارم تکبیر کس کس روایت میں پڑھی جائے گی ۷۸۲

روایتاً تکبیر قراءۃ مکّیؒ کے ساتھ مخصوص ہے۔ ۷۸۳

فصل پنجم محلِ تکبیر ۷۸۴

دانیؒ کے نزدیک آخر وَالضُّحٰى سے آخر ناس تک ہے ۷۸۵

ابو العلاءؒ اول وَالضُّحٰى یا اول اَلَمْ نَشْرَحْ کہتے ہیں ۷۸۶

آخر وَاللَّيْلِ سے تکبیر کا کوئی قائل نہیں ۷۸۷

شاطبیؒ نے مذہب دوم پر تکبیر کا منتہیٰ بیان نہیں کیا ۷۸۸

فصل ششم نماز میں تکبیر کا حکم ختم کے وقت نماز میں تکبیر سنت ہے ۷۸۹

اہل مکہ نماز میں تکبیر کہتے تھے ۷۹۰

فصل ہفتم الفاظ تکبیر۔ جمہور کے نزدیک الفاظ تکبیر اَللّٰهُ اَكْبَرُ ہیں ۷۹۱

تکبیر کے ساتھ تہلیل اور تہلیل وتحمید ۷۹۲

Marfat.com

بھی مردی ہے ۔ نماز میں تہلیل و تکبیر انسب ہے	۷۹۲
خلاصہ فصل	۷۹۳
بعض امورِ ضروریہ ۔ ہندوستان کے بعض مشائخ کا بعض بعض سورتوں میں تفریق کا قول اختیار کرنا بے اصل ہے	۷۹۴
فصل ہشتم صُوَر سبعہ بین السُّورَتین کی بحث ۔ نوع اول ، نوع دوم	۷۹۵
نوع سوم ۔ قطع سے مراد وقف ہے	۷۹۶
صور سبعہ کا اختلاف جوازی ہے ۔ تکبیر کے اوائل یا اواخرِ سُوَر کے لئے ہونے کا ثمرۂ اختلاف	۷۹۷
فصل نہم تکبیر کے وصل کا طریقہ	۷۹۷
فصل دہم دُعاء اور اس کا طریقہ	۷۹۸
ختم کے بعد دُعاء کی مقبولیت وغیرہ کے متعلق بعض احادیث و آثار کا ذِکر	۷۹۹
نماز تراویح میں دُعاء	۸۰۰
ختم قرآن پر بزرگوں کے تین مختلف گروہ	۸۰۱
خاتمہ امور متفرقہ میں ۔ فائدہ اول اخلاص کا تین مرتبہ پڑھنا ماثور نہیں فائدہ دوم کم از کم اور زیادہ سے زیادہ مدّت ختم قرآن کے متعلق بزرگانِ دین کے معمولات	۸۰۲
خاتمۃ الکتاب	۸۰۴

Marfat.com

بقلم پروفیسر حافظ محمد علی عثمانی

پس منظر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✤ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جب پانی پت شہر ۱۹۴۷ء کے خونی انقلاب کی لپیٹ میں آیا اور بھارت کے باقاعدہ فوجیوں نے اسے مظلوم مسلمانوں کے لہو سے نہلایا اور ہمیں ہزار سالہ سیادت کے بعد کسمپرسی کے عالم میں اپنے اجداد کی حویلیوں سے نکلنا پڑا تو حضرت اباجانؒ نے اپنی مخصوص الماری کھول کر اہمیں سے اپنے مسودات کا بستہ اور حضرت شہیدؒ اور حضرت محدثؒ کے تبرکات اٹھالئے اور گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔ مجھے حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے یہ سعادت بخشی کہ میں ضروری سامان کا گٹھر اٹھائے ان کے ہم راہ تھا۔ مجھ سے بڑے بھائی اسی طرح کا ایک گٹھر اٹھائے حضرت والدۂ ماجدہؒ کا ہاتھ تھام کر نکل چکے تھے۔ جس راستہ سے ہم گذرے تقریباً ویران ہوچکا تھا۔ بیکس مسلمان شہر سے نکالے جاچکے تھے۔ عام ہندو کرفیو کے سبب اپنے گھروں میں مقید تھے۔ صرف بلوائی اور ہندو فوجی لوٹ مار کرتے۔ اِکّادکّا مسلمانوں کو قتل کرتے دندناتے پھر رہے تھے۔

کچھ دور جاکر مجھے احساس ہوا کہ حضرت قبلہ گاہیؒ کے ضعیف وناتواں ہاتھ کانپ رہے ہیں اور اُن کے لئے مسودات کا بار برداشت کرنا ممکن نہیں۔ سو وہ متبرک بوجھ بھی میں نے اٹھالیا اور ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے ہم دونوں بے خانماں اُفتاں وخیزاں اُس چٹیل میدان میں پہنچ گئے جسے بے کس مسلمانوں کا عارضی کیمپ بنایا گیا تھا۔

پاکستان پہنچنے کے کچھ عرصہ بعد حضرت والاؒ کو شرحِ سبعہ قرآت کی جلد ثانی کی اشاعت کی طرف توجہ ہوئی شاید انہیں احساس تھا کہ اُن کا پیمانۂ عمر لبریز ہوچکا ہے اور انہیں معلوم تھا کہ ان کے ہونہار فرزند محمد مدنی کی جواں سال موت کے بعد اُن کی اولاد میں کوئی بھی یہ صلاحیت نہیں رکھتا کہ اس دُرِ بے بہا کو طبع کراسکے۔ غالباً اپریل ۱۹۵۱ء کا ذکر ہے حضرت والاؒ نے مجھے حکم دیا کہ میرے ساتھ جامعہ اشرفیہ چلو۔ انہوں نے جزدان میں لپٹا ہوا سبعہ قرآت کا مسودہ اُٹھایا ہوا تھا۔ اُن دنوں حضرت قبلہ مولانا مفتی محمد حسن صاحبؒ نیلا گنبد کی مسجد کے قریب رہائش پذیر تھے۔ وہ اپنی ٹانگ کی تکلیف کے سبب صاحب فراش تھے۔ حضرت والد صاحبؒ کو جو محبت وارادات کا تعلق تمام عمر حضرت حکیم الامتؒ سے رہا تھا اس کے مورد اب گویا حضرت مفتی صاحبؒ تھے۔

دونوں بزرگ ایک دوسرے سے بہت محبت سے ملے۔ پُرسشِ احوال کے بعد حضرت اباجانؒ نے شرح سبعہ قرآت کا مسودہ حضرت مفتی صاحبؒ کی خدمت میں پیش کرکے فرمایا کہ میں اس کی

Marfat.com

طباعت کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ کے مشورہ اور دعاؤں کا محتاج ہوں۔ حضرت مفتی صاحبؒ نے حسرت کے ساتھ آہ بھری اور فرمانے لگے "حضرت! آپ اُس ملک میں یہ جواہر پارے لئے پھر رہے ہیں جہاں ان کا کوئی قدر دان نہیں"۔ اباجانؒ نے بستہ بند کر لیا۔ مفتی صاحبؒ سے اجازت لی اور واپس تشریف لے آئے۔ پھر بقیہ مختصر زندگی میں اس بات کا دوبارہ ذکر بھی نہ کیا۔ حضرت والاؒ کے انتقال کے بعد میں نے سنا کہ وہ مسوّدہ ہی گم ہو گیا ہے اور مجھے شدید قلق ہوا۔ ایک عرصہ کے بعد معلوم ہوا کہ مسوّدہ ہمارے بڑے بھائی جان قاری معین الاسلام صاحب کے پاس کراچی میں ہے جہاں وہ اباحضورؒ کے انتقال کے بعد آباد ہو گئے تھے اور وہ اس کی طباعت کے لئے تگ و دو کر رہے ہیں۔ پھر ایک عرصہ گذر گیا لیکن اس سلسلہ میں کچھ اور سننے میں نہ آیا۔ ایک بار کسی تقریب میں شرکت کے لئے بھائی جان مرحوم لاہور آئے تو انہوں نے ذکر کیا کہ مسوّدہ قاری محمد طاہر صاحب سلمہٗ کے پاس ملتان میں ہے اور وہ اس کی تکمیل و طباعت کی ذمہ داری لے چکے ہیں۔ لیکن اس زمانہ میں بھائی جان مرحوم کی یادداشت اتنی کمزور ہو چکی تھی کہ ان کی کسی بات کو سنجیدگی سے لینا مشکل تھا۔

اوائل ۱۹۸۷ء میں مجھے عمرہ کی سعادت نصیب ہوئی تو مسجد نبوی شریف میں حضرت قاری فتح محمد صاحبؒ سے تجدید ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا۔ حُسنِ اتفاق سے قاری محمد طاہر صاحب سلمہٗ بھی عمرہ کے لئے آئے ہوئے تھے اور حضرت قاری صاحبؒ کے مہمان تھے۔ اُنہوں نے تصدیق فرمائی کہ مسوّدہ ان کے پاس ہے وہ اس کے گمشدہ حصے (تیسویں پارہ کے آخری نصف) کی تکمیل کر کے حضرت قاری صاحب کی سماعت کے لئے اپنے ساتھ لائے ہیں۔ اب مسوّدہ کی اشاعت کا سوال تھا اور اصل مسئلہ سرمایہ کی فراہمی کا تھا۔ میری دلی تمنّا تھی کہ کوئی صورت اس کام کی تکمیل کی بنے۔ تجویز ہوئی کہ حضرت اباجان کے نام سے ایک وقف بنایا جائے جس کے لئے ابتدائی سرمایہ میں اور میرے بھائی بہن لگائیں اور باقی رقم اہلِ خیر کی مدد سے جمع کی جائے۔ ہم نے فوری طور پر دس ہزار روپیہ مہیّا کر دیا۔ وکیل صاحب نے وقف کا مسوّدہ بھی تیار کر دیا لیکن اس سے آگے قدم رک گئے۔ کچھ تعویق تو وکیل صاحب کی طرف سے ہوئی اور کچھ تاخیر میری طرف سے۔ دراصل میں ایسے عہدہ پر فائز تھا کہ میرے شاگردوں اور اہلِ تعلق میں متعدد ایسے اصحاب تھے کہ اگر میں اُن میں سے ایک کے سامنے بھی دستِ سوال دراز کرتا تو مطلوبہ رقم کا مہیّا ہونا مشکل نہ تھا۔ لیکن ایک تو اس کے جواز اور عدم جواز کے متعلق ذہن صاف نہ تھا دوسرے کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانا اتنا کٹھن کام ہے کہ سوال کرنے کو زبان نہیں اٹھی اور وقت گذرتا گیا۔ اس کے بعد قاری محمد طاہر صاحب سلمہٗ سے پاکستان میں بھی اور حرم نبوی شریف میں بھی متعدد بار ملاقات ہوئی اور ہر بار ان کی طرف سے تقاضہ ہوتا رہا۔ انہوں نے فرمایا کہ کعبۃ اللہ کی چوکھٹ پکڑ کر بھی اور مواجہہ شریف کے سامنے حاضر ہو کر بھی یہی عرض کرتا ہوں کہ اس بیش قدر کتاب کی اشاعت کی کوئی صورت بن جائے۔ میں بھی ان کے ساتھ دُعائیں

شامل ہوتا تھا۔ آخر حق تعالیٰ شانہٗ نے خود مجھے اتنی وسعت عطا فرمادی کہ جب اپریل ۹۴ء میں حرم نبوی زاداللہ شرفہا و مجدہا میں قاری صاحب سلمہٗ نے پھر اس خواہش کا اظہار فرمایا تو میں نے عرض کر دیا کہ آپ کتابت شروع کرا دیجئے میں انشاء اللہ جملہ اخراجات ادا کر دوں گا۔ سو قاری صاحب موصوف کے جذبۂ شوق اور پُرخلوص لگن نے آخر اس بظاہر دشوار اور ناممکن مہم کو آسان کر دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک حمداً کثیراً کثیراً۔

حضرت قاری محمد طاہر صاحب سلمہٗ کا مختصر تعارف یوں ہے کہ حضرت اباجانؒ کے سب سے نامور شاگرد حضرت قاری فتح محمد صاحبؒ اعمٰی پانی پتی ثم المدنی ہوئے۔ اُن کے جانشین اور نامور شاگرد حضرت قاری رحیم بخش صاحبؒ پانی پتی ثم الملتانی ہوئے اور ان کے ہونہار ترین شاگردوں میں حضرت قاری محمد طاہر صاحب سلمہٗ مدنی کو مقام افضلیت حاصل ہے۔ اور میرے نزدیک حضرت اباجانؒ کے سلسلۂ تلمذ میں وہی اس وقت سرخیل ہیں۔ یہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ کا ان پر خاص فضل ہے کہ انہیں مسجد نبوی شریف میں حضرت قاری فتح محمد صاحبؒ کی جانشینی کا شرف بھی حاصل ہوا اور حضرت اباجان کی اس تصنیفِ بے بدل کی تبییض و تکمیل اور اشاعت کی نگرانی کا اعزاز بھی ملا۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۔

حضرت اباجانؒ کی عادت تھی کہ وہ اپنی تصنیفات و تالیفات کے مسودوں پر تادم اشاعت نظر ثانی فرما کر ترمیم شدہ مسودہ کا نقول نئے سرے سے تیار کرتے یا کراتے تھے۔ اس لئے یقین کے ساتھ میرے لئے یہ کہنا ممکن نہیں کہ یہ وہی مسودہ ہے جس کی اشاعت حضرت والاؒ کرانا چاہتے تھے یا یہ اس تصنیف کا کوئی ابتدائی مسودہ ہے۔ چونکہ اس کے علاوہ کوئی اور نقل دستیاب نہیں ہو سکی لہٰذا اسی کو کام کی بنیاد بنانا پڑا ہے۔

حضرات اہلِ علم سے عاجزانہ درخواست ہے کہ اگر اُنہیں اس کتاب میں کوئی سقم یا غلطی نظر آئے تو حضرت قاری صاحب سلمہٗ کو یا اس خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ انشاء اللہ اصلاح کی پوری سعی کی جائے گی نیز عرض ہے کہ اس نادر دینی اور علمی ورثہ کی اشاعت سے کسی قسم کی کوئی دنیاوی یا تاجرانہ غرض وابستہ نہیں ہے۔ اگر اس طباعت کے نسخے فروخت ہو گئے تو آمدنی اسی کتاب کی دوبارہ اشاعت پر خرچ کی جائے گی۔ ورنہ بحمد اللہ میں نے اپنا نسبی اور دینی فریضہ ادا کر دیا۔ اور امیدوار ہوں کہ روز محشر جب اباجانؒ سے سامنا ہوگا تو اُن سے شرمسار نہ ہوں گا۔ آخر میں رب العزت سے دُعا ہے کہ اپنے کلام معجز نظام کے سلسلہ میں اس خدمت کو قبول فرما کر اسے حضرت مؤلف کی حسنات میں شامل فرمائے اور ہم دونوں عاجز بندوں کو بھی اس کار خیر کے ثواب میں شامل فرما کر ہماری تقصیرات سے درگذر فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

المذنب الضعیف۔ خاکسار محمد علی عثمانی

پسر اصغر حضرت شیخ الشیوخ مولانا قاری حافظ ابو محمد محی الاسلام عثمانیؒ

لاہور جمعۃ المبارک۔ ۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۵ھ ۲۸ اکتوبر ۱۹۹۴ء شمسی

Marfat.com

Marfat.com

از محمد طاہر رحیمی مدنی

پیش لفظ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ⁘ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْقَدِيْرِ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى نَبِيِّهِ الْمُصْطَفَى الْاَمِيْنِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَصَحَابَتِهٖ اَجْمَعِيْنَ :

اما بعد : احقر العباد محمد طاہر رحیمی مدنی غُفرلہٗ ذنوبہٗ مدعا نگار ہے کہ شرح سبعہ قرآت ہمارے شیخ المشائخ امام القراء حضرت مولٰنا المقری ابو محمد محی الاسلام عثمانی اُموی قرشی پانی پتی نور اللہ مرقدہٗ کی قرآت سبعہ پر معرکہ آراء شہرۂ آفاق اور عظیم المرتبت تالیف لطیف ہے۔ جس کی جلد اول آج سے تقریباً پون صدی پیشتر خود حضرت اقدسؒ ہی کے ہاتھوں طبع ہو کر شائقین و ارباب فن کے یہاں شائع و ذائع اور مفید و مقبول عام ہو چکی ہے۔ جو اُصولِ سبعہ قرآت پر مشتمل ہے۔ اہلِ فن اور ارباب بصیرت کا بے حد اصرار و تقاضا اور شدید اشتیاق و ارشاد تھا کہ اس کی جلد دوم کی بھی طباعت کرائی جائے جو فرش الحروف پر حاوی ہے۔ حضرت اقدسؒ کے ابناء گرامیان قدر کے بدست جلد دوم کا مسودہ کافی بوسیدہ اور خستہ حالت میں بایں طور... دستیاب ہوا کہ حضرت کے فرزند اکبر جناب قاری معین الاسلام صاحبؒ نے یہ مسودہ ہمارے شیخ مجدد القرآت حضرت مولٰنا قاری رحیم بخش صاحب رحمہ اللہ کو اور آں موصوف نے بغرض حفاظت و تکمیل و تبییض اس ناچیز کو عنایت فرمایا جو فاتحہ کے اول سے اولِ طٰہٰ تک تو خود حضرت مؤلف قدس سرہٗ ہی کے دستِ مبارک سے صاف اور مُبَیَّض کیا ہوا تھا۔ مگر اس کے بعد سے سورۂ فجر کے وسط تک اور پھر باب التکبیر کی فصل چہارم سے آخر کتاب تک کا حصہ، مسودہ ہی کی شکل میں موجود تھا جسمیں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے کافی نشانات برائے تبییض و صفائی لگے ہوئے تھے۔ مگر زندگی نے وفا نہ کی اور اسی وجہ سے آپ کو اس باقیماندہ حصۂ کتاب کی تبییض و صفائی کی فرصت میسر نہ آسکی۔ اور بہت ممکن ہے کہ آں موصوف رحمہ اللہ نے اس حصہ کی بھی تبییض اور صفائی و تہذیب کر لی ہو مگر اس کے اوراق ہنگامۂ تقسیم ہند کی نذر ہو گئے ہوں اور ہم تک نہ پہنچ سکے ہوں۔ صورتحال جو بھی ہو، احقر نے اپنی مقدور بھر..... کوشش اور انتہائی جد وجہد اور سعی بلیغ صرف کر کے اس باقیماندہ حصۂ مسودہ کی تہذیب و تبییض بھی کی ہے۔ ناچیز اسمیں کس حد تک کامیاب ہوا؟ اسکا فیصلہ ناظرین و اہلِ فن پر ہے۔ البتہ اس حصہ میں مطابق اصل مسودہ کئی جگہ اختصار اور سابق کی نسبت طرزِ بیان کا اختلاف ہے۔ مثلاً وَهُوَ وغیرہ کے اسکانِ ھا میں اول حصہ میں قالونؒ۔ ابو عمروؒ اور کسائیؒ کے اسماء ذکر کیے ہیں

Marfat.com

مگر اس آخری حصہ میں مسودہ کے مطابق صرف سکون ھا کے بیان پر اکتفا کیا ہے اور قراء کے یہ اسماء مذکور نہیں ہیں۔ اسی طرح ھُمْ قبل از سکون و بعد از کسرہ و یاء ساکنہ یعنی عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ جیسی مثالوں میں اول حصہ میں تینوں قراءتیں مع انضباط و اسماء قراء مذکور ہیں۔ مگر اس آخری حصہ میں ایسی مثالوں میں صرف قرآآت ثلثہ کی مختصر عبارت پر انحصار کیا ہے۔ اسی طرح ہر رکوع کے آخر میں اول حصہ میں "امالہ" کا مگر آخری حصہ میں تقنّنًا "الممال" کا لفظ لکھا گیا ہے۔ وغیر ذلک البتہ صرف طٰہٰ اور انبیاء میں سابقہ نہج و اسلوب کو بحال رکھنے کی کسی قدر کوشش کی گئی ہے۔ اس کے بعد آگے نہیں۔ کئی جگہ حضرتؒ کی عبارت اپنی کم مائیگی نیز خستگی و مجوشدگی کی وجہ سے سمجھ میں نہیں آسکی۔ ایسی جگہوں میں کتاب ہٰذا کے اصل ماخذ و مراجع مثلاً غیث النفع و کتاب النشر وغیرہما سے مراجعت کرکے ... ان بیاضوں کو اپنی بساطِ فہم و استعداد کے بقدر پُر کرنے کی ناقص جہد المقل کی گئی ہے۔ کئی مواقع میں حضرت اقدس برّد اللہ مضجعہ کے تسامحات سامنے آئے۔ حسب فہم اُن کی اصلاحات کی گئی ہیں۔ "مثلاً سورۂ آل عمران کے رکوع نمبر ۵ میں وَرَسُولًا سے بِإِذْنِ اللّٰهِ تک ترتیب قراءت بیان فرماتے ہوئے درشؒ کے مد بدل بِاٰيَةٍ سے ذہول ہوگیا جس کی وجہ سے بدل ولین کے اجتماع والی چار وجوہ صحیحہ "قصر و توسط مع توسط۔ اور طول مع توسط و طول" بیان نہیں فرمائیں اسی طرح سورۂ غافر کے رکوع نمبر ۱ میں وجوہ صحیحہ بیان فرماتے ہوئے ذِی الطَّوْلِ کو مد عارض شمار فرمالیا۔ باوجودیکہ وہ مدلین عارض ہے۔ جس کی بنا پر وجوہ صحیحہ کی تفصیل میں کافی فرق اور لغزش واقع ہوگئی۔ وغیرہ"۔ متعدد مقامات میں حضرت اقدسؒ نے کتبِ فن اتحاف و غیث وغیرہما کی عبارات و مضامین میں تخالف و ابہام نقل فرماکر محاکمہ سے سکوت فرماکر اُن مقامات کو مُبہم ہی چھوڑ دیا ہے۔ ایسے مقامات میں احقر و ناچیز نے اپنی سمجھ کی رسائی کے بقدر بصد ادب و احترام قدرے وضاحت و محاکمہ کی جسارت کی ہے۔ "مثلاً سورۂ فاطر کی تعداد آیات میں حضرتؒ نے یہ اشکال پیش فرمایا ہے کہ چالیس جگہ اتفاقی آیت ہے۔ اور اس کی حمصی آیتیں چوالیس ہیں مگر صاحب اتحاف کے بیان سے مفہوم ہوتا ہے کہ حمصی نے.. نو اختلافی مقامات میں سے پانچ جگہ آیت شمار کی ہے تو اس کے لحاظ سے حمصی تعداد پینتالیس ہوجاتی ہے جو درست نہیں۔ اس پر احقر نے یہ ناقص سا محاکمہ عرض کیا ہے کہ چالیس جگہ نہیں بلکہ انتالیس جگہ اتفاق ہے لہٰذا اب حمصی شمار میں انتالیس اجماعی آیات میں پانچ اختلافی مواقع شامل کرنے سے چوالیس کی تعداد بے غبار ہے۔ اسی طرح سورۂ شوریٰ کی تعداد آیات میں یہ اشکال ارقام فرمایا ہے کہ اس کی حمصی آیتیں اکیاون ہیں لیکن علامہ بناءؒ نے حٰمٓ اور عٓسٓقٓ اور كَالْأَعْلَامِ تینوں کو کوفی و حمصی بتایا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کوفی کی طرح حمصی بھی تینوں جگہ آیت شمار کرتے ہیں لہٰذا حمصی کے لئے بھی تعداد بجائے اکیاون کے ترپن معلوم ہوتی ہے جو درست

Marfat.com

نہیں البتہ سیدؒ کے بیان پر حمصی تعداد بے غبار ہے کیونکہ انہوں نے لحمٓ نیز کَالْاَعْلَامِ دونوں پر صرف کوفی اور عَسٓق پر کوفی و حمصی آیت بتائی ہے - اِس موقع پر احقر نے سیدؒ ہی کے بیان کو ترجیح دی ہے " باقی " رہا سورۂ فجر کے وسط فَقَدَرَ عَلَيْهِ سے باب التکبیر کی فصل چہارم محل تکبیر کے اول تک کا تکمیلی حصہ - سو یہ " ریشم میں ٹاٹ کی پیوند کاری " ہے - اصل مسودہ میں اِس قدر حصۂ مضمون کے صفحات ناموجود تھے - بندۂ ناچیز نے حضرت اقدس قُدِّسَ سِرُّہٗ کا طرزِ بیان مدِّ نظر و ملحوظِ خاطر رکھ کر کُتبِ فن کی مدد کے سہارے پر یہ حصہ مُرتّب اور اِس خلاء و بیاض کو پُر اور مُکمّل کرنے کی سعیِ حقیر کی ہے - ناظرین یقیناً اِس میں اور حضرت اقدسؒ کے ارشادات میں بُعدِ المشرقین اور زمین آسمان کا فرق محسوس کریں گے مگر بزبان حضرت علامہ شاطبیؒ عرض ہے - لَا تَحْقِرَنَّ نَزُوْرًا اَوْ تَرَاىٰ غُزُرًا - یعنی تم کم دودھ والے جانور کو ہرگز حقیر نہ سمجھو تاآنکہ زیادہ دودھ والا جانور دیکھ لو - احقر نے یہ تمام تکمیلی حصہ حضرت اقدس شیخ الوقت مولٰنا المقری القاری فتح محمد قدس اللہ سرہٗ کی حیات متبرکہ ہی میں مرتب کر کے حضرت والاؒ کی سماعت سے گزار دیا تھا مگر اُس وقت اِسمیں بین السورتین کی وجوہ صحیحہ کی تفاصیل کا ... اندراج نہ ہوسکا تھا - یہ کام نیز باب التکبیر میں قدرے ترتیب کی تبدیلی و ترمیم کا کام حضرت والاؒ کی وفات حسرت آیات کے بعد کیا گیا ہے - احقر نے کتاب ہٰذا کی تبییض و تصحیح اور تحقیق و نظرِ ثانی و تکمیل کا یہ سارا کام - زمانۂ تالیفِ کتاب ۱۳۴۷؁ھ سے تقریباً پون صدی بعد ۱۴۱۴؁ھ و ۱۴۱۵؁ھ میں بزمانۂ قیام مدینہ منورہ زادہا اللہُ نورًا و شرفًا مسجد و حرم نبوی شریف میں بیٹھ کر بحالتِ صوم و اعتکاف کیا ہے - اِس سے حضرت مؤلفِ کتابؒ کے اِخلاص و جذبۂ صادقہ اور قرآن اور اُس کی قراءتوں کے ساتھ بدرجۂ عشق اُن کی قلبی وابستگی کا کسی قدر اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اُن کا ذوق و جذبۂ شوقِ قرآنی کسقدر پاکیزہ اور شدید تھا - اللہ رب العزت ہم ناکاروں کو بھی اِس اخلاص و ولولہ کا ایک ذرہ نصیب فرمادیں (آمین) - یہ کاوش علاوہ خدمتِ فن کے اِس لئے بھی ہمارے لئے باعثِ خوشی ہے کہ اُس کے ذریعہ سے ہمارے سلسلۂ پانی پت کے اساتذہ کی ایک فنی یادگار ضائع ہونے سے محفوظ ہوگئی اور منظرِ عام پر آجانے کے باعث مُوجبِ افادۂ اہلِ فن بن گئی ہے - کتاب کی تکمیل و تبییض کے بعد جب کتابت و طباعت کے مصارف کا مرحلہ درپیش ہوا تو حضرت مؤلفؒ کے چھوٹے صاحبزادہ گرامی قدر خلف الرشید پروفیسر حافظ محمد علی صاحب عثمانی حفظہم اللہ نے اِس خدمت کا بیڑا اُٹھانے کی ہمت و پیش کش ... فرمائی اور اِس طرح گرامی قدر والد کے خلف و ولد صالح نے علاوہ خدمت و حسن سلوکِ والد کے خدمت و اشاعتِ فن ہر دو کی سعادت عظمٰی و نعمت کبرٰی سے اپنا دامن بھر لیا - اور آخرت کی سرخروئی و کامرانی کے لئے بہترین ذخیرہ اور توشہ کا سامان جمع فرما کر خُدّامِ قراآت

Marfat.com

کی لڑی میں باحسن وجوہ اپنی شمولیت کا وہ بے بہا اعزاز حاصل کرلیا جس کے سامنے ہفت اقلیم کی سلطنت بھی گرد ہے ۔ فَلِلّٰہِ دَرُّہٗ وَعَلَی اللّٰہِ اَجْرُہٗ ۔ احقر بارگاہ رب العزت میں دست بدعا ہے کہ اُدعز اسمہٗ ان تمام خدمات کو خالص اپنی ذات کے لئے قبول فرماکر اس کتاب کے نفع وفیضان کو عام وتام فرمادے ۔ آمین یارب العلمین بجاہ سید المرسلین علیہ افضل الصلوۃ واکمل التسلیم

فقط

ناچیز سیہ کار محمد طاہر رحیمی مدنی غفر لہ اللہ وعفا عن آثامہ
مقیم مدینہ منورہ زادہا اللہ نوراً وشرفاً ۔ ۷ / ۵ / ۱۴۱۵ ھ

Marfat.com

شرح سبعہ قرآت

۱۳۴۷ ھ

جلد دوم

Marfat.com

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تمہید

ہر سورت کے شروع میں اس کا مشہور نام[1]۔ مقام نزول[2]۔ تمام ائمہ کے نزدیک

[1] سورتوں کے نام خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تجویز فرمائے ہیں جو احادیث میں مذکور ہیں اور بعض سورتوں کے کئی کئی نام ہیں۔ ۱۲

[2] مقام نزول کا تعین شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی نہیں۔ حضرات صحابہ کرامؓ نے اس کو اپنے حافظہ سے بیان کیا ہے۔ فن قراءت کا اس مسئلہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ البتہ فقہی مسائل۔ ناسخ و منسوخ کی بحث اور تاریخی واقعات میں اس کا فائدہ ظاہر ہوتا ہے۔ ناظرین یاد رکھیں کہ مقام نزول کے بارہ میں علماء کی تین[3] اصطلاحیں ہیں **اول:** حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ میں تشریف لانے سے پہلے جو کچھ نازل ہوا وہ مکی ہے (خواہ مکہ میں نازل ہوا یا مضافات مکہ میں طائف میں اترا یا سفر معراج میں یا سفر ہجرت میں) اور جو قرآن اس کے بعد نازل ہوا وہ مدنی ہے۔ (خواہ مدینہ میں نازل ہوا یا حوالی مدینہ میں۔ یا غزوات میں یا حدیبیہ میں یا مکہ میں یا عرفات میں یا تبوک میں) اکثر علماء کا یہی مذہب ہے۔ قرآن مجید اور قراءت کی بیشتر کتابوں میں اسی کی بنا پر مکی اور مدنی لکھا ہوا ہے۔ بعض سورتوں کا اکثر یا کچھ حصہ مکہ میں نازل ہو چکا تھا باقی حصہ ہجرت کے بعد نازل ہوا۔ انکو اس اصطلاح کے موافق مکی بھی کہہ سکتے ہیں اور مدنی بھی۔ مگر علماء نے اکثریت کی بنا پر ان کو ایک مقام سے منسوب کر رکھا ہے۔ اور اختلاف کا منشا بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ **دوم:** جو کچھ مکہ اور حوالی مکہ میں نازل ہوا ہے وہ مکی۔ اور جو مدینہ اور نواحی مدینہ میں اُترا وہ مدنی ہے۔ اس تعریف پر ایک واسطہ ماننا پڑتا ہے یعنی قرآن کا جو حصہ طائف و حدیبیہ اور تبوک وغیرہ میں نازل ہوا وہ نہ مکی ہے نہ مدنی۔ بعض لوگ اسی بنیاد پر اختلاف لکھا کرتے ہیں جو قابل اعتنا نہیں۔ **سوم:** جس میں اہل مکہ کو مخاطب کیا گیا ہے وہ مکی ہے اور جس میں اہل مدینہ کو مخاطب کیا ہے وہ مدنی ہے۔ اس تعریف پر تعین بے حد دشوار ہے۔ اصطلاح اوّل کے مطابق جمہور کے قول پر ستاسی[87] سورتیں مکی اور ستائیس[27] مدنی ہیں اور ان دونوں کی تین[3] تین قسمیں ہیں۔ **اوّل:** یہ اکسٹھ[61] سورتیں باجماع تمام و کمال مکی ہیں ۱-۲ یونس تا یوسف ۳-۴ حجر ۵-۹ اسراء تا انبیاء ۱۰ مؤمنون ۱۱ نمل ۱۲ روم ۱۳-۲۰ سبا تا فصلت ۲۱-۲۳ زخرف تا جاثیہ ۲۴-۲۸ ق تا قمر ۲۹ واقعہ ۳۰-۳۵ ملک تا جن ۳۶ مدثر ۳۷ قیمہ ۳۸-۴۳ مرسلت تا انفطار ۴۴-۴۶ انشقاق تا طارق ۴۷ غاشیہ ۴۸ والشمس ۴۹-۵۲ والضحٰی تا علق ۵۳-۵۸ عادیات تا فیل ۵۹ ماعون ۶۰ کفرون ۶۱ تبت۔ اور ان کے بارہ میں کسی اختلاف کا اعتبار نہیں کیا جاتا **دوم:** یہ چودہ[14] سورتیں جمہور کے نزدیک مکی ہیں بعض مدنی کہتے ہیں ۱ فاتحہ ۲ رعد ۳ فرقان ۴ عنکبوت ۵ الرحمٰن سبحانہ وتعالیٰ ۶ دہر ۷ تطفیف ۸ اعلٰی ۹ فجر ۱۰ بلد ۱۱ والیل ۱۲ قریش ۱۳ کوثر ۱۴ اخلاص **سوم:** یہ بارہ[12] سورتیں باعتبار اکثر مکی ہیں مگر ان کی بعض آیتیں بلا خلاف مدنی ہیں ۱ انعام ۲ اعراف ۳ ابراہیم[4] ۴ نحل ۵ حج ۶ شعراء ۷ قصص ۸ لقمان ۹ سجدہ ۱۰ شوریٰ ۱۱ احقاف۔ (باقی برصفحہ آیندہ)

Marfat.com

شمار آیات (اور اگر اختلاف ہو تو اختلافی آیات) اور ائمہ سبعہ اور ان کے رواۃ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ۱۲۔ مزمل **چہارم**: یہ انیس ۱۹ سورتیں باجماع تمام وکمال مدنی ہیں ۱۔۴ بقرہ تا مائدہ ۵ توبہ ۶ نور ۷ احزاب ۸ فتح ۹ حجرات ۱۰۔۱۳ حدید تا ممتحنہ ۱۴ جمعہ ۱۵ منافقون ۱۶ طلاق ۱۷ تحریم ۱۸ بینہ ۱۹ نصر **پنجم**: یہ چھ سورتیں جمہور کے نزدیک مدنی ہیں بعض مکی کہتے ہیں ۱ صف ۲ تغابن ۳ قدر ۴ زلزال ۵۔۶ معوذتین **ششم**: دو سورتیں انفال اور سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم باجماع مدنی ہیں مگر ان کی بعض آیات میں اختلاف ہے۔ بعض علماء ان آیات کو مکی کہتے ہیں

صفحہ ۱۱ھ۔ آیات آیت کی جمع ہے۔ جس کے لغوی معنیٰ نشان کے ہیں۔ عبرانی زبان میں آیت کا ہم معنیٰ درس ہے۔ اصطلاح میں الہامی کلام کے ایک ٹکڑے کو آیت یا درس کہتے ہیں کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی عظمت و ربوبیت کا نشان ہے صرف الہامی صحیفوں کی تقسیم آیات پر ہوتی ہے۔ آیتوں کے مقامات توقیفی ہیں۔ کسی کی مجال نہیں کہ معنوی تعلقات یا نحوی ترکیب کی بناء پر ان میں تغیر و تبدل کرے۔ حضور اکرم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزول وحی کے بعد آیات کے مقامات خود تعلیم فرماتے تھے اور چونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم عادتاً رؤس آیات پر وقف فرماتے تھے لہٰذا بعض بعض جگہ صحابہ کرام نے آپ کی تلاوت سے آیات کے مقامات متعین کئے ہیں۔ اور غالباً یہی وہ مقام ہیں جنمیں اختلاف ہے ورنہ اسمیں اختلاف کی کوئی وجہ نہیں ہے چھ ہزار نواسی ۶۰۸۹ مقامات پر تمام اہلِ شمار بلاخلاف آیت کہتے ہیں۔ اور دو سو تہتر ۲۷۳ جگہ اختلاف ہے یعنی آیاتِ قرآن کی مجموعی تعداد چھ ہزار تین سو باسٹھ ۶۳۶۲ ہے۔ مگر کسی شمار میں چھ ہزار دو سو چھتیس سے زیادہ آیات نہیں ہیں۔ بعض لوگ آیات عامہ ۶۶۶۶ کہتے ہیں جو بناوٹی بات ہے ۱۲۔

ھ دو سو تہتر ۲۷۳ اختلافی مقامات میں سے اہلِ بصرہ ایک سو پندرہ ۱۱۵۔ مدنی اول و آخر ایک سو اٹھائیس ۱۲۸ ایک سو اٹھائیس ۱۲۸ مکی ایک سو چونتیس ۱۳۴ دمشقی ایک سو سینتیس ۱۳۷ حمصی ایک سو اکتالیس ۱۴۱ اور کوفی ایک سو سینتالیس ۱۴۷ جگہ آیت شمار کرتے ہیں یعنی تمام قرآن کی آیتیں بصری ۶۲۰۴ مدنی ہر دو شمار میں ۶۲۱۷ مکی ۶۲۲۳ دمشقی ۶۲۴۶ حمصی ۶۲۳۰ اور کوفی ۶۲۳۶ ہیں۔ مطبوعہ مصاحف میں عموماً کوفی شمار کے مطابق آیت کی جگہ گول دائرہ یا کوئی پھول وغیرہ بنا دیتے ہیں اور جہاں اہل کوفہ آیت نہیں کہتے وہاں اہلِ مصر وغیرہ تو کوئی علامت درج ہی نہیں کرتے۔ البتہ ہندوستان والے ۵ کے ہندسہ جیسی شکل درج کر دیتے ہیں۔

شمارِ آیات کے اعتبار سے قرآن کی سورتوں کی تین قسمیں ہیں **اول**: حسبِ ذیل اڑتیس سورتوں کی آیات میں اجمال و تفصیل ہر لحاظ سے اتفاق ہے ۱ یوسف ۲ حجر ۳ نحل ۴ فرقان ۵ احزاب ۶۔۹ فتح تا والذاریات ۱۰ قمر ۱۱۔۱۶ حشر تا تغابن (باقی بر صفحہ آئندہ)

Marfat.com

کے نزدیک وجوہِ صحیحہ بین السورتین (اور حاشیہ پر بقاعدہ جمع الجمع انکے پڑھنے کا طریقہ) بتاکر اختلافِ قرآت درج کیئے ہیں :۔

فرش الحروف اور انکے ہم شکل اختلاف کو کامل وضاحت سے مع ضد... اور اصولی اختلافات کو ابتدائی مواقع کے سوا اس حد تک بیان کیا ہے جہاں تک وہ روایت حفص کے خلاف ہیں اور الا ماشاء اللہ کے سوا انکی ضد ظاہر نہیں کی۔ یعنی ایسے حروف کو اکثر جگہ بروایت حفص لکھکر اختلاف ظاہر کیا ہے اور اختلافی صورت درج نہیں کی اور بعض جگہ غیر حفص کی قراءت پر کلمہ تحریر کیا ہے۔

طلباء یاد رکھیں کہ ادغام کی ضد اظہار۔ ادغام کامل کی ضد ادغام ناقص۔ صلہ کی ضد عدمِ صلہ۔ اختلاس کی ضد حرکت کاملہ۔ مد کی ضد قصر۔ قصر کی ضد مد۔ نقل کی ضد عدم نقل۔ سکتہ کی ضد عدمِ سکتہ (ادراج)۔ امالہ اور تقلیل کی ضد فتح۔ ترقیق کی ضد تفخیم۔ تغلیظ کی ضد ترقیق۔ تحریک یاء اضافت کی ضد اسکان۔ اثباتِ زوائد وغیرہ کی ضد حذف اور ہمزہ کی ہر قسم کی تخفیف کی ضد تحقیق ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ :۔ ۱۷ ن ۱۸ آ ۱۹ دہر ۲۰ مرسلت ۲۱ انفطار ۲۲ تطفیف ۲۳ بروج ۲۴ اعلی ۲۵ غاشیہ ۲۶ بلد ۲۶-۲۹ والیل تا والتین ۳۰ والعادیت ۳۱ تکاثر ۳۲ ہمزہ ۳۳ فیل ۳۴-۳۷ کوثر تا تبت ۳۸ فلق (علامہ سیوطی نے تحریم و تکویر کو شامل کرکے انکی تعداد ۴۰ بتائی ہے لیکن تحریم میں شریح نے اور تکویر میں ابوجعفر نے اختلاف کیا ہے) **دوم** : ان پانچ سورتوں کی آیات میں اجمالاً اتفاق مگر تفصیلاً اختلاف ہے ۱ فاتحہ ۲ آل عمران ۳ قصص ۴ جن ۵ والعصر (علامہ سیوطی نے فاتحہ اور آل عمران کو اس قسم میں نہیں لیا۔ بلکہ تیسری قسم میں داخل کیا ہے۔ اور عنکبوت کو شامل کرکے انکی تعداد چار بتائی ہے لیکن یہ دونوں باتیں صراحتاً غلط ہیں) **سوم** باقی اکہتر سورتوں یعنی ۱ بقرہ ۲-۹ نساء تا ہود ۱۰ رعد ۱۱ ابراہیم ۱۲-۱۹ اسراء تا نور ۲۰ شعراء ۲۱ نمل ۲۲-۲۵ عنکبوت تا سجدہ ۲۶-۳۹ سبا تا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۴۰ طور ۴۱ نجم ۴۲-۴۵ الرحمٰن سبحانہٗ تا مجادلہ ۴۶-۴۸ طلاق تا ملک ۴۹-۵۱ حاقہ تا نوح ۵۲-۵۴ مزمل تا قیمہ ۵۵-۵۸ نبا تا تکویر ۵۹ انشقاق ۶۰ طارق ۶۱ فجر ۶۲ والشمس ۶۳-۶۶ علق تا زلزال ۶۷ قارعہ ۶۸ قریش ۶۹ ماعون ۷۰ اخلاص ۷۱ الناس کی آیات میں دونوں اعتبار سے اختلاف ہے ۔ ۱۲

Marfat.com

ہر رکوع کے آخری اختلاف کے بعد رکوع کی علامت مروّجہ (ع) لکھکر پیرا ختم کردیا ہے اور دوسرا رکوع نئے پیرے سے شروع کیا ہے۔ جو کلمہ کسی رکوع میں ایک سے زیادہ مقامات پر آیا ہے کتاب کو طوالت سے بچانے کے لئے اسکو مکرر بیان نہیں کیا۔ بلکہ پہلی جگہ اس کلمہ کے ساتھ تعداد بتادی ہے۔ سورۃ کے ختم پر محض تقلیداً یا آت اضافت وزوائد اختلافی۔ ادغام کبیر اور ادغام صغیر اختلافی کی تعداد درج کی ہے۔ اور اگر کسی سورۃ میں انمیں سے کوئی شئ نہو تو اس سے سکوت کیا ہے دوران فرش اور سورتوں کے آخر میں بعض حروف کا رسم الخط بھی درج کیا ہے۔

اور ہم نے فرش واصول کو باین تفصیل بیان کیا ہے۔

اوّل: فرش غیر مکرر کا ہر کلمہ ترتیب و قوع کے موافق بروایت سیدنا حفص جلی لکھ کر اختلاف بیان کیا ہے اور پھر اختلافی شکل دکھائی ہے اور ہر قراءت کو جدا جدا بتاکر آخر میں حفص کی قراءت بیان کی ہے۔ حتی الامکان رسمِ عثمانی کا اتباع کیا ہے اور اختلاف حرکات سے ظاہر کیا ہے۔ بعض کلمات کو مجبوری کی حالت میں رسم کے خلاف تحریر کیا ہے۔ بعض حروف کے ساتھ انکے ماقبل یا مابعد کا کلمہ بھی شناخت وتمیز کے لئے درج کیا ہے لیکن اختلافی اشکال کو اس سے مجرد رکھا ہے

دوم: فرش مکرر کثیر الوقوع میں سیدنا حفص سے اختلاف کرنیوالوں کی قراءت ہر جگہ بتائی ہے۔ اور اُن کثیر الدور اصول کو جو قدرے مشکل ہیں ہر جگہ اجمالاً یا اشارۃً باین طریق بیان کیا ہے ۱۔ ادغام کبیر (جو خاص امام ابو عمرو بصری کا مذہب اور عملاً سیدنا ابو شعیب سوسی کی روایت سے مختص ہے) جہاں واقع ہوا ہے ہم نے اُسی جگہ (ک) لکھکر اسکا ہر لفظ بشکل ادغام لکھدیا ہے۔ اور کوئی موقع جسمیں

ادغام ہو سکتا ہو ترک نہیں کیا۔ مگر مذہب کی کسی جگہ تشریح نہیں کی کیونکہ وہ ظاہر تر ہے
اور اگر پے در پے ایک سے زائد جگہ ادغام کبیر آیا ہے تو پہلے کلمہ کے بعد دوبارہ (ک)
نہیں لکھا بلکہ حرف عطف سے کام لیا ہے۔ طلباء یاد رکھیں کہ اگر ادغام دو کلمات
سے تعلق رکھتا ہو تو پہلے کلمہ پر وقف کرنے سے ساقط ہو جاتا ہے۔ اور جن...
کلمات میں ادغام بخلاف ہے اسکو ساتھ ساتھ ظاہر کر دیا ہے۔ اور جن کلمات
میں ادغام ممنوع ہے ان پر اکثر جگہ تنبیہ درج کی ہے۔ ۲ ادغام صغیر جائز مختلف
فیہ کا ہر لفظ محل وقوع پر بشکل ادغام لکھکر ادغام کرنے والے ائمہ کا نام درج
کر دیا ہے۔ اور اگر کسی رکوع میں کوئی ایسا کلمہ مکرر ہو۔ یا چند کلمات ایسے ہوں جنکے
ادغام میں مذہب ایک ہو تو اُن کو بغرض اختصار پہلے موقع پر جمع کر دیا ہے۔ ۳
عَلَيْهِمْ۔ اِلَيْهِمْ۔ لَدَيْهِمْ کی ہا کو امام حمزہؒ بلا شرط مضموم پڑھتے ہیں اس کو
ہر جگہ بتایا ہے۔ ۴ ضمیر جمع مذکر غائب کے بعد اگر ساکن آجائے اور ضمیر سے پہلے کسرہ یا یاء
ساکنہ ہو۔ جیسے بِهِمُ الْاَسْبَابُ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ تو امام ابو عمرو بصریؒ ھا اور میم دونوں
کے کسرہ سے امام حمزہؒ اور امام کسائیؒ دونوں کے ضمہ سے۔ اور باقی حضرات ھا کے
کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں یہ تینوں قراءتیں ہر جگہ اجمالاً ظاہر کی ہیں۔ ۵
سیدنا ورشؒ ہر اس ہمزہ ساکنہ کو جو فاءِ فعل ہو (خاص حروف کے سوا) اور سیدنا
سوسیؒ (مستثنیات کے علاوہ) ہر ہمزہ ساکنہ کو حرکت ما قبل کے مطابق مدہ سے بدل
لیتے ہیں۔ اسکو ہر رکوع میں ایک جگہ اجمالاً بیان کیا ہے۔ اور جن کلمات کو ابدال سے
مستثنیٰ کیا ہے اُن پر تنبیہ درج کی ہے۔ ۶ سیدنا ورشؒ جس راءِ مفتوحہ اور مضمومہ متوسطہ
اور متطرفہ کی ترقیق کرتے ہیں ان کو بھی ہر رکوع میں ایک جگہ بیان کیا ہے لیکن اُس

Marfat.com

۶ را کو داخل شمار نہیں کیا جسپر وقف سائغ ہو کیونکہ وقفاً وہ سب کے نزدیک باریک ہے البتہ وصلاً اور بحالت روم غیر ورش کے لئے پُر اور ورش کے لئے باریک پڑھی جائے گی۔ طلباء براہِ کرم اس کا خود خیال رکھیں مُستثنیات پر ہر جگہ تنبیہ لکھی ہے ۷ سیدنا ورشؒ جس لام مفتوحہ کی بطور خاص تغلیظ کرتے ہیں وہ بھی مذکور ہیں ۸-۹ یاآت اضافت مختلف فیہ کی حرکت اور زائدہ کا اثبات بر سر موقع مع مذہب درج کیا ہے ۱۰ سیّدنا ورشؒ اس حرف لین میں جسکے بعد ہمزہ متصلہ ہو طول و توسط سے مد کرتے ہیں۔ یہ بھی مذکور ہے۔ ۱۱ شَیْ ءٌ شَیْ ءٍ شَیْـًٔا اور لام تعریف قبل از ہمزہ قطعیہ پر وصلاً سیدنا خلفؒ بلا خلاف اور سیدنا خلادؒ بخلاف سکتہ کرتے ہیں اسکا بھی اجمالی ذکر کیا ہے بشرطیکہ وہاں وقف سائغ نہ ہو۔ ۱۲ ہر اُس ساکن منفصل پر جو قبل ہمزہ قطعیہ واقع ہو وصلاً سیّدنا خلفؒ بخلاف سکتہ کرتے ہیں اسکا اشارہ بھی موجود ہے اگر وقف نہ ہو۔

سوم :۔ اصول کثیر الدور میں سے یہ امور دشوار ہیں۔ انکے ہر کلمہ میں سیّدنا حفصؒ سے اختلاف کرنے والے حضرات کا مسلک ہر جگہ مفصّل بیان کیا ہے ۱ دو ہمزہ جب جمع ہو جائیں خواہ ایک کلمہ میں ہوں یا دو کلمات میں انمیں سے ایک کی تخفیف کرنے والوں کا مذہب ۲ سیّدنا ہشامؒ اور امام حمزہؒ کا تخفیف ہمزہ کے بارہ میں وقفی مسلک۔ ابواب ہمزہ میں سے اس باب کے مسائل (سوائے ہمزہ ساکنہ کے ابدال کے جو آسان ہے) سخت دشوار ہیں۔ لہٰذا ہم نے ہر ایسے ہمزہ والے کلمہ کا حکم جسپر وقف سائغ ہو ضرور بیان کیا ہے۔ بلکہ بعض ایسے کلمات کی وجوہ وقفی بھی ظاہر کی ہیں۔ جنپر صرف اختباراً وقف ہو سکتا ہے۔ اور کُل وجوہ

Marfat.com

صحیحہ دکھائی ہیں۔ طلباء اچھی طرح یاد رکھیں کہ وجوہ بیان کردہ کے علاوہ کوئی وجہ جائز نہیں لہٰذا اُن سے ہرگز عدول نہ کریں۔ یہ یاد رہے کہ ہمزہ متوسطہ کی تخفیف بلاخلاف اور متوسطہ بزائدہ کی تخفیف بخلاف امام حمزہؒ کا مذہب ہے۔ اور ہمزہ متطرفہ کی تخفیف میں سیدنا ہشامؒ بھی شریک ہیں (تنبیہ): تخفیف ہمزہ کے ابواب میں ہمارے شیوخ وائمہ تسہیل وابدال کو مطلق تخفیف کے معنی میں استعمال کرتے ہیں مگر ہم نے انکو ان کے اصطلاحی معنوں میں استعمال کیا ہے۔ تسہیل کے معنی ہمزہ کو ہمزہ اور مدّہ کے درمیان نرم کرکے پڑھنا اور ابدال کا مطلب ہمزہ کو حرف مد سے یا واو متحرک اور یاء متحرک سے بدلنا ہے۔ جہاں مدہ سے ابدال ہوتا ہے وہاں ہم نے صرف ابدال لکھا ہے اور جہاں حرف متحرک سے ابدال ہوتا ہے وہاں اس کو مقید بحرکت درج کیا ہے تاکہ التباس نہ ہو۔ ۳۔ امالہ وتقلیل یہ بھی مشکل مسئلہ ہے۔ اگر امالہ والے تمام کلمات اپنے اپنے موقعہ پر بیان کئے جاتے تو کتاب بہت طویل اور ملال کا سبب بن جاتی اور اگر تفصیل مذاہب کے بغیر حروف درج کئے جاتے تو کوئی فائدہ نہ تھا لہٰذا صاحب غیث کی تقلید کرنی پڑی۔ ہم نے ہر رکوع کے دیگر اختلافات بیان کرکے لفظ (امالہ) لکھا ہے اور اسکے بعد اس رکوع کے تمام امالہ والے کلمات باعتبار مذاہب جمع کر دیے ہیں۔ اور خفیف فرق کی صورت میں بھی مذہب جدا جدا بیان کیا ہے۔ اور کوئی ایسا کلمہ جسمیں امالہ ہوسکتا ہو تا ثانیث کے سوا باقی نہیں چھوڑا۔ ذوات الیا کلمات میں سے جس کلمہ میں تنوین یا ساکن مابعد کیوجہ سے صرف وقفاً امالہ ہوتا ہے اگر اس پر وقف سائغ ہے تو اسکے بعد وقفاً لکھا ہے۔ اور اگر وقف سائغ نہیں تو اس کے بعد بشرط وقف یا بحالت

وقف تحریر کیا ہے۔ اس قید کو صرف اس مُمَال کلمہ سے متصل سمجھا جائے جس کے بعد وہ درج ہے دوسرے مقدم ومؤخر الفاظ سے اس کا کوئی علاقہ نہیں۔ بعض ایسے کلمات کے ساتھ بغرض تمیز خطوط وحلانی میں دوسرے کلمات بھی درج ہیں انکا بھی اس قید سے کوئی تعلق نہیں۔ یعنی مُوسَی (الکِتٰبَ) بشرط وقف کے یہ معنیٰ ہیں کہ جب مُوسٰی پر وقف کیا جائے یہ مقصد نہیں کہ جب الکِتٰبَ پر وقف کریں۔ ہم نے امالہ والے کلمات کو حتی المقدور مجرد لکھا ہے لیکن بعض بعض جگہ خصوصًا فواصل کے امالہ والی سورتوں میں امتیاز کی غرض سے اسکے ساتھ کوئی دوسرا کلمہ بھی نقل کرنا پڑا ہے۔ جس کو ہم نے عمومًا خطوط وحدانی میں دکھایا ہے۔ امام کسائی بحالتِ وقف تاءِ تانیث اور اس کے ماقبل کا امالہ کرتے ہیں۔ ہم نے بنظرِ اختصار اس کے صرف وہ کلمات بیان کئے ہیں جن پر وقف سائغ ہے۔ طلبا اس کو وقف سے مقید یاد رکھیں اور جو کلمات مذکور نہیں ہیں انکو بیان شدہ پر قیاس کریں۔ جن کلمات میں امالہ محضہ (اضجاع یعنی امالہ کبرٰی) اور امالہ بین بین (تقلیل یعنی امالہ صغرٰی) دونوں ہوتے ہیں انمیں پہلے امالہ والے حضرات کا اور پھر اہلِ تقلیل کا نام لیا ہے اور نوعیت امالہ بتائی ہے اور جن کلمات میں صرف امالہ کبرٰی ہوتا ہے انکے بعد امالہ والوں کا نام تو لیا ہے مگر نوعیت کی قید ضروری نہیں سمجھی۔ اور جہاں امالہ بلا قید لکھا ہے اس سے امالہ کبرٰی مراد ہے۔ ماحصل یہ ہے کہ امالہ صغرٰی کے لئے ہر جگہ بین بین یا تقلیل۔ یا صغرٰی درج ہے اور امالہ کبرٰی کیواسطے اکثر جگہ صرف امالہ اور بعض جگہ محضہ یا اضجاع یا کبرٰی رقم کیا ہے اور بعض مواقع پر قید درج

Marfat.com

ہی نہیں کی اور جن کلمات میں امالہ نہیں ہوتا اُن پر جابجا تنبیہات لکھی ہیں ۔

حسبِ ذیل اصولی اختلافات کثیر الدور آسان اور بمنزلہ بدیہیات ہیں ۱ نون ساکن اور تنوین کا واو اور یا میں سیدنا خلفؒ کے لئے ادغام کامل اور باقی حضرات کیلئے ادغام ناقص ۲ میم جمع اور ھاء کنایہ کا صلہ ۳ مد کی پانچوں قسمیں ۴ ساکن ماقبل پر نقل بمذہب سیدنا ورشؒ ۵ بحالت وصل ساکن منفصل پر سکتہ بمذہب امام حمزہؒ یا بروایتِ سیدنا خلفؒ ۶ ہر ہمزۂ ساکنہ متوسطہ کا وقفاً ابدال بمذہب امام حمزہؒ۔ اور ہر ہمزۂ ساکنہ متطرفہ کا وقفاً ابدال بمذہب سیدنا ہشام و امام حمزہ۔ لہٰذا ہم نے ابتدائی مواقع کے سوا انکا ذکر نہیں کیا ورنہ کتاب سہ چند طویل ہو جاتی۔ البتہ کہیں کہیں تبعاً ان کا ذکر آگیا ہے اور جہاں ان پر تنبیہ کی ضرورت تھی وہاں ضرور تنبیہ درج کی ہے بحث طلب امور کو پہلی جلد میں دیکھیں۔ بین السطور میں حوالہ دیدیا ہے۔

اختلافِ قرآت کے اندر مدنی اور مکی وغیرہ کا وہ ہی مقصد ہے جو پہلی جلد میں میں تھا۔ لیکن شمار آیات میں ان الفاظ سے اُن شہروں کے عُلماء کی گنتی مُراد ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے ۱ **مدنی اول** امام ابو جعفرؒ اور امام شیبہ بن نصاحؒ ۲ **مدنی اخیر** امام نافعؒ اور انکے تلامذہ ۳ **مکی** سیدنا مجاہدؒ اور امام ابن کثیرؒ وغیرہ ۴ **بصری** امام عاصم جحدریؒ وغیرہ ۵ **دمشقی** امام ابن عامرؒ اور سیدنا ابو عمرو یحیٰی بن حارث ذماریؒ ۶ **حمصی** سیدنا شریحؒ ۷ **کوفی** سیدنا ابو عبدالرحمٰن سلمیؒ ضریر اور امام عاصمؒ کے شمار کا نام ہے اگر مدنی اول و اخیر متفق ہوں تو **مدنی** اور اگر مدنی و مکی متفق ہوں تو **حجازی** اور اگر دمشقی و حمصی متفق ہوں تو **شامی** اور اگر بصری و کوفی متفق ہوں تو **عراقی** کہتے ہیں۔

اپنی بے بضاعتی اور سطحی معلومات کا خاکسار کو اعتراف ہے۔ لہٰذا ماہرانِ فن کے سامنے

اس کتاب کا پیش کرنا غیر معمولی جسارت ہے۔ ابتداءً میں نے اس کو جس طرح مرتب کیا تھا وہ اس سے مختصر صورت تھی۔ لیکن برادر محترم قاری حفیظ الدین عزیزان گرامی قاری مولوی فتح محمد۔ قاری حکیم اللہ۔ قاری حاجی محمد یسین قاری نور محمد اور اپنے لختِ جگر حافظ محمد معین الاسلام سلمہٗ کے اصرار سے اصول کثیر الدور کا معتدبہ حصہ شامل کرنا پڑا۔ جس کی وجہ سے حجم بہت بڑھ گیا اور عبارت کا تکرار بہت زیادہ ہو گیا۔ نقادانِ فن قدم قدم پر لغزشیں پائیں گے۔ امید کہ انکی اصلاح فرمائیں۔ ناواقف نکتہ چینوں۔ اور حاسدوں سے حضرت غالبؒ کا ایک یہ مصرعہ کہدینا کافی ہے ؎

مباش منکرِ غالب کہ در زمانہ تست۔

وباللہ التوفیق وبیدہٖ ازمۃ التحقیق وبہ استعین وعلیہ اتوکل وھو حسبی ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

خاکسار ابو محمد محی الاسلام عفا اللہ عنہ — پانی پت ۱۳ ذی الحجۃ المبارک ۱۳۴۷ھ وقت عصر

Marfat.com

سورۂ فاتحہ

جمہور علماء کے نزدیک مکیہ[۱] ہے اور اسکی آیتیں باتفاق سات ہیں مگر تفصیل میں ایک جگہ[۲] اختلاف ہے۔ قراء مکہ و کوفہ بسم اللہ کو فاتحہ کی ایک آیت کہتے ہیں باقی حضرات بسم اللہ کو فاتحہ کی آیت نہیں بتاتے وہ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ پر آیت شمار کرتے ہیں۔

---

[۱] حضرت ابو ہریرہؓ سیدنا مجاہدؒ اور امام عطاءؒ مدنیہ کہتے ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ سیدنا قتادہؒ اور جمہور ائمہ و علماءؒ مکیہ تبلاتے ہیں اور یہی صحیح ہے۔ بعض علماء یہ بھی کہتے ہیں کہ پہلے مکہ میں اور دوبارہ مدینہ میں نازل ہوئی اسی وجہ سے سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِیْ نام ہے۔ ۱۲

[۲] بسم اللہ کے بارہ میں علماء و مجتہدین۔ اور حضرات قراء کے پانچ مذہب ہیں اوّل بسم اللہ ہر سورۃ کی ایک مستقل آیت ہے یہ امام شافعیؒ کا صحیح تر مذہب اور امام احمدؒ سے بھی منقول ہے دوم بسم اللہ سورۃ فاتحہ کی مستقل آیت اور دیگر سورتوں کی بعض آیت ہے یہ بھی امام شافعی اور ان کے متبعین کا ایک قول ہے سوم بسم اللہ ہر سورت کے شروع میں ایک بالذات مستقل آیت ہے کسی سورۃ کا جزو نہیں۔ یہ امام احمدؒ کا مشہور مذہب اور امام... داؤدؒ کا مقولہ ہے۔ امام ابو بکر رازیؒ نے اس کو امام ابو الحسن کرخیؒ تلمیذ امام ابو حنیفہؒ سے بھی نقل کیا ہے۔ ان تینوں مذاہب سے ائمۂ قراءت کا کوئی تعلق نہیں۔ چہارم بسم اللہ سورۂ فاتحہ کی ایک مستقل آیت ہے اور کسی سورۃ کی نہ مستقل آیت ہے اور نہ جزوِ آیت۔ یہ مکہ اور کوفہ کے قُراء کا مذہب ہے۔ پنجم سیاقِ نمل کے سوا بِسْمِ اللّٰہ نہ فاتحہ کی مستقل آیت ہے اور نہ کسی اور سورۃ کی اور نہ جزوِ آیت۔ سورتوں کے شروع میں برکت کی غرض سے لکھی ہوئی ہے یہ مدینہ۔ بصرہ۔ اور شام کے تمام قراء کا مسلک امام ابو حنیفہؒ امام مالکؒ امام سفیان ثوریؒ اور بے شمار علماء و فقہاء کا مذہب ہے۔ جملہ اہلِ ادا۔ اور متاخر قُراء خواہ شافعی ہوں یا حنبلی اسی کے قائل ہیں۔ امام ابو محمد مکی کشف میں لکھتے ہیں "اسی پر صحابہؓ اور تابعینؒ کا اجماع ہے اور ان کے اجماع کے بعد اس کے خلاف جو کچھ کہا جائے وہ بدعت ہے" سید غیث میں کہتے ہیں "قاضی ابو بکر بن الطیب باقلانی مالکی بصری نزیل بغداد نے جو مناظرہ میں یگانۂ روزگار امام تھے اس کے مخالفین کا مُسکِت طور پر رد کیا ہے"

مگر اہلِ ادا اس اعتقاد کے باوجود مبسملین کی قراءتیں پڑھتے ہوئے بین السورتین ضرور بسم اللہ پڑھتے ہیں خواہ حنفی ہوں یا مالکی۔ اور تلاوت و ادا میں ائمۂ قراءت کی (باقی بر صفحہ آئندہ)

سورۂ فاتحہ پر ابتداءِ حقیقی کرتے ہوئے تعوذ و بسم اللہ کے ساتھ الْعٰلَمِیْنَ تک تمام قراء کے لئے وجوہِ صحیحہ ستائیس [۲۷] ہیں[۱]۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الْعٰلَمِیْنَ ۝ اور اُن تمام کلمات پر جنمیں حرف آخر کی حرکت زبر ہو بحالت وقف تمام قراء کے لئے سکون کے ساتھ تین [۳] وجوہ طول، توسط اور قصر۔ اور الرَّحِیْمِ ۝ اور الدِّیْنِ ۝ اور اُن جملہ کلمات پر جنمیں حرف موقوف علیہ کی حرکت زیر ہو وہ تینوں وجوہ اور روم بقصر، اور نَسْتَعِیْنُ ۝ وغیرہ میں جنمیں آخر حرف کی حرکت پیش ہو سکون اشمام کے ساتھ تین تین وجوہ اور روم بقصر جائز ہے (ک) الرَّحِیْمِ مٰلِكِ ایسے کلمات میں بحالت ادغام ہر جگہ روم اور مد کی وجوہ ثلٰثہ جائز ہیں۔ جلد ا صـ ۱۳۸

مٰلِكِ کو حرمیؒ۔ بصریؒ، شامیؒ اور حمزہؒ الف کے بغیر مَلِكِ اور عاصمؒ و کسائیؒ الف

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) مخالفت جائز نہیں جانتے۔ اور یہی حق ہے۔ اعتقادِ جزئیت اور چیز ہے اور پڑھنا اور چیز۔ واللہ اعلم - ۱۲

[۱] ترتیب قراءت حسب ذیل ہے پہلے ۱ الرَّجِیْم ۔ الرَّحِیْم اور الْعٰلَمِیْنَ تینوں کا طول بسکون پھر ۲ الرَّحِیْمِ کا روم اور باقی دونوں کا طول ۳ الرَّحِیْمِ کا وصل باقی دونوں کا طول ۴ تینوں کا توسط ۵ پھر الرَّحِیْمِ کا روم باقی دونوں کا توسط ۶ پھر الرَّحِیْمِ کا وصل اور باقی دونوں کا توسط ۷ پھر تینوں کا قصر ۸-۹ پھر الرَّحِیْمِ کے روم و وصل میں سے ہر ایک پر دونوں کا قصر ۱۰-۱۲ اب الرَّجِیْمِ کے روم پر باقی دونوں کا طول پھر توسط پھر قصر ۱۳-۱۵ الرَّجِیْمِ اور الرَّحِیْمِ دونوں کے روم پر الْعٰلَمِیْنَ کی وجوہ ثلاثہ... ۱۶-۱۸ الرَّجِیْمِ کے روم پر الرَّحِیْمِ کا وصل اور الْعٰلَمِیْنَ کی وجوہ ثلٰثہ ۱۹-۲۱ الرَّجِیْمِ اور الرَّحِیْمِ کے وصل پر الْعٰلَمِیْنَ کی وجوہ ثلٰثہ ۲۲-۲۴ الرَّجِیْمِ کے وصل پر باقی دونوں کا طول پھر توسط پھر قصر ۲۵-۲۷ الرَّجِیْمِ کے وصل کے ساتھ الرَّحِیْمِ کا روم اور الْعٰلَمِیْنَ کی وجوہ ثلاثہ۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب یہاں ۷۵ وجوہ کہتے ہیں۔ یعنی الرَّجِیْمِ کی پانچوں وجوہ میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ کی پانچ وجوہ اور انمیں سے (باقی بر صفحہ آیندہ)

Marfat.com

کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ رسم باجماع الف کے بغیر ہے[1]۔

الصِّرَاطَ اور صِرَاطَ قنبلؒ اصل لغت کے مطابق دونوں کو سین[2] سے السِّرَاطَ اور سِرَاطَ، اور خلفؒ دونوں کو صاد میں اشمام بالزاء کر کے الصِّرَاطَ صِرَاطَ اور خلادؒ صرف پہلے کلمہ کو اشمام بالزاء کر کے اور دوسرے کو صاد خالص سے اور باقی دونوں کو صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔ رسم باجماع مصاحف صاد سے ہے۔ دونوں کلمات میں را کی تفخیم پر اجماع ہے۔

عَلَيْهِمْ کو (دونوں جگہ) حمزہؒ حالین میں ھا کے ضمہ اور میم کے اسکان سے، قالونؒ بخلاف اور مکیؒ وصلاً ھا کے کسرہ میم کے ضمہ اور صلہ بواو سے۔ اور باقی حالین میں ھا کے کسرہ اور میم کے اسکان سے پڑھتے ہیں۔ یہی وصلاً قالونؒ کی دوسری اور وقفاً مکیؒ کی قراءت ہے۔

وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ میں مد لازم ہے جسے تمام قُراء بقدرِ واحد طول سے پڑھتے ہیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ہر ایک پر اَلْعٰلَمِيْنَ کی وجوہ ثلثہ۔ لیکن ان میں سے اکثر بوجہ تصادمِ مذاہب ناجائز ہیں۔ ان وجوہ سے یہ مراد نہیں کہ ایک وجہ دوسری وجہ سے ہر امر میں خلاف ہو بلکہ مقصد یہ ہے کہ خفیف تغیّر سے ایک وجہ دوسری۔۔ بن جاتی ہے اور ان وجوہ کی قراءت میں یہ لازم نہیں کہ ہر وجہ ابتداء سے پڑھی جائے بلکہ جہاں سے اختلاف ہوتا ہے وہاں سے اعادہ کافی ہے۔ یعنی دوسری و تیسری۔ پانچویں اور چھٹی۔ آٹھویں اور نویں۔ وجوہ میں الرَّحِيْمِ سے۔ چوتھی اور ساتویں میں الرَّحِيْمِ سے۔ چودھویں اور پندرھویں۔ سترھویں اور اٹھارھویں۔ بیسویں اور اکیسویں۔ چھبیسویں[ع] اور ستائیسویں میں اَلْعٰلَمِيْنَ سے لوٹانا کافی ہے۔ وقس علیٰ ہذا۔ اور یہ یاد رکھو کہ یہ وجوہ جائزہ تخییری ہیں۔ ہر جگہ سب کا پڑھنا لازم نہیں البتہ سمجھ لینا ضروری ہے۔ ۱۲

[1] بعض حضرات کہتے ہیں کہ حذف و اثبات کے اندر ہر امام کے لئے اس کے شہر کے مصحف کی پیروی لازم ہے لیکن یہ وہم ہے۔ قراءت میں تو روایت و نقل صحیح کی پابندی ہوتی ہے نہ کہ رسم کی۔ علامہ دانیؒ کہتے ہیں۔ "ہمارے زمانہ کے بعض قرآن شریف پڑھانے والے، ائمۂ قراءت میں سے ہر ایک کے لئے زیادت و نقصان کے بارہ میں اسکے شہر کے مصحف کی پابندی کو ضروری کہتے ہیں لیکن اُن کا یہ مقولہ بیّن خطاء افراط غباوت اور قلّت تحصیل کا نتیجہ ہے کیونکہ اس سے روایت کا اہمال اور ترک لازم آتا ہے۔ قراءت کے لئے اسلاف کرام سے منقول ہونا (باقی بر صفحہ آئندہ)

[ع] اسی طرح تیئسویں اور چوبیسویں ۔ ۱۲ ط

Marfat.com

اس سورۃ میں ادغام کبیر (از مثلین) ایک ہے۔

سورۂ بقرہ باجماع مدنیہ اور اس کی آیتیں حجازی اور شامی ۲۸۵ کوفی ۲۸۶ اور بصری ۲۸۷ ہیں۔ بارہ[۱۲] جگہ اختلاف[۱] ہے ۱ الٓمٓ پر کوفی ۲ عذاب الیم پر شامی ۳ انما نحن مصلحون پر غیر شامی ۴ الا خائفین پر بصری ۵ دوسرے یاولی الالباب پر رکوع[۲۵] میں ہے مدنی اخیر عراقی اور شامی بخلاف ۶ من خلاق (دوسری جگہ) پر رکوع[۲۵] میں ہے غیر مدنی اخیر ۷ وقنا عذاب النار پر غیر مکی اور مکی بخلاف ۸ ماذا ینفقون (دوسری جگہ) پر رکوع[۲۷] میں ہے مدنی اول اور مکی ۹ لعلکم تتفکرون (اول) پر رکوع[۲۷] میں ہے مدنی اخیر کوفی اور شامی ۱۰ قولا معروفا پر بصری ۱۱ الحی القیوم پر مدنی اخیر مکی اور بصری اور ۱۲ من الظلمت الی النور پر مدنی اول آیت شمار کرتے ہیں۔

غیر المغضوب سے فیہ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین[۲] اٹھاون[۵۸] ہیں قالون مع مکی بائیس[۲۲]۔ قالون مع عاصم و کسائی و ورش (بسم اللہ کے ساتھ) بائیس[۲۲]۔ ورش

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ: صاحب امانت علماء کا اسکو روایت کرنا لابدی شرط ہے۔ چنانچہ یہ کلمہ باجماع مصاحف الف کے بغیر مرسوم تھا مگر عاصم و کسائی نے اسکو بجمیع طرق الف سے پڑھا ہے پس ان کی قراءت رسم سے تقدیراً موافق ہے کیونکہ حروف مد اکثر مقامات سے تخفیفاً حذف کیے گئے ہیں۔ ۱۲۔ لے ایسے کلمات میں مصحف کی مطابقت اس طرح ماخوذ ہے کہ قراءت یا اصل لغت کے موافق ہو یا رسم کے۔ ۱۲۔

حاشیہ صفحہ ہذا: لے دو سو اسی[۲۸۰] جگہ اجماع ہے۔ ان اختلافی مقامات میں سے مدنی، مکی اور شامی پانچ پانچ جگہ کوفی چھ جگہ اور بصری سات جگہ آیت شمار کرتے ہیں۔ علامہ بنا نے اتحاف میں مختلف فیہ مقامات تیرہ بتائے ہیں۔ لیکن موصوف نے تیرھواں موقع متعین نہیں کیا شاید بعض علمائے شام نے ایک اور آیت بتائی ہو کیونکہ ان کے نزدیک یاولی الالباب پر آیت بخلاف ہے واللہ اعلم ۱۲

لے ۱ تا ۶ قالون کے لئے میم جمع کے صلہ اور ولا الضالین کے طول (باقی برصفحہ آئندہ)

Marfat.com

(عدمِ بسم اللہ پہ) مع بصری و شامی دس[1] اور حمزہ چار[4]

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ[1]

الٓمّٓ ۝ لام اور میم پر مد لازم ہے تمام قاری ایک مقدار پر طول (مد طبعی کے سوا تین الفی) فِیۡہِ وصلاً مکی صلہ بیا کرتے ہیں۔ (ک) فِیۡہِ ھُدًی۔ یُؤۡمِنُوۡنَ (ہیں دونوں جگہ) اور لَایُؤۡمِنُوۡنَ ہیں ورش و سوسی ابدال۔ اور الصَّلٰوۃَ ہیں ورش لام کی تغلیظ کرتے ہیں۔ بِمَآ اُنۡزِلَ۔ وَمَآ اُنۡزِلَ اور وَعَلٰٓی اَبۡصَارِھِمۡ ہیں مد منفصل ہے مکی اور سوسی یہ مد نہیں کرتے یعنی قصر سے پڑھتے ہیں۔ اور قالون و دوری بخلاف مد کرتے ہیں یعنی مکی کی طرح بقصر بھی پڑھتے ہیں اور دو[2] الفی مد بھی کرتے ہیں۔ شامی و کسائی تین[3] الفی۔ عاصم چار[4] الفی اور ورش و حمزہ پانچ الفی مد کرتے ہیں۔ وَبِالۡاٰخِرَۃِ کو ورش حرکت ہمزہ لام پر نقل اور مد بدل (طول و توسط و قصر) اور را کی ترقیق سے پڑھتے ہیں۔ وصلاً خلاد بخلاف اور خلف لام پر سکتہ کرتے ہیں۔ اُولٰٓئِکَ۔ وَاُولٰٓئِکَ اور سَوَآءٌ ہیں مد متصل ہے۔ یہ مد سب ائمہ کرتے ہیں چنانچہ قالون، مکی اور بصری دو[2] الفی اور باقی حضرات منفصل کے مانند مد

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) پر الرَّحِیۡمِ کا طول پھر روم پھر وصل اور ان میں سے ہر ایک پر فِیۡہِ میں طول و روم نمبر ۷-۱۲ اس کے بعد وَلَا الضَّآلِّیۡنَ کے توسط پر الرَّحِیۡمِ کا توسط و روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک پر فِیۡہِ میں توسط و روم نمبر ۱۳-۱۸ پھر وَلَا الضَّآلِّیۡنَ کے قصر پر الرَّحِیۡمِ کا قصر و روم و وصل اور ان میں سے ہر ایک پر فِیۡہِ میں قصر و روم نمبر ۱۹-۲۲ اب وصل کل پر فِیۡہِ کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ مکی مندرج ہو گئے۔ اب قالون کے لئے عدم صلہ کے ساتھ اسی طرح بائیس[22] وجوہ پڑھو۔ عاصم و کسائی بتمامہا اور ورش کی بسم اللہ کی وجوہ درج ہو گئیں اب ورش کے لئے ترک پر نمبر ۱-۲ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ کے طول بالسکتہ پر فِیۡہِ میں طول و روم اور نمبر ۳-۴ توسط پر توسط و روم اور نمبر ۵-۶ قصر پر قصر و روم نمبر ۷-۱۰ اور وصل پر فِیۡہِ کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ بصری اور شامی مندرج ہو گئے۔ اب حمزہ کے لئے عَلَیۡھُمۡ کی ھا کے ضمہ اور وصل پر فِیۡہِ کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ اہلِ ضرب ۱۴۸ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

کرتے ہیں۔ عَلَیۡهِمُوۡ میں حمزہؒ کے لیے ھا کا ضمہ ظاہر ہے۔ عَلَیۡهِمۡ ءَاَنۡذَرۡتَهُمۡ اَمۡ جب میم جمع ہمزۂ قطعیہ سے پہلے ہو تو اس کے صلہ میں ورشؒ بھی شریک ہوتے ہیں۔ اور مدِ منفصل کے قاعدہ سے قالونؒ قصر و مد سے اور ورشؒ مدِ طویل سے صلہ کرتے ہیں اور خلفؒ ہر اس میم جمع پر جو قبل از ہمزۂ قطعیہ ہو بخلاف سکتہ کرتے ہیں۔

ءَاَنۡذَرۡتَهُمۡ کو ہشامؒ بخلاف اور قالونؒ و بصریؒ ہمزتین کے درمیان ادخال الف کر کے ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل سے ءَاَنۡذَرۡتَهُمۡ۔ ہشامؒ بوجہ ثانی ادخال و تحقیق سے ورشؒ بوجہ اول اور مکیؒ ادخال کے بغیر ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل سے ءَاَنۡذَرۡتَهُمۡ ورشؒ بوجہ ثانی ہمزۂ ثانیہ کو الف سے بدل کر بمدِ لازم آنۡذَرۡتَهُمۡ۔ اور باقی ادخال کے بغیر تحقیق ہمزتین سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) بحالت ادخال تمام محققین کے نزدیک مد نہیں ہوتا (امالہ) هُدًی میں دونوں جگہ بشرطِ وقف حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اَبۡصَارِهِمۡ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور غِشَاوَةٌ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع مَنۡ یَّقُوۡلُ خلفؒ نون ساکن اور تنوین کا یا میں ادغام کامل بلاغنہ کرتے ہیں۔ ع

لہ اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا سے لَا یُؤۡمِنُوۡنَ تک ترتیب قراءت ۱؎ قالونؒ کو سَوَآءٌ کے ذو الفی مد۔ صلہ کے قصر۔ ادخال و تسہیل اور لَا یُؤۡمِنُوۡنَ کی تحقیق سے پڑھو ۲؎ مکیؒ کو عدم ادخال و تسہیل سے لوٹاؤ ۳؎ قالونؒ کو اسی طرح صلہ کے مد سے پھر ۴؎ بے صلہ سے پڑھو۔ دوریؒ مندرج ہو گئے ۵؎ سوسیؒ کو ہمزہ ساکنہ کے ابدال سے لوٹاؤ ۶؎ ورشؒ کو سَوَآءٌ اور صلہ کے پانچ الفی مد ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل اور ہمزہ ساکنہ کے ابدال سے ۷؎ اور پھر ہمزۂ ثانیہ کے ابدال سے بمدِ لازم اسی طرح پڑھو۔ ۸؎ خلفؒ کو عَلَیۡهِمُوۡ کی ہا کے ضمہ میم جمیع قبل از ہمزہ پر سکتہ اور ہمزہ ساکنہ کے ابدال سے پھر ۹؎ اسی طرح عدمِ سکتہ سے پڑھو۔ اِس وجہ میں خلادؒ مندرج ہو گئے۔ ۱۰؎ ہشامؒ کو تین الفی مد، ادخال و تسہیل سے پھر ۱۱؎ ادخال و تحقیق سے پڑھ کر ۱۲؎ ابن ذکوانؒ کو عدمِ ادخال سے لوٹاؤ۔ کسائیؒ مندرج ہو گئے ۱۳؎ اب عاصمؒ کو چار الفی سے پڑھو۔ ان میں سے ہر وجہ پر لَا یُؤۡمِنُوۡنَ میں وجوہ ثلاثہ جائز ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

ورشؒ اٰمَنَّا میں دونوں جگہ۔ اٰلْاٰخِرِ۔ اٰمَنُوْا میں دونوں جگہ اٰمِنُوْا۔ اٰمَنَ میں دونوں جگہ مُسْتَهْزِءُوْنَ [۲] اور اَاَنْذَرْتَهُمْ میں مدبدل اَلْاٰخِرِ اور فِی الْاَرْضِ میں نقل۔ وصلاً خلادؒ بخلاف اور خلف لام پر سکتہ۔ بِمُؤْمِنِیْنَ اور اَنُؤْمِنُ میں ورشؒ وسوسیؒ ابدال کرتے ہیں (تنبیہ) مدبدل کے طول کے ساتھ طول توسط کے ساتھ توسط اور قصر کیساتھ قصر پڑھو۔

وَمَا یُخٰدِعُوْنَ کو حرمیؒ اور بصریؒ یا کے ضمہ خا کے فتح اس کے بعد اثبات الف اور دال کے کسرہ سے **یُخٰدِعُوْنَ** (بروزن یُجَادِلُوْنَ) اور باقی یا کے فتح خا کے اسکان اور دال کے فتح سے الف کے بغیر (بروزن یَفْرَحُوْنَ) پڑھتے ہیں۔ اور اس سے قبل یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ میں یا کے ضمہ۔ خا کے فتح۔ اثبات الف اور دال کے کسرہ پر اجماع ہے رسم دونوں جگہ بحذفِ الف ہے عَذَابٌ اَلِیْمٌ اور خَلَوْا اِلٰی میں ورشؒ نقل اور خلفؒ بخلاف سکتہ کرتے ہیں۔

یَکْذِبُوْنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ یا کے ضمہ کاف کے فتح اور ذال مشدد سے **یُکَذِّبُوْنَ** اور کوفیؒ یا کے فتح کاف کے اسکان اور ذال مخففہ سے پڑھتے ہیں قِیْلَ میں (دونوں جگہ) ہشامؒ وکسائیؒ کسرۂ قاف میں اشمام بالضمہ

---

[۱] بحالت نقل اَلْاٰخِرِ اور اس قسم کے تمام کلمات میں ہمزہ سے ابتداء کرنی اور ہمزہ کو ساقط کر کے لام سے پڑھنا دونوں جائز ہیں۔ پس اگر ہمزہ سے ابتداء کریں تو طول و توسط اور قصر پڑھ سکتے ہیں۔ اور اگر لام سے ابتداء کریں تو صرف قصر ہوگا کیونکہ۔۔۔ حرکتِ لام کا اعتبار کر لیا گیا۔ اور وہ ہمزہ جس کی وجہ سے مد ہوتا تھا قطعاً باقی نہیں رہا۔ ۱۲۔

[۲] اگر اٰمَنَّا کو مُسْتَهْزِءُوْنَ کے ساتھ ملا کر پڑھیں اور مُسْتَهْزِءُوْنَ پر وقف کردیں تو اس میں مد سکون وقفی پیدا ہو جاتا ہے جو مدبدل سے قوی ہے لہٰذا اٰمَنَّا کے قصر پر مُسْتَهْزِءُوْنَ میں وجوہ ثلاثہ۔ اور توسط کے ساتھ توسط و طول۔ اور طول پر صرف طول پڑھو۔ تاکہ قوی ضعیف سے کم نہ ہو۔ ۱۲۔

کر کے اور باقی کسرۂ خالص سے پڑھتے ہیں (ک) قِيلَ لَهُمْ (دو جگہ ہے) السُّفَهَاءُ أَلَا
میں وصلاً حرمیؒ اور بصریؒ ہمزۂ ثانیہ کا واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں اور بحالت
وقف ہشامؒ وحمزہؒ ہمزہ متطرفہ بعد از الف کو الف سے بدل کر طول۔ توسّط اور
قصر سے۔ نیز روم کے ساتھ تسہیل کر کے بمد و قصر پڑھتے ہیں مُسْتَهْزِءُونَ
میں حمزہؒ وقفاً تسہیل کالواو۔ ابدال بیاءِ مضمومہ۔ اور زا کو ضمہ دیکر ہمزہ کو حذف کرتے
ہیں۔ لَا يُبْصِرُونَ میں ورشؒ کیلئے ترقیق جلی ہے ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ
يَجْعَلُونَ میں خلفؒ کے لئے نون تنوین کا واو اور یا میں ادغام کامل بلا غنہ۔ اور
أَظْلَمَ میں ورشؒ کے لئے لام کی تغلیظ۔ اور عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا
ضمہ جلی ہے (ک) لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ میں حمزہؒ وقفاً بخلاف
تسہیل کرتے ہیں۔ شَيْءٍ میں ورشؒ کے لئے طول و توسّط جلی ہے اور وصلاً خلادؒ
بخلاف اور خلفؒ سکتہ کرتے ہیں۔ (امالہ) النَّاسِ میں دوریؒ فَزَادَهُمْ اور
شَاءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ طُغْيَانِهِمْ اور اٰذَانِهِمْ (ذال کا) میں کسائیؒ کے
دوریؒ بِالْهُدٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل بِالْكٰفِرِيْنَ اور
وَأَبْصَارِهِمْ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ)
ابن ذکوانؒ نے فَزَادَهُمْ میں صرف یہاں بلا خلاف امالہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ
اور تمام جگہ زَادَ میں موصوف بخلاف امالہ کرتے ہیں۔ ع ع
(ک) خَلَقَكُمْ اور جَعَلَ لَكُمُ۔ الْأَرْضَ۔ الْأَنْهٰرُ۔ اور فِي الْأَرْضِ میں ورشؒ
نقل۔ اور بحالت وصل خلادؒ بخلاف اور خلفؒ سکتہ۔ اور وقفاً حمزہؒ نقل اور تحقیق کے
ساتھ سکتہ کرتے ہیں۔ فِرَاشًا۔ كَثِيرًا (دو جگہ) اور الْخٰسِرُونَ میں ورشؒ کے لئے

ترقیق ظاہر ہے۔ بِنَاءً میں حمزہؒ وقفاً مدو قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ فَأْتُوا میں ورشؒ و سوسیؒ کے لئے ابدال بیّن ہے (تنبیہ) اَنْ يَضْرِبَ مثلاً میں ادغام نہیں ہوتا۔ اَنْ يُوْصَلَ میں ورشؒ کے لئے تغلیظ اور فَاَحْيَاكُمْ میں حمزہؒ کے لئے وقفاً بخلاف تسہیل جلی ہے۔ وَهُوَ کو قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ سکون ھا سے اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں شَيْءٍ میں ورشؒ کے لئے طول و توسط خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے (امالہ) وَالْحِجَارَةُ میں کسائیؒ بخلاف لِلْكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ فَاَحْيَاكُمْ میں کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اِسْتَوٰى اور فَسَوّٰىهُنَّ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۳

(ک) قَالَ رَبُّكَ۔ فِي الْاَرْضِ (دو جگہ) الْاَسْمَآءَ اور وَالْاَرْضِ میں ورشؒ نقل وصلاً خلادؒ بخلاف اور خلفؒ سکتہ کرتے ہیں الدِّمَآءَ کو ہشامؒ و حمزہؒ وقفاً ہمزہ کو الف سے بدلکر طول۔ توسط اور قصر سے پڑھتے ہیں چونکہ روم جائز نہیں لہٰذا تسہیل نہیں ہو سکتی۔ (ک) وَنَحْنُ نُسَبِّحُ اور لَكَ قَالَ۔ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ کی یا کو دونوں جگہ حرمیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ (ک) اَعْلَمُ مَا۔ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ کو قالونؒ و بزیؒ

ل وَعَلَّمَ سے صٰدِقِيْنَ تک ترتیب ۱ قالونؒ کو صلہ۔ ھا اور اُولَآ کے قصر اور ہمزہ اولی کی تسہیل سے پڑھکر ۲ اُولَآ کے مد سے لوٹا دو بزیؒ مندرج ہو گئے ۳ قنبل کو ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور پھر ۴ ابدال بیاء ساکنہ سے مدلازم کے ساتھ پھر ۵ قالون کو دونوں کے مد سے اُسی طرح ۶ پھر بے صلہ اور ھا اور اُولَآ کے قصر سے اُسی طرح ۷ بصریؒ کو ہمزہ اولی کے اسقاط بقصر ۸ قالونؒ کو ھا کے قصر اور اُولَآ کے مد سے ۹ بصریؒ کو مد اور اسقاط سے ۱۰ قالونؒ کو دونوں کے مد سے اُسیطرح ۱۱ دوریؒ کو مد اور اسقاط سے ۱۲ شامیؒ کو سہ الفی مد اور تحقیق سے کسائی مندرج ہو گئے ۱۳ عاصمؒ کو چار الفی مد اور تحقیق سے ۱۴ خلادؒ کو پانچ الفی مد اور تحقیق سے ۱۵ اب ورشؒ کو مد بدل کے قصر نقل۔ پانچ الفی مد اور ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے پھر ۱۶ ابدال بیاء ساکنہ سے بمد لازم پھر ۱۷ ابدال بیاء مکسورہ سے ۱۸ حمزہؒ کو سکتہ اور پانچ الفی مد سے ۱۹-۲۱ ورشؒ کیلئے مد بدل کے (باقی بر صفحہ آئندہ)

عہ ورش کی نقل کے مقابلہ میں حمزہ کا سکتہ اقرب ہے۔ فتدبر۔ ۱۲ ط۔

Marfat.com

ہمزۂ اولی کی تسہیل سے بمد و قصر۔ بصریؒ اس کے اسقاط سے بقصر و مد اور ورشؒ و قنبلؒ بوجہ اول ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل سے اور بوجہ ثانی اس کا یاء ساکنہ سے ابدال کر کے بمد لازم نیز ورش بوجہ ثالث اسکو یاء مکسورہ سے بدل کر پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) اَنۡۢبِئۡهُمۡ ابدال سے مستثنیٰ ہے الا نہ وقفاً حمزہؒ ابدال کرتے ہیں۔ بِاَسۡمَآئِهِمۡ میں حمزہؒ وقفاً پہلے ہمزہ کی تحقیق اور ابدال بیاء مفتوحہ میں سے ہر ایک کے ساتھ دوسرے ہمزہ کی تسہیل بمد و قصر کرتے ہیں یعنی چار وجوہ صحیح ہیں۔ اَلَمۡ اَقُلۡ۔ اُسۡكُنۡ اَنۡتَ اور وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيۡنٍ ورشؒ نقل اور خلفؒ بخلاف سکتہ کرتے ہیں۔ (ک) وَاَعۡلَمُ مَا اور حَيۡثُ شِئۡتُمَا۔ شِئۡتُمَا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں اور وقفاً حمزہؒ بھی شریک ہیں۔ (تنبیہ) ابدال کے بغیر ادغام جائز نہیں۔

فَاَزَلَّهُمَا میں حمزہؒ زا کے بعد اثبات الف اور لام کی تخفیف سے **فَاَزَالَهُمَا** اور باقی الف کے بغیر لام کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) عَدُوٌّ پر سکون محض اور اشمام و روم سے وقف ہو سکتا ہے۔ اور ہر وجہ میں تشدید کی رعایت واجب ہے۔ سکون اشمام میں آواز دو چند ہو جائیگی۔ روم میں تشدید بیّن طور پر مسموع ہو گی۔

فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنۡ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ مکیؒ اٰدَمَ کے نصب اور كَلِمٰتٌ کے رفع سے

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ:۔ توسط پر اسی طرح تینوں وجوہ ۲۲-۲۴ پھر مد بدل کے طول پر وہی تینوں وجوہ پڑھو۔ انمیں سے ہر وجہ پر صٰدِقِیۡنَ میں وجوہ ثلاثہ صحیح ہیں ۔۱۲

صفحہ ہذا لہ فَتَلَقّٰۤى سے عَلَيۡهِ تک ترتیب ۱؎ قالونؒ کو فَتَلَقّٰۤى کے فتح اور قصر اٰدَمُ کے رفع اور كَلِمٰتٍ کے نصب سے پڑھو دوریؒ کی ایک وجہ ہو گئی ۲؎ مکیؒ کو اٰدَمَ کے نصب اور كَلِمٰتٌ کے رفع سے ۳؎ سوسیؒ اٰدَمُ مِنۡ کے ادغام اور كَلِمٰتٍ کے نصب سے لوٹاؤ ۴؎ قالونؒ کو دو الفی مد سے اسیطرح پڑھو (باقی برصفحہ آئندہ)

یعنی فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ اور باقی اٰدَمُ کے رفع اور كَلِمٰتٍ کے نصب سے (جو کسرہ سے ہوتا ہے) پڑھتے ہیں (تنبیہ) ایسے مقامات میں تخلیط حرام ہے (ک) اٰدَمُ مِنۡ اور اِنَّهٗ هُوَ۔ یٰاٰتِیَنَّكُمْ میں ورشؒ وسوسیؒ کے لئے ابدال۔ اور عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے (امالہ) خَلِیۡفَةً میں کسائی۔ اَبٰی فَتَلَقّٰی اور هُدًى میں بشرط وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اَلْكٰفِرِیْنَ اور النَّارِ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور هُدَایَ میں کسائیؒ کے دوریؒ امالہ اور ورش بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۴

(تنبیہ) اِسْرَآءِیْلَ میں را کی تفخیم پر اجماع ہے اور ہمارے طرق سے اسمیں مد بدل نہیں ہوتا۔ الصَّلٰوةَ اور وَالصَّلٰوةِ میں ورشؒ کے لئے تغلیظ۔ اَتَاْمُرُوْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کے لئے ابدال اور لَكَبِیْرَةٌ اِلَّا میں ورشؒ کے لیے ترقیق اور نقل اور خلفؒ کے لئے بخلاف سکتہ جلی ہے ع

ع ۵

شَیْئًا میں ورشؒ طول وتوسط خلادؒ بخلاف اور خلف سکتہ کرتے ہیں۔ وَلَا یُقْبَلُ کو مکیؒ اور بصریؒ تاء تانیث سے وَلَا تُقْبَلُ اور باقی یاء تذکیر سے پڑھتے ہیں وَلَا یُؤْخَذُ اور لَنْ نُّؤْمِنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کے لئے ابدال ظاہر ہے (ک) وَیَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَكُمْ۔ نِسَآءَكُمْ میں حمزہ وقفاً مد وقصر کے ساتھ

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ: دوریؒ مندرج ہو گئے ۵-۶ ورشؒ کو فَتَلَقّٰی کے فتح اور پانچ الفی مد اور مد بدل کے قصر وطول سے ۷ شامیؒ کو فتح اور تین الفی مد سے قالونؒ کی طرح ۸ عاصمؒ کو چار الفی مد سے اسی طرح ۹-۱۰ ورشؒ کو تقلیل اور پانچ الفی مد اور مد بدل کے توسط وطول ۱۱ حمزہؒ کو امالہ محضہ اور پانچ الفی مد سے ۱۲ اور کسائیؒ کو اسی طرح تین الفی مد سے پڑھو۔ انہیں سے ہر وجہ پر عَلَیْهِ میں وجوہ اربعہ وقفی جائز ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

تسہیل کرتے ہیں

وَاِذْ وٰعَدْنَا کو بصری واو کے بعد کا الف حذف کر کے **وَعَدْنَا** اور باقی الف کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ رسم بحذفِ الف ہے **ثُمَّ اتَّخَذْتُمْ** میں مدنی۔ بصری۔ شامی۔ ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی ذال کا تا میں ادغام کرتے ہیں (ک)

مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ۔ ظَلَمْتُمْ۔ وَظَلَّلْنَا (میں لام اول) وَمَا ظَلَمُوْنَا اور ظَلَمُوْا میں (دونوں جگہ) ورش کے لئے تغلیظ ظاہر ہے۔

بَارِئِكُمْ کو (دونوں جگہ) بصری تخفیفاً ہمزہ کے اسکان[1] سے **بَارِئْكُمْ** نیز دوری کسرۂ ہمزہ کے اختلاس سے۔ اور باقی کسرۂ کاملہ سے پڑھتے ہیں۔.....

---

[1] اکثر حضرات امام ابوعمرو سے اسکان نصاً روایت کرتے ہیں۔ علامہ دانی نے دوری کے لئے امام ابوالقاسم فارسی سے بطریق عبدالواحد اور امام ابوالفتح سے بطریق عبدالباقی۔ اور سوسی کے لئے امام ابوالفتح اور امام ابوالحسن دونوں سے بجمیع طرق اسکان پڑھا ہے امام ابوالعز قلانسی۔ حافظ ابوالعلاء ہمدانی۔ امام سبط الخیاط۔ اور امام ابن سوار وغیرہ اکثر مشرقی اور مغربی علماء نے صرف اسکان بیان کیا ہے۔ علامہ دانی نے شیخ ابوالفتح سے بطریق سامری بصری کے لئے اختلاس پڑھا ہے امام ابن مجاہد کے نزدیک یہی مختار ہے۔ عنوان میں صرف اختلاس مروی ہے۔ بہت سے اہلِ ادا دوری سے اختلاس اور سوسی سے اسکان روایت کرتے ہیں۔ علامہ دانی نے امام ابوالحسن اور دیگر متعدد علماء سے اسی طرح پڑھا ہے۔ ھادی۔ ہدایہ۔ کافی۔ تبصرہ اور تلخیص وغیرہ بہت سی مغربی کتابوں میں اسی طرح درج ہے۔ لیکن امام ابومحمد مکی[5]......... وغیرہ علماء اسکے برعکس دوری کے لئے اسکان اور سوسی کے لئے اختلاس بتاتے ہیں اور بعض اہل اداء نے امام ابن مجاہد اور امام ابوالزعراء سے دوری کے لئے اتمام بھی روایت کیا ہے۔ اور علامہ صفراوی نے بصری سے اتمام واختلاس واسکان میں اختلاف نقل کیا ہے۔

یہی تفصیل يَاْمُرُكُمْ۔ يَاْمُرُهُمْ۔ تَاْمُرُهُمْ۔ يَنْصُرُكُمْ اور وَمَا يُشْعِرُكُمْ کی راکے اسکان اور ضمہ کے اختلاس میں ہے مگر بعض ائمہ نے انمیں سے بعض کو اس بحث میں شمار نہیں کیا۔ اور بعض نے ہر اس راء متحرکہ کو جس کے جانبین میں حرکت ہو اس قاعدہ میں شمار کیا ہے یعنی ان کے نزدیک... يَحْشُرُهُمْ۔ اُنْذِرُكُمْ۔ يُسَيِّرُكُمْ۔ يُصَوِّرُكُمْ۔ يُحَذِّرُكُمْ اور تُطَهِّرُهُمْ میں بھی اسکان واختلاس ہونا

[5] اصل میں "ابومحمد" کے بعد "مکی" درج ہے لیکن صحیح "سبط الخیاط" ہے جیسا کہ نشر سے معلوم ہوتا ہے۔ ۲۱۲۔ (باقی بر صفحۂ آئندہ)

Marfat.com

(تنبیہ) قراءتِ اسکان متواترہ ہے اس کا انکار خیرہ چشمی[لہ] ہے۔ سوسیؒ اس کلمہ میں ابدال

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ :۔ چاہیئے۔ لیکن ان کا دعویٰ تعمیم صحیح نہیں۔ علامہ دانیؒ کہتے ہیں "بمذہب بصریؒ ان کلمات کی اُن نظائر میں اس قیاس کو جاری کرنا جن میں ضمات متتالی ہوں ممنوع ہے۔ میں نے اپنے تمام اساتذہ سے انہیں چھ کلمات کو اس طرح پڑھا ہے اور یہی مختار ہے" محققؒ کہتے ہیں "یہی صواب ہے کہ یہ اسکان و اختلاس انہیں چھ[۶] کلموں کے ساتھ بروئے نص مخصوص ہے دوسرے کلمات کے بارہ میں نص نہیں پائی جاتی" ۱۲

حاشیہ صفحہ ہٰذا :۔ لہ بعض نُحاۃ قراءت اسکان کا انکار کرتے ہیں۔ مبردؒ اس کو لحن کہتا ہے۔ اور سیبویہؒ کے خیال میں "یزیدیؒ نے اس کو درست طریقہ پر ضبط نہیں کیا ابوعمروؒ نے اختلاس پڑھا ہوگا یزیدیؒ نے اسکو اسکان سمجھ لیا" لیکن یہ انکار و توجیہ غلط فہمی پر مبنی ہے محققؒ کہتے ہیں "یہ اقوال مردود ہیں تخفیفاً متحرک کو ساکن کر دینا عربیت میں موجود ہے۔ بنو تمیم مرفوع کو ساکن کر دیتے تھے۔ اور فراء نے اسد و تمیم سے اس کو نقل کیا ہے۔ سیبویہ اسکان کا انکار نہیں کرتا۔ خلاف قیاس تبلاتا ہے یہ بھی باطل ہے۔ کیونکہ تمام ائمہ لغت ادغام میں حرکت اعراب کی جگہ سکون کو جائز کہتے ہیں جو حسبِ قیاس اس کے جواز کی دلیل ہے" علامہ دانیؒ اس قراءت کی توثیق میں کہتے ہیں "انمیں اسکان نقلاً اصح اور اکثر اہل اداء کا مذہب ہے۔ میں اسکان ہی پڑھتا اور پڑھاتا ہوں اور میرے نزدیک یہی مختار ہے" نیز فرماتے ہیں "ایک جماعت یزیدیؒ سے روایت کرتی ہے کہ ابوعمروؒ یَهَدِّیْ کی ہا اور یَخَصِّمُوْنَ کی خا کے فتح کا اختلاس کرتے تھے" محقق اس کو نقل کر کے کہتے ہیں "یہ روایت سماعت کے اندر غلطی ہو جانے کو باطل ٹھہراتی ہے کیونکہ جو شخص فتح کے اختلاس کو جس کی تبعیض قریب ناممکن ہے صحیح ضبط کر سکتا ہے اس کو کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہ ضمہ اور کسرہ کے اختلاس کو جنکی تبعیض ممکن ہے صحیح ضبط نہ کر سکا اور وہ اس سے مخفی رہ گیا۔ اور اگر سیبویہؒ کی رائے کو بفرض محال صحیح مان لیں تو اَرِنَا وغیرہ میں بھی یزیدیؒ کی روایت کا یہی حکم ہونا چاہیئے۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ ایک جگہ سماعت میں نقل و خرابی ہو اور دوسری جگہ نہ ہو۔ کوئی صاحبِ فہم اسمیں شک نہیں کر سکتا" شائد معترضین کا یہ گمان ہے کہ ائمہ قرآت سے ان کے تلامذہ قراءت کو بذریعہ سماعت نقل اور اپنے فہم کے موافق اسکی تعبیر کرتے ہیں۔ اور انھیں اوہام کی بنا پر وہ اعتراض کر دیتے ہیں لیکن واقعہ یہ نہیں ہے۔ محققؒ کہتے ہیں "جس شخص کو یہ گمان ہے کہ ائمۂ قرآت حروف قرآن کو صرف سماعت سے پوری تحقیق اور بصیرت کاملہ کے بغیر روایت کرتے ہیں اسکا یہ خیال باطل ہے ائمہ قرآت اس زعم فاسد سے پاک و بری ہیں" اس کے علاوہ صاحب قراءت ہٰذا نہ صرف قرآت کے بلکہ نحو و عربیت کے بھی امام ہیں۔ اور پھر وہ اس نقل و اختیار میں متفرد بھی نہیں ہیں۔ امام ابن محیصنؒ افعال میں لام فعل کا اور امام ابن محاربؒ (باقی بر صفحہ آئندہ)

Marfat.com

نہیں کرتے۔ قیاس صحیح بھی یہی ہے کیونکہ یہ اسکان سکون وقف کی طرح عارضی ہے بَارِئِكُمْ میں حمزہؒ بصورت وقف صرف تسہیل کرتے ہیں محلِ وقف نہیں ہے۔ خَيْرٌ اور غَيْرَ میں ورشؒ کے لئے ترقیق جلی ہے۔ (ک) اِنَّهٗ هُوَ۔ اور لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ۔ اور حَيْثُ شِئْتُمْ۔ شِئْتُمْ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔

نَّغْفِرْ لَكُمْ کو مدنیؒ یاءِ غیب مضمومہ اور فا کے فتح سے **يُّغْفَرْ** (صیغہ واحد مذکر غائب مجہول) شامیؒ تاءِ تانیث مضمومہ اور فا کے فتح سے **تُغْفَرْ** (صیغہ واحد مؤنث مجہول) اور باقی نون عظمت مفتوحہ اور فا کے کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ نَّغْفِرْ لَكُمْ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں (تنبیہ) یہاں خَطٰيٰكُمْ میں طا اور یا کے فتح اور دونوں کے بعد اثبات الف پر اجماع ہے۔ قِيْلَ میں ہشامؒ و کسائیؒ اشمام بالضم کرتے ہیں۔ (ک) قِيْلَ لَهُمْ (امالہ) مُوْسٰى (میں دونوں جگہ) مُوْسَى الْكِتٰبَ) میں بشرط وقف يٰمُوْسٰى اور وَالسَّلْوٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل بَارِئِكُمْ میں (دونوں جگہ) کسائیؒ کے دوریؒ۔ نَرَى (اللّٰهَ) میں وصلاً سوسیؒ بخلاف اور بحالت وقف بصریؒ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ خَطٰيٰكُمْ میں کسائیؒ (یا کا) امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) نَرَى اللّٰهَ میں وصلاً بصورت امالہ سوسیؒ کے لئے اسم جلالہ کے لام کی تغلیظ اور ترقیق دونوں جائز ہیں۔ علامہ دانیؒ کے نزدیک ترقیق اولیٰ ہے۔ ع ع ۶

فِي الْاَرْضِ اور الْاَرْضُ میں ورشؒ نقل خلادؒ بخلاف اور خلفؒ سکتہ اور ذُصْبِيَ میں ورشؒ ترقیق کرتے ہیں (تنبیہ) مِصْرًا میں تفخیم پر اجماع ہے اور یہ کلمہ صرف اس جگہ بالف[۱] مرسوم ہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) وغیرہ متعدد اہلِ علم بعض دیگر حروف کا اسکان روایت کرتے ہیں۔ واللّٰہ اعلم - ۱۲

[۱] حضرت ابیؓ اور حضرت ابن مسعودؓ کے مصاحف میں یہ بھی الف کے بغیر مرسوم تھا خواجہ حسنؒ اور امام اعمشؒ اس کو بھی تنوین کے بغیر صرف فتح سے مِصْرَ (غیر منصرف) پڑھتے ہیں۔ باقی تمام مصاحف اور مصاحف عثمانیہ میں بالف تھا۔ ۱۲

ع یعنی پہلا جو اِلٰی بَارِئِكُمْ ہے۔ ۱۲ ط

Marfat.com

کیونکہ قراء عشرہ اس کو تنوین سے پڑھتے ہیں۔ اور غیر معین شہر بتاتے ہیں۔ سَاَلْتُمْ میں حمزہ وقفاً تسہیل کرتے ہیں۔ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ کو وصلاً بصری ھا اور میم دونوں کے کسرہ سے۔ حمزہ وکسائی دونوں کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) وَبَآءُوْ میں مد واجب اور مد بدل جمع ہیں۔ ایسے مواقع پر طول کی مساوات اور توسط کا فرق ملحوظ رکھو۔

النَّبِیّٖنَ کو مدنی اصل لغت کے مطابق یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ مکسورہ اور پھر یاء ساکنہ سے بمد واجب **النَّبِیٓئٖنَ** اور باقی ہمزہ کو یا سے بدلکر اسمیں یاء ساکنہ کا ادغام کرکے اور اس یاء مشددہ کے بعد یاء ساکنہ کے اثبات سے مد کے بغیر پڑھتے ہیں ورش کے لئے حسب قاعدہ مد بدل بھی ہوتا ہے (امالہ) اَسْتَسْقٰی اور اَدْنٰی میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل۔ مُوْسٰی اور یٰمُوْسٰی میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع

وَالصّٰبِئِیْنَ کو مدنی ہمزہ کے بغیر **وَالصّٰبِیْنَ** اور باقی باء موحدہ مکسورہ کے بعد ہمزہ مکسورہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ عَلَیْهِمْ میں حمزہ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے (تنبیہ) مِیْثَاقَکُمْ میں ساکن ماقبل کی وجہ سے ادغام نہیں ہوتا دکھ، مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ۔ قِرَدَةً اور تُثِیْرُ میں ورش کے لئے ترقیق بیّن ہے۔ خٰسِئِیْنَ حمزہ وقفاً تسہیل اور حذف سے پڑھتے ہیں۔ ورش کے لئے مدّ بدل یَاْمُرُكُمْ اور تُؤْمَرُوْنَ میں ورش وسوسی کے لئے ابدال جلی ہے وقفاً حمزہ بھی شریک ہیں۔

یَاْمُرُكُمْ کو بصری را کے اسکان سے **یَاْمُرْكُمْ** نیز دوری ضمہ را کے اختلاس سے اور باقی ضمہ کاملہ سے پڑھتے ہیں۔

Marfat.com

هُزُوًا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ اصل لغت کے موافق زاء مضمومہ کے بعد ہمزہ منونہ سے هُزُوًا اور حمزہؒ وصلاً زاء ساکنہ کے بعد ہمزہ منونہ سے۔۔۔ هُزْؤًا اور وقفاً نقل و ابدال سے هُزًا اور هُزْوًا اور حفصؒ زاء مضمومہ اور ابدال بواو سے پڑھتے ہیں۔ تنبیہ لَاشِیَةَ سب کے نزدیک یاء تحتانیہ سے ہے ہمزہ پڑھنا لحن ہے۔ قَالُوا الْـٰٔنَ میں ورشؒ کی نقل اور مد بدل خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے۔ (تنبیہ) بحالت نقل واو جمع اسی طرح محذوف رہے گا جس طرح قبل از نقل محذوف تھا۔ اہلِ اداء کے نزدیک اس کا اثبات خطاء فاسد ہے۔ جِئْتَ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ (امالہ) وَالنَّصٰرٰی بصریؒ۔ حمزہؒ۔ کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ مُوْسٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ بَقَرَةً میں کسائیؒ بخلاف اور شَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں ع ع

فَادّٰرَءْتُمْ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ رسم سے دال کے بعد کا الف اور شکلِ ہمزہ دونوں خلاف قیاس محذوف ہیں (تنبیہ) بحالتِ وقف حمزہؒ کے لئے رسم کی پابندی کرتے ہوئے الف اور ہمزہ کا حذف کرنا ہرگز جائز نہیں جیساکہ۔۔۔ بعض شراح قصیدہ کو وہم ہوا ہے (ک) مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ۔ فَهِيَ کو قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ ھا کے اسکان سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ وقفاً الْاَنْهٰرُ میں حمزہؒ کے لئے نقل و سکتہ اور السَّمَآءِ میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ جلی ہیں۔

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ (اَفَتَطْمَعُوْنَ) کو مکیؒ یاء غیب سے يَعْمَلُوْنَ اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ يُّؤْمِنُوْا میں ورشؒ و سوسیؒ کے لئے ابدال جلی ہے (ک) يَعْلَمُ مَا۔ يُسِرُّوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے (ک) الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ۔

Marfat.com

اَتَّخَذْتُّمْ میں مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (تنبیہ) علامہ دانیؒ کتاب الوقف والابتداء میں کہتے ہیں "بَلٰی[1] پر ہر جگہ وقف کافی ہے کیونکہ وہ ماقبل کی نفی کے ردع کے لئے آیا ہے بشرطیکہ اسکے بعد قسم متصل نہو۔ اور اگر قسم ہو جیسے بَلٰی وَرَبِّنَا اور بَلٰی وَرَبِّیْ تو بَلٰی کو قسم سے الگ نہیں کر سکتے" جمہور اہلِ اداء کے نزدیک یہاں بَلٰی کے ماقبل پر وقف کر کے اس سے ابتداء کرنی چاہیئے۔

خَطِیْٓئَتُہٗ کو مدنیؒ ہمزہ کے بعد الف جمع کے اثبات سے خَطِیْٓئٰتُہٗ اور باقی الف کے بغیر بتوحید پڑھتے ہیں۔ ورشؒ کا مد بدل جلی ہے (امالہ) الْمَوْتٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل۔ قَسْوَۃً۔ مَعْدُوْدَۃً اور الْجَنَّۃِ میں کسائی۔ بَلٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور النَّارِ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں (تنبیہ) خَلَا واوی ہے اسمیں امالہ نہیں ہوتا ع

۹ ع (ک) اِسْرَآءِیْلَ لَا۔ لَا تَعْبُدُوْنَ کو مکیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یاءِ غیب سے لَا یَعْبُدُوْنَ اور باقی تاءِ خطاب سے پڑھتے ہیں۔

لِلنَّاسِ حُسْنًا کو حمزہؒ وکسائیؒ حا اور سین دونوں کے فتح سے حَسَنًا اور باقی حا کے ضمہ اور سین کے سکون سے پڑھتے ہیں۔ اَلصَّلٰوۃَ میں ورشؒ کیلئے تغلیظ ظاہر ہے (ک) الزَّکٰوۃَ ثُمَّ بخلاف (کیونکہ تا ساکن کے بعد مفتوحہ ہے) تنبیہ مِیْثَاقَکُمْ میں ادغام نہیں ہوتا۔

تَظٰہَرُوْنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ اور شامیؒ (تا تفاعُل کے ادغام یعنی) ظاء مشددہ

---

[1] بَلٰی قرآن پاک کی اٹھارہ ۱۸ سورتوں میں بائیس ۲۲ جگہ آیا ہے۔ بعض علماء نے بَلٰی اور کَلَّا پر مستقل رسائل لکھے ہیں۔ ۱۲۔

سے تَظّٰهَرُوْنَ اور کوفی (ایک تا حذف کرکے) ظاء مخففہ سے پڑھتے ہیں یہاں لفظاً الف کے اثبات اور ھا کی تخفیف پر اجماع ہے۔ رسم بحذف الف ہے۔ عَلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ یَّاْتُوْكُمْ اور اَفَتُؤْمِنُوْنَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔

اُسٰرٰی کو حمزہؒ ہمزہ کے فتح اور سین کے اسکان سے الف (اول) کے بغیر اَسْرٰی (فَعْلٰی کے وزن پر اسیر کی جمع) اور باقی ہمزہ کے ضمہ سین کے فتح اور اس کے بعد الف کے اثبات سے پڑھتے ہیں (یہ فُعَالٰی کے وزن پر اَسْرٰی کی جمع ہے)

تُفٰدُوْهُمْ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور حمزہؒ تا کے فتح اور فا کے اسکان سے الف کے بغیر تَفْدُوْهُمْ اور باقی تا کے ضمہ فا کے فتح اور اس کے بعد الف کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ وَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ۔ اور کسائیؒ کے لئے ھا کا اسکان بیّن ہے۔ اِخْرَاجُهُمْ میں ورشؒ اپنے قاعدہ کے موافق را کی ترقیق کرتے ہیں۔ اور خا کو باوجودیکہ وہ مستعلیہ ہے (غالباً مہموسہ رخوہ اور منفتحہ ہونے کی وجہ سے) حاجز یعنی مانع ترقیق نہیں مانتے۔ (تنبیہ) چونکہ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِكَ کا لام مرفوع ہے اسلئے ابوالحارث ادغام نہیں کرتے۔

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ (اُولٰٓئِكَ) کو حرمیؒ اور ابوبکر یاء غیب سے یَعْمَلُوْنَ ۝ اور باقی

لہ وَاِنْ یَّاْتُوْكُمْ سے اِخْرَاجُهُمْ تک ترتیب ۱ قالونؒ کو ہمزہ۔ صلہ کے قصر اُسٰرٰی تُفٰدُوْهُمْ۔ وَهُوَ بسکون ھا سے ۲ مکیؒ کو تَفْدُوْهُمْ سے ۳ قالونؒ کو اسی طرح صلہ کے مد سے پھر ۴ بے صلہ سے ۵ عاصمؒ وَهُوَ بضمہ ھا سے ۶ شامیؒ کو تَفْدُوْهُمْ سے ۷ دوریؒ کو اُسٰرٰی کے امالہ تَفْدُوْهُمْ اور وَهْوَ سے ۸ کسائیؒ کو تُفٰدُوْهُمْ ۹ خلادؒ کو اَسْرٰی کے امالہ اور تَفْدُوْهُمْ سے ۱۰ ورشؒ کو ابدال صلہ کے مد اُسٰرٰی کی تقلیل تُفٰدُوْهُمْ اور ترقیق سے ۱۱ سوسی عدم صلہ اضجاع تَفْدُوْهُمْ وَهْوَ اور تفخیم سے ۱۲-۱۳ خلفؒ کو ادغام کامل۔ ہمزہ ساکنہ بسکتہ۔ اَسْرٰی کے امالہ۔ تَفْدُوْهُمْ اور وَهُوَ سے اور پھر اسی طرح عدم سکتہ سے پڑھو۔ ۱۲

Marfat.com

تاء خطاب سے پڑھتے ہیں بِالْاٰخِرَۃِ میں ورش کی نقل مد بدل اور ترقیق را خلاد کا بخلاف اور خلف کا سکتہ واضح ہے۔ (امالہ) اُلْقُرْبیٰ اور الدُّنْیَا میں (دو ۲ جگہ) حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل وَالْیَتٰمٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل... لِلنَّاسِ میں دوریؒ دِیَارِکُمْ اور دِیَارِھِمْ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور اُسٰرٰی (حمزہؒ کے لئے اَسْرٰی) میں بصریؒ حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ع ۱۰

اَلْقُدُسِ کو مکیؒ دال کے اسکان سے اَلْقُدْسِ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ یُؤْمِنُوْنَ۔ بِئْسَمَا (میں دو ۲ جگہ) نُؤْمِنُ۔ مُؤْمِنِیْنَ (میں دو ۲ جگہ) اور یَاْمُرُکُمْ میں ورشؒ وسوسیؒ کے لئے ابدال جلی ہے وقفاً حمزہؒ بھی شریک ہیں۔

اَنْ یُّنَزِّلَ کو مکیؒ وبصریؒ نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے یُنْزِلَ اور باقی نون کے فتح اور زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ قِیْلَ میں ہشامؒ وکسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں (ک) قِیْلَ لَھُمْ۔ وَرَآءَہٗ میں حمزہؒ کے لئے وقفاً مد وقصر کے ساتھ تسہیل۔ اور وَھُوَ میں قالونؒ وبصریؒ وکسائیؒ کے لئے سکون ھا جلی ہے۔

اَنْۢبِیَآءَ کو مدنیؒ باء موحدہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ سے اور باقی یاء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ وَلَقَدْ جَآءَکُمْ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ (ک) بِالْبَیِّنٰتِ ثُمَّ۔ اتَّخَذْتُّمْ مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ۔ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں (تنبیہ) مِیْثَاقَکُمْ میں ادغام نہیں ہوتا۔ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْعِجْلَ کو بصریؒ ھا اور میم دونوں کے کسرہ سے۔ حمزہؒ وکسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ ....

یَاْمُرْکُمْ کو بصریؒ را کے اسکان سے یَاْمُرْکُمْ نیز دوریؒ ضمہ را کے اختلاس سے اور باقی ضمہ کاملہ سے پڑھتے ہیں۔ اَلْاٰخِرَۃُ اور بَصِیْرٌ میں ورشؒ کی ترقیق اور اَلْاٰخِرَۃُ میں ورشؒ کی نقل اور مدبدل، خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔ (امالہ) مُوْسَی (الْکِتٰبَ) اور عِیْسَی (ابْنَ مَرْیَمَ) دونوں میں بشرطِ وقف اور مُوْسٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔۔۔ جَآءَکُمْ (میں دونوں جگہ) اور جَآءَھُمْ (میں بھی دونوں جگہ) ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ لَاتَھْوٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اَلْکٰفِرِیْنَ اور وَلِلْکٰفِرِیْنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ النَّاسُ میں (دونوں جگہ) دوریؒ اور سَنَۃٍ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں ع ع

لِجِبْرِیْلَ اور وَجِبْرِیْلَ کو ابوبکرؒ جیم ورا دونوں کے فتح اور ان کے بعد ہمزہ مکسورہ کے اثبات سے یا کے بغیر لِجَبْرَئِلَ۔ وَجَبْرَئِلَ حمزہؒ وکسائیؒ بھی اسی طرح مگر ہمزہ کے بعد یاء ساکنہ کے اضافہ سے لِجَبْرَءِیْلَ، وَجَبْرَءِیْلَ مکیؒ جیم کے فتح را کے کسرہ اور اس کے بعد یاء ساکنہ سے ہمزہ کے بغیر لِجَبْرِیْلَ وَجَبْرِیْلَ اور باقی بھی اسی طرح مگر جیم کے کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ یہ حجازی لغت ہے۔ لِلْمُؤْمِنِیْنَ۔ لَایُؤْمِنُوْنَ اور وَلَبِئْسَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے

وَمِیْکٰلَ کو مدنیؒ الف کے بعد ہمزہ مکسورہ کے اثبات سے بمد متصل (یا کے بغیر) وَمِیْکٰئِلَ۔ مکیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ بھی اسی طرح مگر ہمزہ کے بعد یاء ساکنہ کے اثبات سے وَمِیْکٰئِیْلَ اور بصریؒ وحفصؒ ہمزہ اور یا اور

سہ یعنی مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ حفصؒ۔ ۱۲ط

Marfat.com

مد کے بغیر مِفعال کے وزن پر پڑھتے ہیں۔

وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ کو شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ لٰکنْ مخففہ سے اور اجتماعِ۔۔۔۔ ساکنین کی وجہ سے نون کو حرکتِ کسرہ دیکر اور الشَّیٰطِیْنُ کے رفع سے یعنی۔۔۔۔ **وَلٰكِنِ الشَّيٰطِيْنُ** اور باقی لٰکنَّ مشدّدہ اور الشَّیٰطِیْنَ کے نصب سے پڑھتے ہیں فِی الْاٰخِرَةِ میں ورشؒ کی نقل مد بدل اور ترقیق خلادؔ کا بخلاف اور خلف کا سکتہ۔۔۔۔ ظاہر ہے (امالہ) وَهُدًى میں بشرطِ وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف۔۔۔ تقلیل۔ وَبُشْرٰى اور اشْتَرٰىهُ میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل لِلْكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور جَآءَهُمْ میں ابنِ ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱۲ ع

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ میں ورشؒ کی نقل بیّن ہے۔ حمزہؒ وقفاً نقل اور تحقیق بلا سکتہ اور خلفؒ تحقیق کے ساتھ سکتہ[1] بھی کرتے ہیں۔ اَنْ يُّنَزِّلَ کو مکیؒ و بصریؒ نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے اَنْ يُّنْزِلَ اور باقی نون کے فتح اور زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ يَّشَآءُ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں۔ (ک) الْعَظِيْمِ مَا۔

مَا نَنْسَخْ کو شامیؒ پہلے نون کے ضمہ اور سین کے کسرہ سے نُنْسِخْ اور باقی دونوں کے فتح سے پڑھتے ہیں۔

اَوْ نُنْسِهَا کو مکیؒ وبصریؒ پہلے نون اور سین کے فتح۔ اور سین کے بعد

---

[1] یعنی ساکن منفصل پر وقفاً خلفؒ کیلئے تین وجوہ ہوتی ہیں نقل اور تحقیق کے ساتھ عدم سکتہ اور سکتہ اور خلادؒ کے لئے دو وجوہ ہیں نقل اور تحقیق کے ساتھ عدم سکتہ ۱۲ [2] یعنی مدنیؒ شامیؒ عاصمؒ حمزہؒ کسائیؒ ۱۲-ط۔

Marfat.com

ہمزہ ساکنہ کے اثبات سے اَوْ نَنْسَأْهَا (بمعنی تاخیر) اور باقی نون کے ضمہ اور سین کے کسرہ سے ہمزہ کے بغیر (بمعنی ترک) پڑھتے ہیں (تنبیہ) نُنْسِهَا ابدال سے مستثنیٰ ہے۔ نَاْتِ اور یَاْتِیَ میں ورش و سوسیؒ کا ابدال۔ شَیْءٍ میں (دونوں جگہ) ورشؒ کا طول و توسط خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ وَالْاَرْضِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کے لئے نقل اور سکتہ ظاہر ہیں......

فَقَدْ ضَلَّ میں ورشؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں کَثِیْرٌ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے (ک) تَبَیَّنَ لَهُمُ۔ بِاَمْرِهٖ میں حمزہؒ وقفاً یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں۔ الصَّلٰوةَ میں ورشؒ کی تغلیظ۔ وَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا سکون ھا اور عَلَیْهِمْ میں حمزہؒ کا ضمہ ھا جلی ہے۔ (امالہ) وَلِلْکٰفِرِیْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ مُوْسٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ نَصٰرٰی میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اور بَلٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۱۳

شَیْءٍ میں (دونوں جگہ) ورشؒ کا طول و توسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ اور وقفاً ہشامؒ و حمزہؒ کی نقل و ادغام بسکون و روم بیّن ہیں (ک) کَذٰلِکَ قَالَ (دو جگہ) اور یَحْکُمُ بَیْنَهُمْ اَظْلَمُ میں ورشؒ کی تغلیظ ظاہر ہے (ک) اَظْلَمُ مِمَّنْ خَآئِفِیْنَ میں حمزہؒ وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ الْاٰخِرَةِ۔ بَشِیْرًا۔ وَّنَذِیْرًا اور الْخٰسِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے (تنبیہ) وَاسِعٌ عَلِیْمٌ میں ادغام جائز نہیں۔

Marfat.com

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ کو شامیؒ (بربناء استیناف) واو عاطفہ کے بغیر قَالُوا اور باقی واو عاطفہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں مصحف شام میں واو نہ تھا۔ وَالْاَرْضِ میں (دونوں جگہ) ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل وسکتہ ظاہر ہیں (ک) یَقُوْلُ لَہٗ۔

کُنْ فَیَکُوْنُ ○ کو شامیؒ نون کے نصب سے فَیَکُوْنَ اور باقی رفع سے پڑھتے ہیں۔ اَوْ تَاْتِیْنَا اور یُؤْمِنُوْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال بیّن ہے

وَلَا تُسْـَٔلُ کو مدنیؒ تا کے فتح اور لام کی جزم سے وَلَا تَسْـَٔلْ (نہی مخاطب) اور باقی تا کے ضمہ اور لام کے رفع سے (بصیغہ مضارع منفی مجہول) پڑھتے ہیں۔ (ک) ھُدَی اللّٰہِ ھُوَ اور الْعِلْمِ مَّا (امالہ) النَّصٰرٰی میں (تینوں جگہ) بصریؒ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ وَسَعٰی۔ قَضٰی۔ تَرْضٰی۔ ھُدٰی (امالہ) میں بشرطِ وقف اور الْھُدٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الدُّنْیَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اٰیَۃٌ میں کسائیؒ اور

۱۴ ع جَآءَكَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

شَیْـًٔا میں ورشؒ کا طول وتوسط۔ خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔

اِبْرٰھٖمَ کو (تین جگہ) اور اِبْرٰھٖمُ کو (دو جگہ) ابنِ ذکوانؒ بخلاف[1] اور

---

[1] لفظ اِبْرٰھِیْمَ میں ۳۳ جگہ اختلاف ہے انیس سے ۱۵ اس سورۃ میں اور ۱۸ دیگر سورتوں میں ہیں ھشامؒ بجمیع طرق اُن کو ھا کے فتح اور الف سے پڑھتے ہیں۔ نقاشؒ اخفشؒ سے اور وہ ابن ذکوانؒ سے سب جگہ کسرہ اور یا روایت کرتے ہیں۔ علامہ دانیؒ نے امام ابوالقاسم فارسیؒ سے بطریق نقاش۔ اور شیخ ابوالفتحؒ سے اخفشؒ کے طرق پر یا پڑھی ہے۔ اور مطوعیؒ بھی صوریؒ سے اسی طرح روایت

(بقیہ حاشیہ برصفحہ آئندہ)

ہشامؒ ھا کے فتح اور الف سے اِبْرٰھٰمَ اور اِبْرٰھِمْ اور باقی ھا کے کسرہ اور...
یاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ یہی ابن ذکوانؒ کی دوسری وجہ ہے۔ لفظِ اِبْرٰھٖمَ
تمام مصاحف میں ہر جگہ بحذفِ الف مرسوم تھا۔ نیز مصحف شام میں ۳۳ جگہ
اور مصاحف عراق میں سورۂ بقرہ میں یا بھی مرسوم نہ تھی۔ باقی اکثر مصاحف
میں بالیا لکھا ہوا تھا۔ فَاَ تَمَّھُنَّ۔ وَاٰمْنًا اور وَاِسْمٰعِیْلُ میں حمزہؒ وقفاً...
بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ (ک) قَالَ لَا یَنَالُ۔ عَھْدِیَ کی یا کو حرمیؒ بصریؒ
شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ حفصؒ و حمزہؒ کے لئے وصلاً یا
ساقط ہو جاتی ہے۔ وَاِذْ جَعَلْنَا میں بصریؒ و ہشامؒ ادغام کرتے ہیں۔
وَاتَّخِذُوْا کو مدنیؒ اور شامیؒ خا کے فتح سے وَاتَّخَذُوْا (صیغہ ماضی)
اور باقی کسرہ سے (صیغہ امر) پڑھتے ہیں۔ (ک) اِبْرٰھٖمَ مُصَلًّی مُصَلًّی

(حاشیہ بقیہ گذشتہ صفحہ) کرتے ہیں۔ لیکن داجونیؒ نے صوریؒ سے۔ اور عراق کے متعدد اہل اداء نے
نقاشؒ کے سوا اخفشؒ کے دیگر طرق سے ابن ذکوانؒ کیلئے بھی سب جگہ فتح اور الف روایت کی ہے
اور ایک گروہ نے سورۂ بقرہ میں الف اور باقی جگہ یا روایت کی ہے۔ چنانچہ اخفشؒ سے بطریق
ابن الاخرمؒ جملہ اہل مغرب اور بعض اہل مشرق اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ علامہ دانیؒ نے
امام ابوالحسنؒ سے اس طریقہ پر اسی طرح پڑھا ہے۔ مہدویؒ کا بھی یہی مذہب ہے۔
ان ۳۳ مقامات کی خصوصیت کے بارہ میں محقق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں "خصوصیت
کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ لفظ ان ۳۳ مقامات پر مصحف شام میں یا کے بغیر مرسوم تھا۔
اور میں نے مصحفِ مدینہ میں بھی اس کو یا کے بغیر دیکھا ہے۔ اور بعض مصاحف
میں صرف سورۂ بقرہ میں یا نہ تھی۔ یہ عرب کا مشہور لغت ہے ......
...... عاصم جحدریؒ وغیرہ متعدد حضرات کی قراءت بھی فتح اور الف سے ہے"
ماحصل یہ ہے کہ سورۂ بقرہ میں ابن ذکوانؒ کے لئے دونوں طرح ماخوذ ہے۔ اور یہی...
تیسیر و شاطبیہ میں ہے۔ واللہ اعلم۔ ۱۲ — له مکیؒ بصریؒ عاصمؒ حمزہؒ کسائیؒ ۱۲ ط۔

Marfat.com

میں ورشؒ کی تغلیظ بخلاف جلی ہے۔ (یعنی فتح کے ساتھ تغلیظ اور تقلیل کے ساتھ ترقیق) طَهِّرَا میں ورشؒ کی ترقیق بیّن ہے۔ بَيْتِيَ کی یا کو مدنیؒ ہشامؒ اور حفصؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ الْاٰخِرِ میں ورشؒ کی نقل اور مدّ بدل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل و سکتہ ظاہر ہیں۔

فَاُمَتِّعُهٗ کو شامیؒ میم کے اسکان اور تا کی تخفیف سے **فَاُمْتِعُهٗ** اور باقی میم کے فتح اور تا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ وَبِئْسَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے (ک) وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا۔

وَاَرِنَا کو مکیؒ اور سوسیؒ را کے اسکان سے **وَاَرْنَا**۔ دوریؒ کسرۂ را کے اختلاس[ل] سے اور باقی کسرۂ کاملہ سے پڑھتے ہیں۔ تنبیہ بحالتِ اسکان را کی تفخیم اور اختلاس میں کسرہ کے مانند ترقیق لازم ہے۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے (امالہ) ابْتَلٰى۔ اور مُصَلًّى میں وقفاً حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل لِلنَّاسِ میں (دونوں جگہ) دوریؒ اور

[ل] امام ابن مجاہدؒ ابو الزعراءؒ سے۔ شیخ ابو الفتحؒ اور حمامیؒ اور نہروانیؒ زیدؒ سے زیدؒ ابن فرحؒ سے۔ ابن فرحؒ اور ابو الزعراءؒ دوریؒ سے صرف اختلاس روایت کرتے ہیں۔ شیخ ابو الفتحؒ اور ابن نفیسؒ سامریؒ سے۔ ابو الحسینؒ فارسی اور ابو الحسنؒ خیاط اور مسیبیؒ ابن المظفرؒ سے۔ ابن المظفرؒ اور سامریؒ ابن جریرؒ سے۔ شذائیؒ ابن جمہورؒ سے۔ ابن جمہورؒ اور ابن جریرؒ سوسیؒ سے اسکان روایت کرتے ہیں۔

علامہ دانیؒ نے اپنے تمام شیوخ سے دوریؒ کے لئے اختلاس اور سوسیؒ کے لیے اسکان پڑھا ہے۔ اور ہمارے طرق سے اس کلمہ میں سب جگہ یہی ماخوذ ہے۔ اور بعض اہلِ ادا بصریؒ کے لئے دونوں ... وجوہ روایت کرتے ہیں۔ محققؒ نے نشر میں اس کی تصحیح کی ہے۔ واللہ اعلم۔ ۱۲۔

Marfat.com

ع ۱۵
النَّارِ میں بصری ودوری امالہ اور ورش تقلیل کرتے ہیں۔ ع
اِبْرٰهٖمَ کو (پانچوں جگہ) اور اِبْرٰهٖمُ کو ابنِ ذکوان بخلاف اور ہشام ھا کے فتح اور الف سے اِبْرٰهَامَ۔ اِبْرٰهَامُ اور باقی کسرہ اور یا سے... پڑھتے ہیں۔ فِي الْاٰخِرَةِ میں ورش کی نقل، مدبدل اور ترقیق۔ خلاد کا بخلاف اور خلف کا سکتہ جلی ہے (ک) قَالَ لَهٗ
وَوَصّٰى کو مدنی اور شامی واو عاطفہ کے بعد ہمزۂ قطعیہ مفتوحہ کے اثبات۔ پھر واو ساکنہ اور صاد مخففہ سے۔ وَاَوْصٰى۔ اور باقی واوین مفتوحتین اور صاد مشددہ سے ہمزہ کے بغیر پڑھتے ہیں۔ امام اور مدینہ وشام کے مصاحف میں واوین کے درمیان ہمزہ مرسوم تھا اور دیگر مصاحف میں ہمزہ نہ تھا....
(تنبیہ) اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ میں سوسی اخفا نہیں کرتے۔ شُهَدَآءَ اِذْ میں حرمی وبصری ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں۔ (ک) قَالَ لِبَنِيْهِ۔ اور وَنَحْنُ لَهٗ (چار جگہ) النَّبِيُّوْنَ۔ مدنی یا ساکنہ مخففہ کے بعد ہمزہ کے اثبات سے

لہ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا سے مِنْ رَّبِّهِمْ تک ترتیب قراءت ۱ قالون کو منفصل کے قصر ذوات الیاء کے فتح اور النَّبِيُّوْنَ بہمزہ پڑھ کر ۲ مکی کو النَّبِيُّوْنَ بالیاء سے اور ۳ بصری کو تقلیل سے لوٹاؤ ۴ قالون کو دو الفی مد سے اسی طرح پڑھ کر ۵ دوری کو تقلیل سے لوٹاؤ۔ ۶، ۷ ورش کو پانچ الفی مد مدبدل کے طول نقل ذوات الیاء کے فتح اور تقلیل اور النَّبِيُّوْنَ بہمزہ سے ۸، ۱۰۔ پھر مدبدل کے توسط پر تقلیل ۹ پھر قصر پر فتح پڑھ کر ۱۰ حمزہ کو سکتہ امالہ محضہ اور النَّبِيُّوْنَ بالیا سے ۱۱ خلاد کو عدم سکتہ سے لوٹاؤ ۱۲ شامی کو تین الفی مد اور فتح اور الف سے پڑھ کر ۱۳ ابن ذکوان کو کسرہ اور یا سے اور ۱۴ کسائی کو امالہ محضہ سے لوٹاؤ ۱۵ اب عاصم کو چار الفی مد سے پڑھو۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

Marfat.com

بمد واجب۔ اور باقی یاءِ مشدّدہ سے ہمزہ اور مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ ورشؒ کا مد بدل، وَھُوَ میں (دونوں جگہ) قالونؒ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکانِ ھا جلی ہے (تنبیہ) اَتُحَآجُّوْنَنَا میں ادغام کبیر ممنوع ہے۔

اَمْ تَقُوْلُوْنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور ابوبکرؒ یاءِ غیب سے یَقُوْلُوْنَ اور باقی[1] تاءِ خطاب سے پڑھتے ہیں۔ ءَاَنْتُمْ کو ہشامؒ بخلاف اور قالونؒ و بصریؒ ہمزتین کے درمیان ادخالِ الف اور ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل سے۔ ہشامؒ بوجہ ثانی ادخال و تحقیق سے۔ ورشؒ و مکیؒ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل سے۔ نیز ورشؒ اس کے ابدال سے بمد لازم اور باقی[2] تحقیق سے پڑھتے ہیں۔ اَظْلَمُ میں ورشؒ کی تغلیظ بیّن ہے (امالہ) الدُّنْيَا۔ مُوْسٰی اور وَعِيْسٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل وَوَصّٰى (ورشؒ کے لئے اَوْصٰى) اور اصْطَفٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ و ورشؒ بخلاف تقلیل نَصٰرٰى میں (دونوں جگہ) بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور صِبْغَةَ میں کسائیؒ بخلاف امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ۱۶

عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِیْ کو بصریؒ ھا اور میم دونوں کے کسرہ سے حمزہؒ و کسائیؒ دونوں کے ضمّہ سے اور باقی[3] ھا کے کسرہ اور میم کے ضمّہ سے پڑھتے ہیں، یَشَآءُ اِلٰی میں حرمیؒ اور بصریؒ ہمزۂ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور تسہیل کا لیا کرتے ہیں صِرَاطٍ خلف اشمام بالزاء کر کے قنبل سین سے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔ (ک) لِنَعْلَمَ مَنْ۔ لَكَبِيْرَةً میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔

لَرَءُوْفٌ کو بصریؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ واو کے بغیر لَرَؤُفٌ اور

[1] شامیؒ حفصؒ حمزہؒ کسائیؒ ۱۲ط۔ [2] ابن ذکوانؒ عاصمؒ حمزہؒ کسائیؒ ۱۲ط۔ [3] حرمیؒ شامیؒ عاصمؒ ۱۲ط۔

Marfat.com

باقی[1] ہمزہ کے بعد واو ساکنہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ ورشؒ کا مد بدل۔ اور فِی السَّمَآءِ میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں (ک) فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً۔

عَمَّا یَعْمَلُوْنَ ۝ (وَلَئِنْ) کو شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ تاء خطاب سے تَعْمَلُوْنَ اور باقی[2] یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں (ک) الْكِتٰبَ بِكُلِّ۔ اَبْنَآءَهُمْ میں حمزہؒ وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ (امالہ) النَّاسِ (میں دو جگہ) اور بِالنَّاسِ میں دوریؒ۔ وَلٰهُمْ۔ هَدَى اللّٰهُ (میں بشرط وقف) اور تَرْضٰهَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ و ورشؒ بخلاف تقلیل نَرٰی میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ و ورشؒ تقلیل۔ اور جَآءَكَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱۶

مُوَلِّیْهَا کو شامیؒ لام کے فتح اور اس کے بعد الف سے مُوَلّٰهَا۔ اور باقی لام کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ الْخَيْرٰتِ میں ورشؒ کی ترقیق یَاْتِ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال اور شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ بیّن ہے۔

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ (وَمِنْ) کو بصریؒ یاءِ غیب سے یَعْمَلُوْنَ اور باقی تاء[3] خطاب سے پڑھتے ہیں۔ لِئَلَّا میں ورشؒ یاء مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ ظَلَمُوْا میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔ (تنبیہ) یہاں وَاخْشَوْنِیْ کے یا سے لکھنے اور پڑھنے پر اجماع ہے۔ فَاذْكُرُوْنِیْٓ کی یا کو مکیؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ (امالہ) لِلنَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱۸/۲

وَالصَّلٰوةِ۔ صَلَوٰتٌ اور وَاَصْلَحُوْا میں ورشؒ کی تغلیظ....

---

[1] حرمیؒ شامیؒ حفصؒ ۱۲ ط۔ [2] حرمیؒ بصریؒ عاصمؒ ۱۲ ط۔ [3] پس دونوں جگہ کل تین قراءتیں ہو جائیں گی ۱۲ ط۔

بِشَیْءٍ میں ورشؒ کا طول وتوسط خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ اور عَلَیْھِمْ میں (تینوں جگہ) حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے (تنبیہ) فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ میں ادغام نہیں ہوتا۔

وَمَنْ تَطَوَّعَ کو حمزہؒ وکسائیؒ یاء تحتانیہ۔ طاء مشددہ اور عین کے جزم سے وَمَنْ یَطَّوَّعْ (مضارع مجزوم) اور باقی تاء فوقانیہ۔ طاء مخففہ اور عین کے فتح سے (بصیغہ ماضی) پڑھتے ہیں۔ خلف کا ادغام کامل جلی ہے خَیْرًا اور شَاکِرٌ میں ورشؒ کی ترقیق بیّن ہے (امالہ) وَرَحْمَتُہٗ میں کسائیؒ وَالْھُدٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل لِلنَّاسِ اور وَالنَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ (تنبیہ) الصَّفَا واوی ہے اسمیں امالہ نہیں ہوتا ع

۱۹
ع
۲

(وَتَصْرِیْفِ) الرِّیٰحِ کو حمزہؒ وکسائیؒ یاء ساکنہ سے الف کے بغیر۔۔۔۔ الرِّیْحِ (بافراد) اور باقی یا کے فتح اور اس کے بعد الفِ جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔

وَلَوْ یَرَی (الَّذِیْنَ) کو مدنیؒ اور شامیؒ تاء خطاب سے تَرَی الَّذِیْنَ اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ ظَلَمُوْا میں ورشؒ کی تغلیظ ظاہر ہے۔

اِذْ یَرَوْنَ کو شامیؒ یا کے ضمہ سے یُرَوْنَ (مجہول) اور باقی فتح سے (معروف) پڑھتے ہیں۔ اِذْ تَبَرَّاَ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ بِھِمُ الْاَسْبَابُ اور یُرِیْھِمُ اللہُ کو بصریؒ ھا اور میم دونوں کے کسرہ سے۔ حمزہؒ وکسائیؒ دونوں کے ضمہ سے۔ اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ الْاَسْبَابُ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ

ا؎ مکیؒ بصریؒ عاصمؒ حمزہ کسائیؒ ۱۲ ط ۲؎ حرمیؒ شامیؒ عاصمؒ ۱۲ ط

Marfat.com

کی نقل وسکتہ۔ اور عَلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے (امالہ)....
وَالنَّهَارِ اور النَّارِ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ فَاَحْیَا میں کسائیؒ
امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل دَآبَّةٍ میں کسائیؒ۔ النَّاسِ میں دوریؒ۔ اور یَرَی
(الَّذِیْنَ) میں وصلاً سوسیؒ بخلاف اور بحالتِ وقف بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ اور
ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۴

خُطُوٰتِ کو مدنیؒ۔ بزیؒ۔ بصریؒ۔ ابوبکرؒ اور حمزہؒ طا کے اسکان سے
خُطْوٰتِ (بلغتِ تمیم) اور باقی طا کے ضمہ سے (بلغتِ حجاز) پڑھتے ہیں۔ یَاْمُرُکُمْ
میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ بصریؒ را کو اسکان سے یَاْمُرْکُمْ نیز
دوریؒ ضمہ را کے اختلاس سے اور باقی ضمۂ کاملہ سے پڑھتے ہیں۔ قِیْلَ میں
ہشامؒ وکسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں۔ (ک) قِیْلَ لَهُمْ۔ بَلْ نَتَّبِعُ میں کسائیؒ
ادغام۔ اٰبَآءَنَا اور وَنِدَآءً میں حمزہ وقفاً مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔
شَیْئًا[1] میں ورشؒ کا طول وتوسط۔ خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے....

(تنبیہ) عَلَیْکُمُ الْمَیْتَةَ کی یا کی تخفیف پر قراء سبعہ کا اتفاق ہے۔

فَمَنِ اضْطُرَّ کو وصلاً حرمیؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ نون کے ضمہ سے فَمَنُ
اضْطُرَّ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں اور بصورت ابتداء ہمزۂ وصلیہ کے
ضمہ پر اجماع ہے۔ غَیْرَ اور بِالْمَغْفِرَةِ میں ورشؒ کی ترقیق یَاْکُلُوْنَ میں
ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال عَذَابٌ اَلِیْمٌ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل

لہ اٰبَآؤُهُمْ اور شَیْئًا کو ملا کر پڑھنے کی صورت میں ورشؒ کے لئے چارؒ وجوہ صحیح ہیں۔
۱-۲ مد بدل کے قصر اور توسط پر شَیْئًا میں توسط ۳-۴ اور طول پر توسط و طول۔ دیکھو
جلد ۱ صفحہ ۱۷۲ - ۱۲ ۔ ۵ قنبلؒ شامیؒ حفصؒ کسائیؒ - ۱۲ ط۔

اور تحقیق کے ساتھ عدم سکتہ اور خلف کا سکتہ بیّن ہے (ک) وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ اور الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ (امالہ) بِالْهُدٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل بِالْمَغْفِرَةِ میں کسائیؒ اور النَّارِ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ع

۲۱ ع ۵ لَيْسَ الْبِرَّ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ (لَيْسَ کا اسم مان کر) را کے رفع سے الْبِرُّ۔ اور حفصؒ وحمزہؒ (خبر مقدم قرار دیکر) نصب سے پڑھتے ہیں۔ (اور اس کے بعد چوبیسویں ۲۴ رکوع میں وَلَيْسَ الْبِرُّ میں رفع پر اجماع ہے) الْبِرُّ میں دونوں جگہ) اور خَيْرًا میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ کو مدنیؒ اور شامیؒ لٰكِنْ مخففہ سے اور اجتماع ساکنین کی بنا پر نون کو حرکت کسرہ دیکر اور الْبِرُّ کی را کے رفع سے وَلٰكِنِ الْبِرُّ۔ اور باقی نون مشدّدہ مفتوحہ اور را کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ وَالنَّبِيّٖنَ کو مدنیؒ یاء ساکنہ مخففہ کے بعد ہمزہ سے بمد واجب اور باقی یاء مشدّدہ مکسورہ سے ہمزہ اور مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ ورشؒ کا مد بدل۔ الصَّلٰوةَ اور فَاَصْلَحَ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔ فِي الْبَاْسَآءِ اور الْبَاْسِ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں وقفاً حمزہؒ بھی شریک ہیں۔ شَيْءٌ میں ورشؒ کا طول وتوسط۔ خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے بِاِحْسَانٍ میں حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) بَعْدَ ذٰلِكَ اور سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ میں ادغام ممنوع ہے۔ عَذَابٌ اَلِيْمٌ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور تحقیق بلا سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے مِنْ مُّوْصٍ کو ابوبکرؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ واو کے فتح اور صاد مشدّدہ سے

Marfat.com

مِنْ مُّوصٍ اور باقی واو ساکنہ اور صاد مخففہ سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) واٰتی (البال) میں
بشرط وقف والیتٰمٰی۔ واٰتی (الزکوٰۃ) میں بشرط وقف اور اعتدٰی میں حمزہؒ و
کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ القربٰی۔ القتلٰی۔ والانثٰی اور بالانثٰی میں حمزہؒ
وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ ورحمۃٌ میں کسائیؒ اور خاف میں ۲۲
حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع مِنْ اَیَّامٍ اُخَرَ[له] ع ۶

فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ میں مدنیؒ اور ابن ذکوانؒ فِدْیَۃُ کو تا کے ضمہ سے
تنوین کے بغیر اور طعام کو میم کے جر سے (باضافت) اور مسکین کو مدنیؒ اور
شامیؒ میم وسین کے فتح اور سین کے بعد الف جمع کے اثبات اور نون کے
فتح سے یعنی مدنیؒ اور ابن ذکوانؒ فِدْیَۃُ طَعَامِ مَسٰکِیْنَ اور ہشامؒ فِدْیَۃٌ طَعَامُ
مَسٰکِیْنَ اور باقی پہلے کلمہ کو تنوین رفع سے اور دوسرے کو رفع سے اور تیسرے
کو میم کے کسرہ سین کے اسکان اور نون کے جر اور تنوین سے الف کے بغیر
(بتوحید) پڑھتے ہیں۔ اَیَّامٍ اُخَرَ (میں دونوں جگہ) ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ
کی نقل[له] اور تحقیق کے ساتھ عدم سکتہ اور خلف کا سکتہ ظاہر ہیں (تنبیہ) فِدْیَۃٌ
طَعَامُ میں ادغام نہیں ہوتا۔ (ک) طعامُ مِسْکِیْنٍ۔

فَمَنْ تَطَوَّعَ کو حمزہؒ وکسائیؒ یاء تحتانیہ طاء مشددہ اور عین کی جزم سے

له اُخَرَ پر وقف سائغ ہے اور اس سے قبل مَرِیْضًا اَوْ۔ اور مِنْ اَیَّامٍ واقع ہوئے ہیں۔ پس ان
دونوں کے سکتہ پر اَیَّامٍ اُخَرَ میں وقفاً نقل وسکتہ اور عدم سکتہ پر نقل وعدم سکتہ پڑھنا چاہیئے۔ ہر
جگہ یہی حکم ہے۔ یعنی ایک ساکن منفصل کے وصلاً سکتہ کے ساتھ دوسرے ساکن منفصل میں وقفاً
نقل و سکتہ اور عدم سکتہ کے ساتھ نقل وعدم سکتہ ہوتا ہے۔ کیوں کہ نقل دوسرے باب سے اور
وقفی وجہ ہے۔ اور سکتہ اور عدم سکتہ ایک باب سے اور وصلی وجہ ہیں۔ ۱۲

یَطَّوَّعْ (مضارع مجزوم) اور باقی تاء فوقانیہ۔ طاء مخففہ اور عین کے فتح سے (ماضی)
پڑھتے ہیں، (خلفؒ کا ادغام کامل بیّن ہے) خَیْرًا، خَیْرٌ (دو جگہ) وَلِتُکَبِّرُوا ...
(اللّٰہ) بَاشِرُوْهُنَّ اور وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ میں ورشؒ کی ترقیق۔ اور فَهُوَ میں قالونؒ
بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکانِ ہا جلی ہے (ک) شَهْرُ رَّمَضَانَ۔ الْقُرْءَانُ میں
مکیؒ نقل کرتے ہیں۔

وَلِتُكْمِلُوا (الْعِدَّةَ) کو ابو بکرؒ کاف کے فتح اور میم کی تشدید سے
وَلِتُكَمِّلُوا الْعِدَّةَ اور باقی کاف کے اسکان اور میم کی تخفیف سے پڑھتے
ہیں۔ الدَّاعِ یِ اور اِذَا دَعَانِ یِ میں قالونؒ بخلاف اور ورشؒ و بصریؒ
وصلاً اثباتِ یا کرتے ہیں۔ قالونؒ کے لئے اثبات اگرچہ صحیح اور ماخوذ ہے
مگر تیسیر اور طرقِ تیسیر کے خلاف ہے۔ حذف اصح مقدم اور مطابق طریقہ ہے
وَلْيُؤْمِنُوا بِي۔ وَلَا تَأْكُلُوا اور لِتَأْكُلُوا میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے
وَلْيُؤْمِنُوا بِيَ کی یا کو ورشؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ نِسَآئِكُمْ میں حمزہ وقفاً
مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ فَالْئٰنَ میں ورشؒ کی نقل اور مد بدل
خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔ (ک) يَتَبَيَّنَ لَكُمُ اور فِي
الْمَسٰجِدِ تِلْكَ (امالہ) هُدًى میں بشرطِ وقف الْهُدٰى اور هُدٰىكُمْ
میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل لِلنَّاسِ (میں دو جگہ) اور النَّاسِ
میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ (تنبیہ) وَعَفَا واوی ہے اسمیں امالہ نہیں ...
۲۳ ع ۷ ہوتا ہے ع
الْاَهِلَّةِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہ کے لئے نقل و سکتہ الْبِرُّ میں

Marfat.com

(دونوں جگہ) ورشؒ کی ترقیق۔ تَاْتُوْا اور وَاْتُوْا میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔

الْبُیُوْتَ کو (دونوں جگہ) قالونؒ۔ مکیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ با کے کسرہ سے **الْبِیُوْتَ** اور باقی ضمہ سے۔ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ کو مدنیؒ اور شامیؒ... لٰكِنْ مخففہ سے نون کو کسرہ دیکر اور را کے رفع سے وَلٰكِنِ الْبِرُّ اور باقی لٰكِنَّ مشدّدہ اور را کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ مِنْ اَبْوَابِهَا میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور تحقیق کے ساتھ عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔

(ک) حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ۔

وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ اور **حَتّٰی یُقٰتِلُوْكُمْ** اور **فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ** میں حمزہؒ وکسائیؒ دونوں کلمات مضارع کو علامت مضارع (تا اور یا) کے فتح۔ قاف کے اسکان اور تا کے ضمہ سے الف کے بغیر اور کلمۂ ماضی کو بھی الف کے حذف سے **وَلَا تَقْتُلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰی یَقْتُلُوْكُمْ فِیْهِ فَاِنْ قَتَلُوْكُمْ**۔ اور باقی کلمات مضارع کو علامت مضارع کے ضمہ قاف کے فتح اس کے بعد الف کے اثبات اور تا کے کسرہ سے اور ماضی کو بھی اثباتِ الف سے پڑھتے ہیں۔ تینوں بحذف الف مرسوم ہیں۔ (تنبیہ) اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ میں اخفا نہیں ہوتا۔ وَ اَحْسِنُوْا میں حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل اور رسّ اُسْلِهٖ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں (امالہ) الْاَهِلَّةِ اور كَامِلَةٌ میں کسائیؒ لِلنَّاسِ میں دوریؒ۔ اتَّقٰی۔ اعْتَدٰی (دیں ۲ جگہ) اور اَذًی میں بشرطِ وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور الْكٰفِرِیْنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور

۵ ورشؒ بصریؒ حفصؒ۔ ۱۲ط۔

Marfat.com

ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۲۴ ع ۸
فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ کو مکیؒ اور بصریؒ ثا اور قاف کی تنوین رفع سے
فَلَا رَفَثٌ وَلَا فُسُوقٌ۔ اور باقی دونوں کے فتح سے تنوین کے بغیر پڑھتے ہیں
اور ان کے بعد وَلَا جِدَالَ کے بفتح پڑھنے پر قراءِ سبعہ کا اتفاق ہے۔ ورشؒ
کے لئے خَیْرٌ۔ وَاسْتَغْفِرُوا اور الْاٰخِرَۃِ میں (دونوں جگہ) بلاخلاف
اور ذِکْرًا میں بخلاف ترقیق ظاہر ہے۔ وَاتَّقُوْنِ یٰٓ میں بصریؒ وصلاً...
اثباتِ یا کرتے ہیں۔ الْاَلْبَابِ۔ الْاَمْرُ اور الْاُمُوْرُ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً
حمزہ کی نقل وسکتہ جلی ہیں (ک) مَّنَاسِکَکُمْ۔ (تنبیہ) اَشَدَّ ذِکْرًا میں
ادغام نہیں ہوسکتا۔ (ک) یَقُوْلُ رَبَّنَا (دو جگہ) اور یُعْجِبُکَ قَوْلُہٗ۔ وَهُوَ
میں قالونؒ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکانِ ھا جلی ہے۔ قِیْلَ میں ہشامؒ وکسائیؒ اشمام
بالضمہ کرتے ہیں۔ (ک) قِیْلَ لَہٗ۔ وَلَبِئْسَ اور یٰٓاَیُّھَا میں ورشؒ وسوسیؒ
کا ابدال ظاہر ہے۔ رَءُوْفٌ کو بصریؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ مدہ کے اسقاط سے
رَءُفٌ اور باقی ہمزہ کے بعد واو ساکنہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ ورشؒ

لہ اگر کسی جگہ مدبدل اور فِعْلًا کے وزن کا کلمہ جمع ہو جائیں جیسا یہاں ہے۔ خواہ کوئی مقدم ہو تو چھ وجوہ پیدا ہو جاتی ہیں۔ یعنی مدبدل کی ہر وجہ پر ذِکْرًا میں تفخیم وترقیق۔ یا یوں کہیں تفخیم وترقیق میں سے ہر ایک پر مدبدل کی وجوہ ثلاثہ اور ہم نے اسی طرح پڑھا ہے۔ مگر سیدؒ غیث میں توسط پر ترقیق یا ترقیق پر توسط کو منع کرتے ہیں۔ یعنی ان کے خیال میں تفخیم پر وجوہ ثلاثہ اور ترقیق پر طول وقصر پانچ وجوہ صحیح ہیں۔ اور ترقیق پر.... توسط درست نہیں۔ مگر یہ اجتہادی لغزش معلوم ہوتی ہے۔
علامہ دانیؒ کا مذہب توسط ہے اور وہ فِعْلًا.... میں ترقیق بخلاف کہتے ہیں اور یہ امر اس کے جواز کا بیّن ثبوت ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ ۱۲

Marfat.com

کا مدّ بدل جلی ہے۔

فِی السِّلْمِ کو حرمیؒ اور کسائیؒ سین کے فتح سے فِی السَّلْمِ (بمعنی صلح) اور باقی[1] کسرہ سے (بمعنی اسلام) پڑھتے ہیں۔ خُطُوٰتِ کو مدنیؒ، بزیؒ، بصریؒ، ابوبکرؒ اور حمزہؒ طا کے اسکان سے خُطْوٰتِ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ کو شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ تا کے فتح اور جیم کے کسرہ سے تَرْجِعُ (معروف) اور باقی[2] تا کے ضمہ اور جیم کے فتح سے (مجہول) پڑھتے ہیں۔

(امالہ) اَلتَّقْوٰی اور الدُّنْیَا میں (تین جگہ) حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل ھٰذٰبکُمْ۔ اِتَّقٰی۔ تَوَلّٰی اور سَعٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ النَّاسِ میں (تین جگہ) دوریؒ۔ النَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ مَرْضَاتِ میں حالین میں اور کَآفَّۃً میں کسائیؒ اور جَآءَتْکُمْ میں ابنِ ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں ع ۲۵ ۹

(ک) زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ۔ النَّبِیّٖنَ کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ سے بمد متصل۔ اور باقی یاء مشدّدہ سے ہمزہ اور مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ (ک) الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ اور لِیَحْکُمَ بَیْنَ اور وَمَا اخْتَلَفَ فِیْہِ۔ بِاِذْنِہٖ میں حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل اور یَّشَآءُ اِلٰی میں حرمیؒ اور بصریؒ ہمزۂ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور تسہیل کا لیا کرتے ہیں۔ صِرَاطٍ کو خلف اشمام بالزاء کرکے۔ قنبل سین سے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔ یَاْتِکُمْ میں ورشؒ و سوسیؒ اور الْبَاْسَآءُ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔

حَتّٰی یَقُوْلَ کو مدنیؒ لام کے رفع سے یَقُوْلُ اور باقی نصب سے پڑھتے

[1] بصریؒ شامیؒ عاصمؒ حمزہؒ ۱۲ ط۔ [2] حرمیؒ بصریؒ عاصمؒ ۱۲ ط۔

Marfat.com

ہیں۔ وَهُوَ میں (تینوں جگہ) قالونؒ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکانِ ھا۔ شَيْـًٔا میں .....
(دونوں جگہ) ورشؒ کا طول و توسط خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ بیّن ہے ...
(تنبیہ) عَلٰی کی ہر وجہ پر شَيْـًٔا کی دونوں وجوہ صحیح ہیں۔ خَيْرٌ میں ورشؒ کی
ترقیق ظاہر ہے (امالہ) بَيِّنَةٍ اور الْقِيٰمَةِ میں کسائیؒ۔ جَآءَتْهُ اور جَآءَ تْهُمْ
میں ابنِ ذکوانؒ و حمزہؒ الدُّنْيَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ
تقلیل النَّاسِ میں دوریؒ فَهَدَى (اللهُ) میں (بشرط وقف) مَتٰى۔ وَالْيَتٰمٰى
اور وَ عَلٰى میں (دونوں جگہ) حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے
ہیں۔ ع ۲۶

وَاِخْرَاجُ۔ كَافِرٌ۔ كَبِيْرٌ۔ خَيْرٌ (دو جگہ) اور وَالْمَغْفِرَةِ میں ورشؒ کی ترقیق
وَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکانِ ھا۔ وَالْاٰخِرَةِ (میں دو جگہ) اور الْاٰيٰتِ
میں ورشؒ کی نقل، اور مد بدل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل و سکتہ جلی ہیں۔ (تنبیہ)....
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ میں ادغامِ کبیر ممنوع ہے۔

اِثْمٌ كَبِيْرٌ کو حمزہؒ و کسائیؒ ثاءِ مثلثہ سے كَثِيْرٌ۔ اور باقی باءِ موحدہ
سے پڑھتے ہیں۔

قُلِ الْعَفْوَ کو بصریؒ واو کے رفع سے قُلِ الْعَفْوُ اور باقی نصب سے
پڑھتے ہیں۔ اِصْلَاحٌ میں ورشؒ کی تغلیظ۔ فَاِخْوَانُكُمْ اور بِاِذْنِهٖ میں حمزہؒ
کی وقفاً بخلاف تسہیل۔ وَلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ اور وَلَوْ اَعْجَبَكُمْ میں ورشؒ کی نقل اور
وقفاً حمزہؒ کی نقل اور تحقیق کے ساتھ عدمِ سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔
لَاَعْنَتَكُمْ میں بزیؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ وقفاً حمزہؒ بھی

Marfat.com

بخلاف شریک ہیں۔ یُؤۡمِنَّ۔ مُؤۡمِنَةٌ۔ یُؤۡمِنُوۡا اور مُؤۡمِنٌ میں ورش وسوسیؒ کا ابدال بیّن ہے۔ (امالہ) الدُّنۡیَا میں (دو جگہ) حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ وَالۡاٰخِرَةِ میں (دو جگہ) کسائیؒ۔ النَّارِ میں (دو جگہ) بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل لِلنَّاسِ میں (دو جگہ) دوریؒ۔ اَلۡیَتٰمٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور شَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ۲۷ ۱۱

حَتّٰی یَطۡهُرۡنَ کو ابو بکرؒ حمزہؒ اور کسائیؒ طا اور ھا دونوں کی تشدید اور فتح سے یَطَّهَّرۡنَ اور باقی طاء ساکنہ مخفّفہ اور ھاء مضمومہ مخفّفہ سے پڑھتے ہیں۔ فَاۡتُوۡهُنَّ۔ فَاۡتُوۡا۔ اَلۡمُؤۡمِنِیۡنَ۔ یُؤۡلُوۡنَ اور یُؤۡمِنَّ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ (ک) الۡمُتَطَهِّرِیۡنَ ہ نِسَآؤُکُمۡ۔ شِئۡتُمۡ میں سوسیؒ مدہ سے۔ اور.... لِّاَنۡفُسِکُمۡ میں حمزہؒ وقفاً یاء مفتوحہ سے بخلاف اور لَا یُؤَاخِذُکُمُ اور یُّؤَاخِذُکُمۡ میں ورشؒ واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ اور انمیں باجماع ناقلین مد بدل نہیں ہوتا۔ (تنبیہ) سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ۔ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ۔ وَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ میں ادغام کبیر ممنوع ہے۔ اَلطَّلَاقَ۔ وَالۡمُطَلَّقٰتُ اور اِصۡلَاحًا میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے قُرُوۡٓءٍ میں ہشامؒ وحمزہؒ وقفاً ہمزہ کا واو سے ابدال کر کے واو ساکنہ (زائدہ) کا اس میں ادغام کرتے ہیں[۱]۔ نقل اور[۲] روم جائز نہیں۔ کیونکہ واو اصلیہ نہیں بلکہ زائدہ ہے۔ اَلۡاٰخِرِ میں ورشؒ کی نقل اور مد بدل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں۔ (امالہ) اَذًی میں بشرطِ وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اَنّٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل النَّاسِ میں دوریؒ اور دَرَجَةٌ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ۲۸ ۱۲

۱؎ اور پھر اس واو مشدّدہ میں اسکان وروم دونوں کرتے ہیں۔ ۱۲ ط

۲؎ یعنی نقل وحذف کے بعد اسکان وروم جائز نہیں۔ ۱۲ ط

Marfat.com

الطَّلَاقُ - طَلَّقَهَا (دو جگہ) طَلَّقْتُمُ اور ظَلَمَ میں ورشؒ کی تغلیظ - بِاِحْسَانٍ
میں حمزہؒ کی وقفاً بخلاف تسہیل - تَاْخُذُوْا میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال - شَيْئًا
اور شَيْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط - خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے۔
اَنْ يَّخَافَا کو حمزہؒ یاء تحتانیہ کے ضمہ سے يُخَافَا اور باقی فتح سے پڑھتے
ہیں - غَيْرَهٗ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے - ضِرَارًا میں تفخیم پر اجماع ہے -
وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ میں ابوالحارثؒ - اور فَقَدْ ظَلَمَ میں ورشؒ، بصریؒ ....
شامیؒ - حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں - (ک) اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا - هُزُوًا کو حمزہؒ وصلاً
زاء ساکنہ اور ہمزہ سے هُزْءًا اور وقفاً نقل و ابدال سے هُزَا اور هُزْوًا جرمیؒ، بصریؒ
شامیؒ - ابوبکرؒ اور کسائیؒ زاء مضمومہ اور ہمزہ سے هُزُؤًا اور حفصؒ زاء مضمومہ اور
ابدال بواو منونہ سے پڑھتے ہیں ع

ع ۲۹ ۱۳

طَلَّقْتُمُ میں بلاخلاف اور فِصَالًا میں بخلاف ورشؒ کی تغلیظ يُؤْمِنُ
میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال - الْاٰخِرِ میں ورشؒ کی نقل اور مد بدل اور وقفاً حمزہؒ
کی نقل و سکتہ - اور وَاَطْهَرُ میں حمزہؒ کی وقفاً بخلاف تسہیل جلی ہے -
لَا تُضَآرَّ کو مکیؒ اور بصریؒ راء کے رفع سے لَا تُضَآرُّ اور باقی راء
کے فتح سے پڑھتے ہیں۔
مَآ اٰتَيْتُمْ کو مکیؒ ہمزہ کے بعد کا الف حذف کرکے اَتَيْتُمْ اور باقی
الف کے اثبات سے پڑھتے ہیں - النِّسَآءِ اَوْ میں حرمیؒ، بصریؒ - ہمزہ ثانیہ
کا یاء مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں - سِرًّا میں ورشؒ کی بلاخلاف ترقیق جلی ہے
کیونکہ حرفِ مشدد واحد حرف کے حکم میں ہوتا ہے - (ک) النِّكَاحِ حَتّٰى - اور

لہ اور پھر اس واو مشددہ میں اسکان و روم دونوں کرتے ہیں - ۱۲ ط -
لہ یعنی نقل و حذف کے بعد اسکان و روم جائز نہیں - ۱۲ ط -

Marfat.com

یعلمو ما (امالہ) اَزْکیٰ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور الرّضاعۃ میں کسائیؒ بخلاف امالہ کرتے ہیں ع ۳۱ ۱۴

طَلَّقْتُمْ۔ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ۔ الصَّلَوٰتِ۔ وَالصَّلٰوۃِ اور وَلِلْمُطَلَّقٰتِ میں ورشؒ کی تغلیظ ظاہر ہے۔

تَمَسُّوْهُنَّ کو (دونوں جگہ) حمزہؒ اور کسائیؒ تا کے ضمہ اور میم کے بعد الف کے اثبات سے بمد لازم ..... تُمٰسُّوْهُنَّ اور باقی تا کے فتح سے الف اور مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔

قَدَرُہٗ کو (دونوں جگہ) حرمیؒ۔ بصریؒ۔ ہشامؒ اور ابوبکرؒ دال کے اسکان سے قَدْرُہٗ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔

اَزْوَاجًا وَّصِيَّةً کو حرمیؒ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ (مبتدا مان کر) تا کے رفع سے وَّصِيَّةٌ اور باقی (مفعول مطلق قرار دیکر) نصب سے پڑھتے ہیں۔ غَیْرَ اور اِخْرَاجٍ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے (امالہ) لِلتَّقْوٰی اور الْوُسْطٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں ع ۳۱ ۱۵

(ک) فَقَالَ لَهُمْ۔ فَيُضٰعِفَهٗ کو مکیؒ ضاد کے بعد کا الف حذف کر کے عین کی تشدید اور فا کے رفع سے فَيُضَعِّفُهٗ شامیؒ بھی اسی طرح مگر فا کے نصب سے فَيُضَعِّفَهٗ مدنیؒ۔ بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ضاد کے بعد الف کے اثبات۔ عین کی تخفیف اور فا کے رفع سے فَيُضٰعِفُهٗ اور عاصمؒ بھی اسی طرح مگر فا کے نصب سے[۵۲] پڑھتے ہیں۔ حذف و اثباتِ الف میں مصاحف میں اختلاف تھا۔

..... کَثِیْرَۃً میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔

[۵۱] بصریؒ شامیؒ حفصؒ حمزہؒ ۔ ط ۱۲ [۵۲] غرض فَيُضٰعِفَهٗ میں شامیؒ و عاصمؒ کیلئے نصب اور حرمیؒ بصریؒ

وَيَبْصُۜطُ کو ابن ذکوانؒ وخلادؒ دونوں بخلاف قنبلؒ۔ بصریؒ۔ ہشامؒ حفصؒ اور خلفؒ اصل لغت کے موافق سین سے وَيَبْسُطُ جلد اصفحہ ۳۱۴ اور مدنیؒ۔ بزیؒ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ حسب رسم صاد سے پڑھتے ہیں۔ یہی ابن ذکوانؒ وخلادؒ کی دوسری وجہ ہے رسم باجماع صاد سے ہے (تنبیہ) اسی رکوع میں بَسْطَةً باجماع سین سے مرسوم ہے اور سین پڑھنے پر ہمارے طرق کا اتفاق ہے۔ لِنَبِيٍّ اور نَبِيُّهُمْ کو..... (دونوں جگہ) مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ کے اثبات سے بمد متصل۔ اور باقی یاء مشدّدہ سے ہمزہ اور مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔

عَسَيْتُمْ کو مدنیؒ سین کے کسرہ سے عَسِيتُمْ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ وَأَبْنَآئِنَا میں حمزہؒ وقفاً پہلے ہمزہ کی تحقیق اور تسہیل میں سے ہر ایک پر دوسرے ہمزہ کی مد و قصر کے ساتھ صرف تسہیل کرتے ہیں۔ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ کو بصریؒ ھا اور میم دونوں کے کسرہ سے حمزہؒ وکسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) وَقَالَ لَهُمْ (دو جگہ ۲) وَلَمْ يُؤْتَ۔ يُؤْتِي۔ يَأْتِيَكُمُ اور مُؤْمِنِينَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے (تنبیہ) وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً میں مجزوم اور بعد از ساکن مفتوح ہونے کی وجہ سے نیز سَمِيعٌ عَلِيمٌ اور وَاسِعٌ عَلِيمٌ میں ادغام ممنوع ہے۔ يَشَآءُ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں۔ الْمَلَٰٓئِكَةُ میں حمزہؒ وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں (امالہ) دِيَارِهِمْ اور دِيَارِنَا میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ أَحْيَاهُمْ میں کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ النَّاسِ میں (دو جگہ ۲) دوریؒ۔ كَثِيرَةً اور الْمَلَٰٓئِكَةُ میں کسائیؒ۔ مُوسَىٰ میں (دو جگہ ۲) حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل

اَنّٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل۔ اصطفٰہُ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور وَزَادَہٗ میں ابن ذکوانؒ بخلاف اور حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ۳۲ ۱۶

فَصَلَ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے مِنِّيَ اِلَّا کی یا کو مدنیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔

غُرْفَۃً کو حرمیؒ اور بصریؒ غین کے فتح سے غَرْفَۃً اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں (ک) جَاوَزَہٗ ھُوَ اور ھُوَ وَالَّذِیْنَ۔ کَثِیْرَۃً میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ (ک) دَاوٗدُ جَالُوْتَ، یَشَآءُ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں۔

وَلَوْ لَادَفْعُ اللّٰہِ، کو مدنیؒ دال کے کسرہ، فا کے فتح اور اس کے بعد الف کے اثبات سے دِفَاعُ اور باقی دال کے فتح اور فا کے اسکان سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔

الْقُدُسِ کو مکیؒ دال کے اسکان سے الْقُدْسِ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) الْکٰفِرِیْنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ دَاٰتٰہُ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ عِیْسَی (ابْنَ مَرْیَمَ) میں بشرط وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل شَآءَ میں (دو جگہ) اور جَآءَتْھُمُ میں ابنِ ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ۳۳ ۱

یَاْتِیَ۔ لَا تَاْخُذُہٗ اور یُؤْمِنْ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔

(ک) یَاْتِیَ یَوْمٌ

ف شامیؒ عاصمؒ حمزہؒ کسائیؒ۔۱۲ط۔

Marfat.com

لَا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ کو مکی اور بصری بیع
کی عین اور خلۃ اور شفاعۃ کی تا کے فتح سے تنوین کے بغیر لَا بَيْعَ فِيْهِ
وَلَا خُلَّةَ وَلَا شَفَاعَةَ اور باقی تینوں کلمات کے رفع اور تنوین
سے پڑھتے ہیں۔ وَالْكٰفِرُوْنَ اور لَآ اِكْرَاهَ میں ورش کی ترقیق۔ فِي الْاَرْضِ
اور وَالْاَرْضَ میں ورش کی نقل اور وقفاً حمزہ کی نقل وسکتہ جلی ہیں۔ (ک) يَشْفَعُ
عِنْدَهٗ۔ بِاِذْنِهٖ میں حمزہ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ (ک) يَعْلَمُ مَا۔
بِشَيْءٍ میں ورش کا طول وتوسط اور وصلاً خلاد کا بخلاف اور خلف کا سکتہ اور
شَآءَ میں ہشام وحمزہ کی وجوہ ثلاثہ وقفی۔ اور وَهُوَ میں قالون۔ بصری۔ اور
کسائی کا اسکانِ ھا جلی ہے۔ (امالہ) شَآءَ میں ابن ذکوان وحمزہ۔ الْوُثْقٰى
میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل۔ اور النَّارِ میں بصری و
۳۴ ع ۲ دوری امالہ اور ورش تقلیل کرتے ہیں۔ ع

اِبْرٰهٖمَ اور اِبْرٰهٖمُ کو (تین جگہ) ابنِ ذکوان بخلاف اور ہشام
ھا کے فتح اور الف سے۔ اور باقی کسرہ اور یاء ساکنہ سے۔ رَبِّيَ الَّذِيْ کی یا کو غیر
حمزہ مفتوح پڑھتے ہیں۔ حمزہ کے لئے وصلاً یا ساقط ہو جاتی ہے۔

اَنَا اُحْيٖ کو مدنی نون کے بعد الف کے اثبات سے اور حسب قاعدہ بمد
منفصل اَنَا اُحْيٖ اور باقی وصلاً الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ اور بحالتِ وقف
الف کے اثبات پر باتباع رسم اجماع ہے۔ (تنبیہ) یہاں یَاْتِيْ کے یا سی
لکھنے اور پڑھنے پر اجماع ہے۔ يَاْتِيْ۔ فَاْتِ۔ لَمْ تُؤْمِنْ اور يَاْتِيْنَكَ میں
ورش وسوسی کا ابدال۔ اور وَهِيَ میں قالون۔ بصری اور کسائی کا اسکانِ ھا بین

Marfat.com

ہے۔ لَبِثْتَ میں دو جگہ) اور لَبِثْتُّ میں بصریؒ۔ شامیؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے (ک) قَالَ لَبِثْتُّ۔ لَمْ يَتَسَنَّهْ کو حمزہؒ و کسائیؒ وصلاً ھاء سکتہ کے حذف سے لَمْ يَتَسَنَّ اور باقی اثباتِ ھا سے پڑھتے ہیں۔ اور وقفاً اثبات پر اجماع ہے۔

نُنْشِزُهَا کو حرمیؒ اور بصریؒ راء مہملہ سے نُنْشِرُهَا اور باقی زاء منقوطہ سے پڑھتے ہیں۔ ورشؒ کی ترقیق جلی ہے (ک) تَبَيَّنَ لَهٗ۔

قَالَ اَعْلَمُ کو حمزہؒ و کسائیؒ ہمزۂ وصلیہ مکسورہ سے (جو درج کلام میں ساقط ہو جائے گا) اور میم کی جزم سے قَالَ اعْلَمْ (صیغۂ امر) اور باقی ہمزۂ قطعیہ مفتوحہ اور میم کے رفع سے (بصیغۂ مضارع) پڑھتے ہیں۔ شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔

اَرِنِيْ کو مکیؒ اور سوسیؒ را کے سکون سے اَرْنِيْ دوریؒ کسرۂ را کے اختلاس سے اور باقی کسرۂ کاملہ سے پڑھتے ہیں۔

فَصُرْهُنَّ کو حمزہؒ صاد کے کسرہ سے فَصِرْهُنَّ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

جُزْءًا کو ابوبکرؒ زا کے ضمہ سے جُزُءًا اور باقی اسکان سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) اَنّٰى اور بَلٰى میں حمزہؒ، کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اَنّٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل۔ حِمَارِكَ میں ابن ذکوانؒ بخلاف اور بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ لِلنَّاسِ میں دوریؒ۔ اور الْمَوْتٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ)...

يَتَسَنَّهْ میں ھاء سکتہ ہے اس کا امالہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ع ۳۵

Marfat.com

أَنۢبَتَتْ سَبْعَ میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔
يُضٰعِفُ مکیؒ اور شامیؒ الف کو حذف کر کے عین مشددہ سے **يُضَعِّفُ**
اور باقی ضاد کے بعد اثبات الف اور عین مخففہ سے پڑھتے ہیں۔ یہاں فا کے
رفع پر اجماع ہے۔ رسم الف میں اختلاف تھا۔ يَّشَآءُ اور ضُعَفَآءُ میں ہشامؒ
و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ہا کا ضمہ۔ وَمَغْفِرَةٌ ....
خَيْرٌ اور لَا يَقْدِرُونَ میں ورشؒ کی ترقیق۔ وَلَا يُؤْمِنُ میں ورشؒ و سوسیؒ کا
ابدال الْاٰخِرِ میں ورشؒ کی نقل اور مدبدل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ اور
شَيْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط۔ خلادؒ کا بخلاف کا اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔
بِرَبْوَةٍ کو حرمیؒ، بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ را کے ضمہ سے **بِرُبْوَةٍ** اور باقی
فتح سے پڑھتے ہیں۔ را کی تفخیم پر اجماع ہے۔
أُكُلَهَا کو حرمیؒ اور بصریؒ کاف کے اسکان سے أُكْلَهَا اور
باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) فَطَلٌّ کا لام چونکہ مرفوع ہے اس لئے باجماع
حالین میں باریک ہے۔ ورشؒ کے لئے پُر پڑھنا لحن ہے۔ اَنْ تَكُونَ لَهٗ
میں ادغام ممنوع ہے۔ (ک) الْاَنْهٰرُ لَهٗ (امالہ) حَبَّةٍ میں کسائیؒ وَلَا اَذًى
میں بشرط وقف اَذًى میں وقفاً اور وَالْاَذٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
تقلیل۔ النَّاسِ میں دوریؒ۔ الْكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور
مَرْضَاتِ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع
٣٦ ع ٤
الْاَرْضِ (میں دونوں جگہ) اور الْاَلْبَابِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ
کی نقل .... اور سکتہ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ

ے شامیؒ۔ عاصمؒ۔ ۱۲ ط۔

Marfat.com

جلی ہے۔

وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ بزی وصلاً تاء مشددہ سے بمد لازم وَلَا تَيَمَّمُوا اور باقی تاء مخففہ سے مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ وَيَأْمُرُكُمْ۔ يُؤْتِي۔ يُؤْتَ اور وَتُؤْتُوهَا میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ وَيَأْمُرْكُمْ کو بصریؒ را کے اسکان سے وَيَأْمُرُكُمْ نیز دوریؒ ضمۂ را کے اختلاس سے اور باقی ضمۂ کاملہ سے پڑھتے ہیں۔ بِالْفَحْشَاءِ اور يَشَاءُ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی مَغْفِرَةً خَيْرًا۔ كَثِيرًا۔ خَيْرٌ اور أُحْصِرُوا میں ورشؒ کی ترقیق اور مِنْ أَنْصَارٍ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور تحقیق کے ساتھ عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔

فَنِعِمَّا هِيَ کو شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ نون کے فتح اور عین کے کسرۂ کاملہ سے فَنَعِمَّا۔ قالونؒ۔ بصریؒ اور ابوبکرؒ تینوں بوجہ اول نون کے کسرہ اور عین کے سکون سے فَنِعْمَّا نیز تینوں حضرات بوجہ ثانی نون کے کسرہ اور عین کے کسرہ کے اختلاس سے اور ورشؒ۔ مکیؒ اور حفصؒ نون کے کسرہ اور عین کے کسرۂ کاملہ سے پڑھتے ہیں۔ اور میم کی تشدید پر اجماع ہے۔ (تنبیہ) قالونؒ وغیرہ حضرات کے لئے سکونِ عین کی وجہ منصوص اور اداءً مقدم ہے علامہ شاطبیؒ نے یہ وجہ بیان نہیں کی جو تسامح ہے۔ فَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکانِ ھا جلی ہے۔

ل یعنی جب وَلَا سے ملا کر پڑھیں۔ اور اس شرط کا مقصد یہ ہے کہ اگر ما قبل پر اختیاری وقف کر کے تا سے ابتداء کریں تو تاء مخففہ سے ابتدا ہوگی۔ اور چونکہ تا کا اسکان عارضی اور وصل کی شرط سے مشروط ہے اس لئے حرف مد ساقط نہیں ہوتا۔ بلکہ مد لازم کرنا ہوتا ہے جس طرح کہ ادغام میں ساکن مابعد کی وجہ سے حرف مد وہاں ساقط ہوتا ہے جہاں اسکان اصلی اور لازمی ہو۔ فتدبر۔ ۱۲

Marfat.com

وَيُكَفِّرُ کو مدنی۔ حمزہؒ اور کسائیؒ نونِ عظمت اور را کے جزم سے وَنُكَفِّرْ
مکی۔ بصریؒ اور ابوبکرؒ نونِ عظمت اور را کے رفع سے وَنُكَفِّرُ اور شامیؒ و حفصؒ
یاءِ غیب اور را کے رفع سے پڑھتے ہیں۔ حمزہؒ وقفاً سَيِّئَاتِكُمْ میں بلا خلاف
اور فَلِاَ نْفُسِكُمْ میں بخلاف یاءِ مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ لَا تُظْلَمُوْنَ
میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔

يَحْسَبُهُمُ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ اور کسائیؒ (بلغتِ حجاز) سین کے کسرہ سے ...
يَحْسِبُهُمُ اور باقی (بلغتِ تمیم) فتح سے پڑھتے ہیں (امالہ) اَنْصَارٍ میں بصریؒ
و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل هُدٰىهُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔
۳۷ ع اور بِسِيْمٰهُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں ع
۵ سِرًّا۔ فَنَظِرَةٌ۔ اور خَيْرٌ میں ورشؒ کی ترقیق۔ عَلَيْهِمْ میں (دو جگہ) حمزہؒ
کے لئے ھا کا ضمہ۔ يَأْكُلُوْنَ۔ مُؤْمِنِيْنَ اور فَأْذَنُوْا میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال
كَفَّارٍ اَثِيْمٍ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور تحقیق کے ساتھ عدمِ سکتہ
اور خلفؒ کا سکتہ۔ الصَّلٰوةَ و لَا تَظْلِمُوْنَ اور لَا يُظْلَمُوْنَ میں ورشؒ کی تغلیظ
جلی ہے۔

فَاْذَنُوْا کو ابوبکرؒ اور حمزہؒ ہمزۂ قطعیہ مفتوحہ اس کے بعد الف کے اثبات اور
ذال کے کسرہ سے فَاٰذِنُوْا اور باقی ہمزۂ ساکنہ اور ذال کے فتح سے الف کے
بغیر پڑھتے ہیں۔

مَيْسُرَةٍ کو مدنی (بلغتِ حجاز) سین کے ضمہ سے مَيْسُرَةٍ اور باقی
(عرب کے مشہور لغت پر) فتح سے پڑھتے ہیں۔

ف شامیؒ عاصمؒ حمزہؒ۔ ۱۲ ط۔

Marfat.com

وَاَنْ تَصَدَّقُوْا کو حرمیؒ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ صاد کی تشدید سے تَصَّدَّقُوْا اور عاصمؒ صاد کی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔

تُرْجَعُوْنَ کو بصریؒ تا کے فتح اور جیم کے کسرہ سے تَرْجِعُوْنَ (معروف) اور باقی تا کے ضمہ اور جیم کے فتح سے (مجہول) پڑھتے ہیں (امالہ) وَالنَّهَارِ۔ النَّارِ اور كُفَّارٍ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ الرِّبٰوا میں (پانچ جگہ) حمزہؒ وکسائیؒ۔ جَآءَهٗ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ فَانْتَهٰى اور تُوَفّٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور مَيْسَرَةٍ میں کسائیؒ بخلاف امالہ کرتے ہیں۔.....

۳۸ ع ۶ (تنبیہ) الرِّبٰوا میں ہمارے طرق سے ازرق کے لئے صرف فتح ماخوذ ہے۔ع ورشؒ وسوسیؒ کے لئے وَلَا يَاْبَ میں (دو جگہ) الف سے اور الَّذِى اؤْتُمِنَ میں بحالت وصل یا[1] سے ابدال۔ شَيْـًٔا اور شَىْءٍ میں ورشؒ کا طول وتوسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ اور شَيْـًٔا میں وقفاً حمزہؒ کی نقل اور ادغام جلی ہیں۔ (تنبیہ) ہمارے طرق سے اَنْ يُّمِلَّ هُوَ کی ھا قالونؒ کے لئے بلاخلاف مضموم ہے اور یہی قیاس ہے۔ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ میں حرمیؒ۔ اور بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا یاءِ مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔

اَنْ تَضِلَّ کو حمزہؒ اِنْ شرطیہ مکسورہ سے اِنْ تَضِلَّ اور باقی اَنْ مصدریہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) چونکہ اِنْ شرطیہ مابعد سے متعلق ہوتا ہے لہٰذا حمزہؒ کے لئے مِنَ الشُّهَدَآءِ[2] پر وقف کر سکتے ہیں۔ اور اس حالت میں۔...

---

[1] اگرچہ ہمزہ بصورت واو مرسوم ہے۔ کسرہ کے بعد کسی اور حرف سے ابدال ہو ہی نہیں سکتا۔ اس کے خلاف چلنا جہالت ہے۔ لیکن اگر الَّذِى پر وقف کرکے اؤْتُمِنَ سے ابتداء کریں تو باجماع ہمزہ وصلیہ مضموم سے ابتداء ہوگی اور ہمزہ ساکنہ سب کے نزدیک وجوباً واو سے بدل جائیگا۔ اور اس میں ورشؒ کے لئے مد بدل جائز نہیں۔ کما ہو معلوم۔

ان کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں۔ باقی حضرات کے لئے وقف سائغ نہیں ہے۔
کیونکہ اَنْ مصدریہ ماقبل سے ربط رکھتا ہے۔

فَتُذَكِّرَ کو مکی اور بصری ذال کے اسکان۔ کاف کی تخفیف اور را کے نصب سے فَتُذْكِرَ حمزہ ذال کے فتح کاف کی تشدید اور را کے رفع سے فَتُذَكِّرُ اور باقی بھی اسی طرح مگر را کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ حمزہ اِنْ تَضِلَّ اِحْدٰهُمَا فَتُذَكِّرُ۔ مکی اور بصری اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰهُمَا فَتُذْكِرَ اور باقی اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰهُمَا فَتُذَكِّرَ پڑھتے ہیں۔ فَتُذَكِّرَ۔ صَغِيْرًا۔ اَوْ كَبِيْرًا۔ حَاضِرَةً اور تُدِيْرُوْنَهَا میں ورش کی ترقیق اور الْاُخْرٰى میں ورش کی نقل اور وقفاً حمزہ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں
الشُّهَدَآءُ اِذَا میں حرمی و بصری ہمزہ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور تسہیل کا لیا کرتے ہیں۔

تِجَارَةً حَاضِرَةً میں حرمی۔ بصری۔ شامی۔ حمزہ اور کسائی (کان تامہ مان کر) دونوں کو تا کے رفع سے تِجَارَةٌ حَاضِرَةٌ اور عاصم نصب سے پڑھتے ہیں۔

فَرِهٰنٌ کو مکی اور بصری را اور ہا دونوں کے ضمہ سے الف کے بغیر..... فَرُهُنٌ (جمع بروزن سُقُفٌ) اور باقی را کے کسرہ۔ ہا کے فتح اور اس کے بعد الف کے اثبات سے (جمع بروزن فِعَالٌ) پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے
فَلْيُؤَدِّ میں ورش واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں (امالہ) مُسَمًّى میں بشرط وقف اور وَاَدْنٰى میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل۔ اِحْدٰهُمَا میں (دو جگہ) حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل۔ الْاُخْرٰى میں بصری۔ حمزہ اور کسائی امالہ ورش تقلیل۔ مَقْبُوْضَةٌ (میں بخلاف) اور

۳۹ ع ۷

الشَّهَادَۃَ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں ع

فِی الْاَرْضِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔

فَیَغْفِرُ اور وَیُعَذِّبُ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ (یُحَاسِبْکُمْ پر عطف کرکے) ر اور با کی جزم سے فَیَغْفِرْ اور وَیُعَذِّبْ اور شامیؒ و عاصمؒ (بربناء استیناف) دونوں کو رفع سے پڑھتے ہیں۔ فَیَغْفِرْ لِّمَنْ اور وَاغْفِرْ لَنَا میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ اور وَیُعَذِّبْ مَّنْ میں مکیؒ بخلاف قالونؒ۔ بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ نتیجہ چار قراءتیں ہیں ۱۔ مکیؒ بوجہ ثانی اور دوریؒ دونوں بخلاف۔ قالونؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ راء ساکنہ کے اظہار اور با کے ادغام سے فَیَغْفِرْ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبْ مَّنْ۔ ۲۔ مکیؒ بوجہ اول اور ورشؒ دونوں کے اظہار سے فَیَغْفِرْ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبْ مَنْ ۳۔ دوریؒ بوجہ ثانی اور سوسیؒ دونوں کے ادغام سے فَیَغْفِرْ لِّمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبْ مَّنْ ۴۔ اور شامیؒ و عاصمؒ دونوں کے رفع سے پڑھتے ہیں۔۔۔

(تنبیہ) مکیؒ کے لئے ادغام خلاف طریقہ ہے مگر مشہور و صحیح ہے۔ یَشَآءُ میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی۔ شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط۔ خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ اور وَالْمُؤْمِنُوْنَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ ۵

وَکُتُبِهٖ کو حمزہؒ اور کسائیؒ کاف کے کسرہ۔ تا کے فتح اور اس کے بعد الف کے اثبات سے۔ وَکِتَابِهٖ (بتوحید) اور باقی دونوں کے ضمہ سے الف کے بغیر (بجمع) پڑھتے ہیں۔ (ک) الْمَصِیْرُ لَا۔ لَا تُؤَاخِذْنَا میں

۵ اور وقفاً حمزہؒ بھی شریک ہیں۔ ۱۲ ط

ورشؒ واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ اس میں مد بدل نہیں ہوتا۔ اَوْ اَخْطَاْنَا۔۔
میں ورشؒ نقل اور سوسیؒ (ہمزہ ساکنہ کا) ابدال اور حمزہؒ وقفاً ساکن منفصل پر نقل۔
اور تحقیق و عدم سکتہ اور خلفؒ سکتہ کے ساتھ ہمزہ ساکنہ کا ابدال کرتے ہیں۔ اِصْرًا
میں تفخیم پر اجماع ہے (امالہ) مَوْلٰنَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ و ورشؒ بخلاف تقلیل
اور الْکٰفِرِیْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ)
مَوْلٰی مفعل ہے فَعْلٰی نہیں اسمیں بصریؒ کے لئے امالہ کرنا خطاء ہے۔ ع ۸
اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی آٹھ ہیں ۱-۲ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ میں (دو جگہ)
حرمیؒ و بصریؒ ۳ عَھْدِیَ میں حرمیؒ۔ بصریؒ، شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ ۴ بَیْتِیَ میں
مدنیؒ، شامیؒ اور حفصؒ ۵ فَاذْکُرُوْنِیْٓ میں مکیؒ ۶ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ میں ورشؒ ۷
مِنِّیْٓ اِلَّا میں مدنیؒ و بصریؒ ۸ اور رَبِّیَ الَّذِیْ میں حرمیؒ بصریؒ شامیؒ۔ عاصمؒ اور
کسائیؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ اور زائدہ تین ۳ ہیں ۱-۲ الدَّاعِ یْ۔ اور۔۔۔۔
دَعَانِ یْ میں قالونؒ بخلاف اور ورشؒ۔ بصریؒ وصلاً ۳ اور وَاتَّقُوْنِ یْ میں بصریؒ
وصلاً اثبات کرتے ہیں۔ ادغام کبیر چوراسی ۸۴ (مثلین کے باون ۵۲۔ متقاربین کے
بتیس ۳۲) اور صغیر مختلف فیہ انیس ۱۹ ہیں۔

المرسوم۔ مختلف القرات کلمات کا رسم دوران فرش میں اوپر مذکور ہوا
انکے علاوہ الصّٰعِقَۃُ۔ تَشٰبَہَ۔ عٰھَدُوْا اور وَقٰتِلُوْھُمْ اجماعاً بحذفِ الف
مرسوم تھے اَوْلِیٰٓؤُھُمُ الطّٰغُوْتُ مصاحف عراق میں الف اور شکلِ ہمزہ
(یعنی واو) دونوں کے حذف سے (اَوْلِیٰٓھُمْ) اور حجازی و شامی مصاحف
میں حسبِ قاعدہ الف اور واو کے اثبات سے مرسوم تھا۔

Marfat.com

سورۂ آل عمران

باجماع مدنیہ ہے اور اس کی آیتیں سب کے نزدیک دو سو[۲۰۰] ہیں۔ مگر تفصیل میں سات جگہ اختلاف ہے ۱۔ الٓمٓ پر کوفی ۲۔ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ پر غیر کوفی ۳۔ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ پر غیر شامی ۴۔ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ پر کوفی ۵۔ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ پر بصری اور حمصی ۶۔ مِمَّا تُحِبُّوْنَ پر مکی مدنی اخیر اور دمشقی ۷۔ اور مَقَامُ اِبْرٰهِيْمَ پر مدنی اول اور شامی آیت ہے۔

وَاعْفُ عَنَّا سے الْقَيُّوْمُ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین ایک ہزار اکہتر[۱۰۷۱] ہیں۔ قالون مع مکی دو سو چار[۲۰۴]۔ دوری ایک سو چوالیس[۱۴۴]۔ ورش تین سو[۳۰۰] (بسم اللہ پر ۲۰۴)۔

۱؎ ۱۹۷ جگہ اجماع ہے اور ان اختلافی مقامات میں سے تمام اہل شمار تین تین جگہ آیت شمار کرتے ہیں۔ ۱۲

۲؎ ۱-۹ قالون کے لئے منفصل کے قصر الْكٰفِرِيْنَ (بفتح) اور الرَّحِيْمِ کے طول پر الٓمٓ کا وقفاً طول اور وصلاً قصر و طول۔ اور انمیں سے ہر ایک پر الْقَيُّوْمُ میں سکون واشمام سے طول اور روم بقصر ۱۰-۱۸ الرَّحِيْمِ کے روم اور پھر ۱۹-۲۷ وصل پر الٓمٓ کی اسی طرح وجوہ ثلثہ۔ اور انمیں سے ہر ایک پر الْقَيُّوْمُ میں وہی تینوں وجوہ۔ اب ۲۸-۵۴ الْكٰفِرِيْنَ۔ الرَّحِيْمِ اور الْقَيُّوْمُ کے توسط پر اور ۵۵-۸۱ پھر تینوں کے قصر پر یہی ۲۷-۲۷ وجوہ اس کے بعد ۸۲-۱۰۲ وصل کل پر الٓمٓ کی وجوہ ثلاثہ اور انمیں سے ہر ایک پر الْقَيُّوْمُ کی وجوہ سبعہ پڑھو۔ مکی مندرج ہوگئے۔ ۱-۹ دوری کے لئے ترک پر الْكٰفِرِيْنَ (بامالہ) کے طول بسکتہ پر الٓمٓ کی وجوہ ثلاثہ اور ان میں سے ہر ایک پر الْقَيُّوْمُ میں طول بسکون واشمام اور روم بقصر ۱۰-۱۸ پھر الْكٰفِرِيْنَ کے توسط پر ۱۹-۲۷ اور پھر قصر پر اسی طرح نو[۹] نو وجوہ ۲۸-۴۸ پھر وصل پر الٓمٓ کی وجوہ ثلاثہ اور انمیں سے ہر ایک پر الْقَيُّوْمُ کی وجوہ سبعہ پڑھو۔ اس کے بعد قالون کے لئے منفصل کے دو الفی مد پر اسی طرح ایک سو دو[۱۰۲] پڑھ کر۔ دوری کے لئے ترک پر وہ ہی اڑتالیس[۴۸] وجوہ پڑھو۔ اب ورش کے لئے پانچ الفی مد مَوْلٰىنَا کے فتح۔ الْكٰفِرِيْنَ کی تقلیل اور بسم اللہ پر قالون کے مانند ایک سو دو[۱۰۲] اور ترک پر دوری کی طرح اڑتالیس[۴۸] وجوہ۔ اور پھر دونوں کی تقلیل پر اسی طرح ایک سو پچاس[۱۵۰] وجوہ پڑھ کر حمزہ کے لئے مَوْلٰىنَا کے امالہ محضہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

Marfat.com

اور ترک پر ۹۶) حمزہؒ اکیس ۲۱ شامیؒ اڑتالیس ۴۸۔ ابو الحارثؒ، کسائیؒ کے دوریؒ اور عاصمؒ میں سے ہر ایک کے لئے ایک سو دو ۱۰۲ اور بصریؒ اڑتالیس ۴۸۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ۳ علماء اوقاف میں سے بعض اس پر وقف تام کہتے ہیں اور بعض کافی اور ہمارے اکثر شیوخ ساکن مابعد کی وجہ سے وصل کو مختار جانتے ہیں۔ اور اسم جلالہ کے لام کی تفخیم کی غرض سے میم ملفوظی کو فتح سے متحرک کرتے ہیں یہ امر منصوص ہے۔ اور اس حالت میں میم پر باعتبار اصل مد اور عارض کے لحاظ سے قصر دونوں جائز ہیں۔ امام ابو الحسنؒ کے نزدیک قصر اولیٰ ہے۔ اور بحالت وقف صرف مد ہوگا۔ قصر جائز نہیں۔ (ک) الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۔ شَيْءٌ میں ورشؒ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) الْكٰفِرِيْنَ کے فتح اور وصل پر الٓمّٓ کی وجوہ ثلاثہ اور ان میں سے ہر ایک پر الْقَيُّوْمُ کی وجوہ سبعہ پڑھو۔ اس کے بعد شامیؒ کے لئے تین الفی مد اور فتح سے دوریؒ کے مانند اڑتالیس ۴۸ وجوہ پھر ابو الحارثؒ کے لئے مَوْلٰىنَا کے امالہ محضہ سے قالونؒ کے مانند ایک سو دو ۱۰۲ وجوہ پھر کسائیؒ کے دوریؒ کے لئے دونوں کے امالہ سے بھی ایک سو دو ۱۰۲ وجوہ پڑھو۔ پھر عاصمؒ کے لیے چار الفی مد اور فتح سے بھی ایک سو دو ۱۰۲ وجوہ پڑھو۔ بصریؒ کے لئے وَاغْفِرْ لَنَا کے ادغام اور منفصل کے قصر پر دوریؒ کے مانند اڑتالیس ۴۸ وجوہ۔ اور پھر دوریؒ کے لئے دو الفی مد پر بھی اڑتالیس ۴۸ وجوہ پڑھو۔ اہل حزب یہاں ۳۵۹۸ وجوہ کہتے ہیں۔ جن میں سے اکثر بوجہ تصادم ناجائز ہیں لے صفحہ ہذا۔ بعض اہل اداء نے وصلاً برعایتِ جانبین توسط بھی بتایا ہے لیکن وہ ماخوذ نہیں۔ محققؒ کہتے ہیں " جہاں سبب مد میں تغیر ہو جائے وہاں توسط جائز نہیں ہوتا۔ اور جہاں سببِ قصر میں تغیر ہو جائے وہاں توسط جائز ہوتا ہے۔ یعنی جہاں مد اصلی ہو اور اس کے سبب میں عارضی طریقہ پر تغیر کریں وہاں عدمِ اعتدادِ عارض پر مد اور اعتدادِ عارض پر قصر ہوتا ہے۔ اور جہاں مد عارضی ہو وہاں قصر اصل ہے۔ اعتدادِ عارض پر مد کیا جاتا ہے جس کو بعض اہلِ اداء طول کہتے ہیں اور بعض توسط " مقصد یہ ہے کہ جو لوگ وقف میں توسط کہتے ہیں۔ وہ رعایتِ جانبین کرتے ہیں۔ اور یہ امر صرف وقف میں منقول ہے وصل میں رعایتِ جانبین کا کوئی قائل نہیں۔ پس یہاں توسط درست نہیں۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

Marfat.com

کا طول و توسط۔ اور وصلاً خلاّد کا بخلاف اور خلف کا سکتہ۔ فِي السَّمَآءِ اور يَشَآءُ
میں ہشام و حمزہ کی وجوہ خمسہ وقفی۔ يُصَوِّرُكُمْ میں ورش کی ترقیق۔ تَأْوِيلِهٖ اور
تَأْوِيلَهٗ میں ورش و سوسی کا ابدال و وقفاً حمزہ کی شرکت الْأَلْبَابِ میں ورش کی
نقل اور وقفاً حمزہ کی نقل و سکتہ جلی ہیں۔ (امالہ) التَّوْرٰىةَ میں بصری ابن ذکوان
اور کسائی امالہ قالون بخلاف اور ورش و حمزہ تقلیل[۵]۔ هُدًى میں بشرطِ وقف
اور لَا يَخْفٰى میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل لِلنَّاسِ اور النَّاسِ میں دوری
اور رَحْمَةً میں کسائی امالہ کرتے ہیں ع
شَيْـًٔا میں ورش کا طول و توسط۔ اور وقفاً حمزہ کی نقل و ادغام ظاہر ہیں
كَدَأْبِ اور رَأْيَ میں سوسی مدہ سے اور بِاٰيٰتِنَا میں حمزہ وقفاً یاء مفتوحہ سے بخلاف
ابدال کرتے ہیں۔
سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ کو حمزہ و کسائی یاء غیب سے سَيُغْلَبُوْنَ
وَيُحْشَرُوْنَ اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ وَبِئْسَ میں ورش و سوسی
کا ابدال كَافِرَةٌ۔ لَعِبْرَةً اور بَصِيْرٌ میں (دو جگہ) ورش کی ترقیق جلی ہے۔
يَرَوْنَهُمْ کو مدنی تاء خطاب سے تَرَوْنَهُمْ اور باقی یاء غیب سے
پڑھتے ہیں۔ يُؤَيِّدُ میں ورش واو مفتوحہ سے ابدال يَشَآءُ اِنَّ میں وصلاً...
حرمی اور بصری ہمزہ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور تسہیل کا لیا کرتے
ہیں۔ اور اگر پہلے کلمہ پر وقف کریں تو ہشام و حمزہ کی وجوہ خمسہ وقفی...
الْأَبْصَارِ۔ بِالْأَسْحَارِ اور الْإِسْلَامُ میں ورش کی نقل اور وقفاً حمزہ کی نقل
و سکتہ جلی ہیں۔ د ک، زُيِّنَ لِلنَّاسِ اور وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ۔ الْمَاٰبِ میں ورش

[۵] مکی ہشام عاصم فتح۔ ۱۲ط

کا مد بدل اور وقفاً حمزہؒ کی تسہیل جلی ہے۔ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُم کو بصریؒ بخلاف
اور قالونؒ ہمزتین کے درمیان ادخال الف اور ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل سے بصریؒ
بوجہ ثانی اور ورشؒ و مکیؒ صرف تسہیل سے اور ہشامؒ تحقیق کے ساتھ ادخال
اور عدم ادخال سے اور باقی بلا ادخال تحقیق سے پڑھتے ہیں۔ ورشؒ کی نقل اور
وصلاً خلفؒ کا بخلاف سکتہ جلی ہے۔ (تنبیہ) یہاں ہشامؒ سے تسہیل مروی
نہیں۔ ہمزۂ ثانیہ بصورت واو مرسوم ہے۔ اور اگر اس پر وقف کریں
(محل وقف نہیں ہے لہٰذا غیر اختیاری وقف ہو سکتا ہے) تو حمزہؒ کے لئے ہمزۂ
اوّل کی حرکت ساکن منفصل پر نقل۔ اور تحقیق کے ساتھ عدم سکتہ۔ اور خلفؒ کے
لئے سکتہ۔ اور ہمزۂ ثانیہ مضمومہ کی (جو متوسطہ بزائدہ ہے) تحقیق و تسہیل اور
ہمزۂ ثالثہ کی (جو متوسطہ بنفسہٖ مضمومہ بعد از کسرہ ہے) تسہیل کالواو اور ابدال
بیاء مضمومہ کی بنا پر یہاں دس[1] وجوہ وقفی صحیح ہیں ۱-۲ پہلے کی نقل پر دوسرے کی
تسہیل اور تیسرے کی تسہیل کالواو اور ابدال بیاء مضمومہ ۳-۴ پہلے کے سکتہ پر
دوسرے کی تسہیل اور تیسرے کی دونوں وجوہ ۵-۶ پہلے کے سکتہ پر دوسرے
کی تحقیق اور تیسرے کی دونوں وجوہ ۷-۸ پہلے کے عدمِ سکتہ پر دوسرے
کی تسہیل اور تیسرے کی دونوں وجوہ ۹-۱۰ پہلے کے عدمِ سکتہ پر دوسرے کی
تحقیق اور تیسرے کی دونوں وجوہ۔ ان کے علاوہ دو[2] وجوہ اور ہو
سکتی تھیں۔ یعنی پہلے کی نقل پر دوسرے کی
تحقیق اور تیسرے کی دونوں وجوہ۔ مگر یہ دونوں بوجہ تصادم

---

[1] جن میں سے وہ چار[4] جو سکتہ پر ہوتی ہیں خلفؒ کے ساتھ مخصوص اور باقی چھ[6] مشترک ہیں

غیر مستقیم[1] ہیں۔ کیونکہ پہلے کی تخفیف پر (جو کالمبتدئہ ہے) دوسرے کی (جو کالمتوسطہ ہے) تخفیف لازم ہے۔

وَرِضْوَانٌ کو ابوبکرؒ را کے ضمہ سے وَرُضْوَانٌ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ میں ادغام نہیں ہوتا۔ فَاغْفِرْلَنَا میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ

اِنَّ الدِّيْنَ کو کسائیؒ (اَنَّہٗ سے بدل یا عطف قرار دیکر) ہمزہ کے فتح سے اَنَّ الدِّيْنَ اور باقی (بر بناءِ استیناف) ہمزہ مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔ تنبیہ: الْعِلْمُ بَغْيًا میں اخفا ممنوع ہے۔ وَجْهِيَ کی یا کو مدنیؒ۔ شامیؒ اور حفصؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ی میں مدنیؒ اور بصریؒ وصلاً اثبات یا کرتے ہیں۔ ءَاَسْلَمْتُمْ کو ہشامؒ بخلاف اور قالونؒ و بصریؒ ادخال الف اور ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے۔ ہشامؒ بوجہ ثانی ادخال و تحقیق سے۔ ورشؒ و مکیؒ صرف تسہیل سے نیز ورشؒ اس کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔ اور وقفاً حمزہؒ بھی ہمزہ ثانیہ کی تسہیل بخلاف کرتے ہیں۔ (تنبیہ) ورشؒ کے لئے مدِّ بدل کی ہر وجہ پر ہمزہ کی تسہیل و ابدال کی دونوں وجوہ صحیح ہیں (امالہ) النَّارِ (دو جگہ) الْاَبْصَارِ اور بِالْاَسْحَارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ وَاُخْرٰی میں

---

[1] علامہ جعبریؒ وغیرہ شراح قصیدہ نے رجماً بالغیب اس کلمہ میں وجوہ وقفی ۲۷ بتائی ہیں۔ ۱۲ مندرجہ متن کے علاوہ ۱۵ یہ ہیں ۱تا۹ پہلے کی نقل تحقیق مع عدم سکتہ اور مع سکتہ میں سے ہر ایک پر دوسرے کی تحقیق۔ تسہیل اور ابدال بواو اور انمیں سے ہر ایک پر تیسرے کی تسہیل کالیا۔ ۱۰تا۱۵ پہلے کی نقل۔ عدم سکتہ اور سکتہ میں سے ہر ایک پر دوسرے کا ابدال بواو اور تیسرے کی تسہیل کالواو اور ابدال بیاء۔ لیکن چونکہ ثانیہ کا ابدال بواو خالص قراءت میں جائز نہیں اور ثالثہ کی تسہیل کالیا نہ عربیت میں جائز ہے اور نہ قراءت میں اسلئے یہ سب شاذ و ضعیف اور باطل و فاسد ہیں

بصری۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ الدُّنیا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل لِلنَّاسِ میں دوریؒ اور جَآءَھُمْ میں ابنِ ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ۱۰ ۲

النَّبِيّٖنَ کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ مکسورہ کے اثبات سے بمد متصل اور باقی یاء مشدّدہ سے ہمزہ کے بغیر پڑھتے ہیں۔ ورشؒ کا مدبدل جلی ہے۔

وَیَقْتُلُوْنَ الَّذِیْنَ کو حمزہؒ یا کے ضمہ۔ قاف کے فتح اس کے بعد الف کے اثبات اور تا کے کسرہ سے وَیُقٰتِلُوْنَ (از قتال) اور باقی یا کے فتح قاف کے اسکان۔ اور تا کے ضمہ سے الف کے بغیر (از قتل) پڑھتے ہیں۔ اکثر مصاحف میں بحذفِ الف مرسوم تھا یَاْمُرُوْنَ۔ تُؤْتِیْ۔ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ اور الْمُؤْمِنِیْنَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال۔ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور تحقیق کے ساتھ عدمِ سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ وَالْاٰخِرَةِ اور فِی الْاَرْضِ میں ورشؒ کی نقل اور مقدم الذکر میں مدبدل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ اور وَالْاٰخِرَةِ اور وَیُحَذِّرُکُمُ میں (دو جگہ) ورشؒ کی ترقیق جلی ہے (ک) لِیَحْکُمَ بَیْنَھُمْ۔ لَا یُظْلَمُوْنَ میں ورشؒ کی تغلیظ تَشَآءُ میں (دو جگہ) ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی۔ شَیْءٍ میں (تین جگہ) ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے۔

مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ...

Marfat.com

الْمَيِّتِ کو دونوں جگہ یاء ساکنہ مخففہ سے مِنَ الْمَيْتِ وَتُخْرِجُ الْمَيْتَ اور [1]
باقی یاء مشدّدہ مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ میں ابوالحارث
ادغام کرتے ہیں (ک) وَيَعْلَمُ مَا۔ سُوْٓءٍ کو ہشام و حمزہ وقفاً نقل و ادغام سے
بسکون و روم رَءُوْفٌ کو بصری ابوبکر حمزہ اور کسائی واو کے حذف سے رَءُوْفٌ
اور [2] باقی ہمزہ کے بعد واو ساکنہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) النَّاسِ
میں دوری الدُّنْيَا میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل۔
وَالْاٰخِرَةِ میں کسائی۔ يَتَوَلَّ اور تُقٰىةً میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف...
تقلیل النَّهَارِ اور الْكٰفِرِيْنَ میں بصری و دوری امالہ اور ورش تقلیل کرتے ہیں ع ع ۱۱
وَيَغْفِرْ لَكُمْ میں دوری بخلاف اور سوسی ادغام کرتے ہیں (تنبیہ)
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ میں ادغام کبیر ممنوع ہے۔ عِمْرَانَ اور مَرْيَمَ میں ہمارے طرق
کا تفخیم پر اتفاق ہے۔ مِنِّيْ اِنَّكَ۔ اور لِّيْٓ اٰيَةً کی یا کو مدنی اور بصری مفتوح
پڑھتے ہیں (ک) اَعْلَمُ بِمَا۔

بِمَا وَضَعَتْ کو شامی اور ابوبکر عین کے اسکان اور تا کے ضمہ سے
بِمَا وَضَعْتُ (بصیغہ متکلم) اور باقی عین کے فتح اور تا کے سکون سے
(بصیغہ مونث غائب) پڑھتے ہیں۔ كَالْاُنْثٰى اور وَالْاِبْكَارِ میں ورش کی نقل اور
وقفاً حمزہ کی نقل و سکتہ ظاہر ہیں وَاِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا کی یا کو مدنی مفتوح پڑھتے ہیں
وَكَفَّلَهَا کو حرمی بصری اور شامی فاء مفتوحہ مخففہ سے وَكَفَلَهَا
(فعل لازم) اور باقی فاء مشدّدہ سے (متعدی) پڑھتے ہیں۔
زَكَرِيَّا کو حرمی بصری اور شامی (تینوں جگہ) بوجہ فاعلیت الف کے

[1] مدنی حفص حمزہ و کسائی ۱۲ ط [2] حرمی شامی حفص ۱۲ ط

Marfat.com

بعد ہمزہ مرفوعہ کے اثبات سے بمد واجب زَکَرِیَّآءُ ابو بکرؒ بھی اسی طرح مگر پہلے موقعہ پر بربناء مفعولیت ہمزہ کے نصب سے زَکَرِیَّآءَ اور دوسرے دونوں کو حرمیانؒ وغیرہ کی طرح رفع سے۔ اور باقی[1] ہمزہ و مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ پہلے مقام میں تین[۳] قراءتیں ہیں ۱۔ حرمیؒ وغیرہ وَکَفَّلَهَا زَكَرِيَّآءُ ۲۔ ابو بکرؒ وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّآءَ ۳۔ حفصؒ وغیرہ بھی اسی طرح مگر ہمزہ کے بغیر۔۔۔ زَكَرِيَّآءُ میں ہشامؒ کی الدُّعَآءِ اور يَشَآءُ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی الْمِحْرَابَ۔ الْمِحْرَابِ۔ يُبَشِّرُكَ اور كَثِيرًا میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے (ک) قَالَ رَبِّ (تین جگہ[۳])

فَنَادَتْهُ کو حمزہؒ اور کسائیؒ دال کے بعد تا کی جگہ الف مبدلہ سے فَنَادٰىهُ (بصیغہ مذکر) اور باقی تاء تانیث ساکنہ سے (بصیغہ مؤنث) پڑھتے ہیں۔ وَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکانِ ھا بیّن ہے۔

فِی الْمِحْرَابِ اَنَّ اللّٰهَ کو شامیؒ اور حمزہؒ ہمزہ کے کسرہ سے اِنَّ اللّٰهَ اور باقی[۲] ہمزہ کے فتح سے پڑھتے ہیں۔

يُبَشِّرُكَ کو حمزہؒ اور کسائیؒ یاء تحتانیہ کے فتح۔ باء موحدہ کے اسکان اور شین مخففہ کے ضمہ سے يَبْشُرُكَ اور باقی یا کے ضمہ باء[جلد۱ ص۳۱۵] موحدہ کے فتح اور شین مشددہ کے کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ وَنَبِيًّا کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ کے اثبات سے بمد واجب۔ اور باقی یاء مشددہ منصوبہ سے ہمزہ اور مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ (ک) رَبَّكَ كَثِيرًا (امالہ) الْكٰفِرِينَ اور وَالْإِبْكَارِ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اصْطَفٰىكِ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ عِمْرَانَ

[1] یعنی حفصؒ حمزہؒ وکسائیؒ ۱۲ط۔ [2] حرمیؒ بصریؒ عاصمؒ کسائیؒ ۱۲ط۔

ہیں (دونوں جگہ) بخلاف وَرَالْمِحْرَابَ میں بخلاف اور فِی الْمِحْرَابِ میں بلاخلاف ابن ذکوان۔ اُنْثٰی
کَالْاُنْثٰی اور بِیَحْیٰی میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل اَنّٰی میں حمزہ وکسائی امالہ
ورش بخلاف اور دوری تقلیل۔ طَیِّبَۃً اور اٰیَۃً میں کسائی اور فَنَادٰہُ میں حمزہ وکسائی امالہ
کرتے ہیں۔ ع ۴ ۱۲

لَدَیْهِمْ میں (دونوں جگہ) حمزہ کیلئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ یُبَشِّرُكِ کو حمزہ وکسائی یاء
تحتانیہ کے فتح باءِ موحدہ کے اسکان اور شین مخففہ کے ضمہ سے یَبْشُرُكِ اور باقی یا کے
ضمہ۔ با کے فتح اور شین مشددہ کے کسرہ سے پڑھتے ہیں یُبَشِّرُكِ۔ وَالْاٰخِرَۃِ۔ طَآئِرًا۔
تَدَّخِرُوْنَ اور خَیْرٌ میں ورش کی ترقیق اور یَشَآءُ میں ہشام وحمزہ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں۔
مَا یَشَآءُ اِذَا میں حرمی اور بصری وصلاً ہمزۂ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور تسہیل کا نیا
کرتے ہیں (کذٰلک) یَقُوْلُ لَهٗ۔

کُنْ فَیَكُوْنُ کو شامی نون کے نصب سے فَیَكُوْنَ اور باقی رفع سے پڑھتے ہیں۔
وَیُعَلِّمُهُ الْکِتٰبَ کو مکی۔ بصری۔ شامی۔ حمزہ اور کسائی نون عظمت سے وَنُعَلِّمُهٗ
اور مدنی وعاصم یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں۔ وَالْاِنْجِیْلَ میں ورش کی نقل اور وقفاً حمزہ کی نقل و
سکتہ ظاہر ہیں۔ قَدْ جِئْتُكُمْ میں بصری۔ ہشام۔ حمزہ اور کسائی ادغام رسوسی اسمیں اور
وَجِئْتُكُمْ میں ابدال کرتے ہیں۔

اَنِّیْٓ اَخْلُقُ کو مدنی ہمزہ کے کسرہ سے اِنِّیْ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ اَنِّیْ
اَخْلُقُ کی یا کو حرمی اور بصری مفتوح پڑھتے ہیں۔ نتیجہ ظاہر ہے۔ کَهَیْئَۃِ میں

لہ کہ ہمزہ کے کسرہ پر یاءِ اضافت کا صرف فتح اور ہمزہ کے فتحہ پر یا کا فتح واسکان دونوں ہیں
یعنی مدنی کے لئے اِنِّیَ۔ حرمی کے لئے اَنِّیَ۔ شامی وکوفی کے لئے اَنِّیْ ہے۔ پس اِنِّیْ
بکسر ہمزہ مع سکون یا کسی کے لئے نہیں۔ ۱۲۔ طاہر عفی عنہ۔

Marfat.com

ورشؒ کا طول و توسط بین ہے۔
فَيَكُونُ طَيْرًا کو مدنیؒ طا کے بعد الف اور اس کے بعد ہمزہ مکسورہ کے اثبات سے بمد واجب یا کے بغیر طَائِرًا اور باقی طا کے بعد یاء ساکنہ سے الف۔ ہمزہ اور مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ تَأْكُلُونَ اور مُؤْمِنِينَ میں ورشؒ و

لہ وَرَسُولًا سے بِإِذْنِ اللّٰهِ تک پڑھنے کی ترتیب ۱؎ قالونؒ کو منفصل کے قصر میم کے صلہ اَنِّی ہمزہ کے کسرہ اور یا کے فتح سے اور طَيْرًا بالف سے ۲؎ مکیؒ کو اَنِّی بفتح ہمزہ یا کے فتح فِيهِ کے صلہ اور طَيْرًا بالیا سے ۳؎ قالونؒ کو اسی طرح بے صلہ سے ۴؎ دوریؒ کو قَدْ جِئْتُكُمْ کے ادغام مع تحقیق اَنِّی بفتح اور طَيْرًا سے ۵؎ سوسیؒ کو ادغام ابدال سے ۶؎ قالونؒ کو دو الفی مد اور صلہ سے اسی طرح ۷؎ اور پھر بے صلہ سے ۸؎ دوریؒ کو ادغام سے اسی طرح ۹؎ ہشامؒ کو تین الفی مد۔ ادغام اور اَنِّی بفتح ہمزہ اور اسکان یا سے، کسائی مندرج ہو گئے ۱۰؎ ابن ذکوانؒ کو اظہار سے ہشامؒ کی طرح ۱۱؎ عاصمؒ کو چار الفی مد سے ابن ذکوانؒ کے مانند ۱۲؎ حمزہؒ کو پانچ الفی مد اور ادغام سے ہشامؒ کی طرح ۱۳؎ ورشؒ علٰہ کو نقل۔ پانچ الفی مد۔ اظہار اِنِّی بکسر ہمزہ و فتح یا حرف لین کے توسط اور طَائِرًا بالف و بترقیق را سے ۱۴؎ پھر اسی طرح حرف لین علٰہ کے طول سے ۱۵؎ خلفؒ کو سکتہ سے حمزہؒ کی طرح پڑھو۔ ان میں سے ہر وجہ پر اسم جلالہ میں وجوہ اربعہ جائز ہیں واللہ اعلم ۔ ۱۲ منہ

علہ ورشؒ کی نقل کے مقابلہ میں خلفؒ کا سکتہ وقف سے زیادہ قریب ہے۔ ۱۲ ط۔
علہ اس موقع پر بدل و لین کے اجتماع والی چار وجوہ کی بابت حضرت اقدسؒ سے تسامح ہوا ہے۔ کیونکہ اس آیت میں بِاٰيَةٍ مد بدل ہے۔ اور ایسے مقامات میں بدل کے قصر و توسط پر لین میں صرف توسط اور بدل کے طول پر لین میں توسط و طول دونوں یعنی مجموعی طور پر کل چار وجوہ صحیح ہوتی ہیں۔ پس اب دو نمبرات زائد ہو کر کل نمبرات سترہ ہو جائیں گے اور ۱۲؎ کے بعد ترتیب یوں ہوگی۔ ۱۳-۱۴؎ ورشؒ کی نقل وغیرہ پر بدل کے قصر پھر توسط سے اور دونوں پر لین کے توسط سے ۱۵-۱۶؎ پھر اسی طرح مد بدل کے طول پر حرف لین کے توسط و طول دونوں سے ۱۷؎ خلف الخ۔ ۱۲ ط۔

Marfat.com

سوٰیٓ کا ابدال جلی ہے۔ بُیُوْتِکُمْ کو قالون، مکی شامی، ابوبکر، حمزہ اور کسائی با کے کسرہ سے اور باقی ضمہ سے[لہ] پڑھتے ہیں، وَاَطِیْعُوْنِ میں حمزہ (وقفاً) بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ (ک) فَاعْبُدُوْہُ ھٰذَا۔ صِرَاطٌ کو خلف اشمام بالزا سے۔ قنبل سین سے۔ اور باقی صاد خالص سے۔ اور اَنْصَارِیْٓ اِلَی کی یا کو مدنی مفتوح پڑھتے ہیں۔ (ک) الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ (امالہ) اصْطَفٰکِ۔ وَاصْطَفٰکِ اور قَضٰی میں حمزہ و کسائی امالہ۔ ورش بخلاف تقلیل۔ عِیْسَی (ابْنُ مَرْیَمَ) میں بشرطِ وقف الدُّنْیَا۔ الْمَوْتٰی۔ اور عِیْسٰی میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل۔ اَنّٰی میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف اور دوری تقلیل۔ وَالتَّوْرٰىةَ اور مِنَ التَّوْرٰىةِ میں بصری، ابن ذکوان اور کسائی امالہ، قالون بخلاف اور ورش و حمزہ تقلیل۔ اور اَنْصَارِیْٓ اِلَی میں کسائی کے دوری امالہ کرتے ہیں۔ ع ۵ ۱۳

وَمُطَھِّرُکَ۔ اور وَالْاٰخِرَۃِ میں ورش کی ترقیق جلی ہے۔ (ک) الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ۔ اور فَاَحْکُمُ بَیْنَکُمْ۔ وَالْاٰخِرَۃِ میں ورش کی نقل اور مدبدل اور وقفاً حمزہ کی نقل و سکتہ جلی ہیں۔ فَیُوَفِّیْھِمْ کو حرمی۔ بصری، شامی۔ ابوبکر، حمزہ اور کسائی نونِ عظمت سے فَنُوَفِّیْھِمْ اور حفص یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں (ک) قَالَ لَہٗ۔ (تنبیہ) یہاں کُنْ فَیَکُوْنُ ۝ اَلْحَقُّ میں نون کے رفع پر اجماع ہے۔ وَاَنْفُسَکُمْ میں حمزہ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔

لَھُوَ میں (دو جگہ) قالون۔ بصری اور کسائی کا سکونِ ہا جلی ہے (امالہ) یٰعِیْسٰٓی الدُّنْیَا اور عِیْسٰی میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل۔ الْقِیٰمَۃِ اور وَالْاٰخِرَۃِ میں کسائی۔ اور جَآءَکَ میں ابن ذکوان و حمزہ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۶ ۱۴

شَیْئًا میں ورش کا طول و توسط اور وصلاً خلاد کا بخلاف اور خلف کا سکتہ ظاہر ہے ھٰٓاَنْتُمْ کو قالون اور بصری ھا کے بعد الف کے اثبات اور ہمزہ کی

لہ ورش، بصری، حفص۔ ۱۲۔ط

تسہیل سے بمد و قصر (سوسی صرف بقصر) هَآنتُمْ ورشؒ الف کو ساقط کر کے ہمزہ کی تسہیل سے۔ اور نیز ہمزہ کو الف سے بدل کر بمد لازم هَانتُمْ۔ هَاَنتُمْ قنبلؒ الف کو ساقط کر کے تحقیق سے هَاَنتُمْ اور باقی الف کے اثبات اور ہمزہ محققہ سے پڑھتے ہیں۔[1] الف والوں کے لئے ھا پر حسب قاعدہ مد منفصل ہوتا ہے۔۔۔

[1] اکثر علماءِ فن نے ان قراءات کی توجیہ و تعبیر میں صفحات سیاہ کیئے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ "یہ ھا ہٰذا اور ھٰؤلآءِ کی ھا کے مانند ھائے تنبیہ ہے جو اَنتُم پر داخل ہوئی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ ھا ہمزۂ استفہام سے بدلی ہوئی ہو۔ کیونکہ بعض اہلِ عرب اکثر کلمات کے ہمزہ کو ھا سے بدل لیتے تھے۔ اَرَدتُّ کو ھَرَدتُّ اور اِیَّاكَ کو ھِیَّاكَ بولتے تھے" اور بعض کی رائے یہ ہے کہ "یہ ھا بزیؒ۔ ابن ذکوانؒ اور ائمہ کوفہؒ کے نزدیک ھائے تنبیہ۔ اور قنبلؒ و ورشؒ کے مذہب پر ہمزۂ استفہام سے مبدلہ۔ اور قالونؒ۔ بصریؒ اور ہشامؒ کی قراءت پر دونوں احتمال رکھتی ہے" متاخرین اہل فن قرآت بیان کرتے ہوئے ہر قراءت کو مع توجیہ بتاتے ہیں۔ جسکے سمجھنے سے اکثر طلباء قاصر ہوتے ہیں۔ اور اُن کے لیئے یہ موقعہ بیحد دشوار اور تضیع اوقات کا سبب بن جاتا ہے اور کوئی مفید نتیجہ نہیں نکلتا۔ حضرت محققؒ کہتے ہیں "یہ توجیہات عبث و لاطائل ہیں جن پر کوئی فائدہ مترتب نہیں ہوتا" سیدؒ کہتے ہیں "پہلی تقدیر پر تو اس کی توجیہ بے حد مشکل اور اصول سے متصادم ہے۔ تعجب ہے کہ ان لوگوں نے اس کلمہ کی قرآت کو ان توجیہات سے کیوں مقید کیا۔ اسمیں اور دوسری آیات میں کیا فرق ہے۔ اور اگر کوئی اس کے دشوار تر ہونے کا دعوٰی کرے تو تسلیم نہیں۔ کیونکہ متعدد آیتیں ایسی بلکہ اس سے زیادہ دشوار موجود ہیں۔ قراءت کا اعتماد ثبوت پر ہے توجیہ پر نہیں۔ اور بلا شبہ اس کلمہ کی تمام قراءتیں متواترہ ہیں جن کا قبول کرنا ہم پر واجب ہے خواہ ہم اُنکی توجیہ جانیں یا نہ جانیں" اسی وجہ سے ہم نے متن میں کوئی توجیہ بیان نہیں کی۔ اور اس کی قراءتیں سہل طریقہ پر بتائی ہیں تاکہ طلباء آسانی سے سمجھ سکیں۔

ان موشگافیوں کی وجہ یہ ہے کہ اس کلمہ میں ہمزہ مفردہ ہے پھر بھی بعض حضرات اس کی تسہیل اور بعض ابدال اور بعض مدہ کو ساقط کرتے ہیں۔ اور الف پڑھنے والے حسب قاعدہ مد بھی کرتے ہیں اور قصر بھی۔ پس احتمال اوّل پر (یعنی یہ ھا ھائے تنبیہ ہے) سوال وارد ہوتا ہے کہ "ھائے تنبیہ کے بعد اس کے علاوہ جس کلمہ میں ہمزہ آیا ہے تمام ائمہ اس کی تحقیق کیا کرتے ہیں یہاں تسہیل کی کیا وجہ ہے" یہ لوگ اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ "متوسطہ کی تسہیل مشہور لغت ہے اسی کی بنا پر یہاں تسہیل کی ہے تاکہ جمع بین اللغتین ہو جائے" اور دوسرے احتمال پر (یعنی

[2] بزیؒ شامیؒ عاصمؒ حمزہؒ و کسائیؒ ۱۲ ط۔

(باقی بر صفحہ آئندہ)

Marfat.com

النَّبِیّٖءُ کو مدنی یاءِ ساکنہ کے بعد ہمزہ مضمومہ کے اثبات سے۔ اور باقی یاءِ مشددہ مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔ اَلْمُؤْمِنِیْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے (امالہ) التَّوْرٰىةُ میں بصریؒ۔ ابن ذکوانؒ۔ اور کسائیؒ امالہ قالونؒ بخلاف اور ورشؒ وحمزہؒ تقلیل۔ اَوْلَى (النَّاسِ) میں بشرط وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور النَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ۷ ۱۵

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ھا ہمزۂ استفہام سے بدلی ہوئی ہے) یہ سوال وارد ہوتا ہے کہ "اہلِ تخفیف اس حالت میں ہمزہ ثانیہ کی تخفیف کیا کرتے ہیں یہاں ہمزتین میں کیوں تخفیف کی گئی ہے" یہ لوگ اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ "تخفیف میں مبالغہ کی غرض سے ایسا کیا گیا ہے"

واقف کارانِ فن کی اطلاع کی غرض سے ہم اس آیت کی قرآت مع توجیہات بیان کرتے ہیں اگرچہ مبتدی طلبا انکو اچھی طرح ضبط نہیں کر سکتے مگر ان کا علم ان کے لئے بھی فائدہ سے خالی نہیں۔ پس یاد رکھو کہ ھَآ اَنْتُمْ سے بِهٖ عِلْمٌ تک پڑھنے کی حالت میں ترتیب یہ ہے۔

۱-۲ قالونؒ کے لئے ھا کے قصر۔ ہمزہ کی تسہیل اور صلہ پر ھٰٓؤُلَآءِ کی ھا کا قصر اور مد اور لَآ کا صرف مد پڑھو (پہلی وجہ یا اس تقدیر پر ہے کہ ھا ہمزہ سے بدلی ہوئی اور الف فاصل ہے۔ یا اس تقدیر پر کہ ھا ھاءِ تنبیہ ہے اور قصر انفصال کی بنا پر ہے یا ہمزہ میں تغیر کی وجہ سے۔ اور دوسری وجہ بھی یا تو اسی تقدیر پر ہے کہ ھا مبدلہ ہے لہٰذا دونوں الگ الگ ابواب سے ہیں۔ یا اس تقدیر پر کہ ھا تنبیہ کی ہے اور قصر صرف تغیر کی بنا پر ہے) ۳-۴ قالونؒ کے لئے بے صلہ پر اسی طرح دو وجوہ پڑھو۔ بصریؒ مندرج ہو گئے ۵ قالونؒ کے لئے ھا کے مد۔ تسہیل ہمزہ اور صلہ پر لَا کا مد پڑھو۔ (یہ وجہ صرف اس تقدیر پر ہے کہ ھا تنبیہ کے لئے ہے تغیر کا اعتبار نہیں کیا گیا) اور ھا کے مد پر ھٰٓؤُلَآءِ کا قصر جائز نہیں ورنہ مغیرہ کا اعتبار اور محققہ کا عدم اعتبار لازم آئیگا ۶ قالونؒ کے لئے پھر اسی طرح بے صلہ پڑھو دوریؒ مندرج ہو گئے ۷-۸ ورشؒ کے لئے الف کے حذف پر تسہیل اور ابدال بمد لازم پڑھو (دونوں اس تقدیر پر کہ ھا مبدلہ از ہمزہ ہے) ۹ بزیؒ کے لئے اثبات الف پر تحقیق پڑھو (صرف اس تقدیر پر کہ ھا ھاءِ تنبیہ ہے) ۱۰ قنبلؒ کے لئے حذف الف پر تحقیق پڑھو (صرف اس تقدیر پر کہ ھا مبدلہ از ہمزہ ہے) ۱۱ ہشامؒ کے لئے مد کے ساتھ تحقیق پڑھو (اس تقدیر پر کہ ھا ھاءِ تنبیہ یا مبدلہ ہے) ابن ذکوانؒ وکسائیؒ درج ہو گئے پھر اسی طرح ۱۲ عاصمؒ کو ۱۳ اور پھر حمزہؒ کو پڑھو (ھا تنبیہ ہے) انمیں سے ہر وجہ پر عِلْمٌ میں وجوہ ثلاثہ جائز ہیں اور جو لوگ سب کے لئے مبدلہ کہتے ہیں ان کی رائے میں شامیؒ اور کوفیینؒ کے لئے بھی قصر جائز ہے اس کے [illegible] ۱۲

Marfat.com

اُخْرٰہ اور الْاٰخِرَۃِ میں ورشؒ کا مد بدل اور ترقیق اور دوسری میں نقل
اور خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا۔ یُؤْتٰی۔ یُؤْتِیْہِ۔ تَاْمَنْہُ
(دو جگہ) یُؤَدِّہٖ۔ وَلَا یَاْمُرَکُمْ اور اَیَاْمُرُکُمْ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال
جلی ہے۔

اَنْ یُّؤْتٰٓی کو مکیؒ باستفہام یعنی ہمزتین سے دوسرے ہمزہ کی تسہیل کرکے
ءَاَنْ یُّؤْتٰٓی اور باقی ایک ہمزہ محققہ سے بخبر پڑھتے ہیں۔ یَّشَآءُ میں (دونوں
جگہ) ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں۔ یُؤَدِّہٖ اور لَا یُؤَدِّہٖ میں ورشؒ
واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔

یُؤَدِّہٖ اور لَا یُؤَدِّہٖ کو بصریؒ۔ ابوبکرؒ اور حمزہؒ ھاء کنایہ کے اسکان
سے یُؤَدِّہْ اور لَا یُؤَدِّہْ ہشامؒ بخلاف اور قالونؒ اختلاس یعنی کسرہ
محض سے صلہ اور مد کے بغیر یُؤَدِّہِ اور لَا یُؤَدِّہِ اور باقی صلہ اور

لہ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ سے اِلَيْكَ تک ترتیب قراءت ۱ قالونؒ کو یُؤَدِّہٖ ھا کے کسرہ محض سے پڑھو ہشامؒ کی ایک وجہ ہوگئی ۲ ہشامؒ کو صلہ اور مد سے پڑھو۔ ابن ذکوانؒ اور ابوالحارثؒ درج ہوگئے ۳ حفصؒ کو صلہ کے مد سے اور ۴ ابوبکرؒ کو اسکانِ ھا سے پڑھو خلادؒ کی ایک وجہ درج ہوگئی ۵ خلادؒ کو نقل سے پڑھو ۶-۷ خلفؒ کے لئے عدم سکتہ پر ادغام کامل سے نقل۔ اور تحقیق کے ساتھ عدم سکتہ پڑھو ۸ دوریؒ امالہ اور ھا کے اسکان سے ۹ کسائیؒ کے دوریؒ کو صلہ سے ۱۰ مکیؒ کو تَاْمَنْہُ کے صلہ سے ۱۱ سوسیؒ کو ابدال اور ھا کے اسکان سے ۱۲ ورشؒ کو نقل۔ ابدال تقلیل اور صلہ سے پڑھ کر ۱۳-۱۴ خلفؒ کے لئے سکتہ پر نقل اور سکتہ پڑھو۔ ہر وجہ پر اِلَيْكَ میں وجوہ ثلاثہ جائز ہیں۔ واللہ اعلم۔ ۱۲ ع ۵ ورشؒ مکیؒ ابن ذکوانؒ حفصؒ کسائیؒ ۱۲ ط

لہ وَمِنْهُمْ سے قَآئِمًا تک ترتیب قراءت ۱ قالونؒ کو میم جمع کے صلہ اور لَا یُؤَدِّہٖ کی ھا کے کسرہ سے ۲ مکیؒ کو تَاْمَنْہُ وغیرہ کی ھا کے صلہ سے ۳ قالونؒ کو اسی طرح بے صلہ سے ۴ ہشامؒ کو قَآئِمًا کے مد سے ۵ پھر ہشامؒ کو لَا یُؤَدِّہٖ کے صلہ بمد سے پڑھو ابن ذکوانؒ اور ابوالحارثؒ درج ہوگئے ۶ حفصؒ کو صلہ بمد سے ۷ ابوبکرؒ کو اسکان سے ۸-۹ حمزہؒ کو قَآئِمًا میں مد و قصر اور تسہیل سے ۱۰ دوریؒ کو امالہ اور ھا کے اسکان سے ۱۱ کسائیؒ کے دوریؒ کو ھا کے صلہ بمد سے ۱۲ سوسیؒ کو ابدال۔ امالہ اور سکونِ ھا سے ۱۳ ورشؒ کو نقل۔ ابدال۔ تقلیل اور صلہ کے مد سے ۱۴-۱۵ خلفؒ کو سکتہ اور ھا کے اسکان سے بمد و قصر پڑھو۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

مد منفصل سے پڑھتے ہیں۔ یہی ہشامؒ کی دوسری وجہ ہے۔ یُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ میں وقفاً حمزہؒ کی نقل اور تحقیق کے ساتھ عدمِ سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ۔ قَآئِمًا میں وقفاً حمزہؒ کی مد و قصر کے ساتھ تسہیل اِلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ اور عَذَابٌ اَلِيْمٌ میں ورشؒ کیلئے نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور تحقیق کے ساتھ۔ عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے۔

لِتَحْسَبُوْهُ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ سین کے کسرہ سے اور باقی فتح سے۔ مدنیؒ وَالنُّبُوَّةَ کو واو ساکنہ مخففہ کے بعد اور وَالنَّبِيّٖنَ کو یاء ساکنہ مخففہ کے بعد ہمزہ کے اثبات سے بمد واجب۔ اور باقی پہلے کو واو مشددہ سے اور دوسرے کو یاء مشددہ سے ہمزہ و مد کے بغیر پڑھتے ہیں دوسرے میں ورشؒ کا مد بدل ظاہر ہے (ک) وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ۔ اور يَقُوْلَ لِلنَّاسِ۔

بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ کو حرمیؒ اور بصریؒ تا کے فتح۔ عین کے اسکان اور لام مخففہ کے فتح سے تَعْلَمُوْنَ اور باقی تا کے ضمہ۔ عین کے فتح اور لام مشددہ کے کسرہ سے پڑھتے ہیں۔

وَلَا يَاْمُرَكُمْ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ را کے رفع سے وَلَا

لہ مَا كَانَ لِبَشَرٍ سے اَرْبَابًا تک ترتیب قراءت ۱ قالونؒ کو وَالنُّبُوْٓءَةَ اور وَالنَّبِيْٓئِنَ میں ہمزہ اور مد سے میم جمع کے صلہ بقصر تَعْلَمُوْنَ میں بفتح تا عین کے اسکان و تخفیف سے وَلَا يَاْمُرُكُمْ میں رفع سے ۲ پھر صلہ کے مد سے اسی طرح ۳ پھر بے صلہ سے اسی طرح پڑھو ۴ مکیؒ کو وَالنُّبُوَّةَ اور وَالنَّبِيّٖنَ میں بغیر ہمزہ تَعْلَمُوْنَ بتخفیف وَلَا يَاْمُرُكُمْ میں برفع اور صلہ سے پڑھو ۵ شامیؒ کو میم جمع کے اسکان تُعَلِّمُوْنَ بتشدید اور وَلَا يَاْمُرَكُمْ میں نصب اور تین الفی مد سے پڑھکر ۶ عاصمؒ کو چار الفی مد سے ۷ اور خلادؒ کو پانچ الفی مد سے لوٹاؤ ۸ کسائیؒ کو وَلَا يَاْمُرُكُمْ برفع سے ۹-۱۰ دوریؒ کو لِلنَّاسِ میں کے امالہ تَعْلَمُوْنَ میں بتخفیف وَلَا يَاْمُرْكُمْ میں بسکون اور باختلاس

(باقی بر صفحہ آئندہ)

Marfat.com

یَاْمُرُکُمْ اور باقی نصب سے پڑھتے ہیں۔ لیکن بصریؒ عملاً اپنے قاعدہ کے مطابق
رفع والوں سے الگ ہو جاتے ہیں۔ یعنی وہ اس کلمہ اور اَیَاْمُرُکُمْ کو تخفیفاً را کے
اِسکان سے وَلَا یَاْمُرْکُمْ اور اَیَاْمُرْکُمْ۔ نیز دوریؒ دونوں کو ضمہ را کے اختلاس
سے اور باقی حرکت کاملہ سے پڑھتے ہیں (امالہ) النَّھَارِ۔ بِقِنْطَارٍ اور بِدِیْنَارٍ میں
بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ الْھُدٰی۔ ھُدَی (اللّٰہِ) میں بشرط وقف۔
یُؤْتٰی۔ بَلٰی۔ اَوْفٰی اور وَاتَّقٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور لِلنَّاسِ
میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

۸ ع ۱۶

النَّبِیّٖنَ اور وَالنَّبِیُّوْنَ کو مدنیؒ یاء ساکنہ مخففہ کے بعد ہمزہ کے
اثبات بمد واجب اور باقی یاء مشددہ سے ہمزہ اور مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔
دونوں میں ورشؒ کا مد بدل جلی ہے۔

لَمَا کو حمزہؒ لام کے کسرہ سے لِمَا اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔
اٰتَیْتُکُمْ کو مدنیؒ نونِ عظمت اور الف سے اٰتَیْنٰکُمْ اور باقی تاء متکلم
سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ لَتُؤْمِنُنَّ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے۔
ءَاَقْرَرْتُمْ کو ہشامؒ بخلاف اور قالونؒ و بصریؒ ادخال الف اور ہمزہ ثانیہ کی
تسہیل سے۔ ہشامؒ بوجہ ثانی ادخال و تحقیق سے۔ ورشؒ بوجہ اول اور مکیؒ صرف
اسکی تسہیل سے۔ نیز ورشؒ بوجہ ثانی اس کے ابدال سے بمد لازم۔ اور باقی ہمزتین
کی تحقیق سے بلا ادخال پڑھتے ہیں۔ وَاَخَذْتُمْ میں مدنیؒ۔ بصریؒ شامیؒ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ۱۱ سوسیؒ کو ابدال اور ادغام کبیر لِلنَّاسِ کے فتح سے اور را کے اسکان سے ۱۲ خلفؒ کو عدم سکتہ پہ ادغام کامل سے خلادؒ کے مانند ۱۳-۱۵ ورشؒ کو نقل و ابدال تخفیف رفع پانچ الفی مد اور مد بدل کی وجوہ ثلاثہ سے ۱۶ خلفؒ کو سکتہ اور ادغام کامل سے پڑھو واللہ اعلم ۱۲

ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ میں بحالتِ وقف
حمزہؒ کے لئے نقل نہیں ہوگی۔ کیونکہ میم جمع پر نقل جائز نہیں۔ وصل کی طرح خلفؒ
بخلاف سکتہ سے اور خلادؒ عدمِ سکتہ سے وقف کریں گے۔ تنبیہ بَعْدَ ذٰلِكَ
میں ادغام نہیں ہوتا۔ اَفَغَیْرَ۔ غَیْرَ اور الْاٰخِرَةِ میں ورشؒ کی ترقیق۔ اور تیسرے
کلمہ میں نقل و مد بدل جلی ہیں۔

یَبْغُوْنَ کو حرمیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ تاءِ خطاب سے تَبْغُوْنَ
اور بصریؒ و حفصؒ یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں۔ (ک) اَسْلَمَ مَنْ

یُرْجَعُوْنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ تاءِ خطاب سے
تُرْجَعُوْنَ اور حفصؒ یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں۔ یعنی حفصؒ دونوں کو بغیب۔ بصریؒ
پہلے کو بغیب اور دوسرے کو بخطاب اور باقی دونوں کو بخطاب پڑھتے ہیں (ک)
وَنَحْنُ لَهٗ۔ اور یَبْتَغِ غَیْرَ میں بخلاف۔ وَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا
اسکانِ ھا اور عَلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے (ک) مِنْ بَعْدِ
ذٰلِكَ۔ وَاَصْلَحُوْا میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔ (تنبیہ) تیسیر و شاطبیہ
اور اُن کے طُرق کی رُو سے اور بمذہب ازرق مِلْءُ میں نقل نہیں ہوسکتی (امالہ)
جَآءَكُمْ اور وَجَآءَهُمْ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ تَوَلّٰی اور افْتَدٰی میں حمزہؒ و
کسائیؒ امالہ و ورشؒ بخلاف تقلیل۔ مُوْسٰی اور عِیْسٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ... ۹
ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور وَالنَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں ع ع ۱۷
الْبِرَّ میں ورشؒ کی ترقیق شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا
بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔ اَنْ تُنَزِّلَ کو مکیؒ اور بصریؒ نون کے اسکان

Marfat.com

اور زا کی تخفیف سے اَنْ تُنْزَلَ۔ اور باقی نون کے فتح اور زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ فَأْتُوا میں ورش و سوسی کا ابدال ظاہر ہے۔ (تنبیہ) الْكَذِبَ مِنْ میں ادغام نہیں ہوتا (ک)۔ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

حِجُّ الْبَيْتِ کو حرمی۔ بصری۔ شامی اور ابو بکر (بلغت حجاز وغیرہ) حا کے فتح سے حَجُّ الْبَيْتِ اور باقی (بلغت نجد) کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ شُهَدَاءُ میں ہشام و حمزہ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں صِرَاطٍ کو خلف اشمام بالزاء کرکے قنبل سین سے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ)… التَّوْرٰىةُ اور بِالتَّوْرٰىةِ میں بصری۔ ابن ذکوان اور کسائی امالہ قالون بخلاف اور ورش و حمزہ تقلیل۔ افْتَرٰى میں بصری حمزہ اور کسائی امالہ ورش تقلیل لِلنَّاسِ اور النَّاسِ میں دوری۔ وَهُدًى میں بشرط وقف اور تَتْلٰى میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل اور كٰفِرِيْنَ میں بصری و دوری امالہ اور ورش تقلیل کرتے ہیں۔ ع

وَلَا تَفَرَّقُوْا کو بزی وصلاً تاء مشددہ سے بمد لازم اور باقی تاء مخففہ سے مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ وَيَأْمُرُوْنَ میں ورش و سوسی کا ابدال جلی ہے (ک)… الْعَذَابَ بِمَا۔ اور رَحْمَةِ اللّٰهِ هُمْ۔ اور يُرِيْدُ ظُلْمًا۔ (تنبیہ) وُجُوْهُهُمْ۔ میں ادغام نہیں ہوسکتا۔ فِي الْأَرْضِ۔ اور الْأُمُوْرُ میں ورش کی نقل۔ اور وقفاً حمزہ کی نقل و سکتہ جلی ہیں۔

تُرْجَعُ الْأُمُوْرُ کو شامی۔ حمزہ اور کسائی تا کے فتح اور جیم کے کسرہ سے تَرْجِعُ (معروف) اور باقی[۵] تا کے ضمہ اور جیم کے فتح سے (مجہول)

۵ حرمی بصری عاصم ۱۲ اط۔

پڑھتے ہیں۔ (امالہ) تُقٰتِہٖ میں کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ النَّارِ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اور جَآءَهُمُ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ (تنبیہ) شَفَا واوی ہے اسمیں امالہ نہیں ہوتا۔ ع

خَيْرٍ۔ خَيْرًا۔ الْخَيْرٰتِ۔ صِرٌّ۔ اور تَصْبِرُوْا میں ورشؒ کی ترقیق تَأْمُرُوْنَ۔ وَتُؤْمِنُوْنَ (دو جگہ) الْمُؤْمِنُوْنَ۔ يُؤْمِنُوْنَ۔ وَيَأْمُرُوْنَ اور لَا يَأْلُوْنَكُمْ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ۔ اور عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ میں بصریؒ کیلئے ھا اور میم دونوں کا کسرہ۔ حمزہؒ وکسائیؒ کے لئے دونوں کا ضمہ۔ اور باقی کے واسطے ھا کا کسرہ اور میم کا ضمہ ظاہر ہے (ک) الْمَسْكَنَةُ ذٰلِكَ۔ الْاَنْبِيَآءَ کو مدنیؒ با کے بعد ہمزہ مفتوحہ سے۔ اور باقی یاء تحتانیہ مخففہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ سَوَآءً میں حمزہؒ وقفاً مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔

وَمَا يَفْعَلُوْا اور فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ دونوں افعال کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔[ا]

[ا] بصریؒ کے لئے علامہ دانیؒ اور علامہ شاطبیؒ نے انکو بخطاب بیان کیا ہے اور ہمارے یہاں اسی طرح ماخوذ ہے۔ لیکن بصریؒ سے بغیب بھی صحیح ہے۔ چنانچہ نہروانیؒ اور بکر بن شاذان زیدؒ سے۔ وہ ابن فرحؒ سے وہ دوریؒ سے۔ اور عبدالوارثؒ وعباسؒ خود امام ابوعمروؒ سے۔ اور نقاشؒ بذریعہ ابوالحارثؒ سوسیؒ سے بغیب روایت کرتے ہیں۔ مہدویؒ نے امام ابن مجاہدؒ اور ابوالزعراءؒ کے طریقہ سے دوریؒ سے خطاب وغیب میں تخییر روایت کی ہے۔ اور یہی یزیدیؒ کے اکثر تلامذہ کا مقولہ ہے۔ اور وہ امام ابوعمروؒ سے نصًّا روایت کرتے ہیں کہ آپ فرماتے تھے "میں اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ میں نے اس کو بالتا پڑھا ہے یا بالیاء"۔ مگر ابوحمدونؒ اور ابوعبدالرحمٰنؒ کہتے ہیں کہ "امام ابوعمروؒ تا کو مختار سمجھتے تھے"۔ محققؒ کہتے ہیں "مشرقی اور مغربی طریقوں کی رُو سے ابوعمروؒ کے لئے دونوں وجوہ صحیح ہیں۔ اور ہم نے دونوں ذرائع سے دونوں وجوہ پڑھی ہیں۔ مگر خطاب اکثر اور زیادہ مشہور ...... اور جمہور کا مسلک ہے"۔ واللہ اعلم۔ ۱۲ ع[۵] حرمیؒ شامیؒ عاصمؒ۔ ۱۲ ط۔

شامیؒ۔ اور ابو بکرؒ تاءِ خطاب سے **وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ تُكْفَرُوْهُ** اور باقی یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں۔ شَيْئًا میں (دونو جگہ) ورشؒ کا طول و توسط اور وقفاً حمزہؒ کی نقل وادغام ظاہر ہیں (ک) کَمَثَلِ رِيْحٍ۔ ظَلَمُوْا اور وَمَا ظَلَمَهُمْ۔ میں ورشؒ کی تغلیظ۔ فَاَهْلَكَتْهُ میں وقفاً حمزہؒ کی بخلاف تسہیل اور مِنْ اَفْوَاهِهِمْ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور تحقیق کے ساتھ عدمِ سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ بیّن ہے۔

هَاَنْتُمْ کو قالونؒ اور بصریؒ ھا کے بعد الف کے اثبات اور ہمزہ کی تسہیل سے بمد و قصر (سوسیؒ صرف بقصر) ورشؒ الف کے بغیر تسہیل سے۔ نیز ابدال سے بمد لازم۔ قنبلؒ الف کے بغیر ہمزہ محققہ سے۔ اور باقی الف کے اثبات اور ہمزہ محققہ سے پڑھتے ہیں۔ تَسُؤْهُمْ ابدال سے مستثنیٰ ہے البتہ وقفاً حمزہؒ ابدال کرتے ہیں۔

لَا يَضِرْكُمْ[1] کو حرمیؒ اور بصریؒ (جوابِ شرط ہونے کی بنا پر) ضاد کے کسرہ اور راءِ مخففہ کے جزم سے **لَا يَضُرُّكُمْ** اور باقی ضاد اور راءِ مشدّدہ دونو کے ضمہ[2] سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) لِلنَّاسِ اور النَّاسِ میں دوریؒ۔ اَذًى میں وقفاً حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الْمَسْكَنَةُ میں کسائیؒ۔ وَيُسَارِعُوْنَ میں کسائیؒ کے دوریؒ۔ النَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اور الدُّنْيَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۱۲ ۲

ل يَضُرُّ اصل میں يَضْرُرُ تھا تخفیفاً را کا ضمہ صاد پر نقل کر کے را کا را میں ادغام کر دیا۔ اور يَضِرْ اصل میں يَضْيِرُ تھا یا کا کسرہ ضاد پر نقل کر کے یا کو اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے حذف کر دیا۔ ۱۲

[1] بزیؒ شامیؒ عاصمؒ حمزہؒ و کسائیؒ ۱۲ ط۔ [2] اور اس قراءۃ پر را کا ضمہ بمناسبتِ ضمۂ ضاد ہے ۱۲ ط۔

الْمُؤْمِنِيْنَ۔ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اور وَيَاتُوْكُمْ میں ورشؒ وسوسیؒ
کا ابدال جلی ہے۔ اِذْ تَقُوْلُ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔
(ک) تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ۔
مُنْزَلِيْنَ کو شامیؒ نون کے فتح اور زا کی تشدید سے مُنَزَّلِيْنَ اور
باقی نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ اور زا کے فتح پر اجماع
ہے۔ تَصْبِرُوْا۔ اور يَغْفِرُ میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے۔
مُسَوِّمِيْنَ کو مدنیؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ واو کے فتح سے مُسَوَّمِيْنَ
(اسم مفعول) اور باقی[1] کسرہ سے (اسم فاعل) پڑھتے ہیں۔ خَآئِبِيْنَ میں حمزہؒ
وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ شَيْءٌ میں ورشؒ کا طول و توسط۔
اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لیئے ھا کا
ضمہ اور فِى الْاَرْضِ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل و سکتہ جلی ہیں۔ (ک)
يَغْفِرُ لِمَنْ اور وَيُعَذِّبُ مَنْ۔ يَّشَآءُ میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر
ہیں۔ (امالہ) اَذِلَّةٌ میں کسائیؒ۔ بَلٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ و ورشؒ بخلاف تقلیل۔
اور بُشْرٰى میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۱۳/۴
لَا تَاْكُلُوا اور مُؤْمِنِيْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال اور وقفاً حمزہؒ کی
شرکت جلی ہے۔
مُضٰعَفَةً کو مکیؒ اور شامیؒ الف کو ساقط کر کے عین مشددہ سے
مُضَعَّفَةً اور باقی[2] الف کے اثبات اور عین مخففہ سے پڑھتے ہیں، رسماً
حذف و اثباتِ الف میں اختلاف تھا۔ (ک) وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ

[1] مکیؒ۔ بصریؒ۔ عاصمؒ۔ ۱۲ط [2] مدنیؒ۔ بصریؒ۔ کوفیؒ۔ ۱۲ط

Marfat.com

وَسَارِعُوْٓا کو مدنی اور شامی (بربناء استیناف) واو عاطفہ کے حذف سے سَارِعُوْٓا اور باقی (وَاَطِیْعُوْا پر عطف کرکے) واو عاطفہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ امام اور مدنی و شامی مصاحف میں واو کے بغیر اور دیگر مصاحف میں بواو مرسوم تھا۔ ورشؒ کے لئے مَغْفِرَةٍ یَغْفِرُ۔ وَلَمْ یُصِرُّوْا۔ مَغْفِرَةٌ اور فَسِیْرُوْا میں ترقیق۔ اور ظَلَمُوْٓا میں تغلیظ ظاہر ہے۔

قَرْحٌ کو (دونوں جگہ) ابوبکرؒ حمزہؒ اور کسائیؒ قاف کے ضمہ سے قُرْحٌ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ شُهَدَآءَ میں وقفاً ہشامؒ وحمزہؒ کیلئے ابدال کی وجوہ ثلاثہ جلی ہیں۔ چونکہ یہاں رَوم جائز نہیں اسلئے تسہیل کی دونوں وجوہ نہیں پڑھ سکتے۔ کُنْتُمْ تَّمَنَّوْنَ کو بزیؒ وصلاً صِلہ کے باوجود بخلاف تاء مشدّدہ سے پڑھتے ہیں۔ تشدید ضعیف اور خلاف طریقہ، تخفیف قوی اور مطابق طریقہ ہے۔ (امالہ) الرِّبٰوٓا میں حمزہؒ اور کسائیؒ، مُضٰعَفَةً میں کسائیؒ۔ لِلْکٰفِرِیْنَ اور اَلْکٰفِرِیْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ و ورشؒ تقلیل۔ وَسَارِعُوْٓا میں کسائیؒ کے دوریؒ۔ النَّاسِ (میں ۲ دو جگہ) اور لِلنَّاسِ میں دوریؒ۔ اور وَهُدًى میں بشرطِ وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

سَیِّئًا میں ورشؒ کا طول و توسط۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل و ادغام جلی ہیں۔ مُّؤَجَّلًا میں ورشؒ اور وقفاً حمزہؒ واو مفتوحہ سے ابدال اور یُّرِدْ ثَوَابَ میں (دو ۲ جگہ) بصریؒ۔ شامیؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

ع ۵ ۱۴

...... نُؤْتِهٖ میں (دو جگہ) ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔

نُؤْتِهٖ کو (دونوں جگہ) بصریؒ۔ ابوبکرؒ اور حمزہؒ ھا کے اسکان سے نُؤْتِهْ ہشامؒ بخلاف اور قالونؒ ھا کے کسرۂ محض سے نُؤْتِهِ اور باقی صلہ سے پڑھتے ہیں۔ یہی ہشامؒ کی دوسری وجہ ہے۔ ورشؒ کیلئے الْاٰخِرَةِ میں (دونوں جگہ) نقل، مدّبدل اور ترقیق۔ اور وَاسْرَافَنَا میں ترقیق جلی ہے۔

وَكَاَيِّنْ کو مکیؒ کاف کے بعد الف کے اثبات اور اس کے بعد ہمزہ مکسورہ سے یا کے بغیر وَكَآئِنْ اور باقی کاف کے بعد ہمزہ مفتوحہ اور اس کے بعد یاءِ مشدّدہ مکسورہ سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ اس کلمہ میں تنوین (باجماعِ مصاحف) بشکل نون مرسوم تھی مِنْ نَّبِيٍّ کو مدنیؒ یاءِ ساکنہ کے بعد ہمزہ سے بمد واجب۔ اور باقی یاءِ مشدّدہ سے۔ ہمزہ اور مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔

قٰتَلَ مَعَهٗ کو حرمیؒ اور بصریؒ قاف کے ضمہ۔ اور تا کے کسرہ سے الف کے بغیر قُتِلَ (ماضی مجہول از قتل) اور باقی قاف کے فتح اس کے بعد الف کے اثبات اور تا کے فتح سے (ماضی معروف از قتال) پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ اغْفِرْ لَنَا میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔ الْاٰخِرَةِ میں وقفاً حمزہؒ کی نقل وسکتہ جلی ہیں۔ (امالہ) الدُّنْيَا میں (دو جگہ) حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ الْكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ

ے ورشؒ۔ مکیؒ۔ ابن ذکوانؒ۔ حفصؒ۔ کسائیؒ۔ ۱۲ط ۲ے شامیؒ۔ عاصمؒ۔ حمزہؒ۔ کسائیؒ۔ ۱۲ط

تقلیل۔ فَاٰتٰهُمُ میں حمزہ و کسائی امالہ اور ورش بخلاف تقلیل۔ اور ع ۱۵
الْاٰخِرَةِ میں کسائی امالہ کرتے ہیں۔ ع ۶
وَهُوَ میں قالون۔ بصری اور کسائی کا اسکان ھا۔ اور خَیْرُ۔ الْاٰخِرَةِ
خَیْرٌ اور غَیْرٌ میں ورش کی ترقیق جلی ہے۔
الرُّعْبَ کو شامی اور کسائی عین کے ضمہ سے الرُّعُبَ اور باقی
اسکان سے پڑھتے ہیں (ک) الرُّعْبَ بِمَا۔ لَمْ یُنَزِّلْ کو مکی اور بصری
نون کے سکون اور زا کی تخفیف سے لَمْ یُنْزِلْ۔ اور باقی نون کے فتح اور
زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ وَمَاْوٰىهُمُ میں سوسی کا اور وَبِئْسَ اور الْمُؤْمِنِیْنَ میں
ورش و سوسی کا ابدال جلی ہے۔ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ۔ اور اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ
اور اِذْ تُصْعِدُوْنَ میں بصری۔ ہشام۔ حمزہ اور کسائی ادغام کرتے ہیں
(ک) صَدَقَكُمُ۔ بِاِذْنِهٖ میں وقفاً حمزہ کی بخلاف تسہیل۔ اور الْاٰخِرَةَ
میں ورش کی نقل و مد بدل (اور ترقیق) اور وقفاً حمزہ کی نقل و سکتہ
جلی ہیں (ک) الْاٰخِرَةَ ثُمَّ
یَغْشٰى کو حمزہ اور کسائی تاء تانیث سے تَغْشٰى اور باقی یاء
تذکیر سے پڑھتے ہیں۔ شَیْءٍ اور شَیْءٌ میں ورش کا طول و توسط اور
وصلاً خلاد کا بخلاف اور خلف کا سکتہ اور وقفاً ہشام و حمزہ کی نقل و ادغام
(اول میں بسکون و روم اور ثانی میں بسکون و روم و اشمام) جلی ہیں۔
كُلَّهٗ (لِلّٰهِ) کو بصری (مبتدا مان کر) لام کے رفع سے كُلُّهٗ
اور باقی نصب سے۔ بُیُوْتِكُمْ کو قالون۔ مکی، شامی، ابوبکر، حمزہ اور

ف الْمُؤْمِنِیْنَ میں وقفاً حمزہ کی شرکت نہیں ہے۔ ۱۲ ط

Marfat.com

کسائیؒ باء موحدہ کے کسرہ سے اور باقی ضمہ سے اور عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ کو بصریؒ
ھا اور میم دونوں کے کسرہ سے۔ حمزہؒ اور کسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور
باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں (امالہ) مَوْلٰىكُمْ۔ وَمَاْوٰىهُمُ
اور مَثْوٰى (الظّٰلِمِيْنَ) میں بشرطِ وقف تَخْشٰى اور اَلتَّقٰى (اَجْمَعُوْا)
میں بشرطِ وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اَرٰىكُمْ اور اُخْرٰىكُمْ
میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔

الدُّنْيَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل.....
الْاٰخِرَةِ اور الْجَاهِلِيَّةِ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ تنبیہ عَفَا واوی ہے
اُس میں امالہ نہیں ہوتا۔ اور مَثْوٰى۔ مَوْلٰى اور مَاْوٰى مفعل ہیں انمیں
بصریؒ کے لیے تقلیل نہیں ہے۔ ع ۱۶

بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ کو مکیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یاء غیب سے.....
يَعْمَلُوْنَ اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔

مُتُّمْ کو (دونوں جگہ) مدنیؒ حمزہؒ اور کسائیؒ میم کے کسرہ سے مِتُّمْ
اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ تنبیہ حفصؒ نے انہیں دونوں جگہ ضمہ
پڑھا ہے۔ ان کے علاوہ ہر جگہ کسرہ والوں کے ساتھ ہیں لَمَغْفِرَةٌ وَ
خَيْرٌ۔ بَصِيْرٌ۔ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ اور يَسْتَبْشِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق
بیّن ہے۔

مِمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ.....
اور کسائیؒ تاء خطاب سے تَجْمَعُوْنَ ۝ اور حفصؒ یاء غیب سے پڑھتے

۱؎ مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ عاصمؒ۔ ۱۲ ط ۲؎ مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ عاصمؒ۔ ۱۲ ط

ہیں ۔ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں ۔
فِي الْاَمْرِ ۔ اور لِلْاِيْمَانِ میں ورشؒ کی نقل وغیرہ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل وسکتہ ظاہر ہیں ۔ يَنْصُرْكُمُ مِّنْۢ بَعْدِهٖ کو بصریؒ را کے اسکان سے ... يَنْصُرْكُمْ ۔ نیز دوریؒ ضمۂ را کے اختلاس سے اور باقی ضمۂ کاملہ سے پڑھتے ہیں ۔ (تنبیہ) اسی آیت کے پہلے کلمہ اِنْ يَّنْصُرْكُمْ کی را حرفِ شرط کی وجہ سے باجماع مجزوم ہے ۔ الْمُؤْمِنُوْنَ ۔ يَاْتِ وَبِئْسَ اور الْمُؤْمِنِيْنَ میں (تین جگہ) ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے ۔ لِنَبِيٍّ کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ کے اثبات سے بمد واجب اور باقی یاء مشددہ سے ہمزہ ومد کے بغیر پڑھتے ہیں ۔
اَنْ يَّغُلَّ کو مدنیؒ شامیؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یا کے ضمہ اور غین کے فتح سے اَنْ يُّغَلَّ (مجہول) اور باقی یا کے فتح اور غین کے ضمہ سے معروف پڑھتے ہیں ۔ (ک) الْقِيٰمَةِ ثُمَّ ۔ لَا يُظْلَمُوْنَ میں ورشؒ کی تغلیظ بیّن ہے ۔ رِضْوَانَ اللّٰهِ کو ابوبکرؒ را کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں ۔ وَمَاْوٰىهُ میں سوسیؒ کا ابدال عَلَيْهِمْ میں (دونوں جگہ) حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے (ک) مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ۔ شَيْءٍ میں ورشؒ کا طول وتوسط ۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے ۔ (ک) الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۔ وَقِيْلَ میں ہشامؒ وکسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں ۔ (ک) وَقِيْلَ لَهُمْ اور اَعْلَمُ بِمَا ۔
مَا قُتِلُوْا کو ہشامؒ تا کی تشدید سے قُتِّلُوْا اور باقی تخفیف

لہ مَا قُتِلُوْا ۔ کو داجونیؒ بجمیع طرق بلا خلاف (باقی برصفحہ آئندہ)

سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) اس رکوع کے شروع میں مَامَاتُوْا وَمَاقُتِلُوْا
میں تا کی تخفیف پر ناقلین کا اجماع ہے۔ علامہ ابن وجیہ واسطیؒ وغیرہ
نے اسمیں جو خلاف بیان کیا ہے۔ وہ سہو اور خطا ہے۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کو ہشامؒ بخلاف یا غیب سے وَلَا
یَحْسَبَنَّ اور باقی تا خطاب سے پڑھتے ہیں یہی ہشامؒ کی دوسری وجہ
ہے۔ حرمیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ حسب قاعدہ سین کے کسرہ سے اور باقی
فتح سے پڑھتے ہیں۔

الَّذِیْنَ قُتِلُوْا کو شامیؒ تا کی تشدید سے قُتِّلُوْا اور باقی...
تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ تینوں کلمات کے اختلاف کا نتیجہ ظاہر
ہے۔ وَاَنَّ اللّٰہَ کو کسائیؒ (بر بناء استیناف) ہمزہ کے کسرہ سے وَاِنَّ
اللّٰہَ اور باقی (بِنِعْمَۃٍ پر عطف کرکے) ہمزہ کے فتح سے پڑھتے ہیں
(امالہ) غُزًّی میں بشرط وقف۔ تُوُفّٰی۔ وَمَاْوٰىہُ۔ اِلْتَقَی الْجَمْعٰنِ) میں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اور حلوانیؒ بطریق ابن عبدانؒ ہشامؒ سے صرف بتشدید روایت کرتے ہیں جملہ اہل مغرب کی یہی روایت ہے، اور اہل مشرق نے حلوانیؒ سے تخفیف بھی روایت کی ہے۔ محققؒ کہتے ہیں ہم نے بذریعہ احمد بن سلیمان اور ہبۃ اللہ۔ ابن شنبوذ اور ازرق جمال کے طریقہ پر حلوانی کے لئے تخفیف پڑھی ہے ہمارا طریقہ ابن عبدانؒ سے ہے اور ان سے فقط تشدید ماخوذ ہے یہی تیسیر و شاطبیہ میں ہے۔ ۱۲

لہ وَلَا یَحْسَبَنَّ کو اہل عراق بہر دو طرق ہشامؒ سے بغیب روایت کرتے ہیں مگر حلوانیؒ کے مغربی اور مصری رُواۃ کے درمیان اختلاف ہے ازرق جمالؒ نے تو بغیب روایت کیا ہے۔ علامہ دانیؒ نے امام ابو القاسم فارسیؒ سے انکے طریقہ کی بنا پر۔ اور شیخ ابوالفتحؒ سے بطریقہ ذیل یعنی شیخ موصوف نے امام عبدالباقیؒ سے۔ انہوں نے امام ابوالحسن علی بن محمد مقریؒ سے انہوں نے امام ابوالقاسم مسلم بن امام عبید اللہ بن محمدؒ سے انہوں نے اپنے والد موصوف سے اور انہوں نے حلوانی سے بغیب پڑھا ہے۔ یہی ہشامؒ سے ابراہیم بن عباد کی روایت ہے۔ اور ابن عبدانؒ حلوانیؒ سے بخطاب روایت کرتے ہیں۔ علامہ دانیؒ نے امام

(باقی بر صفحہ آئندہ)

Marfat.com

بشرط وقف اور انتھم میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل -
الْقِلْمَةِ اور وَالْحِكْمَةَ میں کسائیؒ - اور اَنّٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
اور دوریؒ تقلیل کرتے ہیں - ع
الْقَرْحُ کو ابوبکرؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ قاف کے ضمہ سے الْقُرْحُ اور
باقی فتح سے پڑھتے ہیں - (ک) قَالَ لَهُمُ - قَدْ جَمَعُوا میں بصریؒ -
ہشامؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں رِضْوَانَ اللّٰهِ کو ابوبکرؒ را کے ضمہ
سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں - اَوْلِيَآءَهٗ میں حمزہؒ وقفاً مد و قصر کے
ساتھ تسہیل اور وَخَافُوْنِ میں بصریؒ وصلاً اثباتِ یا کرتے ہیں -
مُؤْمِنِيْنَ - الْمُؤْمِنِيْنَ اور تُؤْمِنُوْا میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے -
وَلَا يَحْزُنْكَ کو مدنیؒ یا کے ضمہ اور زا کے کسرہ سے وَلَا
يُحْزِنْكَ - اور باقی یا کے فتح اور زا کے ضمہ سے پڑھتے ہیں - شَيْئًا
جلد ۱ ص ۲۹۸
میں (دونوں جگہ) ورشؒ کا طول و توسط - اور وقفاً حمزہؒ کی نقل و ادغام
ظاہر ہیں (ک) اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ - فِي الْاٰخِرَةِ اور وَالْاَرْضِ میں
ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل و سکتہ اور عَذَابٌ اَلِيْمٌ میں ورشؒ
کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلف کا سکتہ ظاہر ہے -
وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ابوالفتحؒ سے بطریق سامریؒ و ابن عبدانؒ وغیرہ - اور امام ابوالحسنؒ سے ان کے والد ماجد امام ابن غلبونؒ کے طریقہ پر بخطاب پڑھا ہے - ہادی، ہدایہ، کافی، عنوان - ارشاد - اور تذکرہ میں بخطاب مروی ہے اور علامہ نے تیسیر میں بغیب بیان کیا ہے - شاطبیہ میں دونوں وجوہ درج ہیں اور دونوں صحیح و ماخوذ اور معمول بہا ہیں - ۱۲-

Marfat.com

یبخلون حمزہؒ دونوں کو تاءِ خطاب سے ولا تحسبنّ اور باقی یاءِ غیب سے حرمیؒ، بصریؒ اور کسائیؒ دونوں کو سین کے کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ خیرٌ۔ خیرًا اور میراث میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے۔ لانفسھم میں حمزہؒ وقفاً یاءِ مفتوحہ سے ابدال بخلاف کرتے ہیں۔

حتّٰی یمیز کو حمزہؒ اور کسائیؒ یاءِ مضارع کے ضمہ، میم کے فتح اور یاءِ مشدّدہ مکسورہ سے یُمَیِّزَ اور باقی یا کے فتح، میم کے کسرہ اور یاءِ ساکنہ مخففہ سے پڑھتے ہیں۔ یشاءُ میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں (ک) من فضلہ ھو۔

بما تعملون خبیرٌ کو مکیؒ اور بصریؒ یاءِ غیب سے ... یعملون اور باقی تاءِ خطاب سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) فزادھم میں ابن ذکوانؒ بخلاف اور حمزہؒ۔ یسارعون میں کسائیؒ کے دوریؒ..... اتٰھم میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل الاٰخرۃ۔ اور... القیٰمۃ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ (تنبیہ) وخافون امر ہے بایں بناء حمزہؒ کے لئے اس کا امالہ نہیں ہوتا۔ ع ۱۸/۹

لقد سمع اور قد جاءکم میں بصریؒ، ہشامؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں خفیفٌ۔ کثیرًا اور تصبروا میں ورشؒ کی ترقیق اور اغنیاءُ میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں۔

سنکتب ما قالوا وقتلھم حمزہؒ سیکتب کو یاءِ غیب مضمومہ

اور تا کے فتح سے (بصیغۂ غائب مجہول) اور وَقَتْلُهُمْ کو لام کے رفع سے۔ یعنی سَيُكْتَبُ مَا قَالُوا وَقَتْلُهُمْ اور باقی فعل کو نون عظمت مفتوحہ اور تا کے ضمہ سے (متکلم معلوم) اور قَتْلَ کو لام کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) سَنَكْتُبُ مَا میں ادغام نہیں ہوتا۔ الْاَنْۢبِئَآءَ کو مدنی باء موحدہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ سے۔ اور باقی یاء مفتوحہ مخففہ سے پڑھتے ہیں وَنَقُولُ کو حمزہ یاء غیب سے وَيَقُولُ اور باقی نون عظمت سے پڑھتے ہیں۔ بِظَلَّامٍ میں ورش کی تغلیظ۔ نُؤْمِنَ۔ يَاْتِيَنَا۔ تَاْكُلُهُ اور فَبِئْسَ میں ورش و سوسی کا ابدال ظاہر ہے (ک) نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ ہشام دونوں کو اور ابن ذکوان صرف پہلے کلمہ کو باء موحدہ کے اثبات[1] سے یعنی ہشام وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ اور ابن ذکوان وَبِالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ اور باقی دونوں کو با کے بغیر

[1] پہلے کلمہ میں امام ابن عامرؒ کے تمام رُوات وطُرق کا با کے اثبات پر اجماع۔ اور دوسرے میں اختلاف ہے۔ حلوانیؒ کے تمام طُرق سے دونوں جگہ اثبات مروی ہے۔ علامہ دانیؒ نے شیخ ابوالفتحؒ سے بطریق سامریؒ د ابن عبدانؒ۔ اور امام ابوالحسنؒ سے ان کے طرق پر دونوں کو باثبات پڑھا ہے خود فرماتے ہیں "مجھ سے شیخ ابوالفتحؒ نے۔ ان سے امام عبدالباقیؒ نے بیان کیا کہ "حلوانیؒ کو دوسرے کلمہ میں شک ہوا جس کو انہوں نے ہشامؒ سے تحریراً دریافت کیا۔ ممدوح نے بجواب رقم فرمایا کہ " با دونوں جگہ ثابت ہے۔" داجونیؒ سے بھی ہبۃ اللہؒ دونوں جگہ اثبات بار وایت کرتے ہیں۔ اور دیگر طرق میں داجونیؒ سے پہلے کلمہ میں اثبات اور دوسرے میں حذف مروی ہے۔ علامہ دانیؒ کہتے ہیں "میرے نزدیک ہشامؒ سے دونوں جگہ اثبات اصح ہے۔" محققؒ کہتے ہیں "میرے علم میں بھی ہشامؒ سے دونوں جگہ اثبات اصح ہے اور اگر دوسرے کلمہ میں میری کتاب کے بعض طرق سے حذف مروی نہ ہوتا تو میں اس کو ہرگز بیان نہ کرتا۔ اور دانیؒ کی طرح صرف اثبات درج کرتا۔" حافظ ابوالعلاء ہمدانیؒ نے بھی دونوں جگہ صرف اثبات بیان کیا ہے۔ ۱۲

Marfat.com

پڑھتے ہیں۔ مصحف شام میں دونوںؔ جگہ اور مصحف حمص میں پہلے کلمہ میں با مرسوم تھی۔ اور باقی پانچوں مصاحف میں دونوں جگہ با نہ تھی اور ان سے قبل بالبیّنٰت کے بالبا لکھنے اور پڑھنے پر اجماع ہے (ک) زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ۔ تنبیہ۔ امام ابو عمرؒو نے حا کا عین میں ادغام صرف اسی جگہ کیا ہے اور کہیں نہیں۔ (ک) الْغُرُوْرِ لَتُبْلَوُنَّ۔ وَاَنْفُسِكُمْ میں وقفاً حمزہؒ کی بخلاف تسہیل الْاُمُوْرِ اور وَالْاَرْضِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل و سکتہ جلی ہیں۔

لَتُبَيِّنُنَّهٗ اور وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ مکی۔ بصریؒ اور ابو بکرؒ دونوں کو یاء غیب سے لَيُبَيِّنُنَّهٗ اور وَلَا يَكْتُمُوْنَهٗ اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ یاء غیب سے لَا يَحْسَبَنَّ اور کوفیؒ تاء خطاب سے۔ حرمیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ سین کے کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں نتیجہ ظاہر ہے۔

ے امام ابو عبیدؒ کہتے ہیں کہ "ہشام بن عمارؒ ایوب بن تمیمؒ سے وہ یحیی بن حارث ذماریؒ سے وہ امام ابن عامرؒ سے ح نیز ہشامؒ سوید بن عبد العزیزؒ سے وہ حسن بن عمرانؒ سے وہ عطیہ بن قیسؒ سے وہ حضرت ام الدرداءؓ سے وہ اپنے شوہر حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت کرتی ہیں کہ "مصاحف شام میں سورۃ آل عمران میں جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ تینوں کلمات بالبا مرسوم تھے"۔ امام ابو حاتم سہل بن محمد سجستانیؒ کہتے ہیں کہ "مصحف حمص میں جو حضرت عثمانؓ نے وہاں بھیجا تھا وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ بالبا مرسوم تھے"۔ محققؒ کہتے ہیں "میں نے بھی جامع اُموی دمشق میں شامی مصحف میں ان کو اسی طرح دیکھا ہے"۔ ۱۲

Marfat.com

فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ کو مکیؒ اور بصریؒ یاءِ غیب۔ سین کے کسرہ اور باء موحدہ کے ضمہ سے **فَلَا يَحْسِبُنَّهُمْ** (جمع غائب)۔ مدنیؒ اور کسائیؒ تاءِ خطاب سین کے کسرہ اور باء موحدہ کے فتح سے **فَلَا تَحْسِبَنَّهُمْ**... (واحد حاضر) اور باقی بھی اسی طرح مگر سین کے فتح سے پڑھتے ہیں۔[1] عَذَابٌ اَلِيْمٌ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدمِ سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ۔ اور شَيْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔ (امالہ) جَآءَكُمْ۔ اور جَآءُوْ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ الْقِيٰمَةِ میں کسائیؒ۔ النَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ الدُّنْيَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اَذًى میں بشرطِ وقف حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور لِلنَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ (تنبیہ) فَازَ افعال ممال میں سے نہیں ہے۔ ع

۱۹ ع ۱۰

(ک) وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ۔ الْاَلْبَابِ۔ وَالْاَرْضِ (دو جگہ) الْاَبْرَارِ۔ الْاَنْهٰرُ اور لِلْاَبْرَارِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل و سکتہ جلی ہیں۔ (ک) النَّارِ رَبَّنَا۔ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ۔ مِنْ اَنْصَارٍ اور اَوْ اُنْثٰى میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدمِ سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ۔

---

[1] دو کلمات یعنی لَا تَحْسَبَنَّ اور فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ کے اختلاف کا نتیجہ پانچ قراءتیں ہیں ۱؎ مکیؒ اور بصریؒ دونوں کو یاءِ غیب اور سین کے کسرہ سے پہلے کو با کے فتح اور دوسرے کو با کے ضمہ سے ۲؎ عاصمؒ و حمزہؒ دونوں کو تاءِ خطاب اور سین و با کے فتح سے ۳؎ کسائیؒ بھی اسی طرح مگر سین کے کسرہ سے ۴؎ مدنیؒ پہلے کو یاءِ غیب اور دوسرے کو تاءِ خطاب سے اور دونوں کو سین کے کسرہ اور با کے فتح سے ۵؎ شامیؒ بھی اسی طرح مگر سین کے فتح سے پڑھتے ہیں ۱۲

Marfat.com

فَاٰمَنَّا میں وقفاً حمزہؒ کی بخلاف تسہیل بین ہے۔ فَاغْفِرْلَنَا میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں (ک) الْاَبْرَارِ رَبَّنَا۔ اور لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ

وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا حمزہؒ وکسائیؒ فعل مجہول کو مقدم اور معروف کو مؤخر کر کے (یعنی پہلے کو قاف کے ضمہ اور تا کے کسرہ سے الف کے بغیر اور دوسرے کو قاف وتا کے فتح اور قاف کے بعد الف کے اثبات سے) وَقُتِلُوْا وَقٰتَلُوْا اور باقی فعل معروف کو مقدم اور مجہول کو مؤخر کر کے۔ اور مکیؒ وشامیؒ دوسرے فعل کو تا کی تشدید سے وَقُتِّلُوْا اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے لَاُکَفِّرَنَّ۔ خَیْرٌ۔ اِصْبِرُوْا اور صَابِرُوْا میں ورشؒ کی ترقیق۔ ثُمَّ مَاْوٰهُمْ میں سوسیؒ کا ابدال۔ وَبِئْسَ اور یُؤْمِنُ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ اور اِلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ (امالہ) وَالنَّهَارِ۔ النَّارِ۔ اَنْصَارٍ اور دِیَارِهِمْ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ الْاَبْرَارِ اور لِلْاَبْرَارِ میں بصریؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ وحمزہؒ تقلیل۔۔۔۔ الْقِیٰمَةِ میں کسائیؒ۔ اُنْثٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اور مَاْوٰهُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف۔۔۔ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۲۰ ۱۱

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی چھ ہیں ۱ وَجْهِیَ لِلّٰهِ مدنیؒ شامیؒ اور حفصؒ ۲ مِنِّیْ اِنَّكَ اور ۳ لِیْ اٰیَةً میں مدنیؒ اور بصریؒ

Marfat.com

۴ وَ اِنِّیْ اُعِیْذُهَا اور ۵ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰهِ میں مدنی اور ۶ اِنِّیْ اَخْلُقُ میں حرمی و بصری یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ اور زائدہ دو یاء ہیں ۱ وَمَنِ اتَّبَعَنِ مدنی اور بصری وصلاً ۲ اور وَخَافُوْنِ میں بصری وصلاً اثبات یا کرتے ہیں۔ اور اس میں ادغام کبیر اکیاون ۵۱ ہیں۔ (مثلین کے ۲۵۔ اور متقاربین کے ۲۶) اور صغیر جائز مختلف فیہ سترہ ۱۷ ہیں۔

(الرسوم) مِنْهُمْ تُقٰىةً اجماعاً بالیاء۔ اور حَقَّ تُقٰتِهٖ مصاحف عراق میں یا کے بغیر مرسوم تھا۔ علامہ دانی کہتے ہیں کہ "میں نے اس کو بعض مصاحف میں الف سے (تقاتہ) اور بعض میں الف کے بغیر دیکھا ہے۔ اَفَائِنْ کا ہمزہ مبتدئہ بصورت یا اور اُس سے قبل الف زائدہ لکھا ہوا تھا۔ لَاِلَی اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ میں لام تاکید کے بعد بعض مصاحف میں دو الف لکھے تھے۔ (جن میں سے ایک شکل ہمزہ اور ایک زائدہ تھا) اور اکثر مصاحف میں ایک الف تھا جو شکل ہمزہ ہے۔"

سُوْرَۂ نساء

باجماع مدنیہ ہے اور اس کی آیتیں حجازی اور بصری ۱۷۵ کوفی ۱۷۶۔ اور شامی ۱۷۷ ہیں۔ ایک سو پچھتر ۱۷۵ جگہ اجماع اور دو ۲ جگہ اختلاف ہے ۱ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِیْلَ پر کوفی اور شامی ۲ اور فَیُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا پر (جو سورۃ کے اخیر رکوع میں ہے) شامی آیت ہے۔

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا سے وَنِسَآءً تک وجوہ صحیحہ بین السورتین ایک سو بائیس ۱۲۲ ہیں۔ قالون مع مکی چالیس ۴۰۔ ورش بیالیس ۴۲ (بسم اللہ

---

۱ ترتیب قراءت ۱ تا ۳ قالون کے لئے منفصل کے قصر۔ صلہ اور تفلحون کے طول پر الرحیم

(باقی بر صفحہ آئندہ)

Marfat.com

پر ۳۰۔ ترک پر ۱۲) دوریؒ آٹھ ۸۔ سوسیؒ اور شامیؒ چار ۴۔ عاصمؒ اور کسائیؒ۔۔ دس ۱۰۔ دس ۱۰۔ خلفؒ اور خلادؒ دو ۲۔ دو ۲۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

(ک) خَلَقَكُمۡ۔ كَثِيۡرًا۔ كَبِيۡرًا۔ اِسۡرَافًا۔ فَقِيۡرًا اور سَعِيۡرًا میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ وَّنِسَآءً میں حمزہؒ وقفاً مد و قصر کے ساتھ۔۔ تسہیل کرتے ہیں۔

تَسَّآءَلُوۡنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ سین کی تشدید سے تَسَّآءَلُوۡنَ اور کوفیؒ تخفیف سے پڑھتے ہیں۔

وَالۡاَرۡحَامِ کو حمزہؒ (ضمیر مجرور پر عطف کرکے) میم کے خفض سے وَالۡاَرۡحَامِ اور باقی (اسم جلالہ پر عطف کرکے) نصب سے پڑھتے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کا طول پھر روم اور پھر وصل اور ان میں سے ہر ایک پر وَنِسَآءً میں سین کا مد واجب اور ہمزہ پر صرف قصر۔ پھر ۴-۶ تُفۡلِحُوۡنَ کے توسط پر اسی طرح الرَّحِيۡمِ کا توسط و روم و وصل اور پھر ۷-۹ قصر پر قصر و روم و وصل اور پھر ۱۰ وصل کل پڑھو مکیؒ مندرج ہوگئے۔ قالونؒ کے لئے بے صلہ پر یہی دس وجوہ پڑھ کر ۱-۳ دوریؒ کے لئے سکتہ پر تُفۡلِحُوۡنَ کی وجوہ ثلاثہ اور ۴ وصل پڑھو۔ اور ہر وجہ میں سوسیؒ کو ادغام کبیر سے لوٹاؤ۔ اب قالونؒ کے لئے منفصل کے مد پر صلہ اور بے صلہ کی اُسی طرح دس دس وجوہ پڑھ کر۔ دوریؒ کے لئے سکتہ اور وصل کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ ۱-۱۴ ورشؒ کے لئے منفصل کے پانچ الفی مد۔ ترقیق را۔ مد بدل کے طول کے ساتھ بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند دس اور ترک پر دوریؒ کی طرح چار وجوہ پھر ۱۵-۲۸ مد بدل کے توسط پر اور پھر ۲۹-۴۲ قصر پر اسی طرح چودہ چودہ وجوہ پڑھو۔ ۱-۲ خلفؒ کے لئے را کی تفخیم وصل اور ادغام کامل پر وَنِسَآءً میں تسہیل کے ساتھ (متصل کا) مد و قصر۔ پھر ۱-۲ خلادؒ کے لئے ادغام ناقص سے یہی دونوں وجوہ پڑھو۔ شامیؒ کے لئے ۳ الفی مد سے دوریؒ کے مانند سکتہ اور وصل کی وجوہ اربعہ پڑھ کر کسائیؒ کیلئے

قالونؒ کی طرح دس وجوہ اور پھر عاصمؒ کے لئے چار الفی مد سے یہی دس وجوہ پڑھو۔ اہل ضرب یہاں ۱۹۲ وجوہ بناتے

Marfat.com

ہیں۔ وَالْاَرْحَامَ۔ اور وَالْاَقْرَبُوْنَ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ
کی نقل و سکتہ۔ وَلَا تَاْكُلُوْا۔ وَلَا تُؤْتُوْا۔ وَلَا تَاْكُلُوْهَا۔ فَلْيَاْكُلْ
اور يَاْكُلُوْنَ میں (دو جگہ) ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال۔ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ
میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدمِ سکتہ اور خلفؒ کا
سکتہ۔ اور شَيْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف
اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔ (ک) فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا میں
حمزہؒ وقفاً ابدال کے بعد صرف ادغام کرتے ہیں۔ یہاں یہی قیاسی
اور یہی رسمی وجہ ہے۔ نقل جائز نہیں۔ السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمْ کو قالونؒ
بزیؒ اور بصریؒ ہمزۂ اولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد۔۔۔ اور ورشؒ
وقنبلؒ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل سے اور نیز اس کے ابدال سے بمد
لازم پڑھتے ہیں۔

قِيٰمًا کو مدنیؒ اور شامیؒ الف کے حذف سے **قِيَمًا** اور باقی
یا کے بعد الف کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ اِلَيْهِمْ میں (دو جگہ)
اور عَلَيْهِمْ میں (بھی دو جگہ) حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے....
(ک) بِالْمَعْرُوْفِ فَاِذَا

وَسَيَصْلَوْنَ کو شامیؒ اور ابوبکرؒ یاءِ تحتانیہ کے ضمہ سے
وَسَيُصْلَوْنَ (مجہول) اور باقی فتح سے (معروف) پڑھتے ہیں۔
ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے (امالہ) الْيَتٰمٰى میں (چار جگہ) وَالْيَتٰمٰى۔
مَثْنٰى۔ اَدْنٰى اور وَكَفٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ و ورشؒ بخلاف

Marfat.com

تقلیل طَابَ اور خَافُوا میں حمزہؒ۔ نِحۡلَۃً میں کسائیؒ اور الۡقُرۡبٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اور ضِعۡفًا میں خلادؒ بخلاف اور خلفؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱۲

الۡاُنۡثَیَیۡنِ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔

كَانَتۡ وَاحِدَةً کو مدنیؒ (کَانَ تامہ مان کر) تا کے رفع سے ... وَاحِدَةٌ اور باقی نصب سے پڑھتے ہیں۔ اور اس سے قبل فَوَاحِدَةً کے نصب پر قرّاء سبعہ کا اتفاق ہے۔

فَلِاُمِّهٖ کو (دونوں جگہ) حمزہؒ اور کسائیؒ ہمزہ کے کسرہ سے فَلِاُمِّهٖ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

يُوۡصِيۡ بِهَا کو (اوّل جگہ) مکیؒ۔ شامیؒ۔ اور ابوبکرؒ صاد کے فتح اور الف مبدلہ سے يُوۡصٰى (مجہول) اور باقی صاد کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے (معروف) پڑھتے ہیں۔ وَاَبۡنَآؤُكُمۡ میں حمزہؒ وقفاً پہلے ہمزہ کی تحقیق اور تسہیل کے ساتھ دوسرے ہمزہ کی بمد و قصر تسہیل کرتے ہیں۔

يُوۡصٰى بِهَآ کو (آخری جگہ پر) مدنیؒ۔ بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ صاد کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے يُوۡصِيۡ (معروف) اور باقی صاد کے فتح اور الف مبدلہ سے (مجہول) پڑھتے ہیں۔ دونوں کلمات کے اختلاف کا نتیجہ تین قراءتیں ہیں ۱۔ مدنیؒ۔ بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ دونوں کو معروف ۲۔ مکیؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ دونوں کو مجہول۔ اور

۳ حفصؒ پہلے کو معروف اور دوسرے کو مجہول پڑھتے ہیں۔ غَیْرَ میں ورشؒ کی ترقیق بیّن ہے۔

ع ۲ ۱۴

يُدْخِلْهُ کو (دونوں جگہ) مدنیؒ اور شامیؒ نون عظمت سے **نُدْخِلْهُ** اور باقی یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں۔ ع

يَأْتِيْنَ (دو جگہ) يَأْتِيٰنِهَا۔ فَلَا تَأْخُذُوا۔ اَتَأْخُذُوْنَهٗ اور تَأْخُذُوْنَهٗ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ الْبُيُوْتِ کو قالونؒ۔ مکیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ حمزہؒ اور کسائیؒ با کے کسرہ سے اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

وَالَّذٰنِ کو مکیؒ نون مشدّدہ سے بمد لازم **وَالَّذٰنِّ** اور باقی نون مخفّفہ سے مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔

فَاٰذُوْهُمَا میں ورشؒ کا مد بدل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی بخلاف تسہیل۔ وَاَصْلَحَا میں ورشؒ کی تغلیظ اور عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کیلئے ھا کا ضمہ۔ **السَّيِّاٰتِ** میں ورشؒ کا مدّ بدل۔ اور وقفاً حمزہؒ کیلئے یاءِ مفتوحہ سے ابدال۔ اَلْئٰنَ میں ورشؒ کی نقل اور مدِّ بدل اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ اور عَذَابًا اَلِيْمًا میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدمِ سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے۔

(تنبیہ) لَا يَحِلُّ لَكُمْ میں ادغام کبیر نہیں ہوسکتا۔

كَرْهًا کو حمزہؒ اور کسائیؒ کاف کے ضمہ سے **كُرْهًا** اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔

Marfat.com

مُبَیِّنَۃٍ کو مکیؒ اور ابوبکرؒ یاء تحتانیہ کے فتح سے مُبَیَّنَۃٍ.... (اسم مفعول)۔ اور باقی کسرہ سے (اسم فاعل) پڑھتے ہیں۔ جلد ا ص ۲۹۴ وَعَاشِرُوْهُنَّ۔ خَيْرًا اور كَثِيْرًا میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ (ک) بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ۔ شَيْـًٔا میں (دونوں جگہ) ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور ادغام ظاہر ہیں۔ النِّسَآءِ اِلَّآ کو قالونؒ اور بزیؒ ہمزۂ اولیٰ کی تسہیل سے بمد و قصر۔ بصریؒ اس کے اسقاط سے بقصر و مد۔ ورشؒ و قنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور نیز اس کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔ قَدْ سَلَفَ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (امالہ) يَتَوَفّٰهُنَّ۔ فَعَسٰى۔ اور اَفْضٰى میں حمزہؒ

لہ وَاِنْ اَرَدْتُّمُ سے شَيْـًٔا تک ترتیب ۱ قالونؒ کو صلہ کے قصر ذات الیا کے فتح اور ہمزہ ساکنہ کی تحقیق سے ۲ مکیؒ کو ہاء کنایہ کے صلہ سے ۳ قالونؒ کو صلہ کے مد سے اور پھر ۴ بے صلہ سے اسی طرح پڑھو۔ شامیؒ اور عاصمؒ مندرج ہو گئے ۵ بصریؒ کو تقلیل سے ۶ سوسیؒ کو ہمزہ ساکنہ کے ابدال سے ۷-۸ خلادؒ کو امالہ محضہ اور شَيْـًٔا میں نقل و ادغام سے پڑھ کر ۹ کسائیؒ کو شَيْـًٔا سے لوٹاؤ۔ ۱۰-۱۱ خلفؒ کو عدم سکتہ پر ادغام کا بل امالہ محضہ اور شَيْـًٔا میں نقل و ادغام سے ۱۲ ورشؒ کو نقل۔ مدبدل کے قصر۔ صلہ کے مد۔ ذات الیا کے فتح۔ ہمزہ ساکنہ کے ابدال۔ اور لین کے توسط سے پھر ۱۳ مدبدل کے توسط۔ تقلیل اور لین کے توسط سے پھر ۱۴-۱۵ مدبدل کے طول ذات الیا کے فتح اور لین کے طول و توسط سے پھر ۱۶-۱۷ مدبدل کے طول تقلیل اور لین کے طول و توسط سے اسیطرح پڑھکر ۱۸-۱۹ خلفؒ کو سکتہ پر اسی طرح شَيْـًٔا میں نقل و ادغام سے پڑھو۔ واللہ اعلم بالصواب اہل ضرب ورشؒ کے لئے چھ وجوہ اور کہتے ہیں جو تصادم طرق کی بناء پر ناجائز ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل مُبَیِّنَۃٍ میں کسائیؒ اور احدٰیھُنَّ میں
حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۳ ۱۴
مِنْ اَصْلَابِکُمْ میں ورشؒ کی نقل اور تغلیظ اور وصلاً خلفؒ کا بخلاف
سکتہ جلی ہے۔ قَدْ سَلَفَ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام
کرتے ہیں۔

وَالْمُحْصَنٰتُ (بموقعہ اولیٰ) میں صاد کے فتح پر اجماع ہے
کیونکہ یہاں شوہر والی عورتیں مراد ہیں۔ النِّسَآءِ اِلَّا کو قالونؒ اور بزّیؒ ہمزہ
اولیٰ کی تسہیل سے بمد وقصر۔ بصریؒ اس کے اسقاط سے بقصر ومد۔ اور
ورشؒ وقنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور نیز اس کے ابدال سے
بمد لازم پڑھتے ہیں۔

وَاُحِلَّ لَکُمْ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ ہمزہ اور حا دونوں
کے فتح سے وَاَحَلَّ (معروف) اور باقی ہمزہ کے ضمہ اور حا کے
کسرہ سے (مجہول) پڑھتے ہیں۔ تنبیہ۔ وَاَحَلَّ لَکُمْ میں ادغام کبیر
ممنوع ہے۔ غَیْرَ (دو جگہ) تَصْبِرُوْا۔ اور خَیْرٌ میں ورشؒ کی
ترقیق جلی ہے

اَلْمُحْصَنٰتِ (دو جگہ) اور مُحْصَنٰتٍ کو کسائیؒ صاد کے
کسرہ سے اَلْمُحْصِنٰتِ اور مُحْصِنٰتٍ (اسم فاعل) اور باقی
فتح سے پڑھتے ہیں۔ اَلْمُؤْمِنٰتِ میں (دونوں جگہ) ورشؒ
وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ (ک) اَعْلَمُ بِاِیْمَانِکُمْ۔ بِاِیْمَانِکُمْ

Marfat.com

میں حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔

فَاِذَآ اُحْصِنَّ کو ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ہمزہ اور صاد دونوں کے فتح سے اَحْصَنَّ (معروف) اور باقی ہمزہ کے ضمہ اور صاد کے کسرہ سے (مجہول) پڑھتے ہیں (امالہ) فَرِيْضَةً اور الْفَرِيْضَةِ میں کسائیؒ بخلاف امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱

(ک) لِيُبَيِّنَ لَكُمْ۔ لَا تَاْكُلُوْا میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ تِجَارَةً۔ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ (کَانَ تامہ مان کر) تا کے رفع سے تِجَارَةٌ اور کوفیؒ نصب سے پڑھتے ہیں۔ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ میں ابوالحارثؒ ادغام کرتے ہیں۔ يَسِيْرًا۔ اور كَبٰٓئِرَ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔

مُدْخَلًا کو مدنیؒ میم کے فتح سے مَدْخَلًا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ کو مکیؒ اور کسائیؒ ہمزہ کی حرکت سین پر نقل کر کے ہمزہ کے حذف سے وَسَلُوا اللّٰهَ اور باقی سین ساکنہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ شَيْءٍ میں (دونوں جگہ) ورشؒ کا طول وتوسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ وَالْاَقْرَبُوْنَ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں۔

عَقَدَتْ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ عین کے بعد الف کے اثبات سے عٰقَدَتْ اور کوفیؒ الف کے بغیر پڑھتے ہیں ع ۵ ۲

Marfat.com

(ک) لِلْغَیْبِ بِمَا ۔ اور تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ ۔ مِنْ اَمْوَالِهِمْ اور مِنْ اَهْلِهَا اور مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ میں ورشؒ کی نقل ۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ۔ ورشؒ کے لئے كَبِيْرًا ۔ اور خَبِيْرًا میں ترقیق اور اِصْلَاحًا میں تغلیظ ۔ اور شَيْئًا میں طول و توسط ۔ اور اس میں وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے (ک) وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ ۔ وَيَاْمُرُوْنَ ۔ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ اور وَيُؤْتِ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے ۔

بِالْبُخْلِ کو حمزہؒ اور کسائیؒ باءِ موحدہ اور خاءِ معجمہ دونوں کے فتح سے بِالْبَخَلِ اور باقی با کے ضمہ اور خا کے اسکان سے پڑھتے ہیں ۔ الْاٰخِرِ میں ورشؒ کی نقل اور مد بدل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ۔ اور عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے ۔ (ک) لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ

وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً کو حرمیؒ (کان تامہ مان کر) تا کے رفع سے حَسَنَةٌ اور باقی نصب سے پڑھتے ہیں ۔

يُضٰعِفْهَا کو مکیؒ اور شامیؒ الف کے حذف اور عین کی تشدید سے يُضَعِّفْهَا اور باقی ضاد کے بعد الف کے اثبات اور عین کی تخفیف سے پڑھتے ہیں ۔ دونوں کلمات کے اختلاف کا نتیجہ چار قراءتیں ہیں ۔ ۱ مکیؒ تا کے رفع ۔ الف کے اسقاط اور عین کی تشدید سے حَسَنَةٌ يُّضَعِّفْهَا ۲ شامیؒ بھی اسی طرح مگر تا کے نصب سے حَسَنَةً يُّضَعِّفْهَا ۳ مدنیؒ تا کے رفع ضاد کے بعد الف کے اثبات

اور عین کی تخفیف سے حَسَنَةً یُّضٰعِفْهَا ۴ اور باقی بھی اسی طرح مگر تا کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ رِجْئْنَا اور وَجِئْنَا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں (ک) الرَّسُوْلَ لَوْ

تُسَوّٰی کو مدنیؒ اور شامیؒ تا کے فتح اور سین کی تشدید سے تَسَّوّٰی حمزہؒ اور کسائیؒ تا کے فتح اور سین کی تخفیف سے تَسَوّٰی اور باقی تا کے ضمہ اور سین کی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ واو کی تشدید پر اجماع ہے۔ بِهِمُ الْاَرْضُ میں بصریؒ ھا اور میم دونوں کے کسرہ سے حمزہؒ و کسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں (امالہ) الْقُرْبٰی میں (دو جگہ) حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ وَالْيَتٰمٰى۔ اتٰهُمُ اور تَسَوّٰی (ورشؒ تَسَوّٰی) میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔

وَالْجَارِ میں (دو جگہ) کسائیؒ کے دوریؒ امالہ ورشؒ بخلاف

ف۵ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ سے اَيْمَانُكُمْ تک ترتیب ۱ قالونؒ کو عدم مد۔ فتح۔ اظہار اور عدم نقل سے پڑھو۔ مکیؒ۔ شامیؒ۔ اور عاصمؒ مندرج ہو گئے ۲ بصریؒ کو الْقُرْبٰی کی تقلیل سے ۳ اور سوسیؒ کو ادغام کبیر سے لوٹاؤ ۴-۵ خلادؒ کو ذوات الیا کے امالہ محضہ اور الجار کے فتح نقل اور عدم سکتہ سے پڑھو ابوالحارثؒ مندرج ہو گئے۔ ۶ کسائیؒ کے دوریؒ کو وَالْجَارِ کے امالہ سے پڑھو۔ ۷-۸ ورشؒ کے لئے شَيْـًٔا کے توسط اور ذوات الیا کے فتح پر وَالْجَارِ کا فتح اور تقلیل اور نقل ۹-۱۰ پھر ذوات الیا کی تقلیل پر وَالْجَارِ کی تقلیل اور فتح ۱۱-۱۲ پھر شَيْـًٔا کے طول پر اسی طرح چاروں وجوہ پڑھ کر ۱۵-۱۷ خلفؒ کے لئے سکتہ۔ ادغام کامل۔ ذوات الیا کے امالہ محضہ اور وَالْجَارِ کے فتح پر ساکن منفصل میں نقل۔ سکتہ اور عدم سکتہ پڑھو۔ ۱۸-۱۹ خلادؒ کو ادغام ناقص سے اسی طرح پڑھو۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ ۱۲

Marfat.com

تقلیل۔ لِلْکٰفِرِیْنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ النَّاسِ میں دوریؒ اور ذُرِّیَّۃً میں کسائیؒ بخلاف امالہ کرتے ہیں۔ (تنبیہ) وَالْجَارِ میں ہمارے طُرق سے بصریؒ کے لئے صرف فتح۔ اور ورشؒ کیلئے تقلیل بخلاف ہے۔ اور ذوات الیا کی ہر وجہ پر ان کے لئے اس کی دونوں وجوہ جائز ہیں۔ عام طور پر شیوخ کا معمول تقلیل کے ساتھ تقلیل اور فتح کے ساتھ فتح ہے۔ ع

الصَّلٰوۃَ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔ اَوْجَآءَ اَحَدٌ کو قالونؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزۂ اُولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد۔ اور ورشؒ و قنبلؒ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل سے۔ نیز اس کے ابدال سے پڑھتے ہیں۔ اور یہاں ہمزہ پر کسی قسم کا مد نہیں ہوسکتا۔ (جلد ١ ص ١٦٥)

اَوْلٰمَسْتُمُ کو حمزہؒ اور کسائیؒ الف ساقط کرکے اَوْلَمَسْتُمُ اور باقی لام کے بعد الف کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ وَاَیْدِیْکُمْ میں حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ (ک) اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِکُمْ بِاَعْدَآئِکُمْ میں حمزہؒ وقفاً پہلے ہمزہ کی تحقیق اور ابدال میں سے ہر ایک

ع الْقُرْبٰی اور وَالْجَارِ جُداجُدا ابواب سے ہیں۔ لہٰذا ورشؒ کے لئے انمیں سے ایک کی ایک وجہ پر دوسرے کی دونوں وجوہ جائز ہیں۔ اور اگر فتح کے ساتھ صرف فتح اور تقلیل کے ساتھ فقط تقلیل پڑھیں تب بھی کوئی حرج نہیں۔ علامہ سلطان بن علی المزاحیؒ کہتے ہیں کہ "حضرت محققؒ کے پاس تبریز سے جو سوالات آئے تھے آپ نے ان کے جواب میں یہی رقم فرمایا تھا"۔ علامہ بناء کے نزدیک بھی یہی مختار ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ ١٢

جلد ٢

Marfat.com

کے ساتھ دوسرے ہمزہ کی بمد وقصر تسہیل کرتے ہیں۔ نَصِيْرًا۔ غَيْرَ
خَيْرًا۔ لَا يَغْفِرُ اور وَيَغْفِرُ میں ورشؒ کی ترقیق۔ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ میں ورشؒ
وسوسیؒ کا ابدال۔ يَّشَآءُ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی اور وَلَا يُظْلَمُوْنَ
میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔ فَتِيْلًا ۝ اُنْظُرْ کو وصلاً حرمیؒ ہشامؒ
اور کسائیؒ نونِ تنوین کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں اور ابتداء
باجماع ہمزہ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے (امالہ) سُكٰرٰى۔ اور افْتَرٰى
میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ مَرْضٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ
امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل، جَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ وکفی
میں (تین جگہ)، حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور اَدْبَارِهَا
میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۴ ع

هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى میں حرمیؒ اور بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا یاء مفتوحہ سے
ابدال کرتے ہیں۔ (تنبیہ) وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ میں ادغام ممنوع ہے
يُؤْمِنُوْنَ۔ لَا يُؤْتُوْنَ۔ يَاْمُرُكُمْ۔ تُؤْمِنُوْنَ اور تَاْوِيْلًا میں ورشؒ
وسوسیؒ کا ابدال۔ نَصِيْرًا۔ نَقِيْرًا۔ سَعِيْرًا۔ غَيْرَهَا۔ بَصِيْرًا اور خَيْرٌ
میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے۔ (تنبیہ) یہاں اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ کے بکسرہ
ھا پڑھنے پر اجماع ہے۔ نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور
کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ۔ يَاْمُرُكُمْ
کو بصریؒ را کے اسکان سے يَاْمُرْكُمْ نیز دوریؒ ضمہ را کے اختلاس
سے اور باقی ضمہ کاملہ سے پڑھتے ہیں۔ اَنْ تُؤَدُّوا میں ورشؒ واو

مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔
نِعِمَّا کو شامیؒ حمزہؒ اور کسائیؒ نون کے فتح اور عین کے کسرہ کاملہ سے نَعِمَّا، قالونؒ۔ بصریؒ اور ابوبکرؒ نون کے کسرہ اور عین کے اسکان سے نِعْمَّا نیز تینوں بوجہ ثانی کسرۂ عین کے اختلاس سے۔ اور باقی نون وعین کے کسرۂ کاملہ سے پڑھتے ہیں میم کی تشدید پر اجماع ہے شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول وتوسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ اور اٰلْاٰخِرِ میں ورشؒ کی نقل اور مد بدل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں (امالہ) اَهْدٰى۔ اٰتٰهُمُ اور وَكَفٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور النَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ۸ ۵

اُمِرُوْا۔ اور خَيْرًا میں ورشؒ کی ترقیق بیّن ہے۔ قِيْلَ میں ہشامؒ وکسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں۔ (ک) قِيْلَ لَهُمُ اور الرَّسُوْلَ رَاَيْتَ۔ ظَلَمُوْٓا میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے (ک) وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ اور الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ اور عَلَيْهِمْ میں (دو جگہ) حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ اَنِ اقْتُلُوْٓا کو حرمیؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ نون کے ضمہ سے اور اَوِ اخْرُجُوْا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ واو کے ضمہ سے۔ اور باقی نون و واو کے کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور دونوں میں ابتداء باجماع ہمزۂ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔
اِلَّا قَلِيْلٌ کو شامیؒ لام کے نصب سے اِلَّا قَلِيْلًا اور باقی رفع

Marfat.com

سے پڑھتے ہیں۔ مصحفِ شام میں لام کے بعد الف مرسوم تھا اور باقی
مصاحف میں الف نہ تھا۔ صِرَاطًا کو خلفؒ اشمام بالزاکرکے اور قنبلؒ
سین سے۔ اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔ النَّبِیّٖنَ کو مدنیؒ یاء
ساکنہ کے بعد ہمزہ کے اثبات سے بمد واجب۔ اور باقی یاء مشددہ
سے ہمزہ اور مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ (امالہ) جَآءُوْكَ میں (دو جگہ)
ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ دِیَارِکُمْ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔
اور وَکَفٰی میں حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ع
حِذْرَکُمْ۔ فَانْفِرُوْا۔ اَوِ انْفِرُوْا۔ بِالْاٰخِرَةِ اور نَصِیْرًا میں ورشؒ
کی ترقیق اور لَیُبَطِّئَنَّ میں وقفاً حمزہؒ کے لئے یاء مفتوحہ سے ابدال جلی ہے
كَاَنْ لَّمْ تَكُنْ کو مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ
یاء تذکیر سے لَمْ یَكُنْ اور مکیؒ و حفصؒ تاء تانیث سے پڑھتے ہیں
بِالْاٰخِرَةِ میں ورشؒ کی نقل اور مدّ بدل۔ اور وقفاً حمزہ کی نقل وسکتہ
جلی ہیں۔ اَوْ یَغْلِبْ فَسَوْفَ میں بصریؒ۔ خلادؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے
ہیں نُؤْتِیْهِ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے (امالہ) الدُّنْیَا میں
حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور بِالْاٰخِرَةِ میں
کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

قِیْلَ میں ہشامؒ و کسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں۔ (ک) قِیْلَ لَهُمْ
الصَّلٰوةَ اور وَلَا تُظْلَمُوْنَ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔ عَلَیْهِمُ
الْقِتَالُ کو بصریؒ ھا اور میم دونوں کے کسرہ سے۔ حمزہؒ و کسائیؒ دونوں

کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) اَلْقِتَالُ تَوَلَّا۔ وَالْاٰخِرَةُ۔ خَيْرٌ۔ غَيْرَ اور كَثِيْرًا میں ورشؒ کی ترقیق بیّن ہے۔

وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ اَيْنَ مَا کو مکیؒ حمزہؒ اور کسائیؒ یاءِ غیب سے وَلَا يُظْلَمُوْنَ اور باقی تاءِ خطاب سے پڑھتے ہیں۔ اور اس سے قبل ساتویں رکوع میں یاءِ غیب سے پڑھنے پر اجماع ہے (ک) عِنْدِكَ قُلْ۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے (ک) بَيَّتَ طَآئِفَةٌ اس میں بصریؒ بحالہ اور حمزہؒ ادغام کرتے ہیں۔ حروف متحرکہ میں سے یہی ایک حرف ہے جس کا ادغام امام ابوعمروؒ کے تمام راویوں نے روایت کیا ہے۔ اور امام حمزہؒ کے نزدیک یہ ادغام صغیر ہے (تنبیہ) يَكْتُبُ مَا میں ادغام ممنوع ہے۔ اَلْقُرْءَانَ میں مکیؒ اور وقفاً حمزہؒ نقل کرتے ہیں۔ اَلْمُؤْمِنِيْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ بَاْسَ اور بَاْسًا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ شَيْءٍ میں (دو جگہ) ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ بیّن ہے۔ اَصْدَقُ کو حمزہؒ اور کسائیؒ اشمام بالزا کر کے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں (امالہ) خَشْيَةً اور مُشَيَّدَةٍ میں بلاخلاف اور طَاعَةٌ میں بخلاف کسائیؒ.... اَلدُّنْيَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل...... اتَّقٰى اور وَكَفٰى میں (دو جگہ)، تَوَلّٰى اور عَسَى (اللّٰہُ) میں بشرط وقف حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل۔ لِلنَّاسِ میں دوریؒ۔ اور

Marfat.com

ع ۸ جآءَ ھُمۡ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع
فِئَتَیۡنِ میں حمزہؒ وقفاً یاء مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ یُھَاجِرُوۡا
وَّ لَا نَصِیۡرًا اور حَصِرَتۡ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ حَصِرَتۡ صُدُوۡرُھُمۡ
میں بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ عَلَیۡھِمۡ میں (دو جگہ)
حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ یَاۡمَنُوۡکُمۡ اور وَیَاۡمَنُوۡا میں ورشؒ وسوسیؒ
کا ابدال جلی ہے (ک) حَیۡثُ ثَقِفۡتُمُوۡھُمۡ (امالہ) جَآءُوۡکُمۡ اور شَآءَ
ع ۱۲ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع
ع ۹ لِمُؤۡمِنٍ۔ مُؤۡمِنًا (چار جگہ) مُؤۡمِنَةٍ (تین جگہ) مُؤۡمِنٌ اور الۡمُؤۡمِنِیۡنَ
میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ فَتَحۡرِیۡرُ (دو جگہ) وَتَحۡرِیۡرُ۔ کَثِیۡرَةً۔
خَبِیۡرًا۔ غَیۡرَ اور وَمَغۡفِرَةً میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ خَطَاً میں حمزہؒ
وقفاً تسہیل کرتے ہیں۔ وَھُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا بیّن
ہے۔ (ک) فَتَحۡرِیۡرُ رَقَبَةٍ (دو جگہ) اور وَتَحۡرِیۡرُ رَقَبَةٍ
فَتَبَیَّنُوۡا کو (دونوں جگہ) حمزہؒ اور کسائیؒ تاء فوقانیہ مفتوحہ کے
بعد ثاء مثلثہ مفتوحہ پھر باء موحدہ مشددہ اور پھر تاء فوقانیہ سے ....
فَتَثَبَّتُوۡا (از تثبّت) اور باقی تا کے بعد باء موحدہ پھر یاء تحتانیہ مشددہ
------ اور پھر نون معجمہ سے (از تبیّن) پڑھتے ہیں۔
(اَلۡقٰٓی اِلَیۡکُمُ) السَّلٰمَ کو مدنیؒ شامیؒ اور حمزہؒ الف کے
اسقاط سے السَّلَمَ (بمعنیٰ طاعت) اور باقی لام کے بعد اثبات
الف سے پڑھتے ہیں۔ اور یہ لفظ اس سے قبل (گیارہویں رکوع میں)

Marfat.com

دُو جگہ آیا ہے وہاں الف کے بغیر پڑھنے پر اجماع ہے۔ (ک) کَذٰلِکَ کُنْتُمْ۔

غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ) کو مدنی۔ شامی اور کسائی را کے نصب سے غَیْرَ اور باقی رفع سے پڑھتے ہیں۔ وَ اَنْفُسِھِمْ میں حمزہ وقفًا… بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ (امالہ) مُؤْمِنَۃٍ (دُو جگہ) کَثِیْرَۃً۔ دَرَجٰتٍ اور وَرَحْمَۃً میں کسائی اَلْقٰی میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل۔ الدُّنْیَا۔ اور الْحُسْنٰی میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل کرتے ہیں۔ ع

۱۳ ع ۱۰ اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰھُمُ کو بزی وصلاً تاء مشددہ سے اور باقی تاء مخففہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) الْمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیْ۔ فِی الْاَرْضِ میں (دُو جگہ) ورش کی نقل۔ اور وقفًا حمزہ کی نقل وسکتہ۔ فَتُھَاجِرُوْا مَصِیْرًا۔ کَثِیْرًا اور مُھَاجِرًا میں ورش کی ترقیق اور مَاْوٰھُمْ میں سوسی کا ابدال ظاہر ہے۔ (امالہ) تَوَفّٰھُمْ۔ مَاْوٰھُمْ اور عَسَی (اللّٰہُ) میں بشرطِ وقف حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل اور وَسَعَۃً میں کسائی ... بخلاف امالہ کرتے ہیں۔ ع

۱۴ ع ۱۱ الصَّلٰوۃَ اور الصَّلٰوۃُ میں (چار جگہ) ورش کی تغلیظ وَلْیَاْخُذُوْا (دو جگہ) وَلْتَاْتِ۔ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ تَاْلَمُوْنَ (دو جگہ) اور یَاْلَمُوْنَ میں ورش وسوسی کا ابدال جلی ہے۔ وَرَآئِکُمْ میں حمزہ وقفًا مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ (ک) وَلْتَاْتِ طَآئِفَۃٌ میں بخلاف۔

Marfat.com

حِذْرَهُمْ اور حِذْرَكُمْ میں ورشؒ کی ترقیق اور وَاَسْلِحَتَهُمْ میں وقفاً
حمزہؒ کی بخلاف تسہیل ظاہر ہے۔ تنبیہ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ میں ادغام
نہیں ہوتا۔ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ (امالہ)...
الْكٰفِرِيْنَ اور لِلْكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔
اُخْرٰى میں بصریؒ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ وَاحِدَةً میں
کسائیؒ۔ اَذًى میں بشرطِ وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل
اور... مَرْضٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل
کرتے ہیں ع ۱۵ ع ۱۴

(ک) الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ۔ اور لِتَحْكُمَ بَيْنَ۔ وَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ
اور کسائیؒ کا اسکان ھا ظاہر ہے۔ هٰٓاَنْتُمْ کو قالونؒ و بصریؒ الف کے
اثبات اور ہمزہ کی تسہیل سے بمد وقصر (سوسیؒ صرف بقصر) ورشؒ
الف کے حذف اور ہمزہ کی تسہیل سے۔ اور نیز اس کے ابدال سے
بمد لازم۔ قنبلؒ بحذف الف ہمزہ کی تحقیق سے۔ اور باقی باثبات الف
ہمزہ کی تحقیق سے پڑھتے ہیں۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ
جلی ہے (امالہ) النَّاسِ میں (دو جگہ) دوریؒ اَرٰىكَ میں بصریؒ۔ حمزہؒ
اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ لَا يَرْضٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
تقلیل۔ اور الدُّنْيَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل
کرتے ہیں ع ۱۶ ع ۱۴

شَيْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط۔ اور وقفاً ہشامؒ وحمزہؒ کی نقل

Marfat.com

اور ادغام بسکون و روم ۔ لَا خَيْرَ ۔ غَيْرًا اور مَصِيْرًا میں ورشؒ کی ترقیق اور... اِصْلَاحٍ میں تغلیظ جلی ہے ۔ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ میں ابوالحارثؒ ادغام کرتے ہیں ۔

(فَسَوْفَ) نُؤْتِيْهِ کو بصریؒ اور حمزہؒ یاءِ غیب سے يُؤْتِيْهِ اور باقی نون عظمت سے پڑھتے ہیں اور اس سے قبل (دسویں رکوع میں) نون پر اجماع ہے ۔ يُؤْتِيْهِ اور الْمُؤْمِنِيْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے ۔ (ک) تَبَيَّنَ لَهُ اور الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ

نُوَلِّهٖ اور وَنُصْلِهٖ کو بصریؒ ۔ ابوبکرؒ اور حمزہؒ ھاءِ کنایہ کے اسکان سے نُوَلِّهْ اور وَنُصْلِهْ ہشامؒ بخلاف اور قالونؒ کسرۂ محض سے نُوَلِّهِ اور وَنُصْلِهِ اور باقی صلہ سے پڑھتے ہیں یہی... ہشامؒ کی دوسری وجہ ہے ۔ (امالہ) نَّجْوٰىهُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل النَّاسِ میں دوریؒ ۔ مَرْضَاتِ میں کسائیؒ ۔ الْهُدٰى ۔ اور تَوَلّٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ۔ ع

۱۷ ع ۱۴

لَا يَغْفِرُ ۔ وَيَغْفِرُ ۔ فَلَيُغَيِّرُنَّ ۔ خَسِرَ ۔ وَلَا نَصِيْرًا ۔ اور نَقِيْرًا میں ورشؒ کی ترقیق ۔ اور يَّشَآءُ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں ۔ فَقَدْ ضَلَّ میں ورشؒ ۔ بصریؒ ۔ شامیؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں ۔ (ک) وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ ۔ مَاْوٰىهُمْ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں (ک) الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ ۔ اَصْدَقُ کو حمزہؒ اور کسائیؒ اشمام بالزا

Marfat.com

سے اَصْدَقُ۔ اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) قِیلاً ماضی
نہیں ہے جو اشمام ہو سکے۔ وَھُوَ میں (دونوں جگہ) قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ
کا اسکان ھا۔ اور مُؤْمِنٌ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔
یَدْخُلُوْنَ کو مکیؒ۔ بصریؒ اور ابو بکرؒ یا کے ضمہ اور خا کے فتح سے
یُدْخَلُوْنَ (مجہول) اور باقی یا کے فتح اور خا کے ضمہ سے (معروف)
پڑھتے ہیں۔ وَلَا یُظْلَمُوْنَ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے (ک) وَ لَا
یُظْلَمُوْنَ نَقِیْرًا۔ اِبْرٰھِیْمَ حَنِیْفًا اور اِبْرٰھِیْمَ خَلِیْلًا کو ہشامؒ ھا کے
فتح اور الف سے اور باقی ھا کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں
فِی الْاَرْضِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ۔ شَیْءٍ
میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی
ہے (امالہ) مَاْوٰىھُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور اُنْثٰی
میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۱۸ ۱۵
فِی النِّسَآءِ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی۔ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ اور وَیٰاتِ
میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے۔ اِعْرَاضًا میں تفخیم پر اجماع ہے
اَنْ یُّصْلِحَا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ اور شامیؒ یا کے فتح۔ صاد کی تشدید اور
فتح اور اس کے بعد الف کے اثبات اور لام کے فتح سے اَنْ یَّصّٰلَحَا
اور کوفیؒ یا کے ضمہ۔ صاد کے اسکان اور لام کے کسرہ سے الف کے بغیر
پڑھتے ہیں۔ اور ورشؒ کے لئے اسمیں بخلاف تغلیظ اور وَاُحْضِرَتِ۔ خَبِیْرًا
قَدِیْرًا۔ وَالْاٰخِرَةِ اور بَصِیْرًا میں ترقیق فِی الْاَرْضِ (میں تین۳ جگہ) اور

وَالْاٰخِرَةِ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل وسکتہ ظاہر ہیں۔ اِنْ یَّشَاْ ابدال سے مستثنیٰ ہے۔ بِاٰخَرِیْنَ میں حمزہؒ وقفاً یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں۔ (ک) ذٰلِكَ قَدِیْرًا۔ اور یُرِیْدُ ثَوَابَ (امالہ) یُتْلٰی۔ یَتٰمَی (النِّسَآءِ) میں بشرط وقف لِلْیَتٰمٰی اور وَکَفٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ خَافَتْ میں حمزہؒ کَالْمُعَلَّقَةِ میں بخلاف اور وَالْاٰخِرَةِ میں بلاخلاف کسائیؒ۔ اور الدُّنْیَا میں (دو جگہ) حمزہؒ وکسائیؒ امالہ

۱۹ ع ۱۹ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

وَالْاَقْرَبِیْنَ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ...... فَقِیْرًا۔ خَبِیْرًا اور لِیَغْفِرَ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔

وَاِنْ تَلْوٗا کو شامیؒ اور حمزہؒ لام کے ضمہ اور اس کے بعد واو ساکنہ سے۔ دوسرے واو کو ساقط کر کے وَاِنْ تَلُوْا۔ اور باقی لام کے اسکان اس کے بعد واو مضمومہ اور پھر واو ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ رسم ایک واو سے ہے۔

نَزَّلَ (عَلٰی رَسُوْلِهٖ) اور اَنْزَلَ (مِنْ قَبْلُ) کو مکیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ دونوں افعال کو پہلے حرف کے ضمہ اور زا کے کسرہ سے نُزِّلَ اور اُنْزِلَ (مجہول) اور باقی سب کے فتح سے (معروف) پڑھتے ہیں فَقَدْ ضَلَّ میں ورشؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں (ک) لِیَغْفِرَ لَهُمْ۔ اَلْمُؤْمِنِیْنَ میں (تین جگہ) ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال بیّن ہے۔

(وَقَدْ) نَزَّلَ کو حرمی۔ بصری۔ شامی۔ حمزہ اور کسائی نون کے ضمہ اور زا کے کسرہ سے نُزِّلَ (مجہول) اور عاصم دونوں کے فتح سے (معروف) پڑھتے ہیں۔ (اس رکوع کے ان تینوں کلمات کے اختلاف کا خلاصہ یہ ہے کہ مکی۔ بصری اور شامی تینوں کو مجہول۔ عاصم تینوں کو معروف اور باقی پہلے اور دوسرے کو معروف اور تیسرے کو مجہول پڑھتے ہیں) (ک) لِلْکٰفِرِیْنَ نَصِیْبٌ اور یَحْکُمُ بَیْنَکُمْ۔ (امالہ) اَوْلٰی اور الْهَوٰی میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل۔ الْکٰفِرِیْنَ اور وَالْکٰفِرِیْنَ اور لِلْکٰفِرِیْنَ میں (دو جگہ) بصری ودوری امالہ ورش تقلیل۔ ۲۰
اور الْقِیٰمَةِ میں کسائی امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱۷

وَهُوَ میں قالون۔ بصری اور کسائی کا اسکان ھا۔ الصَّلٰوةِ اور وَاَصْلَحُوْا میں ورش کی تغلیظ جلی ہے۔ هٰٓؤُلَآءِ میں حمزہ وقفاً... ہمزہ اُولیٰ مضمومہ کی مد کے ساتھ تحقیق اور مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ اور ہمزہ متطرفہ مکسورہ کی وجوہ خمسہ وقفی ہشام وحمزہ کے لئے ظاہر ہیں۔ دونوں کے ملانے سے حمزہ کی وجوہ وقفی پندرہ ... ہوجاتی ہیں۔ یعنی متوسط بزائدہ کی تحقیق بمد اور تسہیل بمد اور تسہیل بقصر میں سے ہر ایک پر متطرفہ کی پانچ وجوہ۔ مگر ان میں سے دو بوجہ تصادم طرق غیر مستقیم ہیں۔ یعنی اُولیٰ کی تسہیل بمد پر دوسرے کی تسہیل بقصر اور اُولیٰ کی تسہیل بقصر پر دوسرے کی تسہیل بمد کیونکہ اعتبار عارض اور عدم اعتبار عارض کا دونوں جگہ ایک حکم ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک جگہ

عارض کا اعتبار کریں۔ اور دوسری جگہ نہ کریں۔ باقی تیرہ[۱۳] وجوہ صحیح ہیں۔
اَلْمُؤْمِنِیْنَ (میں تین جگہ) نُؤْمِنُ اور نُؤْتِیْھِمْ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال بیّن ہے۔

فِی الدَّرْکِ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ را کے فتح سے فِی الدَّرَکِ اور کوفیؒ اسکان سے پڑھتے ہیں۔ نَصِیْرًا۔ شَاکِرًا۔ خَیْرًا۔ قَدِیْرًا اور ر.. اَلْکٰفِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔

سَوْفَ یُؤْتِیْھِمْ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ حمزہؒ اور کسائیؒ نون عظمت سے نُؤْتِیْھِمْ اور حفصؒ یاء غیب سے پڑھتے ہیں (ک) وَیَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ (امالہ) کُسَالٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اَلْکٰفِرِیْنَ۔ النَّارِ اور لِلْکٰفِرِیْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ع

اَنْ تُنَزِّلَ کو مکیؒ اور بصریؒ نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے تُنْزِلَ اور باقی نون کے فتح اور زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ عَلَیْھِمْ میں (تین جگہ) حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے فَقَدْ سَاَلُوْا میں بصریؒ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

لہ یعنی ۱ تا ۵ اولیٰ کی تحقیق پر ثانیہ کی وجوہ خمسہ ۶ تا ۹ اولیٰ کی تسہیل بمد پر ثانیہ میں ابدال کی وجوہ ثلاثہ اور روم کیساتھ تسہیل بمد ۱۰ تا ۱۳ اولیٰ کی تسہیل بقصر پر ثانیہ میں ابدال کی وجوہ ثلثہ اور روم کیساتھ تسہیل بقصر شاطبیہ کے بعض شارحوں نے ان پندرہ[۱۵] کے علاوہ دس[۱۰] وجوہ اور بتائی ہیں۔ یعنی اولیٰ کے ابدال بواو پر مد اور قصر کے ساتھ ثانیہ کی وجوہ خمسہ۔ مگر چونکہ اولیٰ کا ابدال ناجائز ہے اس لئے یہ دسوں ناجائز و فاسد ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

اَرِنَا (اللّٰہ) کو مکیؒ اور سوسیؒ را کے اسکان سے اَرْنَا اور دوریؒ کسرہ را کے اختلاس سے اور باقی کسرۂ کاملہ سے پڑھتے ہیں۔
لَا تَعْدُوْا کو قالونؒ بوجہ اوّل عین کے اسکانؑ اور دال کی تشدید سے لَا تَعْدُّوْا اور بوجہ ثانی عین کے فتح کے اختلاس اور دال کی تشدید سے۔ اور ورشؒ عین کے فتح کامل اور دال کی تشدید سے لَا تَعَدُّوْا اور باقی عین کے اسکان اور دال کی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْبِيَآءَ اور وَاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا کو بصریؒ ھا اور میم دونوں کے کسرہ سے۔ حمزہؒ اور کسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے اور الْاَنْبِئَآءَ کو مدنیؒ بائے موحدہ کے بعد ہمزۂ مفتوحہ سے اور باقی با کے بعد یاءِ مفتوحہ سے پڑھتے

لہ اسکان قالونؒ سے نصًّا منقول اور اداءً مقدم ہے۔ امام ابن مجاہدؒ، اہوازیؒ اور حافظ ابوالعلاء ہمدانی اور باقی تمام اہلِ عراق نے صرف اسکان روایت کیا ہے۔ اور اہلِ مغرب اختلاس روایت کرتے ہیں۔ امام ابن سفیان۔ مہدوی، ابن شُریح اور امام ابن غلبون کی یہی روایت ہے علامہ دانیؒ اسکان و اختلاس دونوں بیان کر کے کہتے ہیں "اختلاس قیاس سے اور اسکان نقل سے زیادہ قریب ہے" حضرت شاطبیؒ نے اسکان بیان نہیں کیا جو تسامح ہے امام نافعؒ کے نزدیک یہ کلمہ اصل میں تَعْتَدُوْا تھا تاءِ افتعال کا دال میں ادغام کر دیا گیا۔ ورشؒ حرکت تا کو عین پر نقل کر کے ادغام کرتے ہیں۔ اور قالونؒ قراءت اسکان میں حرکت تا کو ساقط کر دیتے ہیں۔ اور قراءت اختلاس میں نقل تو کرتے ہیں مگر اظہار اصل کی غرض سے بین بین ..... رکھتے ہیں اور ادا میں پورا فتح نہیں پڑھتے۔ اور باقی ائمہؒ کے نزدیک یہ کلمہ عَدَا يَعْدُوْ سے تَعْدُوُوْا تھا۔ واو اوّل (لام کلمہ) کا ضمہ بوجہ ثقل گرا دیا۔ اور پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے واو کو حذف کر دیا۔ ۱۲

★★★

Marfat.com

ہیں۔ بَلْ طَّبَعَ میں خلادؒ بخلاف اور ہشامؒ و کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ لَيُؤْمِنَنَّ۔ وَالْمُؤْمِنُوْنَ (دو جگہ) يُؤْمِنُوْنَ۔ وَالْمُؤْتُوْنَ اور سَنُؤْتِيْهِمْ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے۔ (ک) مَرْيَمَ بُهْتَانًا۔ ورشؒ کے لئے وَمَا صَلَبُوْهُ اور الصَّلٰوةَ میں تغلیظ اور كَثِيْرًا میں ترقیق۔ عَذَابًا اَلِيْمًا میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ۔ اور الْاٰخِرِ میں ورشؒ کی نقل اور بدل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں۔ (ک) فِى الْعِلْمِ مِنْهُمْ۔ (تنبیہ) وَالْمُقِيْمِيْنَ کو جمہور ائمہ بالیا پڑھتے ہیں۔[۲]

سَنُؤْتِيْهِمْ کو حمزہؒ یاءِ غیب سے سَيُؤْتِيْهِمْ اور باقی نون عظمت سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) مُوْسٰى (میں دو جگہ) اور عِيْسٰى (ابْنَ مَرْيَمَ) میں بشرط وقف حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ جَآءَتْهُمْ میں ابن ذکوانؒ و حمزہ۔ الرِّبٰوا میں حمزہؒ و کسائیؒ
۲۲ ع ۲ النَّاسِ میں دوریؒ۔ اور لِلْكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع
(ک) اِلَيْكَ كَمَا۔ وَالنَّبِيّٖنَ کو مدنیؒ یاءِ ساکنہ کے بعد ہمزہ کے اثبات سے بمد واجب اور باقی یاءِ مشددہ سے ہمزہ اور مد کے بغیر اور اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ کو ہشامؒ ھا کے فتح اور الف سے اور باقی کسرہ اور ....

---

[۱] نشر کی تحقیق پر حق یہ ہے کہ بَلْ طَبَعَ میں خلادؒ و خلفؒ دونوں ہی سے دونوں وجوہ صحیح ہیں اور اظہار مشہور تر ہے۔ ۱۲۔ (قالہ الشیخ فتح محمد رحمہ اللہ)

[۲] ابو عمروؒ بروایت یونسؒ و ہارونؒ وَالْمُقِيْمُوْنَ بالواو پڑھتے ہیں اور یہی مالک بن دینارؒ عیسی ثقفیؒ اور عاصم جحدریؒ کی روایت ہے لیکن یہ قراءۃ شاذہ ہے جس کا باعتقاد قرآنیت پڑھنا ناجائز ہے۔ اور گو یہ بظاہر لغۃً صحیح ہے مگر قراءۃ مقبولہ کے ارکان میں سے دو رکن اس میں مفقود ہیں اور وہ تواتر یا صحت سند اور موافقت رسم عثمانی ہے اس لئے اس قراءۃ کا پڑھنا پڑھانا روا نہیں ہے۔ ۱۲۔ (محمد طاہر رحیمی مدنی عفی عنہ)

Marfat.com

یاءِ ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) دَاوٗدَ زَبُوْرًا میں ادغام نہیں ہوتا۔

زَبُوْرًا کو حمزہؒ زا کے ضمہ سے زُبُوْرًا (جمع) اور باقی فتح سے (بافراد) پڑھتے ہیں۔ لِئَلَّا میں ورشؒ یاءِ مفتوحہ سے ابدال اور قَدْ ضَلُّوْا میں ورشؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ ورشؒ کے لئے وَظَلَمُوْا میں تغلیظ اور لِیَغْفِرَ۔ یَسِیْرًا اور خَیْرًا میں (دو جگہ) ترقیق بیّن ہے۔ (ک) لِیَغْفِرَ لَهُمْ۔ قَدْ جَآءَکُمْ میں بصریؒ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام۔ وَالْاَرْضِ اور فِی الْاَرْضِ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں (امالہ) وَعِیْسٰی۔ مُوْسٰی اور عِیْسَی (ابْنُ مَرْیَمَ) میں بشرطِ وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ لِلنَّاسِ میں دوریؒ۔ وَکَفٰی (میں دو جگہ) اور اَلْقٰهَا۔ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ جَآءَکُمْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ اور ثَلٰثَةٌ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۲۳

وَلَا نَصِیْرًا میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ قَدْ جَآءَکُمْ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ صِرَاطًا کو خلفؒ اشمام بالزا سے۔ قنبلؒ سین سے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں (ک) یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ۔ وَهُوَ میں قالونؒ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا۔ الْاُنْثَیَیْنِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ۔ شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول وتوسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ

Marfat.com

جلی ہے۔ (امالہ) جآءَ کُمْ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ اور الْکَلٰلَۃِ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ع

اس سورۃ میں ادغام کبیر چھیالیس ۴۶ (مثلین کے ۲۵ اور متقاربین کے ۲۱) اور جائز صغیر مختلف فیہ چودہ ۱۴ ہیں۔

(المرسوم) مَا طَابَ امام میں بالیا (طیب) اور دیگر تمام مصاحف میں بالف ضِعٰفًا۔ اِنٰثًا۔ فَلَقٰتَلُوْکُمْ۔ اور مُرٰغَمًا بحذفِ الف۔ اِنِ امْرُؤٌا میں ہمزہ متطرفہ مرفوعہ کے بعد الف زائد مرسوم تھا۔

سُورۂ مائدہ باجماع مدنیہ اور اس کی آیتیں کوفی ۱۲۰ حجازی اور شامی ۱۲۲۔ اور بصری ۱۲۳ ہیں۔ ایکسو بیس ۱۲۰ جگہ اجماع اور تین جگہ اختلاف ہے۔ ۱ بِالْعُقُوْدِ اور ۲ عَنْ کَثِیْرٍ پر غیر کوفی اور ۳ فَاِنَّکُمْ غٰلِبُوْنَ پر بصری آیت ہے۔

وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ سے بِالْعُقُوْدِ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین... پانچسو چوراسی ۵۸۴ ہیں۔ قالونؒ مع مکی ایک سو آٹھ ۱۰۸ ورشؒ دوسو چھیانوے ۲۹۶

لہ ۱-۱۲ قالونؒ کے لئے عَلِیْمٌ کے طول بالسکون پر الرَّحِیْمِ کا طول۔ رَدم اور وصل اور ان میں سے ہر ایک پر منفصل کا قصر و مد اور ان دونوں پر بِالْعُقُوْدِ میں طول و رَدم ۱۳-۲۴ عَلِیْمٌ کے توسط بالسکون پر اسی طرح توسط کے ساتھ ۲۵-۳۶ عَلِیْمٌ کے قصر بالسکون پر اسی طرح قصر کے ساتھ ۳۷-۴۲ عَلِیْمٌ میں اشمام کے طول۔ پھر توسط اور پھر قصر پر اسی طرح بارہ۔ بارہ وجوہ ۴۳-۸۴ عَلِیْمٌ کے رَدم پر الرَّحِیْمِ کا طول۔ توسط اور قصر اور ان میں سے ہر ایک پر منفصل کا قصر و مد اور ان دونوں پر بِالْعُقُوْدِ میں وہی وجوہ اور رَدم ۸۵-۱۰۰ عَلِیْمٌ کے رَدم پر الرَّحِیْمِ کا رَدم و وصل اور ہر ایک پر منفصل کا قصر و مد اور ان پر بِالْعُقُوْدِ کی وجوہ اربعہ ۱۰۱-۱۰۸ وصل کل پر منفصل کے قصر و مد کے ساتھ بِالْعُقُوْدِ

(باقی بر صفحہ آئندہ)

ع ۲۴ ۴

(بسم اللہ پر ۲۱۶ ۔ ترک پر ۸۰) بصریؒ چالیس ۴۰ ۔ شامیؒ بیس ۲۰ ۔ عاصمؒ چون ۵۴ ۔ کسائیؒ چون ۵۴
خلفؒ چار ۴ اور خلادؒ آٹھ ۸ ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

غَيْرَ (میں تین جگہ) شَعَآئِرَ اور فِي الْاٰخِرَةِ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے ۔
(تنبیہ) را کی ترقیق اسم جلالہ کے لام کی تفخیم کے خلاف اثر نہیں کرتی (ک)
يَحْكُمُ مَا ۔ وَرِضْوَانًا کو ابوبکرؒ را کے ضمہ سے اور باقی را کے کسرہ سے پڑھتے ہیں ۔
شَنَاٰنُ کو شامیؒ اور ابوبکرؒ نون کے اسکان سے شَنْاٰنُ اور باقی نون کے فتح سے پڑھتے ہیں ۔ ورشؒ کا مد بدل جلی ہے ۔
اَنْ صَدُّوْكُمْ کو مکیؒ اور بصریؒ ہمزہ کے کسرہ (یعنی اِنْ شرطیہ سے)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کی وجوہ اربعہ پڑھو ۔ مکیؒ قصر میں مندرج ہو گئے ۔ عاصمؒ وکسائیؒ کو مد کے بعد ہر وجہ میں مد سے لوٹاتے رہو ۔ ۱ تا ۱۲ بصریؒ کے لئے سکتہ پر عَلِيْمٌ کے طول ۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر منفصل کا قصر مد اور انمیں سے ہر ایک پر بِالْعُقُوْدِ میں وہی وجہ اور روم ۱۳ تا ۲۴ عَلِيْمٌ کے اشمام کی وجوہ ثلثہ پر اسیطرح بارہ وجوہ ۲۵ تا ۴۰ عَلِيْمٌ کے روم اور پھر وصل پر منفصل کا قصر مد اور ان دونوں پر بِالْعُقُوْدِ کی وجوہ اربعہ شامیؒ کو ہر جہ میں اور خلادؒ کو صرف وصل میں مد کے بعد مد سے لوٹاؤ ۔ ورشؒ کیلئے شَيْءٍ کے توسط پر بسم اللہ کے ساتھ قالونؒ کے مانند ۵۴ ۔ اور ترک پر بصریؒ کی طرح ۲۰ وجوہ کیساتھ مد بدل کی وجوہ ثلثہ پڑھو ۔ (۱۶۲ ۔ اور ۶۰ وجوہ ہو گئیں) پھر شَيْءٍ کے طول پر ۵۴ ۔ اور ۲۰ وجوہ مد بدل کے فقط طول پر پڑھو ۔ خلفؒ کیلئے شَيْءٍ کے سکتہ پر اور ادغام کامل پر وصل کیساتھ بِالْعُقُوْدِ کی وجوہ اربعہ پڑھکر خلادؒ کو ادغام ناقص سے لوٹاؤ ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ابن جزریؒ یہاں ۲۳۱۶ وجوہ کہتے ہیں ۔ ۱۲

اِنْ صَدُّوْکُمْ اور باقی فتح سے۔ وَلَا تَعَاوَنُوْا کو بزیؒ وصلاً تاء مشدّدہ سے بمد لازم اور باقی تاء مخففہ سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) عَلَیْکُمُ الْمَیْتَةُ میں قُرّاء سبعہ کا یا کی تخفیف پر اتفاق ہے (تنبیہ) اُهِلَّ لِغَیْرِ اور ذُبِحَ عَلَی میں ادغام ممنوع ہے۔ بِالْاَزْلَامِ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل و سکتہ ظاہر ہیں۔ فَمَنِ اضْطُرَّ کو وصلاً حرمیؒ۔ شامیؒ۔ اور کسائیؒ نون کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں اور ابتداء باجماع ہمزۂ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔

وَالْمُحْصَنٰتُ کو (دو جگہ) کسائیؒ صاد کے کسرہ سے وَالْمُحْصِنٰتُ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ اَلْمُؤْمِنٰتِ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال... اور وَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان جلی ہے (امالہ) یَتٰمٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور وَالتَّقْوٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۵ اَلصَّلٰوةِ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے وَاَرْجُلَکُمْ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ ابوبکرؒ اور حمزہؒ لام کے خفض سے وَاَرْجُلِکُمْ اور باقی نصب سے پڑھتے ہیں۔ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ کو قالونؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزۂ اُولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد۔ اور ورشؒ و قنبلؒ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل سے۔ اور نیز اسکے ابدال سے پڑھتے ہیں۔ ہمزہ پر مد جائز نہیں۔

اَوْ لٰمَسْتُمُ کو حمزہؒ اور کسائیؒ الف کے بغیر اَوْ لَمَسْتُمُ

لہ وَاِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰی سے مِنْهُ تک ترتیب ۱ تا ۲ قالونؒ کے لئے صلہ اور منفصل کے قصر پر متصل کا قصر اور پھر مد سے باسقاطِ ہمزہ پڑھو۔ بزیؒ مندرج ہوگئے (باقی بر صفحہ آئندہ)

Marfat.com

اور باقی لام کے بعد الف کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ لِيُطَهِّرَكُمْ۔ خَبِيْرٌ اور مَغْفِرَةٌ میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے۔ (ک)، وَاثَقَكُمْ وَ اَطَعْنَا میں حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔

شَنَاٰنُ کو شامیؒ اور ابوبکرؒ نون کے اسکان سے شَنْاٰنُ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ الْمُؤْمِنُوْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے (امالہ) مَرْضٰى اور لِلتَّقْوٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور جَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

اِسْرَآءِيْلَ میں حمزہؒ وقفاً مدو قصر کے ساتھ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں، ورشؒ کے لئے الصَّلٰوةَ میں تغلیظ۔ اور لَاُكَفِّرَنَّ۔ ذُكِّرُوْا میں (دو جگہ) كَثِيْرًا۔ يَغْفِرُ۔ اور بَشِيْرٌ میں ترقیق۔ اور الْاَنْهٰرُ میں نقل۔ نیز اس میں وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں۔ (تنبیہ) بَعْدَ ذٰلِكَ میں ادغام منع ہے۔ فَقَدْ ضَلَّ میں ورشؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

ع ۲ ۴

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ۳-۴ قَبْلُ کو ہمزہ ثانیہ کی تسہیل اور پھر ابدال سے لوٹاؤ ۵ قالونؒ کو دونوں کے مد سے اُسی طرح ۶-۸ پھر بے صلہ کے ساتھ بھی تینوں وجوہ پڑھو ۹-۱۰ ورشؒ کے لئے فتح کے ساتھ پانچ الفی مد پر ہمزہ ثانیہ کی تسہیل اور ابدال پڑھ کر ۱۱ شامیؒ کو ۳ الفی مد سے ۱۲ ابن ذکوانؒ کو جَآءَ کے امالہ سے ۱۳ عاصمؒ کو چار الفی مد سے لوٹاؤ ۱۴-۱۵ ورشؒ کو تقلیل پر تسہیل وابدال سے ۱۶-۱۷ بصریؒ کو تقلیل.... منفصل کے قصر.... اور متصل کے قصر و مد سے ۱۸ دوریؒ کو دونوں کے مد سے ۱۹ خلفؒ کو پانچ الفی مد امالہ محضہ اور سکتہ سے ۲۰ حمزہؒ کو عدم سکتہ ۲۱ کسائیؒ کو تین الفی مد اور امالہ محضہ سے پڑھو۔ ۱۲

Marfat.com

قَسِيَّةً کو حمزہؒ اور کسائیؒ الف ساقط کرکے یاء مشددہ سے ..... قَسِيَةً اور باقی قاف کے بعد الف کے اثبات اور یاء مخففہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) تَطَّلِعُ عَلَىٰ ۔ وَالْبَغْضَاءَ اِلَىٰ میں حرمیؒ اور بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل اور قَدْ جَآءَكُمْ (میں تین جگہ) اور فَقَدْ جَآءَكُمْ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) يُبَيِّنُ لَكُمْ (دو جگہ)...... (تنبیہ) رِضْوَانَهٗ سُبُلَ کو علامہ دانیؒ اور علامہ شاطبیؒ نے ضمہ سے مستثنیٰ[1] کیا ہے۔ یعنی ہمارے طرق سے یہاں ابوبکرؒ بھی کسرہ ہی پڑھتے ہیں۔ صِرَاطٍ کو خلفؒ اشمام بالزا سے۔ قنبلؒ سین سے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔ (ک) اِنَّ اللّٰهَ هُوَ۔ شَيْـًٔا اور شَيْءٍ میں (دو جگہ) ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ اور يَشَآءُ میں (دو جگہ) ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں۔ وَاَحِبَّآؤُهٗ میں حمزہؒ وقفاً ہمزہ اُولیٰ کی تحقیق اور تسہیل کے ساتھ دوسرے ہمزہ کی بمد و قصر تسہیل کرتے ہیں۔ (ک) يَغْفِرُ لِمَنْ اور وَيُعَذِّبُ مَنْ (امالہ) قَسِيَةً اور الْقِيٰمَةِ میں کسائیؒ۔ نَصٰرٰى اور وَالنَّصٰرٰى میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔

---

[1] ہمارے شیوخ و ائمہ کے نزدیک یہ لفظ بطرق یحییؒ ضمہ را سے بلاخلاف مستثنیٰ ..... ہے اور یہی علیمیؒ کی روایت ہے اسی طرح وکیعیؒ۔ رفاعیؒ اور ابوحمدونؒ بھی کسرہ روایت کرتے ہیں لیکن خزاعیؒ اور خبازیؒ بطریق شذائیؒ نفطویہؒ سے۔ نفطویہؒ اور ابوعونؒ شعیبؒ سے۔ شعیبؒ اور خلفؒ اور محمد بن المنذرؒ یحییؒ سے۔ اور کسائیؒ اور اعشیؒ اور ابن ابی حمادؒ خود ابوبکرؒ سے یہاں بھی ضمہ روایت کرتے ہیں اور محققؒ نے دونوں کی تصحیح کی ہے فرماتے ہیں "یحییؒ اور ابوبکرؒ سے دونوں صحیح ہیں" صحت میں کلام نہیں لیکن ضمہ ہمارے طرق سے نہیں ہے۔ ۱۲

ع ۳ ۷
جَآءَكُمْ (میں چار جگہ) اور جَآءَنَا میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع
اِذْ جَعَلَ میں بصریؒ اور ہشامؒ ادغام کرتے ہیں۔ اَنْبِئَآءَ کو مدنیؒ باء
موحدہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ سے اور باقی یاء مخففہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں
لَمْ یُؤْتِ۔ مُؤْمِنِیْنَ اور فَلَا تَاْسَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ (ک)
قَالَ رَّجُلٰنِ۔ عَلَیْهِمُ الْبَابَ کو بصریؒ ھا اور میم دونوں کے کسرہ سے۔ حمزہؒ
اور کسائیؒ دونوں کے ضمہ اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے
ہیں۔ (ک) قَالَ رَبِّ۔ عَلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ اور فِی الْاَرْضِ
میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں۔ (امالہ) مُوْسٰی
اور یٰمُوْسٰی میں (دو جگہ) حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ
تقلیل۔ وَاٰتٰکُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اَدْبَارِکُمْ
میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ جَبَّارِیْنَ میں کسائیؒ کے دوریؒ امالہ
ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور سَنَةً میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں (تنبیہ)...
جَبَّارِیْنَ میں بصریؒ امالہ نہیں کرتے۔ اور ورشؒ کے لئے یٰمُوْسٰی کی
ہر وجہ پر اس کی دونوں وجوہ جائز ہیں۔ بعض متاخر شیوخ فتح کیساتھ ع ۴ ۸
فتح اور تقلیل پر تقلیل پڑھتے ہیں۔ ع
عَلَیْهِمْ میں (دونوں جگہ) حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ بیّن ہے (ک)
اٰدَمَ بِالْحَقِّ۔ الْاٰخَرِ اور الْاَرْضِ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی
نقل اور سکتہ جلی ہیں (ک) قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ اور لَاَقْتُلَنَّكَ قَالَ، حمزہؒ کے لئے وقفاً
لَاَقْتُلَنَّكَ میں بخلاف تسہیل۔ اور لِاَقْتُلَكَ میں یاء مفتوحہ سے بخلاف

Marfat.com

ابدال ظاہر ہے۔ (تنبیہ) اِلَيَّ يَدَكَ اور بَعْدَ ذٰلِكَ اور الْاَرْضِ ذٰلِكَ
میں ادغام ممنوع ہے۔ يَدِيَ اِلَيْكَ میں مدنیؒ۔ بصریؒ اور حفصؒ۔ اور ...
اِنِّيَ اَخَافُ میں حرمیؒ اور بصریؒ۔ اور اِنِّيَ اُرِيْدُ میں مدنیؒ یا کو مفتوح
پڑھتے ہیں۔ سَوْءَةَ میں (دونوں جگہ) ورشؒ کا طول و توسط جلی ہے
(ک) ذٰلِكَ كَتَبْنَا۔ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور
کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ رُسُلُنَا کو بصریؒ سین کے اسکان سے ...
رُسْلُنَا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں (ک) بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ۔ ورشؒ کیلئے
كَثِيْرًا۔ الْاٰخِرَةِ اور تَقْدِرُوْا میں ترقیق۔ اور يُصَلَّبُوْا میں تغلیظ
ظاہر ہے۔ (امالہ) النَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔
يٰوَيْلَتٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل۔ ...
اَحْيَاهَا اور اَحْيَا (النَّاسَ) میں بشرط وقف کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
تقلیل۔ جَآءَتْهُمْ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ اور الدُّنْيَا میں حمزہؒ و کسائیؒ
امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) کسائیؒ کے
دوریؒ کے لئے يُوَارِيْ اور فَاُوَارِيَ کا امالہ ہمارے طرق سے نہیں
ہے۔ ع

٥٤ ع ٩
عَذَابٌ اَلِيْمٌ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ
اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے (ک) مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ۔ ورشؒ کیلئے وَاَصْلَحَ
میں تغلیظ اور وَالْاَرْضِ میں نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر
ہیں۔ (ک) يُعَذِّبُ مَنْ۔ اور وَيَغْفِرُ لِمَنْ۔ وَيَغْفِرُ يُطَهِّرَ اور

Marfat.com

فِی الْاٰخِرَۃِ میں ورشؒ کی ترقیق۔ یَّشَآءُ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی
شَیْءٍ اور شَیْئًا میں (دو جگہ) ورشؒ کا طول وتوسط۔ اور وصلاً غلاؔدؒ
کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ اور شَیْئًا میں وقفاً حمزہؒ کی نقل اور ادغام
جلی ہیں۔ (ک) الرَّسُوْلُ لَا۔

لَا یُحْزِنْكَ کو مدنیؒ یا کے ضمہ اور زا کے کسرہ سے
لَا یَحْزُنْكَ اور باقی یا کے فتح اور زا کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔
وَلَمْ تُؤْمِنْ۔ لَمْ یَاْتُوْكَ۔ لَمْ تُؤْتَوْهُ۔ اور بِالْمُؤْمِنِیْنَ میں ورشؒ
وسوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے۔ (ک) الْكَلِمَ مِنْ

لِلسُّحْتِ کو مکیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ حا کے ضمہ سے لِلسُّحُتِ
اور باقی اسکان سے پڑھتے ہیں۔ (ک) مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ۔ (امالہ)
النَّارِ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ یُسَارِعُوْنَ میں کسائیؒ
کے دوریؒ۔ الدُّنْیَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ
تقلیل۔ جَآءُوْكَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ اور التَّوْرٰىةُ میں بصریؒ
ابن ذکوانؒ اور کسائیؒ امالہ قالونؒ بخلاف اور ورشؒ وحمزہؒ تقلیل کرتے
ہیں۔ ع ۱ ۶ع

(ک) یَحْكُمُ بِهَا۔ النَّبِیُّوْنَ کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ کے
اثبات سے بمد واجب۔ اور باقی یاء مشددہ سے ہمزہ ومد کے
بغیر پڑھتے ہیں۔ ورشؒ کا مد بدل اور شُهَدَآءَ میں وقفاً ہشامؒ
وحمزہؒ کی وجوہ ثلاثہ وقفی جلی ہیں۔ وَاخْشَوْنِ ی وَلَا تَشْتَرُوْا میں

بصریؒ وصلاً اثبات یا کرتے ہیں۔ الْکٰفِرُوْنَ ۔ الْخَیْرٰتِ اور کَثِیْرًا میں
ورشؒ کی ترقیق اور عَلَیْھِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے۔
وَالْعَیْنَ ... وَالْاَنْفَ ... وَالْاُذُنَ ... وَالسِّنَّ اور
وَالْجُرُوْحَ کسائیؒ (بر بناءِ استیناف) پانچوں کو رفع سے وَالْعَیْنُ
بِالْعَیْنِ وَالْاَنْفُ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنُ بِالْاُذُنِ وَالسِّنُّ
بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحُ ۔ مکیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ پہلے چاروں کلمات کو
(بر بناءِ عطف) نصب سے ۔ اور (بروئے استیناف) وَالْجُرُوْحُ
کے رفع سے ۔ اور باقی، پانچوں کے نصب سے پڑھتے ہیں۔
وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ مدنیؒ دونوں کو ذال کے اسکان سے وَالْاُذْنَ
بِالْاُذْنِ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ فَھُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ
کا اسکان ھا ظاہر ہے۔ (ک) مَرْیَمَ مُصَدِّقًا اور فِیْهِ ھُدًی
وَلْیَحْکُمْ حمزہؒ (لام کو لام کَیْ مان کر) لام کے کسرہ اور میم کے
نصب سے وَلِیَحْکُمَ (مضارع منصوب) اور باقی (امر قرار دیکر)
لام کے اسکان اور میم کی[1] جزم سے پڑھتے ہیں (ک) الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ۔
وَاَنِ احْکُمْ کو وصلاً حرمیؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ نون کے ضمہ سے اور باقی کسرہ
سے پڑھتے ہیں اور ابتداء باجماع ہمزۂ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔
(تنبیہ) بِبَعْضِ ذُنُوْبِھِمْ میں ادغام منع ہے۔
یَبْغُوْنَ کو شامیؒ تاءِ خطاب سے تَبْغُوْنَ اور باقی یاءِ غیب
سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) التَّوْرٰىةَ اور التَّوْرٰىةِ میں (دو جگہ)

[1] حضرة الشیخ فتح محمدؒ نے اس کی تصحیح "کے جزم" بلفظ مذکر سے فرمائی ہے۔ ۱۲ ط۔

بصریؒ ابن ذکوانؒ اور کسائیؒ امالہ۔ قالونؒ بخلاف اور ورشؒ و حمزہؒ تقلیل ھُدًی میں (دو جگہ) (بشرط وقف) اور وَھُدًی میں نیز بشرط وقف اور اتٰکُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اٰثَارِھِمْ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل بِعِیْسَی (ابْنِ مَرْیَمَ) میں بشرط وقف حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل جَآءَكَ اور شَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ اور النَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں ع

اَوْلِیَآءَ میں ہشامؒ و حمزہؒ کے لئے ابدال کی وجوہ ثلاثہ وقفی صحیح[۱] ہیں۔

(ک) یَقُوْلُوْنَ نَخْشٰی۔ ورشؒ کے لئے دَآئِرَۃٌ میں ترقیق اور حمزہؒ کیلئے اسمیں اور لَاْئِمٍ میں مدو قصر کے ساتھ تسہیل۔ یَّاْتِیَ۔ یَاْتِی الْمُؤْمِنِیْنَ یُؤْتِیْهِ اور وَیُؤْتُوْنَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔

وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ) کو حرمیؒ اور شامیؒ (بر بناء استیناف) واو عاطفہ کے حذف اور لام کے رفع سے یَقُوْلُ اور بصریؒ (بروئے عطف) واو کے اثبات اور لام کے نصب سے وَیَقُوْلَ اور کوفی بھی واو کے اثبات مگر لام کے رفع سے پڑھتے ہیں۔ حرمی اور شامی مصاحف میں بحذف واو اور باقی میں باثبات مرسوم تھا۔

مَنْ یَّرْتَدَّ کو مدنیؒ اور شامیؒ (بلغتِ حجاز) دالین مخففین سے... (جنمیں سے پہلی مکسورہ اور دوسری مجزومہ ہے) یَرْتَدِدْ اور باقی... (بلغتِ تمیم) ایک دال مشدّدہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ امام اور مصحف مدینہ و شام میں دو اور باقی میں ایک دال مرسوم تھی۔ (تنبیہ) وَلَا

ع ۱ ۷

[۱] اصل میں "صحیح" کا لفظ ہے لیکن اسلوب بیان کے موافق "جلی" وغیرہ کا لفظ ہے۔ ۱۲ ط

Marfat.com

یخافون لومۃ میں ادغام منع ہے۔ یشاءُ میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی۔ اور الصلوٰۃ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے (ک) حزب اللہ ھم... (امالہ) والنصٰری اور فتری (الذین) میں بشرط وقف بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور اس میں وصلاً سوسیؒ بخلاف یسارعون میں کسائیؒ کے دوریؒ نخشیٰ اور فعسیٰ (اللہ) میں بشرط وقف حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ دائرۃ میں کسائیؒ۔ اور الکٰفرین میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۸ ۱۲

ھزوًا کو (دونوں جگہ) حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ زا کے ضمہ اور ہمزہ سے ھزؤًا۔ اور حمزہؒ وصلاً زا کے اسکان اور ہمزہ سے ھزْءًا (اور وقفاً حسب قاعدہ نقل و ابدال سے مگر یہاں وقف سائغ نہیں ہے) اور حفصؒ زا کے ضمہ اور واو سے پڑھتے ہیں۔

والکفار کو بصریؒ اور کسائیؒ (موصول مجرور پر عطف کرکے) را کے خفض سے والکفارِ اور باقی (موصول منصوب پر عطف کرکے) نصب سے پڑھتے ہیں۔ اولیاءَ میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ ثلاثہ وقفی۔ مؤمنین۔ اور لبئس میں (۲ جگہ) ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال۔ اور الصلوٰۃ میں ورشؒ کی تغلیظ ظاہر ہے۔ ھل تنقمون میں ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ القردۃ۔ والخنازیر۔ کثیرًا (میں ۲ جگہ) اور وکثیرٌ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔

وعبد الطاغوت۔ حمزہؒ وعبُدَ کو باءِ موحدہ کے ضمہ سے

Marfat.com

(اسم مضاف) اور دوسرے کلمہ کو تاء فوقانیہ کے خفض سے وَعَبُدَ...
الطَّاغُوتِ (باضافت) اور باقی وَعَبَدَ کو با کے فتح سے (ماضی)
اور دوسرے کلمہ کو (بر بناء مفعولیت) تا کے نصب سے پڑھتے ہیں...
(ک) اَعْلَمُ بِمَا ۔ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ (دو جگہ) اور عَنْ قَوْلِهِمُ
الْاِثْمَ میں بصریؒ ھا اور میم دونوں کے کسرہ سے ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ دونوں
کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں ۔
السُّحْتَ کو (دونوں جگہ) مکیؒ ۔ بصریؒ ۔ اور کسائیؒ حا کے ضمہ سے
السُّحُتَ اور باقی اسکان سے پڑھتے ہیں ۔ (ک) يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ
میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں ۔ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰی میں
حرمیؒ اور بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں ۔ اِلَيْهِمْ میں حمزہؒ کیلئے
ھا کا ضمہ جلی ہے (امالہ) وَالْكُفَّارِ میں بصریؒ اور دوریؒ (ورشؒ چونکہ
نصب سے پڑھتے ہیں اسلئے تقلیل نہیں کرتے) جَآءُوكُمْ میں ابن ذکوانؒ
وحمزہؒ ۔ وَتَرٰی میں بصریؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل ۔ يُسَارِعُونَ میں
کسائیؒ کے دوریؒ ۔ لَا يَنْهٰهُمُ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل...
مَغْلُولَةٌ ۔ اَلْقِيٰمَةِ اور مُقْتَصِدَةٌ میں کسائیؒ اور التَّوْرٰىةَ میں بصریؒ ۔ ابن
ذکوانؒ اور کسائیؒ امالہ قالونؒ بخلاف اور ورشؒ وحمزہؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ ع ۹ ع ۱۳
رِسٰلَتَهٗ کو مدنیؒ ۔ شامیؒ اور ابو بکرؒ لام کے بعد الف جمع کے
اثبات اور تاء و ھا کے کسرہ سے رِسٰلٰتِهٖ اور باقی تا کے نصب
اور ھا کے ضمہ سے الف جمع کے بغیر پڑھتے ہیں ۔ شَيْءٍ میں ورشؒ

Marfat.com

کا طول و توسّط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ کَثِیْرًا (میں دو جگہ) کَثِیْرٌ۔ بَصِیْرٌ۔ وَیَسْتَغْفِرُوْنَهٗ اور غیرہ میں ورشؒ کی ترقیق۔ فَلَا تَاْسَ۔ یَاْکُلٰنِ اور یُؤْفَکُوْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔

وَالصّٰبِئُوْنَ کو مدنیؒ باءِ موحدہ کے ضمہ سے ہمزہ کے بغیر... وَالصّٰبُوْنَ اور باقی باءِ موحدہ مکسورہ کے بعد ہمزۂ مضمومہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ اور اگر اس پر وقف کریں (وقف سائغ نہیں ہے) تو حمزہؒ کے لئے ہمزہ کی تسہیل کالواو۔ ابدال بیاءِ مضمومہ اور با کو ضمہ دیکر ہمزہ کا حذف تین۳ وجوہ ہوں گی۔ عَلَیْهِمْ (میں دو۲ جگہ) اور اِلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے۔

اَلَّا تَکُوْنَ کو بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ (اَنْ کو مخففہ از ثقیلہ قرار دیکر) نون کے رفع سے اَلَّا تَکُوْنُ اور باقی (اَنْ کو ناصبہ مان کر) نصب سے پڑھتے ہیں۔ (ک) اِنَّ اللّٰهَ هُوَ۔ وَمَاْوٰىهُ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ (ک) ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ۔ عَذَابٌ اَلِیْمٌ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل و عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے (ک) نُبَیِّنُ لَهُمُ اور الْاٰیٰتِ ثُمَّ۔ اور وَاللّٰهُ هُوَ۔ قَدْ ضَلُّوْا میں ورشؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) السَّبِیْلِ لُعِنَ (امالہ) النَّاسِ میں دوریؒ۔ الْکٰفِرِیْنَ (میں دو۲ جگہ) اور اَنْصَارٍ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل التَّوْرٰىةَ میں بصریؒ۔ ابن ذکوانؒ اور کسائیؒ امالہ قالونؒ بخلاف اور ورشؒ و حمزہؒ... تقلیل۔ وَالنَّصٰرٰی میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ جَآءَهُمْ

Marfat.com

میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ ۔ لاَ تَهْوٰى اور وَمَاْوٰىهُ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل ثَلٰثَةٍ میں بلا خلاف اور صِدِّیْقَةٌ میں بخلاف کسائیؒ اور اَنّٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

لَبِئْسَ (میں دو جگہ) یُؤْمِنُوْنَ اور لَا نُؤْمِنُ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ کَثِیْرًا (میں دو جگہ) اور لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق اور عَلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ وَالنَّبِیِّ کو مدنی یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ مکسورہ کے اثبات سے بمد واجب اور باقی یاء مشددہ مکسورہ سے ہمزہ اور مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔

(تنبیہ) یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا میں ادغام نہیں ہوتا۔ (امالہ) وَعِیْسَی (ابْنِ مَرْیَمَ) میں بشرط وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ تَرٰى (میں دو جگہ) اور نَصٰرٰى میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ النَّاسِ میں دوریؒ اور جَآءَنَا میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

(ک) رَزَقَکُمْ۔ مُؤْمِنُوْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ لَا یُؤَاخِذُکُمْ اور یُؤَاخِذُکُمْ میں ورشؒ واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں انمیں مد بدل نہیں ہوتا۔

عَقَّدْتُّمْ کو ابن ذکوانؒ عین کے بعد الف کے اثبات اور قاف کی تخفیف سے عٰقَدْتُّمْ۔ ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ الف کے بغیر قاف کی تخفیف سے عَقَدْتُّمْ اور باقی بھی الف کے بغیر

Marfat.com

مگر قاف کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ الْاِیْمَانَ میں ورشؒ کی نقل۔ اور
وقفاً حمزہؒ کی نقل و سکتہ۔ تَحْرِیْرُ اور وَالْمَیْسِرُ میں ورشؒ کی ترقیق بیّن
ہے۔ (ک) تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ۔ اور ذٰلِكَ كَفَّارَةٌ۔ الصَّلٰوةِ میں ورشؒ
کی تغلیظ جلی ہے (ک) الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ۔ اور الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ۔ وَاَحْسَنُوْا
میں حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ (امالہ) رَقَبَةٍ میں کسائیؒ امالہ
کرتے ہیں۔ ع

١٢ ع ٢

بِشَیْءٍ اور شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسّط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف
اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے (ک) الصَّیْدُ تَنَالُهٗ۔ (تنبیہ) بَعْدَ ذٰلِكَ
میں ادغام نہیں ہوتا۔ عَذَابٌ اَلِیْمٌ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ
کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے

فَجَزَآءٌ مِّثْلُ حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ فَجَزَآءٌ تنوین کے بغیر
اور مِثْلِ لام کے خفض سے یعنی فَجَزَآءُ مِثْلِ (باضافت) اور
کوفیؒ ہمزہ کی تنوین اور لام کے رفع سے پڑھتے ہیں۔ (ک) يَحْكُمُ بِهٖ
اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مدنیؒ اور شامیؒ كَفَّارَةُ تنوین کے بغیر
اور طَعَامِ میم کے خفض سے یعنی اَوْ كَفَّارَةُ طَعَامِ (باضافت)
اور باقی تا کی تنوین اور میم کے رفع سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) یہاں
مَسٰکِیْنَ کے بجمع پڑھنے پر اجماع ہے۔ مگر رسم میں اختلاف[1] تھا۔ (ک)
طَعَامُ مَسٰکِیْنَ۔ تنبیہ اُحِلَّ لَکُمْ میں ادغام کبیر نہیں ہو سکتا۔
قِیٰمًا کو شامیؒ الف کے حذف سے قِیَمًا اور باقی یا کے بعد

[1] صرف بعض مصاحف میں مَسَاكِيْنَ بالف مرسوم تھا۔ ۱۲ ط

Marfat.com

الف کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ وَالْقَلَآئِدَ میں حمزہ وقفاً مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ (ک) وَالْقَلَآئِدَ ذٰلِكَ۔ اور یَعْلَمُ مَا (دو جگہ) اور اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ (امالہ) اِعْتَدٰی میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل۔ وَلِلسَّيَّارَةِ میں کسائی بخلاف اور لِلنَّاسِ میں دوری امالہ کرتے ہیں۔ تنبیہ عفا واوی ہے اسمیں امالہ نہیں ہوتا ع ١٣

اَشْيَآءَ اِنْ میں حرمی اور بصری ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں۔ تَسُؤْكُمْ ابدال سے مستثنیٰ ہے البتہ حمزہ وقفاً ابدال کرتے ہیں.... يُنَزَّلُ کو مکی اور بصری نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے يُنْزَلُ اور باقی نون کے فتح اور زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ الْقُرْاٰنُ میں مکی نقل۔ اور قَدْ سَاَلَهَا میں بصری۔ ہشام۔ حمزہ اور کسائی ادغام۔ بَحِيْرَةٍ اور عُثِرَ میں ورش ترقیق اور قِيْلَ میں ہشام وکسائی اشمام بالضمہ کرتے ہیں۔ (ک) قِيْلَ لَهُمْ۔ اٰبَآءَنَا میں حمزہ وقفاً مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں شَيْـًٔا میں ورش کا طول وتوسط اور وصلاً خلاد کا بخلاف اور خلف کا سکتہ بیّن ہے۔ (ک) الْمَوْتِ تَحْبِسُوْنَهُمَا۔ الصَّلٰوةِ میں ورش کی تغلیظ جلی ہے۔ اِنِ ارْتَبْتُمْ میں تفخیم پر اجماع ہے۔ الْاٰثِمِيْنَ میں ورش کی نقل وبدل اور وقفاً حمزہ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں۔

اسْتَحَقَّ کو حرمی۔ بصری۔ شامی۔ ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی تا کے ضمہ اور حا کے کسرہ سے اسْتُحِقَّ (مجہول) اور حفص دونوں کے فتح سے (معروف) پڑھتے ہیں۔ اور اگر اس سے ابتدا کریں تو حفص ہمزہ

Marfat.com

وصلیہ مکسورہ سے اور باقی ہمزۂ وصلیہ مضمومہ سے ابتداء کرتے ہیں۔۔۔۔
عَلَیۡھِمُ الۡاَوۡلَیٰنِ کو بصریؒ ھا اور میم دونوں کے کسرہ سے۔ حمزہؒ اور کسائیؒ
دونوں کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔
الۡاَوۡلَیٰنِ کو ابو بکرؒ اور حمزہؒ واو مشدّدہ مفتوحہ لام مکسورہ۔ یاء ساکنہ
اور نون مفتوحہ سے الف کے بغیر الۡاَوَّلِیۡنَ (اول کی جمع) اور باقی واو
ساکنہ مخففہ۔ لام مفتوحہ۔ یاء مفتوحہ کے بعد اثبات الف اور نون کے کسرہ
سے (اَوۡلیٰ کا تثنیہ) پڑھتے ہیں۔ یَاۡتُوۡا میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ظاہر
ہے۔ (امالہ) کٰفِرِیۡنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ قُرۡبیٰ میں
حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اور اَدۡنیٰ میں حمزہؒ
۱۴ ع ۴ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع
الۡغُیُوۡبِ کو ابو بکرؒ اور حمزہؒ غین معجمہ کے کسرہ سے الۡغِیُوۡبِ
اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔
الۡقُدُسِ کو مکیؒ دال کے اسکان سے الۡقُدۡسِ اور باقی ضمہ سے
پڑھتے ہیں۔ وَالۡاِنۡجِیۡلَ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور
سکتہ جلی ہیں۔ وَاِذۡ تَخۡلُقُ۔ اور وَاِذۡ تُخۡرِجُ اور قَدۡ صَدَقۡتَنَا میں
بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ کَھَیۡـَٔۃِ میں ورشؒ
کا طول وتوسط بیّن ہے۔
فَتَکُوۡنُ طَیۡرًا کو مدنیؒ طا کے بعد الف کے اثبات اور پھر
ہمزہ مکسورہ بمد واجب سے طٰٓئِرًا اور باقی طا کے بعد یاء ساکنہ سے

Marfat.com

الف و ہمزہ کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم بحذفِ الف ہے۔ طَیۡرًا۔ سِحۡرٌ اور خَیۡرٌ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ بِاِذۡنِیۡ میں حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ اِذۡ جِئۡتَهُمۡ میں بصریؒ اور ہشامؒ ادغام اور سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔

اِلَّا سِحۡرٌ کو حمزہؒ اور کسائیؒ سین کے فتح پھر اثبات الف اور حا کے کسرہ سے سٰحِرٌ اور باقی سین کے کسرہ اور حا کے اسکان سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔

هَلۡ یَسۡتَطِیۡعُ رَبُّكَ کسائیؒ فعل کو تاءِ خطاب اور اسم کو با کے نصب سے اور حسبِ قاعدہ لام کا تا میں ادغام کر کے هَلۡ تَّسۡتَطِیۡعُ رَبَّكَ اور باقی فعل کو یاءِ غیب اور اسم کو با کے رفع سے پڑھتے ہیں۔ اَنۡ یُّنَزِّلَ کو مکیؒ اور بصریؒ نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے یُنۡزِلَ۔ اور باقی نون کے فتح اور زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ السَّمَآءِ میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی۔ اور مُؤۡمِنِیۡنَ اور نَاۡکُلَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔

مُنَزِّلُهَا کو مکیؒ اور بصریؒ (اپنے قاعدہ کے مطابق) اور حمزہؒ و کسائیؒ (بطور خاص) نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے مُنۡزِلُهَا اور باقی نون کے فتح اور زا کی تشدید سے۔ اور فَاِنِّیۡۤ اُعَذِّبُهٗ کی یا کو مدنیؒ مفتوح پڑھتے ہیں (امالہ) یٰعِیۡسَی (ابۡنَ مَرۡیَمَ) (میں دو جگہ) بشرط وقف الۡمَوۡتٰی۔ اور عِیۡسَی (ابۡنُ مَرۡیَمَ) میں بشرط وقف

حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور وَالتَّوْرٰىةَ میں
بصریؒ۔ ابن ذکوانؒ اور کسائیؒ امالہ۔ قالونؒ بخلاف اور ورشؒ و حمزہؒ تقلیل ۱۵
کرتے ہیں۔ ع ع
ءَاَنْتَ کو ہشامؒ بخلاف اور قالونؒ و بصریؒ ادخال الف اور ہمزہ ۵
ثانیہ کی تسہیل سے۔ ہشامؒ بوجہ ثانی ادخال و تحقیق سے ورشؒ بوجہ اول
اور مکیؒ تسہیل سے۔ ورشؒ بوجہ ثانی اُس کے ابدال سے بمد لازم۔
اور باقی ادخال کے بغیر تحقیق سے۔ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ میں مدنیؒ۔ بصریؒ
شامیؒ اور حفصؒ اور لِیْ اَنْ میں حرمیؒ اور بصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں
(ک) تَعْلَمُ مَّا۔ اور وَلَآ اَعْلَمُ مَّا
اَلْغُيُوْبِ کو ابوبکرؒ اور حمزہؒ غین معجمہ کے کسرہ سے اَلْغِيُوْبِ
اور باقی ضمہ سے۔ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ کو حرمیؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ وصلاً
نون کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں اور ابتداء باجماع ہمزہ
وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔ عَلَيْهِمْ میں (دو جگہ) حمزہؒ کیلئے ھا کا
ضمہ۔ اور شَيْءٍ میں (دو جگہ) ورشؒ کا طول و توسط۔ اور وصلاً...
خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے۔ تَغْفِرْ لَهُمْ میں دوریؒ
بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) قَالَ اللّٰهُ هٰذَا
هٰذَا يَوْمُ کو مدنیؒ ظرفیت کی بنا پر) میم کے نصب سے
هٰذَا يَوْمَ اور باقی (بر بناء خبریت) رفع سے پڑھتے ہیں وَهُوَ
میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کے لئے ھا کا سکون ظاہر ہے۔ (امالہ)

يٰعِيْسَى (ابْنَ مَرْيَمَ) میں بشرط وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور لِلنَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱۶

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی چھ ہیں۔ ۱ يَدِىَ اِلَيْكَ میں مدنیؒ، بصریؒ اور حفصؒ ۲ اِنِّىٓ اَخَافُ ۳ اور لِىٓ اَنْ میں حرمیؒ وبصریؒ ۴ اِنِّىٓ اُرِيْدُ ۵ اور فَاِنِّىٓ اُعَذِّبُهٗ میں مدنیؒ اور ۶ وَاُمِّىَ اِلٰهَيْنِ میں مدنیؒ، بصریؒ، شامیؒ اور حفصؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں اور زائدہ ایک ہے وَاخْشَوْنِ ىٓ وَلَا تَشْتَرُوْا میں بصریؒ وصلاً اثبات کرتے ہیں۔ ادغام کبیر باون ۵۲ (مثلین کے ۲۷۔ متقاربین کے ۲۵) اور جائز صغیر مختلف فیہ سولہ ۱۶ ہیں۔

(المرسوم) اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِىْ میں واو ساکنہ کے بعد ہمزہ متطرفہ مفتوحہ بصورت الف۔ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ اور اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ میں باجماع مصاحف اور نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا میں اکثر مصاحف میں ہمزہ متطرفہ مضمومہ بعد از الف بصورت واو۔ اسکے قبل کا الف محذوف اور اس کے بعد الف زائدہ۔ اور مؤخر الذکر بعض مصاحف میں حسب قاعدہ اَبْنٰٓءُ ہے ہمزہ بے صورت سے۔ دَآئِرَةٌ اکثر مصاحف میں حسب قاعدہ ہمزہ باصورت سے۔ اور بعض میں دَآءِرَةٌ ہمزہ بے صورت سے۔ اَكّٰلُوْنَ اور بٰلِغَ الْكَعْبَةِ بحذف الف مرسوم تھے۔

سُورۂ انعام

باعتبار اکثر مکیہ ہے (آیات ۲۱ و ۲۲ اور آیت ۹۱ اور آیات ۱۵۱ تا ۱۵۳ مدنیہ ہیں) اور اس کی آیتیں کوفی ۱۶۵۔ شامی اور بصری ---

Marfat.com

۱۶۶ اور حجازی ۱۶۷ ہیں ایک سو چونسٹھ جگہ اجماع اور — چار جگہ اختلاف[1] ہے ۱ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ پر حجازی ۲ پہلے بِوَكِيْلٍ پر جو رکوع میں ہے۔ کوفی ۳ کُنْ فَيَكُوْنُ ۴ اور رَبِّيْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ پر غیر کوفی علماء آیت شمار کرتے ہیں۔

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ سے وَالنُّوْرَ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین ایک سو اکہتر ۱۷۱ ہیں۔[2] قالون مع کسائی تیس ۳۰۔ بصری بارہ ورش چوراسی ۸۴ (بسم اللہ پر ۶۰۔ ترک پر ۲۴) مکی مع عاصم تیس ۳۰۔ شامی مع خلاد بارہ ۱۲۔ اور حمزہ تین ۳

[1] ان اختلافی مقامات میں سے کوفی ایک جگہ۔ بصری اور شامی دو جگہ اور حجازی تین جگہ آیت مانتے ہیں۔ صاحب اتحاف نے پانچ جگہ اختلاف بتایا ہے۔ اور مِنْ طِيْنٍ پر مدنی اول آیت لکھی ہے۔ مگر یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ اُن تینوں مقامات میں سے ایک مقام پر یا اجماعی مواقع میں سے ایک جگہ مدنی اوّل آیت نہ ہو۔ ورنہ تعداد مسلمہ سے ایک آیت بڑھ جائیگی۔ علامہ بناءؒ کا بیان ایسی جگہ اکثر غیر واضح ہوتا ہے۔ ۱۲

[2] ۱-۳ قالون کیلئے وَهُوَ بسکون ها۔ شَيْءٍ بغیر مد اور قَدِيْرٌ کے طول بسکون پر الرَّحِيْمِ کا طول۔ روم اور وصل اور انمیں سے ہر ایک پر وَالنُّوْرَ میں صرف طول پھر ۴-۶ قَدِيْرٌ کے توسط بسکون پر۔ پھر ۷-۹ قصر بسکون پر اسی طرح تین تین۔ اور پھر ۱۰-۱۸ قَدِيْرٌ کے اشمام کی وجوہ ثلاثہ پر یہی نو وجوہ ۱۹-۲۱ قَدِيْرٌ کے روم پر الرَّحِيْمِ اور وَالنُّوْرَ کا طول پھر دونوں کا توسط اور پھر قصر ۲۲-۲۷ قَدِيْرٌ کے روم پر الرَّحِيْمِ کا روم اور وصل اور ان پر وَالنُّوْرَ کی وجوہ ثلاثہ ۲۸-۳۰ وصل کل پر وَالنُّوْرَ کی وجوہ ثلاثہ پڑھو کسائی مندرج ہوگئے ۱-۶ بصری کیلئے ترک پر سکتہ کے ساتھ قَدِيْرٌ کے اسکان اور پھر اشمام کی وجوہ ثلاثہ پر وَالنُّوْرَ میں وہی وجوہ ۷-۱۲ اور قَدِيْرٌ کے روم بسکتہ اور وصل پر وَالنُّوْرَ کی وجوہ ثلاثہ پڑھ کر۔ ورش کے لئے وَهُوَ بضم ها اور شَيْءٍ کے توسط پر بسم اللہ کے ساتھ قالون کے مانند ۳۰ وجوہ اور ترک پر بصری کے مانند بارہ ۱۲ وجوہ۔ اور پھر شَيْءٍ کے طول پر یہی بیالیس ۴۲

(باقی بر صفحہ آئندہ)

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(ک) خَلَقَكُمۡ۔ وَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا۔ وَفِی الۡاَرۡضِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ سِرَّكُمۡ۔ سِحۡرٌ اور سَخِرُوۡا میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے (ک) وَیَعۡلَمُ مَا۔ تَاۡتِیۡهِمۡ اور یَاۡتِیۡهِمۡ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ جَآءَهُمۡ میں حمزہؒ کے لئے وقفاً مد وقصر کے ساتھ تسہیل اور یَسۡتَهۡزِءُوۡنَ میں (۲ دو جگہ) تسہیل کالواو۔ ابدال بیاءِ مضمومہ۔ اور زا کو ضمہ دیکر ہمزہ کا حذف اور عَلَیۡهِمۡ میں (۲ دو جگہ) حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ بیّن ہے۔ مِدۡرَارًا اور قِرۡطَاسٍ میں تفخیم پر اجماع ہے۔ وَاَنۡشَاۡنَا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ قَرۡنًا اٰخَرِیۡنَ میں ورشؒ کی نقل اور مدّ بدل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدمِ سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔ (ک) عَلَیۡكَ كِتٰبًا۔ وَلَقَدِ اسۡتُهۡزِئَ کو حرمیؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ دال کے ضمّہ سے۔ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور ابتدا باجماع ہمزۂ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔ (امالہ) قَضٰی۔ اور مُسَمًّی میں بشرط وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ جَآءَهُمۡ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ اور فَحَاقَ میں حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۷

ورشؒ کے لئے سِیۡرُوۡا۔ خَسِرُوۡا (میں ۲ دو جگہ) اَغَیۡرَ۔ الۡقَاهِرُ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) وجوہ۔ پھر شَیۡءٍ بغیر مد پر مکیؒ کے لئے قالونؒ کے مانند ۳۰ وجوہ پڑھو عاصمؒ مندرج ہو گئے۔ شامیؒ کو بصریؒ کی طرح پڑھو وصل میں خلادؒ مندرج ہو گئے۔ اب حمزہؒ کے لئے شَیۡءٍ اور لام تعریف کے سکتہ پر وصل کی وجوہ ثلاثہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب یہاں ۵۰ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

اور لِاُنْذِرَكُمْ میں ترقیق اور وَالْاَرْضِ میں نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل و سکتہ۔ لَا یُؤْمِنُوْنَ میں (دو جگہ) ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ وَهُوَ (میں چار جگہ) اور فَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا ظاہر ہے۔ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ میں مدنیؒ۔ اور اِنِّیْٓ اَخَافُ میں حرمیؒ اور بصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔

مَنْ یُّصْرَفْ کو ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یاء تحتانیہ کے فتح اور را کے کسرہ سے مَنْ یَّصْرِفْ (معروف) اور باقی یا کے ضمہ اور را کے فتح سے (مجہول) پڑھتے ہیں۔ (ک) اِلَّا هُوَ وَاِنْ۔ شَیْءٍ میں (دو جگہ) ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ اور الْقُرْاٰنُ میں مکیؒ کی نقل جلی ہے۔ اَئِنَّكُمْ کو قالونؒ وبصریؒ ادخال الف اور ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے۔ ورشؒ و مکیؒ صرف تسہیل سے۔ ہشامؒ بخلاف ادخال و تحقیق سے اور باقی بلا ادخال تحقیق سے پڑھتے ہیں۔ یہی ہشامؒ کی دوسری وجہ ہے۔ ہمزہ ثانیہ بصورت یا مرسوم ہے۔ اٰلِهَةً اُخْرٰی میں ورشؒ کی نقل اور مد بدل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ۔ اور اَبْنَآءَهُمْ میں وقفاً حمزہؒ کے لئے مد و قصر کے ساتھ ہمزہ متوسطہ کی تسہیل جلی ہے۔ (امالہ) الرَّحْمَةَ اور شَهَادَةً میں کسائیؒ۔ وَالنَّهَارِ میں بصریؒ ودوریؒ... امالہ ورشؒ تقلیل۔ اور اُخْرٰی میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۸ اَظْلَمُ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے (ک) اَظْلَمُ مِمَّنِ۔ اور كَذَّبَ

بِاٰیٰتِ ۔ بِاٰیٰتِنَا میں حمزہؒ وقفاً یاءِ مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں (ک)
ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ

لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یَکُنْ کو یاءِ تذکیر سے اور اسم کو تا کے نصب سے لَمْ یَكُنْ فِتْنَتَهُمْ ۔ مدنی ۔ بصریؒ اور ابوبکرؒ... تَكُنْ کو تاءِ تانیث سے اور اسم کو نصب سے لَمْ تَكُنْ فِتْنَتَهُمْ اور باقی فعل کو تاءِ تانیث سے اور اسم کو رفع سے پڑھتے ہیں۔

وَاللّٰهِ رَبِّنَا کو حمزہؒ اور کسائیؒ (بتقدیر حرف ندا) با کے نصب سے وَاللّٰهِ رَبَّنَا ۔ اور باقی (اسم جلالہ کی صفت قرار دیکر) خفض سے پڑھتے ہیں۔ لَا یُؤْمِنُوْا اور الْمُؤْمِنِیْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ اَسَاطِیْرُ میں ورشؒ کی ترقیق ۔ اور الْاَوَّلِیْنَ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً... حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔

وَلَا نُكَذِّبَ اور وَنَكُوْنَ کو حرمیؒ ۔ بصریؒ ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ (نُرَدُّ پر عطف کر کے) با اور نون کے رفع سے وَلَا نُكَذِّبُ اور وَنَكُوْنُ ۔ شامیؒ پہلے کو رفع سے (اور اَنْ مقدر مان کر) دوسرے کے نصب سے وَلَا نُكَذِّبُ اور وَنَكُوْنَ اور حفصؒ وحمزہؒ دونوں کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ (ک) وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰیٰتِ اور الْعَذَابَ بِمَا (امالہ) اَفْتَرٰی اور تَرٰی میں (دو جگہ) بصریؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اِذَا اِنَّهُمْ میں کسائیؒ کے دوریؒ ۔ جَآءُوْكَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ النَّارِ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل ۔ الدُّنْیَا میں حمزہؒ وکسائیؒ

Marfat.com

امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اور بلی ہیں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور
ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) بَدَا واوی ہے اسمیں امالہ
نہیں ہوتا۔ ع ۳ ع ۹
خسر۔ یزہ ون۔ الاخرۃ۔ خیر۔ قادر۔ یطیر۔ اور آغیر میں ورشؒ
کی ترقیق جلی ہے۔
وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ شامیؒ وَلَدَارُ کو ایک لام مفتوحہ (یعنی صرف
لام ابتدائیہ) اور دال کی تخفیف سے لام تعریف کے بغیر اور (بربناء
اضافت) تا کے خفض سے وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ اور باقی وَلَلدَّارُ...
لامین (یعنی لام ابتداء اور لام تعریف) سے لام تعریف کا دال میں
ادغام کرکے اور (بربناء نعت) تا کے رفع سے پڑھتے ہیں مصحف
شام میں ایک اور باقی مصاحف میں دو لام مرسوم تھے۔
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یاء غیب سے
اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ اور باقی تاء خطاب سے لَیُحْزِنُكَ کو مدنیؒ یا کے
ضمہ اور زا کے کسرہ سے لَیُحْزِنُكَ اور باقی یا کے فتح اور زا کے ضمہ
سے پڑھتے ہیں۔
لَا یُکْذِبُوْنَكَ کو مدنیؒ اور کسائیؒ کاف کے اسکان اور ذال
کی تخفیف سے لَا یُکْذِبُوْنَكَ اور باقی کاف کے فتح اور
ذال کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ (ک) وَلَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِ۔ وَلَقَدْ
جَآءَكَ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ اِعْرَاضُهُمْ

Marfat.com

میں تفخیم پر اجماع ہے۔ فَبِاَيِّهِمْ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال اور بِاٰيَةٍ میں وقفاً حمزہؒ کا یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال جلی ہے۔ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ کو مکیؒ نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے اَنْ يُّنْزِلَ اور باقی نون کے فتح اور زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ یعنی یہاں بصریؒ اپنے قاعدہ کے خلاف فتح اور تشدید سے پڑھنے والوں کے ساتھ ہیں۔ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ۔ شَيْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے مَنْ يَّشَاِ اور وَمَنْ يَّشَاْ ابدال سے مستثنیٰ ہیں۔ صِرَاطٍ کو خلفؒ اشمام بالزا سے۔ قنبلؒ سین سے اور باقی صاد خالص سے اَرَءَيْتَكُمْ کو مدنیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے نیز ورشؒ اس کے ابدال سے بمد لازم اور کسائیؒ اس کے حذف سے.. پڑھتے ہیں (امالہ) جَآءَتْهُمْ۔ جَآءَ اَتٰى اور شَآءَ میں (دو جگہ) ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ الدُّنْيَا اور وَالْمَوْتٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اٰتٰىهُمْ۔ الْهُدٰى اور اٰتٰىكُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور بِاٰيَةٍ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ۴

بِالْبَاْسَآءِ اور بَاْسُنَا میں سوسیؒ کا ابدال اور اِذْ جَآءَهُمْ میں بصریؒ اور ہشامؒ کا ادغام ظاہر ہے (ک)، وَزَيَّنَ لَهُمْ۔ مَا ذُكِّرُوْا۔ دَابِرُ اور غَيْرُ اور وَالْبَصِيْرُ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔

فَتَحْنَا کو شامیؒ تا کی تشدید سے فَتَّحْنَا۔ اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ عَلَيْهِمْ میں (دو جگہ) حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ شَيْءٍ میں ورشؒ

Marfat.com

کا طول و توسط۔ اور وقفاً ہشام اور حمزہ کی نقل اور ادغام۔ ظَلَمُوْا اور وَاَصْلَحَ میں
ورش کی تغلیظ ظاہر ہے۔ اَرَءَیْتُمْ اور اَرَءَیْتَکُمْ کو مدنی ہمزہ ثانیہ کی
تسہیل سے۔ نیز ورش اس کے ابدال سے بمد لازم۔ اور کسائی اس
کے حذف سے پڑھتے ہیں۔ یَاْتِیْنَکُمْ میں ورش وسوسی کا ابدال جلی ہے
(ک) الْاٰیٰتِ ثُمَّ۔ یَصْدِفُوْنَ کو حمزہ اور کسائی اشمام بالزا سے اور باقی
صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔ (ک) الْعَذَابُ بِمَا۔ اور لَآ اَقُوْلُ لَکُمْ اور
وَلَآ اَقُوْلُ لَکُمْ (امالہ) جَآءَهُمْ میں ابن ذکوان وحمزہ۔ اٰتٰکُمْ۔ یُوْحٰی
۵٤ اور الْاَعْمٰی میں حمزہ وکسائی امالہ اور ورش بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع
۱۱ بِالْغَدٰوةِ کو شامی۔ غین کے ضمہ۔ دال کے اسکان اور واو
مفتوحہ سے الف کے بغیر بِالْغُدْوَةِ اور باقی غین و دال کے فتح
اور دال کے بعد الف کے اثبات سے واو کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم
باجماع واو سے ہے تنبیہ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ میں ادغام نہیں ہو سکتا۔
شَیْءٍ میں (دو جگہ) ورش کا طول و توسط۔ اور وصلاً خلاد کا بخلاف اور
خلف کا سکتہ۔ اور عَلَیْهِمْ میں (دو جگہ) حمزہ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے۔
(ک) بِاَعْلَمَ بِالشّٰکِرِیْنَ۔ یُؤْمِنُوْنَ میں ورش وسوسی کا ابدال جلی ہے۔
اَنَّهٗ (مَنْ عَمِلَ) کو مکی۔ بصری۔ حمزہ اور کسائی (بر بناء استیناف)
ہمزہ کے کسرہ سے اِنَّهٗ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ کسرہ والوں کے
لئے ماقبل پر وقف سائغ ہے۔ وَاَصْلَحَ میں ورش کی تغلیظ جلی ہے۔
فَاَنَّهٗ (غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ) کو حرمی۔ بصری۔ حمزہ اور کسائی ہمزہ کے

کسرہ سے فَاِنَّهٗ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔[1]
وَلِتَسْتَبِيْنَ کو ابوبکرؒ حمزہؒ اور کسائیؒ یاء تذکیر سے وَلِيَسْتَبِيْنَ
مدنیؒ تاء خطاب سے، اور باقی تاء تانیث سے پڑھتے ہیں۔
سَبِيْلُ (الْمُجْرِمِيْنَ) کو مدنیؒ (بوجہ مفعولیّت) لام کے نصب سے
سَبِيْلَ اور باقی رفع سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) جَآءَكَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ
اور الرَّحْمَةَ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ۶ ۱۲
قَدْ ضَلَلْتُ میں ورشؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔
يَقُصُّ (الْحَقَّ) کو بصریؒ، شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ قاف کے اسکان
اور اس کے بعد ضاد معجمہ مکسورہ سے يَقْضِ الْحَقَّ۔ (از قضاء) اور باقی
قاف کے ضمہ۔ اس کے بعد صاد مہملہ مشددہ مضمومہ سے (از قصص) پڑھتے ہیں
وَهُوَ میں (دو جگہ) قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا۔ اور خَيْرُ میں ورشؒ
کی ترقیق ظاہر ہے (ک) اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ۔ اور هُوَ وَيَعْلَمُ اور وَيَعْلَمُ مَا
(دو جگہ) (امالہ) يَتَوَفّٰىكُمْ۔ لِيُقْضٰى اور مُسَمًّى میں وقفاً حمزہؒ وکسائیؒ
امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور بِالنَّهَارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ع ع ۷ ۱۳
وَهُوَ میں (تین جگہ) قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا۔ الْقَاهِرُ اور
الْقَادِرُ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ جَآءَ اَحَدَكُمُ کو قالونؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزہ
اولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد۔ ورشؒ وقنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور نیز اسکے ابدال سے

---

[1] نتیجہ کلمتین تین قرآت ۱۔ مکیؒ۔ بصریؒ حمزہؒ وکسائیؒ اِنَّهٗ۔ فَاِنَّهٗ ۲۔ مدنیؒ اَنَّهٗ۔ فَاِنَّهٗ ۳۔ شامیؒ وعاصمؒ اَنَّهٗ۔ فَاَنَّهٗ۔ ۱۲ ط

پڑھتے ہیں۔ ہمزہ پر مد جائز نہیں۔ (تنبیہ) قالونؒ اور دوریؒ کے لئے حتّی کے قصر پر جائیں قصر و مد ما اور مد پر صرف مد پڑھو۔ (ک) الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ تَوَفَّتْهُ کو حمزہؒ فا کے بعد تاء تانیث کے بجائے الف تذکیر سے تَوَفّٰهُ اور باقی تاء تانیث ساکنہ سے۔ رُسُلُنَا کو بصریؒ ... سین کے اسکان سے رُسْلُنَا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

وَخُفْيَةً کو ابوبکرؒ خا کے کسرہ سے وَخِفْيَةً اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

(لَئِنْ) اَنْجٰنَا کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ جیم مفتوحہ کے بعد یاء تحتانیہ ساکنہ پھر تاء خطاب مفتوحہ سے اَنْجَيْتَنَا اور کوفیؒ جیم کے بعد الف مبدلہ سے یاء و تا کے بغیر پڑھتے ہیں مصحف کوفہ میں جیم والف کے درمیان دو اور باقی مصاحف میں تین شوشہ[1] مرسوم تھے

(قُلِ اللّٰهُ) يُنَجِّيْكُمْ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور ابن ذکوانؒ نون کے اسکان اور جیم کی تخفیف سے يُنْجِيْكُمْ اور ہشامؒ و کوفیؒ نون کے فتح اور جیم کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ اور اس سے قبل قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ میں نون کے فتح اور جیم کی تشدید پر قراء سبعہ کا اتفاق ہے۔ بَأْسَ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں ..... بَعْضٍ اُنْظُرْ کو وصلاً حرمیؒ۔ ہشامؒ۔ اور کسائیؒ نون تنوین کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور ابتداء باجماع ہمزہ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے (ک) وَكَذَّبَ بِهٖ۔

(وَاِمَّا) يُنْسِيَنَّكَ کو شامیؒ نون (اوّل) کے فتح اور سین

[1] اصل مسودہ میں "مرکز" کا لفظ ہے یعنی سِنّات اور تیز دندانے اور باریک شوشے، نیزہ کے دندانوں کی طرح۔ متن میں موجودہ لفظ حضرۃ شیخ فتح محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا رقم فرمودہ ہے۔ ۱۲ ط

Marfat.com

کی تشدید سے یُنسِیَنَّكَ اور باقی نون کے اسکان اور سین کی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔ تنبیہ: لَهْوًا اسم ظاہر ہے ضمیر نہیں۔ اسمیں اسکان ھا پر اجماع ہے۔ لَا یُؤْخَذْ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے (امالہ) حُفْظَةً میں کسائیؒ بخلاف اور وَخُفْیَةً میں بلا خلاف جآء میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ تَوَفَّتْهُ میں حمزہؒ۔ مَوْلٰهُمُ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اَنْجٰنَا میں حمزہؒ وکسائیؒ الذِّکْرٰی اور ذِکْرٰی میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور الدُّنْیَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

اسْتَهْوَتْهُ کو حمزہؒ واو کے بعد الف ممالہ سے تذکیر اسْتَهْوٰىهُ اور باقی تاء تانیث ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ حَیْرَانَ میں ورشؒ کی ترقیق بخلاف اور الْهُدَی ائْتِنَا میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال اور وقفاً حمزہؒ کی شرکت جلی ہے۔ (ک) هُدَی اللّٰهِ هُوَ۔ الصَّلٰوةَ میں ورشؒ کی تغلیظ۔ اور وَهُوَ میں (تین جگہ) قالونؒ۔ بصریؒ۔ اور کسائیؒ کا اسکان ھا ظاہر ہے۔ کُنْ فَیَکُوْنُ قَوْلُهُ الْحَقُّ میں نون کے رفع پر اجماع ہے۔ اٰزَرَ اور رَاٰ میں قبل از متحرک بلا شرط اور قبل از ساکن صرف وقفاً ورشؒ کا مد بدل۔ اَصْنَامًا اٰلِهَةً میں ورشؒ کی نقل اور مد بدل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے۔ اِنِّیْ اَرٰىكَ کی یا کو حرمیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ (ک) اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ۔ اور الَّیْلُ رَاٰ

ع ۱۴

Marfat.com

تنبیہ: بحالت ادغام و اجتماع ساکنین حرف لین کے ساتھ بھی حرف مد کی طرح وجوہ ثلاثہ جائز ہیں۔ (ک) قَالَ لَآ اُحِبُّ۔ ورشؒ کے لئے.... الْاٰفِلِيْنَ میں نقل اور مد بدل اور بِالْاَمْنِ میں نقل۔ اور وقفاً دونوں میں حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں (ک) قَالَ لَئِنْ۔ وَجْهِيَ کی یا کو مدنیؒ.... شامیؒ اور حفصؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔

اَتُحَآجُّوْنِّي کو ہشامؒ[1] بخلاف اور مدنیؒ و ابن ذکوانؒ نون کی تخفیف سے دوسرے مد کے بغیر اَتُحَآجُوْنِي اور باقی نون کی تشدید سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔ یہی ہشامؒ کی دوسری وجہ ہے۔ یاءِ متکلم ساکنہ کا ادا کرنا ہر قراءت میں لازم ہے۔ بعض بے خبر قراءتِ تخفیف میں یا کو حذف کر دیتے ہیں۔ جو لحن جلی اور خطاء فاسد ہے۔ وَقَدْ هَدٰىنِ ی میں بصریؒ وصلاً اثبات یا کرتے ہیں۔ شَيْـًٔا اور شَيْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ اور شَيْـًٔا میں وقفاً

---

[1] ابن عبدانؒ حلوانیؒ سے بجمیع طرق۔ اور ھبۃ اللہؒ مفسر کے سوا داجونیؒ کے تمام تلامذہ تخفیف روایت کرتے ہیں۔ علامہ دانیؒ نے شیخ ابو الفتحؒ سے بطریق سامریؒ۔ اور امام ابو الحسنؒ سے بطریق حسن بن عباسؒ تخفیف ہی پڑھی ہے۔ ھادی، ہدایہ۔ کافی، عنوان وغیرہ مغربی کتابوں میں تخفیف بیان ہوئی ہے۔ ازرق جمالؒ حلوانیؒ سے اور ہبۃ اللہ مفسرؒ داجونیؒ سے تشدید روایت کرتے ہیں۔ علامہ دانیؒ نے امام ابو القاسم فارسیؒ سے بطریق ابو طاہرؒ از نقاشؒ از جمالؒ اور شیخ ابو الفتحؒ سے بطریق عبد الباقیؒ اور بطریق ابن عبادؒ تشدید پڑھی اور جملہ عراقی کتابوں میں تشدید منقول ہے۔ تیسیر و شاطبیہ میں دونوں وجوہ درج ہیں۔ محققؒ کہتے ہیں۔ "ہشامؒ کے لئے دونوں وجوہ صحیح و ماخوذ ہیں" ۱۲

حمزہؒ کی نقل اور ادغام ظاہر ہیں۔ لَمْ یُنَزِّلْ کو مکیؒ اور بصریؒ نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے لَمْ یُنْزِلْ اور باقی نون کے فتح اور زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں (امالہ) ھَدٰنَا۔ الْھُدَی ائْتِنَا) میں بشرط وقف ھُدَی اللّٰہِ میں بشرط وقف اور الْھُدٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اسْتَھْوٰتْہُ میں حمزہؒ۔ وَالشَّھَادَۃِ اور الِھَۃً میں کسائیؒ۔ اٰذٰیكَ میں بصریؒ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ رَاٰ میں بصریؒ صرف ہمزہ کا ابن ذکوانؒ ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ را اور ہمزہ کا امالہ اور ورشؒ دونوں کی تقلیل۔ رَاَ الْقَمَرَ اور رَاَ الشَّمْسَ میں وصلاً ابو بکرؒ اور حمزہؒ فقط را کا۔ اور وقفاً رَاٰ کے مانند حسبِ تفصیل بالا اور (وَقَدْ) ھَدٰنِ میں کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) الْھُدَی ائْتِنَا کو ملا کر پڑھنے کی حالت میں ابدال کرنے والوں کے لئے بھی امالہ جائز نہیں۔ کیونکہ یہ الف ہمزہ سے جلد اصفحہ ۲۳۰ بدلا ہوا ہے۔ سوسیؒ کے لئے رَاٰ میں قبل از متحرک را کا۔ اور قبل از ساکن دونوں کا یا ایک کا۔ اور ابو بکرؒ کے لئے قبل از ساکن ہمزہ کا امالہ ہمارے طرق جلد ا صفحہ ۲۲۶ سے نہیں ہے۔ ع

ع ۹ ۱۵

دَرَجٰتٍ (مَّنْ نَّشَآءُ) کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ تنوین کے بغیر دَرَجٰتِ اور کوفیؒ تنوین سے پڑھتے ہیں۔ نَّشَآءُ اِنَّ میں وصلاً حرمیؒ اور بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال۔ اور تسہیل کا لیا کرتے ہیں اور اگر وقف کریں تو نَّشَآءُ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ ظاہر ہیں۔ وَزَکَرِیَّا کو حرمیؒ۔ بصریؒ شامیؒ اور ابو بکرؒ الف کے بعد ہمزہ مفتوحہ کے

Marfat.com

اثبات سے بمد واجب وَ زَكَرِيَّآءَ اور باقی ہمزہ و مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔
وَ اِلْيَاسَ اور وَ اِخْوَانِهِمْ میں حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔
وَ الَّيْسَعَ کو حمزہؒ اور کسائیؒ لام کی تشدید اور فتح اور یاء تحتانیہ کے
اسکان سے وَ الْيَسَعَ اور باقی لام کے اسکان و تخفیف اور یاء مفتوحہ
سے۔ صِرَاطٍ کو خلفؒ اشمام بالزا سے۔ قنبلؒ سین سے اور باقی صاد خالص
سے۔ وَ النُّبُوَّۃَ کو مدنیؒ واو ساکنہ مخففہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ کے اثبات
سے بمد واجب۔ اور باقی واو مشدّدہ مفتوحہ سے مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔
اقْتَدِهْ کو ہشامؒ وصلاً ہا کے کسرہ سے صلہ کے بغیر[1] اقْتَدِهِ
ابن ذکوانؒ وصلاً کسرہ کے صلہ[2] سے اقْتَدِهٖ حمزہؒ اور کسائیؒ وصلاً ہا کے

---

[1] شامیؒ کے مذہب پر یہ ہا ضمیر کنایہ اور حمزہؒ و کسائیؒ کے مذہب پر یقیناً ہاء سکتہ ہے اور باقی حضرات کے مسلک پر دونوں احتمال رکھتی ہے ۱۲

[2] علامہ شاطبیؒ نے ابن ذکوانؒ کے لئے اختلاس (یعنی کسرہ محض) بھی بیان کیا ہے جو نہ صرف تیسیر اور طرق تیسیر کے بلکہ علامہ دانیؒ کی تمام تصانیف اور جملہ طُرق کے خلاف ہے جمہور ائمہ نے ابن ذکوانؒ کے لئے فقط صلہ روایت کیا ہے۔ تیسیر۔ تذکرہ۔ مفردات۔ ہادی۔ ہدایہ۔ تبصرہ۔ تجرید۔ تلخیص۔ تلخیص العبارات۔ غایۃ ابن مہرانؒ۔ غایۃ ابی العلا ہمدانیؒ۔ الجامع۔ مستنیر اور کفایہ کبریٰ وغیرہ میں صرف صلہ درج ہے۔ اور معدودے چند کے سوا تمام اہل اداء صلہ کہتے ہیں۔ البتہ داجونیؒ بذریعہ صوریؒ۔ اور امام ابن مجاہدؒ بذریعہ محمد بن یوسف تغلبیؒ ابن ذکوانؒ سے اختلاس روایت کرتے ہیں اور محققؒ اس کی تصحیح کرتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں "کسرہ صحیح ہے مگر طرق شاطبیہ سے نہیں بلکہ ہماری کتاب کے طرق سے بھی عزیز الوجود ہے"۔ سیدؒ کہتے ہیں۔ "کسرہ کی صحت سے انکار نہیں مگر ہمارے طرق سے پڑھا نہیں جاتا۔ میں نے اپنے تمام شیوخ سے صلہ پڑھا ہے"۔ واللہ اعلم۔ ۱۲ منہ

((حاصل یہ کہ شاطبیہ میں ابن ذکوانؒ کے لئے عدم صلہ اقْتَدِهِ بھی درج ہے جو طریق کے خلاف بلکہ ضعیف ہے۔ ۱۲ ط))

Marfat.com

استقاط سے اِقْتَدِ اور باقی ھاءِ ساکنہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ اور بحالت وقف ھاءِ ساکنہ کے الحاق پر اجماع ہے۔ (امالہ) وَمُوسیٰ۔ وَیَحْیٰی اور وَعِیْسٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل هُدَى (اللهِ) میں بشرط وقف هُدَى (اللهُ) میں بشرط وقف اور فَبِهُدٰىهُمُ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ وَالنُّبُوَّةَ میں کسائی۔ بِكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اور ذِكْرٰى میں بصریؒ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ١٠/١٦

شَيْءٍ اور شَيْءٌ میں ورشؒ کا طول وتوسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ اور وقفاً ہشامؒ وحمزہؒ کی نقل اور ادغام ظاہر ہیں۔

تَجْعَلُوْنَهٗ (قَرَاطِيْسَ) تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ مکیؒ اور بصریؒ افعال ثلاثہ کو یاءِ غیب سے يَجْعَلُوْنَهٗ (قَرَاطِيْسَ)..... يُبْدُوْنَهَا وَيُخْفُوْنَ اور باقی تاءِ خطاب سے پڑھتے ہیں تنبیہ حَقَّ قَدْرِهٖ میں ادغام نہیں ہوسکتا۔ كَثِيْرًا۔ وَلِتُنْذِرَ۔ بِالْاٰخِرَةِ۔ غَيْرَ اور تَسْتَكْبِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے اٰبَآؤُكُمْ میں حمزہؒ وقفاً..... ہمزۂ متوسطہ کی مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔

وَلِتُنْذِرَ کو ابوبکرؒ یاءِ غیب سے وَلِيُنْذِرَ اور باقی تاءِ خطاب سے پڑھتے ہیں۔ يُؤْمِنُوْنَ میں (دو جگہ) ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال صَلَاتِهِمْ اور اَظْلَمُ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔ (ک) اَظْلَمُ مِمَّنِ۔ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا میں بصریؒ ہشامؒ حمزہؒ اور کسائیؒ

Marfat.com

ادغام اور سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ شُرَکٰٓؤُا میں ہمزہ متطرفہ مضمومہ الف کے بعد خلاف قیاس بصورت واو مرسوم تھا۔ پس ایسے مقامات میں ہشامؒ وحمزہؒ کے لئے وقفاً وجوہ خمسہ قیاسی کے علاوہ سات وجوہ رسمی اور جائز ہیں۔ یعنی ہمزہ کو واو سے بدل کر سکون واشمام کے ساتھ طول وتوسط اور قصر۔ اور رَوم بقصر۔ ہمزہ سے قبل کا الف رسماً محذوف اور اس کے بعد الف زائد لکھا ہوا ہے۔ قراءت میں پہلے الف کا تلفظ واجب اور دوسرے کا نطق حرام ہے۔ بعض بے خبر اور کج رو ابدال کی وجوہ میں ایسی غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں اعاذنا اللہ منہا۔

(لَقَدْ تَقَطَّعَ) بَیْنَکُمْ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور حمزہؒ نون کے رفع سے بَیْنُکُمْ اور باقی (بر بناء ظرفیت) نصب سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) جَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ مُوْسٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ وَھُدًی میں بشرط وقف اور فُرَادٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ لِلنَّاسِ میں دوریؒ۔ الْقُرٰی۔ افْتَرٰی۔ تَرٰی اور نَرٰی میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ع

ع ۱۷ الْمَیِّتِ کو (دونوں جگہ) مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ اور ابوبکرؒ یاء تحتانیہ ساکنہ کی تخفیف سے الْمَیْتِ اور باقی یاء مشددہ مکسورہ سے.... پڑھتے ہیں۔ تُؤْفَکُوْنَ اور یُؤْمِنُوْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ الْاِصْبَاحِ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔

Marfat.com

وَجَعَلَ الَّيْلَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ جیم کے بعد الف کے اثبات عین کے کسرہ اور لام کے رفع سے (اسم فاعل) اور (بر بناء اضافت) الَّيْلِ کے لام کے خفض سے وَجَاعِلُ الَّيْلِ اور کوفیؒ الف کے اسقاط اور عین ولام کے فتح سے (ماضی) اور (بر بناء مفعولیّت) الَّيْلَ کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ الف کے حذف واثبات میں مصاحف میں اختلاف تھا۔ تَقْدِيرُ۔ خَضِرًا اور وَغَيْرَ میں ورشؒ کی ترقیق۔ اور وَهُوَ میں (تین جگہ) قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا جلی ہے۔ (ک) جَعَلَ لَكُمُ فَمُسْتَقَرٌّ کو مکیؒ اور بصریؒ قاف کے کسرہ سے فَمُسْتَقِرٌّ (اسم فاعل) اور باقی فتح سے (اسم ظرف[1] مکان یا مصدر) پڑھتے ہیں۔ اور مُسْتَوْدَعٌ میں دال کے فتح پر اجماع ہے۔ مَآءً میں حمزہؒ وقفاً مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ شَيْءٍ میں ورشؒ کا طول وتوسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے۔ مُتَشَابِهٍ اُنْظُرُوْا کو وصلاً حرمیؒ ہشامؒ اور کسائیؒ نون تنوین کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور ابتداء باجماع ہمزہ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔

(رالی) ثَمَرِهٖ کو حمزہؒ اور کسائیؒ ثا اور میم دونوں کے ضمہ سے ثُمُرِهٖ اور باقی دونوں کے فتح سے پڑھتے ہیں۔

وَخَرَقُوْا کو مدنیؒ را کی تشدید سے وَخَرَّقُوْا اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) وَالنَّوٰى اور وَتَعٰلٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ فَاَنّٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ

[1] اصل مسودہ میں یہاں "اسم مفعول" درج ہے جو تسامح پر مبنی ہے۔ ۱۲ ط

Marfat.com

۱۲ ع ۱۸

تقلیل کرتے ہیں۔ ع

وَالْاَرْضِ اور الْاَبْصَارُ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔ (ک) وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ میں (چار جگہ) ورشؒ کا طول و توسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ اور وقفاً ہشامؒ و حمزہؒ کی نقل اور ادغام۔ اور وَهُوَ میں (چار جگہ) قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا ظاہر ہے۔ (ک) خَالِقُ كُلِّ۔ قَدْ جَآءَكُمْ میں بصریؒ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ بَصَآئِرُ اور يُشْعِرُكُمْ میں ورشؒ کی ترقیق بیّن ہے۔

دَرَسْتَ کو مکیؒ اور بصریؒ دال کے بعد الف کے اثبات سین کے اسکان۔ اور تا کے فتح سے دَارَسْتَ (بروزن قَاتَلْتَ) شامیؒ الف کے بغیر سین کے فتح اور تا کے اسکان سے دَرَسَتْ (بروزن ذَهَبَتْ) اور باقی بھی الف کے بغیر سین کے اسکان اور تا کے فتح سے (بروزن... خَرَجْتَ) پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ (ک) هُوَ وَاَعْرِضْ۔ عَلَيْهِمْ میں (دو جگہ) حمزہؒ کیلئے ھا کا ضمہ۔ لِيُؤْمِنُنَّ۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ اور لَمْ يُؤْمِنُوْا میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔

يُشْعِرُكُمْ کو بصریؒ تخفیفاً را کے اسکان سے يُشْعِرْكُمْ۔ نیز دوریؒ ضمہ را کے اختلاس سے۔ اور باقی ضمہ کاملہ سے پڑھتے ہیں۔ حالت اسکان میں را باریک اور اختلاس میں ضمہ کے مانند پُر پڑھی جائے گی۔

Marfat.com

اَنَّهَآ (اِذَا) کو ابو بکرؒ بخلاف اور مکیؒ و بصریؒ (بربناء استیناف) ہمزہ کے کسرہ سے اِنَّهَا اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں یہی ابو بکرؒ کی دوسری وجہ ہے
لَا يُؤْمِنُوْنَ کو شامیؒ اور حمزہؒ تاء خطاب سے لَا تُؤْمِنُوْنَ اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) اَنّٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل۔ صَاحِبَةٌ میں کسائیؒ۔ جَآءَكُمْ۔ شَآءَ۔ جَآءَتْهُمْ اور جَآءَتْ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ اور طُغْيَانِهِمْ میں کسائیؒ کے دوریؒ امالہ کرتے ہیں ع ۱۳

اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ کو بصریؒ ھا اور میم دونوں کے کسرہ سے۔ حمزہؒ اور

ل تمام اہل عراق یحییٰؒ سے ہمزہ کا فتح روایت کرتے ہیں۔ عنوان میں صرف فتح مروی ہے اور علیمیؒ کسرہ روایت کرتے ہیں۔ ابن سفیانؒ۔ مہدویؒ۔ ابن شریحؒ۔ ابو محمد مکیؒ اور امام ابن غلبونؒ وغیرہ نے یحییٰؒ سے دونوں وجوہ نقل کی ہیں۔ امام ابو الحسنؒ کہتے ہیں "میں نے اپنے والد سے دونوں طرح پڑھا ہے۔ اور میرے والد نے امام ابو سہلؒ سے بطریق امام ابن مجاہدؒ کسرہ اور امام نصر بن یوسفؒ سے بطریق امام ابن شنبوذؒ فتح پڑھا ہے۔ اور میں یحییٰؒ کیلئے دونوں طرح پڑھتا ہوں" علامہ دانیؒ کہتے ہیں "میں نے ضریفینیؒ کے طریقہ سے یحییٰؒ کے لئے دونوں طرح پڑھا ہے۔ اور مجھے روایت پہنچی ہے کہ یحییٰؒ کے لئے ابن مجاہدؒ کسرہ اور ابن شنبوذؒ فتح مختار جانتے تھے" محققؒ بذریعہ سند یحییٰؒ سے نقل کرتے ہیں "ابو بکرؒ کو یہ محفوظ نہ رہا کہ عاصمؒ سے فتح پڑھا ہے یا کسرہ۔ اسی لئے انہوں نے دونوں وجوہ اختیار کرلیں" اس کے بعد محققؒ کہتے ہیں "ابو بکرؒ کے لئے دونوں وجوہ صحیح ہیں۔ علیمیؒ برجمیؒ۔ جعفیؒ۔ ہارون بن حاتمؒ اور ابن ابی امیہؒ وغیرہ اور اعشیؒ بروایت شمونیؒ و ابن غالبؒ و تیمیؒ کسرہ۔ اور باقی رواۃ مثل اسحاق ازرقؒ و ابی کریبؒ و کسائیؒ فتح روایت کرتے ہیں۔ اور ابو بکرؒ سے عاصمؒ کی جانب فتح کی اسناد زیادہ صحیح ہے اور ممکن ہے کہ کسرہ خود ابو بکرؒ کا اختیار کردہ ہو"
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ۱۲

جزء ۱۹ ہشتم

Marfat.com

کسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ عَلَیْھِمُ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔

قُبُلًا کو مدنیؒ اور شامیؒ قاف کے کسرہ اور باء موحدہ کے فتح سے قِبَلًا اور باقی دونوں کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ لِیُؤْمِنُوْا۔ لَا یُؤْمِنُوْنَ مُؤْمِنِیْنَ۔ اَلَّا تَاْکُلُوْا اور وَلَا تَاْکُلُوْا میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے نَبِیٍّ کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ کے اثبات سے بمد واجب اور باقی یاء مشددہ سے ہمزہ و مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ بِالْاٰخِرَةِ اَفَغَیْرَ۔ ذُکِرَ (میں دوجگہ) کَثِیْرًا اور ظَاھِرَ میں ورشؒ کی ترقیق وَھُوَ میں (تین جگہ) قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا۔ مُفَصَّلًا اور فَصَّلَ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔

مُنَزَّلٌ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے مُنْزَلٌ اور شامیؒ وحفصؒ نون کے فتح اور زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔

(وَتَمَّتْ) کَلِمٰتُ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ میم کے بعد الف جمع کے اثبات سے کَلِمٰتُ اور کوفیؒ الف کے بغیر بتوحید پڑھتے ہیں (ک) لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِهٖ اور اَعْلَمُ مَنْ اور اَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَ۔

فَصَّلَ کو مکیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ فا کے ضمہ اور صاد کے کسرہ سے

لہ وَمَا لَکُمْ اَلَّا تَاْکُلُوْا سے اِلَیْهِ تک ترتیب قراءت ۱۔ قالونؒ کے لیے میم جمع کا صلہ قصر کے ساتھ اور دونوں فعلوں کو معروف پڑھ کر ۲۔ مکیؒ کے لئے ھاء کنایہ کا صلہ اور

(باقی برصفحہ آیندہ)

Marfat.com

فُصِّلَ (مجہول) اور باقی دونوں کے فتح سے (معروف) پڑھتے ہیں۔
(ک) فُصِّلَ لَکُمْ۔
حَرَّمَ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ حا کے ضمہ اور را کے کسرہ سے حُرِّمَ (مجہول) اور مدنیؒ وحفصؒ دونوں کے فتح سے (معروف) پڑھتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ مدنیؒ اور حفصؒ دونوں کو معروف۔ مکیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ دونوں کو مجہول۔ اور باقی اوّل کو معروف اور دوم کو مجہول پڑھتے ہیں۔
لَیُضِلُّوْنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ یا کے فتح سے لَیَضِلُّوْنَ اور کوفیؒ ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِیْنَ (امالہ) اَلْمَوْتٰی میں حمزہؒ
وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ شَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ ١٤ ع ١
اور وَلِتَصْغٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع
مَیْتًا کو مدنیؒ یاء مشددہ مکسورہ سے مَیِّتًا اور باقی یاء ساکنہ مخففہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) زُیِّنَ لِلْکٰفِرِیْنَ۔ اَکٰبِرَ میں ورشؒ کی ترقیق لَنْ نُّؤْمِنَ۔ نُؤْتٰی اور لَا یُؤْمِنُوْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے (ک) یَجْعَلُ رِسٰلَتَہٗ۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) دونوں افعال کو مجہول پڑھو ۳ قالونؒ کو صلہ کے مد سے اُسی طرح ۴ ورشؒ کو صلہ کے پانچ الفی مد۔ ہمزہ ساکنہ کے ابدال ترقیق را اور لام کی تغلیظ سے ۵ قالونؒ کو اُسی طرح بے صلہ سے پڑھو۔ حفصؒ مندرج ہوگئے۔ ۶ ابوبکرؒ کو حُرِّمَ (مجہول) سے لوٹاؤ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ مندرج ہوگئے۔ ۷ دوریؒ کے لئے دونوں افعال کو مجہول پڑھو شامیؒ مندرج ہوگئے ۸ سوسیؒ کو ہمزہ ساکنہ کے ابدال اور ادغام سے، دوریؒ کی طرح۔ ۹ اور خلفؒ کو سکتہ پر حمزہؒ کی طرح پڑھو۔ انمیں سے ہر وجہ پر اَلَیْہِ میں وجوہ اربعہ جائز ہیں۔ واللہ اعلم۔ ١٢۔

رِسٰلَتَهٗ کو مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ لام کے بعد الف جمع کے اثبات تا کے خفض ہا کے کسرہ اور صلہ بیا سے رِسٰلٰتِهٖ اور مکیؒ و حفصؒ الف جمع کے بغیر تا کے فتح ھا کے ضمّہ اور صلہ بواو سے پڑھتے ہیں۔ لِلْاِسْلَامِ اور اَلْاِنْسِ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔

ضَیِّقًا[1] کو مکیؒ یاء ساکنہ مخففہ سے ضَیْقًا اور باقی یاء مشدّدہ مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔

حَرَجًا کو مدنیؒ اور ابوبکرؒ را کے کسرہ سے حَرِجًا اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔

یَصَّعَّدُ کو مکیؒ صاد مخففہ ساکنہ اور عین کی تخفیف سے الف کے بغیر یَصْعَدُ ابوبکرؒ صاد مشدّدہ مفتوحہ کے بعد الف کے اثبات اور عین کی تخفیف سے یَصّٰعَدُ اور باقی صاد و عین مشدّدتین مفتوحتین سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ فِي السَّمَاءِ میں

---

[1] وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ سے فِي السَّمَآءِ تک ترتیب قراءت ۱؎ قالونؒ کو ضَیِّقًا بالتشدید حَرِجًا بکسر را اور یَصَّعَّدُ بتشدید سے الف کے بغیر ۲؎ ابوبکرؒ یَصّٰعَدُ بالف اور عین کی تخفیف سے ۳؎ بصریؒ کو حَرَجًا بفتح را سے ۴؎ ہشامؒ کو فِي السَّمَآءِ[ع] کی وجوہ خمسہ سے پڑھو۔ خلادؒ کی چار وجوہ درج ہوگئیں ۵؎ ابن ذکوانؒ کو مد اور تحقیق سے لوٹاؤ، کسائیؒ مندرج ہوگئے ۶؎ حفصؒ کو مد سے پھر ۷؎ خلادؒ کے لئے تسہیل کے ساتھ مد پڑھو ۸؎ مکیؒ کو ضَیْقًا بالسکون یَصْعَدُ بسکون صاد و تخفیف عین سے ۹؎ ورشؒ کو نقل سے قالونؒ کی طرح بمد طویل ۱۰؎ خلفؒ کے لئے ادغام کامل پر سکتہ اور عدم سکتہ کے ساتھ فِي السَّمَآءِ کی وجوہ خمسہ پڑھو۔ واللہ اعلم ۱۲۔

[ع] یعنی نصب بکسرۂ لفظیہ ۱۲ ط

Marfat.com

ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں۔ صِرَاطٍ کو خلفؒ اشمام بالزاء سے
قنبلؒ سین سے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔ وَھُوَ میں قالونؒ۔
بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا ظاہر ہے۔ (ک) وَھُوَ وَلِیُّھُمْ۔
یَحْشُرُھُمْ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ نون عظمت
سے نَحْشُرُھُمْ اور حفصؒ یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) اَلنَّاسِ
میں دوریؒ۔ لِلْکٰفِرِیْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ جَآءَتْھُمْ
اور شَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ نُؤْتِیْ اور مَثْوٰکُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ
اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ع ۱۵ ۲
یٰاتِکُمْ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال۔ وَیُنْذِرُوْنَکُمْ۔ حِجْرٌ۔
اِفْتِرَآءً (میں دو جگہ) اور خَسِرَ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔
عَمَّا یَعْمَلُوْنَ ۝ (وَرَبُّكَ) کو شامیؒ تاء خطاب سے ...
تَعْمَلُوْنَ اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ اِنْ یَّشَاْ ابدال سے
مستثنیٰ ہے۔ قَوْمٍ اٰخَرِیْنَ میں ورشؒ کی نقل اور مد بدل۔ اور وقفاً
حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے۔
مَکَانَتِکُمْ کو ابوبکرؒ نون کے بعد الف جمع کے اثبات سے ...
مَکَانٰتِکُمْ اور باقی الف جمع کے بغیر (بتوحید) پڑھتے ہیں۔
مَنْ تَکُوْنُ کو حمزہؒ اور کسائیؒ یاء تذکیر سے مَنْ یَّکُوْنُ اور
باقی تاء تانیث سے پڑھتے ہیں۔ خلفؒ کا ادغام کامل جلی ہے۔
بِزَعْمِهِمْ کو (دونوں جگہ) کسائیؒ زا کے ضمہ سے بِزُعْمِهِمْ

Marfat.com

اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ لِشُرَكَآئِنَا اور اِلٰی شُرَكَآئِهِمْ میں
حمزہ وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ فَهُوَ میں قالون بصری
اور کسائی کا اسکان ھا جلی ہے۔ (ک) زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ۔

زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ) کو شامی زا کے ضمہ اور یا کے کسرہ سے ...
زُيِّنَ (مجہول) اور باقی زا اور یا دونوں کے فتح سے (معروف) پڑھتے
ہیں۔ قَتْلَ کو شامی لام کے رفع سے قَتْلُ (قائم مقام فاعل مضاف)
اور باقی نصب سے (مفعول بہ مضاف) پڑھتے ہیں۔

اَوْلَادِهِمْ کو شامی دال کے نصب اور ھا کے ضمہ سے ....
اَوْلَادَهُمْ (مفعول) اور باقی دال کے خفض اور ھا کے کسرہ سے
(مضاف الیہ) پڑھتے ہیں۔

شُرَكَآؤُهُمْ کو شامی ہمزہ کے خفض اور ھا کے کسرہ سے
شُرَكَآئِهِمْ (مضاف الیہ) اور باقی ہمزہ کے رفع اور ھا کے ضمہ
سے (فاعل) پڑھتے ہیں۔ مصحف شام میں بالیا اور باقی مصاحف میں
بالواو مرسوم تھا۔ چاروں کلمات کے اختلاف کا ماحصل یہ ہے کہ غیر
شامی زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ اور شامی
زُيِّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلُ اَوْلَادَهُمْ شُرَكَآئِهِمْ پڑھتے ہیں۔

ل یعنی آپ نے قَتْلُ (معنیً فاعل و مضاف) اور شُرَكَآئِهِمْ (مضاف الیہ) کے درمیان
اَوْلَادَهُمْ (مفعول) سے فصل کیا ہے۔ اور جمہور نحاۃ بصرہ کے نزدیک شعری ضرورت کے
سوا مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان فصل جائز نہیں۔ اس لسانی قاعدہ کی وجہ سے ابن
عطیہ، بیضاوی۔ ابن جنی۔ نحاس اور زمخشری وغیرہ نحوی امام ابن عامرؒ کی قراءت کو ضعیف

(باقی برصفحہ آیندہ)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کہتے ہیں۔ اور دعوای کرتے ہیں کہ جب معمولی نثر میں یہ جائز نہیں تو کلام معجز میں کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ اور زمخشری کا خیال ہے کہ امام ممدوح نے مصحف شام میں شُرَكَآئِهِمْ بالیا لکھا ہوا دیکھ کر اس کو اس طرح پڑھ لیا۔ اس جسارت اور دریدہ دہنی کا جو جواب محقق علماء نے دیا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے۔

نحاۃ کوفہ فصل کو بلا شرط جائز کہتے ہیں۔ علامہ سیوطیؒ اپنی کتاب جمع الجوامع میں کہتے ہیں۔ "مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان مفعول اور ظرف سے فصل جائز ہے۔" خود حضور اکرم افصح العرب والعجم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "فَهَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْالِيْ صَاحِبِيْ" میں فصل موجود ہے۔ علامہ ابن الانباریؒ اہل عرب سے (هٰذَا غُلَامُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ابْنِ اَخِيْكَ) نقل کرتے ہیں اسمیں جملہ سے فصل موجود ہے۔ امام کسائیؒ (هٰذَا غُلَامُ وَاللّٰهِ زَيْدٍ) میں قسم سے فصل روایت کرتے ہیں۔ محققؒ کہتے ہیں "جب جملہ سے فصل جائز ہے تو مفرد سے بدرجۂ اولیٰ جائز ہونا چاہیئے۔" نیز فرماتے ہیں "یہ قراءت متواترہ ہے جسکو سیدنا ابن عامرؒ جیسے کبار تابعینؒ نے کبار صحابہؓ سے اور صحابہؓ نے حضور اکرم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اخذ کیا ہے۔ قراءت مشہورہ کسی دلیل وشاہد کی محتاج نہیں ہوتی۔ بلکہ عربیت کے لئے خود قوی ترین حجت ہوتی ہے چہ جائیکہ جب قراءت متواترہ ہو۔ اور نحاۃ کے اصول تو قراءت شاذہ کی بھی برابری نہیں کر سکتے۔"

امام ابن عامرؒ فصحاء عرب میں سے ثقہ امین۔ کمال علم میں مشہور اور بڑے دیندار بزرگ تھے آپ وجود لحن سے قبل پیدا ہوئے سنو برس زندہ رہے اور کل عمر قراءت کے حصول اور اقراء میں صرف کی۔ کبار وصغار تابعینؒ۔ جملہ علماء وقت اور تمام مسلمان آپ کی نقل پر اعتماد رکھتے تھے۔ آپ کے حلقۂ درس قرآن میں چار۔ چار سو عریف (وہ لوگ جو آپ کے الفاظ حاضرین درس تک پہنچاتے تھے) موجود ہوتے تھے۔ سلف صالحین میں سے کسی ایک شخص نے بھی (تبائن لغات۔ اختلاف مذاہب۔ شدید ورع اور کمال احتیاط کے باوجود) نہ آپ کی قراءت کے کسی حرف کا انکار کیا اور نہ اس کی تضعیف کا اشارہ۔ آپ نہ گوشہ نشین اور نہ گم نام اور نہ ایسی جگہ رہنے والے تھے جہاں غلطی اور لغزش پر کوئی ٹوکنے والا موجود نہ ہو۔ آپ دمشق میں رہتے تھے جو اس وقت دار الخلافہ اور تمام دنیاء اسلام کا مرکز بنا ہوا تھا۔ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کا زمانہ خلافت (جو مجتہد کا درجہ رکھتے تھے اور جن کی خلافت خلفاء راشدین کی خلافت کا نمونہ تھی) تمام وکمال آپکے روبرو گذرا۔ آپ اُن کے عہد میں قضاء۔ شیخ اقراء اور خطیب جامع کے تین تین مناصب جلیلہ کے حامل تھے۔ نماز میں وہ خود آپ کا اقتدا کرتے تھے۔ آپ کی قراءت نہ صرف دمشق میں بلکہ تمام بلاد شام میں جزیرۂ فراتیہ تک پڑھی اور پڑھائی جاتی تھی۔ (اور پانچویں صدی ع

ع اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو۔

عَلَيۡهِمۡ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے حُرِّمَتۡ ظُهُوۡرُهَا اور قَدۡ ضَلُّوۡا میں ورشؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

وَاِنۡ يَّكُنۡ کو شامیؒ اور ابوبکرؒ تاءِ تانیث تَكُنۡ اور باقی یاءِ تذکیر سے پڑھتے ہیں۔

مَّيۡتَةٌ کو مکیؒ اور شامیؒ تا کے رفع سے مَّيۡتَةٌ اور باقی نصب سے

✻ تک یہی حال رہا، تین صدیاں گزر جانے کے بعد ابن جریر طبریؒ نے یہ اعتراض کیا ہے جو ابن جریر کی لغزشوں میں شمار ہوتا ہے۔ زمخشریؒ کے گمان فاسد اور زعم باطل کے جواب میں محققؒ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قراءت بالرائے سے اپنی پناہ میں رکھے۔ کیا یہ جائز ہے کہ روایت صحیحہ کے بغیر محض رسم کی بنا پر قرآن کا کوئی حرف پڑھ سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ حق یہ ہے کہ کلام فصیح میں فصل شائع و ذائع ہے اور شعر کے ساتھ ہرگز مخصوص نہیں جس کی سب سے بڑی دلیل خود یہی قراءت صحیحہ مشہورہ متواترہ ہے۔ چنانچہ امام النحو ابو عبداللہ بن مالکؒ کہتے ہیں۔

وَحُجَّتِیۡ قِرَاءَةُ ابۡنِ عَامِرٍ ❊ فَكَمۡ لَهَا مِنۡ عَاضِدٍ وَّنَاصِرٍ

ابن ذکوانؒ اپنے شیخ ایوب بن تمیمؒ سے روایت کرتے ہیں کہ "جب میں نے شیخ ابو عبدالملکؒ قاضی جُند سے قرآن پڑھا تو میرے قرآن میں جو قدیم تھا شُرَكَآئِهِمۡ بالیا مرسوم تھا۔ قاضی صاحب نے یا کاٹ کر واو بنا دیا۔ پھر جب میں نے یحییٰ بن حارث ذماریؒ سے قرآن پڑھا تو شُرَكَآؤُهُمۡ ادا کیا۔ موصوف نے شُرَكَآئِهِمۡ بتلایا اس پر میں نے وہ واقعہ بیان کیا تو ممدوح نے فرمایا "تم ایسے بے پرواہ آدمی ہو جو صواب کو مٹا کر خطا رقم کرتے ہو" لہٰذا میں نے اس کو پھر بالیا بنا لیا"۔ ۱۲۔

(حاشیہ صفحہ ہٰذا) ؎ ہمارے طرق سے ہشامؒ کے لئے تَكُنۡ میں صرف تانیث ماخوذ ہے۔ حلوانی کے تمام رُواۃ اور داجونیؒ سے شذائی تانیث نقل کرتے ہیں۔ اور زیدؒ نے داجونیؒ سے یاءِ تذکیر روایت کی ہے۔ ہمارا طریقہ حلوانی ہیں۔ ۱۲۔

Marfat.com

پڑھتے ہیں۔ دونوں کلمات کے اختلاف کا نتیجہ چار قراءتیں ہیں ۱ شامیؒ تانیث و رفع سے تکُنْ مَیْتَۃٌ ۲ ابوبکرؒ تانیث و نصب سے تکُنْ مَیْتَۃً ۳ مکیؒ تذکیر و رفع سے یَکُنْ مَیْتَۃٌ ۴ اور باقی تذکیر و نصب سے پڑھتے ہیں۔ تخفیف یا پر اجماع ہے۔ شُرَکَآءُ میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں۔

(الَّذِیْنَ) قَتَلُوْا کو مکیؒ اور شامیؒ تا کی تشدید سے۔ قَتَّلُوْا اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) الدُّنْیَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ کٰفِرِیْنَ اور الدَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ الْقُرٰی میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل الرَّحْمَۃِ میں کسائیؒ اور شَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱۶

وَھُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ۔ اور کسائیؒ کا اسکان ھا۔ اور وَغَیْرَ میں (۲ دو جگہ) ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔

اُکُلُہٗ کو حرمیؒ کاف کے اسکان سے اُکْلُہٗ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

ثَمَرِہٖ کو حمزہؒ اور کسائیؒ ثا اور میم دونوں کے ضمہ سے ثُمُرِہٖ اور باقی دونوں کے فتح سے پڑھتے ہیں۔

حَصَادِہٖ کو حرمیؒ حمزہؒ اور کسائیؒ حا کے کسرہ سے حِصَادِہٖ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ (ک) رَزَقَکُمُ۔ خُطُوٰتِ کو مدنیؒ۔ بزیؒ بصریؒ۔ ابوبکرؒ اور حمزہؒ طا کے اسکان سے خُطْوٰتِ اور باقی ضمہ سے پڑھتے

ا۔ مدنیؒ۔ بصریؒ۔ حفصؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ۔ ۱۲ ط

ہیں۔ الضَّاْنِ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔

(وَ مِنَ) الْمَعَزِ کو مکیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ[له] عین کے فتح سے الْمَعَزِ اور باقی اسکان سے پڑھتے ہیں آٰلذَّکَرَیْنِ ہیں (دونوں جگہ) ہمزۂ استفہام ہمزۂ وصلیہ مفتوحہ پر داخل ہوا ہے۔ بخوفِ التباس ہمزہ وصلیہ کو حذف نہیں کرتے۔ مگر اس کی تخفیف پر تمام قراء کا اجماع ہے جو سب کے لئے دو طرح ہوتی ہے اوّل ہمزۂ وصلیہ کو الف سے بدل کر بمد لازم۔ دوم قطعیہ کی طرح تسہیل سے پڑھتے ہیں۔ مگر یہاں ادخال جائز نہیں۔ الْاُنْثَیَیْنِ ہیں (دونوں جگہ) ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں (ک) الْاُنْثَیَیْنِ .... نَبِّئُوْنِیْ۔ شُهَدَآءَ اِذْ میں حرمیؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں.... اَظْلَمُ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے (ک) اَظْلَمُ مِمَّنِ (امالہ) وَصّٰکُمُ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور افْتَرٰی میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

اَنْ یَّکُوْنَ کو مکیؒ۔ شامیؒ اور حمزہؒ تاء تانیث سے تَکُوْنَ اور باقی یاء تذکیر سے پڑھتے ہیں۔

مَیْتَةٌ کو شامیؒ (کَانَ تامہ مان کر) تا کے رفع سے مَیْتَةٌ اور باقی نصب سے پڑھتے ہیں۔ دونوں کلمات کے اختلاف کا نتیجہ تین قراءتیں ہیں، ۱۔ شامیؒ تانیث اور رفع سے اَنْ تَکُوْنَ مَیْتَةٌ ۲۔ مکیؒ اور حمزہؒ تانیث و

[له] حلوانیؒ ہشامؒ سے بلاخلاف عین کا فتح روایت کرتے ہیں اور ہمارے طرق سے یہی ماخوذ ہے۔ البتہ داجونیؒ نے اسکان روایت کیا ہے۔ ۱۲

Marfat.com

نصب سے اَنْ تَكُوْنَ مَيْتَةٌ ۳ اور باقی تذکیر و نصب سے پڑھتے ہیں۔ یاکی۔۔۔
تخفیف پر اجماع ہے۔ فَمَنِ اضْطُرَّ کو حرمی۔ شامیؒ اور کسائیؒ نون کے ضمہ
سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور ابتداء باجماع ہمزۂ وصلیہ مضمومہ سے
ہوتی ہے۔ ورشؒ کے لئے غَيْرَ میں ترقیق اور بِالْاٰخِرَةِ میں نقل۔ مد بدل اور
ترقیق اور عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَا
میں ورشؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام۔ بَاْسُهٗ اور بَاْسَنَا میں سوسیؒ
اور وقفاً حمزہؒ ابدال کرتے ہیں۔ شَيْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط۔ اور وقفاً
ہشامؒ و حمزہؒ کی نقل اور ادغام ظاہر ہیں۔ (ک) كَذٰلِكَ كَذَّبَ۔ لَا۔۔۔
يُؤْمِنُوْنَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ (امالہ) الْحَوَايَا اور
لَهُدٰىكُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ وَاسِعَةٍ اور الْبَالِغَةُ ۱۸
دونوں میں کسائیؒ بخلاف اور شَاءَ میں (دو جگہ) ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۵
شَيْئًا اور شَيْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور
خلفؒ کا سکتہ۔ مِنْ اِمْلَاقٍ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم
سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔ (ک) نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ (اسمیں دو ادغام جمع
ہیں نَحْنُ کے نون کا نون میں اور قاف کا کاف میں) وَاِيَّاهُمْ میں حمزہؒ۔۔۔
وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ تَذَكَّرُوْنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ
ذال کی تشدید سے تَذَّكَّرُوْنَ اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔
وَاَنَّ هٰذَا کو شامیؒ ہمزہ کے فتح اور نون کی تخفیف سے وَاَنْ
هٰذَا حمزہؒ اور کسائیؒ ہمزہ کے کسرہ اور نون کی تشدید سے وَاِنَّ هٰذَا

ف مدنیؒ۔ بصریؒ۔ عاصمؒ اور کسائیؒ۔ ۱۲ ط

Marfat.com

اور باقی ہمزہ کے فتح اور نون کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ صِرَاطِی کو خلفؒ اشمام بالزا سے۔ قنبلؒ سین سے اور باقی صاد خالص سے۔ صِرَاطِیَ کی یا کو شامیؒ مفتوح۔ فَتَفَرَّقَ کو بزیؒ تاء مشدّدہ سے اور باقی تاء مخففہ سے پڑھتے ہیں۔ یُؤْمِنُوْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے (امالہ)....
وَصّٰکُمْ میں تینؒ جگہ اور وَھُدًی میں بشرط وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ قُرْبٰی اور مُوْسَی (الکتٰب) میں بشرط وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۱۹ ۶

دِرَاسَتِہِمْ۔ خَیْرًا۔ انْتَظِرُوْا۔ مُنْتَظِرُوْنَ۔ اَغَیْرَ۔ وَلَا تَزِرُ.....
وَازِرَۃٌ اور وِزْرَ میں ورشؒ کی ترقیق فَقَدْ جَآءَکُمْ میں بصریؒ ہشامؒ حمزہؒ اور کسائیؒ کا ادغام۔ اَظْلَمُ۔ لَا یُظْلَمُوْنَ اور صَلَاتِیْ میں ورشؒ کی تغلیظ ظاہر ہے (ک) اَظْلَمُ مِمَّنْ اور کَذَّبَ بِاٰیٰتِ۔ یَصْدِفُوْنَ کو... (دونوں جگہ) حمزہؒ اور کسائیؒ اشمام بالزا سے۔ اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔ (ک) الْعَذَابِ بِمَا

اَنْ تَاْتِیَہُمْ کو حمزہؒ اور کسائیؒ یاء تذکیر سے اَنْ یَّاْتِیَہُمْ اور باقی تاء تانیث سے پڑھتے ہیں۔ خلفؒ کا ادغام کامل اور تَاْتِیَہُمْ یَاْتِیَ (میں ۲ دو جگہ) اور یَاْتِیَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے۔
فَرَّقُوْا کو حمزہؒ اور کسائیؒ فا کے بعد الف کے اثبات اور را کی تخفیف سے فٰرَقُوْا اور باقی الف کے بغیر را کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ شَیْءٍ میں (۲ دو جگہ) ورشؒ کا طول و توسّط۔ اور وقفاً ہشامؒ و حمزہؒ

Marfat.com

کی نقل اور ادغام ظاہر ہیں۔ ربی الی کی یا کو مدنی اور بصری مفتوح۔ صراطا کو خلف اشمام بالزا سے۔ قنبل سین سے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔

قیما کو حرمی۔ اور بصری قاف کے فتح اور یا کی تشدید وکسرہ سے قیما اور باقی قاف کے کسرہ اور یا کی تخفیف اور فتح سے۔ ملۃ ابراھیم کو ہشام ھا کے فتح اور الف سے۔ اور باقی کسرہ اور یاء ساکنہ سے۔ ومحیای کی یا کو ورش بخلاف مکی۔ بصری۔ شامی اور کوفی مفتوح پڑھتے ہیں۔۔۔ (تنبیہ) امام نافع کی قراءت حالین میں اسکان یا سے بمد لازم ہے سیدنا ورش نے فتح دیگر شیوخ سے اخذ کیا ہے (جلد ا ص) اور ان کے لئے دونوں وجوہ صحیح ہیں۔ فتح والوں کے لئے وقفاً وجوہ ثلاثہ جائز ہیں۔ ومماتی کی یا کو مدنی مفتوح۔ وانا اول کو مدنی الف کے اثبات اور مد منفصل سے اور باقی وصلاً الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ وھو میں (دو جگہ) قالون۔ بصری اور کسائی کا اسکان ھا ظاہر ہے۔ (امالہ) ھدیٰ۔ وھدی میں بشرط وقف۔ فلا یجزی۔ ھدینی اور اتٰکم میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل جاءکم اور جاء میں (دو جگہ) ابن ذکوان وحمزہ۔ ورحمۃ میں کسائی ومحیای میں کسائی کے دوری امالہ ورش بخلاف تقلیل۔ اور اخری میں بصری۔ حمزہ اور کسائی امالہ اور ورش تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۲۰

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی آٹھ ہیں۔ ۱۔ انی امرت اور ۲۔ ومماتی میں مدنی ۳۔ انی اخاف اور ۴۔ انی اراک میں حرمی وبصری

Marfat.com

۵ وَجْهِيَ میں مدنی، شامی اور حفص ۶ صِرَاطِی میں شامی ۷ تا تیٰ الیٰ میں مدنی و بصری ۸ اور وَمَحْيَايَ میں غیر۔ امام نافع اور ورش بخلاف یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ اور زائدہ ایک ہے وَقَدْ هَدٰىنِ یٰ میں بصری وصلاً اثبات یا کرتے ہیں۔ ادغام کبیر پچاس ۵۰ ہیں۔ (مثلین کے ۳۵ متقاربین کے ۱۵) اور صغیر جائز مختلف فیہ نو ۹ ہیں۔

(المرسوم) اَنْبٰٓـؤُا میں بقول مشہور واکثر اور شُرَكٰٓؤُا میں باجماع ہمزہ متطرفہ مضمومہ بعد از الف بصورت واو اس سے قبل کا الف محذوف اور اس کے بعد الف زائدہ۔ اور اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ میں ہمزہ ثانیہ بصورت یا۔ مِنْ نَّبَاِیْ میں فتح کے بعد ہمزہ متطرفہ مکسورہ بصورت یا اور اس سے قبل الف زائدہ۔ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـِٕهِمْ اور وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ میں ہمزہ متوسطہ بعد از الف عراقی مصاحف میں بے صورت اور اس سے قبل کا الف محذوف اور حجازی و شامی مصاحف میں حسب قاعدہ الف کے اثبات اور ہمزہ باصورت سے اَوْلِيَآئِهِمْ اور اَوْلِيَآؤُهُمْ۔ وَلَا طٰٓئِرٍ اور اَكٰبِرَ باجماع مصاحف اور فٰلِقُ الْحَبِّ بعض مصاحف میں بحذف الف مرسوم تھا۔

سُورۂ اعراف

باعتبار اکثر مکیہ مگر بروایت مجاہد و قتادہ آٹھ آیتیں از ۱۶۳ تا ۱۷۰ مدنیہ ہیں اور اس کی آیتیں بصری اور شامی ۲۰۵۔ حجازی اور کوفی ۲۰۶ ہیں۔ دو سو چار جگہ اجماع اور پانچ جگہ اختلاف ہے ۱ الٓمٓصٓ ۲ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ پر کوفی ۳ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ پر بصری اور شامی ۴ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ اور ۵ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ پر حجازی آیت ہے۔

Marfat.com

ان ربك لسريع العقاب سے للمؤمنين تک وجوہ صحیحہ بین السورتین
ایک سو اکہتر ہیں قالون مع عاصم تیس ۔ کسائی تیس ۔ مکی تیس ۔ ورش
بیالیس (بسم اللہ پر ۳۰ ۔ ترک پر ۱۲) دوری بارہ ۔ سوسی مع حمزہ بارہ ۔ شامی
بارہ اور خلف تین ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لتنذر اور خسروا میں ورش کی ترقیق ۔ للمؤمنین میں ورش و

ل ۱-۹ قالون کے لئے رحیم کے طول و توسط اور قصر بالسکون میں سے ہر ایک پر الرحیم کی وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور للمؤمنین میں وہ ہی وجہ ۱۰-۱۸ رحیم کے اشمام کی وجوہ ثلاثہ پر بھی نو وجوہ ۱۹-۲۱ رحیم کے روم پر الرحیم اور للمؤمنین کا طول پھر توسط پھر قصر ۲۲-۳۰ رحیم کے روم پر الرحیم کا روم و وصل ان دونوں اور پھر وصل کل پر للمؤمنین کی وجوہ ثلاثہ پڑھو ۔ عاصم مندرج ہوگئے ۔ ہر وجہ میں کسائی کو ذکری کے امالہ محضہ سے اور مکی کو ہاء کنایہ کے صلہ سے ۔ اور ورش کو نقل ۔ ترقیق ۔ تقلیل اور ابدال سے لوٹاؤ ۔

۱-۶ ورش کے لئے ترک و سکتہ پر رحیم کی وجوہ بسکون و اشمام پر للمؤمنین میں وہ ہی وجہ ۷-۱۲ اور روم و وصل پر وجوہ ثلاثہ پڑھو ۔ اور ہر وجہ میں دوری کو عدم نقل ہا کی تفخیم اور امالہ محضہ سے ۔ سوسی کو ابدال سے ۔ اور شامی کو ذات الیا کے فتح سے لوٹاؤ ۔ سوسی کے وصل میں حمزہ کی عدم سکتہ کی وجوہ مندرج ہوگئیں ۔ خلف کے لئے وصل ہی میں منفصل کے سکتہ پر للمؤمنین کی وجوہ ثلاثہ پڑھو ۔ اہل ضرب یہاں ۵۳۴ وجوہ کہتے ہیں ۔ ۱۲ ۔

ع حمزہ کا لفظی سکتہ ۔ اس سکتہ سے متباین ہے جو دیگر تارکین بین السورتین کرتے ہیں ۔ یعنی حمزہ کے لئے وہ وصلی حالت ہے اور ان کے لئے وقفی ۔ کیونکہ حمزہ تنوین کے نون پر سکتہ کرتے ہیں اور وہ حضرات میم ساکنہ پر ۔ اسی وجہ سے دونوں ساتھ ادا نہیں ہو سکتے ۔ واللہ اعلم ۔ ۱۲ ۔

Marfat.com

سوسی اور وقفاً حمزہؒ کا ابدال۔ اور اَوۡلِيَآءَ میں وقفاً ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ ثلاثہ وقفی جلی ہیں۔
تَذَكَّرُوۡنَ کو شامیؒ تاءِ فوقانیہ سے قبل یاء تحتانیہ مفتوحہ کے اثبات
اور ذال کی تخفیف سے يَتَذَكَّرُوۡنَ حرمیؒ بصریؒ اور ابوبکرؒ تاء واحدہ
اور ذال کی تشدید سے تَذَّكَّرُوۡنَ اور باقی تاء واحدہ اور ذال کی...
تخفیف سے پڑھتے ہیں مصحف شام میں ذال سے قبل دو اور باقی
مصاحف میں ایک مرکز و شوشہ مرسوم تھا۔ بَاۡسُنَا میں (دوجگہ) سوسیؒ
ابدال۔ قَآئِلُوۡنَ اور غَآئِبِيۡنَ میں حمزہؒ وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل
اور اِذۡ جَآءَهُمۡ میں بصریؒ اور ہشامؒ ادغام کرتے ہیں۔ اِلَيۡهِمۡ اور عَلَيۡهِمۡ
میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ (تنبیہ) مَعَايِشَ باجماع یا سے
ہے ہمزہ پڑھنا لحن فاسد ہے۔ (امالہ) وَذِكۡرٰی میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ
امالہ ورشؒ تقلیل۔ فَجَآءَهَا اور جَآءَهُمۡ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ اور دَعۡوٰهُمۡ
میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۱ / ۸

اِذۡ اَمَرۡتُكَ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور
خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔ (ک) اَمَرۡتُكَ قَالَ۔ خَيۡرٌ میں ورشؒ کی ترقیق
ظاہر ہے۔ (تنبیہ) يَكُوۡنُ لَكَ۔ الشَّيۡطٰنُ لِيُبۡدِيَ۔ اور الشَّيۡطٰنَ لَكُمَا میں
ادغام ممنوع ہے۔ صِرَاطَكَ کو خلفؒ اشمام بالزا سے۔ قنبلؒ سین سے اور
باقی صاد سے پڑھتے ہیں۔ شَمَآئِلِهِمۡ میں حمزہؒ وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل
کرتے ہیں۔ (ک) جَهَنَّمَ مِنۡكُمۡ۔ اور حَيۡثُ شِئۡتُمَا۔ شِئۡتُمَا میں سوسیؒ ابدال
کرتے ہیں۔ سَوۡءٰتِهِمَا اور سَوۡءٰتُهُمَا میں ورشؒ کے لئے حرف لین کا

Marfat.com

طول مروی نہیں توسط اور عدم مد صحیح ہیں۔ اور ہمزہ پر حسب قاعدہ مدّ بدل کی وجوہ ثلاثہ جائز ہیں۔ پس سوٰ کے عدم مد پر ہمزہ کی وجوہ ثلاثہ اور توسط پر فقط توسط پڑھو۔ (تنبیہ) ذَاقَا کا الف تثنیہ حالت وصل میں ساقط ہوجاتا ہے اور وصلاً اس کا خفیف اشارہ بھی لحن ہے۔ ظَلَمْنَا میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے تَغْفِرْ لَنَا میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔

تُخْرَجُوْنَ کو ابن ذکوانؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ تا کے فتح اور را کے ضمہ سے تَخْرُجُوْنَ (معروف) اور باقی تا کے ضمہ اور را کے فتح سے (مجہول) پڑھتے ہیں۔ (امالہ) مِنْ نَّارٍ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل نَهٰكُمَا۔ فَدَلّٰهُمَا اور وَنَادٰىهُمَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور الْجَنَّةِ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۲ ۹

سَوْءٰتِكُمْ[1] اور سَوْءٰتِهِمَا میں سوٰ کے عدم مد پر مد بدل کی وجوہ ثلاثہ اور توسط پر صرف توسط پڑھو۔

---

[1] يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ سے وَرِيْشًا تک (جس پر وقف کافی ہے) ترتیب قراءت ۱تا۴ قالونؒ کو منفصل کے قصر اور پھر مد پھر صلہ اور بے صلہ سے پڑھو۔ مکیؒ اور بصریؒ مندرج ہو گئے۔ ۵تا۸ ورشؒ کے لئے پانچ الفی مد اور نقل کے ساتھ مد بدل کا طول اور سوٰ میں عدم مد۔ پھر مد بدل کا توسط اور سوٰ میں توسط و عدم مد۔ اور پھر مد بدل کا قصر اور سوٰ میں عدم مد۔ ۹-۱۰ خلفؒ کو سکتہ اور عدم سکتہ کے ساتھ ادغام کامل سے ۱۱ خلادؒ کو عدم سکتہ اور ادغام ناقص سے ۱۲ شامیؒ (مع کسائیؒ) کو تین الفی مد سے ۱۳ اور عاصمؒ کو چار الفی مد سے پڑھو۔

اور اگر وَرِيْشًا کے بجائے ذٰلِكَ خَيْرٌ پر وقف کرو۔ (جو کافی ہے) تو ورشؒ کے لئے ایک وجہ زیادہ اور ترتیب بھی کسی قدر دشوار ہوجائے گی۔ جو حسب ذیل ہے ۱۔ قالونؒ کو منفصل کے قصر۔ صلہ اور وَلِبَاسُ کے نصب سے پڑھ کر ۲۔ مکیؒ کو رفع سے لوٹاؤ۔ ۳۔ قالونؒ کو بے صلہ سے

(باقی بر صفحہ آئندہ)

وَلِبَاسُ کو مدنیؒ، شامیؒ اور کسائیؒ (لِبَاساً پر عطف کرکے) سین کے نصب سے وَلِبَاسَ اور باقی (مبتدا مان کر) رفع سے پڑھتے ہیں۔ تنبیہ یَذَّکَّرُوْنَ میں ذال کی تشدید پر اجماع ہے۔ اختلاف اسمیں ہے جو قرآن میں ایک تا سے لکھا ہوا ہو۔ .... (ک) یَنْزِعُ عَنْهُمَا۔ سَوْءٰتِهِمَا میں حمزہؒ وقفاً نقل اور ادغام کرتے ہیں (ک) هُوَ وَقَبِيْلُهٗ۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ اور لَا يَأْمُرُ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال اور بِالْفَحْشَآءِ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں۔ بِالْفَحْشَآءِ اَتَقُوْلُوْنَ میں وصلاً حرمیؒ اور بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا یاء مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ (ک) اَمَرَ رَبِّيْ۔ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ کو بصریؒ ھا اور میم کے کسرہ سے اور حمزہؒ وکسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے۔ وَيَحْسَبُوْنَ کو حرمیؒ، بصریؒ اور کسائیؒ سین کے کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں (امالہ) التَّقْوٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اُسی طرح پڑھ کر ۴ بصریؒ کو رفع اور تقلیل سے لوٹاؤ ۵-۶ قالونؒ کو مد پر صلہ اور بے صلہ اور نصب سے ۷ دوریؒ کو رفع اور تقلیل سے پڑھو۔ ۸-۹ ورشؒ کے لئے مد۔ نقل۔ مدبدل کے طول۔ سَوْ میں عدم مد اور لِبَاسَ کے نصب پر فتح اور تقلیل ۱۰-۱۱ مد بدل کے توسط پر سَوْ میں توسط اور عدم اور دونوں پر التَّقْوٰى میں صرف تقلیل ۱۲ مدبدل کے قصر پر سَوْ میں عدم مد اور صرف فتح پڑھو ۱۳-۱۴ خلفؒ کے لئے سکتہ اور عدم سکتہ پر ادغام کامل رفع اور امالہ کبریٰ پڑھ کر ۱۵ خلادؒ کو عدم سکتہ میں ادغام ناقص سے لوٹاؤ ۱۶ شامیؒ کو تین الفی مد نصب اور فتح سے پڑھ کر ۱۷ کسائیؒ کو امالہ محضہ سے لوٹاؤ ۱۸ اب عاصمؒ کو چار الفی مد۔ رفع اور فتح سے پڑھو۔ ان میں سے ہر وجہ پر خَيْرٌ میں سکون واشمام اور روم کی سات وجوہ جائز ہیں۔ یعنی یہاں ۱۲۶ وجوہ صحیحہ ہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ ۱۲

Marfat.com

تقلیل۔ ھُدٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور الضَّلٰلَۃُ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ تنبیہ ہمارے طرق سے کسائیؒ کے دوریؒ کے لیے یُوَارِیْ میں امالہ نہیں ہے۔ ع

(ک) مِنَ الرِّزْقِ قُلْ خَالِصَۃً کو مدنیؒ خبر مان کر تا کے رفع سے خَالِصَۃٌ اور باقی (حال قرار دیکر) نصب سے پڑھتے ہیں۔ حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ میں حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ عاصمؒ اور کسائیؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ حمزہؒ کے لئے وصلاً یا ساقط ہو جاتی ہے۔ لَمْ یُنَزِّلْ کو مکیؒ اور بصریؒ نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے لَمْ یُنْزِلْ اور باقی نون کے فتح اور زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ اُمَّۃٍ اَجَلٌ اور لَعَنَتْ اُخْتَھَا میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔

جَآءَ اَجَلُھُمْ کو قالونؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزہ اولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد۔ ورشؒ و قنبلؒ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل سے۔ اور نیز اس کے ابدال سے پڑھتے ہیں۔ ہمزہ پہ مد جائز نہیں لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق نیز اس میں اور یَاْتِیَنَّکُمْ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال۔ وَ اَصْلَحَ اور اَظْلَمُ میں ورشؒ کی تغلیظ اور عَلَیْھِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے (ک)....

اَظْلَمُ مِمَّنِ اور کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ۔ بِاٰیٰتِہٖ میں حمزہؒ وقفاً یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں۔ رُسُلُنَا کو بصریؒ سین کے اسکان سے رُسْلُنَا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں ھٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا میں حرمیؒ۔ اور بصریؒ ہمزۂ ثانیہ کا یاء مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ (ک) قَالَ لِکُلٍّ۔

(وَلٰكِن) لَّا تَعْلَمُوْنَ کو ابوبکرؒ یاء غیب سے لَّا يَعْلَمُوْنَ اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ اور اس سے قبل مَا لَا تَعْلَمُوْنَ کے بخطاب پڑھنے پر اجماع ہے (ک) الْعَذَابَ بِمَا (امالہ) الدُّنْيَا۔ لِاُولٰهُمْ اور اُولٰهُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ الْقِيٰمَةِ میں کسائیؒ جاءَ اور جَآءَتْهُمْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ اتَّقٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ النَّارِ (میں تین جگہ) اور کٰفِرِيْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل افْتَرٰى۔ اُخْرٰىهُمْ اور لِاُخْرٰىهُمْ میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

لَا تُفَتَّحُ کو حمزہؒ اور کسائیؒ یاء تذکیر مضمومہ فا کے اسکان اور تا کی تخفیف سے لَا يُفْتَحُ بصریؒ تاء تانیث مضمومہ فا کے اسکان اور تا کی تخفیف سے لَا تُفْتَحُ اور باقی تاء تانیث مضمومہ فا کے فتح اور تا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ (ک) جَهَنَّمَ مِهَادٌ۔ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ کو بصریؒ ہا اور میم کے کسرہ سے۔ حمزہؒ اور کسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ہا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ الْاَنْهٰرُ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں۔

وَمَا كُنَّا (لِنَهْتَدِيَ) کو شامیؒ واو عاطفہ کے بغیر مَا كُنَّا اور باقی واو کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ شامی مصحف میں بحذف اور باقی مصاحف میں باثبات واو مرسوم تھا۔ لَقَدْ جَآءَتْ اور اُورِثْتُمُوْهَا میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں (ک) رُسُلُ رَبِّنَا۔

ع ۱۱

نَعَمْ کو کسائیؒ (بلغتِ کنانہ و ہذیل) عین کے کسرہ سے نَعِمْ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ مُؤَذِّنٌ میں ورشؒ واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔

اَنْ لَّعْنَةُ (اللّٰهِ) کو بزیؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ اَنَّ مشدّدہ اور تا کے نصب سے اَنَّ لَعْنَةَ اور باقی اَنْ مخففہ اور تا کے رفع سے پڑھتے ہیں۔ امام ابن مجاہدؒ[1] نے سیدنا قنبلؒ سے صرف تخفیف و رفع روایت کیا ہے۔ اور تیسیر و شاطبیہ کے طُرق سے اسی طرح ماخوذ ہے۔ بِالْاٰخِرَةِ اور کٰفِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ کو قالونؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزۂ اولی کے اسقاط سے بقصر و مد ورشؒ و قنبلؒ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل سے۔ اور نیز اس کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں (امالہ) الْجَنَّةِ میں کسائیؒ هٰذَا سَنَا (میں دو جگہ) اور وَنَادٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل جَآءَتْ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ النَّارِ میں (دو جگہ) بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل۔ اور بِسِیْمٰهُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ۔ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۵ ۱۲

---

[1] قنبلؒ سے امام ابن مجاہدؒ بلا واسطہ۔ اور شطویؒ بذریعہ ابن شنبوذ اَنْ مخففہ اور تا کا رفع روایت کرتے ہیں۔ یہی ابن ثوبانؒ کی قنبلؒ سے روایت ہے۔ اور یہی ابن الصباحؒ۔ ابن شنبوذؒ اور ابو عونؒ وغیرہ اکثر اہل عراق کا مذہب ہے۔ مگر نہروانیؒ وغیرہ بعض شیوخ ابن شنبوذؒ سے بزیؒ کے مانند تشدید اور نصب روایت کرتے ہیں۔ ابو ربیعہؒ۔ زینبیؒ۔ اور ابن عبدالرزاقؒ و بلخیؒ کی بھی یہی روایت ہے۔ علامہ دانیؒ نے بھی قواسؒ کے بعض تلامذہ اور ابن شنبوذؒ سے۔۔۔ یہی وجہ بیان کی ہے۔ ۱۲۔

Marfat.com

تستکبرون - غیر اور خسروا میں ورش کی ترقیق جلی ہے - برحمۃ
ادخلوا کو وصلاً ابن ذکوان بخلاف حرمی - ہشام اور کسائی نون تنوین کے
ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں (جلد اص ۲۹۲) یہی ابن ذکوان کی دوسری وجہ ہے -
اور ابتداء باجماع ہمزۂ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے - من الماء او میں حرمی
اور بصری ہمزۂ ثانیہ کا یاء مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں - (ک) رزقکم (تنبیہ
لہوا ضمیر نہیں اسم ظاہر ہے جس کی ھا سب کے نزدیک ساکنہ ہے ولقد....
جئنٰھم اور قد جاءت میں بصری - ہشام - حمزہ اور کسائی ادغام - اور
جئنٰھم میں سوسی - یؤمنون - تاویلہ - یاتی اور تاویلہ میں ورش و سوسی اور وقفاً حمزہ کا ابدال
جلی ہے (ک) الذین نسوہ اور رسل ربنا (امالہ) ونادی (میں دو جگہ)....
اغنی - ننسٰھم - اور ھدی میں بشرط وقف حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف
تقلیل بسیمٰھم اور الدنیا میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری
تقلیل - برحمۃ میں کسائی - النار اور الکفرین میں بصری و دوری امالہ ورش
تقلیل - اور جاءت میں ابن ذکوان و حمزہ امالہ کرتے ہیں - ع ٦ ١٣
یغشی (الیل) کو ابو بکر - حمزہ اور کسائی غین معجمہ کے فتح اور شین کی

لہ اخفش سے نقاش بجمیع طرق - اور ابن الاخرم بطرق اہل عراق - اور حافظ ابو العلاء
بذریعہ سند داجونی سے وہ صوری سے ابن ذکوان کے لئے سب جگہ تنوین کا کسرہ روایت
کرتے ہیں - اور بہت سے ائمہ نے ابن الاخرم سے اس کلمہ کو اور سورۂ ابراھیم میں
خبیثۃ اجتثت کو کسرہ سے مستثنیٰ کیا ہے - مہدوی اور ابن شریح نے ان میں
صرف ضمہ روایت کیا ہے - اور صوری کے..... دیگر متعدد تلامذہ ہر جگہ تنوین کا ضمہ نقل کرتے
ہیں - علامہ دانی نے امام ابو القاسم فارسی سے بطریق نقاش ہر جگہ تنوین کا کسرہ - اور امام ابو الحسن
سے بطریق ابن الاخرم ان دونوں کا ضمہ پڑھا ہے - ن - (طریق کے موافق کسرہ ہے - ط) ۱۲

Marfat.com

تشدید سے یُغَشِّی اور باقی غین کے اسکان اور شین کی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ شامیؒ (بربناء استیناف) چاروں کلمات کے رفع سے وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌ اور باقی (بربناء عطف) چاروں کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ (مُسَخَّرٰتٍ کا نصب کسرہ سے ہوتا ہے) (ک) وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٍ۔ بِاَمْرِہٖ میں حمزہؒ وقفاً یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں۔ وَالْاَمْرُ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں۔ وَخُفْیَۃً کو ابو بکرؒ خا کے کسرہ سے وَخِفْیَۃً اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ اِصْلَاحِھَا میں ورشؒ کی تغلیظ۔ وَھُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا جلی ہے۔

الرِّیٰحَ کو مکیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یا کے اسکان سے الف کے بغیر ..... الرِّیْحَ ..... (بتوحید) اور باقی یا کے فتح اور اس کے بعد الف جمع کے اثبات

لہ وَھُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ سے رَحْمَتِہٖ تک ترتیب قراءت ۱؎ قالونؒ کے لئے وَھُوَ بسکون ھا الرِّیٰحَ بالف اور نُشُرًا نون مضمومہ اور شین مضمومہ سے پڑھو۔ بصریؒ مندرج ہوگئے ۲؎ کسائیؒ کو الرِّیْحَ بیاء ساکنہ اور نَشْرًا نون مفتوحہ اور شین ساکنہ سے لوٹاؤ ۳؎ ورشؒ کو وَھُوَ بضم ھا سے قالونؒ کی طرح ۴؎ شامیؒ کو نُشْرًا بضم نون و شین ساکنہ سے ۵؎ عاصمؒ کو بُشْرًا بباء موحدہ مضمومہ اور شین ساکنہ سے ۶؎ مکیؒ کو الرِّیْحَ بسکون یا اور نُشُرًا میں قالونؒ کے مانند ۷؎ حمزہؒ کو نَشْرًا میں کسائیؒ کی طرح پڑھو۔ ان میں سے ہر وجہ پر ھاء کنایہ میں اسکان اور روم جائز ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۱۲۔

Marfat.com

سے پڑھتے ہیں۔

بُشۡرًا کو حرمیؒ اور بصریؒ نون مضمومہ اور شین مضمومہ سے نُشُرًا (ناشر کی جمع) شامیؒ نون مضمومہ اور شین ساکنہ سے نُشۡرًا (ایضاً ناشر کی جمع) حمزہؒ اور کسائیؒ نون کے فتح اور شین کے اسکان سے نَشۡرًا (مصدر بموقع حال) اور عاصمؒ نون کے بدلے باء موحدہ مضمومہ اور شین کے اسکان سے (بشیر کی جمع) پڑھتے ہیں۔ اَقَلَّتۡ سَحَابًا میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ مَیِّتٍ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ یاء ساکنہ مخففہ سے مَیۡتٍ اور باقی یاء مشددہ مکسورہ سے تَذَکَّرُوۡنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ ذال کی تشدید سے تَذَّکَّرُوۡنَ اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) اسۡتَوٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ و ورشؒ بخلاف تقلیل و خُفۡیَۃً میں کسائیؒ۔ اور الۡمَوۡتٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ و ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۱۴

(مِنۡ اِلٰہٍ) غَیۡرُہٗ کو کسائیؒ را کے خفض ھا کے کسرہ اور صلہ بیاء سے غَیۡرِہٖ اور باقی را کے رفع ھا کے ضمہ اور صلہ بواو سے پڑھتے ہیں۔ غَیۡرُہٗ۔ ذِکۡرٌ اور لِیُنۡذِرَکُمۡ ---- میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ اِنِّیۡۤ اَخَافُ کی یا کو حرمیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔

اُبَلِّغُکُمۡ کو بصریؒ باء موحدہ کے اسکان اور لام کی تخفیف سے اُبۡلِغُکُمۡ اور باقی با کے فتح اور لام کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ (ک)...

وَاَعۡلَمُ مِنَ اللّٰہِ۔ بِاٰیٰتِنَا میں حمزہؒ وقفاً یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے

ہیں (امالہ) لَنَرٰىكَ میں بصری۔ حمزہ اور کسائی امالہ ورش تقلیل اور جآءَكُمْ میں ابن ذکوان اور حمزہ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۸ ۱۵

غَيْرُهٗ کو کسائی را کے خفض ھا کے کسرہ اور صلہ بیا سے غَيْرِهٖ اور باقی را کے رفع ھا کے ضمہ اور صلہ بواو سے پڑھتے ہیں۔ غَيْرُهٗ۔ ذِكْرٌ۔ لِيُنْذِرَكُمْ فَانْتَظِرُوْا اور دَابِرَ میں ورش کی ترقیق جلی ہے۔

اُبَلِّغُكُمْ کو بصری باء موحدہ کے اسکان اور لام کی تخفیف سے ... اُبْلِغُكُمْ اور باقی باء موحدہ کے فتح اور لام کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔

نَاصِحٌ اَمِيْنٌ میں ورش کی نقل اور وقفاً حمزہ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلف کا سکتہ ظاہر ہے۔ اِذْ جَعَلَكُمْ میں بصری اور ہشام ادغام کرتے ہیں۔

بَصْۜطَةً کو خلاد بخلاف قنبل بصری۔ ہشام۔ حفص اور خلف سین سے بَسْطَةً خلاد بوجہ ثانی۔ مدنی۔ بزی۔ ابن ذکوان ابو بکر اور کسائی صاد سے... پڑھتے ہیں۔ ہمارے طرق سے ابن ذکوان کے لئے یہاں صرف صاد منقول و ماخوذ ہے۔ علامہ شاطبی نے سورۂ بقرہ کے مانند یہاں بھی بخلاف بیان کیا ہے جلد اصفحہ ۳۱۴ لیکن یہ طریقہ سے عدول اور تسامح ہے۔ رسم باجماع صاد سے ہے۔

اَجِئْتَنَا میں سوسی ابدال۔ اور اٰبَآؤُنَا میں حمزہ وقفاً مد قصر کے ساتھ ہمزہ مضمومہ کی تسہیل کرتے ہیں۔ فَاْتِنَا اور مُؤْمِنِيْنَ میں ورش و سوسی کا ابدال جلی ہے۔ (ک) وَقَعَ عَلَيْكُمْ۔ (امالہ) لَنَرٰىكَ میں بصری۔ حمزہ اور کسائی امالہ ورش تقلیل جآءَكُمْ میں ابن ذکوان و حمزہ وَزَادَكُمْ میں ابن... ذکوان بخلاف اور حمزہ اور بَصْۜطَةً میں کسائی بخلاف امالہ کرتے ہیں۔ ع ۹ ۱۶

Marfat.com

غَیْرُہٗ کو کسائی را کے خفض ھا کے کسرہ اور صلہ بیا سے غَیْرِہٖ اور باقی را کے رفع ھا کے ضمہ اور صلہ بواو سے پڑھتے ہیں۔ غَیْرُہٗ اور کٰفِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ قَدْ جَآءَتْکُمْ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائی… ادغام کرتے ہیں۔ تَاْکُلْ۔ فَیَاْخُذَکُمْ۔ مُؤْمِنُوْنَ۔ یٰصٰلِحُ ائْتِنَا۔ اَتَاْتُوْنَ۔ اور لَتَاْتُوْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے۔ (تنبیہ) یٰصٰلِحُ… ائْتِنَا میں وصلاً واو سے ابدال ہوتا ہے۔ اور بحالت ابتدا تمام قراء کے لیے یا سے وجوباً ابدال ہوگا۔ مد بدل جائز نہیں۔ عَذَابٌ اَلِیْمٌ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔ اِذْ جَعَلَکُمْ میں بصریؒ اور ہشامؒ ادغام کرتے ہیں بُیُوْتًا کو قالونؒ۔ مکیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ با کے کسرہ سے اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

(مُفْسِدِیْنَ ٥) قَالَ الْمَلَاُ کو شامیؒ قَالَ سے قبل واو عاطفہ کے اثبات سے وَقَالَ الْمَلَاُ اور باقی واو کے بغیر پڑھتے ہیں مصحف شام میں… بالواو اور باقی مصاحف میں واو کے بغیر مرسوم تھا۔ (ک) اَمْرِ رَبِّہِمْ۔ اور قَالَ لِقَوْمِہٖ اور مَا سَبَقَکُمْ۔

اِنَّکُمْ (لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ) کو مکیؒ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ حمزہؒ اور کسائیؒ استفہام یعنی ہمزتین سے اَئِنَّکُمْ اور مدنیؒ وحفصؒ خبر یعنی… ایک ہمزہ سے پڑھتے ہیں۔ اہل استفہام میں سے مکیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل بصریؒ ادخال مع تسہیل۔ اور ہشامؒ تحقیق کے ساتھ بلا خلاف ادخال کرتے ہیں۔ (تنبیہ) ایک کلمہ میں جب دو ہمزہ جمع ہوں اور انمیں سے

Marfat.com

دوسرا مکسورہ ہو بشرطیکہ وہ استفہام مکرر کا موقع نہ ہو تو ہشامؒ کے لئے
ادخال بخلاف ہوتا ہے۔ مگر سات جگہ طرق تیسیر کا ادخال پر اتفاق ہے
یہ ان میں سے پہلا موقع ہے باقی مقامات انشاءاللہ آئندہ آئیں گے۔۔۔۔
النِّسَآءِ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی اور حمزہؒ کے لئے امْرَاَتَهٗ
میں وقفاً تسہیل اور عَلَيْهِمْ میں ھا کا ضمہ جلی ہے (امالہ) جَآءَتْكُمْ میں۔۔۔
ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ دَارِهِمْ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اور فَتَوَلّٰى
میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۱۷

غَيْرُهٗ کو کسائیؒ را کے خفض ھا کے کسرہ اور صلہ بیا سے غَيْرِهٖ اور
باقی را کے رفع ھا کے ضمہ اور صلہ بواو سے پڑھتے ہیں۔ غَيْرُهٗ۔ خَيْرٌ۔
فَاصْبِرُوْا۔ خَيْرُ (میں دو جگہ) اور لَخٰسِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے
قَدْ جَآءَتْكُمْ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ اِصْلَاحِهَا
میں ورشؒ کی تغلیظ۔ مُّؤْمِنِيْنَ اور لَمْ يُؤْمِنُوْا میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال
ظاہر ہے۔ صِرَاطٍ کو خلفؒ اشمام بالزا سے۔ قنبلؒ سین سے اور باقی صاد
سے پڑھتے ہیں۔ وَهُوَ میں قالونؒ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا جلی ہے۔

شَيْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ
کا سکتہ ظاہر ہے (امالہ) جَآءَتْكُمْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ نَجّٰىنَا۔ فَتَوَلّٰى
اور اٰسٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ دَارِهِمْ اور كٰفِرِيْنَ
میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۱

مِنْ نَّبِيٍّ کو مدنیؒ یا ساکنہ کے بعد ہمزہ کے اثبات سے بمد واجب

اور باقی یاء مشددہ سے ہمزہ اور مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ بِالْبَاسَآءِ اور بَاْسُنَا میں (دو جگہ) سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔

لَفَتَحْنَا کو شامیؒ تا کی تشدید سے لَفَتَّحْنَا اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ عَلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ یَاْتِیَهُمْ (میں دو جگہ) اور فَلَا یَاْمَنُ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال۔ اور نَآئِمُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ کی مد و قصر کے ساتھ تسہیل جلی ہے۔

اَوَ اَمِنَ کو حرمیؒ اور شامیؒ اَوْ تردیدیہ عاطفہ سے ہمزہ استفہام کے بغیر اَوْ اَمِنَ (ورشؒ حسب قاعدہ نقل کرتے ہیں پس ان کے لئے اَوَ مِنَ ادا ہوتا ہے) اور باقی ہمزہ استفہام اور واو مفتوحہ عاطفہ سے پڑھتے ہیں۔ الْخٰسِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے (امالہ) الْقُرٰی میں (تین جگہ) بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ و ورشؒ تقلیل۔ اور ضُحًی میں بشرط وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۱۲ ۲

نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ میں حرمیؒ اور بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں (ک) وَنَطْبَعُ عَلٰی۔ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا میں ورشؒ کی نقل بیّن ہے۔ اور وقفاً حمزہؒ نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ سکتہ کے ساتھ ہمزہ مکسورہ کی بمدّ و قصر تسہیل وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ اور قَدْ جِئْتُكُمْ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ رُسُلُهُمْ کو بصریؒ سین کے اسکان سے رُسْلُهُمْ۔ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ لِیُؤْمِنُوْا اور فَاْتِ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال۔ اور فَظَلَمُوْا میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔

Marfat.com

(حَقِیْقٌ) عَلٰٓی کو مدنیؒ یاءِ مشدّدہ مفتوحہ سے عَلَیَّ (حرف جر یاءِ اضافت پر داخل ہوا تھا۔ اس کے الف کو یا سے بدل کر یاءِ اضافت میں ادغام کر دیا) اور باقی عَلٰی جارہ سے (جو اَنْ پر داخل ہوا ہے) یاءِ اضافت کے بغیر پڑھتے ہیں۔ جِئْتُکُمْ اور جِئْتَ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ مَعِیَ کی یا کو حفصؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ اِسْرَآءِیْلَ میں حمزہؒ وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ (امالہ) اُلْقٰی میں بصریؒ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ جَآءَتْھُمْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ الْکٰفِرِیْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل مُوْسٰی میں (دو جگہ) حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اور فَاُلْقِیَ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۱۳/۴

لَسٰحِرٌ میں ورشؒ کی ترقیق۔ تَاْمُرُوْنَ۔ یَاْتُوْكَ اور یَاْفِکُوْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔

اَرْجِہْ کو مکیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ جیم کے بعد ہمزہ ساکنہ کے اثبات سے۔ اور باقی ہمزہ کے بغیر۔ قالونؒ اور ابن ذکوانؒ ھا کے کسرہ سے۔ ورشؒ اور کسائیؒ کسرہ کے صلہ سے۔ بصریؒ ھا کے ضمہ سے۔ مکیؒ اور ہشامؒ ضمہ کے صلہ سے اور عاصمؒ وحمزہؒ ھا کے اسکان سے پڑھتے ہیں۔ نتیجہ چھ[۱] قراءتیں ہیں ۱ بصریؒ ہمزہ اور ضمہ سے اَرْجِئْہُ ۲ مکیؒ اور ہشامؒ ہمزہ اور ضمہ کے صلہ سے اَرْجِئْہُوْ ۳ ابن ذکوانؒ ہمزہ اور کسرہ سے اَرْجِئْہِ ۴ قالونؒ بغیر ہمزہ کسرہ سے اَرْجِہِ ۵ ورشؒ اور کسائیؒ بغیر ہمزہ کسرہ کے صلہ سے اَرْجِہِیْ ۶ عاصمؒ وحمزہؒ بغیر ہمزہ اسکان سے[۱] پڑھتے ہیں۔

[۱] قالونؒ اَرْجِہْ سے عَلِیْمٌ تک ترتیب قراءات ۱ قالونؒ کے لئے (باقی بر صفحہ آیندہ)

(بِكُلِّ) سٰحِرٍ کو حمزہؒ اور کسائیؒ سین کے بعد کا الف ساقط کر کے حا کی تشدید و فتح اور اس کے بعد الف کے اثبات سے سَحّٰرٍ (بروزن فَعّالٍ) اور باقی سین کے بعد الف کے اثبات حا کی تخفیف اور کسرہ سے (بروزن فاعِلٍ)..... پڑھتے ہیں۔

(قَالُوْٓا) اِنَّ لَنَا کو بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ استفہام یعنی ہمزتین سے ءَاِنَّ لَنَا اور باقی ایک ہمزہ سے بخبر پڑھتے ہیں۔ اہل استفہام میں سے بصریؒ ادخال الف اور ہمزہ ثانیہ کی تسہیل۔ اور ہشامؒ تحقیق کے ساتھ بلا خلاف ادخال کرتے ہیں۔ (یہ ان سات مقامات میں سے دوسرا موقعہ ہے۔ جن میں ہشامؒ کے لئے ادخال پر طرق تیسیر کا اتفاق ہے۔)

نَعَمْ کو کسائیؒ عین کے کسرہ سے نَعِمْ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ (ک) نَّكُوْنَ نَحْنُ۔ هِيَ تَلْقَفُ کو بزیؒ وصلاً تا کی تشدید سے..... پڑھتے ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) منفصل کا قصر اَرْجِهْ۔ بغیر ہمزہ ھا کے کسرہ سے اور سٰحِرٍ کو..... بتخفیف پڑھکر ۲ مکیؒ کو اَرْجِئْهُ ہمزہ اور ضمہ کے صلہ سے۔ ۳ بصریؒ کو اَرْجِئْهُ ہمزہ اور ضمہ سے ۴ اور سوسیؒ کو یا تُوْكَ سے لوٹاؤ۔ ۵ قالونؒ کے لئے منفصل کے مد پر اُسی طرح پڑھکر ۶ دوریؒ کو اَرْجِئْهُ سے پڑھو۔ ۷ ورشؒ کو پانچ الفی مد اَرْجِهٖ بغیر ہمزہ اور کسرہ کے صلہ سے اور ابدال سے ۸ حمزہؒ کو اَرْجِهْ بسکون حا اور سَحّٰرٍ تشدید سے ۹ ہشامؒ کو ۳ الفی مد اَرْجِئْهُ ہمزہ اور ضمہ کے صلہ اور سٰحِرٍ بتخفیف سے ۱۰ ابن ذکوانؒ کو اَرْجِئْهِ ہمزہ اور بکسرہ سے ۱۱ ابوالحارثؒ کو اَرْجِهٖ بغیر ہمزہ اور کسرہ کے صلہ اور سَحّٰرٍ تشدید سے ۱۲ کسائیؒ کے دوریؒ کو امالہ سے ۱۳ عاصمؒ کو چار الفی مد اور اَرْجِهْ بغیر ہمزہ ھا کے اسکان اور سٰحِرٍ بتخفیف سے پڑھو۔ انہیں سے ہر وجہ پر عَلِيْمٌ میں وجوہ اربعہ جائز ہیں۔
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ ۱۲۔

Marfat.com

تلقف کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ لام کے فتح اور قاف کی تشدید سے تَلَقَّفُ اور حفصؒ لام کے اسکان اور قاف کی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ وَبَطَلَ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے (ک) السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ (قَالَ فِرْعَوْنُ) اٰمَنْتُمْ بِهٖ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ باستفہام یعنی ہمزتین سے ءَاٰمَنْتُمْ بِهٖ اور حفصؒ بخبر یعنی ایک ہمزہ سے پڑھتے ہیں۔ اہل استفہام میں سے حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں۔ اور ماقبل سے وصل کی شرط پر قنبلؒ ہمزۂ اولی کا بھی (جلد اص ۱۷۲) واو مفتوحہ سے ابدال کر لیتے ہیں۔ یعنی ان کے لئے وصلاً ہمزتین میں تغیر ہو کر کلمہ کی صورت فِرْعَوْنُ وَاٰمَنْتُمْ بِهٖ ہو جاتی ہے۔ اور اگر اس سے ابتدا کریں تو ان کے لئے بھی ہمزہ محققہ سے ابتدا ہوتی ہے۔ ہمزہ ثانیہ کے بعد چونکہ الف (مبدلہ از ہمزہ ساکنہ) واقع ہے اسلئے ادخال اور ابدال جائز نہیں۔ البتہ مدبدل حسب قاعدہ ہوتا ہے۔ (ک) اٰذَنَ لَكُمْ اور تَنْقِمُ مِنَّا جَآءَتْنَا (جلد اص ۱۰۶) میں حمزہؒ وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ (امالہ) سِحْرٍ میں کسائیؒ کے دوریؒ۔ وَجَآءَ۔ وَجَآءُوْ۔ اور جَآءَتْنَا میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ يٰمُوْسٰى اور مُوْسٰى میں (دو جگہ) حمزہؒ و کسائیؒ امالہ و ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اور النَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں ع ۱۴

وَاٰلِهَتَكَ میں حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں (ک) وَاٰلِهَتَكَ قَالَ سَنُقَتِّلُ کو حرمیؒ نون کے فتح۔ قاف کے اسکان اور تا کی تخفیف اور ضمہ سے سَنَقْتُلُ (از مجرد) اور باقی نون کے ضمہ۔ قاف کے فتح اور تا

Marfat.com

کی تشدید و کسرہ سے (از مزید) پڑھتے ہیں۔ نِسَاۤءَهُمْ میں حمزہؒ وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔

قَهِرُوْنَ اور وَاصْبِرُوْا میں ورشؒ کی ترقیق اور تَاْتِيَنَا میں ورشؒ وسوسیؒ کا اور جِئْتَنَا میں سوسیؒ کا ابدال اور وقفاً حمزہؒ کی شرکت جلی ہے۔

(امالہ) مُوْسٰى میں (دو جگہ) حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔

اور عَلٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

۱۵ ع ۵

طٰۤئِرُهُمْ۔ اور اَغَيْرَ میں ورشؒ کی ترقیق۔ تَاْتِنَا۔ بِمُؤْمِنِيْنَ اور لَنُؤْمِنَنَّ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال اور وقفاً حمزہؒ کی شرکت جلی ہے (ک) نَحْنُ لَكَ۔

عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ اور عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ کو بصریؒ ھا و میم کے کسرہ سے۔ حمزہؒ اور کسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ہا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ مُفَصَّلٰتٍ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔ (ک) وَقَعَ عَلَيْهِمُ......

اِسْرَاۤءِيْلَ اور نِسَاۤءَكُمْ میں حمزہؒ وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔

يَعْرِشُوْنَ کو شامیؒ اور ابوبکرؒ را کے ضمہ سے يَعْرُشُوْنَ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔

يَعْكُفُوْنَ کو حمزہؒ اور کسائیؒ کاف کے کسرہ سے يَعْكِفُوْنَ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ وَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا جلی ہے

وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ کو شامیؒ جیم کے بعد الف مبدلہ کے اثبات سے یا اور نون کے بغیر وَاِذْ اَنْجٰكُمْ اور باقی جیم مفتوحہ کے بعد یاءِ تحتانیہ ساکنہ اور نون عظمت والف سے پڑھتے ہیں مصحف شام میں جیم کے بعد ایک اور

باقی مصاحف میں دو مرکز (یعنی شوشہ) مرسوم تھے۔

یُقَتِّلُوْنَ کو مدنی یاء مضارع کے فتح۔ قاف کے اسکان اور تا کی تخفیف وضمہ سے یَقْتُلُوْنَ اور باقی یا کے ضمہ۔ قاف کے فتح اور تا کی تشدید وکسرہ سے پڑھتے ہیں (ک) وَیَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَکُمْ (امالہ) جَآءَتْهُمُ میں ابن ذکوان وحمزہ بِمُوْسٰی۔ یٰمُوْسَی (ادع) میں بشرط وقف الْحُسْنٰی اور یٰمُوْسَی (اجعل) میں بشرط وقف حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل۔ اور اٰلِهَةً میں کسائی امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱۶

وٰعَدْنَا کو بصری الف کے اسقاط سے وَعَدْنَا اور باقی واو کے بعد الف کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ (تنبیہ) فَتَمَّ مِیْقَاتُ۔ الْغَیِّ یَتَّخِذُوْهُ اور اِلَیْكَ قَالَ میں ادغام ممنوع ہے (ک) لِاَخِیْهِ هٰرُوْنَ۔ اور قَالَ رَبِّ

اَرِنِیْ کو مکی اور سوسی را کے اسکان سے اَرْنِیْ اور دوری کسرہ را کے اختلاس سے اور باقی کسرہ کاملہ سے پڑھتے ہیں اَنْظُرْ اِلَیْكَ میں ورش کی نقل اور وقفاً حمزہ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلف کا سکتہ جلی ہے (ک) قَالَ لَنْ۔ وَلٰکِنِ انْظُرْ کو وصلاً حرمی۔ شامی اور کسائی نون کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور ابتداء باجماع ہمزہ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے

دَکًّا (وَخَرَّ) کو حمزہ اور کسائی کاف کے فتح (بغیر تنوین) اس کے بعد الف اور پھر ہمزہ مفتوحہ کے اثبات سے بمد واجب دَکَّآءَ (بروزن حمراء) اور باقی کاف پر تنوین سے الف ہمزہ اور مد کے بغیر (بَرًّا کے

وزن پر) پڑھتے ہیں (ک) اَفَاقَ قَالَ۔ وَاَنَا اَوَّلُ کو مدنی الف کے اثبات سے بمد منفصل اور باقی وصلاً الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ وَاْمُرْ يَاْخُذُوْا اور لَا يُؤْمِنُوْا میں ورش و سوسی کا ابدال ظاہر ہے۔ اِنِّي اصْطَفَيْتُكَ کی یا کو مکی اور بصری مفتوح پڑھتے ہیں۔ باقی حضرات کے لیے وصلاً یا ساقط ہو جاتی ہے۔

بِرِسٰلٰتِيْ کو حرمی لام کے بعد کا الف ساقط کر کے بِرِسٰلَتِيْ ... (بتوحید) اور باقی لام کے بعد الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ شَيْءٍ میں (دو جگہ) ورش کا طول و توسط۔ اور وصلاً خلاد کا بخلاف اور خلف کا سکتہ۔ اور وقفاً ہشام و حمزہ کی نقل اور ادغام جلی ہیں۔ بِاَحْسَنِهَا میں حمزہ وقفاً یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں۔ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ کی یا کو حرمی۔ بصری۔ عاصم اور کسائی مفتوح پڑھتے ہیں۔ شامی اور حمزہ کے لئے وصلاً یا ساقط ہو جاتی ہے۔

(سَبِيْلَ) الرُّشْدِ کو حمزہ اور کسائی را اور شین دونوں کے فتح سے الرَّشَدِ اور باقی را کے ضمہ اور شین کے اسکان سے پڑھتے ہیں۔

الْاٰخِرَةِ میں ورش کی نقل۔ مدّ بدل اور ترقیق اور وصلاً خلاد کا بخلاف اور خلف کا سکتہ جلی ہے (امالہ) مُوْسٰى (میں چار جگہ) اور لِمُوْسٰى میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل۔ لِيْلَةً میں کسائی۔ تَرٰىنِيْ میں (دو جگہ) بصری۔ حمزہ اور کسائی امالہ ورش تقلیل۔ جَآءَ میں ابن ذکوان و حمزہ۔ تَجَلّٰى میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل اور النَّاسِ میں دوری امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ۱۷

(ک) قَوۡمِ مُوۡسٰی ۔ مِنۡ حُلِیِّهِمۡ کو حمزہؒ اور کسائیؒ حا کے کسرہ سے .....
حِلِیِّهِمۡ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں ۔ لام کے کسرہ اور یا کی تشدید پر قراء سبعہ کا اتفاق ہے ۔ قَدۡ ضَلُّوۡا میں ورشؒ ۔ بصریؒ ۔ شامیؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں
(لَئِنۡ) لَّمۡ یَرۡحَمۡنَا رَبُّنَا وَیَغۡفِرۡ لَنَا حمزہؒ و کسائیؒ دونوں فعلوں کو تاء خطاب سے اور (حرف ندا مقدر مان کر) رَبَّنَا کی با کے نصب سے لَمۡ تَرۡحَمۡنَا رَبَّنَا وَتَغۡفِرۡ لَنَا اور باقی دونوں فعلوں کو یاء غیب سے اور اسم کو با کے رفع سے پڑھتے ہیں ۔ وَیَغۡفِرۡ لَنَا اور اغۡفِرۡ لِیۡ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں
بِئۡسَمَا میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے ۔ بَعۡدِیۡ اَعَجِلۡتُمۡ کی یا کو حرمیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں ۔ (ک) اَمۡرَ رَبِّکُمۡ ۔ بِرَاۡسِ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں
قَالَ ابۡنَ اُمَّ کو شامیؒ ۔ ابوبکرؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ (یاءِ اضافت کو محذوف اور کسرہ کو قائم مقام قرار دیکر) میم کے کسرہ سے ابۡنَ اُمِّ اور باقی (خَمۡسَةَ عَشَرَ کے مانند مبنی علی الفتح مان کر) فتح سے پڑھتے ہیں[1] ۔ یہاں رسم بقطع ہے
(ک) قَالَ رَبِّ (امالہ) مُوۡسٰی میں (دو جگہ) حمزہؒ و کسائیؒ امالہ و ورشؒ بخلاف

---

[1] نحاۃ کوفہ کے نزدیک لفظ ابۡنَ ۔ اُمَّ کی جانب اور اُمَّ ۔ یاءِ اضافت کی طرف مضاف ہے قراءتِ کسرہ کے بارہ میں اُن کا خیال ہے کہ یاءِ اضافت کو تخفیفاً حذف کر دیا کسرہ اس پر دلالت کرتا ہے ۔ اور قراءتِ فتح کے بارہ میں کہتے ہیں کہ تخفیف کے لئے یا الف سے بدل گئی اور الف کی مناسبت سے میم کو مفتوح کر دیا ۔ ابۡنُ اُمَّا ہوگیا ۔ پھر الف حذف ہوگیا ۔ اور فتح اس پر دلالت کرنے کیلئے باقی رہ گیا ۔ اور نحاۃ بصرہ کے نزدیک نہ ابۡنَ ۔ اُمَّ کی جانب مضاف ہے اور نہ اُمَّ ۔ یا کی طرف بلکہ وہ خَمۡسَةَ عَشَرَ کے مانند ہے ۔ بعض کے نزدیک مبنی علی الفتح اور بعض کے نزدیک مبنی علی الکسرہ ۔ ۱۲ ۔

اور بصری تقلیل۔ اور وَالْقَی (الْاَلْوَاحَ) میں بشرط وقف حمزہ وکسائی امالہ اور
ورش بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع
(ک) السَّیِّاٰتِ ثُمَّ۔ وَاٰمَنُوْا۔ اور وَلِیَّایَ میں وقفاً حمزہ کی۔۔۔۔
بخلاف تسہیل۔ الْاَلْوَاحَ اور وَالْاِنْجِیْلِ میں ورش کی نقل اور وقفاً حمزہ کی
نقل اور سکتہ جلی ہیں۔ (ک) قَالَ رَبِّ۔ شِئْتَ میں سوسی کا ابدال تَشَاءُ اور
میں ہشام وحمزہ کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں۔ تَشَاءُ اَنْتَ میں وصلاً حرمی
اور بصری ہمزہ ثانیہ کا واو مفتوحہ سے ابدال۔ اور فَاغْفِرْ لَنَا میں دوری۔۔
بخلاف اور سوسی ادغام کرتے ہیں۔ خَیْرُ اور الْاٰخِرَةِ میں ورش کی ترقیق
جلی ہے۔ (تنبیہ) اِلَیْكَ قَالَ میں ادغام منع ہے۔ عَذَابِیْٓ اُصِیْبُ کی
یا کو مدنی مفتوح پڑھتے ہیں۔ (ک) اُصِیْبُ بِهٖ۔ مَنْ اَشَاءُ میں ورش کی نقل اور
وقفاً حمزہ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلف کا سکتہ۔ اور ہمزہ متطرفہ میں ہشام وحمزہ کی وجوہ
خمسہ وقفی۔ شَیْءٍ میں ورش کا طول وتوسط۔ اور وقفاً ہشام وحمزہ کی نقل
اور ادغام۔ وَیُؤْتُوْنَ۔ یُؤْمِنُوْنَ اور یَاْمُرُهُمْ میں ورش وسوسی کا ابدال
اور وقفاً حمزہ کی شرکت جلی ہے۔ النَّبِیَّءَ کو مدنی یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ مفتوح
کے اثبات سے بمد واجب۔ اور باقی یاء مشددہ مفتوحہ سے ہمزہ ومد کے
بغیر پڑھتے ہیں۔ یَاْمُرُهُمْ کو بصری را کے اسکان سے یَاْمُرُهُمْ نیز دوری
ضمہ را کے اختلاس سے اور باقی ضمہ کاملہ سے۔ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ کو بصری
ھا اور میم کے کسرہ سے۔ حمزہ اور کسائی دونوں کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ
اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) وَیَضَعُ عَنْهُمْ۔

Marfat.com

اِصْرَهُمْ کو شامیؒ ہمزہ اور صاد دونوں کے فتح اور دونوں کے بعد
الف کے اثبات سے اٰصَارَهُمْ (جمع) اور باقی ہمزہ کے کسرہ۔ اور صاد
کے اسکان سے الف کے بغیر (بافراد) پڑھتے ہیں۔ را کی تفخیم پر اجماع
ہے۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ (امالہ) الدُّنْیَا میں
(دو جگہ) مُوسَى (الْغَضَبُ) میں بشرط وقف اور مُوسٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ
امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ هُدًى میں بشرط وقف اور....
وَبَيْنَهُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور التَّوْرٰىةِ میں بصریؒ
ابن ذکوانؒ۔ اور کسائیؒ امالہ قالونؒ بخلاف اور ورشؒ وحمزہؒ تقلیل کرتے ہیں ع ۱۹ ۹
وَالْاَرْضِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔ النَّبِیَّ
کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ مکسورہ کے اثبات سے بمد واجب اور باقی
یاء مشددہ مکسورہ سے ہمزہ و مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ يُؤْمِنُ میں ورشؒ
وسوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے۔ (ک) قَوْمِ مُوسٰى۔ اَسْبَاطًا اُمَمًا میں ورشؒ
کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ۔ وَظَلَّلْنَا۔
ظَلَمُوْنَا اور ظَلَمُوْا میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔ عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ اور عَلَيْهِمُ
الْمَنَّ کو بصریؒ ھا اور میم کے کسرہ سے حمزہؒ اور کسائیؒ دونوں کے ضمہ سے
اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ قِيْلَ میں (دو جگہ)
ہشامؒ وکسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں۔ (ک) قِيْلَ لَهُمْ (دو جگہ) اور
حَيْثُ شِئْتُمْ۔ شِئْتُمْ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔
تَغْفِرْ لَكُمْ کو مدنیؒ اور شامیؒ تاء تانیث فوقانیہ کے ضمہ اور فا کے

Marfat.com

فتح سے تُغفَرْ لَكُمْ (بصیغہ مؤنث مجہول) اور باقی نون عظمت کے
فتح اور فا کے کسرہ سے (بصیغہ متکلم معلوم) پڑھتے ہیں۔ نَغْفِرْ لَكُمْ میں
دوری بخلاف اور سوسی ادغام کرتے ہیں۔
خَطِيٓئٰتِكُمْ کو بصری طا اور یا دونوں کے فتح اور دونوں کے بعد الف کے اثبات سے
ہمزہ اور تا کے بغیر خَطٰيٰكُمْ (جمع تکسیر) شامی طا کے کسرہ، یا کے اسکان
اس کے بعد ہمزہ مفتوحہ کے اثبات اور تا کے ضمہ سے الف کے بغیر۔۔۔
۔۔۔ خَطِيٓئَتُكُمْ (بتوحید) مدنی بھی اسی طرح مگر ہمزہ کے بعد الفِ جمع کے اثبات
سے خَطِيٓئٰتُكُمْ اور باقی بھی اسی طرح مگر تا کے نصب سے (جو کسرہ سے
ادا ہوتا ہے) پڑھتے ہیں۔ دونوں کلمات کے اختلاف کا نتیجہ پانچ قراءتیں
ہیں ۱۔ مدنی بصیغہ مؤنث مجہول اور جمع سالم سے بضمہ تا تُغْفَرْ لَكُمْ۔۔۔
خَطِيٓئٰتُكُمْ ۲۔ شامی بصیغہ مؤنث مجہول اور افراد سے بضمہ تا تُغْفَرْ لَكُمْ
خَطِيٓئَتُكُمْ ۳۔ بصری بصیغہ متکلم معلوم جمع تکسیر سے بادغام را نَغْفِر لَّكُمْ
خَطٰيٰكُمْ ۴۔ دوری اسی طرح مگر باظہار را ۵۔ اور باقی بصیغہ متکلم معلوم اور جمع
سالم سے بکسر تا پڑھتے ہیں۔ یہاں تمام مصاحف میں طا کے بعد دو مرکز مرسوم
تھے۔ خَطِيٓئٰتِكُمْ میں حمزہ وقفاً ہمزہ کو یا سے بدل کر اس یا میں یاءِ ساکنہ
کا ادغام کرتے ہیں۔ تسہیل جائز نہیں۔ غَيْرَ میں ورش کی ترقیق۔ اور عَلَيْهِمُ
میں حمزہ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ (امالہ) مُوسٰی میں (دو جگہ) اور
وَالسَّلْوٰى میں حمزہ و کسائی امالہ و ورش بخلاف اور بصری تقلیل۔ اور۔۔۔
اسْتَسْقٰىهُ میں حمزہ و کسائی امالہ اور ورش بخلاف تقلیل کرتے ہیں ع ۲۰ ۱۰

ے یعنی دوسری وجہ ہیں، مگر یہ اظہار ان کے لئے خلاف طریق ہے۔ ۱۲ ط

Marfat.com

وَسْئَلْهُمْ کو مکیؒ اور کسائیؒ ہمزہ کے حذف اور اس کی حرکت سین پر نقل کر کے وَسَلْهُمْ اور باقی سین ساکنہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ حَاضِرَةَ۔ مَعْذِرَةً۔ ذُكِّرُوْا۔ قِرَدَةً۔ الْاٰخِرَةُ اور خَيْرٌ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ اِذْ تَاْتِيْهِمْ اور وَاِذْ تَاَذَّنَ میں بصریؒ۔ ہشامؒ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ تَاْتِيْهِمْ۔ لَا تَاْتِيْهِمْ۔ يَاْخُذُوْنَ۔ يَاْتِهِمْ۔ يَاْخُذُوْهُ اور اَلَمْ يُؤْخَذْ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے۔

مَعْذِرَةً کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ حمزہؒ اور کسائیؒ (خبر مان کر) تا کے رفع سے مَعْذِرَةٌ اور حفصؒ (مفعولیت پر) نصب سے پڑھتے ہیں۔ ظَلَمُوْا اور الصَّلٰوةَ میں ورشؒ کی تغلیظ ظاہر ہے

بَئِيْسٍ کو مدنیؒ باء موحدہ کے کسرہ اس کے بعد یاء ساکنہ سے ہمزہ کے بغیر بِيْسٍ (بروزن رِيْشٍ) شامیؒ باء موحدہ کے کسرہ اس کے بعد ہمزہ ساکنہ سے یا کے بغیر بِئْسٍ (بروزن ذِئْبٍ) ابوبکرؒ بخلاف[1] باء موحدہ کے فتح اس کے بعد یاء ساکنہ اور پھر ہمزہ مفتوحہ سے بَيْئَسٍ (بروزن فَيْعَلٍ)

---

[1] نفطویہؒ اور ابوبکر منقیؒ نے صریفینیؒ سے۔ صریفینیؒ اور ابو حمدونؒ نے یحییٰؒ سے۔ یحییٰ اعشیٰؒ برجمیؒ اور کسائیؒ وغیرہ نے ابوبکرؒ سے بَيْئَسٍ روایت کیا ہے۔ ابوبکر واسطیؒ اصم اور ابو عونؒ نے بطریق حمبلیؒ بذریعہ صریفینیؒ۔ یحییٰؒ سے۔ اور علیمیؒ نے ابوبکرؒ سے بَيْئَسٍ نقل کیا ہے۔ قافلائیؒ (بذریعہ صریفینیؒ) اور خلفؒ، یحییٰؒ سے دونوں طرح روایت کرتے ہیں۔ علامہ دانیؒ نے بطریق صریفینیؒ دونوں طرح پڑھا ہے۔ بعض ثقات ابوبکرؒ سے روایت کرتے ہیں کہ "مجھے عاصمؒ سے بَيْئَسٍ بروزن فَيْعَلٍ یاد تھا پھر مجھے اس میں شک ہوگیا تو میں نے عاصمؒ سے اس کی روایت ملتوی کر دی اور اعمشؒ سے بَئِيْسٍ بروزن فَعِيْلٍ حمزہؒ کے مانند اختیار کر لیا" ۱۲

Marfat.com

اور باقی باءِ موحّدہ کے فتح ۔ ہمزہ مکسورہ ۔ اور یاءِ ساکنہ سے (بروزن رئیس)
پڑھتے ہیں، یہی ابوبکرؒ کی دوسری وجہ ہے، قراءِ سبعہ کا سین کے کسرہ اور تنوین
پر اتفاق ہے ۔ خٰسِئِیْنَ میں حمزہؒ وقفاً تسہیل اور ہمزہ کو حذف کرتے
ہیں (ک) تَاَذَّنَ رَبُّكَ ۔ عَلَيْهِمْ میں (دو جگہ) حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمّہ
جلی ہے ۔ (ک) سَيُغْفَرُ لَنَا ۔
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کو مکیؒ ۔ بصریؒ ۔ ابوبکرؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یاءِ غیب سے
اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ اور باقی تاءِ خطاب سے پڑھتے ہیں ۔
يُمْسِكُوْنَ کو ابوبکرؒ میم کے اسکان اور سین کی تخفیف سے ...
يُمَسِّكُوْنَ اور باقی میم کے فتح اور سین کی تشدید سے پڑھتے ہیں ۔ (امالہ)
الْاَدْنٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ۔ ع
(ک) اٰدَمَ مِنْ، ذُرِّيَّتَهُمْ کو مدنیؒ ۔ بصریؒ اور شامیؒ یاءِ تحتانیہ کے
بعد الف جمع کے اثبات اور تا کے نصب (جو کسرہ سے ادا ہوتا ہے)
اور ھا کے کسرہ سے ذُرِّيّٰتِهِمْ اور باقی الف کے بغیر تا کے فتح اور
ھا کے ضمہ سے (بافراد) پڑھتے ہیں ۔
اَنْ تَقُوْلُوْا اور اَوْ تَقُوْلُوْا کو بصریؒ یاءِ غیب سے اَنْ
يَّقُوْلُوْا اور اَوْ يَقُوْلُوْا اور باقی تاءِ خطاب سے پڑھتے ہیں ۔
عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ اور شِئْنَا میں سوسیؒ کا ابدال
جلی ہے ۔
يَلْهَثْ ذٰلِكَ میں قالونؒ بخلاف ورشؒ ۔ مکیؒ اور ہشامؒ وصلاً

ع ۲۱
۱۱

Marfat.com

تا کا اظہار یَلْهَثْ ذٰلِكَ اور باقی ادغام کرتے ہیں۔ یہی قالونؒ کی
جلد۱ صفحہ۱۲۱
دوسری وجہ ہے۔ قواعد تجوید کی رو سے سب کے لئے ادغام ہی ہونا چاہیے
تھا لیکن روایت اسیطرح ہے۔ بِاٰیٰتِنَا میں وقفاً حمزہؒ کے لئے یاء
مفتوحہ سے بخلاف ابدال۔ فَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان
ھا الْخٰسِرُوْنَ۔ کَثِیْرًا اور لَا یُبْصِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق
جلی ہے۔ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا میں بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام اور
سوسیؒ ابدال کرتے ہیں (ک) اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ
یُلْحِدُوْنَ کو حمزہؒ یاء تحتانیہ اور حا دونوں کے فتح سے
یَلْحَدُوْنَ (مضارع لَحِدَ مجرد) اور باقی یا کے ضمہ اور حا کے
کسرہ سے (مضارع اَلْحَدَ مزید) پڑھتے ہیں۔ اَسْمَآئِهٖ میں حمزہؒ
وقفاً مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں (امالہ) بَلٰی اور هُوٰىهُ میں
حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور الْحُسْنٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ
امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۲۲ ع ۱۲
نَذِیْرٌ (میں دو جگہ) اور وَّبَشِیْرٌ میں ورشؒ کی ترقیق
شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ
کا سکتہ۔ یُؤْمِنُوْنَ (میں دو جگہ) اور لَا تَاْتِیْكُمْ میں ورشؒ
وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔
وَیَذَرُهُمْ کو حرمیؒ اور شامیؒ نون عظمت۔ اور را کے
رفع سے وَنَذَرُهُمْ حمزہؒ اور کسائیؒ یاء غیب اور را کے

جزم سے وَيَذَرُهُمْ اور بصریؒ و عاصمؒ یاء غیب اور را کے رفع سے پڑھتے ہیں۔ وَالْاَرْضِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں (ک) يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ۔ السُّوْٓءُ میں وقفاً ہشامؒ و حمزہؒ کے لئے نقل اور ادغام کے ساتھ سکون۔ اشمام اور روم ظاہر ہیں السُّوْٓءُ اِنْ میں وصلاً حرمیؒ اور بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور تسہیل کا لیا کرتے ہیں اَنَا اِلَّا کو قالونؒ بخلاف[1] الف کے

[1] عربی زبان میں واحد متکلم کی ضمیر منفصل اَنَ ہے لیکن اہل عرب اس کو اِنْ شرطیہ۔ اَنْ مصدریہ اور اِنَّ و اَنَّ حروف تحقیق سے ممتاز کرنے کے لئے اَنَا بالف لکھتے اور اَنَ تلفظ کرتے تھے۔ قرآن مجید میں بھی یہ لفظ ہر جگہ بالف مرسوم ہے۔ اور باتباع رسم تمام ائمہ الف ہی پر وقف کرتے ہیں اور اگر اس کے بعد ہمزہ قطعیہ نہ ہو تو وصلاً اس کا تلفظ باجماع اَنَ ہوتا ہے سوائے ایک جگہ کے۔ اور ہمزہ قطعیہ سے قبل بھی امام نافعؒ کے علاوہ باقی حضرات اَنَ ہی پڑھتے ہیں۔ ہمزۂ قطعیہ مضمومہ اور مفتوحہ سے قبل امام نافعؒ کے تمام رُواۃ وصلاً بھی بالف روایت کرتے ہیں۔ اور ہمزہ قطعیہ مکسورہ سے قبل تلامذۂ ورشؒ کا ترک الف پر اتفاق ہے۔ قالونؒ کے شاگرد اختلاف کرتے ہیں۔ چنانچہ شذائیؒ اور ابن مہرانؒ دونوں ابن بویانؒ سے ابن بویانؒ اور ابن شنبوذؒ ابوحسانؒ سے ابوحسانؒ ابونشیطؒ سے۔ ابونشیطؒ اور ابومروانؒ قالونؒ سے ہمزہ مکسورہ سے قبل الف کا اثبات روایت کرتے ہیں اور ابوالحسن ذوابہ قزازؒ نے ابوحسانؒ سے اثبات نصًا روایت کیا ہے۔ اور ابوعونؒ حلوانیؒ سے اثبات روایت کرتے ہیں۔ لیکن اہل مغرب کے طرق میں فرضیؒ اور ابن الحبابؒ دونوں ابن بویانؒ سے وہ ابونشیطؒ سے حذف نقل کرتے ہیں۔ اور ابوالحسن ذوابہ قزازؒ نے اس کو ابوحسانؒ سے اداءً روایت کیا ہے۔ ابوعونؒ کے سوا حلوانیؒ کے تمام تلامذہ۔ قاضی اسماعیلؒ اور احمد بن صالحؒ وغیرہ قالونؒ کے تمام دیگر شاگرد حذف روایت کرتے ہیں۔ علامہ دانیؒ نے امام ابوالحسنؒ سے بحذف اور شیخ ابوالفتحؒ سے باثبات وحذف پڑھا ہے۔ محققؒ کہتے ہیں۔ "قالونؒ سے حذف واثبات دونوں نصًا اور اداءً صحیح ہیں اور ہم ابونشیطؒ کے طریقہ میں دونوں طرح پڑھتے ہیں۔" ۱۲

Marfat.com

اثبات اور مدّ منفصل سے اور باقی وصلاً الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ یہی قالونؒ کی دوسری وجہ ہے (امالہ) جِنَّةٍ اور بَغۡتَةً میں کسائیؒ۔ عَسٰی اور مُرۡسٰهَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ طُغۡيَانِهِمۡ میں کسائیؒ کے دوریؒ ع ۲۳ ۱۳
النَّاسِ میں دوریؒ اور شَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

(ک) خَلَقَكُمۡ۔ شُرَكَآءَ کو مدنیؒ اور ابو بکرؒ شین کے کسرہ۔ را کے اسکان اور کاف کی تنوین سے الف اور ہمزہ کے بغیر شِرۡكًا اور باقی شین کے ضمہ۔ را کے فتح۔ کاف کے فتح اس کے بعد اثبات الف۔ اور ہمزہ مفتوحہ سے بمد واجب پڑھتے ہیں۔ شَيۡـًٔا میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔ (تنبیہ) وَلَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ لَهُمۡ اور وَلِـیَّ اللّٰهُ میں ادغام ممنوع ہے۔

لَا يَتَّبِعُوۡكُمۡ کو مدنیؒ تاء فوقانیہ کی تخفیف و اسکان اور باء موحدہ کے فتح سے لَا يَتۡبَعُوۡكُمۡ اور باقی تا کی تشدید و فتح اور با کے کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ يُبۡصِرُوۡنَ۔ فَلَا تُنۡظِرُوۡنِ۔ لَا يُبۡصِرُوۡنَ۔ مُبۡصِرُوۡنَ لَا يُقۡصِرُوۡنَ۔ بَصَآئِرُ اور لَا يَسۡتَكۡبِرُوۡنَ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ قُلِ ادۡعُوۡا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ لام کے ضمہ سے۔ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں اور ابتدا باجماع ہمزہ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔
ثُمَّ كِيۡدُوۡنِ یٰ میں بصریؒ وصلاً اور ہشامؒ حالین میں اثبات یا کرتے ہیں۔ ہمارے طرق سے ہشامؒ کے لئے حذف ماخوذ نہیں ہے۔ وَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان جلی ہے۔ (ک) لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ نَصۡرَكُمۡ اور

Marfat.com

الْعَفْوَ وَأْمُرْ - وَأْمُرْ - تَأْتِهِمْ اور يُؤْمِنُونَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال
جلی ہے۔ (ک) مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ
طٰٓئِفٌ کو مکیؒ، بصریؒ اور کسائیؒ طاء مفتوحہ کے بعد یاء ساکنہ سے
الف اور ہمزہ کے بغیر طَيْفٌ اور باقی طا کے بعد الف کے اثبات اور ہمزہ مکسورہ
سے بمد واجب یا کے بغیر پڑھتے ہیں۔ الف کے اثبات و حذف میں اہل رسم کا اختلاف تھا
يَمُدُّونَهُمْ کو مدنیؒ یا کے ضمہ اور میم کے کسرہ سے يُمِدُّونَهُمْ
اور باقی یا کے فتح اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ الْقُرْءَانُ میں مکیؒ نقل کرتے ہیں
(امالہ) تَغَشّٰىهَا۔ اٰتٰىهُمَا (میں دو جگہ) فَتَعٰلَى (اللّٰهُ) میں بشرط وقف
الْهُدٰى (میں دو جگہ) يَتَوَلَّى (الصّٰلِحِينَ) میں بشرط وقف يُوحٰى
اور وَهُدًى میں بشرط وقف حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور وَتَرٰىهُمْ
میں بصریؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۲۴ / ۱۴

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی سات ہیں ۱ حَرَّمَ رَبِّيَ میں حمزیؒ
بصریؒ، شامیؒ، عاصمؒ اور کسائیؒ ۲ اِنِّيٓ اَخَافُ اور ۳ بَعْدِيَ میں حرمیؒ اور بصریؒ
۴ مَعِيَ میں حفصؒ ۵ اِنِّي اصْطَفَيْتُكَ میں مکیؒ اور بصریؒ ۶ عَنْ اٰيٰتِيَ
الَّذِينَ میں حرمیؒ بصریؒ عاصمؒ اور کسائیؒ۔ اور ۷ عَذَابِيٓ میں مدنیؒ یا کو مفتوح
پڑھتے ہیں۔ اور زائدہ ایک ہے ثُمَّ كِيدُونِ ی میں بصریؒ وصلاً اور ہشامؒ
حالین میں اثبات یا کرتے ہیں ادغام کبیر پچپن ۵۵ ہیں (مثلین کے ۳۷۔ متقاربین
کے ۱۸) اور صغیر جائز مختلف فیہ بائیس ۲۲ ہیں۔

(المرسوم) كَلِمَتُ (رَبِّكَ) باجماع مفرد ہونے کے باوجود تاء

Marfat.com

دراز سے۔ سَاُورِيكُمْ اکثر مصاحف میں واو زائدہ سے طٰئِرُهُمْ
وَبٰطِلٌ مَّا اور الْخَبٰٓئِثَ بحذف الف فَهُوَالْمُهْتَدِى باليا مرسوم تھا
بعض مصاحف میں وَرِيشًا میں یا کے بعد الف زائدہ اور ثُمَّ كِيدُونِ
مصحف حمص میں جو حضرت عثمانؓ نے بھیجا تھا بالیا لکھا تھا۔

سُورۂ انفال

باجماع مدنیہ ہے مگر آیت ۳۲ کے بارہ میں اختلاف ہے اسکی آیتیں کوفی ۷۵۔ حجازی اور بصری ۷۶ اور شامی ۷۷ ہیں چوہتر جگہ اجماع اور تین جگہ اختلاف ہے ۱ ثُمَّ يُغْلَبُونَ پر بصری اور شامی ۲ كَانَ مَفْعُولًا (اول) پر غیر کوفی اور ۳ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِينَ پر غیر بصری آیت ہے۔

اِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ سے عَنِ الْاَنْفَالِ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین بہتر ہیں[۱] مبسملین غیر ورشؒ بائیس[۲۲]۔ بصریؒ مع شامیؒ دس[۱۰] حمزہؒ آٹھ۔ اور ورشؒ بتیس[۳۲] (بسم اللہ پر ۲۲۔ ترک پر ۱۰)

---

[۱] ۱-۶ قالونؒ کے لئے يَسْجُدُونَ کے طول پر الرَّحِيمِ میں طول۔ روم اور وصل اور ان میں سے ہر ایک پر الْاَنْفَالِ میں طول و روم ۷-۱۲ چھ توسط پر ۱۳-۱۸ اور پھر قصر پر اسی طرح چھ چھ وجوہ ۱۹-۲۲ اور وصل کل پر الْاَنْفَالِ میں وجوہ اربعہ پڑھو۔ ورشؒ کے سوا بسم اللہ والے سب مندرج ہوگئے ۱-۶ بصریؒ کے لئے يَسْجُدُونَ کے سکتہ کی وجوہ ثلاثہ پر الْاَنْفَالِ میں وہی وجہ اور روم ۱۰-۷ اور وصل پہ وجوہ اربعہ پڑھو۔ شامیؒ مندرج ہوگئے۔ وصل میں حمزہؒ کے لئے الْاَنْفَالِ میں نقل اور سکتہ کی وجوہ اربعہ لوٹاؤ۔ ورشؒ کو ترقیق سے بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند اور ترک پر بصریؒ کی طرح پڑھو وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ اہل ضرب یہاں ۱۵۸ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْاَنْفَالِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں (ک)
اَلْاَنفَالُ لِلّٰہِ۔ مُؤْمِنِیْنَ۔ الْمُؤْمِنُوْنَ (دو جگہ) اور الْمُؤْمِنِیْنَ
میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ذُکِرَ۔ وَمَغْفِرَۃٌ۔ غَیْرَ اور دَابِرَ میں ورشؒ
کی ترقیق۔ عَلَیْھِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ اور الصَّلٰوۃَ میں ورشؒ کی
تغلیظ جلی ہے۔ (ک) الشَّوْکَۃِ تَکُوْنُ۔ اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ میں بصریؒ
ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

مُرْدِفِیْنَ کو مدنیؒ دال کے فتح سے مُرْدَفِیْنَ (اسم مفعول) اور
باقی کسرہ سے (اسم فاعل) پڑھتے ہیں۔ قنبلؒ کے لئے فتح کہنا وہم ہے[1]۔ (امالہ)
زَادَتْهُمْ میں ابن ذکوانؒ بخلاف اور حمزہؒ۔ اِحْدَی (الطَّآئِفَتَیْنِ) میں
بشرط وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ الْکٰفِرِیْنَ میں
بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور بُشْرٰی میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ
امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۱ ۱۵

اِذْ یُغَشِّیْکُمُ کو مکیؒ اور بصریؒ یا کے فتح۔ غین کے اسکان۔ شین کی
تخفیف وفتح اور اس کے بعد الف مبدلہ کے اثبات سے یَغْشٰکُمُ مدنیؒ
یا کے ضمہ۔ غین کے اسکان۔ شین کی تخفیف وکسرہ اور یاء ساکنہ سے الف کے

---

[1] بعض اہل ادا قنبلؒ کے لئے بھی فتح کہتے ہیں جو صحیح نہیں۔ محقق کہتے ہیں۔ "جو لوگ ابن مجاہدؒ سے قنبلؒ کے لئے فتح نقل کرتے ہیں وہ بر سر خطا ہیں۔ کیونکہ خود ابن مجاہدؒ نے اپنی کتاب میں اس کو وہم قرار دیا ہے اور وہ قنبلؒ کے لئے صرف کسرہ پڑھتے اور پڑھاتے تھے" علامہ دانیؒ کہتے ہیں۔ "میں نے قنبلؒ کے لئے ابن مجاہدؒ وغیرہ کے طرق سے صرف کسرہ پڑھا ہے۔ اور تمام اہل ادا کا یہی معمول ہے"۔ ۱۲

Marfat.com

بغیر یُغَشِّیْکُمُ اور باقی یا کے ضمہ۔ غین کے فتح شین کی تشدید وکسرہ اور یاء ساکنہ سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔

النُّعَاسَ کو مکی اور بصری (بربناء فاعلیت) سین کے رفع سے النُّعَاسُ اور باقی (بوجہ مفعولیت) نصب سے پڑھتے ہیں۔ دونوں کلمات کے اختلاف سے تین قراءتیں ہوتی ہیں ۱۔ مکی اور بصری یَغْشٰکُمُ النُّعَاسُ ۲۔ مدنی یُغْشِیْکُمُ النُّعَاسَ ۳۔ باقی بھی اسی طرح مگر غین کے فتح اور شین کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔

وَیُنَزِّلُ کو مکی اور بصری نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے وَیُنْزِلُ اور باقی نون کے فتح اور زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ لِیُطَهِّرَکُمْ اور خَیْرًا میں ورش کی ترقیق۔ الْاَقْدَامَ۔ اور الْاَدْبَارَ میں ورش کی نقل۔ اور وقفاً حمزہ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں۔

الرُّعْبَ کو شامی اور کسائی عین کے ضمہ سے الرُّعُبَ اور باقی اسکان سے پڑھتے ہیں۔ وَمَاْوٰىهُ میں سوسی کا۔ وَبِئْسَ اور الْمُؤْمِنِیْنَ میں (دو جگہ) ورش و سوسی کا ابدال جلی ہے۔

وَلٰکِنَّ اللّٰهَ کو (ہر دو جگہ) شامی حمزہ اور کسائی لٰکِنْ مخففہ سے نون کو کسرہ دے کر اور اسم جلالہ کی ھا کے رفع سے وَلٰکِنِ اللّٰهُ اور باقی لٰکِنَّ مشددہ اور ھا کے نصب سے پڑھتے ہیں۔

مُوْهِنُ کو حرمی اور بصری واو کے فتح ھا کی تشدید اور نون کی تنوین سے مُوَهِّنٌ شامی۔ ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی واو کے اسکان ھا کی تخفیف اور نون کی تنوین سے مُوْهِنٌ اور حفص بھی اسی طرح مگر تنوین کے بغیر پڑھتے ہیں۔

Marfat.com

کَیْدِ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ (بوجہ مفعولیت) دال کے نصب سے کَیْدَ اور حفصؒ (بوجہ اضافت) خفض سے۔ یعنی حرمیؒ اور بصریؒ مُوْهِنٌ کَیْدَ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ مُوَهِّنٌ کَیْدَ۔ اور حفصؒ مُوْهِنُ کَیْدِ پڑھتے ہیں۔ فَقَدْ جَآءَکُمْ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ فَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا۔ اور شَیْئًا میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔

وَاَنَّ اللّٰهَ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ (بتقدیر استیناف) ہمزہ کے کسرے وَاِنَّ اللّٰهَ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) لِلْکٰفِرِیْنَ۔ النَّارِ۔ اور الْکٰفِرِیْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل وَمَاْوٰىهُ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل رَمٰی میں ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور جَآءَکُمْ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ۲ ۱۶ وَلَا تَوَلَّوْا کو بزیؒ وصلاً تا کی تشدید سے بمد لازم اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ خَیْرًا میں ورشؒ کی ترقیق اور لَاَسْمَعَهُمْ میں وقفاً حمزہؒ کی بخلاف تسہیل۔ الْمَرْءِ میں باجماع تفخیم اور ظَلَمُوْا میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے (ک) وَرَزَقَکُمْ (امالہ) خَآصَّةً میں کسائیؒ بخلاف۔ اور فَاٰوٰىکُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں (تنبیہ) دَعَاکُمْ واوی ہے اسمیں امالہ نہیں ہوتا۔ ع

ع ۳ ۱۷ وَیَغْفِرْ لَکُمْ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں خَیْرُ اَسَاطِیْرُ۔ یَسْتَغْفِرُوْنَ اور الْخٰسِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق

عَلَيْهِمْ میں (دو جگہ) حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے۔ قَدْ سَمِعْنَا میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں اَلْاَوَّلِيْنَ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔ مِنَ السَّمَآءِ اَوِ میں حرمیؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا یاء مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ اَوِ ائْتِنَا میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔ اَوْلِيَآءَهٗ میں وقفاً حمزہؒ کی مد و قصر کے ساتھ تسہیل اور صَلَاتُهُمْ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔ وَتَصْدِيَةً کو حمزہؒ و کسائیؒ اشمام بالزاء سے اور باقی صاد سے پڑھتے ہیں (ک) الْعَذَابَ بِمَا لِيَمِيْزَ اللّٰهُ کو حمزہؒ اور کسائیؒ یاء مضارع کے ضمہ میم کے فتح اور یا کی تشدید و کسرہ سے لِيُمَيِّزَ اور باقی یاء مضارع کے فتح میم کے کسرہ اور یا کے اسکان و تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) تُتْلٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور وَتَصْدِيَةً میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ۱۸

يُغْفَرْ لَهُمْ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ۔ قَدْ سَلَفَ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ۔ اور مَضَتْ سُنَّتُ میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ الْاَوَّلِيْنَ اور الْاُمُوْرُ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں۔

شَيْءٍ[۱] میں (دو جگہ) ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف

جزء دهم

---

۱ وَاعْلَمُوْا سے الْجَمْعٰنِ تک ترتیب قراءت بما قالونؒ کے لئے منفصل کا قصر صلہ۔ اور فتح پڑھو کی مندرج ہو گئے ۲ بے صلہ پڑھ کر ۳ بصریؒ کو الْقُرْبٰى کی تقلیل سے لوٹاؤ (باقی بر صفحہ آئندہ)

Marfat.com

اور خلف کا سکتہ جلی ہے۔

بِالْعُدْوَةِ کو (دونوں جگہ) مکی اور بصری عین کے کسرہ سے بِالْعِدْوَةِ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

مَنْ حَيَّ کو مدنی۔ بزی اور ابوبکر یائین (دو یاؤں) سے یعنی حا کے بعد یاء مکسورہ مخففہ اور اس کے بعد دوسری یا مفتوحہ مخففہ سے حَيِيَ اور باقی ایک یاء مشددہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ رسم باجماع مصاحف ایک یا سے ہے۔ ہمارے طرق سے قنبل کے لئے یہی ماخوذ ہے (ک) مَنَامِكَ قَلِيلًا۔ كَثِيرًا میں ورش کی ترقیق جلی ہے۔ تُرْجَعُ الْأُمُورُ کو شامی۔ حمزہ اور کسائی تا کے فتح اور جیم کے کسرہ سے تَرْجِعُ (معروف) اور باقی تا کے ضمہ اور جیم کے فتح سے (مجہول) پڑھتے ہیں۔ (امالہ) مَوْلٰىكُمْ۔ الْمَوْلٰى۔ وَالْيَتٰمٰى۔ الْتَقَى (الْجَمْعٰنِ) میں بشرط وقف اور وَيَحْيٰى میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل۔ الْقُرْبٰى الدُّنْيَا اور الْقُصْوٰى میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ۵-۴ قالون کے لئے منفصل کے مد پر اسی طرح صلہ اور بے صلہ پڑھ کر ۶ دوری کو تقلیل سے لوٹاؤ ۸-۷ ورش کے لئے پانچ الفی مد اور شَيْءٍ کے توسط پر ذوات الیا کا فتح اور مد بدل کا قصر اور طول ۱۰-۹ پھر ذوات الیا کی تقلیل اور مد بدل کا توسط اور طول ۱۲-۱۱ شَيْءٍ کے طول پر ذوات الیا کا فتح اور تقلیل اور دونوں پر مد بدل کا فقط طول ۱۴-۱۳ حمزہ کے لئے شَيْءٍ کے سکتہ پر ذوات الیا کا امالہ محضہ اور میم جمع پر سکتہ اور عدم سکتہ ۱۶ شامی ۳ الفی اور فتح سے ۱۷ کسائی کو اضجاع سے ۱۸ عاصم کو ۴ الفی مد اور فتح سے پڑھو۔ ان میں سے ہر وجہ پر الْجَمْعٰنِ میں وجوہ اربعہ جائز ہیں۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

حاشیہ صفحہ ہٰذا

ے قنبل سے امام ابن شنبوذ اور زینبی بزی کی طرح یائین سے اور امام ابن مجاہد ایک یاء مشددہ مفتوحہ سے روایت کرتے ہیں۔ یہی ہمارا طریقہ ہے۔ ۱۲

Marfat.com

تقلیل۔ بَیِّنَةٍ میں کسائی اور اَرٰىكُهُمْ میں بصری۔ حمزہ اور کسائی امالہ اور ورش بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) ذوات الراء ذو یا کلمات میں سے یہی ایک کلمہ ہے جلد اصفحہ ۱۹۱ جس میں ورش نے تقلیل کے ساتھ فتح بھی پڑھا ہے۔ ع ۵ ۱

كَثِيرًا اور وَاصْبِرُوْا میں ورش کی ترقیق جلی ہے۔ وَلَا تَنَازَعُوْا کو بزی وصلاً تا کی تشدید سے بمد لازم اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ وَاِذْ زَيَّنَ میں بصری۔ ہشام۔ خلاد اور کسائی ادغام کرتے ہیں۔ (ک) زَيَّنَ لَهُمْ اور وَقَالَ لَا غَالِبَ۔ اور اَلْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ اور الْفِئَتٰنِ نَكَصَ اِنِّىْ اَرٰى۔ اور اِنِّىْ اَخَافُ میں حرمی اور بصری یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ (امالہ) دِيَارِهِمْ میں بصری و دوری امالہ ورش تقلیل۔ النَّاسِ میں (دو جگہ) دوری۔ اور اَرٰى میں بصری۔ حمزہ اور کسائی امالہ اور ورش تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۶ ۲

اِذْ يَتَوَفَّى (الَّذِيْنَ) کو شامی تاء تانیث سے ہشام حسب قاعدہ ادغام کرکے اِذْ تَّتَوَفّٰى اور ابن ذکوان اظہار سے اِذْ تَتَوَفّٰى اور باقی یاء تذکیر سے پڑھتے ہیں۔ وَ اَدْبَارَهُمْ میں وقفاً حمزہ کی بخلاف تسہیل۔ بِظَلَّامٍ میں ورش کی تغلیظ۔ كَدَاْبِ میں (دونوں جگہ) سوسی کا ابدال۔ مُغَيِّرًا اور يُغَيِّرُوْا میں ورش کی ترقیق۔ بِاَنْفُسِهِمْ میں وقفاً حمزہ کا یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ میں ورش وسوسی کا ابدال۔ اِلَيْهِمْ میں حمزہ کے لئے ھا کا ضمہ۔ سَوَآءٍ میں ہشام وحمزہ کی وجوہ خمسہ وقفی۔ الْخَآئِنِيْنَ میں وقفاً حمزہ کی بمد وقصر تسہیل ظاہر ہے۔ (امالہ) تَرٰى میں بصری۔ حمزہ اور

Marfat.com

کسائی امالہ ورشؒ تقلیل اور یتوفّی (الذین) میں بشرط وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۳

ولا یحسبنّ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ تاء خطاب اور سین کے کسرہ سے ولا تحسِبنّ ابوبکرؒ بھی تاء خطاب سے مگر سین کے فتح سے ولا تحسَبنّ اور باقی یاء غیب اور سین کے فتح سے پڑھتے ہیں۔

انھم (لا یعجزون) کو شامیؒ ہمزہ کے فتح سے انھم اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ شیءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ اور لا تظلمون میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔

للسِّلم کو ابوبکرؒ سین کے کسرہ سے للسِّلم اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں (ک) انہ ھو اور حسبک اللہ ھو۔ وبالمؤمنین اور من المؤمنین میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ النبیءُ کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ مضمومہ کے اثبات سے بمد واجب اور باقی یاء مشددہ مضمومہ سے ہمزہ و مد کے بغیر پڑھتے ہیں ع

ع ۴

النبیءُ اور لنبیءٍ کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ کے اثبات سے بمد واجب اور باقی یاء مشددہ سے ہمزہ اور مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ المؤمنین میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ عشرون۔ صابرون۔ صابرۃٌ اور الاٰخرۃ میں ورشؒ کی ترقیق۔ اور مائتین میں (دو جگہ) وقفاً حمزہؒ کے لئے یاء مفتوحہ سے ابدال جلی ہے۔

وان یکن منکم مائۃٌ یغلبوا) کو (یعنی دوسری جگہ

Marfat.com

حرمیؒ اور شامیؒ تاء تانیث سے وَاِنۡ تَكُنۡ اور باقی یاءِ تذکیر سے پڑھتے ہیں۔
فَاِنۡ يَكُنۡ (مِّنۡكُمۡ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ) کو (یعنی تیسری جگہ)
حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ تاء تانیث سے فَاِنۡ تَكُنۡ اور باقی یاءِ تذکیر سے پڑھتے
ہیں۔ اس رکوع میں يَكُنۡ چار جگہ واقع ہوا ہے۔ پہلے اور چوتھے موقعہ پر یاءِ تذکیر
پر اجماع ہے۔ یعنی کوفیؒ چاروں کو تذکیر سے۔ حرمیؒ اور شامیؒ پہلے اور چوتھے کو تذکیر
اور دوسرے تیسرے کو تانیث سے اور بصریؒ تیسرے کو مطابقت صفت کی بنا پر تانیث
اور باقی تین کو تذکیر سے پڑھتے ہیں۔ اَلۡئٰنَ۔ فِى الۡاَرۡضِ اور الۡاٰخِرَةَ میں ورشؒ
کی نقل اور مد بدل اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ اور وقفاً حمزہؒ کی
نقل اور سکتہ جلی ہیں۔

ضَعۡفًا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ ضاد کے ضمہ سے ضُعۡفًا
اور عاصمؒ اور حمزہؒ فتح سے پڑھتے ہیں۔ یہاں حفصؒ نے ضمہ اختیار نہیں کیا بلکہ عاصمؒ کا
اتباع کیا ہے۔

اَنۡ يَّكُوۡنَ لَهٗ کو بصریؒ تاء تانیث سے اَنۡ تَكُوۡنَ لَهٗ اور باقی
یاءِ تذکیر سے پڑھتے ہیں۔ اَخَذۡتُّمۡ میں مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ
اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (امالہ) اَسۡرٰى میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ
تقلیل۔ الدُّنۡيَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور الۡاٰخِرَةَ
میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ۹ ۵

مِنَ الۡاَسۡرٰى کو بصریؒ ہمزہ کے ضمہ سین کے فتح اور اس کے بعد
الف کے اثبات سے مِنَ الۡاُسَارٰى (بروزن فُعَالٰى) اور باقی ہمزہ

Marfat.com

کے فتح اور سین کے اسکان سے الف کے بغیر (بروزن فعلی) النبیء کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ مضمومہ کے اثبات سے بمد واجب۔ اور باقی یاء مشددہ مضمومہ سے ہمزہ و مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ خیرًا (میں دو جگہ) یُهٰجِرُوا (میں دو جگہ) اور مَغْفِرَةٌ میں ورشؒ کی ترقیق۔ یُؤْتِكُمْ اور الْمُؤْمِنُونَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال۔ وَيَغْفِرْ لَكُمْ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ کا ادغام ظاہر ہے۔

مِنْ وَّلَايَتِهِمْ کو حمزہؒ واو کے کسرہ سے وِلَايَتِهِمْ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ شَيْءٍ میں (دو جگہ) ورشؒ کا طول اور توسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔ (تنبیہ) الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ میں اخفا ممنوع ہے (امالہ) الْاَسْرٰى (بصریؒ کے لئے اُسٰرٰى) میں بصریؒ، حمزہؒ اور کسائی امالہ ورشؒ تقلیل۔ اور اَوْلٰى میں حمزہؒ و کسائی امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) خَانُوا افعال ممال میں سے نہیں ہے۔ ع

ع ۱۰

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی دو ہیں اِنِّیْ اَرٰى اور اِنِّیْ اَخَافُ دونوں کو حرمیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ ادغام کبیر گیارہ (مثلین کے ۸ متقاربین کے ۳) اور صغیر جائز مختلف فیہ بھی گیارہ ہیں۔

(المرسوم) فِي الْمِيْعٰدِ بحذف الف۔ مصحف حمص میں مَا كَانَ لِنَبِيٍّ لام سے (یعنی لِلنَّبِيِّ) مرسوم تھا۔

سُورۂ توبہ

باجماع مدنیہ اور اسکی آیتیں کوفی ۱۲۹۔ اور باقی اعداد میں ۱۳۰ ہیں۔

Marfat.com

ایکسو انتیس جگہ اجماع اور پانچ جگہ اختلاف ہے ۱ (بقول معلیٰ از عاصم جحدری) بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ پر ۲ (اور بقول شہاب از عاصم جحدری) اِلَّا الَّذِیْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ پر بصری۔ ۳ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ پر حمصی ۴ اِلَّا تَنْفِرُوْا یُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا پر دمشقی اور ۵ وَعَادٍ وَّثَمُوْدَ پر حجازی آیت ہے۔

انفال و براءۃ کے درمیان ترک بسم اللہ پر اجماع۔ اور تمام ائمہ کے نزدیک وقف سکتہ اور وصل[1] جائز ہیں۔ اور تینوں اعتبارات پر اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ سے مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین ۲۱۰ دوسو دس ہیں[2]۔

[1] امام ابوالحسنؒ وصل کو۔ امام ابومحمد مکیؒ سکتہ کو اور محققؒ وقف کو مختار و اولیٰ کہتے ہیں۔ محققؒ نشر میں فرماتے ہیں "سورتوں کے خاتمہ پر وقف اتم التام ہوتا ہے۔ تارکین کے لئے بین السورتین اس کو اس لئے اختیار نہیں کیا گیا کہ وقف سے بسم اللہ لازم ہو جاتی ہے۔ یہاں وہ لزوم منتفی اور مقتضاءِ وقف موجود ہے۔ لہٰذا ہم نے وقف اختیار کر لیا مگر ہم غیر وقف کو منع بھی نہیں کرتے" میری ناقص رائے میں مبسملین کے لئے وقف۔ حمزہؒ کے لئے وصل اور باقی ائمہ کے لئے سکتہ اولیٰ ہے۔ تاکہ ان کے مذاہب سے موافق رہے۔ واللہ اعلم ۔ ۱۲

[2] ۱-۱۲ قالونؒ کے لئے وقف میں عَلِیْمٌ کی وجوہ ثلاثہ بسکون پر منفصل کا قصر و مد اور ان پر صلہ اور بے صلہ اور الْمُشْرِكِیْنَ میں وہ ہی وجہ ۱۳-۲۴ وقف بالاشمام پر بھی بارہ وجوہ ۲۵-۳۶ عَلِیْمٌ کے روم پر قصر و مد ان دونوں پر صلہ اور بے صلہ اور انہیں سے ہر ایک پر الْمُشْرِكِیْنَ کی وجوہ ثلاثہ ۳۷-۷۲ عَلِیْمٌ پر سکتہ کے ساتھ بھی ۳۶ وجوہ ۷۳-۸۴ وصل پر روم کے مانند بارہ وجوہ پڑھو۔ قصر و صلہ میں مکیؒ اور بے صلہ میں بصریؒ مندرج ہو گئے۔ بے صلہ کے مد کے بعد ہر وجہ میں شامیؒ مع کسائیؒ اور عاصمؒ اور خلادؒ کو مد سے لوٹاتے رہو۔ ورشؒ کے لئے شَیْءٍ کے توسط اور پھر طول پر قالونؒ کے مانند وقف و سکتہ کی نو نو وجوہ اور وصل پر تین وجوہ۔ حمزہؒ کے لئے شَیْءٍ کے سکتہ پر اسی طرح اکیس ۲۱ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم اہل ضرب یہاں ۴۳۸ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

قالونؒ مع مکیؒ و بصریؒ چوراسی[۸۴]۔ شامیؒ مع کسائیؒ اکیس[۲۱]۔ عاصمؒ اکیس[۲۱]۔ خلادؒ اکیس[۲۱]۔ ورشؒ بیالیس[۴۲] اور حمزہؒ اکیس[۲۱]۔

غَیُوْ (میں دو جگہ) خَیُوْ اور یُظَاهِرُوْا میں ورشؒ کی ترقیق۔ فَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا۔ شَیْئًا میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ اِلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ اَلصَّلٰوةَ میں ورشؒ کی تغلیظ اور مَاْمَنَهٗ میں ورشؒ وسوسیؒ۔ اور وقفاً حمزہؒ کا ابدال جلی ہے (امالہ) اَلْکٰفِرِیْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور اَلنَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ (تنبیہ) مَاْمَنَهٗ میں ہاء کنایہ ہے۔ ع

ع ۱ ۷

وَتَاْبٰی۔ مُؤْمِنٍ۔ مُؤْمِنِیْنَ (میں دو جگہ) اور اَلْمُؤْمِنِیْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ اور اَلصَّلٰوةَ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔ اَئِمَّةَ میں حرمیؒ اور بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل۔ اور ہشامؒ تحقیق کے ساتھ بخلاف ادخال کرتے ہیں۔ ہمزہ ثانیہ بصورت یا مرسوم ہے۔

لَآ اَیْمَانَ لَهُمْ کو شامیؒ ہمزہ کے کسرہ سے لَآ اِیْمَانَ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ بِاِخْرَاجِ اور خَبِیْرٌ میں ورشؒ کی ترقیق۔ عَلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ اور یَشَآءُ میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں۔ (امالہ) وَلَا ذِمَّةً (میں دو جگہ) مَرَّةٍ (میں بخلاف) اور وَلِیْجَةً میں کسائیؒ۔ اور وَتَاْبٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۲ ۸

Marfat.com

اَنْ یَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰہِ کو مکی اور بصری سین کے
اسکان سے الف کے بغیر مَسْجِدَ اللّٰہِ (بافراد) اور باقی سین کے
فتح اور اس کے بعد الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ اور اِنَّمَا یَعْمُرُ
مَسٰجِدَ اللّٰہِ کے بالف پڑھنے پر اجماع ہے۔ الصَّلٰوۃَ میں ورشؒ کی
تغلیظ اور اَلْفَآئِزُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ کی تسہیل بمد و قصر جلی ہے۔
یُبَشِّرُھُمْ کو حمزہؒ یاء تحتانیہ کے فتح، باء موحدہ کے اسکان
اور شین کی تخفیف و ضمہ سے یَبْشُرُھُمْ اور باقی یا کے ضمہ، با
کے فتح اور شین کی تشدید و کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ یُبَشِّرُھُمْ اور وَعَشِیْرَتُکُمْ
میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے۔ وَرِضْوَانٍ کو ابوبکرؒ را کے ضمہ سے اور باقی
کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اَوْلِيَآءَ اِنِ میں حرمیؒ اور بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل
کرتے ہیں۔ اَلْاِیْمَانِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں
وَعَشِیْرَتُکُمْ کو ابوبکرؒ را کے بعد الف جمع کے اثبات سے ...
وَعَشِیْرَاتُکُمْ اور باقی الف کے بغیر بتوحید پڑھتے ہیں۔ یَاْتِیَ میں
ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال۔ اور بِاَمْرِہٖ میں وقفاً حمزہؒ کے لئے یاء مفتوحہ سے
بخلاف ابدال جلی ہے۔ (امالہ) النَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ
تقلیل۔ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ میں بشرط وقف اور فَعَسٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ
امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۳ ۹
کَثِیْرَۃٍ اور ضٰغِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق۔ اور شَیْـًٔا میں
ورشؒ کا طول و توسط۔ اور وصلاً غلاؔدؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔

Marfat.com

رحبت ثم میں بصری۔ شامی۔ حمزہ اور کسائی ادغام کرتے ہیں۔ المؤمنین
اور لا یؤمنون میں ورش و سوسی کا ابدال ظاہر ہے (ک) من بعد
ذلک۔ یشاء میں ہشام و حمزہ کی وجوہ خمسہ وقفی بیّن ہیں۔ (ک) المشرکون
نجس۔ شاء میں ہشام و حمزہ کے لئے ابدال کی وجوہ ثلاثہ جلی ہیں۔ شاء
ان اللہ میں وصلاً حرمی اور بصری ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں۔ (امالہ)...
وضاقت میں حمزہ۔ الکفرین میں بصری و دوری امالہ ورش تقلیل
اور شاء میں ابن ذکوان و حمزہ امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ۱۰

عزیر ابن کو حرمی۔ بصری۔ شامی اور حمزہ نون تنوین کے بغیر
(یعنی عزیر کی را کو با سے ملا کر) عزیر ابن اور عاصم و کسائی
تنوین سے (اور نون تنوین کو حرکت کسرہ دے کر) پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ)
ابن کے نون کا ضمہ حرکت اعراب ہے۔ ضمہ لازمہ نہیں لہٰذا کسائی کے لئے
نون تنوین کا ضمہ جائز نہیں۔ عزیر۔ امروا۔ الکفرون۔ لیظہرہ
اور کثیرا میں ورش کی ترقیق جلی ہے۔ (ک) ذلک قولہم
بافواہہم میں (دو جگہ) حمزہ وقفاً یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں
(تنبیہ) بافواہہم اور جباہہم میں ادغام منع ہے۔
یضاہئون کو حرمی۔ بصری۔ شامی۔ حمزہ اور کسائی ہا کو
ضمہ دے کر ہمزہ کے حذف سے یضاہون اور عاصم ہاء مکسورہ کے بعد
ہمزہ مضمومہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ یؤفکون۔ ویابی
اور لیاکلون میں ورش و سوسی کا ابدال بیّن ہے (ک) ارسل رسولہ

Marfat.com

اِنَّمَا النَّسِیٓءُ میں ورشؒ ہمزہ کو یا سے بدل کر اور اس یاء مبدلہ
میں یاء ساکنہ کا ادغام کر کے مد کے بغیر اِنَّمَا النَّسِیُّ اور باقی یاء ساکنہ
مخففہ کے بعد ہمزہ مضمومہ کے اثبات سے بمد واجب پڑھتے ہیں۔
یُضَلُّ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابو بکرؒ یا کے فتح اور ضاد کے کسرہ
سے یَضِلُّ (معروف) اور باقی یا کے ضمہ اور ضاد کے فتح سے (مجہول) پڑھتے
ہیں۔ (ک) زُیِّنَ لَهُمْ۔ سُوٓءُ اَعْمَالِهِمْ میں حرمیؒ اور بصریؒ ہمزہ ثانیہ
کا واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں (امالہ) النَّصٰرٰی (الْمَسِیْحُ) میں
وصلاً سوسیؒ بخلاف اور بحالت وقف بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ۔ ورشؒ تقلیل
اَنّٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل۔ وَیَاْبَی (اللّٰهُ)
میں بشرط وقف بالْهُدٰی۔ یُحْمٰی اور فَتُكْوٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ
ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الْاَحْبَارِ۔ نَارِ اور الْكٰفِرِیْنَ میں بصریؒ و دوریؒ
امالہ ورشؒ تقلیل۔ النَّاسِ میں دوریؒ اور كَآفَّةً میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں ع ۵ ۱۱
قِیْلَ میں ہشامؒ و کسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں (ک) قِیْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا
(میں دو جگہ) الْاٰخِرَةِ (میں دو جگہ) اِلَّا تَنْفِرُوْا۔ غَیْرَكُمْ اور خَیْرٌ
میں ورشؒ کی ترقیق۔ الْاَرْضِ اور الْاٰخِرَةِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ
کی نقل اور سکتہ۔ شَیْئًا اور شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط۔ اور وصلاً خلادؒ
کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ اور شَیْئًا میں وقفاً حمزہؒ کی نقل اور ادغام ظاہر ہیں
(ک) یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ اور وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ۔ عَلَیْهِمُ الشُّقَّةُ
کو بصریؒ ہا اور میم کے کسرہ سے۔ حمزہؒ اور کسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ہا

Marfat.com

کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں (امالہ) الدُّنیا (میں دو جگہ) السُّفلی اور العُلیا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف و بصریؒ تقلیل۔ الاٰخِرَۃِ (میں بلاخلاف) اور الشُّقَّۃُ میں کسائیؒ بخلاف اور فِی الْغَارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۶ ۱۲

(ک) یَتَبَیَّنَ لَکَ۔ لَایَسْتَاْذِنُکَ۔ یُؤْمِنُوْنَ۔ یَسْتَاْذِنُکَ۔ لَایُؤْمِنُوْنَ۔ یَقُوْلُ ائْذَنْ لِّیْ۔ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ وَلَایَاْتُوْنَ اور سَیُؤْتِیْنَا میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ وَاَنْفُسِهِمْ میں حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل۔ اور وَقِیْلَ میں ہشامؒ وکسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں (ک) فِی الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا۔ تَسُؤْهُمْ ابدال سے مستثنیٰ ہے البتہ وقفاً حمزہؒ ابدال کرتے ہیں۔ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ میں ہشامؒ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ اور بزیؒ وصلاً تا کی تشدید پڑھتے ہیں۔ ان کے لئے تا سے قبل کا لام علیٰ حالہ ملفوظ رہتا ہے۔ فرق کا لحاظ رکھو اور غلط سے بچو۔ (ک) وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ۔ بِاَیْدِیْنَا میں حمزہؒ وقفاً یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں۔

(اجلاء ص ۳۰۳)

اَوْ کَرْهًا کو حمزہؒ اور کسائیؒ کاف کے ضمہ سے کُرْهًا اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔

اَنْ تُقْبَلَ کو حمزہؒ اور کسائیؒ یاء تذکیر سے اَنْ یُّقْبَلَ اور باقی تاء تانیث سے پڑھتے ہیں۔ خلفؒ کے لئے ادغام کامل واضح ہے۔ ورشؒ کے لئے الصَّلٰوۃَ میں تغلیظ۔ اور کٰفِرُوْنَ میں ترقیق جلی ہے۔ (امالہ) مَا زَادُوْکُمْ میں ابن ذکوانؒ بخلاف اور حمزہؒ۔ الْفِتْنَةَ میں کسائیؒ۔ جَاۤءَ میں

Marfat.com

ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ بِالْکٰفِرِیْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ مَوْلٰنَا۔ کُسَالٰی اور اَتٰىهُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اِحْدَی (الْحُسْنَیَیْنِ) میں بشرط وقف اور الدُّنْیَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) عَفَا وادی ہے اس میں امالہ نہیں ہوتا۔ ع

ع ۱۴

وَالْمُؤَلَّفَةِ میں ورشؒ واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں یُؤْذُوْنَ (میں دو جگہ) یُؤْمِنُ۔ وَیُؤْمِنُ۔ لِلْمُؤْمِنِیْنَ۔ اور مُؤْمِنِیْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال بیّن ہے، النَّبِیَّ کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ کے اثبات سے بمد واجب اور باقی یاء مشددہ مفتوحہ سے ہمزہ و مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔

هُوَ اُذُنٌ اور قُلْ اُذُنُ کو مدنیؒ ذال کے اسکان سے اُذْنٌ اور اُذْنُ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں (ک) وَیُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَرَحْمَةٌ کو حمزہؒ (خَیْرٍ پر عطف کرکے) تا کے خفض سے وَرَحْمَةٍ اور باقی رفع سے پڑھتے ہیں۔ عَذَابٌ اَلِیْمٌ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے۔ اَنْ تُنَزَّلَ کو مکیؒ اور بصریؒ نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے اَنْ تُنْزَلَ اور باقی نون کے فتح اور زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ حمزہؒ کے لئے عَلَیْهِمْ میں ھا کا ضمہ اور قُلِ اسْتَهْزِءُوْا اور تَسْتَهْزِءُوْنَ میں وقفاً تسہیل کالواو و یاء مضمومہ سے ابدال۔ اور زا کو ضمہ دے کر ہمزہ کا حذف۔ اور ورشؒ کے لئے ان میں مبدل

اور لَا تَعۡتَذِرُوۡا میں ترقیق جلی ہے۔
اِنۡ نَّعۡفُ عَنۡ طَآئِفَةٍ مِّنۡكُمۡ نُعَذِّبۡ طَآئِفَةً میں
حرمی۔ بصری۔ شامی۔ حمزہ اور کسائی نَعۡفُ کو یاء تذکیر مضمومہ اور فاکے فتح سے
یُعۡفَ (بصیغۂ مذکر غائب مجہول) اور نُعَذِّبۡ کو تاء تانیث مضمومہ اور
ذال کے فتح سے تُعَذَّبۡ (بصیغۂ مؤنث غائب مجہول) اور طَآئِفَةً کو
تا کے رفع سے (قائم مقام فاعل) یعنی اِنۡ یُّعۡفَ عَنۡ طَآئِفَةٍ
مِّنۡكُمۡ تُعَذَّبۡ طَآئِفَةٌ اور عاصم پہلے کو نون عظمت مفتوحہ
اور فاکے ضمہ سے اور دوسرے کو نون عظمت مضمومہ اور ذال کے کسرہ سے اور
اسم کو تا کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ ع

۸ ع ۱۴ یَاۡمُرُوۡنَ (میں دوجگہ) اَلَمۡ یَاۡتِهِمۡ۔ وَالۡمُؤۡتَفِكٰتِ
وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ۔ وَالۡمُؤۡمِنٰتُ۔ وَيُؤۡتُوۡنَ۔ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اور
وَالۡمُؤۡمِنٰتِ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ وَاَوۡلَادًا میں وقفاً حمزہؒ
کی بخلاف تسہیل۔ وَالۡاٰخِرَةِ میں ورشؒ کی نقل مد بدل اور ترقیق۔ اور
وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ۔ الۡخٰسِرُوۡنَ میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے۔
رُسُلُهُمۡ کو بصریؒ سین کے اسکان سے رُسۡلُهُمۡ اور باقی ضمہ سے
پڑھتے ہیں۔ الصَّلٰوةَ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔ (ک) وَالۡمُؤۡمِنٰتِ
جَنّٰتٍ۔ وَرِضۡوَانٌ کو ابوبکرؒ را کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے
ہیں۔ (امالہ) الدُّنۡيَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل
۹ ع ۱۵ اور وَالۡاٰخِرَةِ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

Marfat.com

النَّبِیٓءُ کو مدنیؒ یاءِ ساکنہ کے بعد ہمزۂ مضمومہ کے اثبات سے بمدِ واجب اور باقی یاءِ مشددہ مضمومہ سے ہمزہ اور مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ عَلَیۡھُمۡ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ وَمَاۡوٰىھُمۡ میں سوسیؒ کا۔ وَبِئۡسَ اور الۡمُؤۡمِنِیۡنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ خَیۡرًا۔ وَالۡاٰخِرَةِ۔ سِرَّھُمۡ۔ سَخِرَ اور فَلَنۡ یَّغۡفِرَ میں ورشؒ کی ترقیق۔ وَالۡاٰخِرَةِ میں ورشؒ کی نقل اور مدِ بدل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں۔

الۡغُیُوۡبِ کو ابوبکرؒ اور حمزہؒ غین کے کسرہ سے الۡغِیُوۡبِ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدمِ سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہیں۔ اِسۡتَغۡفِرۡ لَھُمۡ۔ لَا تَسۡتَغۡفِرۡ لَھُمۡ اور تَسۡتَغۡفِرۡ لَھُمۡ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں (امالہ)۔۔۔۔ وَمَاۡوٰىھُمۡ۔ اَغۡنٰىھُمۡ۔ اٰتٰىنَا اور اٰتٰىھُمۡ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الدُّنۡیَا اور وَنَجۡوٰىھُمۡ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور وَالۡاٰخِرَةِ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱۶ ع

لَا تَنۡفِرُوۡا۔ کَثِیۡرًا۔ کَفَرُوۡا اور الۡخَیۡرٰتُ میں ورشؒ کی ترقیق فَاسۡتَاۡذَنُوۡكَ اور اسۡتَاۡذَنَكَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے مَعِیَ اَبَدًا میں حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور حفصؒ اور مَعِیَ عَدُوًّا میں حفصؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ وَاَوۡلَادُھُمۡ اور وَاَنۡفُسِھِمۡ میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل اور اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَةٌ میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں (ک) وَطُبِعَ عَلٰی (امالہ) الدُّنۡیَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں ع ۱۱ ع

Marfat.com

الْمُعَذِّرُونَ - يَعْتَذِرُونَ - لَا تَعْتَذِرُوا اور دَآئِرَةُ
میں ورشؒ کی ترقیق - لِيُؤْذَنَ - يَسْتَأْذِنُونَكَ - نُؤْمِنَ اور يُؤْمِنُ
میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے (ک) لِيُؤْذَنَ لَهُمْ - عَذَابٌ اَلِيْمٌ
اور مِنْ اَخْبَارِكُمْ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ
اور اَغْنِيَاءُ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں۔

اِلَيْهِمْ (میں دوجگہ) اور عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے
(ک) لَنْ نُؤْمِنَ لَكُمْ - وَمَاْوٰىهُمْ میں سوسیؒ کا ابدال اور الدَّوَآئِرَ
میں وقفاً مدوقصر کے ساتھ حمزہؒ کی تسہیل ظاہر ہے۔

دَآئِرَةُ السَّوْءِ کو مکیؒ اور بصریؒ سین کے ضمہ سے بمد واجب
دَآئِرَةُ السُّوْءِ اور باقی فتح سے مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ السَّوْءِ
میں ورشؒ کا طول وتوسط۔ اور وقفاً ہشامؒ وحمزہؒ کی نقل اور ادغام جلی ہیں
(ک) يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ - وَصَلَوٰتِ میں ورشؒ کی تغلیظ بیّن ہے۔

قُرُبَةٌ لَّهُمْ کو ورشؒ را کے ضمہ سے قُرُبَةٌ اور باقی اسکان
سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) وَجَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ الْمَرْضٰى میں
حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اَخْبَارِكُمْ میں بصریؒ
ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ وَسَيَرَى (اللّٰهُ) میں وصلاً سوسیؒ بخلاف
اور بحالت وقف بصریؒ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ وَمَاْوٰىهُمْ
اور لَا يَرْضٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۱۲
تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ کو مکیؒ تَحْتِهَا سے قبل مِنْ جارہ

Marfat.com

کے اثبات اور تا کے خفض سے مِن تَحتِهَا الاَنهٰرُ اور باقی مِن کے بغیر تا کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ مصاحف مکہ میں مِن کی زیادت سے اور باقی مصاحف میں مِن کے بغیر مرسوم تھا (ک) نَحنُ نَعلَمُهُم۔ سَیِّئًا میں حمزہؒ وقفاً یاء مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ عَلَیهِم میں حمزہؒ کے لیے ھا کا ضمہ۔ تُطَهِّرُهُم۔ اور خَبِیرٌ میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے۔

اِنَّ صَلٰوتَكَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابو بکرؒ لام کے محض فتح پھر واو مفتوحہ اور الف جمع کے اثبات اور تا کے نصب بکسرہ سے صَلَوٰتِكَ اور باقی لام کے بعد الف کے اثبات اور تا کے نصب سے واو کے بغیر (بتوحید) پڑھتے ہیں رسم باجماع واو سے ہے۔ صَلٰوتَكَ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے (ک) اَنَّ اللّٰهَ هُوَ۔ وَیَاْخُذُ۔ وَالمُؤمِنُونَ اور المُؤمِنِینَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے (ک) وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ

مُرجَونَ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابو بکرؒ جیم مفتوحہ کے بعد ہمزہ مضمومہ کے اثبات سے مُرجَؤُنَ اور باقی ہمزہ کے بغیر یعنی جیم مفتوحہ کے بعد واو ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔

وَالَّذِینَ اتَّخَذُوا کو مدنیؒ اور شامیؒ واو عاطفہ کے بغیر اَلَّذِینَ اور باقی واو مفتوحہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ مصاحف مدینہ وشام میں بحذف اور باقی مصاحف میں باثبات واو مرسوم تھا۔ ضِرَارًا میں تکرارِ را اور وَاِرصَادًا میں حرفِ استعلا کی وجہ سے تفخیم پر اجماع ہے۔

اَسَّسَ بُنیَانَهٗ کو (دونوں جگہ) مدنیؒ اور شامیؒ ہمزہ کے

ضمہ اور سین اول کے کسرہ سے (مجہول) اور اسم کو نون کے رفع سے (قائم مقام فاعل) اُسِّسَ بُنۡيَانُهٗ اور باقی ہمزہ اور سین دونوں کے فتح سے (معروف) اور اسم کو نون کے نصب سے (مفعول بہ) پڑھتے ہیں۔ اور ان سے قبل لَمَسۡجِدٌ اُسِّسَ میں مجہول پڑھنے پر اجماع ہے۔ وَرِضۡوَانٍ کو ابوبکرؒ را کے ضمہ سے۔ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔

جُرُفٍ کو شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور حمزہؒ را کے اسکان سے جُرۡفٍ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ ہمارے طرق سے ہشامؒ کے لئے صرف اسکان ماخوذ ہے۔

اَنۡ تَقَطَّعَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ تا کے ضمہ سے اَنۡ تُقَطَّعَ (مجہول) اور باقی فتح سے (معروف) پڑھتے ہیں۔ (امالہ وَالۡاَنۡصَارِ اور فِيۡ نَارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل عَسَى (اللّٰهُ) میں بشرط وقف حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل فَسَيَرَى (اللّٰهُ) میں وصلاً سوسیؒ بخلاف اور بحالت وقف بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ الۡحُسۡنٰى۔ التَّقۡوٰى اور تَقۡوٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ هَارٍ میں ابن ذکوانؒ[۱] بخلاف قالونؒ[۲]

[۱] هَارٍ میں نقاشؒ اخفشؒ سے ابن ذکوانؒ کے لئے فتح۔ اور ابن الاخرمؒ امالہ روایت کرتے ہیں۔ دونوں صحیح اور ماخوذ ہیں مگر علامہ دانیؒ نے امام ابوالقاسم فارسیؒ سے صرف فتح پڑھا ہے۔ اور تیسیر کا یہی طریقہ ہے۔ لہٰذا فتح اداءً مقدم ہے۔ ۱۲

[۲] یہی ایک کلمہ اور موقع ایسا ہے جہاں قالونؒ نے امالہ محضہ کیا ہے۔ قالونؒ کے لئے فتح بھی منقول اور صحیح و ثابت ہے۔ علامہ دانیؒ نے امام ابوالحسنؒ سے صرف فتح اور باقی شیوخ سے امالہ کبریٰ پڑھا ہے۔ جمہور اہل عراق فتح۔ علامہ دانیؒ اور علامہ شاطبیؒ وغیرہ تمام اہل مغرب اضجاع روایت کرتے ہیں اور باتباع تیسیر و شاطبیہ یہی معمول ہے۔ کیونکہ یہی امام ابوالفتحؒ کا مذہب ہے۔ ۱۲

Marfat.com

بصری۔ ابو بکرؒ اور کسائیؒ امالہ محضہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) شَفَا
واوی ہے اسمیں امالہ نہیں ہوتا۔ ع ۱۳ ۲
فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ کو حمزہؒ اور کسائیؒ فعل مجہول کی تقدیم اور معروف
کی تاخیر سے یعنی اول کو یا کے ضم اور تا کے فتح سے اور دوسرے کو یا کے فتح اور تا
کے ضم سے فَيُقْتَلُوْنَ وَيَقْتُلُوْنَ اور باقی اس کے عکس یعنی معروف کو مقدم
اور مجہول کو مؤخر کر کے پڑھتے ہیں۔ اَلْمُؤْمِنِيْنَ میں (دو جگہ) ورشؒ وسوسیؒ
کا ابدال اور وَالْقُرْءَانِ میں مکیؒ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل فَاسْتَبْشِرُوْا۔
الْاٰمِرُوْنَ اور يَسْتَغْفِرُوْا کی ترقیق جلی ہے۔ لِلنَّبِيِّ ء اور النَّبِيِّ ء کو مدنیؒ یاء
ساکنہ کے بعد ہمزہ کے اثبات سے بمد واجب اور باقی یاء مشددہ سے ہمزہ اور مد کے بغیر پڑھتے
ہیں (ک) تَبَيَّنَ لَهُمْ۔ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اور اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ کو ہشامؒ ھا کے
فتح اور الف سے۔ اور باقی ھا کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں (ک)
تَبَيَّنَ لَهٗ اور يُبَيِّنَ لَهُمْ۔ شَيْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط۔ اور وصلاً
خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ اور وَالْاَرْضِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً
حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔

كَادَ يَزِيْغُ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابو بکرؒ اور کسائیؒ تاء تانیث
سے تَزِيْغُ اور حفصؒ و حمزہؒ یاء تذکیر سے پڑھتے ہیں (ک) كَادَتَّزِيْغُ
دال مفتوحہ بعد از ساکن ہونے کے باوجود تجانس کی وجہ سے بلا خلاف ادغام
کیا ہے۔ عَلَيْهِمْ میں (تین جگہ) حمزہؒ کے لئے ھا کا ضم جلی ہے۔ رَءُوْفٌ
کو بصریؒ۔ ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ واو کے حذف سے رَءُفٌ اور باقی ہمزہ

Marfat.com

کے بعد واو ساکنہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ ورشؒ کا مد بدل جلی ہے
عَلَیْهِمُ الْاَرْضُ کو بصریؒ ھاء و میم کے کسرہ سے۔ حمزہؒ و کسائیؒ دونوں
کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) اِنَّ
اللّٰهَ هُوَ (امالہ) اشْتَرٰی میں بصریؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل
الْجَنَّةَ میں کسائیؒ۔ التَّوْرٰىةِ میں بصریؒ۔ ابن ذکوانؒ اور کسائیؒ امالہ قالونؒ بخلاف اور
ورشؒ و حمزہؒ تقلیل۔ اَوْفٰی اور ھٰدٰىهُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔
قُرْبٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ وَالْاَنْصَارِ
میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ ضَاقَتْ اور وَضَاقَتْ میں حمزہؒ
امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ۱۴ / ۳
(ک) وَلَا یُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً۔ صَغِیْرَةً۔ وَلَا کَبِیْرَةً۔ لِیَنْفِرُوْا۔
اور وَلِیُنْذِرُوْا میں ورشؒ کی ترقیق۔ اور الْمُؤْمِنُوْنَ میں ورشؒ و سوسیؒ
کا ابدال جلی ہے۔ فِرْقَةٍ میں را کی تفخیم پر اجماع ہے۔ حتّٰی کہ کسائیؒ کے لئے
بحالت امالہ تا بھی نصارا کی تفخیم ہی ماخوذ ہے گو قیاس کی رو سے ترقیق بھی صحیح
ہے۔ کذا فی النشر۔ اِلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ (امالہ) کَآفَّةً
میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ۱۵ / ۴
اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ میں (دونوں جگہ) بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے
ہیں۔ (ک) زَادَتْهُ هٰذِهٖ۔ یَسْتَبْشِرُوْنَ اور کٰفِرُوْنَ میں ورشؒ کی
ترقیق جلی ہے۔
اَوَلَا یَرَوْنَ کو حمزہؒ تاءِ خطاب سے اَوَلَا تَرَوْنَ اور باقی یاء

Marfat.com

غیب سے پڑھتے ہیں۔ لَقَدْ جَآءَكُمْ میں بصری ، ہشام ، حمزہ اور کسائی ادغام کرتے ہیں۔ بِالْمُؤْمِنِیْنَ میں ورش وسوسی کا ابدال جلی ہے۔ رَءُوْفٌ کو بصری ابوبکر ، حمزہ اور کسائی واو کے حذف سے رَءُفٌ ۔ اور باقی ہمزہ کے بعد واو ساکنہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ ورش کا مد بدل جلی ہے۔ وَهُوَ میں قالون بصری اور کسائی کا اسکان ھا ظاہر ہے۔ (امالہ) الْكُفَّارِ میں بصری و دوری امالہ ورش تقلیل۔ غِلْظَةً میں کسائی بخلاف زَادَتْهُ ۔ اور فَزَادَتْهُمْ میں (دو جگہ) ابن ذکوان بخلاف اور حمزہ۔ یَرٰىكُمْ میں بصری۔ حمزہ اور کسائی امالہ ورش تقلیل۔ اور جَآءَكُمْ میں ابن ذکوان وحمزہ امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ۱۶ ۵

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی دو ہیں۔ مَعِیَ اَبَدًا میں حرمی بصری شامی اور حفص اور مَعِیَ عَدُوًّا میں حفص یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ ادغام کبیر ستائیس ۲۷ ہیں (مثلین کے ۱۳۔ متقاربین کے ۱۴) اور صغیر جائز مختلف فیہ نو ۹ ہیں (المرسوم) خِلَفَ بحذف الف وَاٰخَرَ سَیِّئًا باجماع مصاحف (سَیِّئَةٌ کی طرح) یائین سے مرسوم تھا وَلَاَوْضَعُوْا میں بعض مصاحف کے اندر لام۔ اور واو کے درمیان دو الف مرسوم تھے جنمیں سے ایک شکل ہمزہ اور دوسرا زائدہ ہے جس کا قراءت سے کوئی علاقہ نہیں بلکہ اس کا نطق شدید لحن ہے اور اس سے معنیٰ میں فساد آجاتا ہے۔ اور اکثر مصاحف میں یہ الف مرقوم نہ تھا۔

سورۂ یونس

علیہ السلام باجماع مکیہ اور اسکی آیتیں حجازی وعراقی ۱۰۹۔ اور شامی ۱۱۰ ہیں۔ ایکسو آٹھ ۱۰۸ جگہ اجماع

Marfat.com

اور تین۳ جگہ اختلاف ہے نمبر۱ مُخلِصِینَ لَهُ الدِّینَ اور نمبر۲ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُورِ پر شامی اور نمبر۳ لَنَکُونَنَّ مِنَ الشّٰکِرِینَ پر غیر شامی آیت ہے۔ اور الٓرٰ پر کسی نے بھی آیت شمار نہیں کی۔

عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ[1] سے الْحَکِیْمِ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین تین سو اٹھاون ۳۵۸ ہیں۔ قالونؒ ۳۶۔ کسائیؒ ۳۶۔ بصریؒ ۱۴۔ ورشؒ ۱۵۰ (بسم اللہ پر ۱۰۸۔ ترک پر ۴۲) ابوبکرؒ ۳۶۔ حفصؒ ۳۶۔ شامیؒ مع حمزہؒ ۱۴ اور مکیؒ ۳۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْکٰفِرُونَ۔ لَسٰحِرٌ۔ یُدَبِّرُ اور وَّاٰخِرُ میں ورشؒ کی ترقیق بیّن ہے۔

لَسٰحِرٌ (مُّبِیْنٌ) ۵ کو مدنیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ سین کے

---

[1] نمبر۱-۱۸ قالونؒ کے لئے وَهُوَ بسکون ھا پر الْعَظِیْمِ میں طول۔ توسط اور قصر اور انمیں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور ان میں سے ہر ایک پر الْحَکِیْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم نمبر۱۹-۲۴ الْعَظِیْمِ کے روم پر الرَّحِیْمِ میں طول توسط اور قصر۔ اور ان میں سے ہر ایک پر الْحَکِیْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم نمبر۲۵-۳۲ الْعَظِیْمِ کے روم پر الرَّحِیْمِ میں روم و وصل ان دونوں اور نمبر۳۳-۳۶ وصل کل پر الْحَکِیْمِ کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ اور ہر وجہ میں کسائیؒ کو امالۂ کبریٰ سے لوٹاتے رہو۔ نمبر۱-۶ بصریؒ کے لئے الْعَظِیْمِ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الْحَکِیْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم نمبر۱۴ اور الْعَظِیْمِ کے روم و وصل پر الْحَکِیْمِ کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ اب ورشؒ کے لئے وَهُوَ بضم ھا اور تقلیل پر بسم اللہ کے ساتھ قالونؒ کے مانند ۳۶ وجوہ اور ترک پر بصریؒ کے مانند ۱۴ وجوہ اور ان میں سے ہر ایک وجہ پر مد بدل کی وجوہ ثلاثہ پڑھو۔ بسم اللہ کی ہر وجہ میں مد بدل کی وجوہ ثلاثہ کے بعد ابوبکرؒ کو اضجاع سے۔ اور حفصؒ کو فتح سے۔ اور ترک کی ۱۴ وجوہ میں شامیؒ کو امالہ محضہ سے لوٹاؤ۔ شامیؒ کے ساتھ وصل میں حمزہؒ مندرج ہو گئے۔ مکیؒ کے لئے ھاءِ کنایہ کے صلہ اور فتح پر قالونؒ کے مانند ۳۶ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب یہاں ۲۷۷ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

کسرہ اور حا کے اسکان سے الف کے بغیر لَسِحْرٌ اور باقی سین کے فتح اس کے بعد الف کے اثبات اور حا کے کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اَلْاَمْرَ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔ تَذَکَّرُوْنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ شامیؒ اور ابوبکرؒ ذال کی تشدید سے تَذَکَّرُوْنَ اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔

ضِیَآءً کو قنبلؒ ضاد کے بعد یا کے بجائے ہمزہ مفتوحہ سے ضِئَآءً اور باقی یاءِ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا یُفَصِّلُ کو مدنیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ نون عظمت سے نُفَصِّلُ اور باقی یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں مَاْوٰىهُمْ میں سوسیؒ کا ابدال بِاِیْمَانِهِمْ میں وقفاً حمزہؒ کی بخلاف تسہیل جلی ہے۔ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ کو بصریؒ ہا اور میم کے کسرہ سے۔ حمزہؒ وکسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ہا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) الٓرٰ میں بصریؒ۔ شامیؒ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ لِلنَّاسِ میں دوریؒ۔ اسْتَوٰى اور مَاْوٰىهُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ وَالنَّهَارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ الدُّنْيَا اور دَعْوٰىهُمْ میں (دوجگہ) حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

(ک) بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ۔ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ میں شامیؒ فعل کو قاف اور ضاد کے فتح اور الف مبدلہ سے (معروف) بمد منفصل اور اسم کو لام کے نصب سے (مفعول بہ) لَقَضٰٓى اِلَيْهِمْ اَجَلَهُمْ اور باقی

ع۲

فعل کو قاف کے ضمہ۔ ضاد کے کسرہ اور یاء مفتوحہ سے (مجہول) اور اسم کو لام کے رفع سے (قائم مقام فاعل) پڑھتے ہیں۔ حمزہؒ کے لئے اِلَیۡھِمۡ اور عَلَیۡھِمۡ میں ھا کا ضمہ۔ اور قَآئِمًا میں وقفاً مد وقصر کے ساتھ تسہیل جلی ہے (ک) زُیِّنَ لِلۡمُسۡرِفِیۡنَ۔ ظَلَمُوۡا اور اَظۡلَمُ میں ورشؒ کی تغلیظ ظاہر ہے۔ رُسُلُهُمۡ کو بصریؒ سین کے اسکان سے رُسۡلُهُمۡ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ لِیُؤۡمِنُوۡا اور لِقَآءَنَا ائۡتِ میں ابدال بیّن ہے (ک) خَلٰٓئِفَ فِی۔ بِقُرۡاٰنٍ میں مکیؒ نقل کرتے ہیں۔ لِیۡۤ اَنۡ اور اِنِّیۡۤ اَخَافُ میں حرمیؒ اور بصریؒ اور نَفۡسِیۡۤ اِنۡ میں مدنیؒ اور بصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔

وَلَآ اَدۡرٰىكُمۡ بِهٖ کو بزیؒ بخلاف اور قنبلؒ لام کے بعد کا الف ساقط کر کے یعنی لام تاکید سے مد کے بغیر وَلَاَدۡرٰىكُمۡ اور باقی الف کے اثبات یعنی لاءِ نفی سے بمد منفصل پڑھتے ہیں۔ رسم باجماع الف سے ہے جو قنبلؒ وغیرہ کے نزدیک زائدہ ہے۔ لَبِثۡتُ میں بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) اَظۡلَمُ مِمَّنِ۔ اور كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ۔ بِاٰيٰتِهٖ میں وقفاً حمزہؒ کا یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال۔ فِی الۡاَرۡضِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔

عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ کو حمزہؒ اور کسائیؒ تاء خطاب سے تُشۡرِكُوۡنَ اور باقی یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں۔ فَانۡتَظِرُوۡا میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ (امالہ) لِلنَّاسِ میں دوریؒ۔ طُغۡيَانِهِمۡ میں کسائیؒ کے دوریؒ ....

Marfat.com

وَجَآءَتۡهُمُ۔ اور شَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ تتلی۔ یُوحٰی اور وتعلی
میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اَدۡرٰىكُمۡ میں ابن ذکوانؒ بخلاف
بصریؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اور افۡتَرٰی میں بصریؒ۔
حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ تنبیہ دَعَانَا واوی ہے
اس میں امالہ نہیں ہوتا۔ ع

ع ۲

(ک) مِنۡۢ بَعۡدِ ضَرَّآءَ۔ رُسُلَنَا کو بصریؒ سین کے اسکان سے
رُسۡلَنَا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔
یُسَیِّرُكُمۡ کو شامیؒ یاءِ مضارع کے فتح اس کے بعد نون ساکنہ اور
پھر شین معجمہ مضمومہ سے یَنۡشُرُكُمۡ (از نشر) اور باقی یاءِ مضارع کے ضمہ
اس کے بعد سین مہملہ مفتوحہ پھر یاءِ تحتانیہ مشددہ مکسورہ سے (از تَسۡیِیۡر)...
پڑھتے ہیں۔ مصحف شام میں یا کے بعد نون کا مرکز پھر شین پھر را۔ اور باقی
مصاحف میں یا کے بعد سین پھر یا کا مرکز و شوشہ اور پھر را مرسوم تھی۔۔۔
یُسَیِّرُكُمۡ اور قٰدِرُوۡنَ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔
مَتَاعَ الۡحَیٰوةِ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ
عین کے رفع سے مَتَاعُ اور حفصؒ نصب سے پڑھتے ہیں۔ یَاۡكُلُ میں ورشؒ
وسوسیؒ کا۔ وَالۡاَنۡعَامُ۔ اور بِالۡاَمۡسِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ
کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں۔ یَشَآءُ اِلٰی میں حرمیؒ اور بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا واو
مکسورہ سے ابدال۔ اور تسہیل کا لیا کرتے ہیں۔ صِرَاطٍ کو خلفؒ اشمام
بالزا سے قنبلؒ سین سے اور باقی صاد سے پڑھتے ہیں (ک) السَّیِّاٰتِ جَزَآءُ

Marfat.com

قِطَعًا کو مکیؒ اور کسائیؒ طا کے اسکان سے قِطْعًا اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں (ک)۔ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ۔ وَشُرَکَآؤُکُمْ میں حمزہؒ وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔

(هُنَالِكَ) تَبْلُوْا کو حمزہؒ اور کسائیؒ تائے مضارع کے بعد (باءِ موحدہ کے بدلے) تاءِ فوقانیہ سے تَتْلُوْا (از تلاوۃ) اور باقی تا کے بعد باءِ موحدہ سے (از ابلاء) پڑھتے ہیں۔ (امالہ) جَآءَتْهَا اور … وَجَآءَهُمُ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ اَنْجٰىهُمْ۔ اٰتٰىهَا۔ فَكَفٰى اور مَوْلٰىهُمُ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الدُّنْيَا میں (دو جگہ) اور الْحُسْنٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ دَارِ اور النَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ وَزِيَادَةٌ۔ ذِلَّةٌ (میں دو جگہ) اور الْجَنَّةِ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

(ک) يَرْزُقُكُمْ۔ الْمَيِّتِ اور الْمَيِّتَ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ یاءِ ساکنہ مخففہ سے الْمَيْتِ اور الْمَيْتَ اور باقی یاءِ مشددہ مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔ الْاَمْرَ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔

كَلِمَتُ (رَبِّكَ) کو مدنیؒ اور شامیؒ میم کے بعد الف جمع کے اثبات سے كَلِمٰتُ اور باقی الف کے بغیر (بتوحید) پڑھتے ہیں۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔ تُؤْفَكُوْنَ۔ يَاْتِهِمْ۔ تَاْوِيْلُهٗ۔ يُؤْمِنُ اور لَا يُؤْمِنُ میں ورشؒ و سوسیؒ اور وقفاً حمزہؒ کا ابدال ظاہر ہے۔

Marfat.com

لَا یَہِدِّیْ کو ابوبکرؒ یاء مضارع کے کسرہ سے اور باقی فتح سے۔ قالونؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ھا کے اسکان سے۔ نیز قالونؒ اور بصریؒ ھا کے فتح کے اختلاس سے۔ ورشؒ۔ مکیؒ اور شامیؒ ھا کے فتح کاملہ سے۔ عاصمؒ ھا کے کسرہ سے۔ حمزہؒ اور کسائیؒ دال کی تخفیف سے اور باقی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ تینوں حروف کے اندر اختلاف کا نتیجہ چھ قراءتیں ہیں ۱ قالونؒ یا کے فتح۔ ھا کے اسکان[1] اور دال کی تشدید سے لَا یَہْدِّیْ ۲ قالونؒ[2] بوجہ ثانی اور بصریؒ[3] یا کے فتح۔ ھا کے فتح کے اختلاس اور دال کی تشدید سے۔

---

۱ علامہ شاطبیؒ نے قالونؒ کے لئے اسکان بیان نہیں کیا جو تسامح ہے۔ علامہ دانیؒ کہتے ہیں "قالونؒ سے صرف اسکان منصوص ہے" علامہ جعبریؒ کہتے ہیں "ابن مجاہدؒ۔ اھوازیؒ اور حافظ ابو العلا ہمدانیؒ نے فقط اسکان بیان کیا ہے۔ ان کے علاوہ اکثر مصنف اس کے سوا اور کوئی وجہ بیان نہیں کرتے۔ ناظمؒ کا اسکان کو چھوڑ دینا پسندیدہ امر نہیں کیونکہ اس سے اصل کی مخالفت اور اشہر سے عُدول لازم آتا ہے"۔ محققؒ کہتے ہیں "اہل عراق قاطبۃً اور مصر و مغرب کے بعض ائمہ اسکان نقل کرتے ہیں۔ قالونؒ۔ اسحاق مسیبیؒ اور اسماعیلؒ وغیرہ امام نافعؒ کے اکثر تلامذہ سے اسکان منصوص ہے"۔ عنوان میں صرف اسکان اور تیسیر و کافی میں اختلاس کے ساتھ اسکان مروی ہے۔ امام ابوجعفرؒ کی قراءت بھی باسکان ہے۔ میں نے اپنے شیوخ سے اسکان و اختلاس دونوں پڑھے ہیں۔ اور اسی طرح پڑھتا اور پڑھاتا ہوں۔ ۱۲

۲ امام ابن غلبونؒ۔ امام ابوالحسنؒ۔ امام ابو محمد مکیؒ۔ امام ابن سفیان قیروانیؒ اور مہدویؒ وغیرہ اکثر مصری اور مغربی ائمہ نے قالونؒ کے لئے صرف اختلاس بیان کیا ہے۔ اور امام ابوالحسنؒ تذکرہ میں قالونؒ کے اختلاس کو بصریؒ کے اختلاس سے چھوٹا بتاتے ہیں۔ لیکن علامہ دانیؒ نے آپ سے دونوں کے لئے اختلاس مساوی پڑھا ہے۔ اور یقیناً اختلاس میں فرق کرنا ممکن نہیں۔ محققؒ کہتے ہیں "اختلاس میں اسراع حرکت کے سوا اور کوئی وجہ جائز نہیں"۔ ۱۲

۳ ابن فرحؒ دوریؒ سے اور ابن حبشؒ سوسیؒ سے اداءً۔ دوریؒ اور سوسیؒ وغیرہ یزیدیؒ سے نصًّا۔ یزیدیؒ اور شجاعؒ بصریؒ سے نصًّا اور اداءً فتح کا اختلاس روایت کرتے ہیں۔ مغربی علماء قاطبۃً اور عراق کے اکثر ائمہ بصریؒ کے لئے اختلاس بیان کرتے ہیں۔ علامہ دانیؒ نے اپنے تمام شیوخ سے اُن کی قراءت میں اختلاس پڑھا ہے۔ امام ابن مہرانؒ اور علامہ حافظ ابو العلاء ہمدانیؒ نے بھی اختلاس ہی روایت کیا ہے سبط الخیاطؒ کہتے ہیں "ابو عمروؒ سے روایتاً صرف اختلاس ہی صحیح ہے اور میں نے (باقی برصفحہ آیندہ)

Marfat.com

ﻣ۳ ورش۔ مکی اور شامی یا کے فتح۔ ھا کے فتح کاملہ اور دال کی تشدید سے لَايَهَدِّي

ﻣ۴ ابوبکر یا اور ھا دونوں کے کسرہ اور دال کی تشدید سے لَايِهِدِّي ﻣ۵ حمزہ

اور کسائی یا کے فتح ھا کے اسکان اور دال کی تخفیف سے لَايَهْدِي ﻣ۶ اور حفص

یا کے فتح ھا کے کسرہ اور دال کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ شَيْئًا میں ورش کا

طول و توسط۔ اور وقفاً حمزہ کی نقل اور ادغام اور الْقُرْءَانُ میں مکی کی نقل جلی

ہے۔ تَصْدِيقَ کو حمزہ اور کسائی اشمام بالزا سے اور باقی صاد سے پڑھتے

ہیں (ک) كَذٰلِكَ كَذَّبَ اور اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ (امالہ) فَانّٰى میں ..

(دونوں جگہ) حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف اور دوری تقلیل۔ يُهْدٰى ...

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اپنے تمام شیوخ سے اس کے سوا کوئی وجہ نہیں پڑھی "۔ علماء عراق کی ایک جماعت فتح کاملہ کہتی ہے۔ چنانچہ امام ابن مجاہدؒ مبتدیوں کو صرف فتح پڑھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ "میں نے ایسے آدمی کم دیکھے ہیں جو فتح کے اختلاس کو ضبط کر سکتے ہوں"۔ علامہ دانیؒ اس کی توضیح میں کہتے ہیں "چونکہ فتح اخف الحرکات ہے لہٰذا اس کا اختلاس ادا کرنا بہت مشکل ہے"۔ اگرچہ واقعہ یہی ہے مگر امام ابن مجاہدؒ وغیرہ کا یہ تعامل محض اجتہاد پر مبنی ہے۔ اور اختلاس ادا کرنا ناممکن نہیں۔ محققؒ کہتے ہیں "اختلاس کے دشوار ہونے میں شک نہیں لیکن استاذ کے سامنے ریاضت کرنے سے زبان مسخر ہو جاتی ہے"۔ ہمارے طرق سے بصریؒ کے لئے صرف اختلاس ماخوذ ہے اور ہمارے شیوخ کا اسی پر عمل تھا۔ ۱۲

ۡ لَايَهِدِّي اصل میں لَايَهْتَدِي تھا، اکثر نے تا کا دال میں ادغام کیا ہے۔ بعض نے اجتماع ساکنین سے بچنے کے لئے تا کی حرکت ھا پر نقل کر دی (پھر تا کو دال سے قلب کر کے اس کا دال میں ادغام کر دیا ہے۔ ط) اور ان میں سے بعض نے نقل کے بعد اختلاس اختیار کر لیا تاکہ یہ اصل "ھا کے سکون" پر دلالت کرے (اور تخفیف یعنی نقل حرکت بھی ہو جائے۔ ط) اور بعض نے تا کی حرکت نقل نہیں کی بلکہ ھا کو کسرہ سے متحرک کر دیا کیونکہ انہوں نے تا کو بغرض ادغام ساکن کیا ہے اور اس سے قبل ھا بھی ساکن تھی لہٰذا تخلّصِ ساکنین کے لئے ھا کو کسرہ دیدیا۔ ط) اور ان میں سے بعض نے یا کو بھی کسرہ میں ھا کا تابع کر دیا۔ اور بعض نے ھا کو علی حالہ ساکن رکھتے ہوئے ادغام کیا ہے۔ یہ دشوار تر ہے اور بعض ائمہ نے تا کو محذوف کر دیا۔ ۱۲

Marfat.com

ع ۹

میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل یُفتریٰ اور افتریٰہ میں بصری۔ حمزہ اور کسائی امالہ اور ورش تقلیل کرتے ہیں ع

(تنبیہ) اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ۔ اَفَاَنْتَ تَهْدِی۔ اور النَّاسَ شَیْئًا میں ادغام منع ہے۔ لَا یُبْصِرُوْنَ اور خَسِرَ میں ورش کی ترقیق اور فَلَا یَسْتَاْخِرُوْنَ میں ترقیق اور ورش وسوسی کا ابدال۔ شَیْئًا میں ورش کا طول و توسط۔ اور وصلاً خلاد کا بخلاف اور خلف کا سکتہ جلی ہے۔

وَلٰکِنَّ النَّاسَ کو حمزہ اور کسائی لٰکِنْ مخففہ سے (نون کو حرکت کسرہ دیکر) اور سین کے رفع سے وَلٰکِنِ النَّاسُ اور باقی لٰکِنَّ مشددہ اور سین کے نصب سے پڑھتے ہیں۔

یَحْشُرُهُمْ کو حرمی۔ بصری۔ شامی۔ ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی نون عظمت سے نَحْشُرُهُمْ اور حفص یائے غیب سے پڑھتے ہیں۔ اور اس سے قبل تیسرے رکوع میں نون پر اجماع ہے۔ لَا یُظْلَمُوْنَ اور ظَلَمُوْا میں ورش کی تغلیظ۔ اُمَّةٍ اَجَلٌ میں ورش کی نقل اور وقفاً حمزہ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلف کا سکتہ ظاہر ہے۔ جَآءَ اَجَلُهُمْ کو قالون۔ بزی اور بصری ہمزہ اولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد۔ ورش وقنبل ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے۔ نیز اس کے ابدال سے پڑھتے ہیں۔ ہمزہ پر مد جائز نہیں۔ اَرَاَیْتُمْ کو مدنی ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے۔ نیز ورش اس کے ابدال سے بمد لازم اور کسائی اس کے حذف سے پڑھتے ہیں۔

آلْئٰنَ کو (جو صرف اس سورۃ میں دو جگہ باستفہام واقع ہوا ہے) تمام قراء بوجہ اول ہمزہ ثانیہ وصلیہ کے ابدال سے بمد لازم (یہ جمہور کا مذہب

اور اداءً مقدم ہے) اور۔ بوجہ ثانی اس کی تسہیل سے ءَآلْئٰنَ پڑھتے ہیں۔ (اور بخوفِ التباس ہمزہ وصلیہ کو حذف نہیں کرتے) نیز امام نافعؒ ہمزہ ثالثہ (بعد از لام) کی حرکت لام پر نقل کر کے اس کو ساقط کر دیتے ہیں۔ پس ان کے لئے تلفظ میں اسکانِ لام باقی نہیں رہتا اور کلمہ اٰلْنَ اور ءَآلْنَ ہو جاتا ہے۔ (اس نقل کی وجہ سے بعض ائمہ ہمزہ ثالثہ کو مد بدل سے مستثنیٰ کرتے ہیں اور بعض نہیں کرتے۔) نتیجہ یہ ہے کہ بحالت ابدال قالونؒ کے لئے اٰ پر مد اور قصر دونوں جائز ہیں۔ اور ورشؒ کے لئے اٰ کے طول پر لَا کی وجوہ ثلاثہ۔ اور توسط پر (جلد ا ص ۱۶۲) توسط و قصر اور قصر پر صرف قصر صحیح ہے۔ اور بحالت تسہیل ورشؒ کے لئے لَا کی وجوہ ثلاثہ جائز ہیں۔ (اس لئے ان کی کل (جلد ا ص ۱۶۹) وجوہ نو ہو جاتی ہیں۔ لیکن علامہ محمد بن احمد متولیؒ کی تحقیق پر ورشؒ کے لئے اٰ میں توسط درست نہیں کیونکہ اصل کی رو سے ہمزہ وصلی متحرک تھا اس لئے یہ اَلْدُ کے باب سے ہے نہ کہ اٰمَنَ سے پس اب کُل سات وجوہ رہ گئیں کیونکہ دونوں کا توسط اور اول کے توسط کے ساتھ ثانی کا قصر یہ دو وجوہ کم ہو گئیں) وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔ قِیلَ میں ہشامؒ و کسائیؒ اشمام بالضم کرتے ہیں (ک) قِیلَ لِلَّذِیْنَ۔ ھَلْ تُجْزَوْنَ میں ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ وَرَبِّیٓ اِنَّہٗ کی یا کو مدنیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ (امالہ) النَّهَارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ جَآءَ میں (دو جگہ) اور شَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ مَتٰی اور اَتٰکُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ع

ظَلَمَتْ اور لَا یُظْلَمُوْنَ میں ورشؒ کی تغلیظ۔ اور وَالْاَرْضِ

ع ۵ ۱۰

Marfat.com

میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔ قَدْ جَآءَتْكُمْ میں بصریؒ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ کا ادغام۔ لِلْمُؤْمِنِيْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال اور خَيْرٌ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔

مِمَّا يَجْمَعُوْنَ کو شامیؒ تاء خطاب سے تَجْمَعُوْنَ اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ اَرَاَيْتُمْ کو مدنیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے۔ نیز ورشؒ اس کے ابدال سے بمد لازم اور کسائیؒ اس کے حذف سے پڑھتے ہیں

آٰللّٰهُ کو تمام قراء ہمزہ ثانیہ کے ابدال سے بمد لازم اور اس کی تسہیل سے ءَاَللّٰهُ پڑھتے ہیں۔ اور ورشؒ کے لئے نقل کی وجہ سے ہمزہ بین تغیر ہوجاتا ہے۔ (ک) اَذِنَ لَكُمْ (امالہ) جَآءَتْكُمْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ وَهُدًى میں بشرط وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الْقِيٰمَةِ میں کسائیؒ۔ اور النَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ۱۱

شَاْنٍ میں سوسیؒ کا ابدال۔ قُرْاٰنٍ میں مکیؒ کی نقل اور اِذْ تُفِيْضُوْنَ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ کا ادغام جلی ہے۔

وَمَا يَعْزُبُ کو کسائیؒ زا کے کسرہ سے وَمَا يَعْزِبُ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

وَلَآ اَصْغَرَ اور وَلَآ اَكْبَرَ کو حمزہؒ را کے رفع سے وَلَآ اَصْغَرُ اور وَلَآ اَكْبَرُ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ وَفِي الْاٰخِرَةِ۔ اور فِي الْاَرْضِ میں (دوجگہ) ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ۔ الْاٰخِرَةِ اور مُبْصِرًا میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے۔ (ک)

Marfat.com

لَاتَبۡدِيۡلَ لِكَلِمٰتِ۔ وَلَا يَحۡزُنۡكَ کو مدنیؒ یا کے ضمہ اور زا کے کسرہ سے وَلَا يُحۡزِنۡكَ
اور باقی یا کے فتح اور زا کے ضمہ سے پڑھتے ہیں (تنبیہ) يَحۡزُنۡكَ قَوۡلُهُمۡ میں
ادغام ممنوع ہے۔ شُرَكَآءَ میں ہشامؒ وحمزہؒ کے لئے ابدال کی وجوہ ثلاثہ صحیح ہیں
شُرَكَآءَ اِنۡ میں وصلاً حرمیؒ وبصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں۔ (ک) جَعَلَ لَكُمُ
اور الَّيۡلَ لِتَسۡكُنُوۡا۔ اور سُبۡحٰنَهٗ هُوَ۔ (امالہ) الۡبُشۡرٰى میں بصریؒ۔
حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ الدُّنۡيَا میں (دوجگہ) حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ
بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اور الۡاٰخِرَةِ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ١٢

عَلَيۡهِمۡ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے (ک) قَالَ لِقَوۡمِهٖ۔ وَلَا
تُنۡظِرُوۡنِ۔ لَسِحۡرٌ۔ اَسِحۡرٌ۔ اور السّٰحِرُوۡنَ میں ورشؒ کی ترقیق مِنۡ اَجۡرٍ
میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے۔
اَجۡرِيَ اِلَّا کی یا کو مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور حفصؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ بِاٰيٰتِنَا
میں وقفاً حمزہؒ یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں۔ لِيُؤۡمِنُوۡا۔ بِمُؤۡمِنِيۡنَ اور
فِرۡعَوۡنُ ائۡتُوۡنِيۡ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے (ک) نَطۡبَعُ عَلٰى
جَآءَكُمۡ میں وقفاً حمزہؒ مد وقصر کے ساتھ تسہیل۔ اَجِئۡتَنَا اور جِئۡتُمۡ میں سوسیؒ
ابدال کرتے ہیں۔ فِي الۡاَرۡضِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی
ہیں۔ (ک) نَحۡنُ لَكُمَا
(بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيۡمٍ) میں حمزہؒ اور کسائیؒ الف کو حا سے
مؤخر کرکے۔ یعنی سین کے بعد حاء مشددہ مفتوحہ اور اس کے بعد الف کے اثبات
سے سَحّٰرٍ اور باقی سین کے بعد الف کے اثبات اور اس کے بعد حاء

مخففہ مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) قَالَ لَهُمْ

(مَا جِئْتُمْ بِهِ) السِّحْرُ کو بصریؒ باستفہام یعنی ہمزۂ وصلیہ سے قبل ہمزۂ مفتوحہ زیادہ کر کے۔ اور حسب قاعدہ ہمزۂ وصلیہ کے ابدال سے بمد لازم آلسِّحْرُ اور اس کی تسہیل سے ءَالسِّحْرُ اور باقی بخبر یعنی صرف ہمزہ وصلیہ سے (جو درج کلام میں ساقط ہو جاتا ہے) پڑھتے ہیں۔ بصریؒ کے لئے بِهِ پر وقف سائغ ہے کیونکہ ان کے نزدیک مَا استفہامیہ کی خبر جِئْتُمْ بِهِ ہے اور آلسِّحْرُ مبتدا محذوف کی خبر ہے۔ اور باقی ائمہ کے لئے وقف سائغ نہیں کیونکہ ان کے نزدیک جِئْتُمْ بِهِ مَا موصولہ کا صلہ اور السِّحْرُ اس کی خبر ہے۔ اور اگر وقف نہ کریں تو بصریؒ کے لئے صلہ ہوگا۔ (امالہ) فَجَآءُوهُمْ۔ جَآءَهُمْ۔ جَآءَكُمْ اور جَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ مُوسٰى میں (چار جگہ) حمزہؒ و کسائیؒ امالہ۔ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور سَحِرٍ میں کسائیؒ کے دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ۱۲

(ک) أَمَنَ لِمُوسٰى۔ فِي الْأَرْضِ اور الْأَلِيمَ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔ أَنْ تَبَوَّآ کے ہمزہ پڑھنے پر اجماع ہے ہُبَیرہؒ نے حفصؒ کے لئے وقفاً ابدال بیا نقل کیا ہے مگر یہ ہمارے طرق سے صحیح نہیں۔ علامہ شاطبیؒ کہتے ہیں۔ ؎ بِيَاوَقْفُ حَفْصٍ لَّمْ يَصِحَّ فَيُحْمَلَا۔ بِمِصْرَ میں تفخیم پر اجماع ہے۔ بُيُوتًا اور بُيُوتَكُمْ کو قالونؒ۔ مکیؒ۔ شامیؒ۔ ابو بکرؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ با کے کسرہ سے اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ الصَّلٰوةَ میں ورشؒ کی تغلیظ۔ الْمُؤْمِنِينَ اور فَلَا يُؤْمِنُوا میں ابدال جلی ہے۔

(ربنا) لِیُضِلُّوا کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ یا کے فتح سے لِیَضِلُّوا اور کوفی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ کو ابن ذکوانؒ نون کی تخفیف سے مد کے بغیر وَلَا تَتَّبِعٰنِ (فعل معرب منفی) اور باقی نون کی تشدید سے بمد لازم (نہی با نون تاکید) پڑھتے ہیں دوسری تا کی تشدید و فتح اور بائے موحدہ کے کسرہ پر اجماع ہے۔ (ک) الْغَرَقُ قَالَ (اٰمَنتُ) اَنَّهٗ کو حمزہؒ اور کسائیؒ (بربنا استیناف) ہمزہ کے کسرہ سے اِنَّهٗ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔

آٰلْـٰٔنَ کو سابق الذکر کے مانند تمام قراء ہمزۂ وصلیہ کے ابدال سے بمد لازم اور اس کی تسہیل سے۔ اور مدنیؒ تیسرے ہمزہ کی حرکت لام پر نقل کر کے پڑھتے ہیں۔ بحالت ابدال قالونؒ کے لئے ا پر مد و قصر۔ اور ورشؒ کے لئے ا کے طول پر لا کی وجوہ ثلاثہ اور توسط پر توسط و قصر اور قصر پر صرف قصر اور بحالت تسہیل لا کی وجوہ ثلاثہ صحیح ہیں کَثِیۡرًا میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے (امالہ) لِمُوْسٰی۔ مُوْسٰی (میں تین جگہ) اور الدُّنْیَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ الْكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ
ع ۹ ۱۴
و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اٰیَةً میں کسائیؒ اور النَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں ع
بَوَّاْنَا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ فَسْـَٔلِ کو مکیؒ و کسائیؒ ہمزہ کی حرکت سین پر نقل کر کے ہمزہ کے حذف سے فَسَلِ اور باقی سین ساکنہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ لَقَدْ جَآءَكَ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ کا ادغام اور عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔

---

[1] اس کی مزید تحقیق ابھی پانچویں رکوع میں گزری۔ (از حضرت شیخ فتح محمد رحمہ اللہ) ۱۲۔ ط

Marfat.com

کَلِمَتُ (رَبِّكَ) کو مدنیؒ اور شامیؒ میم کے بعد الف جمع کے اثبات سے کَلِمٰتُ اور باقی الف کے بغیر (بتوحید) پڑھتے ہیں۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ (میں دو جگہ) مُؤْمِنِيْنَ۔ تُؤْمِنَ اور الْمُؤْمِنِيْنَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال۔ الْاَلِيْمَ اور وَالْاَرْضِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔ وَيَجْعَلُ (الرِّجْسَ) کو ابو بکرؒ نون عظمت سے وَنَجْعَلُ اور باقی یاء غیب سے۔ قُلِ انْظُرُوْا کو وصلاً حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ لام کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور ابتدا باجماع ہمزہ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔ يَنْتَظِرُوْنَ اور فَانْتَظِرُوْا میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ رُسُلَنَا کو بصریؒ سین کے اسکان سے رُسْلَنَا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ نُنْجِ (الْمُؤْمِنِيْنَ) کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابو بکرؒ اور حمزہؒ دوسرے نون کے فتح اور جیم کی تشدید سے نُنَجِّ اور حفصؒ و کسائیؒ نون کے اسکان اور جیم کی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ اس کلمہ میں یا کے حذف پر اجماع ہے اور اس سے قبل اسی رکوع میں ثُمَّ نُنَجِّيْ کو سب باتفاق نون کے فتح۔ جیم کی تشدید اور یاء ساکنہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ دونوں کلمات نُنْجِي سے پہلا باثبات یا اور دوسرا الجذف یا مرسوم تھا (امالہ) جَآءَهُمُ۔ جَآءَكَ۔ جَآءَتْهُمُ اور شَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ اور الدُّنْيَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

غ ۱۰ ۱۵

الْمُؤْمِنِيْنَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے (ک) هُوَ وَاِنْ اور يُصِيْبُ بِهٖ وَهُوَ میں (دو جگہ) قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا۔

Marfat.com

اور قد جاءکم میں بصری ۔ ہشام ۔ حمزہ اور کسائی کا ادغام ۔ اور خیر میں ورش
کی ترقیق جلی ہے (امالہ) اھتدی اور یوحی میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف
تقلیل اور جاءکم میں ابن ذکوان وحمزہ امالہ کرتے ہیں ۔ ع ۱۱/۱۶
اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی پانچ ہیں ۱ لی ان اور ۲ انی
اخاف میں حرمی اور بصری ۳ نفسی ان اور ۴ وربی انہ میں مدنی
اور بصری ۵ اجری الا میں مدنی ۔ بصری ۔ شامی اور حفص یا کو مفتوح پڑھتے
ہیں ۔ ادغام کبیر چھبیس ۲۶ ہیں (مثلین کے ۱۷ ۔ متقاربین کے ۹) اور صغیر جائز مختلف
فیہ چھ ۶ ہیں ۔
(المرسوم) واذا تتلی علیہم ایاتنا اور اذا لہم مکر فی ایاتنا
یا کے بعد الف جمع کے اثبات سے واطمئنوا بہا کا ہمزہ مدینہ اور عراق کے اکثر
مصاحف میں بے صورت ۔ اور بعض میں حسب قاعدہ بشکل الف (یعنی واطمانوا)
یبدؤا کا ہمزہ متطرفہ مضمومہ بعد از فتح بصورت واو اور اس کے بعد الف زائدہ ۔
وملائہم میں ہمزہ سے قبل الف زائدہ ۔ اور من تلقائ کا ہمزہ متطرفہ
مکسورہ بعد از الف بصورت یا مرسوم تھا ۔

سورۂ ہود

علیہ السلام باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں مدنی اخیر
مکی اور بصری ۱۲۱ ۔ مدنی اول اور شامی ۱۲۲ ۔ اور کوفی
۱۲۳ ہیں ۔ ایکسو اٹھارہ ۱۱۸ جگہ اجماع اور سات جگہ اختلاف ہے[۱] ۔ ۱ انی

---

[۱] ان مقامات میں سے مدنی اخیر اور مکی اور بصری تین تین جگہ ۔ مدنی اول اور دمشقی اور حمصی چار چار جگہ ۔
اور کوفی پانچ جگہ آیت شمار کرتے ہیں ۔ ۱۲

Marfat.com

بَرِیٓءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ پر کوفی اور حمصی ۲ یُجَادِلُنَا فِیْ قَوْمِ لُوْطٍ پر
حجازی۔ دمشقی اور کوفی ۳ حِجَارَۃً مِّنْ سِجِّیْلٍ پر مدنی اخیر اور مکی ۴
مَنْضُوْدٍ اور ۵ اِنَّا عٰمِلُوْنَ پر مدنی اول شامی اور عراقی ۶ اِنْ کُنْتُمْ
مُّؤْمِنِیْنَ پر حجازی اور حمصی ۷ اور وَلَا یَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِیْنَ پر دمشقی اور
عراقی آیت ہے۔

وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ سے اِلَّا اللّٰهَ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین
۱۵۰ ایک سو پچاس ہیں قالونؒ ۲۴ چوبیس۔ کسائیؒ ۱۲ بارہ۔ بصریؒ ۶ چھ۔ دوریؒ ۶ چھ۔ ورشؒ
۵۴ چوّن (بسم اللہ پر ۳۶۔ ترک پر ۱۸) مکیؒ ۱۲ بارہ۔ حفصؒ ۱۲ بارہ۔ ابوبکرؒ ۱۲ بارہ۔ شامیؒ
۶ چھ۔ حمزہؒ ۳ تین اور خلفؒ ۳ تین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَذِیْرٌ۔ وَبَشِیْرٌ۔ اسْتَغْفِرُوْا۔ یُسِرُّوْنَ اور سِحْرٌ ہیں

ل ۱-۱۸ قالونؒ کے لئے وَهُوَ بسکون ھا کے ساتھ الْحٰكِمِيْنَ کا طول۔ توسط اور قصر انمیں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ
میں وہی وجہ اور روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک کے ساتھ منفصل کا قصر و مد اور اِلَّا اللّٰهَ میں وہی وجہ
۱۹-۲۴ وصل کل پر منفصل کے قصر و مد کے ساتھ اِلَّا اللّٰهَ کی وجوہ ثلاثہ پڑھو۔ اور مد کے بعد کسائیؒ کو
ہر وجہ میں امالہ محضہ اور تین الفی مد سے لوٹاؤ ۔ ۱-۶ بصریؒ اور دوریؒ کے لئے ترک و سکتہ پر...
الْحٰكِمِيْنَ کی وجوہ ثلاثہ ہیں سے ہر ایک کے ساتھ منفصل کا قصر و مد اور اِلَّا اللّٰهَ میں وہی وجہ ۷-۱۲
اور وصل پر قصر و مد کے ساتھ اِلَّا اللّٰهَ کی وجوہ ثلاثہ پڑھو۔ ورشؒ کے لئے بسم اللہ پر وَهُوَ بضم ھا خَیْرٌ
کی ترقیق۔ آلر کی تقلیل اور نقل کے ساتھ قالونؒ کے مانند بارہ اور ترک پر بصریؒ کی طرح چھ وجوہ۔ اور
ان میں سے ہر وجہ پر مد بدل کی وجوہ ثلاثہ پڑھو۔ مکیؒ کے لئے تفخیم فتح اور عدم نقل سے قالونؒ کے قصر
کے مانند بارہ وجوہ پڑھو۔ اور ہر وجہ میں حفصؒ کو مد سے اور ابوبکرؒ کو اضجاع و مد سے لوٹاؤ۔ شامیؒ
کو بصریؒ کے مانند پڑھو اور وصل میں حمزہؒ کو مد سے اور خلفؒ کو منفصل کے سکتہ سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔
اہل ضرب یہاں ۲۴۱ وجوہ کہتے ہیں ۔ ۱۲

Marfat.com

ورشؒ کی ترقیق ۔ وَیُؤْتِ اور یَاْتِیْھِمْ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے۔
وَاِنْ تَوَلَّوْا کو بزیؒ وصلاً تا کی تشدید سے اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں اور
نون مخفی کا نطق سب کے لئے یکساں ہوتا ہے ۔ فَاِنِّیْٓ اَخَافُ کی یا کو حرمیؒ اور بصریؒ
مفتوح پڑھتے ہیں۔ وَھُوَ میں (دونوں جگہ) قالونؒ ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان
ھا۔ شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ
جلی ہے (ک) یَعْلَمُ مَا ۔ اور وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّھَا
اِلَّا سِحْرٌ کو حمزہؒ اور کسائیؒ سین کے فتح اس کے بعد الف کے اثبات
اور حا کے کسرہ سے سٰحِرٌ اور باقی سین کے کسرہ اور حا کے اسکان سے
الف کے بغیر پڑھتے ہیں ۔ یَسْتَھْزِءُوْنَ کو حمزہؒ وقفاً ہمزہ کی تسہیل ۔ ابدال بیاء
مضمومہ اور زا کو ضمہ دے کر ہمزہ کے حذف سے پڑھتے ہیں ۔ ورشؒ کا مدبدل جلی
ہے ۔ (امالہ) اَلٓرٰ میں بصریؒ ۔ شامیؒ ۔ ابوبکرؒ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل ۔
مُسَمًّی میں بشرط وقف حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور وَحَاقَ میں
حمزہؒ امالہ کرتے ہیں ع

عَنِّیْ اِنَّهٗ کی یا کو مدنیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں ۔ مَغْفِرَةٌ فِی الْاٰخِرَةِ
(یہ دو جگہ) بِالْاٰخِرَةِ ۔ کٰفِرُوْنَ ۔ یُبْصِرُوْنَ اور خَسِرُوْٓا میں ورشؒ
کی ترقیق ۔ شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط ۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ
کا سکتہ ۔ فَاْتُوْا ۔ یُؤْمِنُوْنَ اور لَا یُؤْمِنُوْنَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال ۔ ۔
اِلَیْھِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ۔ اور اَظْلَمُ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے
(ک) اَظْلَمُ مِمَّنْ ۔ مِنْ اَوْلِیَآءَ میں وقفاً ساکن منفصل پر حمزہؒ کی نقل

جزء دوازدھم ع ۱

Marfat.com

اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ۔ اور ہشامؒ وحمزہؒ کے لئے ہمزۂ متطرفہ کے ابدال کی وجوہ ثلاثہ ظاہر ہیں۔

یُضٰعَفُ کو مکیؒ اور شامیؒ الف کے اسقاط اور عین کی تشدید سے **یُضَعَّفُ** اور باقی ضاد کے بعد الف کے اثبات اور عین کی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ اہل رسم کا حذف واثبات الف میں اختلاف تھا۔ **الْاَخْسَرُوْنَ** میں ورشؒ کی اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔ **تَذَكَّرُوْنَ** کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ ذال مشددہ سے **تَذَّكَّرُوْنَ** اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں (امالہ) **یُوْحٰی** اور **كَالْاَعْمٰی** میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ **جَآءَ** میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ **افْتَرٰىهُ** اور **افْتَرٰی** میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ **الدُّنْیَا** اور **مُوْسٰی** میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ **وَرَحْمَةً** اور **الْجَنَّةِ** میں کسائیؒ۔ اور **النَّاسِ** میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۲ ع

اِنِّیْ لَكُمْ کو مکیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ (بتقدیر با) ہمزہ کے فتح سے **اَنِّیْ** اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ **نَذِیْرٌ۔ خَیْرًا** اور **اِجْرَامِیْ** میں ورشؒ کی ترقیق بیّن ہے **اِنِّیْ اَخَافُ** کی یا کو حرمیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ **یَوْمٍ اَلِیْمٍ** میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔

بَادِیَ (الرَّاْیِ) کو بصریؒ یا کے بدلے ہمزہ مفتوحہ سے **بَادِئَ الرَّاْیِ** اور باقی ہمزہ کی جگہ یاء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ اور اگر وقف کریں تو بصریؒ ہمزہ ساکنہ پر اور باقی یاء ساکنہ پر کریں گے۔ **الرَّاْیِ** میں سوسیؒ اور وقفاً حمزہؒ ابدال۔ **بَلْ نَظُنُّكُمْ** میں کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ **اَرَءَیْتُمْ** کو مدنیؒ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل سے

Marfat.com

نیز ورشؒ اس کے ابدال سے بمد لازم۔ اور کسائیؒ اس کے حذف سے پڑھتے ہیں۔
(تنبیہ) ورشؒ کے لئے اس کی دونوں وجوہ پر مدبدل کی وجوہ ثلاثہ جائز ہیں۔
مدبدل کے طول پر ذات الیاء میں تقلیل وفتح اور توسط پر تقلیل اور قصر پر فتح پڑھو۔
كَمَا هُوَ مَعْلُوْمٌ
فَعَمِيَتْ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ عین کے فتح اور میم کی...
تخفیف سے فَعَمِيَتْ اور باقی عین کے ضمہ اور میم کی تشدید سے پڑھتے
ہیں۔ اَجْرِيَ اِلَّا میں مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور حفصؒ وَلٰكِنِّيٓ اَرٰىكُمْ میں
مدنیؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں (ک) وَيٰقَوْمِ مَنْ۔ تَذَكَّرُوْنَ
کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ ذال کی تشدید سے تَذَّكَّرُوْنَ اور باقی تخفیف
سے پڑھتے ہیں۔ (ک) وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اور وَلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ۔ لَنْ يُّؤْتِيَهُمْ
فَاْتِنَا اور يَاْتِيْكُمْ میں ورشؒ اور سوسیؒ کا ابدال جلی ہے (ک) اَعْلَمُ بِمَا۔
اِنِّيٓ اِذًا اور نُصْحِيٓ اِنْ کی یا کو مدنیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں قَدْ جَادَلْتَنَا
میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں (امالہ) مَا نَرٰىكَ۔ وَمَا نَرٰىكَ
وَمَا نَرٰى۔ اَرٰىكُمْ اور افْتَرٰىهُ میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔
وَاٰتٰىنِيْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور شَآءَ میں ابن ذکوانؒ
وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں ۔ ع
لَنْ يُّؤْمِنَ اور يَاْتِيْهِ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ نیز ورشؒ کی ظَلَمُوْا
میں تغلیظ۔ اور سٰحِرُوْا اور غَيْرُ میں ترقیق ظاہر ہے۔ جَآءَ اَمْرُنَا
کو قالونؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزہ اولیٰ کے اسقاط سے بقصر ومد۔ ورشؒ وقنبلؒ

ع ۳
۲

ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور نیز اس کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔

مِنْ كُلٍّ (زَوْجَيْنِ) کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور حمزہؒ و کسائیؒ تنوین کے بغیر یعنی باضافت مِنْ كُلِّ زَوْجَيْنِ اور حفصؒ (مضاف الیہ کو محذوف قرار دیکر) لام کی تنوین سے پڑھتے ہیں۔ وَمَنْ اٰمَنَ۔ مِنْ اَهْلِكَ اور عَذَابٌ اَلِيْمٌ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔

مَجْرٖىهَا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ میم کے ضمہ سے مُجْرٖىهَا (از مزید) اور باقی فتح سے (از ثلاثی) پڑھتے ہیں۔ وَهِيَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا جلی ہے۔

يٰبُنَيَّ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یاء اضافت کے کسرہ سے يٰبُنَيِّ اور عاصمؒ فتح سے پڑھتے ہیں۔

ارْكَبْ مَّعَنَا کو قالونؒ۔ بزیؒ اور خلادؒ تینوں بخلاف اور ورشؒ شامیؒ اور خلفؒ با کے اظہار سے ارْكَبْ مَعَنَا اور باقی یعنی قنبلؒ۔ بصریؒ۔ عاصمؒ اور کسائیؒ ادغام سے پڑھتے ہیں یہی قالونؒ۔ بزیؒ اور خلادؒ کی دوسری وجہ ہے۔ (تنبیہ) قنبلؒ سے امام ابن مجاہدؒ۔ ابوبکرؒ سے یحییٰؒ اور حفصؒ سے عُبیدؒ صرف ادغام روایت کرتے ہیں اور ان کے طرق سے ادغام ہی ماخوذ ہے۔ السَّمَآءِ میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں۔ (ک) قَالَ لَا۔ اور الْيَوْمَ مَنْ۔ وَقِيْلَ (یں دو جگہ) وَغِيْضَ اور قِيْلَ میں ہشامؒ و کسائیؒ اشمام بالضم اور وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ میں حرمیؒ اور بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ (ک)

Marfat.com

فقال رب

عَمَلٌ کو کسائیؒ میم کے کسرہ اور لام کے فتح سے عَمِلَ (ماضی) اور باقی میم کے فتح اور لام کے رفع اور تنوین سے۔

غَیْرُ کو کسائیؒ (بربناءِ مفعولیت) را کے نصب سے غَیْرَ اور باقی رفع سے۔ یعنی کسائیؒ عَمِلَ غَیْرَ اور باقی عَمَلٌ غَیْرُ پڑھتے ہیں۔

فَلَا تَسْـَٔلْنِ کو حرمیؒ اور شامیؒ لام کے فتح اور نون کی تشدید سے اور باقی لام کے اسکان اور نون کی تخفیف سے۔ مکیؒ نون کے فتح اور باقی کسرہ سے۔ ورشؒ وبصریؒ وصلاً اثبات یا سے اور باقی یا کے بغیر یعنی ۱ مکیؒ لام کے فتح اور نون کی تشدید وفتح سے فَلَا تَسْـَٔلَنَّ ۲ قالونؒ اور شامیؒ بھی اسی طرح مگر نون کے کسرہ سے فَلَا تَسْـَٔلَنِّ ۳ ورشؒ بھی اسی طرح مگر وصلاً یا کے اثبات سے فَلَا تَسْـَٔلَنِّیْ ۴ بصریؒ لام کے اسکان۔ نون کی تخفیف وکسرہ اور وصلاً یا کے اثبات سے فَلَا تَسْـَٔلْنِیْ اور ۵ کوفیؒ بھی اسی طرح مگر یا کے بغیر پڑھتے ہیں۔ اِنِّیْٓ اَعِظُكَ اور اِنِّیْٓ اَعُوْذُ کی یا کو حرمیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ (ک) قَالَ رَبِّ۔ تَغْفِرْ لِیْ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں (تنبیہ) مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا میں ادغام ممنوع ہے۔ (امالہ) جَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ مَجْرٖهَا ورشؒ وبصریؒ کے لئے مُجْرٖهَا میں بصریؒ حفصؒ[۱]۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ وَمُرْسٰهَا اور...

[۱] امام عاصمؒ سے ابوبکرؒ مُجْرٰهَا بضم میم وفتح را والف اور حفصؒ مَجْرٖهَا بفتح میم وامالۂ را روایت کرتے ہیں۔ تمام قرآن میں یہی ایک کلمہ ہے جس کا حفصؒ نے امالہ اختیار کیا ہے۔ (باقی بر صفحہ آئندہ)

Marfat.com

وَنَادٰی میں (دو جگہ) حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور الْکٰفِرِیْنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

مِنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ کو کسائیؒ را کے خفض ھا کے کسرہ اور صلہ بیا سے غَيْرِهٖ اور باقی را کے رفع ھا کے ضمہ اور صلہ بواو سے پڑھتے ہیں غَيْرُهٗ اسْتَغْفِرُوْا۔ لَا تُنْظِرُوْنِ اور غَيْرَكُمْ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ اَجْرِیَ اِلَّا میں مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور حفصؒ۔ اور فَطَرَنِیْ اَفَلَا میں مدنیؒ اور بزیؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ مِدْرَارًا میں تفخیم پر اجماع ہے۔ جِئْتَنَا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں (ک) نَحْنُ لَكَ۔ بِمُؤْمِنِيْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ اور بِسُوْٓءٍ میں وقفاً ہشامؒ وحمزہؒ کی نقل اور ادغام جلی ہیں۔ اِنِّیْ اُشْهِدُ کی یا کو مدنیؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ یہاں فَكِيْدُوْنِیْ کے یا سے لکھنے اور پڑھنے پر اجماع ہے۔ صِرَاطٍ کو خلفؒ اشمام بالزا سے۔ قنبلؒ سین سے اور باقی صاد

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ہندوستان میں بعض حافظ کسرۂ محض سے تلفظ کرتے ہیں جو قراءت عاصمؒ بلکہ قراء سبعہ اور قراء عشرہ کی قرآت کے خلاف ہے۔ عوام کا ذکر نہیں۔ خواص اس غلطی میں مبتلا ہیں۔ اور عمداً اس کے مرتکب ہوتے ہیں اور دعوٰی کرتے ہیں کہ یہ مصدر میمی یا اسم فاعل ہے اور اپنے فعل کی تائید میں کسی حافظ ومعلم کا حوالہ دیتے ہیں۔ یہ عمل عربیت اور رسم کے اعتبار سے اگرچہ غلط نہ ہو مگر قراءت کے رکن اعظم یعنی روایت کے سراسر خلاف ہے۔ لہٰذا اس سے بچنا واجب ہے۔ اس میں قراء عشرہ سے یہی تین قراءتیں منقول ہیں جو متن میں درج ہیں۔ (بلکہ چار قراءتیں مَجْرٖىهَا بالامالہ حفصؒ۔ حمزہؒ۔ کسائیؒ مُجْرَاهَا بالفتح قالونؒ۔ مکیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ مَجْرٖىهَا بالتقلیل ورشؒ۔ مُجْرٖىهَا بالامالہ بصریؒ۔ ط) ان سے عدول وتجاوز ہرگز جائز نہیں۔ (اور حق یہ ہے کہ حفصؒ کے لئے را کا کسرۂ محض عربیت کے بھی خلاف ہے کیونکہ ناقص کا مصدر میمی اسی طرح اسم ظرف مکسور العین سے بھی عین کے فتحہ سے آتا ہے اور اسم فاعل کا تو مُجْرِی میں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ط) ۔ ۱۲

سے۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا کو بزیؒ وصلاً تا کی تشدید سے اور باقی تخفیف سے پڑھتے
ہیں اور نون مخفی سب کے لئے یکساں ملفوظ رہتا ہے۔ شَیْئًا اور شَیْءٍ میں
ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ اور شَیْئًا میں
وقفاً حمزہؒ کی نقل اور ادغام ظاہر ہیں۔ جَآءَ اَمْرُنَا کو قالونؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ
ہمزہ اُولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد۔ ورشؒ و قنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور نیز
اس کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں (امالہ) اَعْتَرٰىكَ میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور
کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل جَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ جَبَّارٍ میں بصریؒ و
دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ الدُّنْیَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ
تقلیل۔ اور الْقِیٰمَةِ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۵

غَیْرُهٗ کو کسائیؒ را کے خفض ھا کے کسرہ اور صلہ بیا سے غَیْرِهٖ اور
باقی را کے رفع ھا کے ضمہ اور صلہ بواو سے پڑھتے ہیں غَیْرُهٗ۔ فَاسْتَغْفِرُوْهُ
غَیْرُ اور غَیْرُ میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے (ک) غَیْرُهٗ هُوَ۔ اَرَاَیْتُمْ کو
مدنیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے نیز ورشؒ اس کے ابدال سے بمد لازم۔ اور کسائیؒ اس
کے حذف سے پڑھتے ہیں۔ تَاْكُلْ اور فَیَاْخُذَكُمْ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال
جلی ہے۔ جَآءَ اَمْرُنَا کو قالونؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزہ اُولیٰ کے اسقاط سے
بقصر و مد۔ ورشؒ و قنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے۔ اور نیز اس کے ابدال سے بمد
لازم پڑھتے ہیں (ک) خِزْیِ یَوْمِئِذٍ

یَوْمِئِذٍ کو مدنیؒ اور کسائیؒ میم کے فتح سے یَوْمَئِذٍ اور باقی
کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ یَوْمِئِذٍ میں حمزہؒ وقفاً تسہیل کرتے ہیں (تنبیہ)

Marfat.com

یَوۡمِئِذٍ میں بحالت وقف کسی کے لئے بھی روم جائز نہیں۔ ظَلَمُوۡا میں ورشؒ کی تغلیظ ظاہر ہے۔ جلد ۱ ص ۲۵۶

(اَلَآ اِنَّ) ثَمُوۡدَا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ تنوین سے ثَمُوۡدًا اور باقی تنوین کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم بالف ہے (تنبیہ) اگر وقف کریں تو اہل تنوین کے لئے الف پر اور باقی حضرات کے لئے دال ساکنہ پر وقف ہوگا۔ رسم کا کوئی لحاظ نہیں کیا جائے گا۔

لِثَمُوۡدَ کو کسائیؒ تنوین اور کسرہ سے لِثَمُوۡدٍ اور باقی دال کے فتح سے تنوین کے بغیر پڑھتے ہیں۔ کسائیؒ کے لئے روم بھی جائز ہے (امالہ)..... اَتَنۡهٰنَا اور وَاٰتٰنِیۡ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل دَارِكُمۡ اور دِيَارِهِمۡ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور جَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

وَلَقَدۡ جَآءَتۡ اور قَدۡ جَآءَ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ رُسُلُنَا کو (دونوں جگہ) بصریؒ سین کے اسکان سے رُسۡلُنَا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

(قَالَ) سَلٰمٌ کو حمزہؒ اور کسائیؒ سین کے کسرہ اور لام کے اسکان سے باسقاط الف سِلۡمٌ اور باقی سین کے فتح لام کے فتح اور اس کے بعد الف کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ اور قَالُوۡا سَلٰمًا میں سین و لام کے فتح اور الف کے اثبات پر اجماع ہے۔ رَاٰ میں وصلاً مد منفصل کی وجہ سے مد بدل نہیں ہوتا۔ البتہ وقفاً صحیح ہے۔ نَكِرَهُمۡ اور غَیۡرُ میں ورشؒ کی ترقیق۔ اور یَاِسۡحٰقَ میں

Marfat.com

وقفاً حمزہؒ کی بخلاف تسہیل جلی ہے۔ وَرَآءِ اِسۡحٰقَ کو بصریؒ ہمزۂ اُولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد۔ قالونؒ و بزیؒ اس کی تسہیل سے بمد و قصر، ورشؒ و قنبلؒ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل سے اور نیز اس کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔

یَعۡقُوۡبَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ ابو بکرؒ اور کسائیؒ (مبتداء مان کر) با کے رفع سے یَعۡقُوۡبُ اور باقی (بر بناء عطف) فتح سے (یا فعل مقدر قرار دے کر) نصب سے۔ ءَاَلِدُ کو ہشامؒ بخلاف اور قالونؒ و بصریؒ ادخال اور ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے۔ ہشامؒ بوجہ ثانی ادخال و تحقیق سے۔ ورشؒ اور مکیؒ تسہیل سے۔ نیز ورشؒ اس کے ابدال سے بقصر پڑھتے ہیں۔ مد کسی قسم کا جائز نہیں۔ لَشَيۡءٌ میں ورشؒ کا طول و توسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ جَآءَ اَمۡرُ اور جَآءَ اَمۡرُنَا کو قالونؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزہ اُولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد۔ ورشؒ و قنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے۔ اور نیز اس کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔ (ک) اَمۡرُ رَبِّكَ۔ سِيۡٓءَ میں مدنیؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں اور بحالت اشمام مد ہرگز جائز نہیں کما یفعلہ بعض الجھلۃ والاغبیاء فی ھذا الزمان[۱]۔ السَّيِّاٰتِ میں حمزہؒ وقفاً یاءِ مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں (ک) اَطۡهَرُ لَكُمۡ۔ وَلَا تُخۡزُوۡنِ ی میں بصریؒ وصلاً اثبات یا کرتے ہیں۔ ضَيۡفِيۡ اَلَيۡسَ کی یا کو مدنیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں (ک) لَتَعۡلَمُ مَا۔ اور قَالَ لَوۡ۔ اور رُسُلُ رَبِّكَ

[۱] اس مقام کی تحقیق شرح شاطبیہ جلد دوم میں بقرہ کے تیسرے اور چوتھے شعر کی شرح میں ملے گی۔ (قالہ الشیخ فتح محمد رحمہ اللہ)۔ ۱۲ ط

Marfat.com

فَاسْرِ کو حرمیؒ ہمزۂ وصلیہ سے (جو درج کلام میں ساقط ہو جاتا ہے) فَأَسْرِ اور باقی ہمزۂ قطعیہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

اِلَّا امْرَاَتُكَ کو مکیؒ اور بصریؒ (بدلیت یا ابتدا کی بنا پر) تاکے رفع سے اِلَّا امْرَاَتَكَ اور باقی (مستثنیٰ قرار دے کر) نصب سے پڑھتے ہیں اور بحالت وقف حمزہؒ تسہیل کرتے ہیں۔ (امالہ) جَآءَتْ (میں دو جگہ) جَآءَ (میں تین جگہ) وَجَآءَهٗ اور وَجَآءَهُ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ بِالْبُشْرٰی اور الْبُشْرٰی میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ رَاٰ میں بصریؒ صرف ہمزہ کا۔ ابن ذکوانؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ را اور ہمزہ کا امالہ ورشؒ دونوں کی تقلیل۔ خِیفَةً میں کسائیؒ۔ یٰوَیْلَتٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل اور وَضَاقَ میں حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ع

غَیْرُهٗ کو کسائیؒ را کے خفض ہا کے کسرہ اور صلہ بیا سے غَیْرِهٖ اور باقی را کے رفع ہا کے ضمہ اور صلہ بواو سے پڑھتے ہیں۔ غَیْرُهٗ۔ خَیْرٌ۔ .... وَاسْتَغْفِرُوا۔ اور كَثِيْرًا میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ اِنِّیْ اَرٰىكُمْ میں مدنیؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ۔ وَاِنِّیْ اَخَافُ اور شِقَاقِیْ اَنْ میں حرمیؒ اور بصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ مُؤْمِنِيْنَ۔ تَاْمُرُكَ اور يَاْتِيْهِ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے۔

اَصَلٰوتُكَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ (لام کے بعد کا الف ساقط کر کے) واو کے فتح اس کے بعد الف جمع کے اثبات سے اَصَلَوٰتُكَ اور باقی لام کے بعد الف کے اثبات سے واو کے بغیر (بتوحید) پڑھتے ہیں۔ رسم بواو

Marfat.com

ہے۔ اَصَلوٰتُكَ۔ الْاِصْلَاحَ اور ظَلَمُوْا میں ورشؒ کی تغلیظ۔ اور مَانَشٰٓؤُا میں وقفاً ہشامؒ وحمزہؒ کی بارہ وجوہ وقفی (پانچ قیاسی اور سات رسمی) ظاہر ہیں۔ مَانَشٰٓؤُا اِنَّكَ میں وصلاً حرمیؒ اور بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور تسہیل کالیا کرتے ہیں۔ اَرَاَیْتُمْ کو مدنیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے نیز ورشؒ اس کے ابدال سے بمد لازم۔ اور کسائیؒ اس کے حذف سے پڑھتے ہیں۔ تَوْفِیْقِیْٓ اِلَّا میں مدنیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ اور اَرَهْطِیْٓ اَعَزُّ میں ہشامؒ بخلاف اور حرمیؒ۔ بصریؒ اور ابن ذکوانؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ ہشامؒ کے لئے اگرچہ اسکان اشہر و اصح ہے مگر فتح بھی صحیح ہے۔ (تنبیہ) نَفْقَهُ میں ہا لام کلمہ ہے (ضمیر نہیں) جس کا صلہ جائز نہیں۔ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ میں مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

مَكَانَتِكُمْ کو ابوبکرؒ نون کے بعد الف جمع کے اثبات سے مَكَانَاتِكُمْ اور باقی الف کے بغیر (بتوحید) جَآءَ اَمْرُنَا کو قالونؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزہ اولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد۔ ورشؒ وقنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے۔ اور نیز اس کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔ بَعِدَتْ ثَمُوْدُ میں بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (امالہ) اَرٰىكُمْ اور لَنَرٰىكَ میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اَنْهٰىكُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ جَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ اور دِیَارِهِمْ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۸

وَبِئْسَ۔ بِئْسَ اور یَاْتِ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے (ک)

Marfat.com

الْمَرْفُوْدُ ذٰلِكَ ۔ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ اور ظَلَمُوْا میں ورشؒ کی تغلیظ۔
اور شَيْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط ۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا
سکتہ جلی ہے ۔ جَآءَ اَمْرُ کو قالونؒ ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزۂ اُولیٰ کے اسقاط سے
بقصر و مد ۔ ورشؒ و قنبلؒ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل سے ۔ اور نیز اس کے ابدال سے بمد
لازم پڑھتے ہیں ۔ (ک) اَمْرُ رَبِّكَ ۔ غَيْرَ (میں تین جگہ) الْاٰخِرَةِ ....
نُؤَخِّرُهٗ اور زَفِيْرٌ میں ورشؒ کی ترقیق ۔ وَهِيَ میں قالونؒ بصریؒ اور کسائیؒ کا
اسکانِ ھا ۔ الْاٰخِرَةِ میں ورشؒ کی نقل اور مد بدل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور
سکتہ جلی ہیں (ک) الْاٰخِرَةُ ذٰلِكَ ۔ نُؤَخِّرُهٗ میں ورشؒ واو مفتوحہ سے ابدال
اور يَوْمَ يَأْتِ یٰ میں مدنیؒ ۔ بصریؒ اور کسائیؒ وصلاً اور مکیؒ حالین میں اثبات
یا کرتے ہیں ۔ بعض مصاحف میں یا مرسوم تھی ۔ لَا تَكَلَّمُ کو بزیؒ وصلاً تا کی
تشدید سے بمد لازم اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں ۔ بِاِذْنِهٖ میں حمزہؒ وقفاً بخلاف
تسہیل کرتے ہیں (ک) النَّارُ لَهُمْ

سُعِدُوْا کو حرمیؒ ۔ بصریؒ ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ سین کے فتحہ سے سَعَدُوْا
(معروف) اور باقی ضمہ سے (مجہول) پڑھتے ہیں ۔ هٰٓؤُلَآءِ میں ہشامؒ و حمزہؒ کی
وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں ۔ اور حمزہؒ چونکہ وقفاً ہمزۂ متوسطہ بزائدہ کی بھی بخلاف تسہیل
کرتے ہیں ۔ لہٰذا ان کے لئے ۱۳ وجوہ صحیح ہیں (اُولیٰ کی تحقیق پر متطرفہ کی وجوہ خمسہ
اُولیٰ کی تسہیل بمد پر متطرفہ کے ابدال کی وجوہ ثلاثہ اور روم بمد ۔ اور اُولیٰ کی تسہیل
بقصر پر متطرفہ کے ابدال کی وجوہ ثلاثہ اور روم بقصر) (امالہ) مُوْسٰى میں حمزہؒ
و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل ۔ الْقِيٰمَةِ ۔ ظَالِمَةٌ اور ...

الاٰخرۃ میں کسائیؒ۔ القریٰ میں (دوجگہ) بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ
تقلیل۔ جآءَ اور شآءَ میں (دو جگہ) ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ زادوھم میں ابن ذکوانؒ
بخلاف اور حمزہؒ۔ خاف میں حمزہؒ۔ اور النّار میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ
تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۹ ۹

(ک) فاختلف فیہ۔ وَاِنَّ کُلًّا لَّمَّا ۔ حرمیؒ اور ابو بکرؒ وَاِن
نون کی تخفیف و اسکان سے اور باقی تشدید و فتح سے۔ حرمیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ لَمَا
میم کی تخفیف سے اور باقی تشدید سے۔ یعنی ۱ حرمیؒ نون کے مخفف سکون اور میم
کی تخفیف سے وَاِن کُلًّا لَمَا ۲ ابو بکرؒ نون کی تخفیف اور میم کی تشدید سے....
وَاِن کُلًّا لَّمَّا ۳ بصریؒ اور کسائیؒ نون کی تشدید اور میم کی تخفیف سے وَاِنَّ
کُلًّا لَمَا ۴ اور باقی (شامیؒ حفصؒ و حمزہؒ) دونوں کی تشدید سے پڑھتے
ہیں۔ ظلموا (میں دو جگہ) اور الصّلوٰۃ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔
(ک) الصّلوٰۃ طرفی۔ السّیّئاتِ میں حمزہؒ وقفاً یاء مفتوحہ سے ابدال
کرتے ہیں (ک) السّیّئاتُ ذٰلک۔ اور جھنّم مّن۔ فؤادک میں
ورشؒ ابدال نہیں کرتے البتہ مدبدل ہوتا ہے۔ وقفاً حمزہؒ ابدال کرتے ہیں۔...
للمؤمنین اور لا یؤمنون میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے
مکانتکم کو ابو بکرؒ نون کے بعد الف جمع کے اثبات سے مکاناتکم
اور باقی الف کے بغیر (بتوحید) پڑھتے ہیں۔ وانتظروا اور منتظرون
میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔
یُرجع (الامر) کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یا

Marfat.com

کے فتح اور جیم کے کسرہ سے یَرْجِعُ (معروف) اور مدنی وحفص یا کے ضمہ اور
جیم کے فتح سے (مجہول) پڑھتے ہیں۔
(عَمَّا) تَعْمَلُوْنَ ۝ کو مکی۔ بصری۔ ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی یاء
غیب سے یَعْمَلُوْنَ ۝ اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ)
مُوْسَی (الْکِتٰبَ) میں بشرط وقف حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری
تقلیل۔ النَّھَارِ میں بصری ودوری امالہ ورش تقلیل۔ ذِکْرٰی۔ الْقُرٰی
اور وَذِکْرٰی میں بصری۔ حمزہ اور کسائی امالہ ورش تقلیل۔ شَآءَ اور وَجَآءَکَ
میں ابن ذکوان وحمزہ۔ اور وَالنَّاسِ میں دوری امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱۰ ع
اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی اٹھارہ ہیں ۱ فَاِنِّیْٓ (اَخَافُ)
۲ اِنِّیْٓ (اَخَافُ) ۳ اِنِّیْٓ (اَعِظُکَ) ۴ اِنِّیْٓ (اَعُوْذُ) ۵ وَاِنِّیْٓ
(اَخَافُ) اور ۶ شِقَاقِیْٓ (اَنْ) میں حرمی اور بصری ۷ عَنِّیْ (اِنَّہٗ)
۸ اِنِّیْٓ (اِذًا) ۹ نُصْحِیْٓ (اِنْ) اور ۱۰ ضَیْفِیْ (اَلَیْسَ) میں مدنی
اور بصری ۱۱-۱۲ اَجْرِیَ (اِلَّا) میں (دوجگہ) مدنی۔ بصری۔ شامی اور
حفص ۱۳ وَلٰکِنِّیْٓ (اَرٰىکُمْ) اور ۱۴ اِنِّیْٓ (اَرٰىکُمْ) میں مدنی۔
بزی اور بصری ۱۵ فَطَرَنِیْ (اَفَلَا) میں مدنی اور بزی ۱۶ اِنِّیْٓ (اُشْهِدُ)
میں مدنی ۱۷ تَوْفِیْقِیْٓ (اِلَّا) میں مدنی۔ بصری اور شامی اور ۱۸ اَرَھْطِیْٓ
(اَعَزُّ) میں ہشام بخلاف اور حرمی۔ بصری اور ابن ذکوان یا کو مفتوح پڑھتے
ہیں۔ اور زائدہ تین ہیں ۱ فَلَا تَسْـَٔلْنِ یْ میں ورش اور بصری وصلاً
۲ وَلَا تُخْزُوْنِ یْ میں بصری وصلاً ۳ یَاْتِ یْ میں مدنی۔ بصری اور

Marfat.com

کسائیؒ وصلاً اور مکیؒ حالین میں اثبات یا کرتے ہیں۔ ادغام کبیر ستائیس ۲۷ ہیں (مثلین کے ۱۶۔ متقاربین کے ۱۱) اور صغیر جائز مختلف فیہ آٹھ ۸ ہیں۔

(المرسوم) وَبٰطِلٌ بحذف الف مَا نَشٰٓؤُا میں ہمزہ متطرفہ مضمومہ بعد از الف بصورت واو ہمزہ سے پہلا الف محذوف اور اس کے بعد الف زائدہ مرسوم تھا۔

سُورَةُ یُوسُف

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بلا خلاف ۱۱۱ ہیں۔

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ سے الْمُبِيْنِ تک

وجوہ صحیحہ بین السورتین ایک سو بیاسی ۱۸۲ ہیں[1]۔ قالونؒ مع حفصؒ بائیس ۲۲۔ ورشؒ چھیانوے ۹۶ (بسم اللہ پر ۶۶۔ ترک پر ۳۰) شامیؒ دنل۔ مکیؒ بائیس ۲۲۔ ابو بکرؒ مع کسائیؒ بائیس ۲۲۔ اور بصریؒ مع حمزہؒ دنل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُرْءٰنًا اور الْقُرْءَانَ میں مکیؒ اور وقفاً حمزہؒ نقل کرتے ہیں پہلا باجماع مصاحف الف کے حذف سے مرسوم تھا (ک) تَعْقِلُوْنَ نَحْنُ

[1] مـ۱-۱۸ قالونؒ کے لئے تَعْمَلُوْنَ (بخطاب) کے طول۔ توسط اور قصر پر الرَّحِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور ان میں سے ہر ایک پر الْمُبِيْنِ میں وہ ہی وجہ اور روم مـ۱۹-۲۲ وصل کل پر الْمُبِيْنِ کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ حفصؒ مندرج ہو گئے۔ ورشؒ کو ہر وجہ میں تقلیل سے لوٹاؤ اور ہر مرتبہ مدبدل کی وجوہ ثلاثہ پڑھو۔ پھر ترک و سکتہ کی ہر وجہ پر مدبدل کی وجوہ ثلاثہ اور الْمُبِيْنِ میں وہ ہی وجہ اور روم۔ اور وصل پر مدبدل کی ہر وجہ میں وجوہ اربعہ پڑھو۔ اور ہر وجہ میں شامیؒ کو امالہ محضہ سے لوٹاؤ۔ مکیؒ کے لئے يَعْمَلُوْنَ بغیب پر قالونؒ کے مانند ۲۲ وجوہ پڑھو اور ہر وجہ میں ابو بکرؒ کو اضجاع سے لوٹاؤ۔ کسائیؒ مندرج ہو گئے۔ بصریؒ کے لئے ترک و سکتہ پر چھ ۶ وجوہ اور وصل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ وصل میں حمزہؒ مندرج ہو گئے۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب یہاں ۴۶۴ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

اور نحن نقص

یآبت کو شامیؒ تا کے فتح سے یآابت اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں (ک) والقمر رایتہم ۔ یبنی کو حفصؒ یا کے فتح سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ رءیاك میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ (ک) لك کیدًا (تنبیہ) الشیطن للانسان میں ادغام ممنوع ہے۔...

تاویل میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ اور وا سحق میں وقفاً حمزہؒ کی بخلاف تسہیل جلی ہے (امالہ) الر میں بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور رءیاك میں کسائیؒ کے دوریؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں ع ۱

ایت کو مکیؒ یا کے بعد کا الف ساقط کر کے ایۃ (بافراد) اور باقی یا کے بعد الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ رسم حسب قاعدہ بحذف الف ہے مگر امام ابو عبیدؒ کہتے ہیں کہ امام میں ایات بالف مرسوم تھا۔ للسائلین میں حمزہؒ وقفاً مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ مبین ن اقتلوا کو وصلاً حرمیؒ۔ ہشامؒ اور کسائیؒ نون تنوین کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ ابتدا سب کے لئے ہمزہ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے (ک) یخل لکم میں بخلاف ادغام ہے

غیبت کو (دونوں جگہ) مدنیؒ باء موحدہ کے بعد الف جمع کے اثبات سے غیبت اور باقی الف جمع کے بغیر (بتوحید) پڑھتے ہیں لاتامنا یا کلہ۔ اور بمؤمن میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے۔

لاتامنا کو قراء سبعہ ادغام مع اشمام (یعنی دونوں لبوں سے ضمہ

Marfat.com

کے اشارہ بلاصوت سے) اور فکِ ادغام کے ساتھ پہلے نون کے ضمہ کے رَوم سے (یعنی حرکت کا کچھ حصہ ظاہر اور بڑا حصہ پوشیدہ کر کے) پڑھتے ہیں۔ ادغام محض قراء سبعہ میں سے کسی کا مذہب نہیں البتہ امام ابو جعفرؒ کی قراءت میں ہے۔ رسم باجماع مصاحف ایک نون[1] سے ہے۔

یَرْتَعْ وَیَلْعَبْ کو مکیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ نون متکلم سے اور باقی یاءِ غیب سے۔ حرمیؒ **یَرْتَعِ** کو عین کے کسرہ سے اور باقی اسکان سے۔ قنبلؒ حسب بیان علامہ شاطبیؒ وغیرہ بعض خاص[2] لغات کی بنا پر عین کے بعد بخلاف اثبات یا کرکے۔ اور باقی بحذف یا۔ یعنی ۱ مکیؒ دونوں کو نون متکلم سے بکسرۂ عین **نَرْتَعِ وَنَلْعَبْ** نیز ۲ قنبلؒ بوجہ ثانی پہلے کلمہ کو اثباتِ یا سے **نَرْتَعِیْ وَنَلْعَبْ** ۳ بصریؒ اور شامیؒ نون متکلم اور عین کی جزم سے (جلد اصفحہ ۲۸۲) **نَرْتَعْ وَنَلْعَبْ** ۴ مدنیؒ دونوں کو یاءِ غیب سے بکسرۂ عین **یَرْتَعِ وَیَلْعَبْ** ۵ اور کوفیؒ یاءِ غیب اور عین کے جزم سے پڑھتے ہیں۔

---

[1] لَاتَاْمَنَّا۔ اصل میں لَاتَاْمَنُنَا مضارع مخاطب کا صیغہ مع ضمیر مفعول تھا۔ نون مرفوع یعنی لام کلمہ کا نون ضمیر میں ادغام کر دیا گیا اور بعض شاذ طرق کے سوا اور کسی طریقہ سے اس کا اظہار مروی نہیں۔ اسی وجہ سے صحابۂ کرامؓ نے اس کو ایک نون سے لکھا ہے۔ حضرات قراء سبعہ اس کو اشمام یا روم سے پڑھتے ہیں جس کا مطلب وہی ہے جو وقف میں ہوتا ہے۔ علامہ دانیؒ اور علامہ شاطبیؒ کے نزدیک روم مختار ہے کیونکہ اس سے اشارہ قوی ہوتا ہے مگر اس کے ساتھ ادغام تام ممکن نہیں۔ محققؒ اشمام کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ یہ اشارہ ضعیف ہے مگر اس کے ساتھ ادغام تام ہو سکتا ہے۔ خواص و علماء بھی یہاں ادغام محض پڑھنے کے عادی ہیں مگر وہ حفصؒ کی روایت نہیں ہے۔ ۱۲۔

[2] قنبلؒ کے لئے اثباتِ یا ہمارے طرق سے نہیں ہے۔ یہ دونوں کلمات امر کے جواب میں واقع ہونے کی وجہ سے مجزوم ہیں۔ کسرہ کی قراءت میں پہلا کلمہ رباعی ہے۔ یا کے حذف سے اس کا مجزوم ہونا ظاہر کیا گیا ہے۔ اور جزم کی قراءت میں۔ رَتَعَ یَرْتَعُ ثلاثی صحیح الآخر ہے۔ قنبلؒ نے اثبات یا اُن لوگوں کے لغت پر کیا ہے جو بحالت جزم حرف علت کو حذف نہیں کرتے۔ ان کے لئے بھی حذف اصح واقویٰ ہے۔ ۱۲۔

لَيَحْزُنُنِیْ کو مدنیؒ یا کے ضمہ اور زا کے کسرہ سے (بفتح یا) لَيَحْزِنُنِیْ اور باقی یا کے فتح اور زا کے ضمہ سے اور حرمیؒ یا کے فتح سے پڑھتے ہیں۔ الذِّئْبُ میں (تینوں جگہ) ورشؒ۔ سوسیؒ اور کسائیؒ ابدال کرتے ہیں۔ لَخٰسِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ وَجَآءُوْ اَبَاهُمْ میں صرف وقفاً مد بدل ہو سکتا ہے۔ بَلْ سَوَّلَتْ میں ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ۔ اور وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ میں بصریؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

یٰبُشْرٰی کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ الف کے بعد یاء ضمیر مفتوحہ سے یٰبُشْرَایَ اور کوفیؒ الف مبدلہ سے یاء اضافت کے بغیر پڑھتے ہیں۔ اکثر مصاحف میں بالیا اور بعض میں الف سے مرسوم تھا۔ (ک) دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ (امالہ) عُصْبَةٌ۔ بِضَاعَةً (میں بخلاف) اور مَعْدُوْدَةٍ میں کسائیؒ۔ وَجَآءُوْ (میں دو جگہ) اور وَجَآءَتْ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ فَاَدْلٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل یٰبُشْرٰی (یٰبُشْرَایَ) میں بصریؒ بخلاف حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ اور بصریؒ (بوجہ سوم) تقلیل کرتے ہیں۔ بصریؒ کے لئے علامہ شاطبیؒ نے اس کلمہ میں فتح امالہ اور تقلیل تینوں بیان کئے ہیں اور تینوں ماخوذ ہیں۔ فتح بروئے روایت زیادہ قوی اور اکثر کا مذہب ہے۔ امالہ قواعد کے اعتبار سے صحیح ہے تقلیل ضعیف ہے۔ (تنبیہ) جلد ۱ ص ۲۲۲ دَلْوَهٗ میں ھاءِ کنایہ ہے تاء تانیث نہیں۔ لہٰذا اسمیں امالہ نہیں کر سکتے۔ ع ۲ ۱۱

مِصْرَ میں تفخیم پر اجماع ہے۔ (ک) لِيُوْسُفَ فِیْ۔ تَاْوِيْلِ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال۔ الْاَحَادِيْثِ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ

Marfat.com

جلی ہیں۔

هَيْتَ (لَكَ) کو ۱ مدنی اور ابن ذکوان ھا کے کسرہ۔ یاء ساکنہ اور تا کے فتح سے هِيْتَ ۲ ہشام ھا کے کسرہ۔ ہمزہ ساکنہ اور تا کے فتح سے هِئْتَ ۳ مکی ھا کے فتح یاء ساکنہ اور تا کے ضمہ سے هَيْتُ اور ۴ باقی ھا کے فتح۔ یاء ساکنہ اور تا کے فتح سے پڑھتے ہیں۔ علامہ دانی اور علامہ شاطبی نے ہشام کے لئے ہمزہ اور تا کا ضمہ بھی بیان کیا ہے۔ بلکہ علامہ نے جامع البیان میں ہمزہ کے ساتھ فتح کی روایت کو وہم[1] کہا ہے۔ یہ علامہ کا اجتہاد ہے اور موصوف نے قیاس

---

[1] جامع البیان میں فرماتے ہیں "حلوانی نے ہمزہ اور تا کا فتح روایت کیا ہے۔ جو راوی کا وہم معلوم ہوتا ہے کیونکہ ہمزہ سے پڑھنے کی حالت میں یہ کلمہ تَهَيُّئ سے فعل ماضی اور تا ضمیر فاعل ہے۔ جبکی طرف فعل منسوب ہے پس اب تا کے ضمہ کے سوا اور کوئی حرکت جائز نہیں۔ کیونکہ یوسف اس کا مدعا پورا کرنے کے لئے ہرگز تیار نہ تھے۔ الخ۔" علامہ نے غالباً یہ رائے امام ابو علی مالکی کی کتاب الروضہ سے اخذ کی ہے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں۔ "ہمزہ کے ساتھ فتح وہم کے برابر ہے۔ کیونکہ یہ عزیز کی عورت کی طرف سے حضرت یوسف کو خطاب ہے اور یہ واقعہ ہے کہ آپ اس کا مدعا پورا کرنے کے لئے آمادہ نہ تھے۔" یہ قیاس و توجیہ بوجوہات باطل ہے۔ ۱ اہل ادا اس کو تاء ضمیر نہیں مانتے اور نہ اس کلمہ کا ماضی ہونا تسلیم کرتے ہیں۔ بلکہ ان کے نزدیک یہ اسم فعل ہے۔ اہل عرب مخاطب کو کسی کام پر آمادہ کرنے کے لئے بلغات مختلفہ اس کو بولا کرتے تھے۔ صاحب قاموس کہتے ہیں "هَيْتُ مثلث الآخر جس کا پہلا حرف کبھی مکسور بھی ہوتا ہے هَلُمَّ کا ہم معنی ہے۔" ۲ اور اگر یہ تسلیم کر لیں کہ یہ فعل ماضی اور تا۔ تاء ضمیر ہے۔ تب بھی شناعت لازم نہیں آتی۔ کیونکہ یہ ایک مشرکہ عورت کا مقولہ ہے۔ عشاق معاملات عشق میں اس سے بھی زیادہ جھوٹ بولا کرتے ہیں۔ کہنے والی نے .... اس طرح اپنا مقصد حاصل کرنا چاہا تھا مگر کامیاب نہ ہوئی۔ اس کے اس قول سے حضرت یوسف کی شان میں کیسے سوء ادبی لازم ہو گئی۔ محقق کہتے ہیں "ابو علی وغیرہ کا یہ خیال صحیح نہیں ہے۔ حلوانی۔ ثقہ۔ کبیر الشان امام اور حجۃ تھے۔ خصوصاً قالون اور ہشام کی روایات میں، اور وہ اس روایت میں متفرد بھی نہیں ہیں۔ امام ابن عامر سے ولید بن مسلم بھی اسی طرح روایت کرتے ہیں۔" سید کہتے ہیں "حلوانی کی جانب جو شخص وہم کی نسبت کرے وہ خود ع .... حلوانی ثقہ۔ امام۔ حافظ۔ ضابط۔ حاذق اور کبیر المحل مجود تھے۔ اور یہ قراءت متواترہ ہے۔" ۱۲

ع اس وہم کا زیادہ حقدار ہے۔ ۱۲ ط

کی بنا پر لغزش کی ہے۔ حلوانیؒ کے رواۃ کا ہمزہ اور تا کے فتح پر اجماع ہے۔ اور ضمہ طرق تیسیر کے خلاف ہے (ک) لک قال۔ ربی احسن کی یا کو حرمیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) وھم بھا میں ادغام ممنوع ہے۔ رءا میں ورشؒ کا مد بدل اور والفحشاء میں وقفاً ہشامؒ و حمزہؒ کی ابدال کی وجوہ ثلاثہ ظاہر ہیں۔ والفحشاء انہ میں حرمیؒ اور بصریؒ وصلاً ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں۔

المخلصین کو مکیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ لام کے کسرہ سے المخلصین (اسم فاعل) اور باقی فتح سے (اسم مفعول) پڑھتے ہیں (تنبیہ) بحالت وصل واستبقا الباب کے الف تثنیہ کا نطق لحن ہے۔ عذاب الیم میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے (ک) وشھد شاھد۔ وھو میں (دو جگہ) قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا بیّن ہے (ک) انک کنت۔ الخطئین میں حمزہؒ وقفاً تسہیل اور حذف کرتے ہیں۔ ورشؒ کا مد بدل جلی ہے۔ (امالہ) اشترىٰه میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ مثوىٰه اور عسىٰ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الناس میں دوریؒ مثوای میں کسائیؒ کے دوریؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ رءا میں (دو جگہ) بصریؒ صرف ہمزہ کا۔ ابن ذکوانؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ را اور ہمزہ کا امالہ اور ورشؒ دونوں کی تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) لدا امالہ سے مستثنیٰ ہے۔ ع ع ۳ ۱۳

قد شغفھا میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ وقالت اخرج کو حرمیؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ تا کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے

Marfat.com

پڑھتے ہیں۔ اور ابتداسب کے نزدیک ہمزۂ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔

حَاشَ کو بصری وصلاً (اصل وضع کے مطابق) شین کے بعد الف کے اثبات سے حَاشَا اور باقی حسب رسم الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ (ک)

قَالَ رَبِّ اور اِنَّہٗ ھُوَ (امالہ) فَتٰىھَا میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل۔ اور لَنَرٰىھَا میں بصری۔ حمزہ اور کسائی امالہ اور ورش تقلیل کرتے ہیں ع

اِنِّیْٓ (اَرٰىنِیْٓ) میں (دوجگہ) اور رَبِّیْٓ (اِنِّیْ) میں مدنی اور بصری اور اَرٰىنِیْٓ میں (دوجگہ) حرمی اور بصری یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ اَعْصِرُ۔ الطَّیْرُ (میں دوجگہ) بِالْاٰخِرَةِ۔ کٰفِرُوْنَ۔ خَیْرٌ اور ذِکْرَ میں ورش کی ترقیق۔ رَاْسِیْ۔ نَبَّاْتُکُمَا اور رَاْسِہٖ میں سوسی اور وقفاً حمزہ کا ابدال۔ تَاْکُلُ۔ بِتَاْوِیْلِہٖ (میں دوجگہ) لَا یَاْتِیْکُمَا۔ یَّاْتِیَکُمَا۔ لَا یُؤْمِنُوْنَ اور فَتَاْکُلُ میں ورش وسوسی اور وقفاً حمزہ کا ابدال ظاہر ہے۔ نَبِّئْنَا ابدال سے مستثنیٰ ہے۔ (ک) قَالَ لَا۔ (تنبیہ) تُرْزَقٰنِہٖ میں ہمارے طرق کا قالون کے لئے صلہ پر اجماع ہے۔ بِالْاٰخِرَةِ میں ورش کی نقل اور مد بدل اور وقفاً حمزہ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔ اٰبَآءِیْ کی یا کو حرمی۔ بصری اور شامی مفتوح پڑھتے ہیں۔ وقفاً ورش کے لئے یا پر مد بدل جائز ہے کیونکہ یا اصلاً ساکنہ تھی فتح ہمزہ کی وجہ سے عارضی طور پر آیا ہے۔ شَیْءٍ میں ورش کا طول و توسط اور وقفاً ہشام و حمزہ کی نقل اور ادغام جلی ہیں۔ ءَاَرْبَابٌ کو ہشام بخلاف اور قالون و بصری ادخال الف اور ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے۔ ہشام بوجہ ثانی ادخال و تحقیق سے۔ ورش و مکی فقط تسہیل سے۔ نیز ورش اس کے ابدال سے بمد

۴ع ۱۴

لازم پڑھتے ہیں۔ فیصلب میں ورشؒ کی تغلیظ ظاہر ہے۔(ک) وَقَالَ لِلَّذِی
اور ذِکۡرَ رَبِّہٖ (امالہ) اَرٰىنِیۡ (میں دو جگہ) اور نَرٰىكَ میں بصریؒ حمزہؒ
اور کسائیؒ امالہ۔ ورشؒ تقلیل۔ النَّاسِ میں (تین جگہ) دوریؒ اور فَاَنۡسٰىہُ
میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۵ ۱۵

اِنِّیۡٓ (اَرٰی) کی یا کو حرمیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ یَاۡکُلُہُنَّ (میں دو جگہ) بِتَاۡوِیۡلِ۔ بِتَاۡوِیۡلِہٖ۔ تَاۡکُلُوۡنَ۔ یَاۡتِیۡ (میں دو جگہ) اور یَاۡکُلۡنَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ اَلۡمَلَاُ اَفۡتُوۡنِیۡ میں حرمیؒ اور بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا واو مفتوحہ سے۔ اور رُءۡیَایَ اور لِلرُّءۡیَا اور دَاَبًا میں سوسیؒ اور وقفاً حمزہؒ ابدال کرتے ہیں۔ اَنَا اُنَبِّئُكُمۡ کو مدنیؒ الف کے اثبات سے بمد منفصل۔ اور باقی وصلاً الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ فَاَرۡسِلُوۡنِ میں حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ لَعَلِّیۡ کی یا کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔

دَاَبًا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ہمزہ کے اسکان سے دَاۡبًا اور حفصؒ فتح سے پڑھتے ہیں۔(ک) مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ (دو جگہ) یَعۡصِرُوۡنَ ۝ کو حمزہؒ اور کسائیؒ تاء خطاب سے تَعۡصِرُوۡنَ اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ ورشؒ کی ترقیق جلی ہے (امالہ) اَرٰی میں بصریؒ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ رُءۡیَایَ اور لِلرُّءۡیَا میں کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور النَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں (تنبیہ) نَجَا واوی ہے اسمیں امالہ نہیں ہوتا۔ ع ۶ ۱۶

الملك ائتونی میں (دونوں جگہ) ورشؒ وسوسیؒ کا وصلاً ابدال بواو ظاہر ہے۔ فسئلہ کو مکیؒ اور کسائیؒ ہمزہ کی حرکت سین پر نقل کر کے ہمزہ کے حذف سے فسلہ اور باقی سین ساکنہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔

حاش کو بصریؒ وصلاً (اصل وضع کے موافق) شین کے بعد الف کے اثبات سے حاشا اور باقی حسب رسم الف کے حذف سے پڑھتے ہیں۔۔۔

من سوء میں وقفاً ہشامؒ وحمزہؒ کی نقل اور ادغام اور الئن میں ورشؒ کی نقل اور مد بدل اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ اور الخائنین میں وقفاً مد و قصر کے ساتھ حمزہؒ کی تسہیل جلی ہے۔

نفسی ان۔ اور ربی ان کی یا کو مدنیؒ اور بصریؒ مفتوح۔ بالسوء الا میں قالونؒ وبزیؒ ہمزۂ اولیٰ کو واو سے بدل کر اور واو ساکنہ کا اسمیں ادغام کر کے مد کے بغیر بالسو الا۔ اور بوجہ ثانی حسب قاعدہ مقررہ ہمزۂ اولیٰ کی تسہیل سے بمد و قصر اور بصریؒ اس کے اسقاط سے بقصر و مد۔ اور ورشؒ و قنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے۔ اور نیز اس کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔

مکین امین میں ورشؒ کی اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ۔ الارض میں (دو جگہ) ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔ (ک) لیوسف فی

(حیث) یشاء کو مکیؒ نون عظمت سے نشاء اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ اور اس کے بعد من نشاء میں نون پر اجماع ہے۔ یشاء میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں۔ (ک) نصیب برحمتنا

جزء سپارہ ۱۳ Marfat.com

الاٰخِرَۃِ اور خَیْرٌ میں ورشؒ کی ترقیق بیّن ہے۔ (امالہ) جآءَہُ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

وَجَآءَ اِخْوَۃُ میں حرمیؒ اور بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں (ک) یُوسُفَ فَدَخَلُوْا۔ مُنکِرُوْنَ۔ خَیْرُ۔ خَیْرٌ اور وَنَمِیْرُ میں ورشؒ کی ترقیق۔ قَالَ ائْتُوْنِیْ۔ لَمْ تَاْتُوْنِیْ۔ تُؤْتُوْنِ اور لَتَاْتُنَّنِیْ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ مِنْ اَبِیْکُمْ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔ اِنِّیْ (اُوْفِی) کی یا کو مدنیؒ مفتوح پڑھتے ہیں (ک) کَیْلَ لَکُمْ اور وَقَالَ لِفِتْیٰتِہٖ

لِفِتْیٰنِہٖ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ الف کے اسقاط اور یاء تحتانیہ کے بعد نون کے بدلے تاء فوقانیہ مکسورہ سے لِفِتْیَتِہٖ (فتیٰ کی جمع قلت) اور باقی یا کے بعد الف کے اثبات اور اس کے بعد تا کے بجائے نون مکسورہ سے (بجمع کثرت) پڑھتے ہیں۔

نَکْتَلْ کو حمزہؒ اور کسائیؒ یاء غیب سے یَکْتَلْ اور باقی نون متکلم سے پڑھتے ہیں۔

(خَیْرٌ) حٰفِظًا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ الف کے اسقاط حا کے کسرہ اور فا کے اسکان سے حِفْظًا (مصدر) اور باقی حا کے فتح، اس کے بعد الف کے اثبات اور فا کے کسرہ سے (اسم فاعل) پڑھتے ہیں۔ وَھُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا۔ اور اِلَیْھِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے (ک) ذٰلِکَ کَیْلٌ۔ اور قَالَ لَنْ۔ تُؤْتُوْنِیْ میں بصریؒ وصلاً اور

Marfat.com

مکیؒ حالین میں اثبات یا کرتے ہیں۔ تنبیہ۔ یٰبُنَیَّ میں یاء اضافت کے فتح پر اجماع ہے کیونکہ یہ باکے فتح اور نون کے کسرہ سے اِبْن کی جمع آتی ہے اور اختلاف[1] مفرد میں ہوتا ہے۔ شَیۡءٍ میں (دونوں جگہ) ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ اور وقفاً ہشامؒ و حمزہؒ کی نقل اور ادغام ظاہر ہیں۔ (امالہ) وَجَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ مُتَفَرِّقَةٍ میں کسائیؒ بخلاف۔ قَضٰهَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور النَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع
اِنِّیۤ (اَنَا) کی یا کو حرمیؒ اور بصریؒ مفتوح۔ اور اَنَا (اَخُوْكَ) کو مدنیؒ الف کے اثبات سے بمد منفصل اور باقی وصلاً الف کے حذف سے پڑھتے ہیں۔۔۔۔۔ مُؤَذِّنٌ میں ورشؒ واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ الْعِیْرُ اور کَبِیْرًا میں ورشؒ کی ترقیق۔ اور عَلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے (ک) نَفْقِدُ صُوَاعَ۔ مَاجِئْنَا میں سوسیؒ کا ابدال۔ فَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا۔ جَزَآؤُهٗ میں وقفاً حمزہؒ کی مد و قصر کے ساتھ تسہیل۔ اور وِعَآءِ اَخِیْهِ میں (دونوں جگہ) حرمیؒ اور بصریؒ کے لئے ہمزہ ثانیہ کا یاء مفتوحہ سے ابدال جلی ہے (ک)، كَذٰلِكَ كِدْنَا۔ لِیَاْخُذَ اور اَنْ نَّاْخُذَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال بیّن ہے۔

دَرَجٰتٍ (مَّنْ نَّشَآءُ) کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ تنوین کے بغیر دَرَجٰتِ مَنْ (باضافت) اور کوفیؒ تنوین سے پڑھتے ہیں۔

---

[1] یعنی یا کے فتح اور کسرہ کا اختلاف اس کی تصغیر میں ہوتا ہے جو با کے ضمہ اور نون کے فتح سے آتی ہے۔ (از حضرۃ الشیخ فتح محمد رحمہ اللہ) ۔ ۱۲ ط

Marfat.com

نَشَآءُ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں۔ تنبیہ۔ وَفَوْقَ کُلِّ میں ادغام ممنوع ہے۔ فَقَدْ سَرَقَ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک، یُوْسُفُ فِیْٓ اور اَعْلَمُ بِمَا) اماله) اٰوٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ اماله ورشؒ بخلاف تقلیل۔ جَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ اور رَاٰیٰكَ میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ اماله اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۹ ۳

اسْتَیْـَٔسُوْا اور وَلَا تَایْـَٔسُوْا اور لَا یَایْـَٔسُ کو بزیؒ بخلاف ہمزہ کی تقدیم اور یا کی تاخیر یعنی ہمزہ کو یا کی جگہ اور یا کو ہمزہ کی جگہ مقدم مؤخر اور ہمزہ کو الف سے بدل کے۔ یعنی پہلے دونوں کلمات میں تا کے اور تیسرے کلمہ میں یا کے بعد الف اور پھر یاء مفتوحہ سے اسْتَایَسُوْا اور وَلَا تَایَسُوْا اور لَا یَایَسُ اور باقی تاء و یا کے بعد یاء ساکنہ اور پھر ہمزہ مفتوحہ سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ یہی بزیؒ کی دوسری وجہ ہے۔ ورشؒ اپنے قاعدہ کے موافق طول وتوسط کرتے ہیں۔ پہلا کلمہ اکثر مصاحف میں بحذف الف اور بعض میں الف سے۔ اور باقی دونوں کلمات میں باجماع مصاحف علامت مضارع کے بعد الف مرسوم تھا۔ کَبِیْرُھُمْ۔ خَیْرٌ۔ وَالْعِیْرَ۔ الْکٰفِرُوْنَ۔ یَغْفِرُ اور بَصِیْرًا میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے۔ (ک) یُوْسُفُ فَلَنْ اور یَاذَنَ لِیْٓ۔ یَاذَنَ یَاْتِیَنِیْ۔ یَاْتِ اور وَاْتُوْنِیْ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ یَاذَنَ لِیْٓ میں مدنیؒ اور بصریؒ اور اَبِیْٓ (اِنِّیْٓ) میں حرمیؒ اور بصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ وَھُوَ (یہں دو جگہ) اور فَھُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا جلی ہے۔ وَسْـَٔلِ کو مکیؒ اور کسائیؒ ہمزہ کی حرکت سین پر نقل کرکے ہمزہ کے

Marfat.com

حذف سے وَسَلِ اور باقی سین ساکنہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ کے اثبات سے
پڑھتے ہیں۔ بَلْ سَوَّلَتْ میں ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک)
اِنَّہٗ هُوَ۔ وَحُزْنِیْ کی یا کو مدنیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ مفتوح پڑھتے ہیں (ک)
وَاَعْلَمُ مِنَ۔ وَجِئْنَا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔
اَءِنَّكَ کو مکیؒ ایک ہمزہ مکسورہ سے بخبر اِنَّكَ اور باقی باستفہام
یعنی ہمزتین سے۔ قالونؒ و بصریؒ ادخال الف اور ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے ورشؒ
تسہیل سے اور ہشامؒ بخلاف ادخال و تحقیق سے پڑھتے ہیں۔ مَنْ یَّتَّقِ یٰ میں
قنبلؒ (اُن کے لغت پر جو بحالت جزم حرف علت کو حذف نہیں کرتے) حالین میں
ہمارے طرق سے بلا خلاف اثبات یا۔ اور لَخٰطِئِیْنَ میں حمزہؒ وقفاً تسہیل
اور حذف کرتے ہیں۔ ورشؒ کا مدبدل ظاہر ہے۔ (ک) قَالَ لَا۔ (امالہ)..
عَسَی (اللّٰہُ) میں بشرط وقف وَتَوَلّٰی اور مُزْجٰىةٍ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ
ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور یٰاَسَفٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ اور دوریؒ دونوں
جلد ا ص ۲۲۳
بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۱۰ ۴

ورشؒ کے لئے فَصَلَتِ میں تغلیظ۔ اَلْعِيْرُ۔ اَلْبَشِيْرُ..
بَصِيْرًا۔ اَسْتَغْفِرُ۔ فَاطِرَ۔ وَالْاٰخِرَةِ اور ذِكْرٌ میں ترقیق جلی
ہے۔ اِنِّیْٓ (اَعْلَمُ) کی یا کو حرمیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ (ک)..
اَعْلَمُ مِنَ۔ اَسْتَغْفِرْ لَنَا میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام۔ اور..
خٰطِئِيْنَ میں حمزہؒ وقفاً تسہیل و حذف کرتے ہیں۔ ورشؒ کا مدبدل ظاہر ہے
(ک) اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ۔ رَبِّیْٓ (اِنَّهٗ) اور اَحْسَنَ بِیْٓ (اِذْ) کی یا کو مدنیؒ

Marfat.com

اور بصری مفتوح پڑھتے ہیں۔ (ک) اِنَّہٗ ھُوَ (دو جگہ)۔ مِصْرَ میں وصلاً تفخیم پر اجماع ہے۔ اور وقفاً حرف استعلا کے حاجز ہونے کی وجہ سے) ابن شریح وغیرہ کا مذہب تفخیم ہے۔ محققؒ بھی اس کو مختار کہتے ہیں۔ اور علامہ دانیؒ وغیرہ کا مسلک (کسرۂ ماقبل کی بنا پر) حسب قاعدہ ترقیق ہے۔ وقفاً دونوں ماخوذ ہیں۔

یٰاَبَتِ کو شامیؒ تا کے فتح سے یٰاَبَتَ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ تَاْوِیْلُ۔ تَاْوِیْلِ اور بِمُؤْمِنِیْنَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا اور رُءْیَایَ میں سوسیؒ کا ابدال جلی ہے (ک) تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ۔ قَدْ جَعَلَھَا میں بصریؒ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ اِخْوَتِیْ (اِنَّ) کی یا کو ورشؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ یَشَآءُ میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں۔ یَشَآءُ اِنَّہٗ میں وصلاً حرمیؒ اور بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور تسہیل کالیا کرتے ہیں اَلْاَحَادِیْثِ اور وَالْاٰخِرَۃِ میں ورشؒ کی نقل وغیرہ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں (ک) وَالْاٰخِرَۃِ تَوَفَّنِیْ۔ لَدَیْھِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ اور مِنْ اَجْرٍ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ بیّن ہے (امالہ) جَآءَ۔ شَآءَ اور وَجَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ اَلْقٰہُ اور اٰوٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ رُءْیَایَ میں کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ الدُّنْیَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ وَالْاٰخِرَۃِ میں کسائیؒ۔ اور النَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ۵

وَكَاَيِّنْ کو مکی کاف کے بعد الف کے اثبات اور اس کے بعد یا کے بجائے ہمزہ مکسورہ سے بمد واجب وَكَائِنْ اور باقی کاف کے بعد ہمزہ مفتوحہ اور پھر یاء مشددہ مکسورہ سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ تنوین بصورت نون مرسوم ہے۔ يُؤْمِنُ۔ تَأْتِيَهُمْ (میں دو جگہ) اور يُؤْمِنُونَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ سَبِيلِي کی یا کو مدنیؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ بَصِيرَةٍ۔ يَسِيرُوا۔ الْاٰخِرَةِ۔ خَيْرٌ۔ اور عِبْرَةٌ میں ورشؒ کی ترقیق بیّن ہے۔

نُوحِيْٓ (اِلَيْهِمْ) کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یاء غیب۔ حا کے فتح اور الف سے يُوحٰى (مجہول) اور حفصؒ نون عظمت، حا کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے (معروف) پڑھتے ہیں۔ اِلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔

(اَفَلَا) تَعْقِلُوْنَ ۰ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یاء غیب سے يَعْقِلُونَ اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔

(اِذَا) اسْتَيْئَسَ کو بزیؒ بخلاف تا کے بعد الف اور پھر یاء مفتوحہ سے ہمزہ کے بغیر اسْتَايَسَ اور باقی تا کے بعد یاء ساکنہ اور پھر ہمزہ مفتوحہ سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ یہی بزیؒ کی دوسری وجہ ہے۔ ورشؒ کے لئے طول و توسط جلی ہیں۔ اکثر مصاحف میں الف کے حذف سے اور بعض میں باثبات مرسوم تھا۔

(قَدْ) كُذِبُوا کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ ذال کی تشدید سے كُذِّبُوا اور کوفیؒ تخفیف سے پڑھتے ہیں۔

فَنُجِّيَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ نون کے بعد دوسرے نون ساکنہ کے اضافہ۔ جیم کی تخفیف اور یا کے اسکان سے فَنُنْجِي (مضارع معروف) اور باقی نون کے بعد جیم مشددہ۔ اور یا کے فتح سے (دوسرے نون کے بغیر) (ماضی مجہول) پڑھتے ہیں۔ رسم باجماع ایک نون سے ہے۔ نَشَآءُ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی۔ بَأْسُنَا میں سوسیؒ کا ابدال اور الْأَلْبَابِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔ تَصْدِيقَ کو حمزہؒ و کسائیؒ اشمام بالزا سے اور باقی صاد سے پڑھتے ہیں۔ شَيْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔ (امالہ) يُوحَىٰ اور وَهُدًى میں بشرط وقف حمزہؒ و کسائیؒ امالہ۔ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الْقُرَىٰ اور يُفْتَرَىٰ میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور جَآءَهُمْ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱۲

اس سورۃ میں یائے اضافت اختلافی بائیس۲۲ ہیں۔ ۱ لَيَحْزُنُنِي (لَيَحْزُنُنِيَ) میں حرمیؒ ۲ رَبِّي (أَحْسَنَ) ۳-۴ أَرَىٰنِي (دو جگہ) ۵ إِنِّي (أَرَىٰ) ۶ إِنِّي (أَنَا) ۷ أَبِي (أَوْ) اور ۸ إِنِّي (أَعْلَمُ) میں حرمیؒ اور بصریؒ ۹-۱۰ إِنِّي (أَرَىٰنِي) (دو جگہ) ۱۱ رَبِّي (إِنِّي) ۱۲ نَفْسِي (إِنَّ) ۱۳ رَبِّي (إِنَّ) ۱۴ لِي ۱۵ رَبِّي إِنَّهُ اور ۱۶ بِي (إِذْ) میں مدنیؒ اور بصریؒ ۱۷ آبَاءِي اور ۱۸ لَعَلِّي میں حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ ۱۹ أَنِّي (أُوفِي) اور ۲۰ سَبِيلِي میں مدنیؒ ۲۱ وَحُزْنِي میں مدنیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ۔ اور ۲۲ إِخْوَتِي میں ورشؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔

Marfat.com

اور زائدہ تین ہیں ۱ نرتع ی میں قنبل حالین میں بخلاف ۲ تؤتون ی میں بصری وصلاً اور مکی حالین میں اور ۳ من یتق ی میں قنبل حالین میں اثبات یا کرتے ہیں۔ ادغام کبیر انتالیس ۳۹ ہیں (مثلین کے ۲۹۔ متقاربین کے ۱۰) اور صغیر جائز مختلف فیہ سات ہیں۔

(المرسوم) دُعٰٓؤا ہر جگہ صورت ہمزہ کے حذف سے۔ لدا بالف۔ تفتؤا میں ہمزہ متطرفہ مضمومہ بعد از فتح بصورت واو اور اس کے بعد الف زائدہ۔ اور مزجٰۃ بالیا مرسوم تھا۔

سورۃ رعد

جمہور علماء کے نزدیک مکیہ ہے (قتادہ آیت ۳۱ کے سوا باقی کو مدنیہ۔ اور بعض اول سے آیت ۳۱ تک کو مدنیہ اور باقی کو مکیہ۔ اور بعض آیات ۳۱ و ۴۳ کو مکیہ اور باقی کو مدنیہ کہتے ہیں) اور اس کی آیتیں کوفی ۴۳۔ حجازی ۴۴۔ بصری ۴۵ اور شامی ۴۷ ہیں۔ بیالیس ۴۲ جگہ اجماع اور چھ جگہ اختلاف[1] ہے۔ ۱ ءانا لفی خلق جدید۔ اور ۲ هل تستوی الظلمت والنور پر غیر کوفی ۳ هل یستوی الاعمی والبصیر پر دمشقی ۴ الحق والباطل پر حمصی ۵ اولئک لهم سوء الحساب پر شامی اور ۶ من کل باب پر عراقی اور شامی آیت ہے۔

ماکان حدیثا یفتری سے الکتب تک وجوہ صحیحہ

---

[1] ان اختلافی مقامات میں سے کوفی ایک۔ حجازی دو۔ بصری تین اور دمشقی و حمصی پانچ پانچ جگہ آیت شمار کرتے ہیں۔ ۱۲

بین السورتین دوسو اٹھاون ٢٥٨ ہیں قالونؒ مع حفصؒ بائیس ٢٢ - ابوبکرؒ بائیس ٢٢ -
شامیؒ دس ١٠ - مکیؒ بائیس ٢٢ - ورشؒ ایکسو اٹھائیس ١٢٨ (بسم اللہ پر ٨٨ - ترک
پر ٤٠) دوریؒ دس ١٠ - سوسیؒ دس ١٠ - خلادؒ آٹھ ٨ - کسائیؒ بائیس ٢٢ اور خلفؒ چار ٤

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَا يُؤْمِنُوْنَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال - يُدَبِّرُ - مُتَجٰوِرٰتٌ
مَغْفِرَةٍ - اور مُنْذِرٌ میں ورشؒ کی ترقیق - وَهُوَ میں قالونؒ - بصریؒ
اور کسائیؒ کا اسکان ھا - اور وَ اَنْهٰرًا میں حمزہؒ کی بخلاف تسہیل جلی ہے -
(ک) الثَّمَرٰتِ جَعَلَ
يُغْشِي الَّيْلَ) کو ابوبکرؒ - حمزہؒ اور کسائیؒ غین کے فتح اور شین
کی تشدید سے يُغَشِّي اور باقی غین کے اسکان اور شین کی تخفیف سے

لہ - ہمـ ١-١٨ قالونؒ کے لئے يُؤْمِنُوْنَ کے طول - توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور ان میں سے ہر ایک پر الْكِتٰبِ میں وہ ہی وجہ اور روم - ہمـ ١٩-٢٢ اور وصل کل پر الْكِتٰبِ کی وجوہ اربعہ پڑھو - حفصؒ مندرج ہو گئے - ابوبکرؒ کو ہر وجہ میں اضجاع سے لوٹاؤ - ہمـ ١-٦ شامیؒ کے لئے ترک و سکتہ کے ساتھ يُؤْمِنُوْنَ کی ہر وجہ پر الْكِتٰبِ میں وہ ہی وجہ اور روم اور ہمـ ١٠ وصل پر وجوہ اربعہ پڑھو - مکیؒ کے لئے ھاء کنایہ کے صلہ سے قالونؒ کے مانند بائیس ٢٢ وجوہ پڑھو - اب ورشؒ کے لئے تقلیل - شَيْءٍ کے توسط - اور ہمزہ ساکنہ کے ابدال پر بسم اللہ کے ساتھ قالونؒ کے مانند بائیس ٢٢ اور ترک پر شامیؒ کی طرح دس وجوہ اور ان میں سے ہر وجہ پر مد بدل کی وجوہ ثلاثہ - پھر شَيْءٍ کے طول پر مد بدل کے فقط طول کے ساتھ بائیس ٢٢ اور دس وجوہ - دوریؒ کے لئے امالہ محضہ اور ہمزہ ساکنہ کی تحقیق سے - اور سوسیؒ کے لئے ابدال سے دس - دس وجوہ - اور خلادؒ کے لئے اشمام بالزا کے ساتھ شَيْءٍ کے سکتہ اور عدم سکتہ پر وصل کی وجوہ اربعہ - کسائیؒ کے لئے قالونؒ کے مانند بائیس ٢٢ وجوہ اور خلفؒ کے لئے ادغام کامل اور شَيْءٍ کے سکتہ پر وصل کی وجوہ اربعہ پڑھو - واللہ اعلم اہل ضرب ٢٧٥ وجوہ کہتے ہیں ۱۲ بلا

Marfat.com

وَزَرْعٌ وَّنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ کو مدنیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ (مِنْ اَعْنَابٍ پر عطف کرکے) چاروں کلمات کے خفض سے وَزَرْعٍ وَّنَخِيلٍ صِنْوَانٍ وَّغَيْرِ اور باقی (قِطَعٌ پر عطف کرکے) چاروں کے رفع سے پڑھتے ہیں۔ اور وَجَنّٰتٌ میں رفع پر اجماع ہے۔

يُسْقٰى کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ تاء تانیث سے تُسْقٰى اور باقی یاء تذکیر سے پڑھتے ہیں۔

وَنُفَضِّلُ کو حمزہؒ اور کسائیؒ یاء غیب سے وَيُفَضِّلُ اور باقی نون عظمت سے پڑھتے ہیں۔ فِي الْاُكُلِ کو حرمیؒ کاف کے اسکان سے فِي الْاُكْلِ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں۔ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ میں بصریؒ۔ خلادؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا (یہ استفہام مکرر کا پہلا موقع ہے) مدنیؒ

لہ۔ وَفِي الْاَرْضِ سے فِي الْاُكُلِ تک ترتیب قراءت ۱ قالونؒ کو وَزَرْعٍ وغیرہ میں بخفض۔ تُسْقٰى میں بالتا۔ وَنُفَضِّلُ میں بالنون اور فِي الْاُكْلِ میں بسکون کاف پڑھ کر ۲ شامیؒ کو يُسْقٰى بالیا سے ۳ ابوبکرؒ کو مد سے ۴ خلادؒ کو تُسْقٰى بالتا کے امالہ محضہ اور وَيُفَضِّلُ بالیا سے اور ۵ کسائیؒ کو مد سے لوٹاؤ۔ ۶ مکیؒ کو وَزَرْعٌ وغیرہ میں برفع۔ تُسْقٰى میں بالتا اور فِي الْاُكْلِ میں بسکون کاف پڑھ کر ۷ بصریؒ کو فِي الْاُكُلِ بضم کاف سے اور ۸ حفصؒ کو يُسْقٰى بالیا سے لوٹاؤ۔ ۹-۱۰ ورشؒ کے لئے نقل و ترقیق پر قالونؒ کی طرح فتح اور تقلیل پڑھو ۱۱-۱۴ خلفؒ کو سکتہ اور ادغام کامل سے پھر منفصل کے عدم سکتہ سے (کل چار وجوہ سے) ۱۵-۱۶ اور خلادؒ کو ادغام ناقص سے (دو وجوہ سمیت) لوٹاؤ۔ واللہ اعلم - ۱۲

لہ۔ وَاِنْ تَعْجَبْ سے جَدِيْدٍ تک ترتیب قراءت ۱ قالونؒ کو صلہ کے قصر۔ ءَاِذَا میں بادخال و تسہیل اور اِنَّا بخبر سے پڑھ کر ۲ مکیؒ کو دونوں کے استفہام و تسہیل سے (باقی بر صفحہ آیندہ)

Marfat.com

اور کسائیؒ پہلے کو باستفہام اور دوسرے کو بخبر (یعنی ایک ہمزہ سے) شامیؒ پہلے کو بخبر (ایک ہمزہ سے) اور دوسرے کو باستفہام۔ اور باقی دونوں کو ہمزتین سے اور استفہام کو حسب قاعدہ قالونؒ اور بصریؒ الف کے ادخال اور تسہیل سے۔ ورشؒ اور مکیؒ صرف تسہیل سے۔ اور ہشامؒ بلاخلاف ادخال اور تحقیق سے پڑھتے ہیں[1]۔ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ کو بصریؒ ھا اور میم دونوں کے کسرہ سے[جلد ا ص ۱۷۹] حمزہؒ اور کسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ هَادٍ پر مکیؒ یا سے وقف کرتے ہیں۔ (امالہ) الٓمّٓرٰ میں بصریؒ۔ شامیؒ ابوبکرؒ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ ... النَّاسِ اور لِلنَّاسِ میں دوریؒ۔ اسْتَوٰی۔ مُسَمًّی میں وقفاً اور تُسْقٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور النَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) نمبر۳ قالونؒ کو اسی طرح صلہ کے مد سے نمبر۴ ورشؒ کو صلہ کے مد اَءِ ذَا بتسہیل۔ اِنَّا بخبر اور نقل سے نمبر۵ قالونؒ کو بے صلہ سے اسی طرح نمبر۶ ہشامؒ کو اِذَا بخبر اور اَءِ نَّا بادخال و.. تحقیق سے نمبر۷ ابن ذکوانؒ کو اسی طرح مگر ادخال کے بغیر نمبر۸ عاصمؒ مع خلفؒ کو دونوں کے استفہام اور تحقیق سے نمبر۹ خلفؒ کو منفصل کے سکتہ سے نمبر۱۰ بصریؒ کو ادغام صغیر دونوں کے استفہام ادخال اور تسہیل سے نمبر۱۱ خلادؒ کو باستفہام و تحقیق سے نمبر۱۲ اور کسائیؒ کو اِنَّا بخبر سے پڑھو۔ واللہ اعلم بالصواب۔ ۱۲

حاشیہ صفحہ ہذا:۔

[1] ۔ ان اختلافات کا نتیجہ یہاں اور جہاں جہاں اختلاف کی نوعیت یہ ہو آٹھ قراءتیں ہیں نمبر۱ قالونؒ اَءِ ذَا کُنَّا تُرٰبًا اٰءِنَّا نمبر۲ مکیؒ اَءِ ذَا کُنَّا تُرٰبًا اَءِنَّا نمبر۳ ورشؒ اَءِ ذَا کُنَّا تُرٰبَاْ اِنَّا نمبر۴ بصریؒ اٰءِ ذَا کُنَّا تُرٰبًا اٰءِنَّا نمبر۵ ہشامؒ اِذَا کُنَّا تُرٰبًا اٰءِنَّا نمبر۶ ابن ذکوانؒ اِذَا کُنَّا تُرٰبًا اَءِنَّا نمبر۷ عاصمؒ و حمزہؒ اَءِ ذَا کُنَّا تُرٰبًا اَءِنَّا اور نمبر۸ کسائیؒ اَءِ ذَا کُنَّا تُرٰبًا اِنَّا ۔ وَقِسْ عَلٰی ذٰلِكَ فِيمَا يَجِیءُ بَعْدُ هٰكَذَا

۱۲

(ک) یَعۡلَمُ مَا۔ شَیۡءٍ میں (دو جگہ) اور بِشَیۡءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ الۡکَبِیۡرُ۔ لَا یُغَیِّرُ۔ یُغَیِّرُوۡا اور وَالۡبَصِیۡرُ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ الۡمُتَعَالِ ی میں مکیؒ حالین میں اثبات یا کرتے ہیں۔ (ک) بِالنَّهَارِ لَهٗ۔ بِاَنۡفُسِهِمۡ میں حمزہؒ وقفاً یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال۔ اور وَّالٍ پر مکیؒ یا سے وقف کرتے ہیں۔ (ک) .. فَیُصِیۡبُ بِهَا۔ وَهُوَ میں (دو جگہ) قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا بیّن ہے (ک) الۡمِحَالِ لَهٗ۔ فَاهُ میں ھا۔ ھاء کنایہ ہے لہٰذا مکیؒ حسب قاعدہ صلہ کرتے ہیں۔ وَالۡاٰصَالِ۔ وَالۡاَرۡضِ۔ فِی الۡاَرۡضِ اور الۡاَمۡثَالَ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں۔ اَفَاتَّخَذۡتُمۡ میں مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

(اَمۡ هَلۡ) تَسۡتَوِی (الظُّلُمٰتُ) کو ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور.. کسائیؒ یاء تذکیر سے یَسۡتَوِی اور باقی تاء تانیث سے پڑھتے ہیں۔ حمزہؒ و کسائیؒ کے لئے تو ادغام خود دفع ہوگیا۔ ہمارے شیوخ ہشامؒ کے لئے بھی (باوجود تا پڑھنے کے) یہاں ادغام نہیں کرتے اور هَلۡ یَسۡتَوِی الۡاَعۡمٰی میں یاء تذکیر پر اجماع ہے۔ عَلَیۡهِمۡ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔

(وَمِمَّا) یُوۡقِدُوۡنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابو بکرؒ تاء خطاب سے تُوۡقِدُوۡنَ اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ جُفَآءً میں وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں (ک) الۡاَمۡثَالَ لِلَّذِیۡنَ ... لِرَبِّهِمُ الۡحُسۡنٰی کو بصریؒ ھا اور میم کے کسرہ سے اور حمزہؒ و کسائیؒ

Marfat.com

دونوں کے ضمہ سے۔ اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔
وَمَاْوٰىهُمْ میں سوسیؒ اور وَ بِئْسَ میں ورشؒ و سوسیؒ ابدال کرتے ہیں (امالہ)
اُنْثٰى۔ اور الْحُسْنٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔
بِمِقْدَارٍ۔ بِالنَّهَارِ۔ الْكٰفِرِيْنَ۔ اور النَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ
امالہ ورشؒ تقلیل۔ الْاَعْمٰى اور وَمَاْوٰىهُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور
ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۲ ۸

ورشؒ کے لئے اَنْ يُّوْصَلَ (میں دوجگہ) الصَّلٰوةَ۔ اور صَلَحَ
میں تغلیظ۔ سِرًّا میں ترقیق اور الْاٰخِرَةِ میں نقل و مد بدل اور ترقیق۔
عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ (تنبیہ) الْحَقُّ كَمَنْ
میں ادغام ممنوع ہے۔ (امالہ) اَعْمٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
تقلیل۔ الدَّارِ میں (تین جگہ) بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ عُقْبَى
(الدَّارِ) میں (دوجگہ) بشرط وقف اور الدُّنْيَا میں (دوجگہ) حمزہؒ و کسائیؒ
امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۳ ۹

مَنْ اَنَابَ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ
اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے (ک) الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى۔ مَاٰبِ میں وقفاً
حمزہؒ تسہیل کرتے ہیں۔ ورشؒ کا مد بدل جلی ہے۔ عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ کو بصریؒ
ھا اور میم کے کسرہ سے۔ حمزہؒ و کسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ
اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ قُرْءَانًا میں مکیؒ کی نقل۔ اور سُيِّرَتْ
میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے (ک) كُلِّمَ بِهِ

Marfat.com

اَفَلَمۡ يَايۡـَٔسِ کو بزیؒ بخلاف یاء مضارع کے بعد الف اور پھر یاء مفتوحہ سے ہمزہ کے بغیر یَايۡسِ اور باقی یا کے بعد یاء ساکنہ اور پھر ہمزہ مفتوحہ سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ یہی بزیؒ کی دوسری وجہ ہے۔ رسم بالف ہے۔ يَايۡـَٔسِ میں ورشؒ کا طول و توسط اور يَاۡتِيَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے (امالہ) طُوۡبٰى اور الۡمَوۡتٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ لَهَدَى النَّاسَ) میں بشرط وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور دَارِهِمۡ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۴ ۱۰

وَلَقَدِ اسۡتُهۡزِئَ کو وصلاً حرمیؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ دال کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ ابتدا باجماع ہمزہ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔ اَخَذۡتُهُمۡ میں مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ شُرَكَآءَ میں وقفاً ہشامؒ وحمزہؒ کے لئے ابدال کی وجوہ ثلاثہ صحیح ہیں۔ بَلۡ زُيِّنَ میں ہشامؒ وکسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) زُيِّنَ لِلَّذِيۡنَ وَصُدُّوۡا کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ صاد کے فتح سے وَصَدُّوۡا (معروف) اور باقی ضمہ سے (مجہول) پڑھتے ہیں۔ هَادٍ اور وَاقٍ پر (دوجگہ) مکیؒ یا سے وقف کرتے ہیں۔ ورشؒ کے لئے الۡاٰخِرَةِ میں نقل۔ مدبدل اور ترقیق۔ يُّنۡكِرُ میں ترقیق۔ الۡاَنۡهٰرُ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔ اُكُلُهَا کو حرمیؒ اور بصریؒ کاف کے اسکان سے اُكۡلُهَا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ مَاٰبِ میں وقفاً حمزہؒ تسہیل کرتے ہیں۔ (ک) الۡعِلۡمِ مَا

Marfat.com

(امالہ) الدُّنیا ۔ عُقبی (الَّذین) اور وعُقبی (الکٰفرین) دونوں میں بشرطِ وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ الکٰفرین میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور جآءک میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۵ ۱۱

اَن یَّاتِیَ اور نَاتِی میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔

وَیُثبِتُ کو مدنیؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ثاء مثلثہ کے فتح اور باء موحدہ کی تشدید سے وَیُثَبِّتُ (از تثبیتٌ) اور باقی ثا کے اسکان اور با کی تخفیف سے (از اثباتٌ) پڑھتے ہیں۔ مِن اَطرافِھا میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ۔ وَھُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا جلی ہے۔ (ک) یعلم ما (وسیعلم) الکُفّٰرُ کو حرمیؒ اور بصریؒ کاف کے فتح۔ اس کے بعد الف کے اثبات اور فا کی تخفیف وکسرہ سے الکٰفِرُ (بافراد) اور باقی کاف کے ضمہ اس کے بعد فاء مشددہ مفتوحہ اور الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ الکٰفر میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ (ک)....

الکٰفر لِمَن (امالہ) وذُرِّیَّۃً میں کسائیؒ۔ عُقبی (الدّار) میں بشرط وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ الدّار میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اور کفی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۶ ۱۲

اس سورۃ میں صرف ایک یا المُتعالِ ی میں زائدہ ہے جس کا

Marfat.com

مکی حالین میں اثبات کرتے ہیں۔ ادغام کبیر تیرہ ۱۳ ہیں (مثلین کے ۶۔ متقاربین کے ۷) اور صغیر جائز مختلف فیہ چار ۴ ہیں۔

(الموسوم) تُرٰبًا بحذف الف اور لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ میں لفظ كِتَاب باثبات الف اور يَمْحُوا واو اور الف کے اثبات سے مرسوم تھا

سُورَۂ ابراہیم علیہ السلام

مکیہ ہے (حضرت ابن عباس رض آیات ۲۸ و ۲۹ کو مدنیہ کہتے ہیں) اور اس کی آیتیں بصری ۵۱۔ کوفی ۵۲۔ حجازی ۵۴۔ اور شامی ۵۵ ہیں۔ انچاس ۴۹ جگہ اجماع۔ اور ساتھ[1] جگہ اختلاف ہے ۱-۲ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ پر (دو جگہ) حجازی اور شامی ۳ وَعَادٍ وَّثَمُوْدَ پر حجازی اور بصری ۴ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ پر کوفی۔ شامی اور مدنی اول ۵ ..... وَفَرْعُهَا فِى السَّمَآءِ پر غیر مدنی اول ۶ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ .. وَالنَّهَارَ پر غیر بصری اور ۷ عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ پر شامی آیت ہے۔

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا سے وَمَا فِى الْاَرْضِ تک وجوہ صحیحہ بین السور تین تین سو باون ۳۵۲ ہیں[2]۔ قالونؒ نوے ۹۰۔ بزیؒ تیس ۳۰۔ قنبلؒ

---

[1] ان اختلافی مقامات میں سے بصری دو ۲۔ کوفی تین ۳۔ حجازی پانچ ۵ اور شامی چھ ۶ جگہ آیت شمار کرتے ہیں۔ ۱۲

[2] ۱-۳۶ قالونؒ کے لئے صلہ کے ساتھ الْكِتٰبِ کے طول۔ توسط۔ اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہی وجہ اور روم و وصل۔ اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ صلہ کا قصر و مد ان دونوں پر فِى الْاَرْضِ میں سکون و روم ۳۷-۵۶ الْكِتٰبِ کے روم پر (باقی بر صفحہ آئندہ)

تینں ۳۰ حفص تینں ۳۰ ورشؒ اسّی ۸۰ (بسم اللہ پر ۶۰ ترک پر ۲۰) ابوبکرؒ تینں ۳۰ بصریؒ دنل شامیؒ دنل خلفؒ آٹھ ۸ خلادؒ چار ۴ اور کسائیؒ تینں ۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

صِرَاطِ کو خلفؒ اشمام بالزا سے۔ قنبلؒ سین سے اور باقی صاد سے پڑھتے ہیں۔

(الۡعَزِیۡزِ الۡحَمِیۡدِ ۝ اللّٰہِ الَّذِیۡ) کو مدنیؒ اور شامیؒ حالین میں اسم جلالہ کی ھا کے رفع سے اَللّٰہُ الَّذِیۡ اور باقی ہر حال میں ھا کے خفض سے پڑھتے ہیں۔ رفع والوں کے لئے الۡحَمِیۡدِ پر جو باجماع رأس آیت ہے وقف اولیٰ ہے۔ الۡاَرۡضِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ الۡاٰخِرَۃِ میں ورشؒ کی نقل۔ مدبدل اور ترقیق۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) الرَّحِیۡمِ کی وجوہ خمسہ ان میں سے ہر ایک پر صلہ کا قصر و مد اور ان دونوں پر فِی الۡاَرۡضِ میں سکون و روم ۵۷-۶۰ وصل کل پر صلہ کے قصر و مد کے ساتھ فِی الۡاَرۡضِ میں سکون و روم پڑھو۔ اور مد کے بعد ہر وجہ میں بزیؒ کو ھاء کنایہ کے صلہ سے اور قنبلؒ کو سِرَاطِ بالسین سے لوٹاؤ۔ قالونؒ کے لئے بے صلہ کے ساتھ اُسی طرح تینں ۳ وجوہ پڑھو اور ہر وجہ میں حفصؒ کو اسم جلالہ کی ھا کے خفض سے۔ ورشؒ کو آسرا کی تقلیل۔ نقل۔ صلہ اور اسم جلالہ کی ھا کے رفع سے۔ اور ابوبکرؒ کو امالہ محضہ عدم نقل وغیرہ اور اسم جلالہ کی ھا کے خفض سے لوٹاؤ۔ ۱-۱۰ ورشؒ کے لئے ترک پر الۡکِتٰبِ کی وجوہ خمسہ میں سے ہر ایک پر تقلیل و نقل وغیرہ کے ساتھ فِی الۡاَرۡضِ میں سکون و روم پڑھو۔ اور ہر وجہ میں بصریؒ کو امالہ محضہ۔ عدم نقل وغیرہ اور ھا کے خفض سے اور شامیؒ کو ھا کے رفع سے لوٹاؤ ورشؒ کے لئے کَفٰی کی تقلیل پر اُسی طرح بسم اللہ کے ساتھ تینں ۳ اور ترک پر دنل وجوہ پڑھو۔ خلفؒ کے لئے امالہ محضہ۔ وصل۔ اشمام بالزا۔ اور ساکن منفصل کے سکتہ اور عدم سکتہ میں سے ہر ایک پر فِی الۡاَرۡضِ میں نقل و سکتہ بسکون و روم پڑھو۔ اور خلادؒ کو منفصل کے عدم سکتہ پر صاد خالص سے لوٹاؤ۔ کسائیؒ کے لئے بسم اللہ پر قالونؒ کے بے صلہ کے مانند تینں ۳ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔

اہل ضرب یہاں ۶۸۰ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

کا سکتہ جلی ہے (ک) لِیُبَیِّنَ لَھُمْ ۔ یَشَآءُ میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی۔
وَھُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا ظاہر ہے۔ (ک) وَیَسْتَحْیُوْنَ
نِسَآءَکُمْ ۔ نِسَآءَکُمْ میں حمزہؒ وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔
(امالہ) الٓرٰ میں بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل ....
لِلْکٰفِرِیْنَ اور صَبَّارٍ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ۔ ورشؒ تقلیل۔ الدُّنْیَا
اور مُوْسٰی میں (دوجگہ) حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اور
اَنْجٰکُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ۔ ع

ع ۱ ۱۳

وَاِذْ تَاَذَّنَ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک)
تَاَذَّنَ رَبُّکُمْ ۔ یَاْتِکُمْ ۔ فَاْتُوْنَا ۔ نَاْتِیَکُمْ اور اَلْمُؤْمِنُوْنَ میں
ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے۔ رُسُلُھُمْ کو (تین جگہ) اور سُبُلَنَا کو
بصریؒ سین و با کے اسکان سے رُسْلُھُمْ اور سُبْلَنَا اور باقی ضمہ سے پڑھتے
ہیں۔ وَالْاَرْضِ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ۔ لِیَغْفِرَ
وَیُؤَخِّرَکُمْ اور وَلَنَصْبِرَنَّ میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے۔ (ک) لِیَغْفِرَ
لَکُمْ ۔ وَیُؤَخِّرَکُمْ میں ورشؒ واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں (امالہ) ...
مُوْسٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ جَآءَتْھُمْ
میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ مُسَمًّی میں وقفاً اور ھٰذَا میں حمزہؒ و کسائیؒ
امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ۔ ع

ع ۲ ۱۴

لِرُسُلِھِمْ کو بصریؒ سین کے اسکان سے لِرُسْلِھِمْ اور باقی
ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ اِلَیْھِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ وَعِیْدِیْ

Marfat.com

ہیں ورشؒ وصلاً اثبات یا کرتے ہیں۔ وَيَاْتِيْهِ اور وَيَاْتِ ہیں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ (تنبیہ) بِمُصْرِخِيَّ میں یا کی تشدید پر اجماع ہے۔

الرِّيٰحُ کو مدنیؒ یا کے فتح اور اس کے بعد الف جمع کے اثبات سے الرِّيْحُ اور باقی یا کے اسکان سے الف کے بغیر (بافراد) پڑھتے ہیں۔ لَا يَقْدِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق۔ اور شَيْءٍ میں (دونوں جگہ) ورشؒ کا طول و توسط۔ اور وقفاً ہشامؒ و حمزہؒ کی نقل اور ادغام ظاہر ہیں۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کو حمزہؒ اور کسائیؒ خا کے بعد اثبات الف لام کے کسرہ اور قاف کے رفع سے (اسم فاعل مضاف) اور دونوں اسموں کے خفض سے خَالِقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور باقی خَلَقَ الف کے بغیر لام و قاف کے فتح سے (ماضی) اور دونوں اسموں کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ (السَّمٰوٰتِ کا نصب کسرہ سے ادا ہوتا ہے)، اِنْ يَّشَاْ ابدال سے مستثنیٰ ہے (امالہ) فَاَوْحٰى - وَيُسْقٰى اور هٰذَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل - خَافَ - وَخَافَ اور وَخَابَ میں حمزہؒ اور جَبَّارٍ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۳ ۱۵

فَاَخْلَفْتُكُمْ میں حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ لِیَ (عَلَيْكُمْ) کی یا کو حفصؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔

بِمُصْرِخِيَّ کو حمزہؒ (بلغت بنی یربوع) یاء تحتانیہ کے کسرہ سے بِمُصْرِخِيِّ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ اَشْرَكْتُمُوْنِ يْ (جلد ا ص ۲۶۹) میں بصریؒ وصلاً اثبات یا کرتے ہیں۔ عَذَابٌ اَلِيْمٌ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور

Marfat.com

خلفؒ کا سکتہ جلی ہیں۔ (ک) الصّٰلحٰتِ جَنّٰتٍ۔ (تنبیہ) باذنِ ربِّھم
میں ادغام ممنوع ہے۔ تؤتی میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال بیّن ہے۔ اُکُلَھا کو
حرمیؒ اور بصریؒ کاف کے اسکان سے اُکْلَھا۔ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک)
الامثال للنّاسِ۔ خبیثۃِ نِ اجتثّت کو وصلاً ابن ذکوانؒ بخلاف حرمیؒ
ہشامؒ اور کسائیؒ نون تنوین کے ضمہ سے۔ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ یہی ابن
ذکوانؒ کی دوسری وجہ ہے۔ اور ابتداء باجماع ہمزۂ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔ الاٰخرۃِ
میں ورشؒ کی نقل۔ مد بدل اور ترقیق۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ۔ اور ما یشآءُ
میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں۔ ما یشآءُ اَلَمْ میں وصلاً حرمیؒ اور
بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں (امالہ) للنّاسِ میں دوریؒ
قرارِ میں بصریؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ وحمزہؒ تقلیل۔ الدّنیا میں حمزہؒ وکسائیؒ
امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اور الاٰخرۃِ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں ع ۱۴ ع ۱۶
یصلونھا اور الصّلوٰۃَ میں ورشؒ کی تغلیظ۔ وبئس اور
یاتی میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔

لیُضِلّوا کو مکیؒ اور بصریؒ یا کے فتح سے لِیَضِلّوا (از مجرد)
اور باقی ضمہ سے (از مزید)۔ لِعبادِیَ الّذین کی یا کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور عاصمؒ
مفتوح پڑھتے ہیں۔ باقی حضرات کے لئے وصلاً یا ساقط ہوجاتی ہے۔ (ک)
یاتیَ یومٌ

لا بیعٌ فیہِ ولا خِلٰلٌ کو مکیؒ اور بصریؒ عین ولام کے فتح سے
تنوین کے بغیر لا بیعَ فیہِ ولا خِلٰلَ اور باقی تنوین ورفع سے پڑھتے

ع فیہِ میں مکیؒ کے لئے صلہ بھی ہے۔ ۱۲ ط۔

Marfat.com

ہیں۔ (ک) وَسَخَّرَ لَكُمُ (چار جگہ) بامر ہ میں وقفاً حمزہؒ یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں۔ الْأَنْهٰرَ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ نیز حمزہؒ کے لئے وقفاً دَآئِبَيْنِ میں مد و قصر کے ساتھ۔ اور سَأَلْتُمُوْهُ میں تسہیل جلی ہے (امالہ) الْبَوَارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ و حمزہؒ تقلیل۔ النَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اور وَ اٰتٰكُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۱۷

قَالَ اِبْرٰهِيْمُ کو ہشامؒ ھا کے فتح اور الف سے اور باقی ھا کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ الْأَصْنَامَ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ۔ اور كَثِيْرًا میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ اِنِّيْ اَسْكَنْتُ کی یا کو حرمیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ الصَّلٰوةَ اور الصَّلٰوةِ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔

اَفْـِٕدَةً کو ہشامؒ بخلاف ہمزہ کے بعد یاء ساکنہ زیادہ کر کے (مُشْبعین کے لغت پر) اَفْـِٕدَةً (اَفْئِيْدَةً) اور باقی یا کے بغیر پڑھتے ہیں۔ یہی ہشامؒ کی دوسری وجہ ہے۔ رسم باجماع یا کے بغیر ہے۔ یا لکھنی خطا ہے۔ اِلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے۔ (ک) تَعْلَمُ مَا۔ شَيْءٍ میں ورشؒ کا طول

ل۔ یہ مُشبعین کا اظہار ہمزہ کے لئے مشہور لُغت ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ خلاف قیاس وُفود کی جمع ہے۔ حلوانیؒ سے باجماع طرق بالیا مروی ہے۔ اور داجونیؒ کے اکثر طرق سے یا کے بغیر منقول ہے۔ علامہ دانیؒ نے صرف یا سے بیان کیا ہے۔ ہشامؒ سے احمد بن محمد بکراویؒ کی اور ابن عامرؒ سے عباس بن ولیدؒ وغیرہ کی بھی یہی روایت ہے۔ ۱۲

ع۔ مسودہ میں یہ مقام غیر واضح ہے نشر سے اس کو مکمل کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔ ۱۲ ط

Marfat.com

وتوسطاور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ السَّمَآءِ۔ الدُّعَآءِ
اور دُعَآءِ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی اور وَ اِسْحٰقَ میں وقفاً حمزہؒ کی بخلاف تسہیل
جلی ہے۔ دُعَآءِیْ میں ورشؒ۔ بصریؒ اور حمزہؒ وصلاً اور بزیؒ حالین میں
اثبات یا کرتے ہیں۔ ورشؒ کے لئے حسب قاعدہ مد بدل ہوتا ہے۔ قنبلؒ کے لئے
اثبات ہمارے طرق سے نہیں ہے۔ اغْفِرْ لِیْ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام
کرتے ہیں۔ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال بیّن ہے۔ (امالہ) النَّاسِ
میں (دو جگہ) دوریؒ۔ عَصَانِیْ میں کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور یَخْفٰی
میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۶ ۱۸

وَ لَا تَحْسَبَنَّ اور فَلَا تَحْسَبَنَّ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ سین کے کسرہ سے
اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ یُؤَخِّرُهُمْ میں ورشؒ کا واو مفتوحہ سے ابدال اور
ترقیق۔ اِلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ هَوَآءٌ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ
خمسہ وقفی۔ اور یَاْتِیَهُمْ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ یَاْتِیْهِمُ
الْعَذَابُ کو بصریؒ ھا اور میم کے کسرہ سے حمزہؒ اور کسائیؒ دونوں کے ضمہ
سے اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ ظَلَمُوْا میں (دو جگہ)
ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔ (ک) وَتَبَیَّنَ لَکُمْ۔ اور کَیْفَ فَعَلْنَا۔۔۔۔
الْاَمْثَالَ۔ فِی الْاَصْفَادِ۔ اور اُولُوا الْاَلْبَابِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً
حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں۔

لِتَزُوْلَ کو کسائیؒ پہلے لام کے فتح اور آخری لام کے رفع سے۔
لَتَزُوْلُ اور باقی لام اول کے کسرہ اور لام متطرفہ کے فتح سے پڑھتے

ہیں۔ غَیۡ اور قَطِرَانٍ میں ورشؒ کی ترقیق چلی ہے۔ رک) الاصفاد سرابیلھم اور النار لیجزی (امالہ) القَھَّارِ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ وحمزہؒ تقلیل۔ وَتَرَی (الۡمُجۡرِمِیۡنَ) میں وصلاً سوسیؒ بخلاف اور بحالت وقف بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ وَتَغۡشٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ.. ورشؒ بخلاف تقلیل اور لِلنَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱۹

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی اور زائدہ تین تین ہیں۔ ۱ لِیَ (عَلَیۡکُمۡ) میں حفصؒ ۲ لِعِبَادِیَ (الَّذِیۡنَ) میں حرمیؒ، بصریؒ اور عاصمؒ اور ۳ اِنِّیۡٓ (اَسۡکَنۡتُ) میں حرمیؒ اور بصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں..... ۱ وَعِیۡدِیۡ میں ورشؒ وصلاً ۲ اَشۡرَکۡتُمُوۡنِیۡ میں بصریؒ اور ۳ دُعَآءِیۡ میں ورشؒ۔ بصریؒ اور حمزہؒ وصلاً اور بزیؒ حالین میں اثبات یا کرتے ہیں۔ ادغام کبیر سولہ ۱۶ (مثلین کے ۵۔ متقاربین کے ۱۱) اور صغیر جائز مختلف فیہ دو ہیں۔

(المرسوم) بِاَیّٰمِ بعض مصاحف میں یائین سے بِاَیِّیۡمِ اور اکثر میں بالف۔ نَبَؤُا میں فتح کے بعد اور الضُّعَفٰٓؤُا میں الف کے بعد ہمزہ متطرفہ مضمومہ بصورت واو اور اس کے بعد الف زائدہ مرسوم تھا۔

سُورۃ حجر

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بلاخلاف ۹۹ ہیں۔

ھٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ سے مُّبِیۡنٍ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین چار سو چونتیس ۴۳۴ ہیں۔ قالونؒ بہتر ۷۲۔ مکیؒ چھتیس ۳۶۔ سوسیؒ چودہ ۱۴

۱؎ ۱-۱۸ قالونؒ کے لئے منفصل کے قصر پر اُولُوا الۡاَلۡبَابِ کا طول (باقی برصفحہ آیندہ)
(باقی برصفحہ آیندہ)

ورشؒ اکیاون ۱۵ پچاس (بسم اللہ پہ ۱۰۸ - ترک پر ۴۲) خلادؒ آٹھ ۸ - خلفؒ چار ۴ - شامیؒ چودہ ۱۴ - کسائیؒ - ابو بکرؒ اور حفصؒ چھتیس ۳۶ چھتیس ۳۶ چھتیس ۳۶ اور دوریؒ اٹھائیس ۲۸

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَقُرْءَانٍ میں مکیؒ نقل کرتے ہیں۔

رُبَمَا کو مکیؒ - بصریؒ - شامیؒ - حمزہؒ اور کسائیؒ باء موحدہ کی تشدید سے رُبَّمَا اور مدنیؒ و عاصمؒ تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ یَأْكُلُوا - یَسْتَأْخِرُوْنَ تَأْتِیْنَا - یَأْتِیْهِمْ اور لَا یُؤْمِنُوْنَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے وَیُلْهِهِمُ الْاَمَلُ کو بصریؒ ھا اور میم کے کسرہ سے - حمزہؒ و کسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ یَسْتَأْخِرُوْنَ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) توسط اور قصر - اور انمیں سے ہر ایک پر الرَّحِیْم میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک پر مُبِیْن میں وہ ہی وجہ اور روم۔ ۱۹-۲۴ الْاَلْبَاب کے روم پر الرَّحِیْم کی وجوہ ثلاثہ اور انمیں سے ہر ایک پر مُبِیْن میں وہ ہی وجہ اور روم ۲۵-۳۶ الْاَلْبَاب کے روم پر الرَّحِیْم کا روم و وصل - ان دونوں اور وصل کل پر مُبِیْن کی وجوہ اربعہ پڑھو - اور مکیؒ کو ہر وجہ میں وَقُرْءَانٍ کی نقل سے لوٹاؤ ۱-۶ سوسیؒ کے لئے ترک پر الْاَلْبَاب کے طول - توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر مُبِیْن میں وہ ہی وجہ اور روم - اور ۷-۱۴ الْاَلْبَاب کے روم و وصل پر وجوہ اربعہ پڑھو - قالونؒ کے لئے منفصل کے مد پر وہ ہی چھتیس ۳۶ وجوہ - ورشؒ کے لئے پانچ الفی مد کے ساتھ بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند چھتیس ۳۶ اور ترک پر سوسیؒ کی طرح چودہ ۱۴ وجوہ پڑھو اور ہر وجہ میں مد بدل کی وجوہ ثلاثہ ادا کرو - خلادؒ کے لئے لام تعریف کے سکتہ اور عدم سکتہ پر وصل کے ساتھ مُبِیْن کی وجوہ اربعہ اور خلفؒ کے لئے ادغام کامل اور لام تعریف کے سکتہ پر وجوہ اربعہ پڑھو - شامیؒ کو تین الفی مد سے .. سوسیؒ کی طرح - کسائیؒ کو اور پھر ابو بکرؒ کو مد اور امالہ سے قالونؒ کے مانند پڑھو اور پھر ہر وجہ میں حفصؒ کو فتح سے لوٹاؤ - دوریؒ کے لئے لِلنَّاسِ کے امالہ کے ساتھ منفصل کے قصر و مد پر سوسیؒ کی طرح چودہ ۱۴ چودہ ۱۴ وجوہ پڑھو - وَاللّٰهُ اَعْلَمُ - اہل ضرب یہاں ۱۰۵۶ وجوہ کہتے ہیں ۱۲-

جزء چہاردہم

Marfat.com

الذِّكْرُ۔ الذِّكْرَ اور سُكِّرَتْ میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے۔
مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ میں حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ فعل کو تَنَزَّلُ
تاء تانیث اور زا کے فتح سے (بصیغۂ مؤنث معروف) اور اسم کو تا کے رفع
سے (فاعل) مَا تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ ابوبکرؒ بھی اسی طرح مگر تاء
مضارع کے ضمہ سے (بصیغۂ مؤنث مجہول اور اسم کو قائم مقام فاعل قرار دیکر)
مَا تُنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ اور باقی فعل کو نون عظمت کے ضمہ اور زا کے
کسرہ سے (بصیغۂ متکلم معلوم) اور اسم کو تا کے نصب سے (مفعول) اور بزیؒ وصلاً
تا کی تشدید سے بمد لازم مَآ تَّنَزَّلُ اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں (ک) نَحْنُ
نَزَّلْنَا۔ الْاَوَّلِيْنَ میں (دوجگہ) ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ
يَسْتَهْزِءُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ کی تسہیل کالواو ابدال بیاء مضمومہ۔ اور زا کو
ضمہ دے کر ہمزہ کا حذف۔ اور ورشؒ کا مد بدل جلی ہے خَلَتْ سُنَّةُ میں
بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے
سُكِّرَتْ کو مکیؒ کاف کی تخفیف سے سُكِرَتْ اور باقی
تشدید سے پڑھتے ہیں۔ بَلْ نَّحْنُ میں کسائیؒ ادغام کرتے ہیں (امالہ) الٓرٰ میں
بصریؒ، شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۱
وَلَقَدْ جَّعَلْنَا میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ کا ادغام۔ شَيْءٍ میں
(دوجگہ) ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔
(تنبیہ) مَعَايِشَ باجماع یا سے ہے ہمزہ پڑھنا لحن ہے خَزَآئِنُهٗ
میں وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) وَمَا نُنَزِّلُهٗ میں

تمام قراء نون کے فتح اور زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔
الرّیٰح کو حمزہؒ یاء ساکنہ سے الف کے بغیر الرّیح (بافراد)
اور باقی یا کے فتح اور الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ فَاَسْقَیْنٰکُمُوْہُ میں
حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں (ک) لَنَحْنُ نُحْیِ۔ الْمُسْتَاْخِرِیْنَ
۲ع۲ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ ع
(ک) قَالَ رَبُّکَ۔ اور قَالَ لَمْ اور قَالَ رَبِّ (دوجگہ) (تنبیہ)
رَبِّ بِمَا اور لَاُزَیِّنَنَّ لَھُمْ میں ادغام ممنوع ہے۔
الْمُخْلَصِیْنَ کو مکیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ لام کے کسرہ سے۔۔۔
الْمُخْلِصِیْنَ (اسم فاعل) اور باقی فتح سے (اسم مفعول) پڑھتے ہیں
صِرَاطٌ کو خلفؒ اشمام بالزا سے۔ قنبلؒ سین سے اور باقی صاد سے پڑھتے ہیں،
عَلَیْھِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔
جُزْءٌ کو ابوبکرؒ زا کے ضمہ سے جُزُءٌ اور باقی اسکان سے پڑھتے
ہیں (امالہ) نَّارِ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور اٰلِی میں حمزہؒ وکسائیؒ
۳ع۳ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع
وَعُیُوْنٍ کو مکیؒ۔ ابن ذکوانؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ عین کے کسرہ سے
وَعِیُوْنٍ اور باقی ضمہ سے وَعُیُوْنٍ اُدْخُلُوْھَا کو وصلاً حرمیؒ ہشامؒ۔ اور
کسائیؒ نون تنوین کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور ابتدا سب کے نزدیک
ہمزۂ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔ بِسَلٰمٍ اٰمِنِیْنَ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً
حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے (ک) بِمُخْرَجِیْنَ نَبِّیْ ع۔

Marfat.com

(تنبیہ) نَبِّئْ اور وَنَبِّئْهُمْ ابدال سے مستثنیٰ ہیں۔ عِبَادِيْ (اَنِّيْ) اور..
اَنِّيْ (اَنَا) کی یا کو حرمیؒ وبصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ الْاَلِيْمُ میں ورشؒ کی نقل اور
وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں۔ اِذْ دَخَلُوْا میں بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور..
کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

تُبَشِّرُكَ کو حمزہؒ نون کے فتح باءِ موحدہ کے اسکان اور شین کی..
تخفیف اور ضمہ سے نَبْشُرُكَ اور باقی نون کے ضمہ۔ باءِ موحدہ کے فتح اور
شین کی تشدید وکسرہ سے پڑھتے ہیں۔ نُبَشِّرُكَ اور تُبَشِّرُوْنِ میں ورشؒ
کی ترقیق جلی ہے۔

تُبَشِّرُوْنَ کو مدنیؒ (نون اعرابی اور نون وقایہ میں سے ایک نون..
اور یاءِ اضافت کو حذف کرکے) ایک نون مخففہ مکسورہ سے تُبَشِّرُوْنِ مکیؒ (نون
اعرابی کا نون وقایہ میں ادغام اور یاءِ اضافت کو حذف کرکے) نون مشددہ مکسورہ سے
بمد لازم تُبَشِّرُوْنِّ اور باقی (نون وقایہ اور یاءِ اضافت کے بغیر) نون
اعرابی مخففہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ وقفاً مکیؒ کے لئے سکون وروم میں صرف مد ہو گا۔
کیونکہ تشدید کا اظہار حالین میں واجب ہے۔ اور باقی حضرات کے لئے وجوہ ثلاثہ
اور مدنیؒ کے لئے روم بقصر بھی جائز ہے۔ کلمہ ہٰذا میں تاءِ فوقانیہ کے ضمہ۔ باءِ موحدہ
کے فتح اور شین کی تشدید وکسرہ پر اجماع ہے۔

يَقْنَطُ کو بصریؒ اور کسائیؒ نون کے کسرہ سے يَقْنِطُ اور باقی فتح سے
پڑھتے ہیں۔ (ک) اٰلَ لُوْطٍ

لَمُنَجُّوْهُمْ کو حمزہؒ اور کسائیؒ نون کے اسکان اور جیم کی تخفیف سے

Marfat.com

لَمُنَجُّوْهُمْ اور باقی نون کے فتح اور جیم کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔
قَدَّرْنَا کو ابوبکرؒ دال کی تخفیف سے قَدَرْنَا اور باقی تشدید سے

ع ۴ پڑھتے ہیں۔ ع

جَآءَ اٰلَ اور وَجَآءَ اَهْلُ کو قالونؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزۂ اُولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد۔ ورشؒ و قنبلؒ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل سے اور نیز اس کے ابدال سے پڑھتے ہیں۔ بحالت ابدال دونوں کے لئے اٰلَ میں مد و قصر۔ اور اَهْلُ میں مد لازم ہوتا ہے۔ اور بحالت تسہیل ورشؒ کے لئے اٰل میں مد بدل کی وجوہ ثلاثہ صحیح ہیں۔ (ک) اٰلَ لُوْطٍ۔ جِئْنٰكَ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ (تنبیہ) وَاٰتَيْنٰكَ باجماع ہمزۂ مفتوحہ سے الف کے بغیر ہے۔

فَاَسْرِ کو حرمیؒ ہمزۂ وصلیہ سے جو درج کلام میں ساقط ہو جاتا ہے۔۔
فَاَسْرِ اور باقی ہمزۂ قطعیہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں (ک) حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ۔ تُؤْمَرُوْنَ اور لِلْمُؤْمِنِيْنَ میں ورشؒ و سوسیؒ اور وقفاً حمزہؒ کا ابدال۔ دابر اور يَسْتَبْشِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے۔ بَنٰتِيْٓ اِنْ کی یا کو مدنیؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے (تنبیہ) یہاں الْاَيْكَةِ باجماع ہمزۂ وصلیہ۔ لام تعریف اور اس کے بعد ہمزۂ قطعیہ مفتوحہ سے ہے

ع ۵ (امالہ) جَآءَ اور وَجَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

بُيُوْتًا کو قالونؒ۔ مکیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ با کے کسرہ سے۔ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ اور اِلٰهًا اٰخَرَ میں ورشؒ کی نقل اور مد بدل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ۔ وَالْقُرْاٰنَ اور

Marfat.com

الْقُرْءَانِ میں مکیؒ کی نقل۔ عَلَیْهِمُ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ لِلْمُؤْمِنِیْنَ
تُؤْمَرُ اور یَأْتِیَکَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے۔ اِنِّیْ (اَنَا) کی یا کو
حرمیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ النَّذِیْرُ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ فَاصْدَعْ
کو حمزہؒ اور کسائیؒ اشمام بالزا سے اور باقی صاد سے پڑھتے ہیں (امالہ) اَغْنٰی میں
حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۶

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی چار ہیں ۱ عِبَادِیْ ۲ اِنِّیْ (اَنَا)
اور ۳ اِنِّیْ (اَنَا) میں حرمیؒ اور بصریؒ ۴ اور بَنٰتِیْ (اِنْ) میں مدنیؒ یا کو۔۔
مفتوح پڑھتے ہیں۔ ادغام کبیر دس ہیں (مثلین کے ۶ متقاربین کے ۴) اور صغیر
جائز مختلف فیہ چار ہیں۔

(المرسوم) اِلَّا وَلَهَا کِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ میں لفظ کِتاب بالف
مرسوم تھا۔

سورۃ نحل

جمہور کے نزدیک مکیہ ہے مگر آیات ۱۲۶ تا ۱۲۸ مدنیہ
ہیں اور اس کی آیتیں باجماع ۱۲۸ ہیں۔

وَاعْبُدْ رَبَّکَ سے فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین سات
سو تین ہیں[۱]۔ قالونؒ مع مکیؒ ایک سو اڑسٹھ ۱۶۸۔ عاصمؒ چوراسی ۸۴۔ کسائیؒ چوراسی ۸۴۔

---

[۱] ۱ تا ۵۴ قالونؒ کے لئے اَلْیَقِیْنُ کے طول۔ توسط اور قصر بالسکون میں سے ہر ایک پر
الرَّحِیْم میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل۔ اور انمیں سے ہر ایک پر منفصل کا قصر و مد ان دونوں پر
فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ میں سکون واشمام کے ساتھ وہ ہی وجہ اور روم ۵۵-۱۰۸ اَلْیَقِیْنُ کے اشمام
کی وجوہ ثلاثہ پر یہی ۵۴ وجوہ ۱۰۹-۱۲۶ اَلْیَقِیْنُ کے روم پر پہلے الرَّحِیْم کا طول۔ توسط اور قصر
بالسکون ان تینوں پر منفصل کا قصر و مد۔ ان دونوں پر فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ میں سکون (باقی بر صفحہ آئندہ)

Marfat.com

دوریؔ چونسٹھ ۶۴۔ شامیؔ بتیس ۳۲۔ حمزہؔ سات۔ ورشؔ دو سو بتیس ۲۳۲ (بسم اللہ پر ۱۶۸۔ ترک پر ۶۴) اور سوسیؔ بتیس ۳۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يُشْرِكُوْنَ کو (دونوں جگہ) حمزہؔ اور کسائیؔ تاءِ خطاب سے تُشْرِكُوْنَ اور باقی یاءِ غیب سے۔ يُنَزِّلُ کو مکیؔ اور بصریؔ نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے يُنْزِلُ اور باقی نون کے فتح اور زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ اَنْذِرُوْا۔ اور وَالْحَمِيْرَ میں ورشؔ کی ترقیق۔ اور تَاْكُلُوْنَ میں ورشؔ و سوسیؔ اور وقفاً حمزہؔ کا ابدال۔ الْاَنْفُسِ میں ورشؔ کی نقل اور وقفاً حمزہؔ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔ لَرَءُوْفٌ کو بصریؔ۔ ابوبکرؔ۔ حمزہؔ اور کسائیؔ واو کے حذف سے لَرَءُفٌ اور باقی ہمزہ کے بعد واو ساکنہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ ورشؔ کا مدبدل جلی ہے۔ (تنبیہ) وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا میں ادغام منع ہے۔ قَصْدُ کو حمزہؔ اور کسائیؔ اشمام بالزا سے اور باقی صاد سے پڑھتے ہیں۔ جَآئِرٌ میں حمزہؔ وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) واشمام کے ساتھ وہی وجہ اور روم۔ اور پھر ۱۲۷-۱۶۸ الرَّحِيْمِ کے روم و وصل اور پھر وصل کل پر قصر و مد کے ساتھ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ کی وجوہ سبعہ پڑھو۔ قصر میں مکیؔ مندرج ہو گئے۔ مد کے بعد ہر وجہ میں عاصمؔ کو مد سے اور کسائیؔ کو امالہ سے لوٹاؤ۔ اب ۱-۱۸ دوریؔ کے لئے الْيَقِيْنُ کے طول توسط اور قصر بالسکون میں سے ہر ایک پر منفصل کا قصر و مد اور فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ میں سکون واشمام کے ساتھ وہی وجہ اور روم پھر ۱۹-۳۶ الْيَقِيْنُ کے اشمام کی وجوہ ثلاثہ پر یہی ۱۸ وجوہ اور پھر ۳۷-۶۴ روم و وصل پر قصر و مد کے ساتھ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ کی وجوہ سبعہ پڑھو۔ اور مد کے بعد ہر وجہ میں شامیؔ کو مد سے۔ اور حمزہؔ کو وصل میں امالہ سے لوٹاؤ۔ ورشؔ کے لئے ہمزہ ساکنہ کے ابدال۔۔ ذات الیا کے فتح اور تقلیل پر بسم اللہ کے ساتھ قالونؔ کے مانند ۱۶۸ اور ترک پر شامیؔ کی طرح ۶۴ وجوہ پڑھو۔ اور ترک و فتح کی ہر وجہ میں سوسیؔ کو قصر سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب یہاں ۲۰۲۳ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

ع ۲ (امالہ) اَتٰی۔ وَ تَعٰلٰی۔ تَعٰلٰی اور لَھٰذٰیکُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ
بخلاف تقلیل۔ وَزِیْنَۃً میں کسائیؒ اور شَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں ع
یُنْۢبِتُ کو ابوبکرؒ نون عظمت سے نُنْۢبِتُ اور باقی یاء غیب سے
پڑھتے ہیں (ک) وَسَخَّرَ لَکُمُ
وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌ
کو شامیؒ (بر بناء استیناف) چاروں کے رفع سے وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌ حرمیؒ۔ بصریؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ
(بر بناء عطف) چاروں کے نصب سے وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ
مُسَخَّرٰتٍ (مُسَخَّرٰتٍ کا نصب کسرہ سے ادا ہوتا ہے) اور حفصؒ
(باعتبار عطف) پہلے دو کلمات کے نصب سے اور (بلحاظ استیناف) پچھلے دونوں
کے رفع سے پڑھتے ہیں۔ الَّیْلَ وَالنَّھَارَ کے نصب پر اجماع ہے۔ (تنبیہ)
شامیؒ کے لئے وَالنَّھَارَ پر۔ اور حفصؒ کے لئے وَالْقَمَرَ پر وقف سائغ ہے۔ اور
باقی حضرات کے لئے بِاَمْرِہٖ سے قبل وقف نہیں ہے (ک) وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌ
بِاَمْرِہٖ میں وقفاً حمزہؒ کے لئے یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال۔ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُہٗ میں
ورشؒ کی نقلؒ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ۔ اور وَھُوَ میں
قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کے لئے ھا کا اسکان ظاہر ہے۔ (تنبیہ) الْبَحْرَ
لِتَاْکُلُوْا میں ادغام ممنوع ہے۔ لِتَاْکُلُوْا میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔
مَوَاخِرَ۔ تُسِرُّوْنَ اور غَیْرُ میں ورشؒ کی ترقیق بیّن ہے (ک) یَّخْلُقُ کَمَنْ
تَذَکَّرُوْنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ ذال کی تشدید سے تَذَکَّرُوْنَ

Marfat.com

اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں ۔(ک) یَعۡلَمُ مَا
(وَالَّذِيۡنَ) يَدۡعُوۡنَ کو حرمیؒ ۔ بصریؒ ۔ شامیؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ تاء
خطاب سے تَدۡعُوۡنَ اور عاصمؒ یاء غیب سے پڑھتے ہیں ۔ شَيۡـًٔا میں ورشؒ
کا طول و توسط ۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ ۔ اور اَحۡيَآءٍ میں ہشامؒ
و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں ۔ (امالہ) وَتَرَى (الۡفُلۡكَ) میں وصلاً سوسیؒ ..
بخلاف اور بحالت وقف بصریؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل ۔ وَاَلۡقٰى میں حمزہؒ و
ع ۲ / ۸ کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ۔ ع
لَا يُؤۡمِنُوۡنَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال ۔ بِالۡاٰخِرَةِ ۔ مُنۡكِرَةٌ ۔
مُسۡتَكۡبِرُوۡنَ ۔ يُسِرُّوۡنَ ۔ اَسَاطِيۡرُ ۔ اور مَا يَزِرُوۡنَ میں ورشؒ
کی ترقیق جلی ہے (ک) يَعۡلَمُ مَا ۔ قِيۡلَ میں ہشامؒ و کسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں ۔
ع ۳ / ۹ (ک) قِيۡلَ لَهُمۡ اور اَنۡزَلَ رَبُّكُمۡ (امالہ) اَوۡزَارِ میں بصریؒ و دوریؒ
امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ ع
عَلَيۡهِمُ السَّقۡفُ کو بصریؒ ھا اور میم کے کسرہ سے ۔ حمزہؒ و کسائیؒ دونوں
کے ضمہ سے ۔ اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں ۔ شُرَكَآءِيَ
الَّذِيۡنَ میں ہمارے طرق سے بزیؒ کے لئے بھی صرف[1] ہمزہ ماخوذ ہے ۔

---

[1] ۔ علامہ دانیؒ نے تیسیر میں بزیؒ کے لئے ہمزہ کے حذف سے شُرَكَایَ بھی بیان کیا ہے ۔ علامہ شاطبیؒ نے اس کی تضعیف کی ہے ۔ لیکن حق یہ ہے کہ ہمارے طرق سے اس کا کوئی علاقہ نہیں ۔ محققؒ کہتے ہیں ۔ "نقاشؒ کے طریقہ سے ترک ہمزہ بیان کرنے میں دانیؒ متفرد ہیں ۔ امام ابوالقاسم فارسیؒ اور شیخ ابوالفتحؒ، نقاشؒ کے طریقہ سے بہمزہ پڑھتے اور پڑھاتے تھے اور دونوں حضرات نے اپنی کتابوں میں صرف بہمزہ بیان کیا ہے اور علامہ کو بہمزہ ہی پڑھایا ہے ۔ البتہ علامہؒ نے امام ابوالحسنؒ سے بطریق مُضرؒ و جُندیؒ .. ترک ہمزہ پڑھا ہے" خود علامہ دانیؒ مفردات میں کہتے ہیں "عمل اثبات ہمزہ پر ہے ۔ (باقی برصفحہ آئندہ)

Marfat.com

تُشَاۤقُّوْنَ کو مدنی (نون وقایہ اور یاء اضافت کو محذوف قرار دے کر) نون کے کسرہ سے تُشَاۤقُّوْنِ اور باقی (نون وقایہ اور یاء اضافت کے بغیر) نون کے فتح سے پڑھتے ہیں۔

تَتَوَفّٰهُمُ کو (دو جگہ) حمزہ یاء تذکیر سے یَتَوَفّٰهُمُ اور باقی تاء تانیث سے پڑھتے ہیں۔ (ک) الْمَلٰۤئِكَةُ ظَالِمِیْ اور السَّلَمَ مَا۔ سُوْٓءٍ میں وقفاً ہشام وحمزہ کی نقل اور ادغام۔ فَلَبِئْسَ۔ تَاْتِیَهُمُ اور یَاْتِیَ میں ورش وسوسی کا ابدال اور وَقِیْلَ میں ہشام وکسائی کا اشمام بالضمہ جلی ہے۔

(ک) وَقِیْلَ لِلَّذِیْنَ۔ اور اَنْزَلَ رَبُّكُمْ۔ خَیْرًا۔ اور الْاٰخِرَةِ میں ورش کی ترقیق ونقل اور مد بدل ظاہر ہیں (ک) الْاَنْهٰرُ لَهُمْ۔ یَشَاۤءُوْنَ میں وقفاً حمزہ مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ورش کا مد بدل جلی ہے۔ (ک) الْمَلٰۤئِكَةُ طَیِّبِیْنَ

(اَنْ) تَاْتِیَهُمُ کو حمزہ اور کسائی یاء تذکیر سے (اَنْ) یَاْتِیَهُمُ اور باقی تاء تانیث سے پڑھتے ہیں۔ خلف کا ادغام کامل بیّن ہے۔ (ک) اَمْرُ رَبِّكَ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) میں بھی اسی طرح پڑھتا اور پڑھاتا ہوں" امام ابن شریحؒ۔ امام ابن سفیانؒ۔ علامہ مہدویؒ۔ امام ابن غلبونؒ اور امام ابوالحسنؒ وغیرہ نے بھی ترک ہمزہ بیان کیا ہے۔ لیکن یہ نہ ابوربیعہؒ کے طریقہ سے ہے اور نہ ابن الحبابؒ کے۔ سیدؒ کہتے ہیں "ہمارے طرق سے بزیؒ کے لئے ترک ہمزہ جائز نہیں" محققؒ کہتے ہیں "اس کی تخصیص نہیں اس قسم کے تمام کلمات دُعَاۤءِیْ۔ وَرَاۤءِیْ وغیرہ کو قرآن میں ہر جگہ ابن فرحؒ نے بزیؒ سے بترک ہمزہ نقل کیا ہے۔ لیکن یہ ہمارے طرق سے نہیں ہے۔ اور اگر دانیؒ اس کو نقاشؒ سے بیان نہ کرتے تو ہم اس کا ذکر بھی نہ کرتے" پھر کہتے ہیں "بزیؒ کے تمام تلامذہ اور ابن کثیرؒ کے جملہ راوی ہمزہ روایت کرتے ہیں جس کے سوا ہماری کتاب کے طرق سے کوئی وجہ جائز نہیں" ۱۲

Marfat.com

اور رَبِّكَ كَذٰلِكَ۔ ظَلَمَهُمْ میں ورشؒ کی تغلیظ۔ يَسْتَهْزِءُوْنَ۔
میں وقفاً حمزہؒ کی تسہیل کا لواو۔ ابدال بیاء مضمومہ۔ اور زا کو ضمہ دیکر ہمزہ کا حذف۔
اور ورشؒ کا مد بدل ظاہر ہے (امالہ) فَاَتَى (اللّٰهُ) میں بشرط وقف۔ وَاَتٰهُمْ
تَتَوَفّٰهُمْ میں (دوجگہ) بَلٰى اور مَثْوَى (الْمُتَكَبِّرِيْنَ) میں بشرط وقف
حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الدُّنْيَا میں حمزہؒ وکسائی امالہ ورشؒ بخلاف
اور بصریؒ تقلیل۔ حَسَنَةً میں کسائیؒ اور وَحَاقَ میں حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع
ع ۱۰ شَيْءٍ میں (دوجگہ) اور لِشَيْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط۔ اور وصلاً
خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ اور وقفاً ہشام وحمزہؒ کی نقل اور ادغام ظاہر ہیں۔
اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ کو حرمیؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ وصلاً نون کے ضمہ سے اور باقی کسرہ
سے پڑھتے ہیں۔ اور ابتداء سب کے لئے ہمزہ وصلیہ کے ضمہ سے ہوتی ہے۔ فَسِيْرُوْا
میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔

لَا يَهْدِيْ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ یا کے ضمہ دال کے فتح اور الف مبدلہ
سے لَا يُهْدٰى (مجہول) اور کوفیؒ یا کے فتح۔ دال کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے
(معروف) پڑھتے ہیں۔ مَنْ يُّضِلُّ میں یا کے ضمہ اور ضاد کے کسرہ پر اجماع ہے (ک)
لِيُبَيِّنَ لَهُمْ اور نَقُوْلَ لَهٗ
(كُنْ) فَيَكُوْنُ ۝ کو شامیؒ اور کسائیؒ نون کے نصب سے
فَيَكُوْنَ اور باقی رفع سے پڑھتے ہیں (امالہ) شَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ
هَدٰى (اللّٰهُ) میں بشرط وقف۔ هُدٰىهُمْ اور بَلٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ
ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الضَّلٰلَةُ میں کسائیؒ لَا يُهْدٰى میں ورشؒ بخلاف اور

Marfat.com

ع ۵
۱۱

النَّاسِ میں دوری اماله کرتے ہیں ۔ ع

الْاٰخِرَةِ ۔ الذِّكْرَ ۔ دٰخِرُوْنَ اور لَايَسْتَكْبِرُوْنَ
میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے ۔ (ک) اَكْبَرُلَوْ

نُوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ) کو حرمیؒ ۔ بصریؒ ۔ شامیؒ ۔ ابوبکرؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ
یاء غیب مضمومہ ۔ حا کے فتح اور الف مبدلہ سے يُّوْحٰٓى (غائب مجہول) اور
حفصؒ نون عظمت مضمومہ ۔ حا کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے (متکلم معلوم) پڑھتے ہیں
اِلَيْهِمْ میں (دو جگہ) حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے ۔ فَسْـَٔلُوْٓا کو مکیؒ اور کسائیؒ
ہمزہ کی حرکت سین پر نقل کر کے ۔ ہمزہ کے حذف سے ۔ فَسَلُوْا ۔ اور باقی سین
ساکنہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں ۔ (تنبیہ) الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ
میں ادغام منع ہے (ک) لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ ۔ بِهِمُ الْاَرْضَ کو بصریؒ ھا
اور میم کے کسرہ سے ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ دونوں کے ضمہ سے ۔ اور باقی ھا کے کسرہ اور
میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں ۔ يَاْتِيَهُمْ ۔ يَاْخُذَهُمْ میں (دو جگہ) اور ..... مَا
يُؤْمَرُوْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے ۔ لَرَءُوْفٌ کو بصریؒ ۔ ابوبکرؒ
حمزہؒ اور کسائیؒ واو کے حذف سے لَرَءُفٌ اور باقی ہمزہ کے بعد واو ساکنہ
کے اثبات سے پڑھتے ہیں ۔ ورشؒ کا مد بدل جلی ہے ۔

اَوَلَمْ يَرَوْا کو حمزہؒ اور کسائیؒ تاء خطاب سے اَوَلَمْ تَرَوْا اور باقی
یاء غیب سے پڑھتے ہیں ۔ شَيْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا ..
بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے ۔

يَتَفَيَّؤُا کو بصریؒ تاء تانیث سے تَتَفَيَّؤُا اور باقی یاء تذکیر

Marfat.com

سے پڑھتے ہیں ۔ (امالہ) الدُّنْیَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ
تقلیل ۔ حَسَنَۃً میں کسائیؒ یُوْحٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل
اور لِلنَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں ۔ ع ع ۶ ۱۲
اَفَغَیْرَ ۔ بُشِّرَ میں (دو جگہ) اور بِالْاٰخِرَۃِ میں ورشؒ کی ترقیق وغیرہ
اور تَجْئَرُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ کی نقل جلی ہے ۔ (تنبیہ) یُشْرِکُوْنَ لِیَکْفُرُوْا
وغیرہ میں ادغام ممنوع ہے ۔ (ک) لَایَعْلَمُوْنَ نَصِیْبًا ۔ اور اَلْبَنٰتِ
سُبْحٰنَہٗ ۔ ظَلَّ میں ورشؒ کی وصلاً بلا خلاف اور وقفاً بخلاف تغلیظ اور ..
وَهُوَ میں (دو جگہ) قالونؒ ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا جلی ہے (ک) الْقَوْمِ
مِّنْ ۔ لَایُؤْمِنُوْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ۔ السُّوْٓءِ[1] میں ورشؒ کا طول
وتوسط ۔ اور وقفاً ہشامؒ وحمزہؒ کی نقل اور ادغام ۔ اور الْاَعْلٰی میں ورشؒ کی نقل
اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں (امالہ) بِالْاُنْثٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ..
ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل ۔ یَتَوَارٰی میں بصریؒ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ
تقلیل ۔ اور الْاَعْلٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ۔ ع ع ۷ ۱۳
یُؤَاخِذُ ۔ اور یُؤَخِّرُهُمْ میں ورشؒ واو مفتوحہ سے ابدال کرتے
ہیں ۔ مدبدل جائز نہیں ۔ یُؤَخِّرُهُمْ اور لَایَسْتَاْخِرُوْنَ میں ورشؒ

---

[1] اگر السُّوْٓءِ پر وقف کریں تو ورشؒ کے لئے چار وجوہ صحیح ہیں ۱-۲ بِالْاٰخِرَۃِ کے قصر و توسط پر السُّوْٓءِ کا توسط اور ۳-۴ طول پر طول و توسط ۔ اور اگر الْاَعْلٰی پر وقف کریں تو چھ وجوہ صحیح ہیں ۱ بِالْاٰخِرَۃِ کے قصر اور السُّوْٓءِ کے توسط پر الْاَعْلٰی کا فتح ۲ دونوں کے توسط پر تقلیل ۳-۴ بِالْاٰخِرَۃِ کے طول اور السُّوْٓءِ کے توسط پر فتح اور تقلیل ۵-۶ دونوں کے طول پر بھی فتح اور تقلیل ۔ ۱۲

Marfat.com

کی ترقیق۔ اور لایستاخرون میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے۔ جآءَ
اجلھم کو قالونؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزۂ اولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد۔ ورشؒ و
قنبلؒ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل سے۔ اور نیز اس کے ابدال سے پڑھتے ہیں۔ ہمزہ پر مد جائز
نہیں (تنبیہ) ویجعلون للہ میں ادغام ممنوع ہے۔

مُفرطون کو مدنیؒ را کے کسرہ سے مُفرِطون (اسم فاعل) اور
باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ (ک) فزین لھم۔ فھو میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ
کا اسکان ھا جلی ہے (ک) فھو ولیھم۔ عذاب الیم میں ورشؒ کی نقل
اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے۔ (ک) لتبین
لھم۔ یؤمنون میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال بیّن ہے (امالہ) مسمّی میں وقفاً
وھدًی میں بشرط وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ جآءَ میں
ابن ذکوانؒ وحمزہؒ الحسنٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل ع ۸ ۱۴
اور فاحیا میں کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع
لعبرۃً میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے۔

نُسقیکم کو مدنیؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ نون کے فتح سے نَسقیکم
اور باقی ضمہ سے۔ بیوتا کو قالونؒ۔ مکیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ باءِ موحدہ
کے کسرہ سے اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

یعرِشون کو شامیؒ اور ابوبکرؒ را کے ضمہ سے یعرُشون اور باقی
کسرہ سے پڑھتے ہیں (ک) سبل ربک اور خلقکم۔ اور العمر لکی لا
اور یعلم بعد۔ شیئاً میں ورشؒ کا طول و توسط اور وقفاً حمزہؒ کی نقل

اور ادغام جلی ہیں (امالہ) لَعِبْرَةً میں کسائی۔ وَاَوْحٰی اور یَتَوَفّٰکُمْ میں
ع ۹ ۱۵ حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور لِلنَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں ع
سَوَآءٌ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں۔
یَجْحَدُوْنَ کو ابوبکرؒ تاء خطاب سے تَجْحَدُوْنَ اور باقی یاء..
غیب سے پڑھتے ہیں (ک) جَعَلَ لَکُمْ اور وَجَعَلَ لَکُمْ اور وَرَزَقَکُمْ
یُؤْمِنُوْنَ۔ لَاٰیٰتٍ۔ اور یَاْمُرُ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔(ک)..
وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ (تنبیہ) وَالْاَرْضِ شَیْـًٔا میں ادغام نہیں ہوتا۔
شَیْـًٔا اور شَيْءٍ میں (دوجگہ) ورشؒ کا طول وتوسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف
اور خلفؒ کا سکتہ۔ الْاَمْثَالَ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ
لَا یَقْدِرُ میں (دوجگہ) اور سِرًّا میں ورشؒ کی ترقیق۔ فَهُوَ اور وَهُوَ میں
(دوجگہ) قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا جلی ہے (ک) هُوَ وَمَنْ صِرَاطٍ
کو خلفؒ اشمام بالزا سے۔ قنبلؒ سین سے اور باقی صاد سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ)..
ع ۱۰ ۱۶ مَوْلٰىهُ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع
وَالْاَرْضِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ۔ شَيْءٍ اور
شَیْـًٔا میں ورشؒ کا طول وتوسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے
(مِنْ بُطُوْنِ) اُمَّهٰتِکُمْ کو حمزہؒ ماقبل سے وصل کی شرط پر
ہمزہ اور میم کے کسرہ سے مِنْ بُطُوْنِ اِمِّهٰتِکُمْ کسائیؒ ہمزہ کے
کسرہ اور میم کے فتح سے مِنْ بُطُوْنِ اِمَّهٰتِکُمْ اور باقی ہمزہ کے
ضمہ اور میم کے فتح سے پڑھتے ہیں۔ اور اگر اُمَّهٰتِکُمْ سے ابتدا کریں تو ہمزہ کے

Marfat.com

ضمہ اور میم کے فتح پر اجماع ہے (ک) وَجَعَلَ لَكُمْ (چار جگہ) اور…
جَعَلَ لَكُمْ (دو جگہ)

اَلَمْ يَرَوْا کو شامیؒ اور حمزہؒ تاءِ خطاب سے اَلَمْ تَرَوْا اور باقی یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں۔ فِي جَوِّ السَّمَآءِ میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی۔ اور يُؤْمِنُوْنَ میں ورشؒ و سوسیؒ اور وقفاً حمزہؒ کا ابدال جلی ہے۔ بُيُوْتِكُمْ اور بُيُوْتًا کو قالونؒ، مکیؒ، شامیؒ، ابوبکرؒ حمزہؒ اور کسائیؒ باءِ موحدہ کے کسرہ سے اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) اَلْاَنْعَامِ بُيُوْتًا میں اخفاء منع ہے

يَوْمَ ظَعْنِكُمْ کو حرمیؒ اور بصریؒ عین کے فتح سے ظَعَنِكُمْ اور باقی اسکان سے پڑھتے ہیں۔ بَاْسَكُمْ میں سوسیؒ اور وقفاً حمزہؒ ابدال کرتے ہیں (ک) يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ۔ يُنْكِرُوْنَهَا اور الْكٰفِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق بیّن ہے (امالہ) وَّاَوْبَارِهَا اور وَاَشْعَارِهَا میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۱۱ ۱۷

لَا يُؤْذَنُ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے (ک) لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ۔ ظَلَمُوْا میں ورشؒ کی تغلیظ بیّن ہے۔ اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ کو بصریؒ ھا اور میم کے کسرہ سے۔ حمزہؒ و کسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں (ک) الْعَذَابَ بِمَا۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ وَجِئْنَا میں سوسیؒ کا ابدال۔ هٰٓؤُلَآءِ میں وقفاً ہشامؒ و حمزہؒ کے لئے ہمزہ متطرفہ کی وجوہ خمسہ۔ اور حمزہؒ کے لئے ہمزۂ اُولیٰ متوسطہ بزائدہ کی بخلاف تسہیل۔ اور شَيْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے (امالہ) رَاَ الَّذِيْنَ میں
نساء ص ۱۴۲

(دو جگہ) وصلاً ابو بکرؒ و حمزہؒ را کا۔ اور بحالت وقف بصریؒ ہمزہ کا۔ ابن ذکوانؒ۔ ابو بکرؒ
حمزہؒ اور کسائیؒ را اور ہمزہ کا امالہ ورشؒ دونوں کی تقلیل۔ وَهُدًى میں بشرط وقف حمزہؒ
وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور وَبُشْرٰى میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ
ع ۱۲ ۱۸ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

يَأْمُرُ اور مُؤْمِنٌ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال بیّن ہے۔ وَإِيْتَآئِ پر اگر
وقف کریں تو حمزہؒ کے لئے ہمزۂ اُولی متوسطہ بزائدہ کی بخلاف تسہیل اور ہمزۂ متطرفہ میں ہشامؒ
وحمزہؒ کے لئے پانچ وجوہ قیاسی اور ابدال بیا پر چار رسمی ظاہر ہیں (یعنی یہاں بحالت وقف
ہشامؒ کی نو اور حمزہؒ کی اٹھارہ وجوہ ہیں) (ک) وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ۔ تَذَكَّرُوْنَ
کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابو بکرؒ ذال کی تشدید سے تَذَّكَّرُوْنَ اور باقی تخفیف سے
پڑھتے ہیں۔ (ک) بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا (میں باوجودیکہ دال مفتوحہ بعد از ساکن ہے تجانس کی
بنا پر صرف ادغام مروی ہے) جلد اصـ۱۳۳ وَقَدْ جَعَلْتُمْ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام
کرتے ہیں۔ (ک) يَعْلَمُ مَا۔ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا اور مِنْ اٰمَنَ میں ورشؒ کی نقل
اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے (تنبیہ) وَلَيُبَيِّنَنَّ
لَكُمْ اور بَعْدَ ثُبُوْتِهَا میں ادغام ممنوع ہے۔ يَّشَآءُ میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ
خمسہ وقفی جلی ہیں (ک) عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ۔ خَيْرٌ میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے۔ بَاقٍ
پر مکیؒ یا سے وقف کرتے ہیں۔

وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ [1] کو ابن ذکوانؒ بخلاف۔ مدنیؒ۔ بصریؒ۔ ہشامؒ

[1] علامہ دانیؒ نے تیسیر میں ابن ذکوانؒ کے لئے نون روایتاً بیان نہیں کیا۔ بلکہ اس کی تردید میں کہتے ہیں۔
"نقاشؒ نے بطریق اخفشؒ ابن ذکوانؒ کے لئے نون روایت کیا ہے جو میرے نزدیک وہم ہے کیونکہ اخفشؒ
نے اپنی کتاب میں یا بیان کی ہے۔" لیکن یہ علامہ کی لغزش ہے۔ نقاشؒ اس میں متفرد (باقی بر صفحہ آئندہ)

Marfat.com

حمزہؒ اور کسائیؒ یاءِ غیب سے وَلَيَجْزِيَنَّ اور مکیؒ و عاصمؒ نون عظمت سے پڑھتے ہیں یہی
ابن ذکوانؒ کی دوسری وجہ ہے۔ اور وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ میں نون پر اجماع ہے۔ وَهُوَ
میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ہا۔ قَرَأْتَ میں سوسیؒ کا ابدال۔ اور الْقُرْءَانَ میں
مکیؒ کی نقل جلی ہے (امالہ) الْقُرْبَىٰ اور أُنثَىٰ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ
تقلیل۔ وَيَنْهَىٰ اور أَرْبَىٰ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ أُمَّةٍ اور طَيِّبَةً
میں کسائیؒ اور شَاءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱۳ ع ۱۹

(ک) أَعْلَمُ بِمَا۔ يُنَزِّلُ کو مکیؒ اور بصریؒ نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے
يُنْزِلُ اور باقی نون کے فتح اور زا کی تشدید سے الْقُدُسِ کو مکیؒ دال کے اسکان سے
الْقُدْسِ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ ۱
يُلْحِدُونَ کو حمزہؒ اور کسائیؒ یا اور حا دونوں کے فتح سے يَلْحَدُونَ
(از مجرد) اور باقی یا کے ضمہ اور حا کے کسرہ سے (از مزید) پڑھتے ہیں۔ لَا يُؤْمِنُونَ میں
(دو جگہ) ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ لَا يَهْدِيهِمُ اللَّهُ کو بصریؒ ہا اور میم کے
کسرہ سے۔ حمزہؒ اور کسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ہا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے
ہیں۔ عَذَابٌ أَلِيمٌ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) نہیں ہیں۔ مطوعیؒ اور صوریؒ بھی داجونیؒ سے نون روایت کرتے ہیں۔ محققؒ کہتے ہیں کہ نون
کی صحت میں کوئی شک نہیں۔ اہل عراق قاطبۃً اور تمام اہل مشرق نون روایت کرتے ہیں۔ حافظ ابو العلاءؒ نے
صرف نون بیان کیا ہے۔" سیدؒ کہتے ہیں" اخفشؒ کے اپنی کتاب میں نون نہ بیان کرنے سے نفی لازم نہیں
آتی ممکن ہے کہ دونوں پڑھتے ہوں اور کتاب میں ایک وجہ لکھی ہو اور تعارض کے وقت اِقراء مقدم
ہے۔ علامہؒ نے امام ابو القاسم فارسیؒ سے نون پڑھا ہے۔ اور نقاشؒ بھی نون پڑھتے اور پڑھاتے
تھے" ابن ذکوانؒ کے لئے دونوں وجوہ صحیح ہیں۔ اور ہشامؒ کے لئے ہمارے طرق سے صرف یا...
ماخوذ ہے۔ ۱۲

کا سکتہ۔ فَعَلَیۡہِمۡ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ ورشؒ کے لئے الۡاٰخِرَۃِ میں (دو جگہ) نقل
مدبدل اور ترقیق اور الۡخٰسِرُوۡنَ میں ترقیق اور وَاَبۡصَارِھِمۡ میں وقفاً حمزہؒ کی
بخلاف تسہیل جلی ہے۔

مَا فُتِنُوۡا کو شامیؒ فا اور تا کے فتح سے مَا فَتَنُوۡا (معروف) اور
باقی فا کے ضمہ اور تا کے کسرہ سے (مجہول) پڑھتے ہیں۔ (امالہ) وَھُدًی میں بشرط وقف
حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ وَبُشۡرٰی میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ
ورشؒ تقلیل۔ الدُّنۡیَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ۔ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل الۡکٰفِرِیۡنَ
اور وَاَبۡصَارِھِمۡ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۱۴ ۲۰

تَاۡتِیَ۔ اور یَاۡتِیَھَا میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ لَا یُظۡلَمُوۡنَ۔ وَمَا
ظَلَمۡنٰھُمۡ اور وَاَصۡلَحُوۡا میں ورشؒ کی تغلیظ ظاہر ہے۔ وَلَقَدۡ جَآءَھُمۡ
میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) رَزَقَکُمُ (تنبیہ) الۡمَیۡتَۃَ
میں یا کی تخفیف پر قراء سبعہ کا اتفاق ہے۔ فَمَنِ اضۡطُرَّ کو وصلاً حرمیؒ۔ شامیؒ اور
کسائیؒ نون کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور ابتداء سب ہمزہ وصلیہ مضمومہ
سے کرتے ہیں۔ غَیۡرَ میں ورشؒ کی ترقیق اور عَذَابٌ اَلِیۡمٌ میں ورشؒ کی نقل اور
وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے (ک) مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ
(امالہ) وَتَوَفّٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور جَآءَھُمۡ میں
ابن ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ۱۵ ۲۱

اِنَّ اِبۡرٰھِیۡمَ۔ اور مِلَّۃَ اِبۡرٰھِیۡمَ کو ہشامؒ ھا کے فتح اور الف سے
اور باقی ھا کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ شَاکِرًا۔ الۡاٰخِرَۃِ اور خَیۡرٌ

Marfat.com

ہیں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ لَا نُعِمۡلِہٖ میں حمزہؒ وقفاً یاءِ مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں۔ صِرَاطِ کو خلفؒ اشمام بالزا سے۔ قنبلؒ سین سے اور باقی صاد سے پڑھتے ہیں (ک) لَیَحۡکُمُ بَیۡنَھُمۡ۔ اور سَبِیۡلِ رَبِّکَ اور اَعۡلَمُ بِمَنۡ۔ اور اَعۡلَمُ بِالۡمُھۡتَدِیۡنَ۔ وَھُوَ اور لَھُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ہا اور عَلَیۡھِمۡ میں حمزہؒ کے لئے ہا کا ضمہ جلی ہے۔

فِیۡ ضَیۡقٍ کو مکیؒ ضاد کے کسرہ سے ضِیۡقٍ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں (امالہ) اِجۡتَبٰہُ اور وَھَدٰىہُ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الدُّنۡیَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اور حَسَنَۃً میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱۶ ع ۲۲

اس سورۃ میں ادغام کبیر چوّن ۵۴ ہیں (مثلین و متقاربین کے ۲۷-۲۷) اور صغیر جائز مختلف فیہ دو ۲ ہیں۔

(المرسوم) وَاِیۡتَآئِ میں ہمزہ متطرفہ مکسورہ بعد از الف بصورت یا۔ اور یَتَفَیَّؤُا میں ہمزہ متطرفہ مضمومہ بعد از فتح بصورت واو اور اس کے بعد الف زائدہ مرسوم تھا۔

سورۃ اسراء

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں کوفی ۱۱۱۔ اور باقی میں ۱۱۰ ہیں۔ لِلۡاَذۡقَانِ سُجَّدًا پر کوفی آیت ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا سے مِنۡ اٰیٰتِنَا تک وجوہ صحیحہ بین السورتین ایک سو انیس ۱۱۹ ہیں[1]۔ قالونؒ مع مکیؒ چالیس ۴۰۔ عاصمؒ دس ۱۰۔ کسائیؒ دس ۱۰۔

[1] ۱۱۹ = ۱۸ قالونؒ کے لئے صلہ پر مُحۡسِنُوۡنَ کا طول۔ توسط اور قصر اور انمیں سے (باقی بر صفحہ آیندہ)

ورشؒ بیالیس ۴۲ (بسم اللہ پر ۳۰۔ ترک پر ۱۲) بصریؒ آٹھ ۸۔ شامیؒ چار ۴۔ حمزہؒ دو ۲۔ خلفؒ ایک ۱ اور خلادؒ دو ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مِنْ اٰيٰتِنَا میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے (ک) اِنَّهٗ هُوَ اور وَجَعَلْنٰهُ هُدًى

اَلَّا تَتَّخِذُوْا کو بصریؒ یاءِ غیب سے اَلَّا يَتَّخِذُوْا اور باقی تاءِ خطاب سے پڑھتے ہیں۔ كَبِيْرًا میں (دو جگہ) نَفِيْرًا۔ الْاٰخِرَةِ۔ وَلِيُتَبِّرُوْا۔ تَتْبِيْرًا حَصِيْرًا۔ وَيُبَشِّرُ اور بِالْاٰخِرَةِ میں ورشؒ کی ترقیق۔ بَاْسٍ اور اَسَاْتُمْ میں سوسیؒ کا ابدال۔ اور عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔

لِيَسُوْٓءٗا کو کسائیؒ نون عظمت مفتوحہ اور ہمزہ کے نصب سے واو کے بغیر لِنَسُوْٓءَ۔ شامیؒ۔ ابو بکرؒ اور حمزہؒ یاءِ غیب مفتوحہ اور ہمزہ کے نصب سے واو کے بغیر لِيَسُوْٓءَ (بتوحید) اور باقی یاءِ غیب مفتوحہ۔ ہمزہ کے ضمہ اور واو جمع کے اثبات

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہی وجہ اور روم وصل۔ اور ان میں سے ہر ایک پر منفصل کا قصر و مد ۱۹ تا ۲۰ اور وصل کل پر منفصل کا قصر و مد پڑھو۔ قصر میں مکیؒ مندرج ہو گئے۔ پھر بے صلہ پر وہی بین ۲ وجوہ پڑھو۔ اور مد کے بغیر ہر وجہ میں ورشؒ کو پانچ الفی مد اور تقلیل سے لوٹاؤ اور ہر وجہ میں مد بدل کی وجوہ ثلاثہ ادا کرو۔ اور عاصمؒ کو چار الفی مد اور فتح سے اور کسائیؒ کو تین الفی مد اور امالہ کبریٰ سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے ترک پر مُحْسِنُوْنَ کی ہر وجہ کے ساتھ مد بدل کی وجوہ ثلاثہ پڑھو۔ اور مُحْسِنُوْنَ کی ہر وجہ پر بصریؒ کو منفصل کے قصر و مد اور امالہ محضہ سے شامیؒ کو تین الفی مد اور فتح سے۔ اور حمزہؒ کو صرف وصل میں امالہ محضہ اور لام تعریف کے سکتہ پر مِنْ اٰيٰتِنَا میں نقل اور عدم سکتہ سے اور خلفؒ کو سکتہ سے۔ اور خلادؒ کو لام تعریف کے عدم سکتہ پر مِنْ اٰيٰتِنَا میں نقل اور عدم سکتہ سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب یہاں ۱۷۳ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

جزء بانزدھم

Marfat.com

سے پڑھتے ہیں۔ ورشؒ کا مد بدل جلی ہے (جمع پڑھنے والوں کے نزدیک صورۃ ہمزہ اور واو جمع دونوں محذوف اور الف علامت جمع ہے۔ اور باقی حضرات کے نزدیک ہمزہ خلاف قیاس بصورت الف مرسوم ہے) الْقُرْءَانَ میں مکیؒ کی نقل جلی ہے۔

وَيَبْشُرُ کو حمزہؒ اور کسائیؒ یاء تحتانیہ کے فتح باء موحدہ کے اسکان اور شین کی تخفیف وضمہ سے وَيُبَشِّرُ اور باقی یا کے ضمہ۔ با کے فتح اور شین کی تشدید و کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ الْمُؤْمِنِينَ۔ اور لَا يُؤْمِنُونَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال عَذَابًا أَلِيمًا میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ۔ اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے (امالہ) اَسْرٰى میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ الْاَقْصَا (الَّذِیْ) میں بشرط وقف۔ هُدًى میں بشرط وقف اور عَسٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ مُوسَى (الْكِتٰبَ) میں بشرط وقف اور اُولٰهُمَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ جَآءَ میں (دو جگہ) ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔۔ الدِّيَارِ اور لِلْكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۱

مُبْصِرَةً۔ طٰٓئِرَهٗ۔ وَلَا تَزِرُ۔ وَازِرَةٌ۔ وِزْرَ۔ تَدْمِيْرًا خَبِيْرًا۔ بَصِيْرًا۔ الْاٰخِرَةَ اور وَلَلْاٰخِرَةُ میں ورشؒ کی ترقیق۔۔۔ شَيْءٍ میں ورشؒ کا طول وتوسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔

يَلْقٰهُ کو شامیؒ یاء تحتانیہ کے ضمہ۔ لام کے فتح اور قاف کی تشدید سے يُلَقّٰهُ اور باقی یا کے فتح۔ لام کے اسکان اور قاف کی تخفیف سے پڑھتے ہیں اِقْرَاْ ابدال سے مستثنیٰ ہے۔ (ک) كِتٰبَكَ كَفٰى۔ اور نُهْلِكَ قَرْيَةً۔ اور

Marfat.com

نُرِیْدُ ثُمَّ۔ یَصۡلٰـھَا میں ورشؒ کی بخلاف تغلیظ (فتح کے ساتھ پُر) اور تقلیل کے ساتھ باریک) وَھُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا اور مُؤۡمِنٌ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔(ک) فَاُولٰٓئِکَ کَانَ مَحۡظُوۡرًا اُنۡظُرۡ کو حرمیؒ۔ ہشامؒ اور کسائیؒ وصلاً نون تنوین کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں اور ابتداء کے لئے ہمزہ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔(ک) کَیۡفَ فَضَّلۡنَا (امالہ) النَّھَارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ یَلۡقٰہُ۔ کَفٰی۔ اھۡتَدٰی۔۔۔ وَکَفٰی۔ یَصۡلٰـھَا اور وَسَعٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور

ع ۲ اُخۡرٰی میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

یَبۡلُغَنَّ کو حمزہؒ اور کسائیؒ غین معجمہ کے بعد الف کے اثبات اور نون مشددہ مکسورہ سے بمد لازم یَبۡلُغٰٓنِّ (بصیغۂ تثنیہ) اور باقی الف کے بغیر نون مشددہ مفتوحہ سے بتوحید پڑھتے ہیں۔

اُفٍّ کو مکیؒ اور شامیؒ فا کے فتحہ سے تنوین کے بغیر اُفَّ بصریؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ فا کے کسرہ سے تنوین کے بغیر اُفِّ اور مدنیؒ وحفصؒ کسرہ کی تنوین سے پڑھتے ہیں۔ صَغِیۡرًا۔ تَبۡذِیۡرًا۔ خَبِیۡرًا اور بَصِیۡرًا میں ورشؒ کی ترقیق بیّن ہے۔ (ک) اَعۡلَمُ بِمَا اور وَاٰتِ ذَا الۡقُرۡبٰی میں مجزوم ہونے کی وجہ سے ادغام بخلاف ہے۔ (جلد اص ۱۲۰) (تنبیہ) الشَّیۡطٰنُ لِرَبِّہٖ میں ادغام منع ہے۔ (امالہ) وَقَضٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ کِلٰـھُمَا میں حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ۔ الۡقُرۡبٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ہمارے طرق سے ورشؒ

ع ۳ کے لئے کِلٰـھُمَا میں صرف فتح مروی و ماخوذ ہے اور یہی جمہور کا مذہب ہے۔ ع (جلد اص ۲۲۲)

Marfat.com

(ک) نَحۡنُ نَرۡزُقُهُمۡ۔ وَاِيَّاكُمۡ میں حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔

(کَانَ) خِطۡاً کو مکّی خا کے کسرہ۔ طا کے فتح اور اس کے بعد الف کے اثبات سے بمد واجب خِطَآءً (مصدر بوزن قِتَالًا) ابن ذکوانؒ خا اور طا دونوں کے فتح سے الف کے بغیر خَطَاً (اسم مصدر) اور باقی خا کے کسرہ اور طا کے اسکان سے الف کے بغیر (مصدر بوزن فِعۡلًا) حلوانیؒ بھی ہشامؒ سے اسی طرح[1] روایت کرتے ہیں۔ كَبِيۡرًا اور خَيۡرٌ میں ورشؒ کی ترقیق چلی ہے۔ فَقَدۡ جَعَلۡنَا میں بصریؒ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

فَلَا يُسۡرِفۡ کو حمزہؒ اور کسائیؒ تاء خطاب سے فَلَا تُسۡرِفۡ اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ مَسۡئُوۡلًا میں (دو جگہ) وقفاً حمزہؒ کی نقل چلی ہے۔

بِالۡقِسۡطَاسِ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ قاف کے ضمہ سے بِالۡقُسۡطَاسِ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ تَاۡوِيۡلًا میں ورشؒ وسوسیؒ اور وقفاً حمزہؒ ابدال کرتے ہیں۔ وَالۡفُؤَادَ میں ورشؒ کے لئے ابدال جائز نہیں البتہ مدبدل ہوتا ہے۔ (ک) اُولٰٓئِكَ كَانَ اور ذٰلِكَ كَانَ

(کَانَ) سَيِّئُهٗ کو حرمیؒ اور بصریؒ ہمزہ کے فتح اور اس کے بعد ہاء کنایہ کے بجائے تاء تانیث کے نصب اور تنوین سے سَيِّئَةً (کَانَ کی خبر) اور باقی ہمزہ کے ضمہ اور اس کے بعد ھاء کنایہ مضمومہ کے صلہ سے (کَانَ کا اسم) پڑھتے

[1] شذائیؒ بجمیع طرق۔ اور زیدؒ بن علیؒ طریقہ مفسرؒ کے سوا باقی تمام طرق سے داجونیؒ سے ابن ذکوانؒ کی طرح خَطَأً روایت کرتے ہیں۔ سبط الخیاطؒ نے المبہج میں طریقہ اخفشؒ کے سوا باقی تمام طرق سے یہی بیان کیا ہے۔ اور حلوانیؒ کے تمام تلامذہ۔ اور مفسرؒ بطریق زید بن علیؒ داجونیؒ سے خِطۡأً روایت کرتے ہیں۔ تیسیر اور شاطبیہ میں یہی مروی ہے اور ہمارے طرق سے یہی ماخوذ ہے۔ ۱۲

ہیں۔ (ک) جھنم ملوما (امالہ) النزلی۔ اوحی۔ فتلقی اور افاصفکم میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ فاحشۃ اور الحکمۃ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۴

ولقد صرفنا میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام القرءان (میں دو جگہ) اور القرءان میں مکیؒ نقل کرتے ہیں۔

لیذکروا کو حمزہؒ اور کسائیؒ ذال کے اسکان وتخفیف اور کاف کے ضمہ اور تخفیف سے لیذکروا اور باقی ذال وکاف کی تشدید اور فتح سے پڑھتے ہیں۔

(کما) یقولون کو مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ تاء خطاب سے تقولون اور مکیؒ وحفصؒ یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ (ک)۔۔۔

العرش سبیلا میں ہمارے طرق سے ادغام بلاخلاف ہے۔

(عما) یقولون کو حمزہؒ اور کسائیؒ تاء خطاب سے [جلد ا ص ۱۳۴] تقولون اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ کبیرا اور بالاخرۃ میں ورشؒ کی ترقیق وغیرہ جلی ہے۔

تسبح (لہ) کو حرمیؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ یاء تذکیر سے یسبح اور باقی تاء تانیث[۱] سے پڑھتے ہیں۔ شیء میں ورشؒ کا طول وتوسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ قرأت میں سوسیؒ کا اور لا یؤمنون میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ (ک) اعلم بما۔ مسحورا ۝ انظر کو حرمیؒ

---

[۱] تینوں کلمات کے اختلاف کا مآل یہ ہے کہ ۱۔ مکیؒ تینوں کو یاء تحتانیہ سے ۲۔ حفصؒ پہلے دو کو یاء تحتانیہ اور تیسرے کو تاء فوقانیہ سے ۳۔ حمزہؒ وکسائیؒ تینوں کو تاء فوقانیہ سے ۴۔ مدنیؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ پہلے کو تاء فوقانیہ اور پچھلے دو کو یاء تحتانیہ سے ۵۔ بصریؒ پہلے اور تیسرے کو تاء فوقانیہ اور دوسرے کو یاء تحتانیہ سے۔ ۱۲

Marfat.com

ہشامؒ اور کسائیؒ نون تنوین کے ضمہ سے۔ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور ابتداسب کے لئے ہمزہ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔ اَءِ ذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا اَءِ نَّا میں مدنیؒ اور کسائیؒ پہلے کو استفہام اور دوسرے کو خبر سے۔ شامیؒ پہلے کو خبر اور دوسرے کو استفہام سے۔ اور باقی دونوں کو استفہام سے پڑھتے ہیں۔ استفہام میں حسب قاعدہ قالونؒ وبصریؒ ادخال و تسہیل۔ ورشؒ ومکیؒ تسہیل۔ اور ہشامؒ بلا خلاف ادخال کرتے ہیں۔ نتیجہ رعد کے مانند آٹھ قراءتیں ہیں۔ اِنْ لَّبِثْتُمْ میں بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (امالہ) وَتَعٰلٰى۔ مَتٰى اور عَسٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اٰذَانِهِمْ میں کسائیؒ کے دوریؒ اَدْبَارِهِمْ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ نَجْوٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور مَرَّةٍ میں کسائیؒ بخلاف امالہ کرتے ہیں۔ ع ۵

(ک) اَعْلَمُ بِكُمْ۔ (تنبیہ) كَانَ لِلْاِنْسَانِ اور دَاوٗدَ زَبُوْرًا میں ادغام منع ہے۔ اِنْ يَّشَاْ (دونوں جگہ) ابدال سے مستثنیٰ ہے۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے (ک) اَعْلَمُ بِمَنْ۔ وَالْاَرْضِ اور الْاَوَّلُوْنَ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں۔ النَّبِيّٖنَ کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ مکسورہ کے اثبات سے اور باقی یاء مشددہ سے ہمزہ کے بغیر پڑھتے ہیں۔

زَبُوْرًا کو حمزہؒ زا کے ضمہ سے زُبُوْرًا اور باقی فتح سے۔۔۔ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ) کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ وصلاً لام کے ضمہ سے۔ اور عاصمؒ وحمزہؒ کسرہ سے۔ اور بحالت ابتداسب ہمزہ وصلیہ کے ضمہ سے۔ رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ کو بصریؒ ھا اور میم کے کسرہ سے۔ حمزہؒ اور کسائیؒ دونوں کے ضمہ سے۔ اور باقی ھا کے

Marfat.com

کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) رَبُّكَ كَانَ اور كَذَّبَ بِهَا ورشؒ کے لئے مُبْصِرَةً اور كَبِيرًا میں ترقیق اور فَظَلَمُوا میں تغلیظ۔ الرُّءْيَا میں سوسیؒ کا ابدال۔ اور الْقُرْءَانِ میں مکیؒ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل جلی ہے (امالہ) بِالنَّاسِ اور لِلنَّاسِ میں دوریؒ۔ اور الرُّءْيَا الَّتِيٓ میں بشرط وقف کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

عٓ ۶ ۶

ءَاَسْجُدُ کو ہشامؒ بخلاف اور قالونؒ و بصریؒ ادخال و تسہیل سے۔ ہشامؒ بوجہ ثانی ادخال و تحقیق سے۔ ورشؒ و مکیؒ صرف تسہیل سے۔ نیز ورشؒ ہمزہ ثانیہ کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) خَلَقْتَ طِينًا میں ادغام منع ہے۔ اَرَاَيْتَكَ کو مدنیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے۔ نیز ورشؒ اس کے ابدال سے بمد لازم اور کسائیؒ اس کے حذف سے پڑھتے ہیں۔ اَخَّرْتَنِ ی میں مدنیؒ و بصریؒ وصلاً اور مکیؒ حالین میں اثبات یا اور اِذْهَبْ فَمَنْ میں بصریؒ۔ خلادؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ عَلَيْهِمْ میں (دو جگہ) حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔

وَرَجِلِكَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ جیم کے اسکان سے وَرَجْلِكَ اور حفصؒ کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوا اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ۔ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ۔ اَنْ يُّعِيدَكُمْ۔ فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ اور فَيُغْرِقَكُمْ کو مکیؒ اور بصریؒ نون عظمت سے اَنْ نَّخْسِفَ۔ اَوْ نُرْسِلَ۔ اَنْ نُّعِيدَكُمْ۔ فَنُرْسِلَ اور فَنُغْرِقَكُمْ اور باقی یائے غیب سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) یہاں مِنَ الرِّيحِ کے افراد پر قراء سبعہ کا اتفاق

Marfat.com

ہے۔ (ک) فَنُغْرِقَكُمْ (امالہ) وَكَفٰى اور نَجّٰىكُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور اُخْرٰى میں بصریؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ ع ۶

بِاِمَامِهِمْ میں وقفاً حمزہؒ کی بخلاف تسہیل۔ وَلَا يُظْلَمُوْنَ میں ورشؒ کی تغلیظ۔ فَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا۔ الْاٰخِرَةِ۔ غَيْرَهٗ اور نَصِيْرًا میں ورشؒ کی ترقیق۔ اِلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ شَيْئًا میں ورشؒ کا طول وتوسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔ (ک) الْمَمَاتِ ثُمَّ

خِلٰفَكَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور ابوبکرؒ خا کے فتح اور لام کے اسکان سے الف کے بغیر خَلْفَكَ اور باقی خا کے کسرہ لام کے فتح اور اس کے بعد الف کے اثبات سے۔ رُسُلِنَا کو بصریؒ سین کے اسکان سے رُسْلِنَا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) (فِيْ هٰذِهٖ) اَعْمٰى (کلمہ اول) میں بصریؒ[1]۔ ابوبکرؒ[2]۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور (فِي الْاٰخِرَةِ) اَعْمٰى (کلمہ دوم) میں ابوبکرؒ[2] حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ۔ ع ۸ ۸

جلد اص ۲۲۳ جلد اص ۲۲۶ جلد اص ۲۲۶

---

[1] بصریؒ اَعْمٰى میں صرف اس جگہ (یعنی پہلے کلمۂ اسراہی میں) امالہ کرتے ہیں۔ کیونکہ پہلا کلمہ ان کے نزدیک افعل التفضیل نہیں ہے (بلکہ صفت مشبہ کا صیغہ ہے اور ثانی تفضیل ہے پس صفت مشبہ اور تفضیل میں فرق کرنے کے لئے امالہ کیا ہے۔ ف) اور دوسرا کلمہ چونکہ باجماع افعل التفضیل ہے لہٰذا اس میں امالہ نہیں کرتے (کیونکہ اس کے بعد مِنْ مقدر ہے پس گویا الف طرف میں نہیں ہے۔ ف) اسی طرح اور تمام جگہ جہاں جہاں یہ لفظ آیا ہے ان کے لئے امالہ نہیں ہے۔ ۱۲

[2] ہمارے طرق سے ابوبکرؒ نے لفظ اَعْمٰى کا صرف انہیں دونوں کلمات میں امالہ کیا ہے اور کہیں نہیں۔ ۱۲

Marfat.com

الصَّلٰوۃَ میں ورشؒ کی تغلیظ۔ وَقُرءَانَ۔ اِنَّ قُرءَانَ۔ اور مِنَ الْقُرءَانِ میں مکیؒ کی نقل اور نَصِیرًا میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے۔۔۔
وَنُنَزِّلُ کو بصریؒ دوسرے نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے وَنُنْزِلُ۔ اور باقی نون کے فتح اور زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ یہاں مکیؒ اپنے قاعدہ کے خلاف اہل تشدید کے ساتھ ہیں۔ لِلْمُؤْمِنِینَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔
وَنَا بِجَانِبِهٖ) کو ابن ذکوانؒ الف کی تقدیم اور ہمزہ کی تاخیر یعنی نون مفتوحہ پھر الف سے بمد واجب وَنَآءَ (از ناء ینوءُ) اور باقی نون کے بعد ہمزہ مفتوحہ۔ اور پھر الف سے (از نای ینای) مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم بالف ہے حمزہؒ کے لئے وقفاً وَنَا میں تسہیل۔ اور یَـُٔوسًا میں تسہیل اور ایک مرجوح قول پر ہمزہ کا حذف اور دونوں میں ورشؒ کا مد بدل جلی ہے۔ (ک) اَعْلَمُ بِمَنْ (امالہ) عسٰی اور اَهْدٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ جَاءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ وَنَا میں خلفؒ وکسائیؒ نون اور ہمزہ کا۔ ابوبکرؒ اور خلادؒ صرف ہمزہ کا امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) سوسیؒ کے لئے وَنَا میں صرف فتح ماخوذ
جلد ا ص ٢٢٥
ہے۔ ع ٩ ع ٩

(ک) مِنْ اَمْرِ رَبِّی۔ شِئْنَا میں سوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ (ک) عَلَیْكَ كَبِیرًا۔ كَبِیرًا۔ ظَهِیرًا۔ تُفَجِّرَ۔ فَتُفَجِّرَ۔ اور تَفْجِیرًا میں ورشؒ کی ترقیق۔ یَاْتُوا۔ لَا یَاْتُونَ۔ نُؤْمِنَ (میں دو جگہ) اور تَاْتِیَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ الْقُرءَانِ میں (دو جگہ) مکیؒ کی نقل جلی ہے۔ (تنبیہ) تَكُونَ لَكَ وغیرہ میں ادغام منع ہے۔ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ

Marfat.com

اور کسائی ادغام کرتے ہیں۔ (ک) نؤمن لک
(حتّٰی) تفجر کو حرمی۔ بصری اور شامی تاء فوقانیہ کے ضمہ فا کے
فتح اور جیم کی تشدید وکسرہ سے تُفَجِّرَ اور کوفی تا کے فتح۔ فا کے اسکان اور جیم
کی تخفیف وضمہ سے پڑھتے ہیں۔ اور فتفجّر میں تا کے ضمہ فا کے فتح اور جیم کی تشدید
وکسرہ پر اجماع ہے۔ (ک) تُفجِر لنا
کِسفًا کو مکی۔ بصری۔ حمزہ اور کسائی سین کے اسکان سے کِسْفًا اور
باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ السماء میں ہشام وحمزہ کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں۔ (ک)۔۔۔
نؤمن لرقیک۔ حتّٰی تنزل کو بصری نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے
تُنْزِلَ اور باقی نون کے فتح اور زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ یہاں بھی مکی اپنے قاعدہ
کے خلاف اہل تشدید کے ساتھ ہیں۔ نقرؤہ میں حمزہ وقفاً تسہیل کرتے ہیں۔
قٰل (سبحان) کو مکی اور شامی قاف کے فتح الف کے اثبات اور
لام کے فتح سے قَالَ (ماضی) اور باقی قاف کے ضمہ اور لام کے سکون سے (امر) پڑھتے
ہیں۔ مکی اور شامی مصاحف میں قَالَ بالف اور باقی مصاحف میں قُل بحذف الف
مرسوم تھا (امالہ) للناس اور الناس میں دوری فابٰی اور رتوفّٰی میں حمزہ ع ۱۰
وکسائی امالہ اور ورش بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع
یؤمنوا میں ورش وسوسی کا ابدال۔ اذ جاءھم میں بصری وہشام کا
ادغام۔ علیہم میں حمزہ کے لئے ہا کا ضمہ۔ خبیرا۔ بصیرا۔ سعیرا
اور تادِ میں ورش کی ترقیق۔ اور فھو میں قالون۔ بصری اور کسائی کا اسکان
ھا جلی ہے۔ المھتدی میں مدنی اور بصری وصلاً اثبات یا۔ ماوٰھم میں

Marfat.com

سوئی ابدال اور خبت زدنھم میں بصری۔ حمزہ اور کسائی ادغام کرتے ہیں۔
ءاِذا کنا عظاما ورفاتا ءاِنا میں مدنی اور کسائی پہلے کو استفہام اور
دوسرے کو خبر سے۔ شامی پہلے کو خبر اور دوسرے کو استفہام سے اور باقی دونوں کو
استفہام سے پڑھتے ہیں۔ اور استفہام میں حسب قاعدہ قالون و بصری ادخال
و تسہیل۔ ورش و مکی صرف تسہیل اور ہشام بلاخلاف ادخال کرتے ہیں۔ (ک) وجعل
لھم۔ اور خزائن رحمۃ۔ ربی اذا کی یا کو مدنی اور بصری مفتوح پڑھتے
ہیں۔ الانفاق میں ورش کی نقل اور وقفاً حمزہ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں۔ (امالہ)
جاءھم میں ابن ذکوان و حمزہ۔ الھدی۔ کفی۔ ماوٰیھم۔ اور فابی
(الظلمون) میں بشرط وقف حمزہ و کسائی امالہ اور ورش بخلاف تقلیل
کرتے ہیں۔ ع

ع

فسئل کو مکی اور کسائی ہمزہ کی حرکت سین پر نقل کرکے ہمزہ کے حذف سے فسل
اور باقی سین ساکنہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ اذجاءھم
میں بصری و ہشام ادغام کرتے ہیں۔ (ک) فقال لہ۔ اور قال لقد
(لقد) علمت کو کسائی تاء متکلم مضمومہ سے (لقد) علمتُ
اور باقی تاء خطاب مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ ھؤلاء الا کو قالون و بزی ہمزۂ اولیٰ
کی تسہیل سے بمد و قصر۔ بصری اس کے اسقاط سے بقصر و مد۔ ورش و قنبل ہمزۂ ثانیہ
کی تسہیل سے اور نیز اس کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔ بصائر میں حمزہ
وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ الاخرۃ۔ مبشرا۔ ونذیرا۔
یخرون۔ ویخرون اور تکبیرا میں ورش کی ترقیق ظاہر ہے۔

Marfat.com

(ک) الْاٰخِرَةُ جِيْنَا ۔ جِئْنَا میں سوسیؒ کا ابدال ۔ وَقُرْءَانًا میں مکیؒ کی ۔۔
نقل ۔ اور لَا تُؤْمِنُوْا میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے ۔ (ک) الْعِلْمَ مِنْ
عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ بیّن ہے (تنبیہ) وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ
میں ادغام منع ہے ۔ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ ۔ اور اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ کو حرمیؒ بصریؒ
شامیؒ اور کسائیؒ لام اور واو کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں ۔ اور ابتدا سب کے
لئے ہمزہ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے ۔ بِصَلَاتِكَ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے ۔
(امالہ) مُوْسٰى ۔ يٰمُوْسٰى اور الْحُسْنٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
اور بصریؒ تقلیل ۔ جَآءَهُمْ اور جَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ ۔ النَّاسِ ۱۲
میں دوریؒ ۔ اور يُتْلٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ع ع ۱۲
اس سورۃ میں یاء اضافت اختلافی ایک ہے ۔ رَبِّيْٓ اِذًا میں مدنیؒ و بصریؒ
یا کو مفتوح پڑھتے ہیں ۔ اور زائدہ دو ہیں ۔ اَخَّرْتَنِيْ میں مدنیؒ و بصریؒ وصلاً
اور مکیؒ حالین میں ۔ اور الْمُهْتَدِيْ میں مدنیؒ و بصریؒ وصلاً اثبات یا کرتے ہیں ۔
ادغام کبیر چونتیس ۳۴ ہیں (مثلین و متقاربین کے ۱۷-۱۷) اور صغیر جائز مختلف فیہ
آٹھ ہیں ۔

(المرسوم) الْاَقْصَا بالف كِلْتَاهُمَا باجماع مصاحف یا کے حذف
سے بعض مصاحف میں بالف اور بعض میں الف کے بغیر وَ يَدْعُ (الْاِنْسَانُ)
بحذف واو طٰٓئِرَهٗ بحذف الف ۔ اور (قُلْ) سُبْحَانَ اکثر مصاحف
میں باثبات الف مرسوم تھا ۔

سُورۂ کہف

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں حجازی ۱۰۵۔ شامی ۱۰۶ کوفی ۱۱۰۔ اور بصری ۱۱۱ ہیں۔

ایک سو ایک ۱۰۱ جگہ اجماع اور گیارہ ۱۱ جگہ اختلاف ہے[1] ۱ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى پر غیر شامی ۲ مَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ پر مدنی اخیر ۳ ذٰلِكَ غَدًا پر غیر مدنی اخیر ۴ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا اور ۵ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا پر مدنی اخیر۔ عراقی اور شامی ۶ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا پر مدنی اول مکی اور عراقی ۷ فَاَتْبَعَ سَبَبًا اور ۸-۹ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا پر دونوں جگہ عراقی ۱۰ وَوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا پر مدنی اول۔ مکی۔ بصری اور شامی اور ۱۱ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا پر عراقی اور شامی آیت ہے۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سے عِوَجًا تک وجوہ صحیحہ بین السورتین چھیالیس ۴۶ ہیں[2]۔ قالونؒ بارہ ۱۲۔ عاصمؒ چھ ۶۔ کسائیؒ چھ۔ بصریؒ چار ۴۔ شامیؒ دو ۲۔ خلادؒ ایک ۱۔ ورشؒ آٹھ ۸ (بسم اللہ پر ۶۔ ترک پر ۲) مکیؒ چھ اور خلفؒ ایک ۱

---

[1] ان اختلافی مقامات میں سے مدنی اول۔ مدنی اخیر اور مکی چار ۴ چار۔ شامی پانچ ۵۔ کوفی نو ۹۔ اور بصری دس ۱۰ جگہ آیت شمار کرتے ہیں۔ ۱۲

[2] ۱-۱۲ قالونؒ کے لئے قطع میں الرَّجِيْمِ کی وجوہ خمسہ اور پھر وصل کل پر منفصل کا قصر و مد پڑھو۔ اور مد کے بعد ہر وجہ میں عاصمؒ و کسائیؒ کو مد سے لوٹاؤ۔ بصریؒ کے لئے ترک پر سکتہ اور وصل کے ساتھ منفصل کا قصر و مد پڑھو۔ شامیؒ کو دونوں وجوہ ہیں اور خلادؒ کو صرف وصل ہیں مد سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے ترقیق کے ساتھ بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند چھ اور ترک پر دوریؒ کی طرح دو وجوہ پھر مکیؒ کے لئے صلۂ کنایہ کے صلہ پر قالونؒ کی طرح چھ وجوہ۔ اور خلفؒ کے لئے ادغام کامل سے وصل کی ایک وجہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ یہاں ضربی وجوہ بھی ۴۶ ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عِوَجًا کے الف مبدلہ از تنوین پر حفصؒ وصلاً انقطاع نفس کے بغیر سکتہ لطیفہ۔ اور باقی قراء نون تنوین کا اخفا کرتے ہیں۔ وقف باجماع جائز ہے۔ **لِيُنذِرَ۔ وَيُبَشِّرَ** اور **وَيُنذِرَ** میں ورشؒ کی ترقیق۔ اور **بَأْسًا** میں سوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔

مِن لَّدُنْهُ کو ابو بکرؒ دال کے اسکان مع اشمام[1] بالشفتین۔ نون و ھا کے کسرہ اور صلہ بیاسے **مِن لَّدُنْهِ** اور باقی دال وھا کے ضمہ اور نون کے اسکان سے پڑھتے ہیں۔ مکیؒ حسب قاعدہ صلہ بواو کرتے ہیں۔

وَيُبَشِّرَ کو حمزہؒ اور کسائیؒ یاء تحتانیہ کے فتح۔ باء موحدہ کے اسکان اور شین کی تخفیف وضمہ سے **وَيَبْشُرَ** اور باقی یا کے ضمہ باء موحدہ کے فتح اور شین کی تشدید وکسرہ سے پڑھتے ہیں۔ **الْمُؤْمِنِينَ** اور **لَّمْ يُؤْمِنُوا** میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ **لِآبَائِهِمْ** میں حمزہؒ وقفاً پہلے ہمزہ کی تحقیق اور ابدال بیاء مفتوحہ پر دوسرے ہمزہ کی بمد وقصر تسہیل کرتے ہیں۔ **مِنْ أَفْوَاهِهِمْ** میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے (ک) **الْكَهْفِ فَقَالُوا وَهَيِّئْ** ابدال سے مستثنیٰ ہے (امالہ) **آثَارِهِمْ** میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ **أَوَى** (**الْفِتْيَةُ**) میں بشرط وقف اور **أَحْصَى** میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ

[1] علامہ دانیؒ۔ امام ابو محمد مکیؒ اور علامہ فاسیؒ کہتے ہیں کہ "یہ اشمام دال ساکنہ کے نطق کے بعد ہوتا ہے" اور جعبریؒ کہتے ہیں "دال ساکنہ کے نطق کے ساتھ ہوتا ہے" اشمام کا مقصد وہی ہے جو وقف میں ہوتا ہے یعنی صوت کے بغیر اشارہ۔ ابو بکرؒ کے لئے یہاں بھی ایک وجہ صحیح ہے۔ اسکان محض نہیں پڑھ سکتے۔ ۱۲

Marfat.com

ع ۱ ۱۲ بخلاف تقلیل۔ اور اذا نھم میں کسائی کے دوری اماله کرتے ہیں۔ ع
(ک) نحن نقص۔ یاتون میں ورش و سوسی کا ابدال۔ علیھم
میں حمزہ کے لئے ھا کا ضمہ۔ اظلم اور طلعت میں ورش کی تغلیظ ظاہر
ہے۔ (ک) اظلم ممن۔ فأوا میں سوسی ابدال کرتے ہیں۔ ورش کے نزدیک
ابدال سے مستثنٰی ہے۔ ینشر لکم میں دوری بخلاف اور سوسی ادغام کرتے
ہیں۔ ویھیئ ابدال سے مستثنٰی ہے۔ جلد ا ص ۱۹۱

مرفقا کو مدنی اور شامی میم کے فتح را کی تفخیم اور فا کے کسرہ سے مرفقا
اور باقی میم کے کسرہ را کی ترقیق۔ اور فا کے فتح سے۔

تزٰور کو شامی زا کے اسکان و تخفیف اور را کی تشدید سے تزور حرمی جلد ا ص ۲۴۵
اور بصری زا کی تشدید و فتح۔ اس کے بعد اثبات الف اور را کی تخفیف سے۔۔
تزٰور اور کوفی بھی اسی طرح مگر زا کی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف
ہے۔ فھو میں قالون بصری اور کسائی کا اسکان ھا جلی ہے۔ المھتد
میں مدنی اور بصری وصلا اثبات یا کرتے ہیں (اماله) الھتہ میں کسائی۔۔۔
افترٰی اور وترٰی (الشمس) میں بشرط وقف بصری۔ حمزہ اور کسائی
ع ۲ ۱۴ اماله ورش تقلیل اور مؤخر الذکر میں وصلا سوسی بخلاف اماله کرتے ہیں۔ ع
وتحسبھم کو حرمی۔ بصری اور کسائی سین کے کسرہ سے اور باقی فتح
سے پڑھتے ہیں۔ ورش کے لئے ذراعیه۔ ولا یشعرن۔ مرآء اور
ظاہرا میں ترقیق۔ اور اطلعت میں تغلیظ۔ علیھم میں (چار جگہ)
حمزہ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے۔ فمرا میں تفخیم پر اجماع ہے۔

Marfat.com

وَلَمُلِئْتَ کو حرمیؒ دوسرے لام کی تشدید سے **وَلَمُلِّئْتَ**
اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ سوسیؒ کے لئے ابدال جلی ہے۔
رُعْبًا کو شامیؒ اور کسائیؒ عین کے ضمہ سے **رُعُبًا** اور باقی اسکان سے
پڑھتے ہیں۔ **لَبِثْتُمْ** میں (دو جگہ) بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے
ہیں۔ (ک) **اَعْلَمُ بِمَا**
بِوَرِقِكُمْ کو بصریؒ۔ ابوبکرؒ اور حمزہؒ را کے اسکان اور تفخیم سے
بِوَرْقِكُمْ اور باقی را کے کسرہ اور ترقیق سے پڑھتے ہیں (تنبیہ)
بِوَرِقِكُمْ میں ادغام ممنوع ہے۔ **فَلْيَأْتِكُمْ** میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال۔
اِذًا اَبَدًا میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ
ظاہر ہے۔ (ک) **اَعْلَمُ بِهِمْ۔ رَبِّيْ (اَعْلَمُ)** کی یا کو حرمیؒ اور بصریؒ
مفتوح پڑھتے ہیں۔ (ک) **اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ** (امالہ) **اَزْكٰى** میں حمزہؒ و کسائیؒ
امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) **فَلَا تُمَارِ** میں چونکہ را متطرفہ
نہیں بلکہ متوسطہ ہے لہٰذا اس میں کسی کے لئے امالہ نہیں ہوتا۔ کسائیؒ کے دوریؒ کے
لئے بھی ہمارے طرق سے صرف عدم امالہ ماخوذ ہے۔ ع ع ۳ ۱۵
لِشَاىْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ
کا سکتہ ظاہر ہے۔ یہاں لفظ **شَيْءٍ** میں شین کے بعد (قدیم اصطلاح کے مطابق)
الف زائدہ[۱] لکھا ہوا ہے جس کا قراءت سے کوئی تعلق نہیں۔ اور تلفظ میں اس کا

---

[۱] بعض قدیم قبائل کے آدمیوں کی عادت تھی کہ شیئ ءَ سے ممتاز کرنے کے لئے شَيْءٍ میں الف زائدہ لکھتے تھے۔ انہیں لوگوں کی اصطلاح پر یہاں الف زائدہ لکھا ہوا ہے۔ کہتے ہیں کہ "حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے قرآن میں یہ کلمہ سب جگہ بالف مرسوم تھا" ۱۲

Marfat.com

اثبات شدید لحن ہے۔ اَنْ یَّھْدِیَنِ ؔ ی میں مدنی وبصری وصلاً۔ اور مکی حالین میں اثبات یا کرتے ہیں۔ (تنبیہ) لِاَقْرَبَ مِنْ اور وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ میں ادغام ممنوع ہے۔

(ثَلٰثَ) مِائَۃٍ (سِنِیْنَ) کو حمزہ اور کسائی تا کے کسرہ سے تنوین کے بغیر مِائَۃِ (سِنِیْنَ) (باضافت) اور باقی تنوین سے پڑھتے ہیں۔ (ک) اَعْلَمُ بِمَا۔ وَالْاَرْضِ میں ورش کی نقل اور وقفاً حمزہ کی نقل اور سکتہ۔ اور وَ اَسْمِعْ میں وقفاً حمزہ کی بخلاف تسہیل جلی ہے۔

وَلَا یُشْرِكُ کو شامی تاء خطاب اور کاف کے جزم سے وَلَا تُشْرِكْ (نہی) اور باقی یاء غیب اور کاف کے رفع سے (مضارع منفی) پڑھتے ہیں (ک) لَامُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِہٖ

بِالْغَدٰوۃِ کو شامی غین کے ضمہ۔ دال کے اسکان اور اس کے بعد واو مفتوحہ سے الف کے بغیر بِالْغُدْوَۃِ اور باقی غین و دال کے فتح اور دال کے بعد الف کے اثبات سے واو کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم بالواو ہے۔ (ک) تُرِیْدُ زِیْنَۃَ۔ فَلْیُؤْمِنْ اور بِئْسَ میں ورش و سوسی کا ابدال ظاہر ہے (ک) لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا۔ مِنْ تَحْتِہِمُ الْاَنْھٰرُ کو بصری ھا اور میم کے کسرہ سے۔ حمزہ اور کسائی دونوں کے ضمہ سے۔ اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ اَسَاوِرَ میں ورش کی ترقیق جلی ہے۔ اَلْاَرَآئِكِ میں حمزہ وقفاً نقل اور سکتہ کے ساتھ ہمزہ متوسطہ کی بمدو قصر تسہیل کرتے ہیں۔ (امالہ) عَسٰی اور ھَوٰىہُ میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل۔ اَلدُّنْیَا میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف

Marfat.com

ع ۴ ۱۶

اور بصریؒ تقلیل اور شآءَ میں (دوجگہ) ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں س ع
اُکُلَهَا کو حرمیؒ اور بصریؒ کاف کے اسکان سے اُکْلَهَا اور باقی ضمہ سے
پڑھتے ہیں۔ شَیْـًٔا میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ
کا سکتہ جلی ہے۔

ثَمَرٌ اور بِثَمَرِهٖ کو حرمیؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ثا اور میم کے ضمہ سے
ثُمُرٌ اور بِثُمُرِهٖ بصریؒ ثا کے ضمہ اور میم کے اسکان سے ثُمْرٌ اور
بِثُمْرِهٖ اور عاصمؒ ثا و میم کے فتح سے پڑھتے ہیں (ک) فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ
وَهُوَ میں (تین جگہ) اور وَهِیَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا۔
یُحَاوِرُهٗ (میں دو جگہ) خَیْرًا (میں دو جگہ) مُنْتَصِرًا۔ خَیْرٌ۔ اور
وَخَیْرٌ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ اَنَا اَکْثَرُ اور اَنَا اَقَلَّ کو مدنیؒ
الف کے اثبات سے اور باقی وصلاً الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔

خَیْرًا مِّنْهَا کو حرمیؒ اور شامیؒ ھا کے ضمہ اور اس کے بعد میم مفتوحہ
زیادہ کر کے مِنْهُمَا (ضمیر تثنیہ سے) اور باقی ھا کے فتح سے میم کے بغیر (ضمیر
واحد مؤنث سے) پڑھتے ہیں۔ حجاز و شام کے مصاحف میں میم کے اثبات سے اور باقی
مصاحف میں میم کے بغیر مرسوم تھا۔ (ک) قَالَ لَهٗ۔ خَلَقَكَ میں ادغام منع ہے
لٰکِنَّا کو شامیؒ حالین میں الف کے اثبات سے اور باقی وصلاً الف
کے بغیر پڑھتے ہیں۔ بِرَبِّیْٓ اَحَدًا میں (دو جگہ) اور رَبِّیْٓ اَنْ میں حرمیؒ
اور بصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ اِذْ دَّخَلْتَ میں بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ
ادغام کرتے ہیں (ک)۔ جَنَّتَكَ قُلْتَ۔ اِنْ تَرَنِ میں قالونؒ و بصریؒ وصلاً

اور مکی حالین ہیں۔ اور اَنْ یُّؤْتِیَنِ یٓ میں مدنی و بصری وصلًا اور مکی حالین ہیں اثبات یا کرتے ہیں۔ یُّؤْتِیَنِ یٓ میں ورش و سوسی کا ابدال اور طَلَبًا میں ورش کی تغلیظ جلی ہے

وَلَمْ تَكُنْ (لَّهُ) کو حمزہ اور کسائی یاء تذکیر سے وَلَمْ يَكُنْ اور باقی تاء تانیث سے

الْوَلَايَةُ کو حمزہ اور کسائی واو کے کسرہ سے الْوِلَايَةُ اور باقی فتح سے

لِلّٰهِ الْحَقِّ کو بصری اور کسائی (الْوَلَايَةُ کی صفت یا ضمیر کی خبر مان کر) قاف کے رفع سے لِلّٰهِ الْحَقُّ اور باقی (اسم جلالہ کی صفت قرار دے کر) خفض سے

عُقْبًا کو حرمی۔ بصری۔ شامی اور کسائی قاف کے ضمہ سے عُقُبًا اور باقی اسکان سے پڑھتے ہیں (امالہ) سَوّٰىكَ اور فَعَسٰى میں حمزہ اور کسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل۔ اور شَآءَ میں ابن ذکوان و حمزہ امالہ کرتے ہیں۔ ہمارے طرق سے كِلْتَا میں امالہ نہیں ہے۔ ع

الرِّيَاحُ کو حمزہ اور کسائی یا کے اسکان سے الف کے بغیر الرِّيْحُ (بافراد) اور باقی یا کے فتح اور اس کے بعد الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ رسم الف میں اختلاف تھا۔ شَيْءٍ میں ورش کا طول و توسط۔ اور وصلًا خلاد کا بخلاف اور خلف کا سکتہ۔ مُّقْتَدِرًا۔ خَيْرٌ۔ وَخَيْرٌ۔ نُسَيِّرُ۔ لَا يُغَادِرُ۔ صَغِيْرَةً۔ وَّلَا كَبِيْرَةً اور حَاضِرًا میں ورش کی ترقیق اور وَخَيْرٌ

ع ۱۷ ۵

Marfat.com

املاً میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے
نُسَیِّرُ الْجِبَالَ میں مکیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ فعل کو تاء تانیث کے ضمہ
اور یاء تحتانیہ کی تشدید و فتح سے (مجہول) اور اسم کو لام کے رفع سے (نائب فاعل)
تُسَیَّرُ الْجِبَالُ اور باقی فعل کو نون عظمت کے ضمہ اور یا کی تشدید و کسرہ سے
(معروف) اور اسم کو لام کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا میں بصریؒ۔
ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام اور سوسیؒ ابدال اور بَلْ زَعَمْتُمْ میں ہشامؒ و کسائیؒ
ادغام کرتے ہیں۔ (ک) نَجْعَلَ لَکُمْ (امالہ) الدُّنْیَا میں (دو جگہ) حمزہؒ و کسائیؒ
امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ وَتَرَی (الْاَرْضَ) اور فَتَرَی (الْمُجْرِمِیْنَ)
میں وصلاً سوسیؒ بخلاف اور وقفاً بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ مَرَّةٍ میں کسائیؒ
بخلاف اور اَحْصٰھَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ع ع ۶ ۱۸
(ک) اَمْرِ رَبِّہٖ۔ بِئْسَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔
(وَیَوْمَ) یَقُوْلُ کو حمزہؒ نون عظمت سے نَقُوْلُ اور باقی یاء
غیب سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) یَقُوْلُ نَادُوْا میں ادغام نہیں ہو سکتا کیونکہ
لام کا نون میں ادغام مروی نہیں۔ (امالہ) وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ میں وصلاً ابو بکرؒ
و حمزہؒ را کا۔ اور وقفاً بصریؒ صرف ہمزہ کا۔ ابن ذکوانؒ۔ ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ را اور
ہمزہ کا امالہ اور ورشؒ دونوں کی تقلیل کرتے ہیں ع ع ۷ ۱۹
وَلَقَدْ صَرَّفْنَا میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ کا ادغام۔ الْقُرْاٰنِ
میں مکیؒ کی نقل۔ شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور
خلفؒ کا سکتہ۔ یُّؤْمِنُوْا۔ تَاْتِیَھُمْ اور یَاْتِیَھُمْ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال

Marfat.com

اور اِذْ جَآءَ ھُمُ میں بصریؒ وہشامؒ کا ادغام۔ وَیَسْتَغْفِرُوْا۔ اُنْذِرُوْا
اور ذُکِّرَ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔
قُبُلًا کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ قاف کے کسرہ اور باءموحدہ کے فتح
سے قِبَلًا اور کوفیؒ دونوں کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا
ھُزُوًا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ زا کے ضمہ اور ہمزہ سے ھُزُؤًا
حمزہؒ وصلًا زا کے اسکان اور ہمزہ سے ھُزْؤًا۔ اور وقفًا نقل وابدال سے۔۔
ھُزَا اور ھُزُوًا۔ اور حفصؒ زا کے ضمہ اور واو سے پڑھتے ہیں۔ اَظْلَمُ اور
ظَلَمُوْا میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے (ک) اَظْلَمُ مِمَّنْ۔ اِذًا اَبَدًا میں
ورشؒ کی نقل اور وقفًا حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے۔
یُؤَاخِذُھُمْ میں ورشؒ واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ مد بدل جائز نہیں۔
(ک) لَعَجَّلَ لَھُمُ اور الْعَذَابَ بَلْ۔ مَوْئِلًا میں حمزہؒ وقفًا نقل نیز
ہمزہ کو واو سے بدل کر اس میں واو ساکنہ کا ادغام کرتے ہیں۔ یا سے ابدال صحیح نہیں۔
(تنبیہ) رُواۃِ ورشؒ نے مَوْئِلًا کو حرف لین کے مد سے باجماع طرق مستثنٰی کیا ہے
لِمَھْلِکِھِمْ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ میم کے ضمہ
اور دوسرے لام کے فتح سے لِمُھْلَکِھِمْ ابوبکرؒ میم ولام دونوں
کے فتح سے لِمَھْلَکِھِمْ اور حفصؒ میم کے فتح اور لام کے کسرہ سے پڑھتے
ہیں۔ (امالہ) لِلنَّاسِ میں دوریؒ۔ جَآءَھُمْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔۔
الْھُدٰی میں (دوجگہ) حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اٰذَانِھِمْ
میں کسائیؒ کے دوریؒ۔ الرَّحْمَةِ میں کسائیؒ۔ اور الْقُرٰی میں بصریؒ۔ حمزہؒ

Marfat.com

ع ۲۰

اور کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ع

(ک، لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓی ۔ اور فَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ ۔ اور قَالَ لِفَتٰىهُ ۔ غَدَآءَنَا میں حمزہؒ وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ۔ اَرَاَیْتَ کو مدنیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے ۔ نیز ورشؒ اس کے ابدال سے بمد لازم اور کسائیؒ اس کے حذف سے پڑھتے ہیں ۔

وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ کو حرمیؒ ۔ بصریؒ ۔ شامیؒ ۔ ابوبکرؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ھاء کنایہ کے کسرہ سے اَنْسٰنِيْهِ اور حفصؒ ضمہ سے پڑھتے ہیں اور مکیؒ .. حسب قاعدہ صلہ بیا کرتے ہیں ۔ (ک، وَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ ۔ مَا كُنَّا نَبْغِ ی میں مدنیؒ و بصریؒ اور کسائیؒ وصلاً اور مکیؒ حالین میں اثبات یا کرتے ہیں (ک، قَالَ لَهٗ اَنْ تُعَلِّمَنِ ی میں مدنیؒ و بصریؒ وصلاً اور مکیؒ حالین میں اثبات یا کرتے ہیں ۔ (مِمَّا عُلِّمْتَ) رُشْدًا کو بصریؒ را اور شین دونوں کے فتح سے [1] رَشَدًا اور باقی را کے ضمہ اور شین کے اسکان سے پڑھتے ہیں ۔

---

[1] امام ابوعمروؒ سے کسی نے رُشْدٌ اور رَشَدٌ کا فرق دریافت کیا تو امام ممدوح نے فرمایا ۔ رُشْدٌ بضمہ را و اسکان شین کے معنی صلاح اور رَشَدٌ بالفتحتین کے معنی علم ہیں ۔ حضرت موسیٰؑ نے حضرت خضرؑ سے حصول علم کی درخواست کی تھی نہ کہ اصلاح حال کی ‘‘ محققؒ اس کو نقل کر کے کہتے ہیں کہ ’’امام ابوعمروؒ کا یہ ارشاد حسن معنوی کی بدرجہ غایت رعایت پر دلالت کرتا ہے ۔ اور اسی وجہ سے سورۂ نساء میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا میں را کے ضمہ اور شین کے اسکان پر اجماع ہے ۔ کیونکہ وہاں صلاحیت مراد ہے ۔ اور اس سورۃ کے پہلے دونوں کلمات مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۔ اور مِنْ هٰذَا رَشَدًا میں فتح پر اجماع ہے کیونکہ یہاں علم مراد ہے ‘‘ امام موصوف کے سوا دیگر علماء لغت و عربیت دونوں کو بُخْلٌ اور بَخَلٌ کے مانند ہم معنی کہتے ہیں ۔ واللہ اعلم ۔ ۱۲

مَعِیَ (صَبْرًا) کی یا کو حفص مفتوح پڑھتے ہیں۔ تَصْبِرُ اور صَابِرًا میں بلا خلاف اور ذِکْرًا میں بخلاف ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ سَتَجِدُنِیٓ (اِنْ) کی یا کو مدنیؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔

فَلَا تَسْـَٔلْنِی کو مدنیؒ اور شامیؒ لام کے فتح اور نون کی تشدید سے باثبات یا فَلَا تَسْـَٔلَنِّیْ نیز ابن ذکوانؒ بوجہ ثانی یا کے حذف سے[1] فَلَا تَسْـَٔلَنِّ اور باقی لام کے اسکان اور نون کی تخفیف سے باثبات یا پڑھتے ہیں۔ رسم باجماع مصاحف یا سے ہے۔ اسی وجہ سے جمہور ائمہ قرآت اسکو زائدہ نہیں کہتے۔ شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔ (امالہ) مُوْسٰی میں (دو جگہ) حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ لِفَتٰـہُ میں (دو جگہ) حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ ......

اَنْسٰنِیْہُ میں کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اٰثَارِھِمَا میں بصریؒ و دوریؒ
ع ۹ / ۲۱ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اور شَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

---

[1] علامہ دانیؒ نے تیسیر میں ابن ذکوانؒ کے لئے حذف بخلاف بتایا ہے۔ اور جامع البیان میں کہتے ہیں وہ میں نے امام ابوالحسنؒ سے بطریق ابن اخرمؒ اثبات بخلاف۔ اور امام ابوالقاسم فارسیؒ سے بطریق نقاشؒ و اخفشؒ۔ اور شیخ ابوالفتحؒ سے ان کے طرق پر صرف اثبات پڑھا ہے۔" نیز فرماتے ہیں وہ اخفشؒ نے اپنی کتاب عام میں صرف اثبات اور کتاب خاص میں فقط حذف بیان کیا ہے"۔ زید بن علی بطریق رملی صوریؒ سے صرف حذف روایت کرتے ہیں۔ احمدؒ بن انسؒ۔ اسحاق بن داؤدؒ اور مضر بن محمدؒ کی ابن ذکوانؒ سے یہی روایت ہے۔ اور باقی تمام رُوات اثبات روایت کرتے ہیں۔ مبہج اور عنوان میں صرف اثبات مروی ہے۔ مہدویؒ نے ہدایہ میں حالین میں حذف اور فقط وصلاً اثبات بتایا ہے۔ سبط الخیاطؒ تبصرہ میں کہتے ہیں وہ تمام قراء حالین میں اثبات کرتے ہیں۔ اور ابن ذکوانؒ سے حالین میں حذف بھی مروی ہے۔ مگر ان کے لئے بھی اثبات زیادہ مشہور ہے" کافی۔ تلخیص اور شاطبیہ وغیرہ میں دونوں وجوہ درج ہیں۔ محققؒ کہتے ہیں وہ ابن ذکوانؒ کے لئے نصًا اور اداءً دونوں صحیح ہیں"۔ واللہ اعلم ۱۲

Marfat.com

لِتُغۡرِقَ اَهۡلَهَا میں حمزہؒ اور کسائیؒ فعل کو یاءِ غیب اور اس کے اور را کے بھی فتح سے اور اسم کو لام کے رفع سے لِيَغۡرَقَ اَهۡلُهَا اور باقی فعل کو تاءِ خطاب کے ضمہ اور را کے کسرہ سے اور اسم کو لام کے نصب سے پڑھتے ہیں فَانۡطَلَقَا میں (تین جگہ) ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔ لَقَدۡ جِئۡتَ میں (دو جگہ) بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام اور سوسیؒ ابدال کرتے ہیں (تنبیہ) جِئۡتَ شَيۡـًٔا میں ادغام منع ہے۔ شَيۡـًٔا میں (دو جگہ) اور شَيۡءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ شَيۡـًٔا اِمۡرًا اور عَنۡ اَمۡرِيۡ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ اور اِمۡرًا میں ورشؒ کی بخلاف ترقیق جلی ہے۔ مَعِيَ (صَبۡرًا) میں (دو جگہ) حفصؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں (ک)، قَالَ لَا۔ لَا تُؤَاخِذۡنِيۡ میں ورشؒ واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ مد بدل نہیں ہوتا۔

زَكِيَّةً کو حرمیؒ اور بصریؒ زا کے بعد الف کے اثبات اور یا کی تخفیف سے زَاكِيَةً اور باقی الف کے حذف اور یا کی تشدید سے پڑھتے ہیں رسم... بحذف الف[۱] ہے۔

نُكۡرًا کو مدنیؒ۔ ابن ذکوانؒ اور ابو بکرؒ کاف کے ضمہ سے نُكُرًا اور باقی اسکان سے پڑھتے ہیں۔

مِنۡ لَّدُنِّيۡ کو ابو بکرؒ دال کے اسکان مع اشمام بالشفتین اور نون

[۱] مگر یزیدیؒ کہتے ہیں کہ "وہ مصاحف حجاز میں زَاكِيَةً بالف مرسوم تھا" اور قالونؒ امام نافعؒ سے بحذف الف روایت کرتے ہیں اسی پر عمل ہے۔ ۱۲

جزء پنجم

کی تخفیف سے مِنْ لَدُنِیْ نیز ضمہ دال کے اختلاس[1] اور نون کی تخفیف سے۔ مدنیؒ دال کے ضمہ کاملہ اور نون کی تخفیف سے مِنْ لَدُنِیْ اور باقی دال کے ضمہ کاملہ اور نون کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ فَاَقَامَهٗ میں حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ (ک) قَالَ لَوْ۔ شِئْتَ میں سوسیؒ کا ابدال بیّن ہے۔

لَتَّخَذْتَ کو مکیؒ اور بصریؒ ہمزہ وصلیہ کے حذف اور تا کی تخفیف اور خا کے کسرہ سے اور باقی لام کے بعد فی الحقیقۃ ہمزہ وصلیہ کے اثبات اور درج کلام میں لفظاً اس کے حذف اور تا کی تشدید اور خا کے فتح سے۔ مکیؒ اور حفصؒ اظہار سے اور باقی ادغام سے۔ یعنی ۱۔ مکیؒ ہمزہ وصلیہ کے بغیر۔ تا کی تخفیف خا کے کسرہ اور ذال کے اظہار سے لَتَخِذْتَ[2] ۲۔ بصریؒ بھی اسی طرح مگر ذال کے ادغام سے لَتَخِذتَّ ۳۔ حفصؒ لام کے بعد ہمزہ وصلیہ کے اثبات۔ تا کی تشدید، خا کے فتح اور ذال کے اظہار سے ۴۔ اور باقی بھی اسی طرح مگر ذال کے ادغام سے لَتَّخَذتَّ پڑھتے ہیں۔ دو قراءتیں ہونے کی وجہ سے الف وصل باجماعِ مصاحف مرسوم نہ تھا۔ فِرَاقُ میں تفخیم را پر اجماع ہے۔ بِتَاْوِيْلِ۔ يَاْخُذُ۔ مُؤْمِنِيْنَ اور تَاْوِيْلُ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔

---

[1] تیسیر و شاطبیہ میں اختلاس بیان نہیں کیا گیا۔ البتہ علامہ دانیؒ نے جامع البیان و مفردات میں نیز ابن سوارؒ۔ حافظ ابو العلاء ہمدانیؒ۔ اور ھذلیؒ وغیرہ نے اختلاس روایت کیا ہے۔ محققؒ کہتے ہیں "ابوبکرؒ کے لئے یہاں دونوں وجوہ صحیح ہیں اور شروع سورۃ میں مِنْ لَدُنْهُ کے اندر ھاء کنایہ کے صلہ کی وجہ سے صرف اشمام منقول ہے" سیدؒ کہتے ہیں "اختلاس قوی و صحیح اور متعدد ائمہ کا مذہب ہے" البناءؒ کہتے ہیں "ائمہ کی ایک کثیر جماعت اختلاس کی جانب گئی ہے" واللہ اعلم۔ (یہ اختلاس بمعنی روم ہے اور فقط بطریق طیبہ ہے۔ ط)۔ ۱۲

[2] مکیؒ اور بصریؒ تَخِذَ يَتْخَذُ از سَمِعَ يَسْمَعُ اور باقی باب افتعال سے پڑھتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

اَنْ یُّبْدِلَھُمَا کو مدنی اور بصری باء موحدہ کے فتح اور دال کی تشدید سے اَنْ یُّبَدِّلَھُمَا اور باقی با کے اسکان اور دال کی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ خَیْرًا میں ورش کی ترقیق جلی ہے۔

رُحْمًا کو شامی حا کے ضمہ سے رُحُمًا اور باقی اسکان سے پڑھتے ہیں۔ ع

ع ۱۰ ۱

فَاَتْبَعَ اور ثُمَّ اَتْبَعَ کو (دو جگہ) حرمی اور بصری ہمزہ وصلیہ سے (جو درج کلام میں ساقط ہو جائیگا) اور تا کی تشدید و فتح سے فَاتَّبَعَ اور ثُمَّ اتَّبَعَ اور باقی ہمزہ قطعیہ کے فتح اور تا کے اسکان و تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ ذِکْرًا اور سِتْرًا میں ورش کی ترقیق بخلاف۔ شَیْءٍ میں ورش کا طول و توسط اور وصلاً خلاد کا بخلاف اور خلف کا سکتہ جلی ہے۔

حَمِئَةٍ کو شامی۔ ابو بکر۔ حمزہ اور کسائی حا کے بعد الف کے اثبات اور میم کے بعد ہمزہ کے بجائے یاء مفتوحہ سے حَامِیَةٍ اور باقی الف کے بغیر اور میم کے بعد ہمزہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ ظَلَمَ میں ورش کی تغلیظ ظاہر ہے۔

نُکْرًا کو مدنی۔ ابن ذکوان اور ابو بکر کاف کے ضمہ سے نُکُرًا اور باقی اسکان سے پڑھتے ہیں۔

(فَلَهٗ) جَزَآءَ ِالْحُسْنٰى کو حرمی۔ بصری۔ شامی اور ابو بکر ہمزہ کے رفع سے تنوین کے بغیر جَزَآءُ الْحُسْنٰى اور باقی تنوین اور نصب سے (وصلاً نون تنوین کو حرکت کسرہ دیکر) پڑھتے ہیں۔ حجازی اور شامی

حفص
مصاؔ میں ہمزہ بے صورت اور عراقی مصاحف میں بصورت واو مرسوم تھا (ک) وَسَنَقُوْلُ لَهٗ۔ اور تَطَّلَعَ عَلٰی

(بَيْنَ) السَّدَّيْنِ کو مدنی۔ شامی۔ ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی سین کے ضمہ سے (بَيْنَ) السُّدَّيْنِ اور باقی فتح سے۔

يُفْقِهُوْنَ کو حمزہ اور کسائی یاءِ تحتانیہ کے ضمہ اور قاف کے کسرہ سے يُفْقِهُوْنَ اور باقی دونوں کے فتح سے

يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ کو حرمی۔ بصری۔ شامی۔ حمزہ اور کسائی الف سے يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ اور عاصم دونوں کو ہمزہ ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ فَهَلْ نَجْعَلُ میں کسائی ادغام کرتے ہیں۔ (ک) نَجْعَلُ لَّكَ

خَرْجًا کو حمزہ اور کسائی را کے فتح اور الف کے اثبات سے خَرَاجًا اور باقی را کے اسکان سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم الف میں اختلاف تھا۔

سَدًّا کو مدنی۔ شامی اور ابوبکر سین کے ضمہ سے سُدًّا اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔

مَا مَكَّنِّيْ کو مکی دو[2] نون مخففہ۔ پہلے مفتوحہ اور دوسرے مکسورہ سے مَكَّنَنِيْ اور باقی ایک نون مشددہ مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔ مصحف مکہ میں دو اور باقی مصاحف میں ایک نون مرسوم تھا۔ خلیؔ میں ورش کی ترقیق جلی ہے۔

رَدْمًا ه اٰتُوْنِيْ کو ابوبکر[1] وصلاً نون تنوین کے کسرہ اور ہمزہ

[1] ... آئندہ صفحہ پر ملاحظہ ہو۔

Marfat.com

ساکنہ سے رَدْمًا ۝ اِئْتُوْنِيْ اور بحالت ابتداء ہمزۂ وصلیہ مکسورہ اور یاء ساکنہ (مبدلہ از ہمزہ) سے اِیْتُوْنِيْ اور باقی حالین میں ہمزہ قطعیہ کے فتح اور الف سے پڑھتے ہیں۔ ورشؒ کی نقل اور مد بدل۔ اور خلفؒ کا بخلاف سکتہ جلی ہے۔ رسم باجماع مصاحف یا کے بغیر ہے۔

(بَیْنَ) الصَّدَفَیْنِ کو مکیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ (بلغت قریش) صاد اور دال دونوں کے ضمہ سے (بَیْنَ) الصُّدُفَیْنِ۔ ابوبکرؒ صاد کے ضمہ اور دال کے اسکان سے (بَیْنَ) الصُّدْفَیْنِ اور باقی (بلغت حجاز) دونوں کے فتح سے

قَالَ اٰتُوْنِيْ کو ابوبکرؒ بخلاف[ل] اور حمزہؒ وصلاً لام کے بعد ہمزہ ساکنہ سے قَالَ ائْتُوْنِيْ اور بصورت ابتداء ہمزہ وصلیہ مکسورہ اور یاء ساکنہ (مبدلہ از ہمزہ) سے اِیْتُوْنِيْ اور باقی حالین میں ہمزہ قطعیہ مفتوحہ اور الف

ل ابو حمدونؒ اور ذہلیؒ یحیٰیؒ سے اور علیمیؒ ابوبکرؒ سے وصلاً رَدْمًا ۝ اِئْتُوْنِيْ اور قَالَ ائْتُوْنِيْ ہمزہ ساکنہ۔ اور بحالت ابتداء دونوں کو ہمزہ وصلیہ مکسورہ اور یاء ساکنہ سے روایت کرتے ہیں علامہ دانیؒ نے شیخ ابوالفتحؒ سے (بطریق عبدالباقی از ابن الخلیعؒ از ابوبکر اطروشیؒ از علیمیؒ) اسی طرح پڑھا ہے اور مفردات میں اسی کو اختیار کیا ہے۔ عنوان میں بھی یہی مروی ہے۔ اور ابوبکر صریفینیؒ یحیٰیؒ سے... دونوں کو دیگر قراء کے مانند ہمزۂ قطعیہ مفتوحہ اور الف سے روایت کرتے ہیں۔ تمام اہل عراق کی یہی.. روایت ہے۔ اور تیسیر و شاطبیہ کا طریقہ بھی یہی ہے۔ خلفؒ یحیٰیؒ سے۔ اعشیؒ۔ برجمیؒ اور ہارون بن حاتمؒ وغیرہ ابوبکرؒ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ بعض ائمہ پہلے کلمہ کو بوجہین اور دوسرے کو صرف ہمزہ قطعیہ سے بیان کرتے ہیں۔ تذکرہ میں اسی طرح ہے اور علامہ دانیؒ نے امام ابوالحسنؒ سے اسی طرح پڑھا ہے۔ اور بعض نے پہلے کو صرف ہمزہ وصلیہ سے اور دوسرے کو بوجہین بیان کیا ہے۔ علامہ دانیؒ نے تیسیر میں اور علامہ شاطبیؒ نے قصیدے میں اسی کو اختیار کیا ہے۔ ہمارے شیوخ کے یہاں یہی ماخوذ و معمول ہے۔ اور بعض ائمہ نے دونوں جگہ علی الاطلاق دونوں وجوہ بیان کی ہیں۔ کافی وغیرہ میں یہی منقول ہے۔ محققؒ کہتے ہیں "اول صواب ہے" واللہ اعلم۔ ۱۲

Marfat.com

سے پڑھتے ہیں۔ یہی ابوبکرؒ کی دوسری وجہ ہے۔ ورشؒ کا مد بدل جلی ہے۔ رسم یہاں بھی یا کے بغیر ہے۔ قِطْرًا ایں تفخیم را پر اجماع ہے۔

(فَمَا) اسْطَاعُوْا کو حمزہؒ تا کا طا میں ادغام کر کے (یعنی سین ساکنہ کے اظہار کے ساتھ طا کی تشدید سے) فَمَا اسْطَّاعُوْا اور باقی تا کو حذف کر کے طاء مخففہ سے پڑھتے ہیں۔ اور وَمَا اسْتَطَاعُوْا میں تا کے اظہار پر اجماع ہے۔

جَعَلَهٗ دَكَّآءَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ کاف کی تنوین سے ہمزہ کے بغیر دَكًّا اور کوفیؒ کاف مفتوحہ کے بعد الف اور پھر ہمزہ مفتوحہ کے اثبات سے (بلا تنوین) بمدِ واجب پڑھتے ہیں۔ وقفاً حمزہؒ کی ابدال کی وجوہ ثلاثہ جلی ہیں (امالہ) الْحُسْنٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ۔ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ سَاوٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ جَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ اور لِّلْكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۱۱ ۲

مِنْ دُوْنِيْٓ کی یا کو مدنیؒ وبصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ اَوْلِيَآءَ میں وقفاً ہشامؒ وحمزہؒ کی ابدال کی وجوہ ثلاثہ جلی ہیں۔ اَوْلِيَآءَ اِنَّآ میں حرمیؒ وبصریؒ وصلاً ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں۔ (ک) لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا۔ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ

ل یہ اصل میں فَمَا اسْتَطَاعُوْا تھا۔ امام حمزہؒ تا کا طا میں ادغام اور باقی تا کو حذف کرتے ہیں کیونکہ مصاحف عثمانیہ میں تا مرسوم نہ تھی سین کا ادغام سے کوئی علاقہ نہیں ہے وہ علیٰ حالہٖ ملفوظ رہتا ہے۔ بعض بے خبر حمزہؒ کی قراءت میں سین کا طا میں ادغام کر دیتے ہیں جو لحن ہے۔ قراءت حمزہؒ میں اجتماع ساکنین ہو جاتا ہے جو جائز ومسموع ہے۔ علامہ دانی کہتے ہیں "جو چیز اس کی صحت اور تقویت کرتی ہے وہ یہ ہے کہ ساکن دوم (یعنی تا) اور مدغم فیہ (یعنی طا) کے لئے زبان ایک مرتبہ اٹھتی ہے۔ پس وہ بمنزلہ متحرک کے ہے گویا کہ ساکن اول متحرک کے قریب ہے" ۱۲

Marfat.com

ہیں کسائی ادغام کرتے ہیں۔ یَحۡسَبُوۡنَ کو حرمی۔ بصری اور کسائی سین کے کسرہ
سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں (ک) جَهَنَّمُ بِمَا۔ هُزُوًا کو حرمی۔ بصری
شامی۔ ابوبکر اور کسائی زا کے ضمہ اور ہمزہ سے هُزُوًا۔ حمزہ وصلاً زا کے...
اسکان اور ہمزہ سے هُزۡءًا۔ اور وقفاً نقل وابدال سے هُزَا۔ اور هُزُوَا
اور حفص زا کے ضمہ اور واو سے پڑھتے ہیں۔

اَنۡ تَنۡفَدَ کو حمزہ اور کسائی یاءِ تذکیر سے اَنۡ یَنۡفَدَ اور باقی
تاءِ تانیث سے پڑھتے ہیں۔ خلف کا ادغام کامل اور جِئۡنَا میں سوسی کا ابدال
جلی ہے (امالہ) لِلۡكٰفِرِيۡنَ میں بصری و دوری امالہ ورش تقلیل۔ الدُّنۡيَا
میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل۔ اور يُوۡحٰى میں حمزہ و ۱۲ ع
کسائی امالہ اور ورش بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۲

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی نو ہیں ۱ رَبِّيۡ (اَعۡلَمُ) ۲-۳
بِرَبِّيۡ (اَحَدًا) میں (دو جگہ) اور ۴ رَبِّيۡ (اَنۡ) میں حرمی وبصری ۵تا۷
مَعِيَ (صَبۡرًا) میں تین جگہ حفص ۸ سَتَجِدُنِيۡ (اِنۡ) میں مدنی اور
۹ مِنۡ دُوۡنِيۡ (اَوۡلِيَآءَ) میں مدنی وبصری یا کو مفتوح پڑھتے ہیں اور
زائدہ چھ ہیں ۱ الۡمُهۡتَدِيۡ میں مدنی وبصری وصلاً ۲ يَهۡدِيَنِ يۡ
۳ يُؤۡتِيَنِ يۡ اور ۴ تُعَلِّمَنِ يۡ میں مدنی وبصری وصلاً اور مکی حالین
میں ۵ اِنۡ تَرَنِ يۡ میں قالون وبصری وصلاً اور مکی حالین میں اور ۶
نَبۡغِ يۡ میں مدنی۔ بصری اور کسائی وصلاً اور مکی حالین میں اثبات یا کرتے ہیں
ادغام کبیر اکتیس ۳۱ (مثلین کے ۲۲ متقاربین کے ۹) اور صغیر جائز مختلف فیہ

Marfat.com

تیرہ ہیں۔

(المرسوم) مِنۡ كِتَابِ رَبِّكَ میں لفظ کِتَاب بالف۔ كِلْتَا بالف۔ فَلَا تُصٰحِبۡنِیۡ مصحف مدینہ میں بحذف الف۔ مَوۡئِلًا میں ہمزہ متوسط بعد الساکن باصورت۔ هَيِّئۡ اور يُهَيِّئۡ یائین سے۔ اور مصحف حمص میں لَتَّخَذۡتَ لاتین سے مرسوم تھا۔

سورہ مریم

علیہا السلام باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں عراقی، شامی اور مدنی اول ۹۸۔ مدنی اخیر اور مکی ۹۹ ہیں۔

۹۷ جگہ اجماع اور تین جگہ اختلاف ہے ۱ كٓهٰيٰعٓصٓ پر کوفی۔ ۲ فَلۡيَمۡدُدۡ لَهُ الرَّحۡمٰنُ مَدًّا پر غیر کوفی۔ اور ۳ فِی الۡكِتٰبِ اِبۡرٰهِيۡمَ پر مدنی اخیر اور مکی آیت ہے۔

فَمَنۡ كَانَ يَرۡجُوۡا سے زَكَرِيَّا تک وجوہ صحیحہ بین السورتین ایک سو چھتیس ۱۳۶ ہیں۔[ا] قالونؒ مع مکی اڑتالیس ۴۸۔ دوریؒ آٹھ ۸۔ سوسیؒ آٹھ ۸۔ ورشؒ سولہ ۱۲

ا ۔ ۲۴ قالونؒ کے لئے منفصل کے قصر اور قطع اول پر الرَّحِيۡمِ کی وجوہ خمسہ اور ان میں سے ہر ایک اور وصل کل پر ہا اور یا کی تقلیل اور فتح۔ ان دونوں پر عین کا طول و توسط پڑھو (زَكَرِيَّا میں فقط مد ہوگا) فتح میں مکی مندرج ہو گئے۔ دوریؒ کے لئے سکتہ اور وصل پر ہا کا امالہ محضہ اور عین کا طول و توسط پڑھو۔ سوسیؒ کو پہلے ادغام کبیر سے اور پھر ہا اور یا کے امالہ سے لوٹاؤ۔ قالونؒ کے لئے منفصل کے مد پر اسی طرح چوبیس ۲۴ اور دوریؒ کے لئے چار وجوہ۔ ورشؒ کے لئے بسم اللہ پڑھا اور یا کی تقلیل سے قالونؒ کے مانند بارہ ۱۲ اور ترک پر دوریؒ کی طرح چار وجوہ پڑھو وصل میں خلادؒ کو ہا کے فتح اور یا کے امالہ محضہ سے اور خلفؒ کو ادغام کامل سے لوٹاؤ۔ ہشامؒ کے لئے سکتہ اور وصل پر یا کا امالہ محضہ عین کا طول و توسط اور زَكَرِيَّا کی وجوہ ثلاثہ وقفی پڑھ کر۔ ابن ذکوانؒ کو مد و تحقیق سے لوٹاؤ۔ اور کسائیؒ کو ہا اور یا کے امالہ محضہ سے قالونؒ کی طرح پڑھ کر ابوبکرؒ کے لئے اسی طرح بارہ وجوہ پڑھو اور ہر وجہ میں حفصؒ کو فتح سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ یہاں بھی ضربی وجوہ مساوی ہیں۔ بعض اہل ادا عین میں قصر بھی کہتے ہیں ان کے نزدیک اڑسٹھ ۶۸ وجوہ اور بڑھ جائیں گی۔ ۱۲

Marfat.com

(بسم اللہ پر ۱۲۔ ترک پر ۴) خلاد دو۔ خلف دو۔ ہشام بارہ۔ ابن ذکوان چار
کسائی۔ ابوبکر اور حفص بارہ بارہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کٓھٰیٰعٓصٓ ۝ ذِکۡرُ میں بصری۔ شامی۔ حمزہ اور کسائی وصلاً صاد کی دال ملفوظی کا ذال میں ادغام کرتے ہیں۔ ذِکۡرُ۔ عَاقِرًا میں (دو جگہ) نُبَشِّرُكَ اور مِنَ الۡمِحۡرَابِ میں ورش کی ترقیق جلی ہے۔ (ک) ذِکۡرُ رَحۡمَتِ۔ زَکَرِیَّآءَ اور یٰزَکَرِیَّآءُ کو حرمی۔ بصری۔ شامی اور ابوبکر ہمزہ کے اثبات سے بمد متصل۔ اور باقی ہمزہ کے بغیر پڑھتے ہیں ان کے لئے.. بحالت وصل مد منفصل ہوتا ہے۔ زَکَرِیَّآءَ اِذۡ میں وصلاً حرمی و بصری ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں۔ اور وقفاً ہشام کی ابدال کی وجوہ ثلاثہ جلی ہیں (ک) قَالَ رَبِّ (تین جگہ) اور الۡعَظۡمُ مِنِّیۡ۔ الرَّاۡسُ میں سوسی ابدال کرتے ہیں (ک)۔۔ الرَّاۡسُ شَیۡبًا میں ادغام بخلاف ہے۔ مِنۡ وَّرَآءِیۡ (وَکَانَتِ) کی یا کو مکی مفتوح پڑھتے ہیں۔ ورش کا مد بدل جلی ہے۔ (شرح جلد اصفحہ ۱۳۲)

یَرِثُنِیۡ اور وَیَرِثُ کو بصری اور کسائی (جواب دعا یا جواب شرط ہونے کی بنا پر) ثا کے جزم سے یَرِثۡنِیۡ اور وَیَرِثۡ اور باقی.. (وَلِیًّا کی صفت قرار دیکر) رفع سے پڑھتے ہیں۔ یٰزَکَرِیَّآءُ اِنَّا میں حرمی اور بصری ہمزہ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور تسہیل کا لیا کرتے ہیں۔

ا کٓھٰیٰعٓصٓ میں سے کاف وصاد میں اشباع اور ھا ویا میں صرف قصر ہوتا ہے۔ اور عین میں جمہور ائمہ کے نزدیک اشباع و توسط جائز ہیں اشباع اولی ہے۔ بعض قصر بھی کہتے ہیں مگر ہمارے شیوخ کے نزدیک وہ ماخوذ نہیں ہے۔ ۱۲

Marfat.com

(اِنَّا) نُبَشِّرُكَ کو حمزہؒ نون کے فتح۔ باءِ موحدہ کے اسکان۔ اور شین کی تخفیف وضمہ سے نَبْشُرُكَ اور باقی نون کے ضمہ۔ با کے فتح۔ اور شین کی تشدید وکسرہ سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) یَكُوْنُ لِیْ میں ادغام منع ہے۔
عِتِيًّا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابو بکرؒ عین کے ضمہ سے عُتِيًّا اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) كَذٰلِكَ قَالَ۔ اور قَالَ رَبُّكَ
(وَقَدْ) خَلَقْتُكَ کو حمزہؒ وکسائیؒ قاف کے بعد نون عظمت مفتوحہ اور الف سے خَلَقْنٰكَ اور باقی تاءِ متکلم مضمومہ سے (بتوحید) پڑھتے ہیں
شَيْـًٔا میں ورشؒ کا طول وتوسط اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور ادغام ظاہر ہیں۔ لِیْ (اٰيَةً) کی یا کو مدنیؒ وبصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ اِلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے (ک) الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ (امالہ) كٓهٰيٰعٓصٓ میں بصریؒ ھا کا۔۔۔ شامیؒ اور حمزہؒ یا کا۔ سوسیؒ بخلاف۔ ابو بکرؒ اور کسائیؒ ھا و یا کا امالہ محضہ قالونؒ بخلاف اور ورشؒ دونوں کی تقلیل[جلد ۱ ص ۲۲۴]۔ نَادٰى اور فَاَوْحٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل[جلد ۱ ص ۲۲۳]۔ يَحْيٰى اور يٰيَحْيٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اَنّٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل اٰيَةً
اور بِقُوَّةٍ میں کسائیؒ۔ اور مِنَ الْمِحْرَابِ میں ابن ذکوانؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع
ع ۱ ۴
(ک) فَتَمَثَّلَ لَهَا۔ اِنِّیْٓ (اَعُوْذُ) کی یا کو حرمیؒ وبصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں (ک) رَسُوْلُ رَبِّكِ
لِاَهَبَ (لَكِ) کو قالونؒ بخلاف۔ ورشؒ اور بصریؒ ہمزہ کے بجائے

۱؎ علامہ دانیؒ نے تیسیر میں قالونؒ کے لئے جزماً یا بیان نہیں کی حکایتاً کہتے ہیں۔ (باقی بر صفحہ آئندہ)

یاءِ غیب مفتوحہ سے لِیَهَبَ اور باقی ہمزہ متکلم مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ یہی قالونؒ کی دوسری وجہ ہے۔ رسم باجماع الف سے ہے (تنبیہ) یَكُونُ لِيْ میں ادغام منع ہے (ک)، كَذٰلِكِ قَالَ اور قَالَ رَبُّكِ

مِتُّ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابو بکرؒ میم کے ضمہ سے مُتُّ اور باقی کسرہ سے۔

نَسْيًا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابو بکرؒ اور کسائیؒ نون کے کسرہ سے نِسْيًا اور حفصؒ و حمزہؒ فتح سے

مِنْ تَحْتِهَا کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابو بکرؒ مَنْ کی میم کے فتح اور دوسری تا کے نصب سے مَنْ تَحْتَهَا اور باقی میم کے کسرہ اور تا کے خفض سے پڑھتے ہیں۔ قَدْ جَعَلَ اور لَقَدْ جِئْتِ میں بصریؒ۔ ہشامؒ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) جَعَلَ رَبُّكِ۔ اور النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ تُسٰقِطْ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابو بکرؒ[1] اور کسائیؒ تا و قاف کے فتح

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) "حلوانیؒ نے قالونؒ سے بھی یا روایت کی ہے"۔ حمامیؒ اور ابن العلافؒ کے سوا حلوانیؒ سے بجمیع طرق یا مروی ہے۔ ابوالحسن قزازؒ بھی بطریق ابو حسانؒ ابونشیطؒ سے یا روایت کرتے ہیں۔ شیخ ابوالفتحؒ اور کارزینیؒ کے سوا ابن بویانؒ کے طرق کا بھی یا پر اتفاق ہے۔ ہادی۔ ہدایہ۔ کافی۔ تلخیص العبارات۔ تبصرہ۔ کفایۂ سبط الخیاط اور غایۂ ابوالعلاء وغیرہ اکثر مغربی کتابوں میں ابونشیطؒ سے یا مروی ہے ــــ ابن العلافؒ و حمامیؒ نقاشؒ سے۔ نقاشؒ بذریعہ ابن ابی مہرانؒ حلوانیؒ سے۔ شیخ ابوالفتحؒ اور کارزینیؒ بذریعہ اپنے اپنے شیوخ ابن بویانؒ سے ابن بویانؒ بطریق ابو حسانؒ ابونشیطؒ سے صرف ہمزہ روایت کرتے ہیں۔ مبہج اور تلخیص العبارات میں حلوانیؒ سے۔ اور تیسیر میں ابونشیطؒ سے ہمزہ مروی ہے۔ علامہ دانیؒ جامع البیان میں کہتے ہیں "میں نے قالونؒ کے لئے بطرق قاضی اسماعیلؒ و ابونشیطؒ و شحامؒ ہمزہ پڑھا ہے"۔ علامہ شاطبیؒ نے دونوں وجوہ بیان کی ہیں اور دونوں صحیح ہیں۔ ہمزہ طرق تیسیر کے مطابق ہے۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

[1] علیمیؒ ابو بکرؒ کے لئے يَسَّٰقَطْ بیاءِ تذکیر بھی روایت کرتے ہیں۔ اور امام ابوالحسن خیاطؒ نے بطریق صریفینیؒ یحییٰؒ سے بھی یا روایت کی ہے۔ باقی تمام طرق کا تاءِ تانیث پر اتفاق ہے۔ طرق تیسیر و شاطبیہ سے صرف تا ماخوذ ہے۔ ۱۲

اور سین کی تشدید سے تَسَّٰقَطُ۔ حمزہؒ بھی اسی طرح مگر سین کی تخفیف سے تَسَٰقَطُ
اور حفصؒ تا کے ضمہ سین کی تخفیف اور قاف کے کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف
ہے۔ جِئۡتِ میں سوسیؒ کا ابدال جلی ہے (ک) جِيۡتِ شَيۡـًٔا میں ادغام بخلاف
ہے (تنبیہ) جِئۡتَ کی تا۔ تاءِ خطاب ہے جس کا بروئے قاعدہ اظہار ہونا .. جلد۱ص۱۲۱
چاہیے تھا مگر ثقلِ کسرہ کی وجہ سے ادغام بھی کیا ہے جو اداءً مقدم ہے۔ اس کے
سوا قرآن میں تاءِ خطاب کا اور کہیں ادغام نہیں ہوتا۔ شَيۡـًٔا میں ورشؒ کا طول
و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ اور سَوۡءٍ میں ورشؒ کا طول
و توسط ظاہر ہے (ک) نُکَلِّمُ مَنۡ اور فِي الۡمَهۡدِ صَبِيًّا۔ اٰتٰنِيَ
الۡكِتٰبَ کی یا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ عاصمؒ اور کسائیؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔
حمزہؒ کے لئے وصلاً یا ساقط ہو جاتی ہے۔ نَبِيًّا کو مدنیؒ یاءِ ساکنہ کے بعد ہمزہ کے
اثبات سے بمد واجب۔ اور باقی یاءِ مشددہ سے ہمزہ و مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ ..
بِالصَّلٰوةِ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔

قَوۡلَ الۡحَقِّ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ (خبر یا بدل مان
کر) لام کے رفع سے قَوۡلُ اور شامیؒ و عاصمؒ (بر بناءِ مفعولیت) نصب سے
پڑھتے ہیں (ک) يَقُوۡلُ لَهٗ۔ كُنۡ فَيَكُوۡنُ کو شامیؒ نون کے نصب سے
فَيَكُوۡنَ اور باقی رفع سے۔

وَاِنَّ اللّٰهَ کو حرمیؒ اور بصریؒ ہمزہ کے فتح سے وَاَنَّ اللّٰهَ
اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) فَاعۡبُدُوۡهُ هٰذَا۔ صِرَاطٌ کو خلفؒ اشمام
بالزا سے۔ قنبلؒ سین سے اور باقی صاد سے پڑھتے ہیں۔ يَاۡتُوۡنَنَا اور لَا يُؤۡمِنُوۡنَ

Marfat.com

یں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال اور الاُمَّر میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں (ک) نَحۡنُ نَرِثُ (امالہ) اَنّٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل۔ لِلنَّاسِ میں دوریؒ۔ النَّخۡلَةِ میں کسائیؒ۔ فَنَادٰىهَا اور قَضِيًّا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اٰتٰنِیَ اور وَاَوۡصٰنِیۡ میں کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور عِیۡسَی (ابۡنُ مَرۡیَمَ) میں بشرط وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) فَاَجَآءَهَا چونکہ ثلاثی نہیں ہے اس لئے اسمیں امالہ نہیں ہوتا۔ ع ۲ ۵

اِبۡرٰهِیۡمَ اور یٰۤاِبۡرٰهِیۡمُ کو ہشامؒ ھا کے فتح اور الف سے۔ اور باقی ھا کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے۔ نَبِیًّا کو (دو جگہ) مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ کے اثبات سے بمد واجب۔ اور باقی یاء مشددہ سے ہمزہ اور مد کے بغیر پڑھتے ہیں (ک) قَالَ لِاَبِیۡهِ

یٰۤاَبَتِ کو شامیؒ (چار جگہ) تا کے فتح سے یٰۤاَبَتَ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ وَلَا یُبۡصِرُ۔ اور سَاَسۡتَغۡفِرُ میں ورشؒ کی ترقیق۔ شَیۡـًٔا میں ورشؒ کا طول و توسط۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور ادغام جلی ہیں۔ قَدۡ جَآءَنِیۡ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) الۡعِلۡمِ مَا لَمۡ یَاۡتِكَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال بیّن ہے۔ صِرَاطًا کو خلفؒ اشمام بالزا سے قنبلؒ سین سے اور باقی صاد سے۔ اِنِّیۡۤ اَخَافُ کی یا کو حرمیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ یٰۤاِبۡرٰهِیۡمُ میں حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں (ک) سَاَسۡتَغۡفِرُ لَكَ رَبِّیۡ (اِنَّهٗ) کی یا کو مدنیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں (امالہ) جَآءَنِیۡ میں

Marfat.com

ابن ذکوانؒ وحمزہؒ اور عَسٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

۳ ع ۶

مُخْلَصًا کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ لام کے کسرہ سے مُخْلِصًا اور کوفیؒ فتح سے۔ نَبِيًّا کو (چار جگہ) اور النَّبِیّٖنَ کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ کے اثبات سے بمد واجب۔ اور باقی یاء مشددہ سے ہمزہ ومد کے بغیر پڑھتے ہیں۔

(ک) اَخَاهُ هٰرُوْنَ اور هٰرُوْنَ نَبِيًّا۔ يَاْمُرُ اور مَا تُنِيَّا میں ورشؒ و سوسیؒ اور وقفاً حمزہؒ کا ابدال۔ بِالصَّلٰوةِ۔ الصَّلٰوةَ اور وَلَا يُظْلَمُوْنَ میں ورشؒ کی تغلیظ۔ اور عَلَيْهِمْ میں (دو جگہ) حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔

اِبْرٰهِيْمَ کو ہشامؒ ھا کے فتح اور الف سے اور باقی ھا کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ وَاِسْرَآءِيْلَ میں حمزہؒ وقفاً پہلے ہمزہ کی تحقیق اور تسہیل پر دوسرے ہمزہ کی مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔

وَّبُكِيًّا کو حمزہؒ اور کسائیؒ باء موحدہ کے کسرہ سے وَّبِكِيًّا اور باقی ضمہ سے۔

يَدْخُلُوْنَ کو مکیؒ۔ بصریؒ اور ابوبکرؒ یا کے ضمہ اور خا کے فتح سے يُدْخَلُوْنَ (مجہول) اور باقی یا کے فتح اور خا کے ضمہ سے (معروف) پڑھتے ہیں۔ شَيْـًٔا میں ورشؒ کا طول و توسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔[1]

(ک) بِاَمْرِ رَبِّكَ۔ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) لِعِبَادَتِهٖ هَلْ۔ هَلْ تَعْلَمُ میں ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں (امالہ) مُوْسٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل

[1] اصل مسودہ میں اسی طرح ہے اور طرز بیان کا تقاضا یہ ہے کہ عبارت یوں ہو "اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور ادغام جلی ہیں۔" (کیونکہ یہاں شَيْـًٔا راس آیت اور محل وقف ہے)۔ ۱۲ ط

Marfat.com

اور تتلٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

أَءِذَا کو ابن ذکوانؒ بخلاف ایک ہمزہ سے (بخبر) إِذَا اور باقی ہمزتین سے (باستفہام) پڑھتے ہیں۔ یہی ابن ذکوانؒ کی دوسری وجہ ہے۔ قالونؒ وبصریؒ ادخال اور ہمزہ ثانیہ کی تسہیل۔ ورشؒ ومکیؒ صرف تسہیل اور ہشامؒ تحقیق کے ساتھ بلا خلاف ادخال کرتے ہیں۔ (یہ اُن مواضع سبعہ میں سے تیسرا موقع ہے جنمیں ہشامؒ کے لئے ادخال پر طرق تیسیر کا اتفاق ہے)

مِتُّ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ میم کے ضمہ سے مُتُّ اور باقی کسرہ سے

(اَوَ) لَا یَذْکُرُ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ذال وکاف کی تشدید اور فتح سے لَا یَذَّکَّرُ اور باقی ذال کے اسکان وتخفیف اور کاف کے ضمہ اور تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ شَیْـًٔا میں ورشؒ کا طول وتوسط۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور ادغام۔ لَنُحْضِرَنَّهُمْ۔ خَیْرٌ (میں دوجگہ) اور وَخَیْرٌ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔

جِثِیًّا (کو دوجگہ) عِتِیًّا اور صِلِیًّا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ حرف اول کے ضمہ سے جُثِیًّا۔ عُتِیًّا اور صُلِیًّا اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) اَعْلَمُ بِالَّذِیْنَ

(ثُمَّ) نُنَجِّی (الَّذِیْنَ) کو کسائیؒ دوسرے نون کے اسکان اور جیم کی تخفیف سے نُنْجِی (الَّذِیْنَ) اور باقی دوسرے نون کے فتح اور جیم کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ یہاں رسم نونین سے ہے۔ عَلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا

Marfat.com

ضمہ جلی ہے

(خیرٌ) مَّقَامًا کو مکی میم کے ضمہ سے مُّقَامًا اور باقی فتح سے
پڑھتے ہیں۔ (ک) وَاَحْسَنُ نَدِيًّا
وَّرِءْيًا کو قالونؒ اور ابن ذکوانؒ یاءِ مشددہ سے ہمزہ کے بغیر وَّرِيًّا
اور باقی را کے بعد ہمزہ ساکنہ کے اثبات اور یا کی تخفیف سے۔ اور حمزہؒ وقفاً ابدال کر کے
اظہار و ادغام سے وَرِيْيًا اور وَرِيًّا پڑھتے ہیں (تنبیہ) سوسیؒ بخوف التباس
یہاں ابدال نہیں کرتے۔ صورت ہمزہ مرسوم نہیں۔ اَفَرَاَيْتَ کو مدنیؒ ہمزہ ثانیہ
کی تسہیل سے۔ نیز ورشؒ اس کے ابدال سے بمد لازم۔ اور کسائیؒ اس کے حذف سے
پڑھتے ہیں (ک) وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ
وَّوَلَدًا کو حمزہؒ اور کسائیؒ دوسرے واو کے ضمہ اور لام کے اسکان سے
وَّوُلْدًا (جمع) اور باقی دونوں کے فتح سے (بافراد) پڑھتے ہیں۔ اَطَّلَعَ
میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے (تنبیہ) اس رکوع میں دونوں جگہ کَلَّا[1] کے ماقبل
پر وقف سائغ نہیں۔ بلکہ کَلَّا پر وقف کیا جائے کیونکہ وہ ماقبل کے رد کے لئے
آیا ہے۔ مابعد سے علاقہ نہیں رکھتا۔ وَيَاْتِيْنَا میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے

---

[1] قرآن مجید میں لفظ کَلَّا ۳۳ جگہ ۱۵ کی سورتوں میں آخر نصف قرآن میں واقع ہوا ہے۔ پہلے دو مواقع اسی سورۃ میں ہیں باقی آیندہ سورتوں میں آئیں گے۔ باعتبار وقف بعض علماء نے کَلَّا اور بَلٰی پر مستقل رسائل لکھے ہیں۔ جن کا ماحصل یہ ہے کہ کَلَّا کی تین حالتیں ہیں م۱ ماقبل کی تردید اور اس پر زجر و توبیخ کے لئے۔ اس کے ماقبل پر وقف سائغ نہیں ہوتا۔ اس پر وقف کر کے مابعد سے ابتدا کرنی چاہیئے م۲ خبردار و متوجہ کرنے کے لئے۔ اس کے ماقبل پر وقف کر کے اس سے ابتدا کرنی چاہیے م۳ ان دونوں معنوں کے سوا دیگر مقاصد کے لئے۔ اس کو جانبین سے موصول رکھنا چاہیے۔ انشاء اللہ المستعان آیندہ ہر ایک پر تنبیہ آئے گی۔ ۱۲

Marfat.com

(امالہ) اَوْلٰی۔ تُتْلٰی اور ھُدًی میں وقفاً حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل ع ۵ ۸
اور السَّاعَةَ میں کسائیؒ بخلاف امالہ کرتے ہیں۔ ع
وَلَدًا کو (تین جگہ) حمزہؒ اور کسائیؒ واو کے ضمہ اور لام کے اسکان سے وُلْدًا
اور باقی دونوں کے فتح سے پڑھتے ہیں (تنبیہ) تَؤُزُّھُمْ میں ورشؒ ابدال
نہیں کرتے۔ عَلَیْھِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ لَقَدْ جِئْتُمْ میں
بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ کا ادغام اور سوسیؒ کا ابدال۔ شَیْئًا میں ورشؒ کا
طول و توسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔
تَکَادُ کو مدنیؒ اور کسائیؒ یاء تذکیر سے یَکَادُ اور باقی تاء تانیث سے
پڑھتے ہیں۔
یَتَفَطَّرْنَ کو بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور حمزہؒ یاء تحتانیہ کے بعد نون
ساکنہ اور فا کے بعد طا کی تخفیف و کسرہ سے یَنْفَطِرْنَ اور باقی یاء تحتانیہ کے
بعد تاء فوقانیہ مفتوحہ اور فا کے بعد طا کی تشدید و فتح سے پڑھتے ہیں۔ وَتَخِرُّ۔
لِتُبَشِّرَ اور وَتُنْذِرَ میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے۔ (ر) الصّٰلِحٰتِ
سَیَجْعَلُ۔ اور سَیَجْعَلُ لَھُمُ
لِتُبَشِّرَ کو حمزہؒ تاء فوقانیہ کے فتح۔ باء موحدہ کے اسکان۔ اور شین
معجمہ کی تخفیف اور ضمہ سے لِتَبْشُرَ اور باقی تا کے ضمہ۔ با کے فتح۔ اور شین کی
تشدید و کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ ھَلْ تُحِسُّ میں ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے
ہیں (امالہ) الْکٰفِرِیْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اور اَحْصٰھُمْ
میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۶ ۹

اس سورۃ میں یائے اضافت اختلافی چھ ہیں ۱ وَرَاءِیْ ہیں مکی ۲
لِیْ (ایٰۃً) ۳ اور رَبِّیْ (اِنَّہٗ) ہیں مدنی و بصری ۴ اِنِّیْ (اَعُوْذُ) ۵
اور اِنِّیْ (اَخَافُ) ہیں حرمی و بصری۔ اور ۶ اٰتٰنِیَ (الْکِتٰبَ) ہیں غیر
حمزہ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ ادغام کبیر تینتیس ۳۳ ہیں (مثلین کے ۱۷، متقاربین کے ۱۶)
اور صغیر جائز مختلف فیہ آٹھ ہیں۔

سورۃ طٰہٰ

صلی اللہ علیہ وسلم باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بصری ۱۳۲
حجازی ۱۳۴۔ کوفی ۱۳۵ ۔ حمصی ۱۳۸۔ اور دمشقی ۱۴۰ ہیں۔
ایک سو چھبیس ۱۲۶ جگہ اجماع اور اکیس ۲۱ جگہ اختلاف ہے[1] ۱ طٰہٰ ۲ مَا غَشِیَهُمْ
۳ اِذْ رَاَیْتَهُمْ ضَلُّوْا پر کوفی ۴ مِنِّیْ هُدًی ۵ زَهْرَةَ الْحَیٰوةِ
الدُّنْیَا پر غیر کوفی ۶ نُسَبِّحَكَ كَثِیْرًا ۷ وَنَذْكُرَكَ كَثِیْرًا پر غیر بصری

---

[1] ان اختلافی مقامات میں سے بصری چھ ۶۔ مدنی اول مدنی اخیر اور مکی آٹھ ۸۔ آٹھ ۸۔ کوفی نو ۹۔ حمصی بارہ ۱۲ اور دمشقی چودہ ۱۴ جگہ آیت کہتے ہیں۔ علامہ بناءؒ نے اتحاف میں اختلافی مقامات چوبیس ۲۴ بتائے ہیں۔ موصوف نے لَتَنْسِفَنَّهٗ فِی الْیَمِّ۔ اور لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا پر حمصی آیت بیان کی ہے۔ اور چوبیسواں موقع بیان نہیں کیا۔ اور مندرجہ صدر مقامات میں سے فُتُوْنًا پر بصری و دمشقی کے بجائے بصری و شامی آیت لکھی ہے۔ ان تین مقامات کے شامل کرنے سے حمصی آیتیں ۱۴۱ ہو جاتی ہیں۔ جو تمام علماء کی بیان کردہ تعداد کے خلاف ہے۔ [اس بارہ میں قول فیصل یہ ہے کہ لَتَنْسِفَنَّهٗ فِی الْیَمِّ پر حمصی آیت ہے (جو متن میں مذکور ہونی چاہیے) اور مَعِیْشَةً ضَنْكًا بالاجماع متروک ہے (متن کے مطابق)۔ اور فُتُوْنًا حمصی آیت ہے (اس لئے اسکیں بجائے متن کے اتحاف کا قول "بصری و شامی" صحیح ہے) اس طرح اب حمصی آیتیں اجماعی ۱۲۶ پر ۱۴ کے اضافہ سے بجائے ۱۳۸ کے بظاہر ۱۴۰ ہونی چاہییں مگر شیخ المشائخ سے مِنِّیْ هُدًی اور زَهْرَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ان دو کو حمصی آیت بتانے میں تسامح ہوا ہے اور حق یہ ہے کہ یہ دونوں غیر کوفی کے بجائے غیر کوفی و غیر حمصی آیت ہیں لہٰذا اب یہ ۲ دو کم ہو کر حمصی شمار وہی ۱۳۸ رہا جو تمام علماء کا بیان فرمودہ ہے۔ ط] ۔ ۱۲

Marfat.com

۸ محبۃ منی پر حجازی و دمشقی ۹ ولا تحزن ۱۰ فی اھل مدین
۱۱ معنا بنی اسرآءیل ۱۲ ولقد اوحینا الی موسی پر شامی
۱۳ فتونا پر بصری و دمشقی ۱۴ واصطنعتک لنفسی پر کوفی و شامی
۱۵ غضبان اسفا ۱۶ والٰہ موسی پر مکی و مدنی اول ۱۷ فنسی
پر غیر مکی و غیر مدنی اول ۱۸ وعدا حسنا ۱۹ الیھم قولا پر مدنی اخیر
۲۰ القی السامری پر غیر مدنی اخیر اور ۲۱ قاعا صفصفا پر
عراقی و شامی آیت ہے۔

هل تحس منهم سے والسمٰوٰت العلی تک وجوہ
صحیحہ بین السورتین چھیاسٹھ ۶۶ ہیں۔ قالون چوبیس ۲۴۔ مکی۔ ابو بکر۔ اور حفص چھ ۶۔
چھ ۶۔ بصری چار ۴۔ ابن ذکوان دو ۲۔ ورش آٹھ ۸۔ (بسم اللہ پر ۶۔ ترک پر ۲)
ہشام دو ۲۔ حمزہ ایک ۱۔ کسائی چھ ۶۔ اور خلف ایک ۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
القرءان میں مکی کی نقل۔ تذکرۃ۔ الستر اور سیؤ تہا میں

ا ۱-۱۲ قالون کے صلہ کے ساتھ قطع پر الرحیم کی وجوہ خمسہ میں سے ہر ایک اور وصل کل پر منفصل کا قصر و مد پڑھو۔ اور مکی کو قصر کی ہر وجہ میں القرءان کی نقل سے لوٹاؤ۔ قالون کے لئے بے صلہ پر اسی طرح بارہ وجوہ پڑھو اور مد کے بعد ہر وجہ میں حفص کو مد سے۔ اور ابو بکر کو طٰہٰ کے امالہ محضہ سے لوٹاؤ۔ بصری کے لئے سکتہ اور وصل پڑھ کے امالہ محضہ کے ساتھ منفصل کا قصر و مد پڑھو۔ اور مد کے بعد ابن ذکوان کو فتح سے لوٹاؤ۔ ورش کے لئے نقل سے بسم اللہ پر چھ ۶ اور ترک پر دو ۲۔ اور ہشام کے لئے ادغام سے دو ۲ وجوہ پڑھو اور وصل میں حمزہ کو امالہ سے لوٹاؤ۔ کسائی کے لئے چھ ۶ اور خلف کے لئے منفصل کے سکتہ پر ہر ایک وجہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ یہاں بھی ضربی وجوہ مساوی ہیں۔ ۱۲

۲ لیکن سوسی کے لئے دو ہیں۔ ۱۲ ف

Marfat.com

ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ (ک) فَقَالَ لِاَهْلِهِ
لِاَهْلِهِ (امْكُثُوٓا) کو حمزہؒ ہاءِ کنایہ کے ضمہ سے لِاَهْلُهُ
(امْكُثُوٓا) اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اِنِّيٓ (اٰنَسْتُ)۔ اِنِّيٓ (اَنَا)
اور اِنَّنِيٓ (اَنَا) ہیں حرمیؒ وبصریؒ۔ اور لَعَلِّيٓ ہیں حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ
یا کو مفتوح پڑھتے ہیں (ک) نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى
اِنِّيٓ کو مکیؒ اور بصریؒ (با مقدر مان کر) ہمزہ کے فتح سے اَنِّيٓ اور
باقی کسرہ سے۔ یعنی مدنیؒ ہمزہ کے کسرہ اور یا کے فتح سے۔ مکیؒ اور بصریؒ دونوں
کے فتح سے اور باقی ہمزہ کے کسرہ اور یا کے اسکان سے۔
طُوًى کو حرمیؒ اور بصریؒ الف مقصورہ سے یعنی تنوین کے بغیر طُوٰى
اور باقی وصلاً تنوین سے پڑھتے ہیں (اور وقف سب کے نزدیک الف مبدلہ از یا پر
ہوتا ہے)
وَاَنَا اخْتَرْتُكَ ہیں سے ضمیر منفصل کو حمزہؒ نون کی تشدید سے اور فعل
کو نون عظمت مفتوحہ اور الف سے وَاَنَّا اخْتَرْنٰكَ اور باقی ضمیر کو نون کی تخفیف
سے اور فعل کو تاءِ متکلم مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔ الصَّلٰوةَ ہیں ورشؒ کی تغلیظ۔۔
ظاہر ہے۔ لِذِكْرِيٓ (اِنَّ) کی یا کو مدنیؒ وبصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ لَا يُؤْمِنُ
ہیں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ وَلِيَ (فِيْهَا) کی یا کو ورشؒ وحفصؒ مفتوح
پڑھتے ہیں۔ الْاُوْلٰى ہیں ورشؒ کی نقل اور مدبدل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ
اٰيَةً اُخْرٰى ہیں ورشؒ کا مدبدل اور نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ
اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے (امالہ) (هٰذا ایت) اُن گیارہ سورتوں ہیں سے یہ پہلی

Marfat.com

سورۃ ہے جن کے فواصل کا امالہ کیا جاتا ہے۔ حمزہؒ و کسائیؒ نے فواصل کے امالہ میں اپنے اصول کی کہیں مخالفت نہیں کی (جلد ا ص ۲۱۹)۔ اسی طرح ورشؒ و بصریؒ نے بھی ذوات الراء کے امالہ میں اپنے اپنے قاعدہ سے تجاوز نہیں کیا۔ مگر غیر ذوات الراء کے امالہ میں ان دونوں حضرات نے اصول مقررہ سے اختلاف کیا ہے۔ چنانچہ ورشؒ کا مذہب بخلاف تقلیل، اور بصریؒ کا مذہب فُعْلٰی مُثَلَّثُ الفا کے سوا فتح ہے۔ مگر ان کے فواصل میں الف مبدلہ از تنوین کے سوا دونوں بلا قید وزن ہر اُس الف منقلبہ کی جو تحقیقاً فاصل ہو بلا خلاف اور جو تقدیراً فاصل ہو (والنازعات اور والشمس میں) ورشؒ بخلاف اور بصریؒ بلا خلاف تقلیل کرتے ہیں۔ خواہ یائی ہو یا واوی۔ اصلیہ ہو یا زائدہ۔ اسم و فعل ثلاثی میں ہو یا غیر ثلاثی میں (جلد ا ص ۲۲۱ تا ص ۲۲۳)۔ اور جن فواصل میں الف مبدلہ از تنوین ہو جیسے کَثِیْرًا۔ بَصِیْرًا۔ اور فُتُوْنًا وغیرہ یا الف ہی نہ ہو جیسے لِذِكْرِیْ اور عَیْنِیْ وغیرہ انمیں کوئی امالہ نہیں کرتا۔

ہم نے ان گیارہ سورتوں میں فواصل کو (باعتبار مذہب) مع تعداد پہلے اور غیر فواصل کو بعد میں جدا درج کیا ہے تاکہ تمیز ہو سکے۔ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ۔

(اس رکوع میں امالہ والے فواصل بائیس ۲۲ ہیں، ۱ لِتَشْقٰٓی ۲ یَّخْشٰی ۳ الْعُلٰی ۴ اسْتَوٰی ۵ وَاَخْفٰی ۶ الْحُسْنٰی ۷ (حَدِیْثُ) مُوْسٰی ۸ هُدًی میں وقفاً ۹ (نُوْدِیَ) یٰمُوْسٰی ۱۰ طُوًی۔ (میں حمزہؒ و کسائیؒ صرف وقفاً)، ۱۱ یُوْحٰی ۱۲ (بِمَا) تَسْعٰی ۱۳ فَتَرْدٰی ۱۴ (بِیَمِیْنِكَ) یٰمُوْسٰی ۱۵ (اَلْقِهَا) یٰمُوْسٰی ۱۶ (حَیَّةٌ) تَسْعٰی ۱۷ الْاُوْلٰی اور ۱۸ طَغٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ و بصریؒ تقلیل

م۱۹ الثّرٰی م۲۰-۲۱ اُخْرٰی (میں دو جگہ) اور م۲۲ الْکُبْرٰی میں وقفاً بصری۔ حمزہ اور کسائی امالہ اور ورش تقلیل۔ الْکُبْرٰی (اِذْھَبْ) میں وصلاً سوسی بخلاف امالہ کرتے ہیں۔ (غیر فواصل) طٰہٰ میں ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی طا اور ھا کا۔ ورش و بصری صرف ھا کا امالہ محضہ۔ اٰتٰکَ۔ اٰتٰھَا۔ لِتُجْزٰی۔ ھَوٰیہُ اور فَاَلْقٰھَا میں حمزہ و کسائی امالہ۔ ورش بخلاف تقلیل۔ رَاٰ میں بصری ہمزہ کا۔ ابن ذکوان۔ ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی را اور ہمزہ کا امالہ اور ورش دونوں کی تقلیل۔ اور النَّارِ میں بصری و دوری امالہ اور ورش تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہات) اول۔ ہمارے طرق سے ورش کے لئے ھاء طٰہٰ میں اضجاع منقول ہے۔ علامہ دانی نے اپنے تمام شیوخ سے اضجاع ہی پڑھا ہے یہی جمہور کا مذہب اور یہی مشہور ہے۔ اس کے سوا ورش نے تمام قرآن میں کہیں امالہ کبریٰ نہیں کیا۔ دوم۔ مد بدل کی ہر وجہ پر رؤس آیات کی صرف تقلیل ہوتی ہے۔ اور جو راس آیت نہ ہو اس کا وہی حکم ہے یعنی فتح کے ساتھ قصر و طول۔ اور تقلیل کے ساتھ توسط و طول۔ سوم۔ ورش کے لئے غیر فواصل کے فتح اور امالہ پر فواصل میں صرف تقلیل ہوتی ہے چہارم طُوًی میں ورش و بصری حالین میں تقلیل حمزہ و کسائی وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ پنجم۔ طٰہٰ میں ورش و بصری حرف ہجا ہونے کی وجہ سے امالہ کرتے ہیں کیونکہ وہ ان کے نزدیک راس آیت نہیں ہے۔ ع

ع ۱ ۱۰

(ک) قَالَ رَبِّ۔ وَیَسِّرْ لِیْ میں دوری بخلاف اور سوسی ادغام کرتے ہیں۔ لِیْ (اَمْرِیْ) اور عَیْنِیْ (اِذْ) کی یا کو مدنی و بصری مفتوح پڑھتے ہیں

Marfat.com

وَزِيرًا ۔ كَثِيرًا میں (دو جگہ) اور بَصِيرًا میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے۔
أَخِي (اشْدُدْ) کی یا کو مکیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔
(أَخِي) اشْدُدْ کو شامیؒ ہمزۂ قطعیہ مفتوحہ سے أَخِي أَشْدُدْ
(جواب دعا میں مضارع متکلم مجزوم) اور اس سے قبل مدِ منفصل کر کے۔ اور باقی
ہمزۂ وصلیہ مضمومہ سے (جو درج کلام میں ساقط ہو جاتا ہے) (بصیغۂ امر)۔۔
پڑھتے ہیں۔ وصلاً شامیؒ کے لئے یاء ساکنہ۔ اور مکیؒ و بصریؒ کے لئے یاء مفتوحہ ملفوظ
رہتی ہے اور باقی حضرات کے لئے یا ساقط ہو جاتی ہے۔
وَأَشْرِكْهُ کو شامیؒ ہمزہ کے ضمہ سے وَأُشْرِكْهُ (مضارع متکلم
مجزوم از مزید) اور باقی ہمزہ کے فتح سے (بصیغۂ امر) پڑھتے ہیں۔ (ک) نُسَبِّحَكَ
كَثِيرًا ۔ اور وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ۔ اور إِنَّكَ كُنْتَ ۔ سُؤْلَكَ ۔ جِئْتَ
اور جِئْتُكَ میں سوسیؒ کا ابدال ۔ مَرَّةً أُخْرَىٰ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً
حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے (تنبیہ) الْيَمِّ بِالسَّاحِلِ
میں اخفا منع ہے۔ يَأْخُذْهُ اور فَأْتِيَاهُ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے۔
(ک) وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ ۔ إِذْ تَمْشِي اور قَدْ جِئْتَكَ میں بصریؒ ہشامؒ
حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) أُمِّكَ كَيْ ۔ فَلَبِثْتَ میں بصریؒ شامیؒ
حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ لِنَفْسِي (اذْهَبْ) اور فِي ذِكْرِي
(اذْهَبَا) کی یا کو حرمیؒ و بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ باقی حضرات کے لئے وصلاً
یا ساقط ہو جاتی ہے (ک) قَالَ لَا ۔ اور قَالَ رَبُّنَا ۔ شَيْءٍ میں ورشؒ کا
طول و توسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ اور الْأُولَىٰ میں ورشؒ کی

Marfat.com

نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں (ک)، جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ) مَهْدًا کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ میم کے کسرہ، ھا کے فتح اور اس کے بعد الف کے اثبات سے مِهٰدًا اور کوفیؒ میم کے فتح۔ اور ھا کے اسکان سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ مَآءً میں حمزہؒ وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں (امالہ) اس رکوع میں فواصل ممال سولہ ۱۶ ہیں) ۱۔ (سُؤْلَكَ) يٰمُوْسٰی ۲۔ يُوْحٰٓى ۳۔ (قَدَرٍ) يّٰمُوْسٰى ۴۔ طَغٰى ۵۔ يَخْشٰى ۶۔ يَّطْغٰى ۷۔ الْهُدٰى ۸۔ وَتَوَلّٰى۔۔۔ ۹۔ (رَبُّكُمَا) يٰمُوْسٰى ۱۰۔ هُدٰى ۱۱۔ الْاُوْلٰى ۱۲۔ وَلَا يَنْسٰى میں وقفاً ۱۳۔ شَتّٰى اور ۱۴۔ النُّهٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ۔ ورشؒ و بصریؒ تقلیل ۱۵۔ اُخْرٰى ۱۶۔ اور وَاَرٰى میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ (غیر فواصل) اَعْطٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۲ ۱۱

تَارَةً اُخْرٰى۔ مَنْ اَلْقٰى اور بَلْ اَلْقُوْا میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل و عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔ وَاَبٰى میں حمزہؒ وقفاً ہمزہ کی بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ اَجِئْتَنَا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ فَلَنَاْتِيَنَّكَ ثُمَّ ائْتُوْا۔ لَنْ نُّؤْثِرَكَ۔ مَنْ يَّاْتِ۔ وَمَنْ يَّاْتِهٖ۔ اور مُؤْمِنًا میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے۔

سُوًى کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ سین کے کسرہ سے سِوًى اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) قَالَ لَهُمْ

Marfat.com

فَيُسْحِتَكُمْ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ یا اور حا دونوں کے فتح سے فَيَسْحَتَكُمْ اور باقی یا کے ضمہ اور حا کے کسرہ سے پڑھتے ہیں۔

قَالُوٓا اِنْ کو مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ نون مشددہ سے اِنَّ اور مکیؒ و حفصؒ نون ساکنہ مخففہ سے پڑھتے ہیں۔

هٰذٰنِ کو مکیؒ نون مشددہ سے بمد لازم هٰذٰنِّ اور باقی نون مخففہ سے۔ بصریؒ الف کے بجائے یا سے هٰذَيْنِ اور باقی الف سے پڑھتے ہیں۔

دونوں کلمات کے اختلاف کا نتیجہ یہ ہے ۱ حفصؒ دونوں کی تخفیف اور الف سے اِنْ هٰذٰنِ ۲ مکیؒ اِنْ کو نون مخففہ سے اور هٰذٰنِّ کو نون مشددہ اور الف سے اِنْ هٰذٰنِّ ۳ بصریؒ اِنَّ کو نون مشددہ سے اور هٰذَيْنِ کو یا اور نون مخففہ سے اِنَّ هٰذَيْنِ ۴ اور باقی اِنَّ کو نون مشددہ سے اور هٰذٰنِ کو الف اور نون مخففہ سے اِنَّ هٰذٰنِ پڑھتے ہیں۔ رسم باجماع مصاحف الف اور یا کے حذف سے ہے۔ لَسٰحِرٰنِ۔ السِّحْرِ۔ لَكَبِيْرُكُمُ۔ لَنْ نُّؤْثِرَكَ۔ لِيَغْفِرَ اور خَيْرٌ میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے۔

فَاجْمَعُوْا کو بصریؒ ہمزہ وصلیہ سے (جو درج کلام میں ساقط ہو جاتا ہے) اور میم کے فتح سے فَاجْمَعُوْا اور باقی ہمزہ قطعیہ مفتوحہ اور میم کے کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) الْيَوْمَ مَنِ

يُخَيَّلُ کو ابن ذکوانؒ تاء تانیث سے تُخَيَّلُ اور باقی یاء تذکیر سے پڑھتے ہیں۔ الْاَعْلٰى میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔

(مَا فِىْ يَمِيْنِكَ) تَلْقَفْ کو ابن ذکوانؒ فا کے رفع سے اور باقی

Marfat.com

جزم سے۔ اور حفصؒ لام کے سکون اور قاف کی تخفیف سے اور باقی لام کے فتح اور قاف کی تشدید سے۔ اور بزیؒ وصلاً تا کی تشدید سے اور باقی تا کی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔

نتیجۂ اختلافات یہ ہے کہ ۱ مدنیؒ۔ قنبلؒ۔ بصریؒ۔ ہشامؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ تا کی تخفیف لام کے فتح قاف کی تشدید اور فا کے جزم سے یَمِینِكَ تَلَقَّفْ اور ۲ بزیؒ بھی اسی طرح مگر وصلاً تا کی تشدید سے یَمِینِكَ تَّلَقَّفْ ۳ ابن ذکوانؒ بھی مدنیؒ وغیرہ کے مانند مگر فا کے رفع سے یَمِینِكَ تَلَقَّفُ ۴ اور حفصؒ تا کی تخفیف لام کے سکون قاف کی تخفیف اور فا کے جزم سے پڑھتے ہیں۔ (ک)۔۔

كَيْدُ سٰحِرٍ

سٰحِرٍ کو حمزہؒ اور کسائیؒ سین کے کسرہ اور حا کے سکون سے الف کے بغیر سِحْرٍ اور باقی سین کے فتح اس کے بعد اثبات الف اور حا کے کسرہ سے پڑھتے ہیں (ک) السَّحَرَةُ سُجَّدًا

قَالَ اٰمَنْتُمْ کو مدنیؒ۔ بزیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ و کسائیؒ ہمزۂ استفہام زیادہ کر کے ءَاٰمَنْتُمْ اور قنبلؒ و حفصؒ بربنائے خبر ایک ہمزہ سے پڑھتے ہیں۔ استفہام پڑھنے والوں میں سے مدنیؒ۔ بزیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل بین بین کرتے ہیں۔ ادخال وابدال جائز نہیں۔ یعنی اس کلمہ میں ہشامؒ نے قاعدہ کی مخالفت کر کے صرف تسہیل کی ہے اور ابن ذکوانؒ کے لئے خلاف اصل تسہیل ہے تحقیق نہیں البتہ ورشؒ کے لئے مدبدل حسب قاعدہ ہوتا ہے (ک)

اُذِنَ لَكُمْ۔ وَاَبْقٰی ہیں (دو جگہ) حمزہؒ وقفاً ہمزہ کی بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ (ک) لِيَغْفِرَ لَنَا

Marfat.com

وَمَنْ يَّاْتِهٖ کو قالونؒ بخلاف کسرہ محض سے یَاْتِہٖ ۔ سوسیؒ سکون
ھا سے یَاْتِہْ اور باقی صلہ سے پڑھتے ہیں یہی قالونؒ کی دوسری وجہ ہے اور
یہاں ہشامؒ کے لئے صرف صلہ ہے ۔ شاطبیہ سے اختلاس بھی مفہوم ہوتا ہے جو تسامح ہے۔[1]
پڑھا نہیں جائیگا (امالہ) (اس رکوع میں فواصل ممال بائیس۲۲ ہیں) ۱ وَاَبٰی
۲ یٰمُوْسٰی ۳ ضُحًی میں وقفاً ۴ ثُمَّ اَتٰی ۵ النَّجْوٰی ۶ الْمُثْلٰی
۷ اسْتَعْلٰی ۸ اَلْقٰی ۹ تَسْعٰی ۱۰ مُوْسٰی ۱۱ الْاَعْلٰی ... ۱۲
حَیْثُ اَتٰی ۱۳ وَمُوْسٰی ۱۴-۱۵ وَاَبْقٰی (دو جگہ) ۱۶ الدُّنْیَا
۱۷ وَلَا یَحْیٰی ۱۸ الْعُلٰی ۱۹ مَنْ تَزَکّٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ و
بصریؒ تقلیل ۲۰ اُخْرٰی ۲۱ اور اَفْتَرٰی میں بصریؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ
ورشؒ تقلیل اور ۲۲ سُوًی (ورشؒ ۔ بصریؒ اور کسائیؒ سِوًی) میں وقفاً
ابوبکرؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ و بصریؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ (غیر فواصل) فَتَوَلّٰی
میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل ۔ مُوْسٰی وَیْلَکُمْ اور یٰمُوْسٰی
اِمَّا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل ۔ خَابَ میں حمزہؒ
جَآءَنَا میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ اور خَطٰیٰنَا میں کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف
تقلیل کرتے ہیں ۔ ع ع ۳ ۱۲

اَنْ اَسْرِ کو حرمیؒ ہمزہ وصلیہ مکسورہ سے (جو درج کلام میں ساقط

[1] اگر یہ کہا جائے کہ وَفِیْ طٰهٰ بِوَجْهَیْنِ بُجِّلَا بمنزلہ استثنا کے ہے کہ ہشامؒ کے لئے مذکورۃ الصدر کلمات میں بخلاف ۔ اختلاس ہے لیکن یَاْتِہٖ میں یہ اختلاس بخلاف قالونؒ کے لئے ہے نہ کہ ہشامؒ کے لئے بلکہ وہ مسکوتین کے مطابق فقط صلہ کرتے ہیں تو امام شاطبی رحمہ اللہ کا کلام بے غبار ہے ۔ اور احقر کے نزدیک یہی بہتر و انسب ہے ۔ ۱۲ ط

Marfat.com

ہوجاتا ہے) اور اجتماع ساکنین کی بنا پر نون کے کسرہ سے اَنِ اسْرِ اور باقی نون ساکنہ کے بعد ہمزۂ قطعیہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں اور خلفؒ حسب اصل بخلاف سکتہ کرتے ہیں۔

لَاتَخٰفُ (دَرَكًا) کو حمزہؒ باسقاط الف اور فا کے جزم سے۔۔۔ لَاتَخَفْ (نہی) اور باقی اثبات الف اور فا کے رفع سے (مضارع منفی) پڑھتے ہیں بعض مصاحف میں الف کے بغیر اور بعض میں بالف مرسوم تھا (تنبیہ) مِنَ الْیَمِّ مَا میں بوجہ تشدید ادغام ممنوع ہے۔

قَدْ اَنْجَیْنٰكُمْ۔ وَوٰعَدْنٰكُمْ اور مَا رَزَقْنٰكُمْ حمزہؒ اور کسائیؒ تینوں فعلوں کو تاء متکلم مضمومہ سے الف کے بغیر قَدْ اَنْجَیْتُكُمْ وَوَعَدْتُّكُمْ اور مَا رَزَقْتُكُمْ اور باقی نون عظمت اور اس کے بعد الف کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔

وَوٰعَدْنٰكُمْ کو بصریؒ واو کے بعد کا الف ساقط کر کے وَوَعَدْنٰكُمْ اور باقی اثبات الف سے پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔

فَیَحِلَّ (عَلَیْكُمْ) اور وَمَنْ یَّحْلِلْ (عَلَیْهِ) میں سے کسائیؒ کلمہ اول کو حا کے اور کلمۂ دوم کو لام کے ضمہ سے فَیَحُلَّ اور یَّحْلُلْ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور اَنْ یَّحِلَّ عَلَیْكُمْ میں حا کے کسرہ پر اجماع ہے کیونکہ وہاں وجوب مراد ہے اور ان میں نزول۔ اَفَطَالَ میں ورشؒ کی بخلاف تغلیظ ظاہر ہے۔

بِمَلْكِنَا کو نگی۔ بصریؒ اور شامیؒ میم کے کسرہ سے بِمِلْكِنَا حمزہؒ وکسائیؒ ضمہ سے بِمُلْكِنَا اور مدنیؒ وعاصمؒ فتح سے پڑھتے ہیں۔

Marfat.com

حُمِّلْنَا کو بصریؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ حا اور میم دونوں کے فتح اور میم کی تخفیف سے حَمَلْنَا (معروف از حمل مجرد) اور باقی حا کے ضمہ اور میم کی تشدید و کسرہ سے (ماضی مجہول از تحمیل) پڑھتے ہیں۔ اِلَیْھِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ بیّن ہے (امالہ) (اس رکوع میں فواصل ممال سات ہیں) ۱ وَلَا تَخْشٰی ۲ وَمَا ھَدٰی ۳ وَالسَّلْوٰی ۴ فَقَدْ ھَوٰی ۵ ثُمَّ اھْتَدٰی ۶ یٰمُوْسٰی اور ۷ لِتَرْضٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ و بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ (غیر فواصل) اِلٰی مُوْسٰی۔ فَرَجَعَ مُوْسٰی اور وَاِلٰہُ مُوْسٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور اَلْقَی (السَّامِرِیُّ) میں وقفاً حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں (تنبیہ) وَاِلٰہُ مُوْسٰی پر مکی اور مدنی اول آیت شمار کرتے ہیں پس اگر یہ کہا جائے کہ ورشؒ و بصریؒ مدنی اول کا اعتبار کرتے ہیں تو ورشؒ کے لئے تقلیل بلا خلاف ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ ورشؒ مدنی اخیر کو مانتے ہیں جو امام نافعؒ کا شمار ہے تو ورشؒ کے لئے تقلیل بخلاف ہے (اور یہی آخری قول راجح ہے۔ کما قالہ المحقق و صاحب الدر النثیر۔ ط) اور بصری کے لئے پہلی (یعنی مدنی اول کو لینے کی صورت میں راس آیت ہونے اور دوسری (یعنی بصری شمار لینے کی صورت میں فُعْلٰی ہونے کی وجہ سے صرف تقلیل ہے (اور یہی دوسرا قول قوی ہے۔ ط) ع ۴ ۱۲

(ک) قَالَ لَھُمْ (تنبیہ) لَنْ نَّبْرَحَ عَلَیْہِ میں ادغام ممنوع ہے۔ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ی میں مدنیؒ و بصریؒ وصلاً اور مکیؒ حالین میں اثبات یا کرتے ہیں۔ یَبْنَؤُمَّ کو شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ میم کے کسرہ سے یَبْنَؤُمِّ اور

باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ باجماع موصول اور ہمزہ مضمومہ بشکل واو مرسوم اور الف
یاء ندائیہ محذوف ہے۔ لَا تَأْخُذْ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے۔ وَلَا
بِرَأْسِیْ میں سوسیؒ اور وقفاً حمزہؒ ابدال کرتے ہیں اور بِرَأْسِیْ اِنِّیْ کی یا کو..
مدنیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔

بِمَا لَمْ یَبْصُرُوْا کو حمزہؒ اور کسائیؒ تاء خطاب سے بِمَا لَمْ
تَبْصُرُوْا اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ فَنَبَذْتُهَا میں بصریؒ۔
حمزہؒ و کسائیؒ اور فَاذْهَبْ فَاِنَّ میں بصریؒ۔ خلادؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔
(ک) اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ

لَنْ تُخْلَفَهٗ کو مکیؒ اور بصریؒ لام کے کسرہ سے لَنْ تُخْلِفَهٗ
اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں (ک) هُوَ وَسِعَ كُلَّ شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط
اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے۔ قَدْ سَبَقَ میں بصریؒ
ہشامؒ۔ حمزہؒ و کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ ذِكْرًا اور وِزْرًا میں ورشؒ کی بخلاف..
ترقیق بیّن ہے۔

یُنْفَخُ کو بصریؒ یا کے بجائے نون عظمت مفتوحہ اور فا کے ضمہ سے
نَنْفُخُ اور باقی یاء غیب مضمومہ اور فا کے فتح سے پڑھتے ہیں۔ اِنْ لَّبِثْتُمْ میں
(دو جگہ) بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) اَعْلَمُ بِمَا (امالہ)
(اس رکوع میں فاصل ممال ایک ۱ ہے) اِلَيْنَا مُوْسٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ
اور ورشؒ و بصریؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ع

ع ۵
۱۴

(ک) اِذْنُ لَهٗ اور یَعْلَمُ مَا۔ وَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا

اسکان ھا اور مُؤْمِنٌ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔
فَلَا یَخَفُ کو مکیؒ الف کے حذف اور فا کے جزم سے فَلَا یَخَفْ
اور باقی خا کے بعد اثبات الف اور فا کے رفع سے پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔
قُرْءٰانًا اور بِالْقُرْءٰانِ میں مکیؒ نقل کرتے ہیں۔ ذِکْرًا میں ورشؒ کی بخلاف ترقیق
ظاہر ہے (ک) اٰدَمُ مِنّیْ (امالہ) (غیر فواصل) لَا تَوٰی میں بصریؒ۔ حمزہؒ وکسائیؒ
امالہ اور ورشؒ تقلیل۔ خَابَ میں حمزہؒ۔ یُقْضٰی اور فَتَعٰلَی (اللّٰہُ) میں بشرط
وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۶ ۱۵
وَاِنَّکَ (لَا تَظْمَؤُا) کو مدنیؒ اور ابوبکرؒ ہمزہ کے کسرہ سے وَاِنَّکَ
اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ سَوْاٰتُھُمَا میں ورشؒ کے لئے واو کے قصر پر ہمزہ کی
وجوہ ثلاثہ اور توسط پر صرف توسط چار وجوہ صحیح ہیں، کما مرّ ص۲۰۔ یَاْتِیَنَّکُمْ اور وَلَمْ
یُؤْمِنْ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے (ک) قَالَ رَبِّ۔ لِمَ حَشَرْتَنِیْ
اَعْمٰی کی یا کو حرمیؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ بَصِیْرًا میں ورشؒ کی ترقیق اور الْاٰخِرَۃِ
میں ورشؒ کی نقل وترقیق اور مد بدل اور خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ بیّن ہے۔۔
وَاَبْقٰی میں حمزہؒ وقفًا بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ (امالہ) (اس رکوع میں فواصل ممال
تیرہ ۱۳ ہیں) م۱ اَبٰی م۲ فَتَشْقٰی م۳ وَلَا تَضْحٰی م۴ لَا یَبْلٰی م۵ فَغَوٰی
م۶ وَھَدٰی م۷ مِنِّیْ ھُدًی میں وقفًا م۸ وَلَا یَشْقٰی م۹ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
اَعْمٰی م۱۰ تُنْسٰی م۱۱ وَاَبْقٰی اور م۱۲ النُّھٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور
ورشؒ وبصریؒ تقلیل م۱۳ وَلَا تَعْرٰی میں بصریؒ۔ حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل
کرتے ہیں (غیر فواصل) الْجَنَّۃِ میں کسائیؒ۔ وَعَصٰی۔ ثُمَّ اجْتَبٰہُ۔۔ اور

اَعۡمٰی وَ قَدۡ کُنۡتُ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل اور ھُدَایَ میں کسائی کے دوری امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) مِنِّیۡ ھُدًی پر کوفی آیت نہیں گنتے مگر ذوالیا ہونے کی وجہ سے حمزہؒ وکسائیؒ اسمیں امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱۶

(ک) رَبِّکَ قَبۡلَ۔ وَمِنۡ اٰنَآئِیۡ میں ورشؒ کے لئے نقل اور مدبدل اور وصلاً خلفؒ کے لئے بخلاف سکتہ ظاہر ہے۔ (ک) النَّهَارِ لَعَلَّکَ

لَعَلَّکَ) تَرۡضٰی کو ابوبکرؒ اور کسائیؒ تا کے ضمہ سے تُرۡضٰی (مجہول) اور باقی فتح سے (معروف) پڑھتے ہیں۔ خَیۡرٌ میں ورشؒ کی ترقیق۔ وَاَبۡقٰی میں حمزہؒ کی بخلاف تسہیل۔ وَاۡمُرۡ۔ لَوۡلَا یَاۡتِیۡنَا اور اَوَلَمۡ تَاۡتِهِمۡ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال اور بِالصَّلٰوۃِ میں ورشؒ کی تغلیظ ظاہر ہے۔ (ک) نَحۡنُ نَرۡزُقُکَ (تنبیہ) نَرۡزُقُکَ میں فقدان میم کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے۔

اَوَلَمۡ تَاۡتِهِمۡ کو کیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یاءِ تذکیر سے اَوَلَمۡ یَاۡتِهِمۡ اور باقی تاءِ تانیث سے پڑھتے ہیں۔ الۡاُوۡلٰی میں ورشؒ کے لئے نقل و مدبدل اور وقفاً حمزہؒ کے لئے نقل و سکتہ جلی ہیں۔ الصِّرَاطِ کو خلفؒ اشمام بالزا سے۔ قنبلؒ سین سے اور باقی صاد سے پڑھتے ہیں (امالہ) (اس رکوع میں فواصل ممال آٹھ ہیں) بہ ۱ مُسَمًّی میں وقفاً بہ ۲ تُرۡضٰی بہ ۳ الدُّنۡیَا بہ ۴ وَاَبۡقٰی بہ ۵ لِلتَّقۡوٰی بہ ۶ الۡاُوۡلٰی بہ ۷ وَنَخۡزٰی اور بہ ۸ اهۡتَدٰی

۱؎ محل وقف نہیں ہے لیکن اگر وقف کیا جائے تو ہشامؒ کے لئے ہمزۂ متطرفہ کی نو وجوہ اور حمزہؒ کے لئے دونوں ہمزوں کی ستائیس وجوہ صحیح ہو سکتی ہیں۔ ہمزۂ متطرفہ کی وجوہ خمسہ قیاسی۔ اور ابدال بیا کے ساتھ وجوہ اربعہ رسمی (سکون پر طول۔ توسط۔ قصر اور روم) مزید جائز ہیں اور یہ سب نقل۔ سکتہ اور عدم سکتہ کے ساتھ پڑھی جا سکتی ہیں۔ ۱۲

ہیں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ وبصریؒ تقلیل کرتے ہیں (غیر فواصل) النّھار میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) الدُّنیا پر کوفی آیت شمار نہیں کرتے مگر ذوالیا ہونے کی وجہ سے حمزہؒ اور کسائیؒ اسمیں امالہ کرتے ہیں۔ ع ۸ ۱۷

اس سورۃ میں یائے اضافت تیرہ ہیں ۱ اِنِّیٓ اٰنَسْتُ ۲ اِنِّیٓ اَنَا رَبُّکَ (مکی وبصری اَنِّیٓ) ۳ اِنَّنِیٓ اَنَا اللّٰہُ ۴ لِنَفْسِیَ اذْھَبْ اور ۵ ذِکْرِیَ اذْھَبَا میں حرمیؒ وبصریؒ ۶ لَعَلِّیٓ اٰتِیْکُمْ میں حرمیؒ۔ بصریؒ وشامیؒ ۷ لِذِکْرِیٓ اِنَّ ۸ وَیَسِّرْلِیٓ اَمْرِیْ ۹ عَیْنِیٓ اِذْ اور ۱۰ بِرَاْسِیَ اِنِّیْ میں مدنیؒ وبصریؒ ۱۱ وَلِیَ فِیْھَا میں ورشؒ وحفصؒ ۱۲ اَخِیَ اشْدُدْ میں مکیؒ وبصریؒ اور ۱۳ حَشَرْتَنِیٓ اَعْمٰی میں حرمیؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ اور زائدہ ایک ہے۔ اَلَّا تَتَّبِعَنِ یْ میں مدنیؒ وبصریؒ وصلاً اور مکیؒ حالین میں اثبات یا کرتے ہیں۔

ادغام کبیر اٹھائیس ۲۸ ہیں (مثلین کے ۱۷۔ اور متقاربین کے ۱۱) اور صغیر جائز مختلف فیہ نو ۹ ہیں۔

(المرسوم) اَتَوَکَّؤُا۔ جَزٰٓؤُا مَنْ۔ لَاتَظْمَؤُا میں ہمزہ بصورت واو اور اس کے بعد الف زائدہ اور وَمِنْ اٰنَآئِ میں بصورت یا اور وَلَاُوصَلِّبَنَّکُمْ میں ہمزہ کے بعد واو زائدہ مرسوم تھا۔

سُورۃ الانبیاء علیہم السّلام باجماع مکیہ ہے۔ اس کی..

آیتیں غیر کوفی ۱۱۱۔ اور کوفی ۱۱۲ ہیں۔ ۱۱۱ جگہ اجماع اور ایک جگہ اختلاف ہے۔ یعنی وَلَا یَضُرُّکُمْ پر کوفی آیت ہے۔

Marfat.com

۹۳
فَسَتَعْلَمُوْنَ سے مُعْرِضُوْنَ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین ترانوے ہیں۔[1] قالونؒ مع بزیؒ و عاصمؒ چوبیس [۲۴]۔ شامیؒ۔ دوریؒ۔ سوسیؒ چھ چھ [۶]۔ خلادؒ تین [۳]۔ کسائیؒ اور قنبلؒ بارہ بارہ [۱۲]۔ ورشؒ اٹھارہ [۱۸] (بسم اللہ پر ۱۲۔ ترک پر ۶) اور خلفؒ چھ [۶]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَا يَاْتِيْهِمْ۔ اَفَتَاْتُوْنَ۔ فَلْيَاْتِنَا۔ يُؤْمِنُوْنَ اور لَايَاْكُلُوْنَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال۔ ظَلَمُوْا میں ورشؒ کی تغلیظ۔ السِّحْرَ۔۔۔ تُبْصِرُوْنَ اور ذِكْرُكُمْ میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے۔

قٰلَ رَبِّيْ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ قاف کے ضمہ اور لام کے جزم سے الف کے بغیر (امر) اور وصلاً لام کا را میں ادغام کر کے قُلْ رَّبِّيْ اور باقی قاف کے فتح اور اس کے بعد الف کے اثبات اور لام کے فتح سے (ماضی) پڑھتے ہیں۔ غیر کوفی مصاحف میں الف کے بغیر اور کوفی مصاحف میں الف سے مرسوم تھا۔ وَالْاَرْضِ اور الْاَوَّلُوْنَ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ۔ وَهُوَ میں قالونؒ بصریؒ و کسائیؒ کا اسکان ھا۔ اور مِنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا میں ورشؒ کی نقل اور

---

[1] بما۔۶ قالونؒ کے لئے قطع پر الرَّجِيْمِ کی وجوہ ثلٰثہ میں سے ہر ایک کے ساتھ صلہ اور بے صلہ اور مُعْرِضُوْنَ میں وہ ہی وجہ بما۔۲۴ پھر الرَّجِيْمِ کے روم و وصل اور پھر وصل کل پر صلہ اور بے صلہ کے ساتھ مُعْرِضُوْنَ کی وجوہ ثلٰثہ پڑھو۔ صلہ میں بزیؒ اور بے صلہ میں عاصمؒ مندرج ہو گئے بما۔۶ شامیؒ کے لئے سکتہ اور وصل پر مُعْرِضُوْنَ کی وجوہ ثلٰثہ پڑھ کر بصریؒ کے لئے تقلیل کے ساتھ سکتہ اور وصل پر وجوہ ثلٰثہ پڑھو اور سوسیؒ کو لِلنَّاسِ سے ہر مرتبہ لوٹاؤ۔ پھر خلادؒ کے لئے وصل پر مُعْرِضُوْنَ کی وجوہ ثلٰثہ پڑھ کر کسائیؒ کو بسم اللہ پہ عاصمؒ کے مانند بارہ وجوہ سے پڑھو۔ پھر قنبلؒ کو الصِّرَاطِ سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے بسم اللہ پر بارہ اور ترک پہ چھ وجوہ پڑھو۔ اب خلفؒ کو منفصل کے عدم سکتہ اور سکتہ سے باشمام چھ وجوہ سے پڑھو۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اہل ضرب یہاں ۱۲۳ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

وقفاً حمزہؒ کی نقل۔۔و عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے۔

نُوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یاء غیب حا کے فتح اور اس کے بعد الف (مبدلہ از یا) سے یُوْحٰٓی اِلَیْھِمْ اور حفصؒ نون عظمت حا کے کسرہ اور اس کے بعد یاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ اِلَیْھِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ واضح ہے۔ فَسْئَلُوْٓا میں مکیؒ و کسائیؒ حرکت ہمزہ سین پر نقل کر کے ہمزہ کے حذف سے فَسَلُوْٓا اور باقی سین کے سکون اور ہمزہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں (امالہ) لِلنَّاسِ میں دوریؒ۔ النَّجْوَی (الَّذِیْنَ) میں وقفاً اور یُوْحٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور افْتَرٰىهُ میں بصریؒ۔ حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۱

کَانَتْ ظَالِمَةً میں ورشؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام...... وَاَنْشَاْنَا اور بَاْسَنَا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ قَوْمًا اٰخَرِیْنَ میں ورشؒ کی نقل اور مد بدل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ۔ تُسْئَلُوْنَ اور یُسْئَلُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ کی نقل ظاہر ہے۔ بَلْ نَّقْذِفُ میں کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ وَالْاَرْضِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل و سکتہ۔ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ وَلَا یَسْتَحْسِرُوْنَ۔ یُنْشِرُوْنَ۔ ذِکْرُ اور وَ ذِکْرُ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ مَنْ مَّعِیَ کی یا کو حفصؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔

اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْهِ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابو بکرؒ یاء غیب حا کے فتح اور الف سے یُوْحٰٓی اِلَیْهِ اور باقی نون عظمت حا کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک)، یَعْلَمُ مَا۔ اِنِّیْٓ اِلٰهٌ کی یا کو مدنیؒ و بصریؒ مفتوح پڑھتے

Marfat.com

ہیں (امالہ) دَعْوٰىهُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اٰلِهَةً
میں کسائیؒ۔ یُوْحٰی میں ورشؒ بخلاف تقلیل (حمزہؒ وکسائیؒ نون عظمت اور حا کے کسرہ سے
پڑھتے ہیں لہٰذا ان کے لئے اسمیں امالہ نہیں ہے) اور اِنْ تَضٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ
اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۲

اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ کو مکیؒ واو کے بغیر اَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ اور باقی
ہمزہ کے بعد واو مفتوحہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ (یہ مصحف مکہ میں واو کے بغیر اور
باقی مصاحف میں واو عاطفہ سے مرسوم تھا) کُلَّ شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط اور
وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ اور تَاْتِیْهِمْ میں ورشؒ
وسوسیؒ کا ابدال اور وَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ وکسائیؒ کا اسکان ھا ظاہر ہے۔

اَفَاْئِنْ مِّتَّ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابو بکرؒ میم کے ضمہ سے مُتَّ
اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔

هُزُوًا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابو بکرؒ اور کسائیؒ زا کے ضمہ اور ہمزہ سے
هُزُؤًا۔ حفصؒ اسی طرح مگر واو سے۔ اور حمزہؒ وصلاً زا کے سکون اور ہمزہ سے هُزْءًا
اور وقفاً نقل و ابدال کرکے هُزَا اور هُزُوًا پڑھتے ہیں۔ كٰفِرُوْنَ اور
سَخِرُوْا میں ورشؒ کی ترقیق بیّن ہے۔ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ میں بصریؒ
ھا اور میم کے کسرہ سے۔ حمزہؒ وکسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ اور
میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ بَلْ تَاْتِیْهِمْ میں ہشامؒ۔ حمزہ اور کسائیؒ ادغام کرتے
ہیں۔ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ کو حرمیؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ وصلاً دال کے ضمہ سے اور باقی
کسرہ سے پڑھتے ہیں اور ابتداء سب کے لئے ہمزہ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔ یَسْتَهْزِءُوْنَ

Marfat.com

میں ورشؒ کا مد بدل ظاہر ہے اور وقفاً حمزہؒ کے لئے تسہیل کا لواو ۔ ابدال بیاء مضمومہ اور
ضمہ زا کے ساتھ ہمزہ کا حذف تین وجوہ صحیح ہیں (امالہ) فِتۡنَةً میں کسائیؒ ۔ رَاٰكَ میں
ورشؒ را و ہمزہ کی تقلیل ۔ ابن ذکوانؒ بخلاف ۔ ابوبکرؒ حمزہؒ و کسائیؒ دونوں کا اور بصریؒ
صرف ہمزہ کا امالہ ۔ مَتٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور فَحَاقَ
میں حمزہؒ امالہ کرتے ہیں (تنبیہ) اَوَلَمۡ يَرَ مجزوم ہے اس لئے اس میں امالہ ہرگز نہیں
ہو سکتا خواہ وصل کریں یا وقف ۔ ع ۳

(ک) ذِكۡرِ رَبِّهِمۡ اور لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ نَصۡرَ ۔ ورشؒ کے لئے طَال
میں بخلاف اور فَلَا تُظۡلَمُ میں بلا خلاف تغلیظ جلی ہے ۔ عَلَيۡهِمُ الۡعُمُرُ میں بصریؒ
ھا اور میم کے کسرہ سے ۔ حمزہؒ و کسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ اور میم
کے ضمہ سے پڑھتے ہیں ۔ نَاۡتِی میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال ۔ مِنۡ اَطۡرَافِهَا اور
مُبٰرَكٌ اَنۡزَلۡنٰهُ میں ورشؒ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ
اور اُنۡذِرُكُمۡ ۔ وَذِكۡرًا میں بخلاف ۔ ذِكۡرٌ اور مُنۡكِرُوۡنَ میں ورشؒ
کی ترقیق ظاہر ہے ۔

وَلَا يَسۡمَعُ الصُّمُّ میں شامیؒ فعل کو تاء خطاب مضمومہ اور میم
کے کسرہ سے (از مزید) اور اسم کو (بر بناء مفعولیت) میم کے نصب سے وَلَا
تُسۡمِعُ الصُّمَّ اور باقی فعل کو یاء غیب مفتوحہ اور میم کے فتح سے (از
مجرد) اور اسم کو (بر بناء فاعلیت) میم کے رفع سے پڑھتے ہیں ۔ الدُّعَآءَ
اِذَا میں حرمیؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں ۔ شَيۡـًٔا میں ورشؒ کا
طول و توسط اور وقفاً حمزہؒ کی نقل و ادغام جلی ہیں ۔

(وَاِنْ کَانَ) مِثْقَالَ کو مدنی (کان تامہ مان کر) لام کے رفع سے مِثْقَالُ اور باقی نصب سے پڑھتے ہیں۔
وَضِيَاءً کو قنبل ضاد کے بعد یا کے بجائے ہمزہ مفتوحہ سے وَضِئَاءً اور باقی ہمزہ کے بجائے یاء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں (امالہ) وَالنَّهَارِ میں بصری و دوری امالہ ورش تقلیل۔ وَكَفٰى میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل اور مُوسٰى میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل کرتے ہیں۔ ع
(ک) قَالَ لِاَبِيهِ اور قَالَ لَقَدْ۔ اَجِئْتَنَا میں سوسی ابدال کرتے ہیں۔
جُذٰذًا کو کسائی جیم کے کسرہ سے جِذٰذًا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ كَبِيْرًا۔ كَبِيْرُهُمْ اور الْخَبٰٓئِثَ میں ورش کی ترقیق جلی ہے (ک) يُقَالُ لَهٗ۔ فَاْتُوْا میں ورش وسوسی کا ابدال ظاہر ہے۔
ءَاَنْتَ میں ہشام بخلاف اور قالون وبصری ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال سے ورش و مکی صرف تسہیل سے نیز ورش اس کے ابدال سے بمد لازم اور ہشام بوجہ ثانی ہمزتین محققتین کے درمیان ادخال کر کے پڑھتے ہیں۔ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ میں وقفاً حمزہ بخلاف

ع ۴ / ۴

لہ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا سے مُشْفِقُوْنَ تک ترتیب قراءت بمد ۱ - ۲ قالون کے لئے دوالفی مد پر صلہ اور بے صلہ پڑھو۔ بزی درج ہو گئے بمد ۳ شامی کو پھر بمد ۴ عاصم کو مد سے لوٹاؤ بمد ۵ قنبل کے لئے وَضِئَاءً ہمزہ پڑھو بمد ۶ بصری کو مُوسٰى کی تقلیل سے بمد ۷ خلف کو عدم سکتہ پر امالہ محضہ اور ادغام کامل سے پڑھ کر بمد ۸ خلاد کو ادغام ناقص سے اور بمد ۹ کسائی کو مد سے لوٹاؤ بمد ۱۰ - ۱۱ ورش کے لئے نقل اور اٰتَيْنَا کے قصر پر مُوسٰى کا فتح اور ذِكْرًا میں تفخیم و ترقیق بمد ۱۲ - ۱۳ اور اٰتَيْنَا کے توسط پر مُوسٰى میں تقلیل اور ذِكْرًا میں دونوں وجوہ بمد ۱۴ - ۱۷ اور اٰتَيْنَا کے طول پر مُوسٰى میں فتح اور تقلیل اور انمیں سے ہر ایک پر ذِكْرًا کی دونوں وجوہ بمد ۱۸ اور خلف کے لئے سکتہ پر امالہ محضہ اور ادغام کامل پڑھو۔ واللہ اعلم بالصواب سید نے توسط پر ترقیق کو منع کیا ہے۔ وفیہ ما فیہ۔ ۱۲

Marfat.com

تسہیل کرتے ہیں (پس کُل تین ۳ وجوہ ہوں گی۔ فتدبر)، فَسْـَٔلُوْهُمْ میں مکی وکسائی حرکت ہمزہ سین پر نقل کرکے فَسَلُوْهُمْ اور باقی ہمزہ مفتوحہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ دُعُوْسِهِمْ میں وقفاً حمزہؒ تسہیل اور باتباع رسم حذف کرتے ہیں ابدال جائز نہیں۔ مد بدل جلی ہے۔ شَيْـًٔا میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے۔

اُفٍّ کو مکیؒ و شامیؒ فا کے فتح سے تنوین کے بغیر اُفَّ بصریؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ فا کے کسرہ سے تنوین کے بغیر اُفِّ اور مدنیؒ وحفصؒ تنوین اور کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ الْاَخْسَرِيْنَ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل و سکتہ ظاہر ہیں۔ اَئِمَّةً میں حرمیؒ وبصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل اور ہشامؒ تحقیق کے ساتھ بخلاف ادخال کرتے ہیں ابدال ہمارے طرق سے نہیں ہے۔ اِلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ اور الصَّلٰوةِ میں ورشؒ کی تغلیظ ظاہر ہے۔ الْخَبٰٓئِثَ میں وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال جائز نہیں۔ سَوْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط جلی ہے (امالہ) فَتًى (يَذْكُرُهُمْ) میں وقفاً حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ النَّاسِ میں دوریؒ اور نَافِلَةً میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع ۵ ۵

بِاٰيٰتِنَا میں وقفاً حمزہؒ یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں۔ سَوْءٍ میں ورشؒ کے لئے طول و توسط ظاہر ہیں۔

لِتُحْصِنَكُمْ میں حرمیؒ۔ بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یاء تذکیر سے لِيُحْصِنَكُمْ۔ ابوبکرؒ نون عظمت سے لِنُحْصِنَكُمْ اور شامیؒ و حفصؒ تاء تانیث سے پڑھتے ہیں۔ بَاْسِكُمْ میں سوسیؒ اور وقفاً حمزہؒ ابدال

Marfat.com

کرتے ہیں۔ شٰکِرُوْنَ۔ لَنْ نَقْدِرَ۔ خَیْرٌ اور فِی الْخَیْرٰتِ میں ورشؒ کی ترقیق بیّن ہے۔ (تنبیہ) الرِّیْحَ عَاصِفَةً میں ادغام نہیں ہو سکتا اور یہاں الرِّیْحَ کے بافراد پڑھنے پر قراء سبعہ کا اجماع ہے۔ شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔ مَسَّنِیَ الضُّرُّ کی یا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ عاصمؒ اور کسائیؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ حمزہؒ کے لئے وصلاً یا ساقط ہو جاتی ہے۔

نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ کو شامیؒ و ابو بکرؒ نون واحدہ مضمومہ سے (بعد کے ایک نون کو حذف کر کے) اور اس کے بعد جیم مشددہ سے نُجِّی الْمُؤْمِنِیْنَ[۱] اور باقی نون مضمومہ کے بعد نون ساکنہ کے اثبات اور جیم مخففہ سے پڑھتے ہیں۔ رسم باجماع ایک نون سے ہے۔ الْمُؤْمِنِیْنَ میں ورشؒ و سوسیؒ اور وقفاً حمزہؒ کا ابدال ظاہر ہے۔ وَزَکَرِیَّا میں حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابو بکرؒ الف کے بعد ہمزہ مفتوحہ زیادہ کر کے بمد واجب وَزَکَرِیَّاءَ اور باقی ہمزہ کے بغیر (مگر وصلاً مد منفصل سے) پڑھتے ہیں۔ وَزَکَرِیَّاءَ اِذْ میں حرمیؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں۔ وَاَصْلَحْنَا میں ورشؒ کی تغلیظ بیّن ہے (امالہ) اِذْ نَادٰی (میں تین جگہ) اور فَنَادٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ و ورشؒ بخلاف تقلیل

---

[۱] بعض نحوی اس قراءت کو لحن کہتے ہیں جو ان کی خیرہ چشمی ہے۔ یہ قراءت صحیحہ متواترہ ہے جس کو ذو کبیر الشان ائمہؒ نے تابعینؒ عظام اور صحابہ کرامؓ سے اخذ کیا ہے اور امام ابو عبیدؒ اسیکو مختار کہتے ہیں کیونکہ یہ مصاحف عثمانیہؓ کے حقیقتاً مطابق ہے۔ یہ اصل میں نُنَجِّی نونین اور جیم مشددہ سے تھا۔ اجتماع مثلین کے ثقیل ہونے کی بنا پر تخفیفاً ایک نون حذف کر دیا جیسا کہ وَنُزِّلُ الْمَلٰئِکَةُ تَنْزِیْلًا (شاذ قراءت) میں کیا گیا ہے۔ یا نُنْجِیْ تھا۔ قرب مخرج و اتحاد جہر و استفال و انفتاح میں اشتراک کی بنا پر نون کا جیم میں ادغام کر دیا۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

Marfat.com

وَذِكْرًا ہی میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ یَحْیٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ
امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ يُسٰرِعُوْنَ میں کسائیؒ کے دوریؒ اور...... ع ۶
وَاحِدَةً میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

وَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ وکسائیؒ کا سکون ھا اور مُؤْمِنٌ میں ورشؒ
وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔

وَحَرٰمٌ کو ابوبکرؒ حمزہؒ اور کسائیؒ حا کے کسرہ اور را کے اسکان سے الف
کے بغیر وَحِرْمٌ اور باقی حا ورا دونوں کے فتح اور را کے بعد الف کے اثبات
سے پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔

فُتِحَتْ کو شامیؒ تا کی تشدید سے فُتِّحَتْ اور باقی تا کی تخفیف
سے پڑھتے ہیں۔

يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ
ہمزہ کے بجائے الف سے يَاجُوْجُ وَمَاجُوْجُ اور عاصمؒ یا کے بعد ہمزہ
ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً میں حرمیؒ وبصریؒ ہمزہ ثانیہ کا یاءِ مفتوحہ
سے ابدال کرتے ہیں۔ ورشؒ کا مد بدل جلی ہے۔ زَفِيْرٌ میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر
ہے (تنبیہ) یہاں لَا يَحْزُنُهُمُ میں یا کے فتح اور زا کے ضمہ پر قراءِ سبعہ کا
اجماع ہے۔ الْمَلٰٓئِكَةُ میں وقفاً حمزہؒ مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ابدال
جائز نہیں۔ (تنبیہ) السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ میں بوجہ تشدید ادغام ممنوع ہے۔
لِلْكُتُبِ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ کاف کے کسرہ۔ تا کے فتح اور اس کے
بعد اثبات الف سے لِلْكِتٰبِ (بافراد) اور باقی کاف وتا دونوں کے ضمہ سے

الف کے بغیر (جمع) پڑھتے ہیں۔ بدانا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔

فِی الزَّبُوْرِ کو حمزہؒ زا کے ضمہ سے فِی الزُّبُوْرِ (جمع) اور باقی فتح سے (بافراد) پڑھتے ہیں۔ عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ کی یا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ عاصمؒ اور کسائیؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ حمزہؒ کے لئے وصلاً یا ساقط ہو جاتی ہے۔ سَوَآءٍ میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں (ک) وَيَعْلَمُ مَا

قٰلَ رَبِّ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ قاف کے ضمہ اور لام کے جزم سے الف کے بغیر قُلْ (امر) اور وصلاً حسب قاعدہ لام کا را میں ادغام کر کے) اور حفصؒ قاف و لام دونوں کے فتح اور ان کے درمیان اثبات الف سے (ماضی) پڑھتے ہیں۔ رسم اجماعاً بحذف الف ہے۔ (تنبیہ) تَصِفُوْنَ میں اخفشؒ نے ابن ذکوانؒ سے دیگر قراء کے مانند تاء خطاب روایت کی ہے اور ہمارے طرق سے یہی ماخوذ ہے۔ اور صوریؒ یاء غیب روایت کرتے ہیں (جو صرف بطریق طیبہ صحیح ہے۔ ط) (امالہ) الْحُسْنٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ وَتَتَلَقّٰهُمُ اور يُوْحٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔۔ اور الْمَلٰٓئِكَةُ میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع ع

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی چار ہیں ۱ مَّعِیَ وَ ذِكْرُ میں حفصؒ ۲ اِنِّیْ اِلٰهٌ میں مدنیؒ و بصریؒ ۳ مَسَّنِیَ الضُّرُّ ۴ اور عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ میں حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ عاصمؒ اور کسائیؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔

ادغام کبیر سات ہیں (کل از مثلین) اور ادغام صغیر جائز مختلف فیہ تین ہیں۔

(المرسوم) جُذٰذًا۔ يُسٰرِعُوْنَ اور الْخَبٰٓئِثَ بحذف الف

Marfat.com

اَفَائِنْ مِّتَّ میں ہمزہ بصورت یا اور اس سے قبل الف زائدہ اور ....

سَاُورِیْکُمْ میں اکثر مصاحف میں ہمزہ کے بعد واو زائدہ مرسوم تھا۔

سورۂ حج مکیہ ہے مگر حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آیات ۱۹ تا ۲۲ (بعد د کوفی) مدنیہ ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ مدنیہ ہے مگر آیات ۵۲ تا ۵۵ مکیہ ہیں۔ اور اس کی آیتیں شامی ۷۴ - بصری ۷۵ - مدنی ۷۶ - مکی ۷۷ ، اور کوفی ۷۸ ہیں۔ پانچ جگہ اختلاف[1] ہے ۱ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ۲ اور مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ پر کوفی ۳ وَعَادٌ وَّثَمُوْدُ پر غیر شامی ۴ وَقَوْمُ لُوْطٍ پر حجازی و کوفی ۵ اور هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ پر مکی آیت ہے۔

وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ سے رَبَّكُمْ تک وجوہ صحیحہ چھیاسٹھ[2] ۶۶ ہیں۔ قالونؒ مع مکیؒ بیس ۲۰، ورشؒ مع حمزہؒ چودہ (بسم اللہ پر ۱۰ - ترک پر ۴)، عاصمؒ و کسائیؒ دس دس۱۰، بصریؒ آٹھ ۸ اور شامیؒ چار ۴۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(ک) السَّاعَةِ شَيْءٌ - شَيْءٍ - شَيْئًا اور شَيْءٍ میں

---

[1] چوہتر جگہ اجماع ہے اور ان اختلافی مقامات میں سے بصری ایک - مدنی دو - مکی تین اور کوفی چار جگہ آیت گنتے ہیں ۔ ۱۲

[2] ۱-۱۸ قالونؒ کے لئے تَصِفُوْنَ کے طول توسط اور قصر پر الرَّحِيْم میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل - انمیں سے ہر ایک اور ۱۹-۲۰ وصل کل پر منفصل کا قصر و مد پڑھو۔ قصر میں مکیؒ مندرج ہو گئے - مد کے بعد ہر وجہ میں ورشؒ - عاصمؒ اور کسائیؒ کو مد سے لوٹاؤ - اب ورشؒ کے لئے ترک پر تَصِفُوْنَ کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ وصل میں حمزہؒ مندرج ہو گئے - ہر وجہ میں بصریؒ کو قصر و مد سے اور شامیؒ کو مد سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب عَظِيْمٌ تک یہاں ۱۴۴۹ وجوہ پڑھتے ہیں - ۱۲

Marfat.com

طول وتوسط اور حمزہؒ کا مذہب اور شَیْئًا میں وقفاً حمزہؒ کے لئے نقل وادغام
جلی ہیں۔ (ک) النَّاسَ سُكٰرٰى
سُكٰرٰى اور بِسُكٰرٰى حمزہؒ وکسائیؒ دونوں کو سین کے فتح
اور کاف کے سکون سے الف کے بغیر سَكْرٰى اور بِسَكْرٰى
اور باقی سین کے ضمہ۔ کاف کے فتح اور اس کے بعد اثبات الف سے پڑھتے ہیں۔ رسم
بحذف الف ہے۔ (ک) لِنُبَيِّنَ لَكُمْ۔ وَنُقِرُّ اور قَدِيْرٌ میں ورشؒ کی ترقیق
جلی ہے (ک) الْاَرْحَامِ مَا۔ مَا نَشَآءُ اِلٰى میں حرمیؒ وبصریؒ ہمزہ ثانیہ کا
واو مکسورہ سے ابدال اور تسہیل کا لیا کرتے ہیں (ک) الْعُمُرِ لِكَيْلَا اور يَعْلَمُ مِّنْ
اور بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ
لِيُضِلَّ عَنْ کو مکیؒ وبصریؒ یا کے فتح سے لِيَضِلَّ اور باقی
ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ بِظَلَّامٍ میں ورشؒ کی تغلیظ ظاہر ہے (الممال) وَتَرَى
(النَّاسَ) اور وَتَرَى (الْاَرْضَ) میں وصلاً سوسیؒ بخلاف اور وقفاً بصریؒ
وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ سُكٰرٰى اور بِسُكٰرٰى میں بصریؒ امالہ..
ورشؒ تقلیل۔ سَكْرٰى اور بِسَكْرٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ۔ النَّاسِ ہر
دو میں دوریؒ۔ تَوَلَّاهُ۔ مُسَمًّى وقفاً۔ يُتَوَفّٰى اور وَلَا هُدًى وقفاً
میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الْمَوْتٰى اور الدُّنْيَا میں حمزہؒ
وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۱ ۸
خَيْرٌ۔ خَسِرَ۔ وَالْاٰخِرَةَ ہر دو اور وَكَثِيْرٌ ہر دو میں ترقیق۔
اور وَالْاٰخِرَةَ اور الْاَنْهٰرُ میں نقل وسکتہ جلی ہیں۔ (ک) وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ

Marfat.com

(تنبیہ) اَقۡرَبُ مِنۡ میں ادغام نہیں ہو سکتا۔ لَبِئۡسَ اور وَلَبِئۡسَ میں ابدال ظاہر ہے رک، الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ

ثُمَّ لۡيَقۡطَعۡ کو ورشؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ حسب اصل لام امر کے کسرہ سے ثُمَّ لِيَقۡطَعۡ۔ اور باقی تخفیفاً لام کے اسکان سے پڑھتے ہیں۔

وَالصّٰبِئِيۡنَ کو مدنیؒ باء موحدہ کے بعد یاء ساکنہ سے ہمزہ کے بغیر وَالصّٰبِيۡنَ اور باقی باء موحدہ اور یاء ساکنہ کے درمیان ہمزہ مکسورہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ شَيۡءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب اور يَشَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں۔

هٰذٰنِ کو مکیؒ نون مشددہ سے بمد لازم هٰذٰنِّ اور باقی نون مخففہ سے پڑھتے ہیں۔ رُءُوۡسِهِمُ الۡحَمِيۡمُ کی قرآت ثلثہ اور مد بدل ظاہر ہے۔ (الممال) النَّاسِ ہر دو میں دوریؒ۔ الدُّنۡيَا ہر دو میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ وَالۡاٰخِرَةَ اور الۡقِيٰمَةِ میں کسائیؒ وقفاً۔ الۡمَوۡلٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ وَالنَّصٰرٰى میں بصریؒ و حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور نَارٍ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۹ ۲

(ک) الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ۔ اَسَاوِرَ میں ترقیق بیّن ہے۔

وَلُؤۡلُؤًا کو مکیؒ۔ بصریؒ شامیؒ حمزہؒ اور کسائیؒ (بر بناء عطف[1]) دوسرے ہمزہ کے خفض سے وَلُؤۡلُؤٍ اور مدنیؒ و عاصمؒ (بر بناء مفعولیت[2]) نصب سے پڑھتے ہیں۔ اور سوسیؒ و ابوبکرؒ ہمزہ ساکنہ کا ابدال کرتے ہیں۔ اور وقفاً حمزہؒ بھی شریک ہیں۔ نیز وقفاً ہشامؒ و حمزہؒ ہمزہ متطرفہ کا مد سے ابدال اور روم کے ساتھ تسہیل اور

---

[1] یعنی بر لفظ اَسَاوِرَ۔ ۱۲ ط۔ [2] ای وَيُؤۡتَوۡنَ لُؤۡلُؤًا۔ اور نصب بر بناء عطف بر محل اَسَاوِرَ بھی ہو سکتا ہے ای يُحَلَّوۡنَ اَسَاوِرَ وَلُؤۡلُؤًا۔ ۱۲ ط

Marfat.com

باتباع رسم واو مکسورہ سے ابدال کرتے ہیں۔ یہ تیسری وجہ بحالت اسکان تلفظ میں
پہلی وجہ کے مطابق مگر تقدیراً جدا اور بحالت روم جدید وجہ ہے پس ان کے لئے وقفاً
تین وجوہ صحیح ہیں مگر ہشامؒ ہمزہ ساکنہ کی تحقیق سے وَلُؤْلُوًا ۔ وَلُؤْلُؤٍا اور
وَلُؤْلُوٍا اور حمزہؒ ہمزہ ساکنہ کے ابدال سے وَلُولُوًا ۔ وَلُولُؤٍا اور وَلُولُوٍا
پڑھتے ہیں۔ رسم باجماع مصاحف الف سے ہے مگر اہل حفصؒ کے لئے الف پر وقف جائز نہیں
ہے تاکہ خلط قراءت نہ ہو۔ صِرَاطِ کو قنبلؒ سین سے خلفؒ اشمام بالزا کرکے اور باقی
صاد خالص سے پڑھتے ہیں (ک) لِلنَّاسِ سَوَآءً

سَوَآءً الْعَاكِفُ کو غیر حفصؒ تنوین رفع سے سَوَآءٌ اور حفصؒ
تنوین نصب سے پڑھتے ہیں (تنبیہ) اور اگر وقف کیا جائے تو حفصؒ کے لئے الف
سے اور رفع والوں میں سے غیر ہشامؒ وحمزہؒ کے لئے وقف ہمزہ ساکنہ پر ہوگا اور ان
دونوں کے لئے وجوہ خمسہ وقفی بیّن ہیں۔ اور وصلاً نون تنوین کے کسرہ دینے پر اجماع
ہے (ک) الْعَاكِفُ فِيهِ ۔ وَالْبَادِ ي میں ورشؒ وبصریؒ وصلاً اور مکیؒ حالین
میں اثبات یا کرتے ہیں۔ عَذَابٍ اَلِيمٍ میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں (الممال)
لِلنَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

۳ ع ۱۰

بَوَّأْنَا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں (ک) لِاِبْرٰهِيمَ مَكَانَ ۔ شَيْئًا میں
طول وتوسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے۔ بَيْتِيَ کی یا کو مدنیؒ ہشامؒ اور حفصؒ مفتوح
پڑھتے ہیں۔ يَأْتُوكَ اور يَأْتِينَ میں ابدال اور الْاَنْعَامِ میں نقل وسکتہ
ظاہر ہیں۔

ثُمَّ لْيَقْضُوا کو ورشؒ۔ قنبلؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ لام امر کے

Marfat.com

کسرہ سے ثُمَّ لِيَقْضُوا۔ اور باقی تخفیفاً اسکان سے پڑھتے ہیں۔
وَلْيُوفُوا کو ابن ذکوانؒ لام امر کے کسرہ سے وَلِيُوفُوا اور باقی
تخفیفاً اسکان سے نیز ابو بکرؒ واو کے فتح اور فاء مشددہ سے وَلْيُوَفُّوا (مضارع
از وَفّٰی مضاعف) اور باقی واو کے اسکان اور فاء مخففہ سے پڑھتے ہیں (جو اَوْفٰی
کا مضارع ہے)
وَلْيَطَّوَّفُوا[1] کو ابن ذکوانؒ لام امر کے کسرہ سے وَلِيَطَّوَّفُوا اور
باقی تخفیفاً اسکان سے پڑھتے ہیں۔ فَهُوَ میں سکون ھا۔ خَيْرٌ۔ غَيْرَ۔
الطَّيْرُ اور شَعَائِرَ میں ترقیق ظاہر ہے۔
فَتَخْطَفُهُ کو مدنی خا کے فتح اور طاء مشددہ سے فَتَخَطَّفُهُ
اور باقی خا کے اسکان اور طاء مخففہ سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) الرِّيحُ کے
افراد پر قراء سبعہ کا اجماع ہے۔ (الممال) النَّاسِ میں دوریؒ۔ يُتْلٰى اور
مُسَمًّى وقفاً میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور تَقْوَى (الْقُلُوبِ)
وقفاً میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۴ / ۱۱
مَنْسَكًا کو حمزہؒ و کسائیؒ سین کے کسرہ سے مَنْسِكًا اور باقی
فتح سے پڑھتے ہیں۔ الْأَنْعَامِ میں نقل و سکتہ ذُكِرَ۔ خَيْرٌ۔ اور
لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ میں ترقیق اور الصَّلٰوةِ میں تغلیظ ظاہر ہے۔ (تنبیہ)

---

[1] اس سورۃ میں امر غائب کے چار کلمات واقع ہوئے ہیں۔ ایک دوسرے رکوع میں اور تین اس رکوع میں۔ ابن ذکوانؒ چاروں کو لام کے کسرہ سے پڑھتے ہیں کیونکہ لام امر اصلاً مکسور ہے تاکہ اسمیں اور لام تاکید میں فرق ہو جائے۔ ورشؒ و بصریؒ و ہشامؒ پہلے دو کو لام کے کسرہ سے اور پچھلے دو کو اسکان سے۔ قنبلؒ دوسرے کو لام کے کسرہ سے اور پہلے اور تیسرے اور چوتھے کو سکون سے اور باقی چاروں کو سکون سے پڑھتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

۱ صَوَآفَّ کا مد لازم اور اس پر وقف کافی اور بحالت وقف تشدید کا اظہار واجب ہے اور موقوف علیہ کے مفتوح ہونے کی وجہ سے روم و اشمام ممنوع ہیں۔ پس تشدید و مد کی رعایت کے ساتھ وقف بالسکون کیا جائے ۲ صَوَآفَّ فَاِذَا میں تشدید کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے۔ وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا میں بصری، حمزہ اور کسائی ادغام کرتے ہیں۔ ابن ذکوان کے لئے صرف اظہار ماخوذ ہے۔

(اِنَّ اللّٰهَ) يُدٰفِعُ کو مکی و بصری یا کے فتح دال کے اسکان اور فا کے فتح سے الف کے بغیر يَدْفَعُ اور باقی یا کے ضمہ دال کے فتح اس کے بعد اثبات الف اور فا کے کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ بعض مصاحف میں بحذف اور بعض میں باثبات الف مرسوم تھا (ک)، يُدٰفِعُ عَنِ (الممال) التَّقْوٰى میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل اور هَدٰىكُمْ میں حمزہ و کسائی امالہ اور ورش بخلاف تقلیل.. کرتے ہیں۔ ع

۵ع ۱۲

اُذِنَ کو مکی۔ شامی۔ حمزہ اور کسائی ہمزہ کے فتح سے اَذِنَ (معروف) اور باقی ضمہ سے (مجہول)، پڑھتے ہیں۔ (ک) اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ کو مکی۔ بصری۔ ابو بکر۔ حمزہ اور کسائی تا کے کسرہ سے يُقٰتِلُوْنَ (معروف) اور باقی فتح سے (مجہول)، پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ دونوں کلمات کے اعتبار سے چار قراءتیں ہیں۔ ۱ مدنی و حفص دونوں کو مجہول ۲ مکی۔ حمزہ اور کسائی دونوں کو معروف ۳ شامی پہلے کو معروف.. دوسرے کو مجہول ۴ اور بصری و ابو بکر پہلے کو مجہول اور دوسرے کو معروف پڑھتے ہیں۔ لَقَدِيْرٌ۔ كَثِيْرًا۔ اور يَسِيْرُوْا میں ترقیق جلی ہے۔

Marfat.com

دَفْعُ اللّٰهِ کو مدنی دال کے کسرہ ۔ فا کے فتح اور اس کے بعد اثبات الف سے دِفَاعُ اللّٰهِ اور باقی دال کے فتح اور فا کے اسکان سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں ۔ رسم بحذف ہے ۔

لَهُدِّمَتْ کو حرمی دال کی تخفیف سے لَهُدِمَتْ اور باقی تشدید سے پڑھتے ہیں ۔ لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ میں بصری ، ابن ذکوان ، حمزہ اور کسائی ادغام کرتے ہیں ۔ وَصَلَوٰتٌ ۔ الصَّلٰوةَ ۔ اور مُعَطَّلَةٍ میں تغلیظ اور الْاُمُوْرِ میں نقل و سکتہ ظاہر ہیں ۔ اَخَذْتُهُمْ ۔ اور اَخَذْتُهَا میں بغیر مکی و حفص ادغام کرتے ہیں (ک) كَانَ نَكِيْرِ ۔ نَكِيْرِي میں ورش وصلاً اثبات یا کرتے ہیں ۔ فَكَاَيِّنْ ۔ اور وَكَاَيِّنْ میں مکی کاف کے بعد الف اور اس کے بعد یا کے بجائے ہمزہ مکسورہ سے بمد واجب فَكَائِنْ ۔ وَكَائِنْ اور باقی کاف کے بعد ہمزہ مفتوحہ اور اس کے بعد یاء مشددہ مکسورہ سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں ۔ تنوین بصورت نون مرسوم ہے ۔

اَهْلَكْنٰهَا کو بصری تاء متکلم مضمومہ سے الف کے بغیر اَهْلَكْتُهَا ۔ اور باقی نون عظمت مفتوحہ اور الف سے پڑھتے ہیں ۔ وَهِيَ ہر دو اور فَهِيَ میں سکون ھا جلی ہے ۔ وَبِئْرٍ میں ورش و سوسی ابدال کرتے ہیں ۔ (ک) ......

رَبِّكَ كَاَلْفِ

مِّمَّا تَعُدُّوْنَ کو مکی ، حمزہ اور کسائی یاء غیب سے يَعُدُّوْنَ اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں ۔ (الممال) مِنْ دِيَارِهِمْ اور لِلْكٰفِرِيْنَ میں بصری و دوری امالہ و ورش تقلیل ۔ مُوْسٰى میں حمزہ و کسائی امالہ ورش

بخلاف اور بصری تقلیل۔ لَاتَعۡمَی (الْاَبۡصَارُ) وقفاً اور تَعۡمَی
(الۡقُلُوۡبُ) وقفاً میں حمزہ وکسائی امالہ اور ورش بخلاف تقلیل کرتے ہیں ع ۶ ۱۳

مُعٰجِزِیۡنَ کو مکی وبصری الف حذف کر کے جیم مشددہ سے مُعَجِّزِیۡنَ
اور باقی عین کے بعد اثبات الف اور جیم مخففہ سے پڑھتے ہیں رسم بحذف الف ہے
نَذِیۡرٌ اور مَغۡفِرَۃٌ میں ترقیق جلی ہے۔ نَبِیٍّ کو مدنی یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ
سے اور باقی یاء مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ فَیُؤۡمِنُوۡا۔ تَاۡتِیَهُمۡ اور یَاۡتِیَهُمۡ
میں ابدال ظاہر ہے۔ صِرَاطٍ کو قنبل سین سے۔ خلف اشمام بالزا کر کے اور
باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں (ک) یَحۡکُمُ بَیۡنَهُمۡ (الممال) تَمَنّٰی۔ اور
اَلۡقَی (الشَّیۡطٰنُ) وقفاً میں حمزہ وکسائی امالہ اور ورش بخلاف تقلیل کرتے
ہیں ع

ثُمَّ قُتِلُوۡا کو شامی تاء مشددہ سے قُتِّلُوۡا۔ اور باقی تاء مخففہ سے
پڑھتے ہیں۔ لَهُوَ ہر دو میں سکون ھا اور خَیۡرٌ میں ترقیق جلی ہے۔
مُدۡخَلًا کو مدنی میم کے فتح سے مَدۡخَلًا اور باقی ضمہ سے
پڑھتے ہیں۔ (ک) عَاقَبَ بِمِثۡلِ۔ اور عُوۡقِبَ بِهٖ اور بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ
وَاَنَّ مَا یَدۡعُوۡنَ کو حرمی، شامی اور ابوبکر تاء خطاب سے
وَاَنَّ مَا تَدۡعُوۡنَ اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں (ک)، مِنۡ دُوۡنِهٖ هُوَ
اور وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ۔ مَآءً میں حمزہ مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں، ابدال
وحذف جائز نہیں۔ الۡاَرۡضِ میں نقل وسکتہ ظاہر ہیں (الممال) النَّهَارِ میں
بصری ودوری امالہ ورش تقلیل اور مُخۡضَرَّۃً میں کسائی وقفاً بخلاف امالہ

کرتے ہیں۔ ع ۸ ۱۵

(ک) سَخَّرَ لَکُمْ۔ بِاَمْرِہٖ میں وقفاً حمزہؒ یاءِ مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں۔ السَّمَآءَ اَنْ کو قالونؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزۂ اولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد۔ ورشؒ و قنبلؒ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل سے اور نیز اس کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں (ک) تَقَعَ عَلَی۔ بِاِذْنِہٖ میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ لَرَءُوْفٌ کو بصریؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ واو کے حذف سے لَرَءُفٌ اور باقی ہمزہ کے بعد واو ساکنہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ مد بدل جلی ہے۔ وَهُوَ میں سکون ھا ظاہر ہے (تنبیہ) الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ میں ساکن ماقبل کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے۔

مَنْسَكًا کو حمزہؒ و کسائیؒ سین کے کسرہ سے مَنْسِكًا اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں (ک) اَعْلَمُ بِمَا اور يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ۔ اور يَعْلَمُ مَا وَالْاَرْضِ میں نقل و سکتہ جلی ہیں۔ لَمْ يُنَزِّلْ کو مکیؒ و بصریؒ نون کے سکون اور زا کی تخفیف سے لَمْ يُنْزِلْ اور باقی نون کے فتح اور زاء مشددہ سے پڑھتے ہیں۔

عَلَيْهِمْ ہر دو میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے (ک) تَعْرِفُ فِيْ۔ وَبِئْسَ میں ابدال ظاہر ہے (المال) بِالنَّاسِ میں دوریؒ۔ اَحْيَاكُمْ میں کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ هُدًى وقفاً اور تُتْلٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۹ ۱۶

شَيْئًا میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے۔ (ک) يَعْلَمُ مَا (تنبیہ) حَقَّ قَدْرِہٖ میں بوجہ تشدید اور الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ میں مفتوحہ بعد از ساکن ہونے کی بنا پر ادغام ممنوع ہے۔

Marfat.com

تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ کو شامیؒ حمزہؒ اور کسائیؒ تا کے فتح اور جیم کے کسرہ سے تَرْجِعُ (معروف) اور باقی تا کے ضمہ اور جیم کے فتح سے (مجہول) پڑھتے ہیں۔ الْاُمُوْرُ میں نقل و سکتہ اور الْخَیْرَ میں ترقیق بیّن ہے (ک) جِهَادِهٖ هُوَ۔ الصَّلٰوةَ میں تغلیظ ظاہر ہے (ک) بِاللّٰهِ هُوَ۔ (الممال) النَّاسِ ہر دو میں دوریؒ۔ اِجْتَبٰىكُمْ۔ سَمّٰىكُمْ۔ مَوْلٰىكُمْ اور ..... الْمَوْلٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۱۰ ۱۷

اس سورۃ میں یاء اضافت اختلافی ایک ہے۔ بَیْتِیَ میں مدنیؒ۔ ہشامؒ اور حفصؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں اور زائدہ دو ہیں۔ وَالْبَادِیْ میں ورشؒ و بصریؒ اور مکیؒ اور نَكِیْرِیْ میں ورشؒ اثبات یا کرتے ہیں۔ ادغام کبیر بتیس ۳۲ ہیں (مثلین کے ۲۱۔ متقاربین کے ۱۱) اور صغیر چار ۴ ہیں۔

(المرسوم) مَنْ تَوَلَّاهُ باجماع مصاحف یا کے بجائے الف سے مرسوم تھا۔

سُوْرَہ مُؤْمِنُوْن

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں حمصی و کوفی ایک سو اٹھارہ ۱۱۸ اور باقی اعداد میں ایک سو انیس ۱۱۹ ہیں وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ پر غیر کوفی و حمصی آیت ہے۔

فَنِعْمَ الْمَوْلٰى سے غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ تک وجوہ صحیحہ تین سو اٹھارہ ۳۱۸ ہیں[۱]

---

[۱] بہا۔ ۳۶ قالونؒ کے لئے النَّصِیْرُ کے طول و توسط و قصر بالسکون پر الرَّحِیْمِ میں وہی وجہ اور روم و وصل اور ان میں سے ہر ایک پر صلہ و بے صلہ اور انمیں سے ہر ایک کے ساتھ منفصل کا قصر و مد اور غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ میں وہی وجہ ۷۲-۳۷-۲ النَّصِیْرُ کے اشمام کی وجوہ ثلٰثہ پہ یہی چھتیس ۳۶ وجوہ ۷۳-۸۴ النَّصِیْرُ کے روم پر الرَّحِیْمِ اور مَلُوْمِیْنَ (باقی بر صفحہ آیندہ)

Marfat.com

قالونؒ مع مکیؒ ایک سو بیس ۱۲۰ ۔ عاصمؒ تیس ۳۰ ۔ ورشؒ چوراسی ۸۴ (بسم اللہ پر ۶۰ ۔ ترک پر ۲۴) دوریؒ چوبیس ۲۴ ۔ شامیؒ وسوسیؒ بارہ ۱۲ ۔ بارہ ۱۲ ۔ حمزہؒ وخلفؒ تین تین ۳ ۔ کسائیؒ تیس ۳۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡمُؤۡمِنُوۡنَ اور تَاۡکُلُوۡنَ ہر دو میں ابدال صَلَاتِہِمۡ اور صَلَوٰتِہِمۡ میں تغلیظ ۔ غَیۡرُ ۔ لَقٰدِرُوۡنَ ۔ کَثِیۡرَۃٌ ہر دو اور لَعِبۡرَۃً میں ترقیق ظاہر ہے ۔

لِاَمٰنٰتِہِمۡ کو مکیؒ الف جمع کے حذف سے لِاَمٰنَتِہِمۡ اور باقی نون کے بعد الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں ۔

عَلٰی صَلَوٰتِہِمۡ کو حمزہؒ وکسائیؒ لام کے بعد اثبات الف سے ۔ واو اور الف جمع کے بغیر صَلٰوتِہِمۡ (بافراد) اور باقی لام کے بعد واو مفتوحہ اور اس کے بعد الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں ۔ رسم بالواو ہے ۔ اور اس سے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) میں طول ۔ پھر توسط پھر قصر اور انمیں سے ہر ایک کے ساتھ صلہ و بے صلہ اور قصر و مد بمـ ۸۵-۱۰۸ ۔ پھر الرَّحِیۡمِ کے روم و وصل بمـ ۱۰۹-۱۲۰ اور پھر وصل کل پر صلہ و بے صلہ اور قصر و مد کے ساتھ مَلٰوٰمِیۡنَ کی وجوہ ثلثہ پڑھو ۔ مکیؒ قصر و صلہ میں مندرج ہو گئے ۔ ہر وجہ میں بے صلہ اور مد کے بعد عاصمؒ کو مد سے اور ورشؒ کو نقل سے لوٹاؤ ۔ بمـ ۱-۶ ورشؒ کے لئے ترک پر اَلنَّصِیۡرُ کے طول ۔ توسط اور قصر بالسکون اور بالاشمام میں سے ہر ایک پر ...... مَلُوۡمِیۡنَ میں وہی وجہ بمـ ۱۴ اور روم و وصل پر وجوہ ثلثہ پڑھو ۔ اور سکتہ کی ہر وجہ میں بصریؒ کو عدم نقل سے بقصر و مد ۔ شامیؒ کو بمد اور سوسیؒ کو ابدال ہمزہ ساکنہ سے لوٹاؤ ۔ بصریؒ کے لئے روم و وصل تفخیم را سے پڑھو ۔ شامیؒ کو مد سے اور سوسیؒ کو ابدال ہمزہ سے لوٹاؤ ۔ ورشؒ کے لئے تقلیل پر فتح کے مانند بسم اللہ کے ساتھ تیس اور ترک پر بارہ وجوہ اور حمزہؒ کے لئے امالہ محضہ کے ساتھ وصل میں منفصل کے عدم سکتہ پر مَلُوۡمِیۡنَ کی وجوہ ثلثہ پڑھو اور خلفؒ کو ہر وجہ میں سکتہ سے لوٹاؤ ۔ اب کسائیؒ کے لئے تیس وجوہ پڑھو ۔ واللہ اعلم ۔ اہل ضرب یہاں ۱۲۷۸ وجوہ کہتے ہیں ۔ ۱۲

قبل فِي صَلَاتِهِمْ کے بافراد پڑھنے پر اجماع ہے اور وہ بالف مرسوم ہے۔
عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ شامیؒ وابوبکرؒ دونوں کو عین کے فتح۔ اور ظا کے سکون سے الف کے بغیر عَظْمًا فَكَسَوْنَا الْعَظْمَ (بتوحید) اور باقی عین کے کسرہ۔ ظا کے فتح اور اس کے بعد الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ اَنْشَاْنٰهُ اور فَاَنْشَاْنَا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ خَلْقًا اٰخَرَ میں نقل اور بخلاف سکتہ ظاہر ہیں۔ (ک) الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ۔ طَرَآئِقَ میں وقفاً حمزہؒ مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ابدال جائز نہیں۔ الْاَرْضِ اور لِلْاٰكِلِيْنَ میں نقل وسکتہ بیّن ہیں۔ وَاَعْنَابٍ میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔
مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ کو حرمیؒ وبصریؒ سین کے کسرہ سے سِيْنَآءَ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔
تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ کو مکیؒ وبصریؒ تاء فوقانیہ کے ضمہ اور باء موحدہ کے کسرہ سے تُنْبِتُ (از مزید) اور باقی تا کے فتح اور با کے ضمہ سے (از ثلاثی) پڑھتے ہیں۔ دونوں کلمات کے اختلاف کا نتیجہ تین قراءتیں ہیں ۱ مکیؒ وبصریؒ سین کے کسرہ تا کے ضمہ اور با کے کسرہ سے سِيْنَآءَ تُنْبِتُ ۲ مدنیؒ سین کے کسرہ تا کے فتح اور با کے ضمہ سے سِيْنَآءَ تَنْۢبُتُ ۳ اور باقی بھی اسی طرح مگر سین کے فتح سے پڑھتے ہیں۔
نُسْقِيْكُمْ کو مدنیؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ نون کے فتح سے نَسْقِيْكُمْ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں (الممال) اُنْثٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف

تقلیل - قرار بن بصری و کسائی امالہ ورش و حمزہ تقلیل اور لعبرۃ میں کسائی ع ۱
وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع

مِنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ہر دو کو کسائی را کے خفض ھا کے کسرہ اور صلہ بیا سے
غَیْرِہٖ اور باقی را کے رفع ھا کے ضمہ اور صلہ بواو سے پڑھتے ہیں۔ غَیْرُہٗ ہر دو
اور خَیْرُ میں ترقیق اور الْاَوَّلِیْنَ میں نقل و سکتہ جلی ہیں (ک) قَالَ رَبِّ۔
جَآءَ اَمْرُنَا کو قالون۔ بزی اور بصری ہمزۂ اُولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد۔
ورش و قنبل ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور نیز اس کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔
مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ کو غیر حفص تنوین کے بغیر مِنْ كُلِّ زَوْجَيْنِ
(باضافت) اور حفص تنوین سے پڑھتے ہیں۔ ظَلَمُوْا میں تغلیظ جلی ہے۔
مُنْزَلًا کو ابو بکر میم کے فتح اور زا کے کسرہ سے مَنْزِلًا۔ اور باقی میم
کے ضمہ اور زا کے فتح سے پڑھتے ہیں۔ اَنْشَاْنَا میں سوسی ابدال کرتے ہیں۔ قَرْنًا
اٰخَرِیْنَ میں نقل اور بخلاف سکتہ بیّن ہیں۔ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ کو حرمی۔ شامی
اور کسائی نون کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور ابتدا باجماع ہمزۂ وصلیہ
مضمومہ سے ہوتی ہے۔ (الممال) شَآءَ۔ اور جَآءَ میں ابن ذکوان و حمزہ اور ع ۲
نَجّٰنَا میں حمزہ و کسائی امالہ اور ورش بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع
الْاٰخِرَۃِ۔ لَخٰسِرُوْنَ اور یَسْتَاْخِرُوْنَ میں ترقیق۔ یَاْكُلُ
تَاْكُلُوْنَ۔ بِمُؤْمِنِیْنَ۔ یَسْتَاْخِرُوْنَ۔ لَا یُؤْمِنُوْنَ اور اَنُؤْمِنُ
میں ابدال جلی ہے (تنبیہ) وَیَشْرَبُ مِمَّا میں ادغام نہیں ہوتا۔
اِذَا مِتُّمْ کو مکی۔ بصری۔ شامی اور ابو بکر میم کے ضمہ سے مُتُّمْ اور

Marfat.com

باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) نَحْنُ لَهٗ۔ اور قَالَ رَبِّ۔ غُثَآءً میں وقفاً حمزہ مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال وحذف جائز نہیں۔ اَنْشَأْنَا میں سوسی ابدال کرتے ہیں۔ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہے۔ رُسُلَنَا کو بصری سین کے سکون سے رُسْلَنَا۔ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

تَتْرًا کو مکی وبصری (بلغت کنانہ) تنوین سے تَتْرًا اور باقی (اکثر عرب کے لغت پر) الف تانیث سے تنوین کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم بالف ہے جَآءَ اُمَّةً میں حرمی وبصری ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں (تنبیہ) اس کی نظیر قرآن میں اور نہیں ہے۔ (ک) وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ اور اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ رُبْوَةٍ کو حرمی۔ بصری۔ حمزہ اور کسائی را کے ضمہ سے رُبْوَةٍ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں (الممال) الدُّنْيَا ہر دو۔ مُوْسٰى۔ اور مُوْسَى (الْكِتٰبَ) وقفاً میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل۔ وَنَحْيَا میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل۔ اِفْتَرٰى میں بصری وحمزہ وکسائی امالہ ورش تقلیل تَتْرَا میں حمزہ وکسائی امالہ اور ورش تقلیل ہر حال میں اور بصری صرف وقفاً بخلاف امالہ۔ جَآءَ میں ابن ذکوان وحمزہ اور قَرَارٍ میں بصری وکسائی امالہ اور ورش وحمزہ تقلیل کرتے ہیں۔ ع جلد ۱ ص ۲۲۲

ع ۳ ۳

وَاِنَّ هٰذِهٖ کو شامی ہمزہ مفتوحہ اور نون مخففہ سے وَاَنْ هٰذِهٖ حرمی وبصری ہمزہ مفتوحہ اور نون مشددہ سے وَاَنَّ هٰذِهٖ اور کوفی ہمزہ مکسورہ اور نون مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ لَدَيْهِمْ اور عَلَيْهِمْ میں حمزہ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ اَيَحْسَبُوْنَ کو حرمی۔ بصری اور کسائی سین کے کسرہ

Marfat.com

سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں (ک) وَبَنِیْنَ نُسَارِعُ۔ فِی الْخَیْرٰتِ ہر دو
سٰمِرًا۔ تُهْجِرُوْنَ۔ مُنْكِرُوْنَ۔ خَیْرٌ۔ خَیْرُ اور بِالْاٰخِرَةِ میں
ترقیق۔ یُؤْمِنُوْنَ۔ یُؤْتُوْنَ۔ یٰاٰتِ۔ اور لَایُؤْمِنُوْنَ میں ابدال ظاہر ہے
(تنبیہ) مَآ اٰتَوا باجماع ممدود ہے یعنی ہمزہ کے بعد کے الف کا حذف کرنا لحن
ہے۔ مدبدل بیّن ہے۔ لَایُظْلَمُوْنَ میں تغلیظ جلی ہے۔ یَجْئَرُوْنَ میں وقفاً
حمزہؒ نقل کرتے ہیں۔

تَهْجُرُوْنَ کو مدنیؒ تا کے ضمہ اور جیم کے کسرے سے تُهْجِرُوْنَ (از مزید)
اور باقی تا کے فتح اور جیم کے ضمہ سے (از ثلاثی) پڑھتے ہیں۔ الْاَوَّلِیْنَ میں نقل و سکتہ
جلی ہیں۔

خَرْجًا فَخَرَاجُ حمزہؒ و کسائیؒ دونوں کو را کے فتح اور اس کے بعد
اثبات الف سے خَرَاجًا فَخَرَاجُ شامیؒ دونوں کو را کے سکون سے
الف کے بغیر خَرْجًا فَخَرْجُ اور باقی پہلے کو شامیؒ کی طرح سکون را سے
اور دوسرے کو حمزہؒ و کسائیؒ کے مانند فتح اور الف سے پڑھتے ہیں پہلا کلمہ بعض مصاحف
میں بالف اور بعض میں بحذف اور دوسرا کلمہ باجماع مصاحف باثبات الف[1] مرسوم
تھا۔ وَهُوَ میں سکون ھا ظاہر ہے۔ صِرَاطٍ اور الصِّرَاطِ کو قنبلؒ سین سے
خلفؒ اشمام بالزا کرکے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں (المال) نُسَارِعُ۔
یُسَارِعُوْنَ اور طُغْیَانِهِمْ میں کسائیؒ کے دوری۔ تُتْلٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ
اور ورشؒ بخلاف تقلیل۔ جَآءَهُمْ ہر دو میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ اور جنّیؒ میں

[1] مگر سخاویؒ کہتے ہیں کہ "مصحف شام میں فَخَرْجُ بھی بحذف الف مرسوم تھا" ۱۲

Marfat.com

ع ۴ ۴

یں کسائی وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع

وَهُوَ ہر چہار میں سکون ھا۔ وَالْاَفْـِٕدَةَ میں وقفاً حمزہ کے لئے لام تعریف کی نقل اور سکتہ کے ساتھ دوسرے ہمزہ کی حرکت کی نقل اور الْاَوَّلُوْنَ اور الْاَوَّلِیْنَ میں نقل وسکتہ جلی ہیں۔

اَءِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ میں مدنی وکسائی پہلے کو استفہام اور دوسرے کو خبر سے۔ شامی پہلے کو خبر اور دوسرے کو استفہام سے۔ اور باقی دونوں کو استفہام سے پڑھتے ہیں۔ استفہام میں قالون وبصری ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال۔ ورش ومکی صرف تسہیل۔ اور ہشام ہمزتین محققتین کے درمیان بلاخلاف ادخال کرتے ہیں۔ نتیجہ وہ ہی آٹھ[۸] قراءتیں ہیں۔

مِتْنَا کو مکی۔ بصری۔ شامی اور ابوبکر میم کے ضمہ سے مُتْنَا اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اَسَاطِیْرُ اور یُجِیْرُ میں ترقیق جلی ہے۔ تَذَكَّرُوْنَ کو حرمی۔ بصری۔ شامی اور ابوبکر ذال مشددہ سے تَذَّكَّرُوْنَ اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ (موقعہ دوم)۔

اور سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۝ (موقعہ سوم)

بصری دونوں جگہ ہمزہ وصلیہ زیادہ کرکے اسم جلالہ کے لام کی تفخیم اور ھا کے رفع سے لام جارہ کے بغیر سَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ اور باقی الف وصل کے بغیر لام جارہ کے اثبات۔ اسم جلالہ کے لام کی ترقیق۔ اور ھا کے خفض سے پڑھتے ہیں۔

امام اور مصحف بصرہ میں دونوں کلمات اسم جلالہ سے قبل ہمزہ وصلیہ سے اور باقی

Marfat.com

تمام مصاحف میں لام جارہ (الف کے بغیر) مرسوم تھے اور پہلے موقع یعنی سَيَقُولُونَ لِلّٰهِ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ میں لام سے ابتدا پر اجماع ہے اور یہی رسم ہے۔ کیونکہ وہاں سوال لام کے ساتھ ہے جواب بھی لام سے ہونا ضروری ہے شَيْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے۔

عٰلِمِ الْغَيْبِ کو مدنیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ (بر بناء استیناف) میم کے رفع سے عٰلِمُ الْغَيْبِ اور باقی (اسم جلالہ کی صفت مان کر) جر سے پڑھتے ہیں (الممال) وَالْاَفْئِدَةَ میں کسائیؒ وقفاً۔ وَالنَّهَارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ فَاَنّٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل اور فَتَعٰلٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔
(تنبیہ) وَلَعَلَا وادی مفتوح الاوّل اور مرسوم بالف ہے اسمیں امالہ نہیں ہو ۵
سکتا ہے۔ ع ع

لَقٰدِرُوْنَ۔ خَسِرُوْا۔ خَيْرُ ہر دو اور الْكٰفِرُوْنَ میں ترقیق جلی ہے۔ السَّيِّئَةَ میں وقفاً حمزہؒ یاءِ مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں (ک) اَعْلَمُ بِمَا۔ جَآءَ اَحَدَهُمُ کو قالونؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزہ اُولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد۔ ورشؒ و قنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور نیز اس کے ابدال سے بقصر پڑھتے ہیں ہمزہ پر کسی قسم کا مد جائز نہیں (ک) قَالَ رَبِّ۔ لَعَلِّیْ کی یا کو غیر کوفیؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) یہاں كَلَّا پر محققین کے نزدیک وقف تام اور اس کے مابعد سے ابتدا احسن ہے۔ اور بعض نے ماقبل پر وقف تجویز کیا ہے۔ اول اظہر ہے۔ قَآئِلُهَا۔ وَلَا يَتَسَآءَلُوْنَ اور الْفَآئِزُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ

Marfat.com

مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال و حذف جائز نہیں۔ (ک) فَلَآ اَنۡسَابَ بَیۡنَهُمۡ

شِقۡوَتُنَا کو حمزہؒ و کسائیؒ شین و قاف کے فتح اور قاف کے بعد اثبات الف سے شَقَاوَتُنَا اور باقی شین کے کسرہ اور قاف کے سکون سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ فَاغۡفِرۡ لَنَا میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ اور فَاتَّخَذۡتُمُوۡهُمۡ میں غیر مکیؒ و حفصؒ ادغام کرتے ہیں۔

سِخۡرِیًّا کو مدنیؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ سین کے ضمہ سے سُخۡرِیًّا اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) الۡیَوۡمَ بِمَا اور لَا بُرۡهَانَ لَهٗ میں ساکن ماقبل کی وجہ سے اخفا اور ادغام ممنوع ہیں۔

بِمَا صَبَرُوۡۤا اَنَّهُمۡ کو حمزہؒ و کسائیؒ (بر بناء استیناف) ہمزہ کے کسرہ سے اِنَّهُمۡ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔

قٰلَ کَمۡ کو مکیؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ اور قٰلَ اِنۡ کو حمزہؒ و کسائیؒ قاف کے ضمہ اور لام کے سکون سے الف کے بغیر قُلۡ (امر) اور باقی دونوں کو قاف و لام کے فتح اور ان کے درمیان الف کے اثبات سے (ماضی) پڑھتے ہیں۔ اور دوسرے کلمہ میں یہی مکیؒ کی قراءت ہے۔ مصحف کوفہ میں دونوں بحذف الف اور باقی مصاحف میں بالف مرسوم تھے مگر مصحف مکہ کے بارہ میں اختلاف ہے۔ علامہ دانیؒ کہتے ہیں وہ پہلا بحذف الف اور دوسرا باثبات الف ہونا چاہیے مگر ہمیں اس کا یقینی علم

---

[۱] نتیجہ کلمتین میں تین قراءتیں ہیں نمبر۱ مدنیؒ، بصریؒ، شامیؒ اور عاصمؒ دونوں کو قٰلَ نمبر۲ حمزہؒ و کسائیؒ دونوں کو قُلۡ نمبر۳ مکیؒ اول کو قُلۡ اور ثانی کو قٰلَ پڑھتے ہیں۔ ۱۲ ط

نہیں "۔ امام ابو عبیدؒ کہتے ہیں " مجھے مصحف مکہ میں دونوں جگہ اثبات معلوم ہوتا ہے "۔

لَبِثْتُّمْ ہر دو میں بصریؒ ۔ شامیؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں (ک، عَدَدَ سِنِیْنَ

فَسْـَٔلْ میں مکیؒ وکسائیؒ ہمزہ کی حرکت نقل کر کے فَسَلْ اور باقی سین کے بعد ہمزہ مفتوحہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔

لَاتُرْجَعُوْنَ کو حمزہؒ وکسائیؒ تاء فوقانیہ کے فتح اور جیم کے کسرہ سے.. لَاتَرْجِعُوْنَ (معروف) اور باقی تا کے ضمہ اور جیم کے فتح سے (مجہول) پڑھتے ہیں۔ (ک) اٰخَرَ لَابُرْھَانَ (الممال) السَّیِّئَۃَ میں کسائیؒ وقفاً ۔ جَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ ۔ تُتْلٰی ۔ اور فَتَعٰلَی (اللّٰہُ) میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ۔ ع ع ۶

اس سورۃ میں یاء اضافت اختلافی ایک ہے ۔ لَعَلِّیْ میں غیر کوفیؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں ۔ ادغام کبیر بارہ ۱۲ (مثلین کے ۴ ۔ متقاربین کے ۸) اور صغیر چار ۴ ہیں ۔

(المرسوم) سٰمِرًا بحذف الف ہے اور حضرت نوحؑ کے قصہ میں دوسرے رکوع کے شروع میں الْمَلَؤُا کا ہمزہ متطرفہ مضمومہ بعد از فتح بصورت واو اور اس کے بعد الف زائدہ مرسوم تھا ۔

سُوْرَۃُ نُور

باجماع مدنیہ اور اس کی آیتیں حجازی باسٹھ ۶۲ حمصی ترسیٹھ ۶۳ اور باقی اعداد میں چونسٹھ ۶۴ ہیں ۔

تین جگہ اختلاف ہے ۔ ۱ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۲ اور یَذْھَبُ بِالْاَبْصَارِ

Marfat.com

پر عراقی و شامی ۳۱ اور لِاُولِی الْاَبْصَار پر غیر حمصی آیت ہے۔

وَقُل رَّبِّ اغْفِرْ سے تَذَكَّرُوْنَ تک وجوہ صحیحہ ایک سو چوہتر ہیں[1]

قالونؒ اڑتالیس ۴۸۔ ابوبکرؒ حفصؒ۔ کسائی اور مکی بارہ ۱۲۔ بارہ ۱۲۔ بصریؒ۔ دوریؒ۔

اور شامیؒ چھ ۶۔ چھ۔ حمزہؒ اور خلفؒ تین ۳۔ تین۔ اور ورشؒ چون ۵۴ (بسم اللہ پر ۳۶۔

ترک پر ۱۸)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَفَرَضْنٰهَا کو مکیؒ و بصریؒ را کی تشدید سے وَفَرَّضْنٰهَا

اور باقی تخفیف سے۔ تَذَكَّرُوْنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ ذال

کی تشدید سے تَذَّكَّرُوْنَ اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ (ک) مِائَةَ جَلْدَةٍ

وَلَا تَاْخُذْكُمْ۔ تُؤْمِنُوْنَ۔ الْمُؤْمِنِيْنَ ہر دو اور لَمْ يَاْتُوْا

میں ابدال ظاہر ہے۔ وقفاً حمزہؒ بھی شریک ہیں۔

---

[1] ۱-۳۶ قالونؒ کے لئے الرَّحِيْمِ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہی وجہ اور روم و وصل۔ اور انمیں سے ہر ایک کے ساتھ منفصل کا قصر و مد اور انمیں سے ہر ایک پر میم جمع کا صلہ اور بے صلہ اور تَذَكَّرُوْنَ میں وہی وجہ ۳۷-۴۸ وصل کل پر منفصل کا قصر و مد اور انمیں سے ہر ایک پر صلہ اور بے صلہ اور تَذَكَّرُوْنَ میں وجوہ ثلثہ پڑھو۔ اور مد کے ساتھ بے صلہ پڑھنے کے بعد ہر وجہ میں ابوبکرؒ کو مد سے حفصؒ کو تَذَكَّرُوْنَ سے بتخفیف ذال کسائیؒ کو مد سے اور مکیؒ کو وَفَرَّضْنٰهَا بتشدید را سے لوٹاؤ ۱-۶ بصریؒ کے لئے سکتہ اور وصل پر تَذَكَّرُوْنَ کی وجوہ ثلثہ پڑھو۔ ہر وجہ میں دوریؒ کو مد سے۔ شامیؒ کو وَفَرَضْنٰهَا بتخفیف سے اور فقط وصل میں حمزہؒ کو مد سے اور خلفؒ کو منفصل کے سکتہ سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے ترقیق را سے بسم اللہ پر قالونؒ کے بے صلہ مع مد کے مانند بارہ ۱۲ اور ترک پر دوریؒ کے مانند چھ ۶ وجوہ مدبدل کی وجوہ ثلثہ کے ساتھ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب یہاں چھ سو وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

رَاْفَةٌ کو مکی ہمزہ مفتوحہ سے رَافَةٌ اور باقی ہمزہ ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ اور سوسی حسب قاعدہ ابدال کرتے ہیں۔ الْاٰخِرِ میں نقل و سکتہ جلی ہیں
الْمُحْصَنٰتِ کو کسائی صاد کے کسرہ سے الْمُحْصِنٰتِ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ (ک) الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ اور بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ...... شَهَادَةً اَبَدًا میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں۔ (ک) مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ۔ وَاَصْلَحُوْا میں لام کی تغلیظ ظاہر ہے اور وقفاً حمزہ ہمزہ کی بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ شُهَدَآءُ اِلَّا میں حرمی و بصری ہمزہ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور تسہیل کالیا کرتے ہیں۔

فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ میں حرمی۔ بصری۔ شامی اور ابوبکر (بربناء مفعولیت) عین کے نصب سے اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ اور باقی (خبر مان کر) رفع سے پڑھتے ہیں اور اس کے بعد اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ میں عین کے نصب پر اجماع ہے۔

اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ میں مدنی اَنْ کو نون ساکنہ مخففہ سے اور لَعْنَتُ کے رفع سے یعنی اَنْ لَعْنَتُ اللّٰهِ اور باقی نون مشددہ اور تا کے نصب سے پڑھتے ہیں۔

۱؎ یہ مکمل قرآن میں دو جگہ واقع ہوا ہے۔ یہاں اور سورۂ حدید میں بِرَاْفَةً وَّرَحْمَةً۔ اس جگہ قنبل سے بجمیع طرق ہمزہ کا فتح مروی ہے۔ اور سورۂ حدید میں امام ابن مجاہد دیگر قراء کے مانند اسکان اور امام ابن شنبوذ ہمزہ مفتوحہ مع الف روایت کرتے ہیں۔ یہی ابن جریج و مجاہد سے منقول اور ابن مقسم کی روایت ہے۔ اور بزی سے سورۂ حدید میں باجماع اسکان مروی ہے۔ یہاں ابو ربیعہ فتح اور ابن الحباب اسکان روایت کرتے ہیں۔ ہمارا طریقہ امام ابن مجاہد و ابو ربیعہ سے ہے۔ لہٰذا دونوں کے لئے یہاں فتح اور حدید میں اسکان ماخوذ ہے۔ اسی طرح ہم نے پڑھا ہے اور اسی طرح پڑھتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ کو غیر حفصؒ (مبتدا مان کر) تا کے رفع سے وَالْخَامِسَةُ اور حفصؒ (اَرْبَعَ پر عطف کر کے) نصب سے پڑھتے ہیں اور اس سے قبل وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ میں تا کے رفع پر اجماع ہے

اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ میں مدنیؒ اَنْ کو نون ساکنہ مخفّفہ سے اور غَضِبَ کو ضاد کے کسرہ اور باء موحدہ کے فتح سے (ماضی) اور (باعتبار فاعلیت) اسم جلالہ کی ھا کے رفع سے اَنْ غَضِبَ اللّٰهُ اور باقی نون مشددہ، ضاد کے فتح اور با کے نصب سے اور ھا کے کسرہ سے (باضافت) پڑھتے ہیں (الممال) جَلْدَةٍ اور مُشْرِكَةً میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع

لَا تَحْسَبُوْهُ اور وَتَحْسَبُوْنَهٗ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ سین کے کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ خَيْرٌ۔ كِبْرَهٗ۔ خَيْرًا اور وَالْاٰخِرَةِ ہر دو میں ترقیق۔ الْاِثْمِ۔ اور الْاٰيٰتِ اور وَالْاٰخِرَةِ میں نقل و سکتہ وغیرہ ظاہر ہیں۔ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ہر دو میں بصریؒ۔ ہشامؒ خلادؒ اور کسائیؒ ادغام.. کرتے ہیں۔ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ۔ لَمْ يَاْتُوْا اور مُؤْمِنِيْنَ میں ابدال بیّن ہے (ک) بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ۔ شُهَدَآءِ میں وقفاً ابدال کی وجوہ ثلثہ صحیح ہیں روم جائز نہیں لہٰذا تسہیل نہیں ہو سکتی (ک) عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ۔ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں اور بزیؒ وصلاً تا کو مشدد پڑھتے ہیں۔ ان کے لئے تاء مشددہ سے قبل ذال ساکنہ کا نطق واجب ہے، تاکہ خلط نہ ہو۔ (ک) وَتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا۔ وَهُوَ میں سکون ھا

Marfat.com

جلی ہے (ک) نَتَکَلَّمَ بِھٰذَا ۔ رَءُوفٌ میں بصریؒ ۔ ابوبکرؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ
بحذف مدہ رَءُفٌ اور باقی ہمزہ کے بعد واو ساکنہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں ۔
مدبدل جلی ہے (الممال) جَآءُوْ ہر دو میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ ۔ تَوَلّٰی میں حمزہؒ
وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل ۔ الدُّنْیَا ہر دو میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
اور بصریؒ تقلیل اور وَالْاٰخِرَةِ میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں ۔ ع ۸ ع ۲

خُطُوٰتِ ہر دو میں مدنیؒ ۔ بزیؒ ۔ بصریؒ ۔ ابوبکرؒ اور حمزہؒ طا کے اسکان
سے خُطْوٰتِ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں ۔ یَاْمُرُ ۔ وَلَایَاْتَلِ ۔ یُّؤْتُوْا
اور الْمُؤْمِنٰتِ میں ابدال ۔ یَشَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی ۔ یَغْفِرَ ۔ وَالْاٰخِرَةِ
اور مَغْفِرَةٌ میں ترقیق بیّن ہے ۔

الْمُحْصَنٰتِ کو کسائیؒ صاد کے کسرہ سے الْمُحْصِنٰتِ اور
باقی فتح سے پڑھتے ہیں ۔ وَالْاٰخِرَةِ میں نقل و سکتہ وغیرہ جلی ہیں ۔

یَوْمَ تَشْھَدُ کو حمزہؒ وکسائیؒ یاء تذکیر سے یَشْھَدُ اور باقی تاء
تانیث سے پڑھتے ہیں ۔ عَلَیْھِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ اور یُوَفِّیْھِمُ
اللّٰہُ کی قرآت ثلثہ ظاہر ہیں (ک) اَنَّ اللّٰہَ ھُوَ ۔ (الممال) الْقُرْبٰی اور
الدُّنْیَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور وَالْاٰخِرَةِ میں
کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں (تنبیہ) مَازَکٰی واوی مفتوح الاول ہونے کی وجہ سے
امالہ سے بلا خلاف مستثنٰی ہے ۔ ع ۹ ع ۳

بُیُوْتًا ہر دو ۔ اور بُیُوْتِکُمْ میں قالونؒ ۔ مکیؒ ۔ شامیؒ ۔ ابوبکرؒ ۔ حمزہؒ
اور کسائیؒ باء موحدہ کے کسرہ سے اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں ۔ غَیْرَ ہر دو ۔

خَيْرٌ ۔ خَيْرٌ ۔ خَيْرًا اور اِكْرَاهِهِنَّ میں ترقیق ۔ تَسْتَاْنِسُوْا ۔
يُؤْذَنَ ۔ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۔ لِلْمُؤْمِنٰتِ ۔ اور الْمُؤْمِنُوْنَ میں ابدال
جلی ہے ۔ تَذَكَّرُوْنَ میں حرمی ۔ بصری ۔ شامی اور ابوبکر ذال کی تشدید سے
تَذَّكَّرُوْنَ اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں (ک) يُؤْذَنَ لَكُمْ ۔ قِيْلَ میں
ہشام وکسائی اشمام بالضم کرتے ہیں (ک) قِيْلَ لَكُمْ اور يَعْلَمُ مَا
جُيُوْبِهِنَّ کو مکی ۔ ابن ذکوان ۔ حمزہ اور کسائی جیم کے کسرہ سے
جِيُوْبِهِنَّ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں ہمارے طرق سے ابوبکر کے لئے
صرف ضمہ ماخوذ ہے ۔

غَيْرِ اُولِي کو شامی و ابوبکر را کے نصب سے غَيْرَ اور باقی خفض سے
پڑھتے ہیں ۔ النِّسَآءِ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں (ک) لِيُعْلَمَ مَا
اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ کو شامی ھاء کنایہ[1] کے ضمہ سے اَيُّهُ الْمُؤْمِنُوْنَ
اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں ۔ رسم باجماع الف کے بغیر ہے ۔ وَاِمَآئِكُمْ میں وقفاً
حمزہ ہمزہ اولی (متوسطہ بزائدہ) کی تحقیق و تسہیل پر ہمزہ ثانیہ (متوسطہ) کی مد و قصر
کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ۔ ابدال جائز نہیں ۔ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ کی قرآت ثلثہ ..
ظاہر ہیں (ک) لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا ۔ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ میں قالون و بزی ہمزہ
اولی کی تسہیل سے بمد و قصر ۔ بصری اس کے حذف سے بقصر و مد ۔ ورش و قنبل ہمزہ
ثانیہ کی تسہیل سے نیز یاء ساکنہ سے ابدال کر کے بمد لازم اور نیز ورش بوجہ ثالث
یاء مکسورہ سے ابدال کر کے پڑھتے ہیں (تنبیہ) ورش کے لئے چونکہ نقل کی وجہ سے
اِنْ کا نون تلفظ میں ساکن باقی نہیں رہتا ۔ لہٰذا یاء ساکنہ سے ابدال کی حالت میں (جلد ا صفحہ ۱۸۵)

[1] اَيُّهَ کی ھا کو ھاء کنایہ فرمانا محل تامل ہے ۔ ۱۲ ط

Marfat.com

مدو قصر جائز ہیں ۔ مد بدل صحیح نہیں ۔

مُبَيِّنٰتٍ کو حرمیؒ ۔ بصریؒ اور ابوبکرؒ یاء تحتانیہ کے فتح سے ......
مُبَيَّنٰتٍ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں (الممال) اَنۡ کی ہر دو ۔ الاَیَامٰی اور
اٰتٰکُمۡ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل ۔ اَبۡصَارِهِمۡ ...... اور
اَبۡصَارِهِنَّ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل ۔ الدُّنۡيَا میں حمزہؒ و کسائیؒ
امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل ۔ اور اِكۡرَاهِهِنَّ میں ابن ذکوانؒ بخلاف
امالہ کرتے ہیں ۔ ع ۱۰ ع ۴

دُرِّيٌّ کو بصریؒ و کسائیؒ دال کے کسرہ را کے بعد یاء ساکنہ مخففہ اور
اس کے بعد ہمزہ مرفوعہ کے اثبات سے بمد واجب دِرِّيْءٌ ۔ ابوبکرؒ و حمزہؒ
بھی اسی طرح مگر دال کے ضمہ سے دُرِّيْءٌ اور باقی دال کے ضمہ اور را کے بعد یاء
مشددہ مرفوعہ سے ہمزہ و مد کے بغیر پڑھتے ہیں ۔

يُوقَدُ کو مکیؒ و بصریؒ تاء فوقانیہ اور واو ۔ اور دال تینوں کے فتح اور قاف

لہ اَلزُّجَاجَةُ سے نَارٌ تک ترتیب قراءت نمبر ۱ قالونؒ کے لئے دُرِّيٌّ دال کے ضمہ اور یاء مشددہ سے ، يُوقَدُ یاء تحتانیہ مضمومہ داو ساکنہ ۔ قاف مخففہ اور دال کے رفع سے اور دو الفی مد پڑھو نمبر ۲ ورشؒ نمبر ۳ شامیؒ نمبر ۴ حفصؒ کو مد سے نمبر ۵ اور مکیؒ کو تَوَقَّدَ تا ۔ واو ۔ دال کے فتح اور قاف مشددہ سے لوٹاؤ نمبر ۶ بصریؒ کے لئے دِرِّيْءٌ دال کے کسرہ ۔ یاء ساکنہ اور ہمزہ سے اور تَوَقَّدَ تا واو دال کے فتح اور قاف مشددہ سے پڑھ کر نمبر ۷ کسائیؒ کو تُوقَدُ بتاء تانیث واو کے سکون قاف مخففہ اور دال کے رفع سے لوٹاؤ نمبر ۸ ابوبکرؒ کو اسی طرح مگر دُرِّيْءٌ دال کے ضمہ سے پڑھ کر نمبر ۹ خلادؒ عہ کو مد سے نمبر ۱۰ اور خلفؒ کو ادغام کامل سے لوٹاؤ ۔ ان میں سے ہر وجہ پر نَارٌ میں وجوہ سبعہ وقفی صحیح ہیں ۔ اور اگر وَلَا غَرۡبِيَّةٍ پر وقف کیا جائے جو کافی ہے تو قالونؒ کے ساتھ ورشؒ ۔ شامیؒ اور حفصؒ اور ابوبکرؒ کے ساتھ خلادؒ مندرج ہو جائیں گے یعنی کل چھ وجوہ ہوں گی ۔ واللہ اعلم ۔ ۱۲ ۔ [عہ بلکہ نمبر ۹ خلفؒ کو مد سے نمبر ۱۰ پھر خلادؒ کو ادغام ناقص سے لوٹاؤ فَتَأَمَّلۡ ۔ ۱۲ ط]

Marfat.com

مشددہ سے **تَوَقَّدَ** (ماضی) ابوبکرؒ حمزہؒ اور کسائیؒ تاء تانیث مضمومہ۔ واو ساکنہ
قاف مخففہ اور دال کے رفع سے **تُوْقَدُ** (مضارع مؤنث) اور باقی بھی اسیطرح
مگر یاء تحتانیہ سے (مضارع مذکر) پڑھتے ہیں۔ دونوں کلمات کے اختلاف کا نتیجہ
پانچ قراءتیں ہیں ۱ مکیؒ پہلے کلمہ کو دال کے ضمہ اور یاء مشددہ سے اور دوسرے کو چاروں
حروف کے فتح اور قاف مشددہ سے **دُرِّيٌّ تَوَقَّدَ** ۲ بصریؒ پہلے کلمہ کو دال
کے کسرہ اور یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ سے اور دوسرے کو مکیؒ کے مانند **دِرِّيْءٌ تَوَقَّدَ**
۳ ابوبکرؒ و حمزہؒ پہلے کلمہ کو دال کے ضمہ اور یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ سے اور دوسرے
کو تا کے ضمہ۔ واو کے اسکان۔ قاف کی تخفیف اور دال کے رفع سے **دُرِّيْءٌ
تُوْقَدُ** ۴ کسائیؒ بھی اسی طرح مگر پہلے کلمہ کو بصریؒ کے مانند دال کے کسرہ سے
دِرِّيْءٌ تُوْقَدُ ۵ مدنیؒ۔ شامیؒ اور حفصؒ پہلے کلمہ کو مکیؒ کے مانند اور دوسرے
کو ابوبکرؒ وغیرہ کی طرح مگر یاء تذکیر سے **دُرِّيٌّ يُوْقَدُ** پڑھتے ہیں۔
وَالْاَرْضِ۔ وَالْاٰصَالِ۔ اور وَالْاَبْصَارُ میں نقل و سکتہ جلی ہیں (ک)
يَكَادُ زَيْتُهَا۔ يَشَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں (ک) الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ
شَيْءٍ اور شَيْـًٔا میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب بیّن ہے۔ بُيُوْتٍ کو
قالونؒ۔ مکیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ باء موحدہ کے کسرہ سے اور باقی ضمہ
سے پڑھتے ہیں۔

يُسَبِّحُ کو شامیؒ و ابوبکرؒ باء موحدہ کے فتح سے **يُسَبَّحُ** (مجہول)
اور باقی کسرہ سے (معروف) پڑھتے ہیں (ک) وَالْاٰصَالِ رِجَالٌ ......
الصَّلٰوةِ میں تغلیظ جلی ہے (ک) وَالْاَبْصَارُ لِيَجْزِيَهُمُ۔ يَحْسَبُهُ

Marfat.com

کو حرمی۔ بصری اور کسائی سین کے کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ مَآءً میں وقفاً حمزہ مدو قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ابدال وحذف صحیح نہیں۔

سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ میں بزی پہلے کلمہ کو باء موحدہ کے ضمہ سے تنوین کے بغیر اور دوسرے کو تاء فوقانیہ کے خفض سے سَحَابُ ظُلُمٰتٍ (باضافت) قنبل پہلے کلمہ کو باء موحدہ کے رفع مع تنوین سے اور دوسرے کو تاء..... فوقانیہ کے خفض سے سَحَابٌ ظُلُمٰتٍ (پہلے ظُلُمٰتٍ سے بدل قرار دیکر) اور باقی دونوں کو تنوینِ رفع سے پڑھتے ہیں (الممال) کَمِشْکٰوۃٍ میں کسائی کے دوری۔ زُجَاجَۃٍ میں کسائی وقفاً۔ لِلنَّاسِ میں دوری.. جَآءَہٗ میں ابن ذکوان وحمزہ۔ فَوْقِہٖ اور یَّغْشٰہُ میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل اور یَرٰىہَا میں بصری وحمزہ وکسائی امالہ اور ورش تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۵ ۱۱

وَالطَّیْرُ۔ اور لَعِبْرَۃً میں ترقیق۔ صَلَاتَہٗ میں تغلیظ..

وَالْاَرْضِ۔ بِالْاَبْصَارِ اور الْاَبْصَارِ میں نقل وسکتہ جلی ہیں۔.......

یُؤَلِّفُ میں ورش واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ وَیُنَزِّلُ میں مکی و بصری نون کے سکون اور زاء مخففہ سے وَیُنْزِلُ اور باقی نون کے فتح اور زاء مشددہ سے پڑھتے ہیں (ک) فَیُصِیْبُ بِہٖ۔ یَّشَآءُ ہر دو اور مَآءٍ کی وجوہ خمسۂ وقفی بیّن ہیں (ک) یَکَادُ سَنَا اور یَذْہَبُ بِالْاَبْصَارِ اور خَلَقَ کُلَّ

خَلَقَ کُلَّ دَآبَّۃٍ میں حمزہ وکسائی پہلے کلمہ کو خا کے بعد اثبات

الف لام کے کسرہ اور قاف کے رفع سے (اسم فاعل) اور دوسرے کو لام کے خفض سے
خَلِقُ کُلِّ (باضافت) اور باقی پہلے کو لام و قاف کے فتح سے الف کے بغیر
(ماضی) اور دوسرے کو (بر بناء مفعولیت) لام کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ یَشَآءُ
اِنَّ اور یَّشَآءُ اِلٰی میں حرمیؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور
تسہیل کا لیا کرتے ہیں۔ شَیْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے
مُّبَیِّنٰتٍ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور ابو بکرؒ یاء تحتانیہ کے فتح سے مُّبَیَّنٰتٍ
اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ صِرَاطٍ کو قنبلؒ سین سے۔ خلفؒ اشمام بالزاکر کے
اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں (ک) مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ۔ بِالْمُؤْمِنِیْنَ
اور یَاْتُوْٓا میں ابدال ظاہر ہے۔ (ک) لِیَحْکُمَ بَیْنَهُمْ۔ اَمِ ارْتَابُوْٓا
میں تفخیم پر اجماع ہے۔ عَلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ (الممال)..
فَتَرَی (الْوَدْقَ) میں وصلاً سوسیؒ بخلاف اور وقفاً بصریؒ و حمزہؒ و کسائیؒ
امالہ ورشؒ تقلیل۔ بِالْاَبْصَارِ۔ اور الْاَبْصَارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ
ورشؒ تقلیل اور یَتَوَلّٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں
(تنبیہ) سَنَا واوی ہے اسمیں امالہ نہیں ہو سکتا۔ ع

ع ۶ ۱۲

الْمُؤْمِنِیْنَ میں ابدال جلی ہے (ک) لِیَحْکُمَ بَیْنَهُمْ۔ وَاَطَعْنَا
میں حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔
وَیَتَّقْهِ میں غیر حفصؒ قاف کے کسرہ سے اور حفصؒ قاف کے سکون سے۔ خلادؒ
بخلاف اور بصریؒ و ابو بکرؒ ھا کے اسکان سے وَیَتَّقْهْ۔ ہشامؒ بخلاف اور
قالونؒ و حفصؒ ھا کے کسرہ سے وَیَتَّقْهِ (مگر حفصؒ بسکون قاف) اور باقی صلہ سے

Marfat.com

وَيَتَّقِهِ پڑھتے ہیں یہی خلادؒ وہشامؒ کی دوسری وجہ ہے[۱]۔ الْفَائِزُونَ
میں وقفاً مدّ وقصر کے ساتھ حمزہؒ بَیْن بَیْن تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال جائز نہیں۔
خَبِيْرٌ میں ترقیق ظاہر ہے۔ فَإِنْ تَوَلَّوْا میں بزیؒ وصلاً تا کو مشدد پڑھتے
ہیں اور اس سے قبل نون ساکن علیٰ حالہٖ ملفوظ رہتا ہے۔
كَمَا اسْتَخْلَفَ کو ابوبکرؒ تا کے ضمہ اور لام کے کسرہ سے كَمَا
اسْتُخْلِفَ (مجہول) اور باقی دونوں کے فتح سے (معروف) پڑھتے ہیں
اور بحالت ابتداء ابوبکرؒ ہمزہ مضمومہ سے اور باقی ہمزہ مکسورہ سے ابتدا کرتے ہیں۔
وَلَيُبْدِلَنَّهُمْ کو مکیؒ اور ابوبکرؒ باء موحدہ کے اسکان اور دال
مخففہ سے وَلَيُبْدِلَنَّهُمْ اور باقی با کے فتح اور دال مشددہ سے پڑھتے ہیں
شَيْئًا میں طول و توسط اور وقفاً حمزہؒ کے لئے نقل وادغام جلی ہیں۔ (تنبیہ)
بَعْدَ ذٰلِكَ میں مفتوحہ بعد از ساکن ہونے کی بنا پر ادغام ممنوع ہے۔ الصَّلٰوةَ
میں تغلیظ ظاہر ہے (ک) الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ
لَا تَحْسَبَنَّ کو شامیؒ اور حمزہؒ یاء غیب سے لَا يَحْسَبَنَّ اور
باقی تاء خطاب سے۔ حرمیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ حسب قاعدہ سین کے کسرہ سے
اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ نتیجہ تین قراءتیں ہیں۔ [۱ عاصمؒ تاء خطاب مع
فتحہ سین سے لَا تَحْسَبَنَّ ۲ حرمیؒ۔ بصریؒ وکسائیؒ تاء خطاب مع کسرہ سین

---

[۱] نتیجہ اختلافات چھ قراءتیں ہیں ۱ قالونؒ عدم صلہ سے وَيَتَّقِهِ ۲ ورشؒ۔ مکیؒ۔ ابن ذکوانؒ
خلفؒ اور کسائیؒ صلہ سے وَيَتَّقِهِ ۳ بصریؒ وابوبکرؒ سکون سے وَيَتَّقِهْ ۴ ہشامؒ عدم صلہ
اور صلہ دو وجوہ سے (مگر صلہ خلاف طریق) ۵ حفصؒ سکون قاف مع عدم صلہ سے وَيَتَّقْهِ
۶ خلادؒ سکون اور صلہ دو وجوہ سے (مگر صلہ خلاف طریق) پڑھتے ہیں۔ ۱۲ ط

سے لَا تَحْسَبَنَّ ۳ شامیؒ و حمزہؒ باءِ غیب مع فتحۂ سین سے لَا یَحْسَبَنَّ ط
فِي الْاَرْضِ میں نقل و سکتہ جلی ہیں۔ وَمَاْوٰىهُمْ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں
وَلَبِئْسَ میں ابدال ظاہر ہے (الممال) مَعْرُوْفَةٌ میں کسائیؒ وقفاً۔ ارْتَضٰى
اور وَمَاْوٰىهُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں (تنبیہ)
وَيَخْشَ چونکہ مجزوم پر معطوف اور محذوف اللام ہے لہٰذا اس کا امالہ کسی حال
میں جائز نہیں۔ ع ۱۲
لِيَسْتَاْذِنْكُمُ۔ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا۔ اسْتَاْذَنَ اور تَاْكُلُوْا
ہر دو میں ابدال جلی ہے (ک) الْحُلُمَ مِنْكُمْ۔ صَلٰوةِ ہر دو میں تغلیظ۔
الظَّهِيْرَةِ۔ غَيْرَ اور خَيْرٌ میں ترقیق بیّن ہے (ک) وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ
الْعِشَآءِ کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں۔
ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ کو ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ (پہلے ثَلٰثَ سے بدل
یا مفعول قرار دے کر) ثا کے نصب سے ثَلٰثَ اور باقی (خبر قرار دے کر) رفع سے
پڑھتے ہیں۔ اور ثَلٰثَ مَرّٰتٍ میں (ظرف کی بنا پر) نصب پر اجماع ہے۔
(تنبیہ) قراءت رفع پر چونکہ یہ مبتدا محذوف کی خبر ہے لہٰذا اس سے قبل وقف
جائز ہے۔ اور قراءت نصب پر اگر اسکو ثَلٰثَ مَرّٰتٍ سے بدل قرار دیں تو
اس سے ماقبل پر وقف سائغ نہیں [1] اور اگر فعل مقدر کا مفعول مانیں (ای اتقوا

[1] کیونکہ بدل مبدل منہ سے لفظی تعلق رکھتا ہے اور اس کے بغیر کلام پورا نہیں ہوتا۔ اور اگر یہ کہا..
جائے کہ قرآن پاک میں متعدد جگہ مبدل منہ پر بدل کے بغیر وقف جائز ہے جیسے فاتحہ میں الْمُسْتَقِيْمَ
پر اور شوریٰ میں اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ پر اور علق میں بِالنَّاصِيَةِ پر پھر کیا وجہ ہے کہ..
یہاں وقف سائغ نہیں۔ تو جواب یہ ہے کہ وہ سب رءوس آیات ہیں اُن پر وقف حسن ہو سکتا ہے اور یہ
باجماع راس آیت نہیں۔ ۱۲

واحذروا ثلاث عورات ۔ ط) تو وقف ہو سکتا ہے ۔ علیھم
میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ اور الاٰیٰت میں نقل و سکتہ ظاہر ہیں ۔ (ک) ......
لایرجون نکاحا ۔ بیوتکم ۔ بیوت آٹھوں کلمات اور بیوتا
میں قالونؒ ۔ مکیؒ ۔ شامیؒ ۔ ابوبکرؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ باء موحدہ کے کسرہ سے اور باقی ضمہ سے
پڑھتے ہیں ۔ او اشتاتا میں نقل اور بخلاف سکتہ بیّن ہیں ۔
بیوت امھتکم میں وصلاً حمزہؒ ہمزہ اور میم دونوں کے کسرہ سے
بیوت امھتکم ۔ کسائیؒ ہمزہ کے کسرہ اور میم کے فتح سے بیوت
امھتکم اور باقی ہمزہ کے ضمہ اور میم کے فتح سے پڑھتے ہیں اور بصورت
ابتدا اسی پر اجماع ہے (الممال) بزینۃ اور طیبۃ میں کسائیؒ وقفاً اور ....
ع ۸ ۱۴ الاعمٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ۔ ع
المؤمنون ۔ یستاذنوہ ۔ یستاذنونک ۔ یؤمنون
استاذنوک اور فاذن میں ابدال بیّن ہے ۔ (ک) لبعض شانھم
(قرآن میں اس کے سوا ضاد کا ادغام نہیں ہے) شانھم اور شئت میں سوسیؒ
ابدال ۔ واستغفر لھم میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں عذاب
الیم میں نقل اور بخلاف سکتہ والارض میں نقل و سکتہ جلی ہیں (ک) یعلم ما
ع ۹ ۱۵ شیء میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب بیّن ہے ۔ ع
اس سورۃ میں ادغام کبیر اکتیس ۳۱ (مثلین کے ۱۴ ۔ متقاربین کے ۱۷) ۔ اور
صغیر چار ۴ ہیں ۔
(المرسوم) ویذرؤا میں ہمزہ متطرفہ بعد از فتح بصورت واو اور

Marfat.com

اور اس کے بعد الف زائدہ۔ کہ مشکوۃٍ میں الف بصورت واو۔ ما زکی میں الف مبدلہ از واو بشکل یا مرسوم تھا۔

سُورۂ فُرقان جمہور کے نزدیک مکیہ ہے۔ بعض مدنیہ کہتے ہیں۔ مگر جو مکی کہتے ہیں وہ آیات نمبر ۶۸ تا نمبر ۷۰ کو مدنی اور جو مدنی کہتے ہیں وہ اول سے آیت نمبر ۴۰ تک مکی بتلاتے ہیں۔ اور اس کی آیتیں باجماع "ستتر" ہیں۔

وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ سے تَقْدِيرًا تک وجوہ صحیحہ ایک سو چھ ۱۰۶ ہیں مبسملین چوبیس ۲۴۔ دوری مع شامی و خلاد آٹھ ۸۔ سوسی آٹھ ۸۔ ورش چونسٹھ ۶۴ (بسم اللہ پر ۴۸۔ ترک پر ۱۶) خلف و خلاد ایک ایک

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

(ک) لِلْعٰلَمِينَ نَذِيرًا۔ نَذِيرًا ہر دو۔ تَقْدِيرًا اَسَاطِيرُ اور السِّرَّ میں ترقیق جلی ہے (ک) وَخَلَقَ كُلَّ۔ شَيْءٍ اور شَيْئًا میں طول و توسط اور حمزہ کا مذہب۔ قَوْمٌ اٰخَرُونَ میں نقل و بخلاف

---

۱ نمبر ۱-۹ قالون کے لئے عَلِيمٌ کے طول۔ توسط اور قصر بالسکون پر الرَّحِيمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور ان میں سے ہر وجہ پر تَقْدِيرًا میں قصر نمبر ۱-۱۸ عَلِيمٌ کے اشمام کی وجوہ ثلثہ پر اسی طرح نو وجوہ نمبر ۱۹-۲۳ عَلِيمٌ کے روم پر الرَّحِيمِ میں پانچوں وجوہ نمبر ۲۴ اور وصل کل پڑھو۔ مکی۔ عاصم اور کسائی مندرج ہو گئے۔ دوری کے لئے عَلِيمٌ کی آٹھوں وجوہ پڑھو۔ شامی ہر وجہ میں اور وصل میں خلاد کی ایک وجہ مندرج ہو گئی۔ سوسی کو ہر وجہ میں ادغام کبیر سے لوٹاؤ۔ ورش کے لئے شَيْءٍ کے توسط اور طول پر بسم اللہ کے ساتھ قالون کی طرح ۲۴-۲۴-اور ترک پر دوری کے مانند ۸-۸- وجوہ پڑھ کر خلف کو شَيْءٍ وغیرہ کے سکتہ اور تنوین کے ادغام کامل سے پڑھو اور خلاد کو ادغام ناقص سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اہل ضرب الکرآن سے نَذِيرًا تک چار سو دس وجوہ پڑھتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

سکتہ وغیرہ بیّن ہیں۔ فَقَدْ جَآءُوْ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ مد بدل جلی ہے۔ فَهِيَ میں سکون ھا ظاہر ہے۔ وَاَصِيْلًا میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ وَالْاَرْضِ۔ اور فِي الْاَسْوَاقِ میں نقل وسکتہ اور يَاْكُلُ ہر دو میں ابدال جلی ہے۔

جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا کو حمزہؒ وکسائیؒ نون جمع متکلم سے **نَّاْكُلُ** اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ مَسْحُوْرًا اِنْظُرْ کو وصلاً حرمیؒ۔ ہشامؒ اور کسائیؒ نون تنوین کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور ابتدا باجماع ہمزہ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے (الممال) افْتَرٰىهُ میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ جَآءُوْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ تُمْلٰى اور يُلْقٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

(ک) جَعَلَ لَكَ۔ خَيْرًا۔ سَعِيْرًا۔ وَّزَفِيْرًا۔ كَثِيْرًا۔ خَيْرٌ۔ وَّمَصِيْرًا۔ كَبِيْرًا۔ اَتَصْبِرُوْنَ اور بَصِيْرًا میں ترقیق جلی ہے۔

وَيَجْعَلْ لَّكَ کو مکیؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ (بر بناء استیناف) لام کے رفع سے **وَيَجْعَلُ لَّكَ** اور باقی (جواب شرط پر معطوف ہونے کی بنا پر) جزم سے پڑھتے ہیں۔ رفع پڑھنے والوں کے لئے ماقبل پر وقف کافی ہے باقی ائمہ کے لئے وقف سائغ نہیں۔ (اور وہ وصلاً ادغام کرتے ہیں)

(ک) لَكَ قُصُوْرًا۔ اور كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ اور بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا

ضَيِّقًا کو مکیؒ یاء ساکنہ مخففہ سے **ضَيْقًا** اور باقی یاء مشددہ

ع ۱۶

مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔ مَسْئُوْلًا میں وقفاً حمزہؒ نقل کرتے ہیں۔ مد بدل جائز نہیں۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ کو غیر مکیؒ و حفصؒ نون عظمت سے۔۔۔ نَحْشُرُهُمْ اور مکیؒ و حفصؒ یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں۔

فَيَقُوْلُ کو شامیؒ نون عظمت سے فَنَقُوْلُ اور باقی یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ ۱ مکیؒ اور حفصؒ دونوں کو یاءِ غیب سے ۲ شامیؒ دونوں کو نون متکلم سے ۳ اور باقی پہلے کلمہ کو نون اور دوسرے کو یا سے پڑھتے ہیں۔۔۔۔

ءَاَنْتُمْ میں ہشامؒ بخلاف اور قالونؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال سے۔ ورشؒ و مکیؒ تسہیل سے۔ نیز ورشؒ اس کے ابدال سے بمد لازم اور ہشامؒ بوجہ ثانی تحقیق کے ساتھ ادخال سے پڑھتے ہیں۔ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ میں حرمیؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا یاءِ مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔

فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ کو غیر حفصؒ یاءِ غیب سے يَسْتَطِيْعُوْنَ اور حفصؒ تاءِ خطاب سے پڑھتے ہیں۔ غیب سے پڑھنے والوں کے لئے ماقبل پر وقف اکفیٰ ہے۔ لَيَاْكُلُوْنَ میں ابدال اور فِى الْاَسْوَاقِ میں نقل و سکتہ جلی ہیں (الممال)، شَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ اور فِتْنَةً میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع

كَبِيْرًا۔ حِجْرًا میں بخلاف۔ خَيْرٌ۔ عَسِيْرًا۔ وَنَصِيْرًا۔ اور تَفْسِيْرًا میں ترقیق جلی ہے (ر ک) فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً

تَشَقَّقُ کو حرمیؒ و شامیؒ شین کی تشدید سے تَشَّقَّقُ اور باقی

تخفیف سے پڑھتے ہیں۔
وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ میں مکی فعل کو نونین یعنی نون عظمت مضمومہ کے بعد نون ساکنہ زیادہ کر کے زاء مخففہ مکسورہ اور لام کے رفع سے (مضارع متکلم معروف از اَنْزَلَ) اور اسم کو تا کے نصب سے یعنی وَنُنْزِلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اور باقی فعل کو ایک نون مضمومہ۔ زاء مشددہ مکسورہ اور لام کے فتح سے (ماضی مجہول از نَزَّلَ) اور اسم کو تا کے رفع سے پڑھتے ہیں۔ مصحف مکہ میں دو اور باقی مصاحف میں ایک نون مرسوم تھا۔ (ک) الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيلًا۔ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ کی یا کو بصری مفتوح پڑھتے ہیں۔ ساکن پڑھنے والوں کے لئے وصلاً یا ساقط ہو جاتی ہے۔
اِتَّخَذْتُّ میں غیر مکی و حفص اور اِذْ جَآءَنِي میں بصری و ہشام ادغام کرتے ہیں۔ جَآءَنِي میں وقفاً حمزہ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال و حذف جائز نہیں۔ قَوْمِي اتَّخَذُوْا کی یا کو مدنی۔ بزی اور بصری مفتوح پڑھتے ہیں۔ اہل اسکان کے لئے وصلاً یا ساقط ہو جاتی ہے۔ الْقُرْءَانَ اور الْقُرْءَانُ میں مکی نقل کرتے ہیں۔ نَبِيٍّ میں مدنی ہمزہ سے اور باقی یاء مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ فُؤَادَكَ میں ابدال نہیں ہو سکتا ہے البتہ مد بدل ہوتا ہے۔ وَلَا يَأْتُوْنَكَ میں ابدال بیّن ہے جِئْنٰكَ میں سوسی ابدال کرتے ہیں (الممال) نَرٰى اور لَا بُشْرٰى میں بصری و حمزہ و کسائی امالہ ورش تقلیل۔ الْكٰفِرِيْنَ میں بصری و دوری امالہ ورش تقلیل۔ يٰوَيْلَتٰى میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف اور دوری تقلیل جَآءَنِي میں ابن ذکوان و حمزہ وَكَفٰى میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل اور وَاحِدَةً میں کسائی وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع ۳ ع ۱

Marfat.com

(ک) اَخَاهُ هٰرُوْنَ۔ وَزِیْرًا۔ تَدْمِیْرًا۔ کَثِیْرًا۔ تَتْبِیْرًا اور اُمْطِرَتْ میں ترقیق جلی ہے۔ بِاٰیٰتِنَا میں وقفاً حمزہؒ یاءِ مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں۔ عَذَابًا اَلِیْمًا میں نقل اور بخلاف سکتہ بیّن ہیں۔

وَثَمُوْدَا کو غیر حفصؒ وحمزہؒ تنوین سے وَثَمُوْدًا وَّاَصْحٰبَ اور حفصؒ وحمزہؒ تنوین کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم بالف ہے مگر عدم تنوین والوں کے لئے وقف دال ساکنہ پر ہوگا۔ (ک) ذٰلِكَ كَثِيْرًا۔ الْاَمْثَالَ میں نقل و سکتہ۔ السَّوْءِ میں طول و توسط اور وقفاً نقل و ادغام جلی ہیں۔ السَّوْءِ اَفَلَمْ میں وصلاً حرمیؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا یاءِ مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں (ک) لَا یَرْجُوْنَ نُشُوْرًا۔ هُزُوًا کو غیر حفصؒ وحمزہؒ زاءِ مضمومہ اور ہمزہ سے هُزُؤًا حفصؒ ابدال بواو کرکے اور حمزہؒ وصلاً زاءِ ساکنہ اور ہمزہ سے هُزْؤًا اور وقفاً نقل و ابدال کرکے هُزًا۔ اور هُزُوًا پڑھتے ہیں۔ اَرَاَيْتَ کو مدنیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے۔ نیز ورشؒ اس کے ابدال سے بمد لازم۔ اور کسائیؒ اس کو ساقط کرکے اَرَيْتَ پڑھتے ہیں۔ (ک) اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ (تنبیہ) اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ میں تاءِ خطاب ہونے کی بنا پر ادغام ممنوع ہے۔ تَحْسَبُ میں حرمیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ سین کے کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں (الممال) مُوْسَى (الْكِتٰبَ) وقفاً میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ لِلنَّاسِ میں دوریؒ۔ اٰيَةً میں کسائیؒ وقفاً اور هَوٰىهُ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۴
۲

(ک) رَبِّكَ كَيْفَ۔ يَسِيْرًا۔ كَثِيْرًا۔ نَذِيْرًا۔ كَبِيْرًا۔ وَحِجْرًا

ہیں بخلاف۔ وَصِھْرًا ہیں بخلاف۔ قَدِیْرًا۔ الْکَافِرُ۔ ظَھِیْرًا۔ مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا۔ اور خَبِیْرًا ہر دو ہیں ترقیق اور وَھُوَ ہر چہار ہیں سکون ھا ظاہر ہے (ک) جَعَلَ لَکُمُ اور الَّیْلَ لِبَاسًا

اَرْسَلَ الرِّیٰحَ کو مکی یاء ساکنہ سے الف کے بغیر الرِّیْحَ (بافراد) اور باقی یاء مفتوحہ کے بعد الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ بعض مصاحف ہیں بالف اور بعض ہیں بحذف مرسوم تھا۔ علامہ دانیؒ نے اسکو بلا خلاف باثبات الف لکھا ہے جو تسامح ہے۔

بُشْرًا کو حرمیؒ و بصریؒ نون و شین مضمومتین سے نُشُرًا۔ شامیؒ نون مضمومہ اور شین ساکنہ سے نُشْرًا۔ حمزہؒ و کسائیؒ نون مفتوحہ اور شین ساکنہ سے نَشْرًا اور عاصمؒ باء موحدہ مضمومہ اور شین کے اسکان سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) یہاں مَیْتًا کی تخفیف پر قراء سبعہ کا اتفاق ہے۔ وَلَقَدْ صَرَّفْنٰہُ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

لِیَذَّکَّرُوْا کو حمزہؒ و کسائیؒ ذال ساکنہ مخففہ اور کاف مضمومہ مخففہ سے لِیَذْکُرُوْا اور باقی دونوں کی تشدید و فتح سے پڑھتے ہیں۔ شِئْنَا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ مِلْحٌ اُجَاجٌ ہیں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں۔ (ک) رَبُّکَ قَدِیْرًا۔ شَآءَ اَنْ ہیں قالونؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزہ اولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد۔ ورشؒ و قنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور نیز ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔ فَسْئَلْ کو مکیؒ و کسائیؒ نقل کر کے فَسَلْ اور باقی۔۔ سین کے بعد ہمزہ مفتوحہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ قِیْلَ ہیں ہشامؒ و کسائیؒ

اشمام بالضمہ کرتے ہیں (ک) قِیۡلَ لَھُمُ
لِمَا تَاْمُرُنَا کو حمزہؒ وکسائیؒ یاءِ غیب سے لِمَا یَاْمُرُنَا اور باقی
تاءِ خطاب سے پڑھتے ہیں۔ تَاْمُرُنَا میں ابدال جلی ہے۔ (الممال) شَآءَ ہر دو میں
ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ فَاَبٰی۔ وَکَفٰی اور اسۡتَوٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
تقلیل۔ النَّاسِ میں دوریؒ۔ الۡکٰفِرِیۡنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ
تقلیل۔ اور وَزَادَھُمۡ میں ابن ذکوانؒ بخلاف اور حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع
سِرَاجًا کو حمزہؒ وکسائیؒ سین اور را دونوں کے ضمہ سے الف کے بغیر
سُرُجًا (جمع) اور باقی سین کے کسرہ را کے فتح اور اس کے بعد الف کے اثبات
سے (بافراد) پڑھتے ہیں۔ بعض مصاحف میں بحذف اور بعض میں بالف مرسوم تھا۔ سِرَاجًا
مُّنِیۡرًا۔ وَلَمۡ یُقۡتِرُوۡا۔ کِرَامًا۔ ذُکِّرُوۡا۔ اور لَمۡ یَخِرُّوۡا میں ترقیق
اور وَھُوَ میں سکون ھا جلی ہے۔
اَنۡ یَذَّکَّرَ کو حمزہؒ ذال ساکنہ مخففہ اور کاف مخففہ مضمومہ سے اَنۡ
یَذۡکُرَ اور باقی دونوں کی تشدید اور فتح سے پڑھتے ہیں (تنبیہ) یہاں
کسائی اہل تشدید کے ساتھ ہیں۔
وَلَمۡ یَقۡتُرُوۡا کو مدنیؒ اور شامیؒ یا کے ضمہ اور تا کے کسرہ سے وَلَمۡ یُقۡتِرُوۡا
مکیؒ اور بصریؒ یا کے فتح اور تا کے کسرہ سے وَلَمۡ یَقۡتِرُوۡا اور کوفیؒ یا کے فتح اور تا
کے ضمہ سے پڑھتے ہیں (ک) ذٰلِکَ قَوَامًا۔ وَمَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِکَ میں۔
ابوالحارثؒ ادغام کرتے ہیں۔
یُضٰعَفۡ کو مکیؒ اور شامیؒ باسقاط الف عین کی تشدید سے اور باقی

ع ۵ ۳

Marfat.com

الف کے اثبات اور تخفیف سے۔ شامیؒ و ابوبکرؒ فا کے رفع سے اور باقی جزم سے
پڑھتے ہیں۔ نتیجہ چار قراءتیں ہیں۔ ۱ مکیؒ بحذف الف۔ عین مشددہ اور فا کے
جزم سے یُضَعَّفْ ۲ شامیؒ بھی اسی طرح مگر فا کے رفع سے یُضَعَّفُ
۳ ابوبکرؒ ضاد کے بعد اثبات الف عین مخففہ اور فا کے رفع سے یُضَاعَفُ
۴ اور باقی بھی اسی طرح مگر فا کے جزم سے پڑھتے ہیں۔

وَیَخْلُدْ کو شامیؒ و ابوبکرؒ دال کے رفع سے وَیَخْلُدُ اور باقی
جزم سے پڑھتے ہیں۔ فِیْهٖ مُهَانًا کے صلہ میں مکیؒ کے ساتھ حفصؒ بھی شریک
ہیں۔

وَذُرِّیّٰتِنَا کو بصریؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ الف کے بغیر
وَذُرِّیَّتِنَا (بافراد) اور باقی یا کے بعد الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔
وَیُلَقَّوْنَ کو ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یا کے فتح لام کے اسکان اور
قاف کی تخفیف سے وَیَلْقَوْنَ (معروف از لقی) اور باقی یا کے ضم لام
کے فتح اور قاف کی تشدید سے (مجہول از مزید) پڑھتے ہیں۔ دُعَآؤُکُمْ
میں وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ابدال صحیح نہیں۔ ع ع ۶ ۴

اس سورۃ میں یا آت اضافت اختلافی دو ہیں ۱ یٰلَیْتَنِیْ اتَّخَذْتُ
میں بصریؒ ۲ اور قَوْمِیَ اتَّخَذُوْا میں مدنیؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے
ہیں۔ ادغام کبیر اٹھارہ ۱۸ (مثلین کے ۱۳ متقاربین کے ۵) اور صغیر پانچ ۵ ہیں۔
(المرسوم) یَعْبَؤُا میں ہمزہ متطرفہ مضمومہ بعد از فتح بصورت واو اور اس
کے بعد الف زائدہ اور وَذُرِّیّٰتِنَا بغیر الف جمع کے مرسوم تھا۔

Marfat.com

سورۂ شعرآء

مکیہ ہے مگر حضرت ابن عباسؓ وغیرہ آخر کی چار[4] آیتوں ۲۲۴ تا ۲۲۷ کو مدنیہ بتلاتے ہیں اور اس کی آیتیں مکی۔ مدنی اخیر اور بصری دو سو چھبیس ۲۲۶۔ مدنی اول۔ شامی اور کوفی دو سو ستائیس ۲۲۷ ہیں[1]۔ چار جگہ اختلاف ہے۔ ۱ طٰسٓمٓ پر کوفی ۲ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پر غیر کوفی۔ ۳ اَیْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ پر غیر بصری ۴ اور وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ پر غیر مکی و مدنی اخیر آیت ہے۔

فَقَدْ كَذَّبْتُمْ سے الْمُبِيْنِ تک وجوہ صحیحہ ایک سو اٹھارہ ۱۱۸ ہیں[2]۔ قالونؒ مع ورشؒ و مکیؒ و حفصؒ چھتیس ۳۶۔ ابو بکرؒ و کسائیؒ اٹھارہ ۱۸۔ ورشؒ مع بصریؒ و شامیؒ ساٹھ ۶۰ (بسم اللہ پر ۳۶۔ ترک پر ۲۴) اور حمزہؒ چار ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

طٰسٓمّٓ میں حمزہؒ ملفوظی نون کے اظہار سے طٰسٓ مّٓ اور

---

[1] دو سو چوبیس ۲۲۴ جگہ اتفاق ہے اور ان اختلافی مقامات میں سے۔ مکی۔ مدنی آخر۔ اور بصری دو۔ دو۔ اور باقی تین۔ تین جگہ آیت مانتے ہیں ۱۲

[2] ۱۔۶ قالونؒ کے لئے صلہ کے ساتھ لِمَنْ اَمَا کے قطع پر الرَّحِيْمِ میں طول۔ توسط اور قصر اور انمیں سے ہر ایک پر الْمُبِيْنِ میں وہ ہی وجہ اور روم ۷۔۱۸ الرَّحِيْمِ کے روم وصل اور وصل کل پر الْمُبِيْنِ میں وجوہ اربعہ پڑھو۔ مکیؒ مندرج ہو گئے۔ پھر بے صلہ کے ساتھ بھی اٹھارہ وجوہ پڑھو۔ ورشؒ مد بدل کے قصر پر اور حفصؒ مندرج ہو گئے۔ ہر وجہ میں ورشؒ کے لئے مد بدل کا توسط و طول پڑھو۔ اور ابو بکرؒ کو طا کے امالہ سے لوٹاؤ کسائیؒ مندرج ہو گئے۔ ورشؒ کے لئے ترک پر سکتہ اور وصل میں مد بدل کی وجوہ ثلثہ اور انمیں سے ہر ایک پر الْمُبِيْنِ میں وجوہ اربعہ پڑھو۔ مد بدل کے قصر میں بصریؒ و شامیؒ مندرج ہو گئے۔ حمزہؒ کو وصل میں طا کے امالہ اور نون کے اظہار سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب یہاں ۱۴۸ وجوہ پڑھتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

باقی ادغام سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) المبین لعلک میں سکون ماقبل کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے۔ مؤمنین ہر دو۔ یاتیھم اور فسیاتیھم میں ابدال جلی ہے۔ ان نشا ابدال سے مستثنیٰ ہے۔ ننزل کو مکیؒ و بصریؒ نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے ننزل اور باقی نون کے فتح اور زاء مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ علیھم میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضم واضح ہے۔ من السماء ایۃ میں حرمیؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا یاءِ مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ مد بدل جلی ہے۔ فظلت میں تغلیظ ظاہر ہے۔ یستھزءون میں وقفاً حمزہؒ تسہیل کا لواو وابدال بیاء مضمومہ اور زا کو ضمہ دے کر ہمزہ کو حذف اور لایۃ میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ مد بدل دونوں میں جلی ہے۔ لھو میں سکون ھا ظاہر ہے۔ (الممال) طسم میں ابوبکرؒ حمزہؒ اور کسائیؒ اور لایۃ میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع

ان ائت۔ فاتیا۔ اور فات میں ابدال جلی ہے (ک) قال رب انی اخاف کی یا کو حرمیؒ و بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں (تنبیہ) یہاں کلا پر وقف تام اور اس کے مابعد سے ابتدا احسن ہے۔ (ک) رسول رب اسرآءیل ہر دو میں وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ابدال جائز نہیں۔ ولبثت میں بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں (تنبیہ) نعمۃ تمنھا میں بوجہ تنوین ادغام ممنوع ہے (ک) قال رب ہر دو۔ اور قال لمن اور قال ربکم۔ الاولین میں نقل و سکتہ ظاہر ہیں۔ (ک) قال لئن۔ اتخذت میں غیر مکیؒ و حفصؒ ادغام۔ اور۔۔۔۔۔۔ ع ۵

Marfat.com

جِئۡتُكَ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ بِشَيۡءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے (الممال)، نَادٰى اور فَاَلۡقٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ مُوۡسٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اور الۡكٰفِرِيۡنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۲ ۶

(ک) قَالَ لِلۡمَلَاِ۔ لَسٰحِرٌ۔ لَكَبِيۡرُكُمۡ۔ لَاضَيۡرَ اور يَّغۡفِرَ میں ترقیق۔ تَاۡمُرُوۡنَ۔ يَاۡتُوۡكَ۔ يَاۡفِكُوۡنَ اور الۡمُؤۡمِنِيۡنَ میں ابدال ظاہر ہے۔ وقفاً حمزہؒ بھی شریک ہیں۔

اَرۡجِهۡ کو مکیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ جیم کے بعد ہمزہ ساکنہ کے اثبات سے اور باقی ہمزہ کے بغیر پڑھتے ہیں اور ہا کے اسکان۔ اختلاس حرکت اور صلہ کی بنا پر اسمیں چھ قراءتیں ہیں تین ہمزہ کے بغیر ۱ قالونؒ کسرۂ محض سے اَرۡجِهِ ۲ ورشؒ وکسائیؒ کسرہ کے صلہ سے اَرۡجِهٖ ۳ عاصمؒ وحمزہؒ اسکان سے اور تین اثبات ہمزہ سے ۴ بصریؒ ضمۂ محض سے اَرۡجِئۡهُ ۵ مکیؒ وہشامؒ ضمہ کے صلہ سے اَرۡجِئۡهُوۡ ۶ ابن ذکوانؒ کسرۂ محض سے اَرۡجِئۡهِ پڑھتے ہیں

(تنبیہ) یہاں سَحَّارٍ کے بالتشدید پڑھنے پر قراءِ عشرہ کا اجماع ہے۔ وَقِيۡلَ میں ہشامؒ وکسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں (ک) وَقِيۡلَ لِلنَّاسِ اَئِنَّ لَنَا میں قالونؒ وبصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال سے۔ ورشؒ ومکیؒ تسہیل سے۔ اور ہشامؒ تحقیق کے ساتھ بلا خلاف ادخال سے پڑھتے ہیں (یہ اُن سات مقامات میں سے چوتھا موقع ہے جہاں ہشامؒ کے لئے ہمارے طرق سے صرف ادخال مروی ہے)۔ ہمزہ ثانیہ بصورت یا مرسوم ہے۔

Marfat.com

نَعَمْ کو کسائی عین کے کسرہ سے نَعِمْ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں (ک)، قَالَ لَهُمْ

تَلْقَفُ کو غیر حفصؒ لام کے فتح اور قاف مشددہ سے تَلَقَّفُ حفصؒ لام کے اسکان اور قاف مخففہ سے۔ اور بزیؒ ماقبل سے وصل کی حالت میں تاء مشددہ سے فَاِذَاهِيَ تَّلَقَّفُ پڑھتے ہیں۔ (ک) السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ

قَالَ اٰمَنْتُمْ کو غیر حفصؒ استفہام یعنی ہمزتین سے ءَاٰمَنْتُمْ اور حفصؒ خبر یعنی ایک ہمزہ سے پڑھتے ہیں اور غیر کوفیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں یہاں ادخال و ابدال کسی کے لئے جائز نہیں۔ البتہ مد بدل صحیح ہے (ک) اٰذَنَ لَكُمْ اور اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا (الممال جلد اص ۱۷۱) سَحَّارٍ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل لِلنَّاسِ میں دوریؒ۔ جَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ مُوْسٰى ہر سہ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ فَاُلْقِيَ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور خَطٰيٰنَا میں کسائیؒ یا کا امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۳

اَنْ اَسْرِ کو حرمیؒ ہمزہ وصلیہ سے (جو درج کلام میں ساقط ہو جائیگا) پھر اجتماع ساکنین کی بنا پر نون کو کسرہ دے کر اَنِ اسْرِ اور باقی نون.. ساکنہ کے بعد ہمزہ قطعیہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ بِعِبَادِيَ اِنَّكُمْ کی یا کو مدنیؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔

حٰذِرُوْنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور ہشامؒ بحذف الف حَذِرُوْنَ اور باقی حا کے بعد الف کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ بعض مصاحف میں بالف اور بعض

ہیں بحذف مرسوم تھا۔ حذرون میں ترقیق جلی ہے۔
وَعُیُوْنٍ کو مکی۔ ابن ذکوانؒ۔ ابوبکرؒ حمزہؒ اور کسائیؒ عین کے کسرہ سے
وَعِیُوْنٍ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ اِسْرَآءِیْلَ میں وقفاً حمزہؒ مدو
قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ابدال جائز نہیں۔ (تنبیہ) ۱ اگر تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ
میں سے تَرَآءَ پر اختباراً وقف کریں تو حمزہؒ مدو قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ اور
کوئی وجہ صحیح نہیں اور ہشامؒ صرف تحقیق کرتے ہیں کیونکہ ہمزہ لفظاً متوسط ہے ۲ یہاں
کَلَّآ پر وقف تام اور مابعد سے ابتدا احسن ہے۔ کَلَّآ سے ابتدا کو اہل ادا منع کرتے
ہیں۔ مَعِیَ کی یا کو حفصؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ فِرْقٍ میں تمام ائمہ کے لیے حرف استعلا
کی وجہ سے تفخیم اور کسرۂ جانبین کی بنا پر ترقیق دونوں صحیح ہیں۔ قیاس تفخیم کا مؤید ہے۔
الْاٰخَرِیْنَ ہر دو میں نقل وسکتہ جلی ہیں۔ لَاٰیَۃً میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے
ہیں۔ مُؤْمِنِیْنَ میں ابدال اور لَھُوَ میں سکون ھا ظاہر ہے۔ (الممال) مُوْسٰی
ہر چہار میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ میں
وصلاً حمزہؒ را کا اور وقفاً حمزہؒ را اور ہمزۂ مسہلہ دونوں کا۔ کسائیؒ وقفاً ہمزۂ محققہ کا
امالہ۔ ورشؒ بخلاف تقلیل را اور لَاٰیَۃً میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع
۴ ع ۸
عَلَیْھِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ نَبَاَ اِبْرٰھِیْمَ میں حرمیؒ
وبصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں (ک) قَالَ لِاَبِیْہِ۔ (تنبیہ) فَنَظَلُّ
لَھَا میں رفع کی وجہ سے تغلیظ اور تشدید کی بنا پر ادغام ممنوع ہے۔ اِذْ تَدْعُوْنَ
میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ اَفَرَءَیْتُمْ میں مدنیؒ ہمزہ ثانیہ
کی تسہیل سے نیز ورشؒ اس کے ابدال سے بمد لازم۔ اور کسائیؒ اس کو ساقط کرکے

Marfat.com

پڑھتے ہیں۔ الاقدمون اور الاخرین میں نقل و سکتہ وغیرہ جلی ہیں۔ عدو لی
الا اور لابی انہ کی یا کو مدنی و بصری مفتوح پڑھتے ہیں۔ فھو ہر دو اور
لھو میں سکون ھا۔ یغفر اور ینتصرون میں ترقیق ظاہر ہے (ک) ان
یغفرلی۔ اور ورثۃ جنۃ۔ واغفر لابی میں دوری بخلاف اور سوسی
ادغام اور وقیل میں ہشام و کسائی اشمام بالضمہ کرتے ہیں (ک) وقیل لھم
اور من دون اللہ ھل۔ المؤمنین اور مؤمنین میں ابدال بین ہے
لایۃ میں وقفا حمزہ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ (الممال) اتی (اللہ) وقفا میں حمزہ ع ۵
و کسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل اور لایۃ میں کسائی وقفا امالہ کرتے ہیں ع ۹

(ک) قال لھم۔ واطیعون ہر دو میں اور لایۃ میں وقفا حمزہ بخلاف
تسہیل کرتے ہیں۔ من اجر میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں۔ اجری الا کی یا کو
مدنی۔ بصری۔ شامی اور حفص مفتوح پڑھتے ہیں۔ (ک) انؤمن لک۔ انؤمن
المؤمنین ہر دو اور مؤمنین میں ابدال اور الارذلون میں نقل و سکتہ
ظاہر ہیں۔ انا الا کے نون کو قالون بخلاف اثبات الف سے اور باقی وصلاً الف
کے بغیر پڑھتے ہیں۔ یہی قالون کی دوسری وجہ ہے۔ نذیر میں ترقیق جلی ہے (ک)
قال رب۔ معی من کی یا کو ورش و حفص مفتوح پڑھتے ہیں۔ لھو میں ع ۶
سکون ھا جلی ہے (الممال) لایۃ میں کسائی وقفا امالہ کرتے ہیں ع ۱۰

(ک) قال لھم۔ واطیعون ہر دو اور فاھلکنھم اور لایۃ
میں وقفا حمزہ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ من اجر میں نقل اور بخلاف سکتہ بین
ہیں۔ اجری الا کی یا کو مدنی۔ بصری۔ شامی اور حفص مفتوح پڑھتے ہیں وعیون

Marfat.com

کو مکی۔ ابن ذکوان۔ ابو بکر۔ حمزہ اور کسائی عین کے کسرہ سے وَعِيُوْنٍ اور باقی ضمہ سے اور اِنِّیۤ اَخَافُ کی یا کو حرمی و بصری مفتوح پڑھتے ہیں۔

اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِیْنَ کو مکی۔ بصری اور کسائی خا کے فتح اور لام کے سکون سے خَلْقُ اور باقی دونوں کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ اَلْاَوَّلِیْنَ میں نقل و سکتہ۔ مُؤْمِنِیْنَ میں ابدال اور لَهُوَ میں سکون ھا جلی ہے۔ (الممال) جَبَّارِیْنَ میں کسائی کے دوری امالہ ورش بخلاف تقلیل اور لَاٰيَةً میں کسائی

ع ۱۱ ۶ وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ میں بصری۔ شامی۔ حمزہ اور کسائی ادغام کرتے ہیں (ک) قَالَ لَهُمْ۔ وَاَطِيْعُوْنِ ہر دو اور لَاٰيَةً میں وقفاً حمزہ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ مِنْ اَجْرٍ میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں۔ اَجْرِیَ اِلَّا کی یا کو مدنی بصری۔ شامی اور حفص مفتوح پڑھتے ہیں۔ وَعُيُوْنٍ کو مکی۔ ابن ذکوان۔ ابو بکر۔ حمزہ اور کسائی عین کے کسرہ سے وَعِيُوْنٍ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔۔

بُيُوْتًا کو قالون۔ مکی۔ شامی۔ ابو بکر۔ حمزہ اور کسائی با کے کسرہ سے اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

فٰرِهِيْنَ کو حرمی و بصری الف کے بغیر فَرِهِيْنَ اور باقی فا کے بعد اثبات الف سے پڑھتے ہیں۔ بعض مصاحف میں بحذف اور بعض میں باثبات مرسوم تھا۔ فَاْتِ۔ فَيَاْخُذَكُمْ اور مُؤْمِنِيْنَ میں ابدال اور لَهُوَ میں

ع ۱۲ ۸ سکون ھا ظاہر ہے۔ (الممال) لَاٰيَةً میں کسائی وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع

(ک) قَالَ لَهُمْ۔ وَاَطِيْعُوْنِ ہر دو اور لَاٰيَةً میں وقفاً حمزہ بخلاف

Marfat.com

تسہیل کرتے ہیں۔ مِنْ اَجْرٍ اور مِنْ اَزْوَاجِكُمْ میں نقل اور بخلاف سکتہ
جلی ہیں۔ اَجْرِيَ اِلَّا کی یا کو مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور حفصؒ مفتوح پڑھتے ہیں
اَتَاْتُوْنَ اور مُؤْمِنِيْنَ میں ابدال۔ الْاٰخَرِيْنَ میں نقل وسکتہ عَلَيْهِمْ
میں حمزہ کے لئے ھا کا ضمہ اور لَهُوَ میں سکون ھا جلی ہے۔ (الممال) لَاٰيَةً میں ع ۹ ۱۴
کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع

اَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ کو حرمیؒ اور شامیؒ لام کے فتح پھر یاء ساکنہ
اور تاء تانیث کے فتح سے الف وصل اور ہمزہ کے بغیر لَيْكَةَ (غیر منصرف)
اور باقی ہمزہ وصل پھر لام تعریف (ساکنہ) پھر ہمزہ قطعیہ مفتوحہ اس کے بعد یاء ساکنہ
اور تا کے خفض سے پڑھتے ہیں۔ باجماع مصاحف الف وصل اور لام کے بعد ہمزہ مرسوم
نہیں۔ (تنبیہ) دونوں ہم معنی الفاظ ہیں۔ زمخشری وغیرہ بعض نحاۃ اپنی..
عادت کے مطابق قراءت اول کا انکار کرتے ہیں جو انکی خیرہ چشمی ہے۔ کیونکہ یہ قراءت
متواترہ صحیحہ ائمہ حرمین وشام کا مذہب اور کبار صحابہ کرامؓ سے منقول ہے۔

(ک) قَالَ لَهُمْ۔ وَاَطِيْعُوْنِ اور لَاٰيَةً میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل
کرتے ہیں۔ مِنْ اَجْرٍ میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں۔ اَجْرِيَ اِلَّا کی یا کو مدنیؒ،
بصریؒ۔ شامیؒ اور حفصؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔

بِالْقِسْطَاسِ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ قاف کے ضمہ
سے بِالْقُسْطَاسِ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) خَلَقَكُمْ۔
الْاَوَّلِيْنَ میں نقل وسکتہ جلی ہیں۔

كِسَفًا کو غیر حفصؒ سین کے سکون سے كِسْفًا اور حفصؒ فتح سے پڑھتے

Marfat.com

ہیں۔ مِنَ السَّمَآءِ اِنْ میں قالونؒ وبزیؒ ہمزۂ اُولیٰ کی تسہیل سے بمد وقصر، بصریؒ
اس کو ساقط کر کے بقصر ومد۔ ورشؒ وقنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل اور اس کے ابدال
سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔ (ک)، قَالَ رَبِّيْٓ۔ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ کی یا کو حرمیؒ وبصریؒ
مفتوح پڑھتے ہیں (ک)، اَعْلَمُ بِمَا۔ مُّؤْمِنِيْنَ میں ابدال اور لَهْوٌ میں
ع ۱۰ ۱۴ سکون ھا ظاہر ہے (الممال) الظُّلَّةِ اور لَاٰيَةً میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں ع

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ میں شامیؒ، ابوبکرؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ
فعل کو زاء مشددہ سے (متعدی) اور اسماء مابعد کو بربناء مفعولیت حا و نون کے
نصب سے یعنی نَزَّلَ بِهِ الرُّوْحَ الْاَمِيْنَ اور باقی فعل کو زاء مُخَفَّفہ سے
(لازمی) اور اسماء مابعد کو بربناء فاعلیت حا و نون کے رفع سے پڑھتے ہیں (ک)،
لَتَنْزِيْلُ رَبِّ اور الْعٰلَمِيْنَ نَزَلَ۔ الْاَوَّلِيْنَ اور الْاَلِيْمَ میں نقل
وسکتہ جلی ہیں۔

اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً میں شامیؒ فعل کو تاء تانیث سے اور اسم
کو تا کے رفع سے اَوَلَمْ تَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةٌ اور باقی فعل کو یاء تذکیر سے اور
اسم کو تا کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ اِسْرَآءِيْلَ میں وقفاً حمزہؒ مد وقصر کے ساتھ تسہیل
کرتے ہیں۔ ابدال جائز نہیں۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ مُؤْمِنِيْنَ۔
لَا يُؤْمِنُوْنَ۔ فَيَاْتِيَهُمْ اور الْمُؤْمِنِيْنَ میں ابدال جلی ہے۔ هَلْ نَحْنُ
میں کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ اَفَرَءَيْتَ میں مدنیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے نیز ورشؒ
اس کے ابدال سے بمد لازم اور کسائیؒ اس کو ساقط کر کے پڑھتے ہیں۔ مُنْذِرُوْنَ
عَشِيْرَتَكَ اور كَثِيْرًا میں ترقیق ظاہر ہے۔

Marfat.com

وَتَوَكَّلْ کو مدنیؒ اور شامیؒ واو کے بجائے فا سے فَتَوَكَّلْ اور باقی
واو سے پڑھتے ہیں مصاحف مدینہ وشام میں فا اور باقی مصاحف میں واو مرسوم تھا(ک)
اِنَّهٗ هُوَ ۔ مَنْ تَنَزَّلُ اور الشَّيٰطِيْنُ تَنَزَّلُ میں بزیؒ وصلاً دونوں کو
تاء مشددہ سے پڑھتے ہیں ۔ تنبیہ اول : پہلے کلمہ میں تا سے قبل نون ساکنہ کے نطق
کا خیال رکھا جائے ۔ دوم : چونکہ یہاں تَنَزَّلُ دونوں جگہ مفتوح الاول ہے اس
لئے فتح اور تشدید پر اجماع ہے ۔ اختلاف مضموم الاول میں ہوتا ہے ۔
يَتَّبِعُهُمُ کو مدنیؒ تاء فوقانیہ مخففہ ساکنہ اور باء موحدہ مفتوحہ سے
يَتْبَعُهُمُ اور باقی تاء مشددہ مفتوحہ اور با کے کسرہ سے پڑھتے ہیں ظَلَمُوْا
میں تغلیظ جلی ہے (الممال) جَآءَهُمْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ ۔ اَغْنٰى میں حمزہؒ
وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل ۔ ذِكْرٰى اور يٰٓاَيُّهَا میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ
امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ ع ع ۱۱ ۱۵

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی تیرہ ہیں نمبر ۱-۲ اِنِّيْٓ اَخَافُ ہر
دو، نمبر ۳ اور رَبِّيْٓ اَعْلَمُ میں حرمیؒ وبصریؒ نمبر ۴ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ میں مدنیؒ
نمبر ۵ مَعِيَ رَبِّيْ میں حفصؒ نمبر ۶ لِيْٓ اِلَّا نمبر ۷ اور لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ میں مدنیؒ وبصریؒ نمبر ۸-۱۲
اَجْرِيَ اِلَّا میں پانچوں جگہ مدنیؒ ۔ بصریؒ ۔ شامیؒ اور حفصؒ نمبر ۱۳ مَعِيَ مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ میں ورشؒ وحفصؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں ۔ ادغام کبیر اکتیس ۳۱ (مثلین
کے ۱۵ ، متقاربین کے ۱۶) اور صغیر سات ہیں ۔

(المرسوم) اَنْۢبٰٓؤُا ۲ کا ہمزہ اکثر مصاحف میں اور عُلَمٰٓؤُا ۲ کا ہمزہ مصاحف
عراق میں بصورت واو اور اس کے بعد الف زائدہ مرسوم تھا ۔

Marfat.com

سُورۂ نمل باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں کوفی ترانوے ۹۳۔ بصری و شامی چورانوے ۹۴ اور حجازی پچانوے ۹۵ ہیں۔ دو جگہ اختلاف ہے۔ ۱ وَاُولُوا بَاْسٍ شَدِيْدٍ پر حجازی ۲ اور مِنْ قَوَارِيْرَ پر غیر کوفی آیت ہے (تنبیہ) طٰسٓ پر کسی نے آیت نہیں گنی۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا سے مُبِيْنٍ تک وجوہ صحیحہ دو سو چھیاسٹھ ۲۶۶ ہیں قالونؒ چوالیس ۴۴ [1]۔ مکی بائیس ۲۲۔ بصریؒ و دوریؒ اور شامیؒ دس ۱۰۔ دس۔ کسائی۔ ابوبکر اور حفصؒ بائیس ۲۲۔ بائیس ۲۲ خلفؒ و خلادؒ چار چار ۴۔ ورشؒ چھیانوے ۹۶ (بسم اللہ پر ۶۶۔ ترک پر ۳۰)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

طٰسٓ تِلْكَ میں وصلاً تمام ائمہ نون ملفوظی کا اخفا۔ الْقُرْاٰنِ اور الْقُرْاٰنَ میں مکی نقل کرتے ہیں۔ لِلْمُؤْمِنِيْنَ۔ وَيُؤْتُوْنَ۔ اور لَا يُؤْمِنُوْنَ میں ابدال۔ الصَّلٰوةَ۔ اور ظَلَمُوْا میں تغلیظ۔ بِالْاٰخِرَةِ

[1] ۱۸-۱ قالونؒ کے لئے منفصل کے قصر کے ساتھ يَنْقَلِبُوْنَ کا طول۔ توسط اور قصر اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ الرَّحِيْمِ میں وہی وجہ اور روم و وصل اور ان میں سے ہر ایک پر مُبِيْنٍ میں وہی وجہ اور روم اور ۱۹-۲۲ وصل کل پر مُبِيْنٍ کی وجوہ اربعہ پڑھو اور ہر وجہ میں مکیؒ کو نقل سے لوٹاؤ۔ ۱-۶ بصریؒ کے لئے سکتہ پر يَنْقَلِبُوْنَ کی ہر وجہ کے ساتھ مُبِيْنٍ میں وہی وجہ اور روم اور ۷-۱۰ وصل پر وجوہ اربعہ پڑھ کر قالونؒ کے لئے منفصل کے مد کے ساتھ وہی بائیس ۲۲ اور دوریؒ کے لئے دس وجوہ پڑھو۔ شامیؒ کو مد سے دوریؒ کے مانند پڑھ کر کسائی کو بسم اللہ کے ساتھ قالونؒ کے مانند طا کے امالہ سے پھر ابوبکرؒ کو مد سے بامالہ پڑھ کر حفصؒ کو ہر وجہ میں فتح سے لوٹاؤ۔ خلفؒ کو ادغام کامل۔ وصل اور امالہ سے پڑھو اور خلادؒ کو ادغام ناقص و امالہ سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے تغلیظ لام کے ساتھ بسم اللہ پر قالونؒ کی طرح اور ترک پر دوریؒ کے مانند مگر ہر وجہ میں مد بدل کی وجوہ ثلثہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۴۴، وجوہ کہتے ہیں - ۱۲

Marfat.com

ہر دو فِي الْاٰخِرَةِ ۔ مُدْبِرًا ۔ مُبْصِرَةً ۔ اور سِحْرٌ میں ترقیق ظاہر ہے
(ک) بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا ۔ الْاَخْسَرُوْنَ میں نقل وسکتہ جلی ہیں ۔ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ
کی یا کو حرمیؒ وبصریؒ مفتوحؒ پڑھتے ہیں ۔

بِشِهَابٍ قَبَسٍ کو غیر کوفیؒ تنوین کے بغیر بِشِهَابِ
قَبَسٍ (باضافت) اور کوفیؒ تنوین سے پڑھتے ہیں ۔ (الممال) طٰسٓ
میں ابوبکرؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ۔ هُدًى وقفاً ۔ لَتُلَقَّى (الْقُرْءَانَ) وقفاً اور
وَلّٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل ۔ وَبُشْرٰى میں بصریؒ وحمزہؒ
وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل ۔ مُوسٰى اور يٰمُوسٰى ہر دو میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ
ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل ۔ جَآءَهَا اور جَآءَتْهُمْ میں ابن ذکوانؒ و
حمزہؒ ۔ فِي النَّارِ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل ۔ رَاٰهَا میں بصریؒ صرف
ہمزہ کا ۔ ابن ذکوانؒ بخلاف ۔ ابوبکرؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ را اور ہمزہ دونوں کا امالہ
اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ ع ع ۱ ۱۶

(تنبیہ) ہمارے بعض متاخرین شیوخ وَقَالَا الْحَمْدُ میں وصلاً الف
تثنیہ کی جانب نہایت خفیف ولطیف اشارہ کرتے تھے جس سے الف کامل تو
ظاہر نہیں ہوتا تھا مگر فتح اپنی مقدار سے کسی قدر بڑھ جاتا تھا ۔ درحقیقت یہ ایک
سماعی کیفیت ہے جو مشافہت پر موقوف اور مشق وریاضت پر منحصر ہے لیکن
بحالت وصل قیاس صحیح الف کا حذف ہے اور یہی تمام متقدمین کا مذہب ہے ۔
الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ لَيَاْتِيَنِّيْ اور وَاُوْتُوْنِيْ میں ابدال جلی ہے (ک) وَوَرِثَ
سُلَيْمٰنُ ۔ شَيْءٍ ہر دو میں طول وتوسط اور حمزہؒ کا مذہب اور وقفاً نقل

وادغام ۔ لَهُوَ میں سکون ھا۔ وَحُشِرَ ۔ الطَّیْرِ اور غَیْرِ میں ترقیق ظاہر ہے (ک) وَحُشِرَ لِسُلَیْمٰنَ ۔ وَادِ پر کسائیؒ یا سے وَادِیْ اور باقی دال ساکنہ پر وقف کرتے ہیں اور وصلاً یا کے حذف پر اجماع ہے ۔ (ک) وَقَالَ رَبِّ۔ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ میں ورشؒ و بزیؒ اور مَالِیَ لَآ میں مکیؒ ۔ ہشامؒ ۔ عاصمؒ اور کسائیؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ اَلْغَآئِبِیْنَ میں وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ۔ ابدال جائز نہیں۔

اَوْلَیَاْتِیَنِّیْ کو مکیؒ یاء اول کے بعد نون تاکید مشددہ مفتوحہ اور اس کے بعد نون وقایہ مکسورہ زیادہ کر کے **لَیَاْتِیَنَّنِیْ** ۔ اور باقی ایک نون مشددہ مکسورہ سے (نون تاکید کو یاء متکلم کی رعایت سے کسرہ دیکر) پڑھتے ہیں مصحف مکہ میں دو اور باقی مصاحف میں ایک نون مرسوم تھا۔

فَمَکَثَ کو غیر عاصمؒ کاف کے ضمہ سے **فَمَکُثَ** اور عاصمؒ فتح سے پڑھتے ہیں۔ وَجِئْتُكَ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔

مِنْ سَبَاٍ کو بزیؒ و بصریؒ ہمزہ کے فتح سے **مِنْ سَبَاَ** (غیر منصرف) قنبلؒ ہمزہ ساکنہ سے **مِنْ سَبَاْ** اور باقی تنوین خفض سے (منصرف) پڑھتے ہیں (ک) وَزَیَّنَ لَهُمُ

اَلَّا یَسْجُدُوْا کو کسائیؒ لام کی تخفیف سے **اَلَا یَسْجُدُوْا** اور باقی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ کسائیؒ کے لئے اس کے ماقبل یعنی لَا یَھْتَدُوْنَ پر وقف تام اور اَلَا سے ابتدا احسن ہے۔ اور باقی ائمہ کے لئے معنوی اعتبار سے اس پر وقف نہیں ہے۔ البتہ راس آیت ہونے کی وجہ سے وقف حسن ہو سکتا ہے۔ نیز کسائیؒ کے لئے اَلَا اور یَا اور اُسْجُدُوْا میں سے ہر

Marfat.com

ایک پر اختباری[1] وقف اور اُسْجُدُوْا سے بہمزۂ مضمومہ ابتدا کر سکتے ہیں۔
باقی حضرات کے نزدیک اَلَّا یَسْجُدُوْا ۔ اَلَّا تَعْلُوْا کے مانند ہے۔ انکے
لئے یَا پر وقف جائز نہیں اور اَنْ کا لَا سے جدا کرنا بھی نادرست ہے (ک)
وَیَعْلَمُ مَا
مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ غیر حفصؒ وکسائیؒ دونوں
کو یاءِ غیب سے مَا یُخْفُوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ اور حفصؒ وکسائیؒ
تاءِ خطاب سے پڑھتے ہیں۔
فَاَلْقِهْ کو ہشامؒ بخلاف اور قالونؒ کسرۂ محض سے فَاَلْقِهِ ورشؒ
مکیؒ ۔ ابن ذکوانؒ اور کسائیؒ اور ہشامؒ بوجہ ثانی اس کے صلہ سے فَاَلْقِهٖ اور
باقی سکون ھا سے پڑھتے ہیں۔ اِلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔
الْمَلَؤُا اِنِّیْ میں حرمیؒ وبصریؒ ہمزۂ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور تسہیل کا لیا
کرتے ہیں۔ اور اِنِّیْ کی یا کو مدنیؒ مفتوح پڑھتے ہیں (الممال) تَرْضٰهُ میں
حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ لَآ اَرٰی (الْهُدْهُدَ) میں وصلاً سوسیؒ
بخلاف اور وقفاً بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۲ ۱۷

---

[1] کسائیؒ کی قراءت پر اَلَا حرف تنبیہ واستفتاح۔ یَا حرفِ ندا۔ اُسْجُدُوْا فعل امر اور
اس سے قبل منادیٰ محذوف ہے۔ یعنی اصل میں اَلَا یَا هٰؤُلَاءِ اسْجُدُوْا تھا۔ اور بعض
علما کہتے ہیں کہ یا بھی حرف تنبیہ ہے جو اَلَا کی تاکید کے لئے لایا گیا ہے۔ علامہ بناءؒ نے اس
احتمال ثانی کو اختیار کیا ہے کیونکہ اس میں محذوف ماننا نہیں پڑتا۔ نتیجہ یہ ہے کہ ان
کی قراءت پر رسم میں ۲ الف (الفِ حرف ندا۔ اور اُسْجُدُوْا کا ہمزۂ وصل) محذوف
ہیں۔ علامہ دانیؒ کہتے ہیں "جس طرح سورۂ طٰہٰ میں یَبْنَؤُمَّ میں ۲ الف محذوف ہیں"
اور باقی حضرات کی قراءت پر اَنْ ناصبہ لام نافیہ میں مدغم اور یَسْجُدُوْا فعل مضارع ہے ۱۲

الملؤا افتونی اور الملؤا ایکم میں حرمیؒ وبصریؒ ہمزہ ثانیہ کا
واو مفتوحہ سے اور بائس میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ تأمرین
فلناتینھم۔ یاتینی۔ اور یأتونی میں ابدال۔ الیھم ہر دو میں
حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ فنظرۃ۔ خیر۔ صٰغرون۔ مستقرا
اور نکروا میں ترقیق جلی ہے۔
اتمدوننِ کو حمزہؒ نون اعرابی کا نون وقایہ میں ادغام کرکے بمد لازم
اور حالین میں اثبات یا سے اتمدّونّی۔ اور باقی نونین مخففتین اول
نون اعرابی مفتوحہ دوم نون وقایہ مکسورہ سے۔ اور ان میں سے مدنیؒ وبصریؒ وصلاً اور
مکیؒ حالین میں اثبات یا سے اتمدوننی اور دیگر حضرات [شامیؒ۔ عاصمؒ
کسائیؒ۔ ط] یا کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم بالنونین ہے۔ فما اٰتٰنِ یَ اللّٰہ کو
مدنیؒ۔ بصریؒ اور حفصؒ وصلاً بلا خلاف یاءِ مفتوحہ کے اثبات سے اور وقفاً قالونؒ
وبصریؒ اور حفصؒ تینوں بخلاف یاءِ ساکنہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ ان کے لئے
وقفاً دوسری وجہ حذف ہے۔ ورشؒ وقفاً بلا خلاف اور دیگر حضرات [مکیؒ۔ شامیؒ
ابوبکرؒ۔ حمزہؒ وکسائیؒ۔ ط] حالین میں حذف رکھتے ہیں۔ ہمزہ پر مد بدل جلی ہے۔
(تنبیہ)۔ وصلاً اثبات یا کرنے والے اسم جلالہ کے لام کی تغلیظ اور اہل حذف
ترقیق کرتے ہیں۔ (ک) لاقبل لھم۔ انا اٰتیک ہر دو کو مدنیؒ اثبات الف
سے اور باقی وصلاً بحذف الف پڑھتے ہیں۔ (ک) تقوم من۔ لقوی امین
اور ام اکفر میں نقل اور بخلاف سکتہ ظاہر ہیں۔ (ک) من فضل ربی۔
لیبلونی کی یا کو مدنیؒ مفتوح۔ ءاشکر کو ہشامؒ بخلاف اور قالونؒ و

Marfat.com

بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال سے۔ ورشؒ ومکیؒ تسہیل سے نیز ورشؒ اس کے ابدال سے بمد لازم اور ہشامؒ بوجہ ثانی تحقیق کے ساتھ ادخال سے پڑھتے ہیں۔ (ک)
یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ۔ قِیْلَ ہر دو میں ہشامؒ وکسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں۔ (ک)
عَرْشُكِ قَالَتْ اور كَاَنَّهٗ هُوَ۔ اور هُوَ وَاُوْتِیْنَا اور الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا اور قِیْلَ لَهَا

عَنْ سَاقَیْهَا کو قنبلؒ سین کے بعد الف کے بدلے ہمزہ ساکنہ سے سَأْقَیْهَا اور باقی الف سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) اس کے سوا اور ہر جگہ اس لفظ کے بالف پڑھنے پر اجماع ہے۔ ظَلَمْتُ میں تغلیظ بیّن ہے۔ (الممال)، اَذِلَّةً میں کسائیؒ وقفاً۔ جَآءَ اور جَآءَتْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ اٰتٰىنِ میں کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اٰتٰىكُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اٰتِیْكَ ہر دو میں خلادؒ بخلاف اور خلفؒ۔ رَاٰهُ میں بصریؒ صرف ہمزہ کا۔ ابن ذکوانؒ بخلاف۔ ابوبکرؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ را اور ہمزہ دونوں کا امالہ ورشؒ تقلیل اور كٰفِرِیْنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۳ ۱۸

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ کو حرمیؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ وصلاً نون کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں اور ابتدا باجماع ہمزہ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے..........
تَسْتَغْفِرُوْنَ۔ طٰٓئِرُكُمْ اور تُبْصِرُوْنَ میں ترقیق جلی ہے۔ (ک) مَعَكَ قَالَ اور فِی الْمَدِیْنَةِ تِسْعَةُ
لَنُبَیِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ میں حمزہؒ وکسائیؒ دونوں

افعال کو تاءِ خطاب اور لام کلمہ کے ضمہ سے (پہلے میں تا اور دوسرے میں لام۔ لام کلمہ ہے) لَتُبَیِّتُنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَتَقُوْلُنَّ اور باقی دونوں کو نون متکلم سے اور تاء و لام کے فتح سے پڑھتے ہیں۔

مَهْلِكَ کو غیر عاصمؒ میم کے ضمہ اور لام کے فتح سے مُهْلَكَ ابوبکرؒ دونوں کے فتح سے مَهْلَكَ اور حفصؒ میم کے فتح اور لام کے کسرہ سے پڑھتے ہیں۔

اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ کو غیر کوفیؒ (بر بناء استیناف) ہمزہ کے کسرہ سے اِنَّا اور کوفیؒ فتح سے پڑھتے ہیں۔ کسرہ پڑھنے والوں کے لئے ماقبل پر وقف تام ہے۔ بُیُوْتُهُمْ کو قالونؒ۔ مکیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ با کے کسرہ سے اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ ظَلَمُوْا میں تغلیظ بیّن ہے۔ (ک) قَالَ لِقَوْمِهٖ اَتَاْتُوْنَ اور لَتَاْتُوْنَ میں ابدال ظاہر ہے۔ اَئِنَّكُمْ کو قالونؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال سے ورشؒ و مکیؒ تسہیل سے اور ہشامؒ تحقیق کے ساتھ بخلاف ادخال سے پڑھتے ہیں۔ ہمزہ ثانیہ بصورت یا مرسوم ہے۔ النِّسَآءِ کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں۔ (ک) اٰلَ لُوْطٍ ۔ اِلَّا امْرَاَتَهٗ میں وقفاً حمزہؒ ہمزہ متوسطہ کی تسہیل کرتے ہیں۔

قَدَّرْنٰهَا کو ابوبکرؒ دال کی تخفیف سے قَدَرْنٰهَا۔ اور باقی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ عَلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے۔ (الممال) الْحَسَنَةِ میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع

آٰللّٰهُ کو تمام قراء بوجہ اول ہمزہ ثانیہ وصلیہ کا الف سے ابدال کر کے بمد لازم

ع ۴
۱۹

Marfat.com

اور بوجہ ثانی اس کی تسہیل سے ءَاللّٰہُ پڑھتے ہیں۔ ابدال اداءً مقدم ہے۔ ادخال کسی کے لئے درست نہیں۔ خَبْئَ اور فِی الْاٰخِرَۃِ میں ترقیق وغیرہ جلی ہیں۔

اَمَّا یُشْرِکُوْنَ کو حرمیؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ تاءِ خطاب سے تُشْرِکُوْنَ اور باقی یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں۔ اور اس کے بعد اسی رکوع میں عَمَّا یُشْرِکُوْنَ میں یاءِ غیب پر اجماع ہے۔

(ک) وَاَنْزَلَ لَکُمْ۔ مَآءً میں وقفاً حمزہؒ مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال وحذف جائز نہیں۔ ءَاِلٰهٌ میں پانچوں جگہ قالونؒ وبصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال۔ ورشؒ ومکیؒ تسہیل۔ اور ہشامؒ تحقیق کے ساتھ بخلاف ادخال کرتے ہیں۔ (ک) وَجَعَلَ لَهَا۔ الْاَرْضِ اور وَالْاَرْضِ اور ... فِی الْاٰخِرَۃِ میں نقل وسکتہ وغیرہ جلی ہیں۔

مَّا تَذَکَّرُوْنَ کو بصریؒ وہشامؒ یاءِ غیب اور ذال مشددہ سے یَذَّکَّرُوْنَ۔ حرمیؒ۔ ابن ذکوانؒ اور ابوبکرؒ تاءِ خطاب اور ذال مشددہ سے تَذَّکَّرُوْنَ اور باقی تاءِ خطاب اور ذال مُخَفّفہ سے پڑھتے ہیں۔

یُرْسِلُ الرِّیٰحَ کو مکیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یاءِ ساکنہ سے الف کے بغیر الرِّیْحَ (بافراد) اور باقی یاءِ مفتوحہ کے بعد الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔

بُشْرًا کو حرمیؒ وبصریؒ نون وشین مضمومتین سے نُشُرًا۔ شامیؒ نون مضمومہ اور شین ساکنہ سے نُشْرًا۔ حمزہؒ وکسائیؒ نون مفتوحہ اور شین

Marfat.com

ساکنہ سے نَشْرًا۔ اور عاصمؒ باءِ موحدہ مضمومہ اور شین ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔

(ک) یَرْزُقُکُمْ۔ اور لَا یَعْلَمُ مَنْ

بَلِ ادّٰرَکَ کو مکیؒ و بصریؒ (لام ساکنہ کے بعد) ہمزہ قطعیہ مفتوحہ اور دال ساکنہ مخففہ سے الف کے بغیر بَلْ اَدْرَکَ اور باقی (اجتماع ساکنین کی وجہ سے لام کے کسرہ) ہمزہ وصلیہ۔ دال مشددہ مفتوحہ۔ اور اس کے بعد اثبات الف سے پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ (الممال) اصْطَفٰی اور تَعٰلَی (اللّٰہُ) وقفاً میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ بَہْجَۃٍ ... اور

۵

الْاٰخِرَۃِ میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع

۱

ءَاِذَا کُنَّا تُرٰبًا وَّ اٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا کو مدنیؒ اپنے قاعدہ کے خلاف پہلے کو خبر اور دوسرے کو استفہام سے۔ شامیؒ بھی خلاف قاعدہ اور کسائیؒ حسب اصل مقررہ پہلے کو استفہام اور دوسرے کو خبر سے مگر دوسرے کلمہ میں ایک نون زیادہ کر کے اِنَّنَا۔ اور باقی دونوں کو استفہام سے پڑھتے ہیں۔ استفہام میں قالونؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال۔ ورشؒ و مکیؒ تسہیل۔ اور ہشامؒ تحقیق کے ساتھ بلا خلاف ادخال کرتے ہیں۔ یہاں سات قراءتیں ہیں[1]۔ اَئِنَّا میں دو مرکز مرسوم تھے۔ اہل استفہام پہلے مرکز کو صورت ہمزہ اور اہل خبر نون کہتے ہیں۔ اَسَاطِیْرُ اور سِیْرُوْا میں ترقیق۔ الْاَوَّلِیْنَ میں نقل و سکتہ

---

[1] نمبر ۱ قالونؒ اِذَا کُنَّا تُرٰبًا وَّ اٰبَآؤُنَا اَئِنَّا۔ نمبر ۲ ورشؒ اِذَا کُنَّا ..... اَئِنَّا نمبر ۳ مکیؒ اَءِذَا کُنَّا ..... اَئِنَّا۔ نمبر ۴ بصریؒ اَءِذَا کُنَّا ..... اَئِنَّا۔ نمبر ۵ ہشامؒ اَءِذَا کُنَّا ..... اِنَّنَا۔ نمبر ۶ ابن ذکوانؒ و کسائیؒ اَءِذَا کُنَّا ..... اِنَّنَا۔ نمبر ۷ اور عاصمؒ و حمزہؒ اَءِذَا کُنَّا ..... اَئِنَّا۔ ۱۲

Marfat.com

اور عَلَيهِمُ ہر دو میں حمزہ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔

فِي ضِيقٍ کو مکی ضاد کے کسرہ سے ضِيقٍ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں (ک) لِيَعْلَمَ مَا۔ الْقُرْءَانِ میں مکی نقل کرتے ہیں۔ لِلْمُؤْمِنِينَ اور يُؤْمِنُ میں ابدال۔ اور وَهُوَ میں سکون ھا جلی ہے۔

وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ میں مکی فعل کو یاء غیب مفتوحہ اور میم کے فتح سے (از ثلاثی) اور اسم کو (بر بناء فاعلیت) میم کے رفع سے ... وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ اور باقی فعل کو تاء خطاب مضمومہ اور میم کے کسرہ سے (از مزید) اور اسم کو میم کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ الدُّعَآءَ إِذَا میں حرمی و بصری ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں۔

بِهَٰدِي الْعُمْيِ میں حمزہ پہلے کلمہ کو تاء خطاب مفتوحہ اور ھاء ساکنہ سے الف کے بغیر (فعل مخاطب) اور دوسرے کلمہ کو یا کے نصب سے تَهْدِي الْعُمْيَ اور باقی پہلے کلمہ کو باء موحدہ مکسورہ (حرف جر) ھا کے فتح اور اس کے بعد اثبات الف سے (اسم فاعل) اور دوسرے کلمہ کو یا کے جر سے (باضافت) پڑھتے ہیں۔ یہاں بِهَٰدِي پر سب کے لئے یا سے وقف ہوگا کیونکہ یہ کلمہ باجماع مصاحف اثبات یا سے مرسوم تھا۔ بعض مصاحف میں ھا کے بعد الف مرسوم اور بعض میں محذوف تھا۔

أَنَّ النَّاسَ کو غیر کوفی (بر بناء استیناف) ہمزہ کے کسرہ سے إِنَّ النَّاسَ اور کوفی فتح سے پڑھتے ہیں۔ اہل کسرہ کے لئے اس کے ماقبل پر وقف تام ہے۔ (المال)۔ مَتَىٰ ۔ عَسَىٰ اور لَهُدًى وقفاً میں حمزہ و کسائی

اماله ورشؒ بخلاف تقلیل۔ النَّاسِ میں دوریؒ اور الْمَوْتٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ
اماله ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں ع ۶ ۲

(ک) یُکَذِّبُ بِاٰیٰتِنَا۔ عَلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ اور
ظَلَمُوْا میں تغلیظ جلی ہے۔ (ک) الَّیْلَ لِیَسْکُنُوْا۔ مُبْصِرًا خَبِیْرٌ
اور خَبِیْرٌ میں ترقیق اور یُّؤْمِنُوْنَ میں ابدال ظاہر ہے۔

وَکُلٌّ اَتَوْهُ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ ہمزہ کے بعد
اثبات الف اور تا کے ضمہ سے اٰتُوْهُ (اسم فاعل مضاف) (اصل میں اٰتِیُوْنَ
تھا یا پر ضمہ ثقیل تھا تا پر تجرید کے بعد نقل کر دیا اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے یا کو
اور پھر اضافت کی بنا پر نون کو حذف کر دیا) اور حفصؒ وحمزہؒ ہمزہ اور تا کے فتح سے
الف کے بغیر (ماضی) پڑھتے ہیں۔ تَحْسَبُهَا کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ سین
کے کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ وَهِیَ میں سکون ھا اور شَیْءٍ ہر دو
میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب اور وقفاً نقل و ادغام ظاہر ہیں۔

بِمَا تَفْعَلُوْنَ کو مکیؒ۔ بصریؒ اور ہشامؒ یاء غیب سے یَفْعَلُوْنَ
اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ ہمارے طرق سے ہشامؒ کے لئے بغیب اور

ل ابن عبدانؒ بذریعہ حلوانیؒ ہشامؒ سے بلاخلاف بغیب روایت کرتے ہیں۔ احمد بن سلیمانؒ اور حسن بن العباس کی حلوانیؒ سے اور ابن مجاہدؒ کی بذریعہ ازرق جمالؒ حلوانیؒ سے اور بکراویؒ کی بھی ہشامؒ سے یہی روایت ہے۔ علامہ دانیؒ نے امام ابوالفتحؒ اور امام ابوالحسنؒ سے اور ابن سوارؒ نے شیخ ابوالولیدؒ سے اسی طرح پڑھا ہے۔ نقاشؒ و ابن شنبوذؒ بذریعہ ازرق جمالؒ حلوانیؒ سے۔ نیز داجونیؒ اپنے شیوخ کے واسطہ سے اور ابن عبادؒ ہشامؒ سے بخطاب روایت کرتے ہیں۔ علامہ دانیؒ نے امام ابوالقاسم فارسیؒ سے بخطاب پڑھا ہے۔ مگر یہ ہمارا طریقہ نہیں ہے۔ ۱۲

Marfat.com

ابن ذکوان[1] و ابوبکر[2] کے لئے بخطاب ماخوذ ہے۔

مِن فَزَعٍ کو غیر کوفی تنوین کے بغیر **مِن فَزَعِ** (باضافت) اور کوفی تنوین سے پڑھتے ہیں۔

یَوْمَئِذٍ کو مکی۔ بصری اور شامی میم کے کسرہ سے **یَوْمِئِذٍ** اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ دونوں کلمات کے اختلاف کا نتیجہ تین قراءتیں ہیں۔ نمبر ۱ مدنی عدم تنوین اور میم کے فتح سے **فَزَعِ یَوْمَئِذٍ** نمبر ۲ مکی۔ بصری اور شامی عدم تنوین اور میم کے کسرہ سے **فَزَعِ یَوْمِئِذٍ** نمبر ۳ اور کوفی تنوین و فتح سے پڑھتے ہیں۔ **یَوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ** میں نقل اور بخلاف سکتہ ظاہر ہیں۔ **هَلْ تُجْزَوْنَ** میں ہشام۔ حمزہ اور کسائی ادغام اور **الْقُرْءَانَ** میں مکی نقل کرتے ہیں۔

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ کو مکی۔ بصری۔ ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی یاء غیب سے **یَعْمَلُوْنَ** اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ (المماک) جاءو

۱؎ شیخ ابوالقاسم فارسی بذریعہ نقاش اخفش سے بخطاب روایت کرتے ہیں۔ ابوعلی عطار۔ نہروانی سے وہ نقاش سے وہ اخفش سے نیز ابوعبدالرزاق اور ھبۃ اللہ اور سلامہ بن ہارون اخفش سے۔ ابن مجاہد اپنے شیوخ کے ذریعہ اخفش سے۔ اور صوری ابن ذکوان سے بغیب روایت کرتے ہیں۔ باقی تمام رواۃ نے اخفش و ابن ذکوان سے بخطاب روایت کیا ہے۔ یہی ہمارا طریقہ ہے۔ سبط الخیاط نے اس کے سوا اور کوئی وجہ بیان نہیں کی۔ ولید بن معلم۔ ولید بن حسان اور ابن بکار نے بھی ابن عمار سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ ۱۲

۲؎ یحییٰ ابوبکر سے بخطاب روایت کرتے ہیں۔ اسحٰق ازرق۔ ابن ابی حماد یحییٰ جعفی۔ کسائی اور ھرون بن ابی حاتم نے بھی ابوبکر سے بخطاب نقل کیا ہے۔ یہی تیمی کی بذریعہ اعشیٰ۔ ابوبکر سے روایت ہے۔ علیمی ابوبکر سے بغیب روایت کرتے ہیں یہی حسین جعفی۔ برجمی۔ عبید بن نعیم کی ابوبکر سے روایت ہے اور یہی طریقہ تیمی کے سوا اعشیٰ نے ابوبکر سے نقل کیا ہے۔ ۱۲

Marfat.com

شَآءَ اور جَآءَ ہر دو میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ و نوویؒ (الجبال) میں وصلاً سوسیؒ بخلاف اور وقفاً بصریؒ و حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ النّار میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اور اِهْتَدٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۲

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی پانچ ہیں ۱ اِنِّیٓ اٰنَسْتُ میں حرمیؒ و بصریؒ ۲ اَوْزِعْنِيٓ میں ورشؒ و بزیؒ ۳ مَالِيَ لَآ اَرٰی میں مکیؒ۔ ہشامؒ۔ عاصمؒ اور کسائیؒ ۴ اِنِّیٓ اُلْقِيَ ۵ اور لِيَبْلُوَنِيٓ میں مدنیؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ اور زائدہ دو ہیں ۱ اَتُمِدُّوْنَنِيِ میں مدنیؒ و بصریؒ مکیؒ اور حمزہؒ ۲ اور اٰتٰنِ ءَ اللّٰہُ میں مدنیؒ۔ بصریؒ اور حفصؒ اثبات یا کرتے ہیں۔ ادغام کبیر چھبیس ۲۶ (مثلین کے ۱۶ متقاربین کے ۱۰) اور صغیر ایک ہے۔

(المرسوم) وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ (شروع سورۃ میں) باثبات الف۔ تُرٰبًا۔ اور طٰٓئِرُكُمْ بحذف الف۔ الْمَلَؤُا اِنِّیٓ۔ الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيٓ اور الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ میں ہمزہ متطرفہ مضمومہ بعد از فتح بصورت واو اور اس کے بعد الف زائدہ اَوْلَاَاذْبَحَنَّهٗ میں لام تاکید کے بعد دو الف (ایک صورت ہمزہ اور ایک زائدہ) اور فَنٰظِرَةٌ بعض مصاحف میں بالف اور بعض میں بحذف الف مرسوم تھا۔

سُورۃ قصص

مکیّہ ہے مگر مقاتلؒ چار آیتوں ۵۲ تا ۵۵ کو مدنی کہتے ہیں۔ اور اس کی آیتیں باتفاق اٹھاسی ۸۸ ہیں مگر تفصیل میں دو ۲ جگہ اختلاف ہے ۱ طٰسٓمّٓ پر کوفی ۲ اور مِنَ النَّاسِ

Marfat.com

یسقون پر غیر کوفی آیت ہے۔ اور جبری علی الطین پر حمصی اور ان یقتلون پر غیر حمصی آیت کہتے ہیں۔

وما ربک بغافل سے المبین تک وجوہ صحیحہ اکیسو چون ہیں [۱۵۴] [۱]۔ قالون مع ورش وحفص بائیس [۲۲]۔ ورش مع شامی چوہتر (بسم اللہ پر [۴۴]۔ ترک پر ۳۰) مکی بائیس [۲۲]۔ ابوبکر مع کسائی بائیس [۲۲]۔ بصری دس [۱۰] اور حمزہ چار [۴]۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طسم کو حمزہ نون ملفوظی کے اظہار سے طسٓمٓ اور باقی ادغام سے پڑھتے ہیں۔ (ک) المبین نتلوا۔ یؤمنون اور المؤمنین میں ابدال بین ہے۔ نساءھم میں وقفاً حمزہ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال و حذف جائز نہیں۔ ائمۃ میں حرمی و بصری ہمزہ ثانیہ کی تسہیل اور ہشام ہمزتین محققتین کے درمیان بخلاف ادخال کرتے ہیں۔ ابدال ہمارے طرق سے نہیں ہے (ک) ونمکن لھم

[۱] بما ۱۸-۱ قالون کے لئے تعملون (بخطاب) کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک کے ساتھ الرحیم میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک پر المبین میں وہ ہی وجہ اور روم بما ۲۲-۱۹ اور وصل کل پر المبین کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ ورش کے لئے مد بدل کا قصر اور حفص مندرج ہو گئے۔ ہر وجہ میں ورش کو مد بدل کے توسط و طول سے لوٹاؤ اور ترک پران کے لئے سکتہ کے ساتھ بما ۱۸-۱ تعملون کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر المبین میں وہ ہی وجہ اور روم بما ۳۰-۱۹ اور وصل پر وجوہ اربعہ اور انمیں سے ہر ایک وجہ میں مد بدل کی وجوہ ثلثہ پڑھو۔ قصر میں شامی مندرج ہو گئے۔ مکی کے لئے یعملون (بالغیب) پر قالون کے مانند بائیس وجوہ پڑھو اور ہر وجہ میں ابوبکر مع کسائی کو طا کے امالہ سے لوٹاؤ۔ بصری کے لئے ورش کے مانند دس وجوہ پڑھو اور وصل میں حمزہ کو طا کے امالہ اور نون کے اظہار سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب یہاں ۴۵۸ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا میں حمزہؒ وکسائیؒ فعل کو یاء غیب مفتوحہ را کے فتح اور الف مبدلہ سے اور بعد کے تینوں اسموں کو (بربناء فاعلیت) رفع سے وَيَرٰی فِرْعَوْنُ وَهَامٰنُ وَجُنُوْدُهُمَا اور باقی فعل کو نونِ عظمت مضمومہ را کے کسرہ اور یاء مفتوحہ سے اور تینوں کلمات مابعد کو نصب سے پڑھتے ہیں۔

وَحَزَنًا کو حمزہؒ وکسائیؒ حا کے ضمہ اور زا کے سکون سے وَحُزْنًا اور باقی دونوں کے فتح سے پڑھتے ہیں۔ خٰطِئِيْنَ میں وقفاً حمزہؒ تسہیل وحذف کرتے ہیں۔ ابدال صحیح نہیں۔ مدبدل جلی ہے۔ فُؤَادُ میں ورشؒ ابدال نہیں کرتے البتہ مدبدل صحیح ہے۔ (الممال) طٰسٓمٓ میں ابوبکرؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ مُوْسٰی ہر سہ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ وَيَرٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ اور عَسٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں (تنبیہ)

ع ۱ ۴ عَلَا واوی ہے اسمیں امالہ نہیں ہوسکتا۔ ع

(ک) قَالَ رَبِّ ہر سہ۔ ظَلَمْتُ میں تغلیظ ظاہر ہے۔ فَاغْفِرْ لِيْ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) فَغَفَرَ لَهٗ اور اِنَّهٗ هُوَ۔ ظَهِيْرًا میں ترقیق اور يَاْتَمِرُوْنَ میں ابدال وترقیق جلی ہیں۔ (ک) قَالَ لَهٗ۔ بِالْاَمْسِ میں نقل وسکتہ بیّن ہیں (الممال) وَاسْتَوٰی۔ فَقَضٰی۔ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ) وقفاً اور يَسْعٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ مُوْسٰی ہر دو اور يٰمُوْسٰی ہر دو میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف

ع ۲ ۵ اور بصریؒ تقلیل اور وَجَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

Marfat.com

رَبِّیۤ اَنْ کی یا کو حرمیؒ و بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں ۔ مِن دُوۡنِھِمُ امۡرَاَتَیۡنِ کی ..
قرآات ثلثہ۔ یُصۡدِرَ اور خَیۡرٍ میں ترقیق ظاہر ہے۔

یُصۡدِرَ کو بصریؒ اور شامیؒ یا کے فتح اور دال کے ضمہ سے یَصۡدُرَ
(مضارع صَدَرَ) اور باقی یا کے ضمہ اور دال کے کسرہ سے (مضارع اَصۡدَرَ)
اور حمزہؒ و کسائیؒ اشمام بالزا کر کے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔ (ک) فَقَالَ
رَبِّ (تنبیہ) مِنۡ خَیۡرٍ فَقِیۡرٌ پر اگر وقف کریں تو اہل تحقیق کے نزدیک
وقف بالرَّوم زیادہ محبوب ہے تاکہ اعراب میں تمیز ہو جائے۔ اسۡتِحۡیَآءٍ کی
وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں (ک) قَالَ لَاتَخَفۡ

یٰۤاَبَتِ کو شامیؒ تا کے فتح سے یٰۤاَبَتَ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں
اسۡتَاۡجِرۡہُ ۔ اسۡتَاۡجَرۡتَ اور تَاۡجُرَنِیۡ میں ابدال اور الۡاَمِیۡنُ
میں نقل و سکتہ ظاہر ہیں ۔ اِنِّیۤ اُرِیۡدُ اور سَتَجِدُنِیۡۤ اِنۡ کی یا کو مدنیؒ
مفتوح پڑھتے ہیں۔

ھٰتَیۡنِ کو مکیؒ نون کی تشدید سے ھٰتَیۡنِّ اور باقی تخفیف سے
پڑھتے ہیں۔ مکیؒ کے لئے وجوہ ثلثہ جائز ہیں۔ جمہور قصر کو اور علامہ دانیؒ وغیرہ
بعض محققین اشباع کو اولیٰ کہتے ہیں۔ ہمارے شیوخ کا معمول اشباع تھا۔
(الممال) عَسٰی ۔ فَسَقٰی اور تَوَلّٰۤی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل
النَّاسِ میں دوریؒ ۔ فَجَآءَتۡہُ ۔ جَآءَہٗ اور شَآءَ میں ابن ذکوانؒ ..
و حمزہؒ اِحۡدٰىھُمَا ہر دو اور اِحۡدَی (ابۡنَتَیَّ) وقفاً میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ
ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ع ع ۳ ۶

Marfat.com

لِاَهْلِهِ امْكُثُوْا کو حمزہ وصلاً ہاء کنایہ کے ضمہ سے لِاَهْلِهُ امْكُثُوْا اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں اور بحالت ابتدا ہمزہ کے ضمہ پر اجماع ہے (ک) قَالَ لِاَهْلِهِ ۔ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ ۔ اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ ۔ اِنِّيْٓ اَخَافُ اور رَبِّيْٓ اَعْلَمُ کی یا کو حرمی و بصری ۔ لَعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ اور لَعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ کی یا کو غیر کوفی مفتوح پڑھتے ہیں۔

اَوْ جَذْوَةٍ کو حرمی ۔ بصری ۔ شامی اور کسائی جیم کے کسرہ سے جِذْوَةٍ ۔ حمزہ ضمہ سے جُذْوَةٍ اور عاصم فتح سے پڑھتے ہیں (ک) مِنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ ۔ مُدْبِرًا ۔ اور سِحْرٌ میں ترقیق ۔ الْاٰمِنِيْنَ اور الْاَوَّلِيْنَ میں نقل وسکتہ جلی ہیں۔

مِنَ الرَّهَبِ کو حرمی و بصری را اور ہا دونوں کے فتح سے الرَّهَبِ ۔ شامی ۔ ابوبکر ۔ حمزہ اور کسائی را کے ضمہ اور ہا کے سکون سے الرُّهْبِ اور حفص را کے فتح اور ہا کے سکون سے پڑھتے ہیں۔

فَذٰنِكَ کو مکی و بصری نون مشددہ سے بمد لازم فَذٰنِّكَ اور باقی نون مخففہ سے مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ وَمَلَا۠ئِهٖ میں وقفاً حمزہ تسہیل کرتے ہیں ابدال صحیح نہیں (ک) قَالَ رَبِّ ۔ مَعِيَ رِدْاً کی یا کو حفص مفتوح پڑھتے ہیں۔

رِدْءًا میں مدنی حرکت ہمزہ دال پر نقل کر کے ہمزہ کے حذف سے رِدًا اور باقی دال ساکنہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ منونہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔

يُصَدِّقُنِيْٓ کو حرمی ۔ بصری ۔ شامی اور کسائی (جواب امر ہونے

Marfat.com

کی بنا پر) قاف کے جزم سے یُصَدِّقْنِیْٓ۔ اور باقی (بر بناء استیناف وغیرہ) ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ اَنْ یُّکَذِّبُوْنِیْ میں ورشؒ وصلاً اثبات یا کرتے ہیں (ک)، وَنَجْعَلُ لَکُمَا۔ بِاٰیٰتِنَآ میں وقفاً حمزہؒ یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں۔

وَقَالَ مُوْسٰی کو مکیؒ (بر بناء استیناف) واو عاطفہ کے بغیر قَالَ مُوْسٰی۔ اور باقی واو کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ مصحف مکہ میں بحذف واو اور باقی مصاحف میں بالواو مرسوم تھا (ک)، اَعْلَمُ بِمَنْ

وَمَنْ تَکُوْنُ کو حمزہؒ وکسائیؒ یاء تذکیر سے یَکُوْنُ اور باقی تاء تانیث سے پڑھتے ہیں۔ خلفؒ کے لئے ادغام کامل جلی ہے (ک)، ھُوَ وَجُنُوْدُہٗ

لَا یُرْجَعُوْنَ کو مدنیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یا کے فتح اور جیم کے کسرہ سے لَا یَرْجِعُوْنَ (معروف) اور باقی یا کے ضمہ اور جیم کے فتح سے (مجہول) پڑھتے ہیں۔ اَئِمَّۃً میں حرمیؒ وبصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل اور ہشامؒ ہمزتین محققتین کے درمیان بخلاف ادخال کرتے ہیں۔ ابدال ہمارے طرق سے نہیں ہے (المحال)، قَضٰی اٰتٰهَا۔ وَلّٰی۔ اور بِالْهُدٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ مُوْسَی الْاَجَلَ، وقفاً یٰمُوْسٰیٓ ہر دو مُوْسٰی ہر سہ اور الدُّنْیَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ النَّارِ ہر دو اور الدَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ رَاٰهَا میں بصریؒ صرف ہمزہ کا ابن ذکوانؒ بخلاف ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ را اور ہمزہ دونوں کا امالہ ورشؒ تقلیل۔ جَآءَهُمْ اور جَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ مُفْتَرًی وقفاً میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ

امالہ ورشؒ تقلیل اور لغتہ میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ (تنبیہ) عَصَاكَ واوی ہے لہٰذا اسمیں امالہ نہیں ہوتا۔ ع ۴ ۷

بَصَآئِرَ۔ لِتُنْذِرَ۔ سٰحِرٰنِ اور کٰفِرُوْنَ میں ترقیق جلی ہے۔

(ک) بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ۔ اَنْشَاْنَا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ عَلَیْهِمُ الْعُمُرُ کی قرآت ثلثہ۔ عَلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ الْمُؤْمِنِیْنَ اور فَاْتُوْا میں ابدال ظاہر ہے۔

قَالُوْا سِحْرٰنِ کو غیر کوفیؒ سین کے فتح اس کے بعد اثبات الف اور حا کے کسرہ سے سٰحِرٰنِ اور کوفیؒ سین کے کسرہ اور حا کے اسکان سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ (ک) عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ۔ اَهْوَآءَهُمْ میں وقفاً حمزہؒ مدو قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال وحذف جائز نہیں (المحال) مُوْسَى (الْكِتٰبَ) وقفاً۔ الْاُوْلٰى۔ مُوْسَى (الْاَمْرَ) وقفاً اور مُوْسٰى ہردو میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ لِلنَّاسِ میں دوریؒ ..... وَهُدًى وقفاً۔ مَّآ اٰتٰهُمْ۔ اَهْدٰى۔ هَوٰىهُ اور هُدًى وقفاً میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور جَآءَهُمْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۵ ۸

(ک) الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ اور مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ۔ یُؤْمِنُوْنَ... اور یُؤْتَوْنَ میں ابدال۔ عَلَیْهِمْ ہردو میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ یَّشَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی اور وَهُوَ میں سکون ھا ظاہر ہے۔ (ک) اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ یُّجْبٰٓى اِلَیْهِ کو مدنیؒ تاء تانیث سے تُجْبٰى اور باقی

Marfat.com

یا ءتذکیر سے پڑھتے ہیں۔ شَيْءٍ ہردو میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب بطِ رتّ اور خَیْئٌ میں ترقیق بیّن ہے۔

فِيْٓ اُمِّهَا کو حمزہؒ و کسائیؒ وصلاً ہمزہ کے کسرہ سے فِيْٓ اِمِّهَا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ اور ابتدا باجماع ہمزہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔ وَّاَبْقٰى میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کو بصریؒ یاءغیب سے اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ اور باقی تاءخطاب سے پڑھتے ہیں۔ ہمارے طرق سے بصریؒ کے لئے صرف بغیب[1] ماخوذ ہے (الممال) يُتْلٰى۔ الْهُدٰى۔ تُجْبٰى اور وَاَبْقٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الْقُرٰى ہردو میں بصریؒ و حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور الدُّنْيَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۶ ۹

فَهُوَ اور وَهُوَ میں سکون ھا جلی ہے۔ اور ثُمَّ هُوَ کی ھا کو قالونؒ و کسائیؒ ساکن پڑھتے ہیں۔ بصریؒ نے اس کو منفصل ہونے کی وجہ سے بضم پڑھا ہے۔ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ اور عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ کی قرآت ثلثہ ظاہر ہیں۔

[1] دوریؒ کے لئے تمام رواۃ اور سوسیؒ سے اکثر اہل ادا بغیب روایت کرتے ہیں۔ امام ابوالحسنؒ۔ امام ابو محمد مکیؒ۔ علامہ دانیؒ اور علامہ ابن شریحؒ وغیرہ کے نزدیک یہی مختار ہے۔ حافظ ابوالعلاؒ اور ابن سوارؒ وغیرہ نے سوسیؒ کے لئے بخطاب نقل کیا ہے۔ اور ایک جماعت بصریؒ سے غیب و خطاب کے درمیان تخییر روایت کرتی ہے۔ مہدویؒ اور ھُذلیؒ کا یہی مسلک ہے۔ محققؒ کہتے ہیں وہ ان کے طرق سے ابو عمروؒ کے لئے دونوں وجوہ صحیح ہیں مگر بغیب اشہر ہے۔ میں سوسیؒ کی روایت میں دونوں طرح پڑھتا ہوں۔ کیونکہ ان سے دونوں وجوہ نصًّا اور ادا ءً ثابت ہیں"۔ ۱۲

(ک) الْقَوْلُ رَبَّنَا۔ تَبَرَّأْنَا میں سوسیؒ ابدال۔ وَقِيْلَ میں ہشامؒ وکسائیؒ اشمام بالضم کرتے ہیں۔ (تنبیہ) یہاں فَعَمِيَتْ کی تخفیف پر اجماع ہے لَا يَتَسَاءَلُونَ میں وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال و حذف جائز نہیں۔ (ک) الْخِيَرَةُ سُبْحٰنَ اور يَعْلَمُ مَا۔ وَالْاٰخِرَةِ میں نقل و سکتہ۔ وَالْاٰخِرَةِ۔ غَيْبُ ہر دو اور أَفَلَا تُبْصِرُونَ میں ترقیق بیّن ہے۔ أَرَاَيْتُمْ ہر دو میں مدنیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے نیز ورشؒ اس کے ابدال سے بمد لازم اور کسائیؒ اس کے حذف سے پڑھتے ہیں۔ يَاْتِيْكُمْ ہر دو میں.. ابدال جلی ہے۔

بِضِيَآءٍ کو قنبلؒ ضاد کے بعد یا کے بجائے ہمزہ مفتوحہ سے بِضِئَآءٍ اور باقی ﷺ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ بِضِيَآءٍ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں (ک) جَعَلَ لَكُمُ (تنبیہ) وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا میں مفتوحہ بعد از ساکن ہونے کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے۔ (الممال) الدُّنْيَا اور الْاُوْلٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ فَعَسٰى۔ اور وَتَعٰلٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الْخِيَرَةُ میں بخلاف اور وَالْاٰخِرَةِ میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں ع

۱۰ ع

(ک) قَوْمِ مُوسٰى۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ (ک) قَالَ لَهُ۔ الْاٰخِرَةَ۔ خَيْرٌ۔ الصّٰبِرُونَ اور الْكٰفِرُونَ میں ترقیق۔ اور الْاَرْضِ ہر دو میں نقل و سکتہ جلی ہیں۔ عِنْدِيْ اَوَ کی یا کو مکیؒ بخلاف اور مدنیؒ و بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ کی قرآت

جلد ۱ ص ۲۷۲

Marfat.com

ثلثہ جلی ہیں (ک) وَيَقْدِرُ لَوْلَا
لَخَسَفَ کو غیر حفصؒ خا کے ضمہ اور سین کے کسرہ سے لَخُسِفَ
(مجہول) اور حفصؒ دونوں کے فتح سے (معروف) پڑھتے ہیں (الممال) مُوسٰى اور
الدُّنْيَا ہر دو میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ فَبَغٰى...
اٰتٰىكَ اور وَلَا يُلَقّٰىهَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الْقُوَّةِ
میں کسائیؒ وقفاً اور وَبِدَارِهِ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل
کرتے ہیں۔ ع ۸
الْاٰخِرَةُ۔ خَيْرٌ۔ اور ظَهِيْرًا میں ترقیق جلی ہے۔ الْقُرْاٰنَ ۱۱
میں مکیؒ نقل کرتے ہیں۔ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ کی یا کو حرمیؒ وبصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں (ک)
اَعْلَمُ مَنْ۔ اِلٰهًا اٰخَرَ میں نقل اور بخلاف سکتہ ظاہر ہیں۔ (ک) اٰخَرَ لَآ...
شَيْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب بیّن ہے (الممال) جَآءَ ہر سہ میں
ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ فَلَا يُجْزَى (الَّذِيْنَ) وقفاً بِالْهُدٰى اور يُلَقّٰى میں
حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور لِلْكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ
اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۹
۱۲
اس سورۃ میں یآت اضافت اختلافی بارہ ہیں۔ ۱ رَبِّيْٓ اَنْ ۲
اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ ۳ اِنِّيْٓ اَنَا ۴ اِنِّيْٓ اَخَافُ ۵-۶ اور رَبِّيْٓ اَعْلَمُ
ہر دو میں حرمیؒ وبصریؒ ۷ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ ۸ اور سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ میں
مدنیؒ ۹-۱۰ لَعَلِّيْٓ ہر دو میں غیر کوفیؒ ۱۱ مَعِيَ رِدْاً میں حفصؒ ۱۲ اور
عِنْدِيْٓ اَوَ میں مکیؒ بخلاف اور مدنیؒ وبصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں اور...

زائدہ ایک ہے۔ یُکَذِّبُوْنِ ۃ میں ورشؒ اثبات یا کرتے ہیں۔ ادغام کبیر تینس۳ (از ہر دو اقسام ۱۵-۱۵) اور صغیر دو۲ ہیں۔

(المرسوم) فرغا بحذف الف لَتَنُوْاُ میں ہمزہ متطرفہ مضموم بعد از ساکن بصورت الف اور اَقْصَا یا کے بجائے الف سے مرسوم ہے۔

سُوْرَہ عنکبوت

جمہور کے نزدیک مکیہ ہے۔ بعض مدنی اور بعض پہلی گیارہ آیات کو مدنی اور باقی کو مکی کہتے ہیں۔ اس کی آیتیں غیر حمصی انہتر ۶۹ اور حمصی ستر ہیں۔ تفصیل میں پانچ جگہ اختلاف ہے۔ ۱ الٓمّٓ پر کوفی ۲ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِیْلَ پر حجازی و حمصی مگر مدنی اول بخلاف ۳ فِیْ نَادِیْکُمُ الْمُنْکَرَ پر مدنی اول بخلاف ۴ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ پر بصری و دمشقی ۵ اور اَفَبِالْبَاطِلِ یُؤْمِنُوْنَ پر حمصی آیت ہے۔

لَہُ الْحُکْمُ سے لَا یُفْتَنُوْنَ تک وجوہ صحیحہ ایک سو انسٹھ ۱۵۹ ہیں[1]

[1] ۱-۳۶ قالونؒ کے لئے تُرْجَعُوْنَ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْم میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور انہیں سے ہر ایک کے ساتھ منفصل کا قصر و مد ان دونوں پر میم جمع کا صلہ اور بے صلہ اور لَا یُفْتَنُوْنَ میں وہ ہی وجہ اور ۳۷-۴۸ وصل کل پر منفصل کے قصر و مد اور صلہ و بے صلہ میں سے ہر ایک پر لَا یُفْتَنُوْنَ کی وجوہ ثلثہ پڑھو۔ مد کے بعد ہر وجہ میں ورشؒ کو مد سے مد بدل کی وجوہ ثلثہ کے ساتھ اور عاصمؒ و کسائیؒ کو مد سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے ترک پر سکتہ کے ساتھ تُرْجَعُوْنَ کی ہر وجہ پر لَا یُفْتَنُوْنَ میں وہ ہی وجہ اور وصل پر وجوہ ثلثہ مد بدل کے ساتھ پڑھو۔ خلادؒ مندرج ہو گئے۔ ہر وجہ میں بصریؒ کو قصر سے اور دوریؒ و شامیؒ کو مد سے اور وصل میں خلفؒ کو ادغام کامل سے لوٹاؤ پھر مکیؒ کو ھاء کنایہ کے صلہ سے پڑھو۔ واللہ اعلم (تنبیہ) یہ وجوہ الٓمّٓ پر وقف کی صورت میں ہیں اگر وصل کریں تو ورشؒ کے لئے میم کے قصر و مد میں سے ہر ایک پر چوّن ۵۴ چوّن ۵۴ وجوہ مزید بڑھ جائیں گی۔ (اسی طرح خلفؒ کے لئے منفصل کے عدم سکتہ و سکتہ پر مزید تین۳ تین۳ وجوہ پڑھی جائیں

۱۲-۴ ط) اہل ضرب یہاں ۵۵۸ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

قالونؒ اڑتالیس ۴۸ ۔ ورشؒ مع خلافؒ چونؒ ۵۴ (بسم اللہ پر ۳۶ ۔ ترک پر ۱۸) عاصمؒ و کسائیؒ بارہ ۱۲ ۔ بارہ ۱۲ ۔ بصریؒ ۔ دوریؒ اور شامیؒ چھ ۶ ۔ چھ ۔ خلفؒ تین ۳ اور مکیؒ بارہ ۱۲

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الٓمّٓ پر وقف تام یا کافی ہے ۔ اور اگر وقف نہ کریں تو ورشؒ ... اَحَسِبَ کے ہمزہ کی حرکت میم پر نقل کر کے میم کو قصر و مد سے پڑھتے ہیں ... لَاٰتٍ میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں ۔ مد بدل جلی ہے ۔ وَهُوَ میں سکون ہا اور لَنُكَفِّرَنَّ میں ترقیق ظاہر ہے (ک) بِاَعۡلَمَ بِمَا ۔ شَيۡءٍ میں طول و توسط اور وقفاً نقل و ادغام ظاہر ہیں (الممال) النَّاسِ ہر دو میں دوریؒ جَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ ۔ خَطٰيٰكُمۡ اور خَطٰيٰهُمۡ میں کسائیؒ کا امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ۔ ع ع ۱۳

(ک) قَالَ لِقَوۡمِهِ ۔ خَيۡرٌ اور سِيۡرُوۡا میں ترقیق جلی ہے اَوَلَمۡ يَرَوۡا كَيۡفَ کو ابو بکرؒ حمزہؒ اور کسائیؒ تاء خطاب سے اَوَلَمۡ تَرَوۡا اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں ۔ ہمارے طرق سے ابو بکرؒ کے لئے صرف بخطاب ماخوذ ہے ۱ ۔

النَّشۡاَةَ کو مکیؒ اور بصریؒ شین کے فتح اس کے بعد الف کے اثبات اور پھر ہمزہ مفتوحہ سے بمد متصل ۔ النَّشَاءَةَ ۔ اور باقی شین کے اسکان

۱ ابو بکرؒ سے یحییٰؒ اور ابن ابی امیہؒ بخطاب ۔ علیمیؒ ۔ اعشیؒ ۔ برجمیؒ اور کسائیؒ وغیرہ بغیب روایت کرتے ہیں ۔ ۱۲

Marfat.com

اور اس کے بعد ہمزہ مفتوحہ سے الف ومد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم بالف ہے۔ الْاٰخِرَةَ میں نقل وسکتہ اور ترقیق وغیرہ اور شَيْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب بیّن ہے (ک) يُعَذِّبُ مَنْ اور وَيَرْحَمُ مَنْ ۔ يَشَاءُ ۔ اور فِي السَّمَاءِ کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں۔ (الممال) الْاٰخِرَةَ میں کسائی وقفاً امالہ کرتے ہیں ع

ع ۲ ۱۴

عَذَابٌ اَلِيْمٌ میں نقل اور بخلاف سکتہ يُؤْمِنُوْنَ ۔ لَتَاْتُوْنَ ہر دو ۔ وَتَاْتُوْنَ اور قَالُوا ائْتِنَا میں ابدال ظاہر ہے اتَّخَذْتُمْ میں غیر مکیؒ وحفصؒ ادغام کرتے ہیں۔

مَوَدَّةَ بَيْنِكُمْ میں مدنیؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ پہلے کلمہ کو تا کے نصب اور تنوین سے اور دوسرے کلمہ کو نون کے نصب سے مَوَدَّةً بَيْنَكُمْ ۔ مکیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ پہلے کو تا کے رفع سے تنوین کے بغیر اور دوسرے کو نون کے خفض سے مَوَدَّةُ بَيْنِكُمْ (باضافت) اور حفصؒ وحمزہؒ پہلے کو تا کے نصب سے تنوین کے بغیر اور دوسرے کو خفض سے پڑھتے ہیں۔ وَمَاْوٰىكُمْ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں (ک) فَاٰمَنَ لَهٗ ۔ مُهَاجِرٌ اور الْاٰخِرَةِ میں ترقیق جلی ہے۔ رَبِّيْ اِنَّهٗ کی یا کو مدنیؒ وبصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں (ک) اِنَّهٗ هُوَ......

النُّبُوَّةَ کو مدنیؒ واو ساکنہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ سے اور باقی واو مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) قَالَ لِقَوْمِهٖ

اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ○ اَئِنَّكُمْ میں حرمیؒ۔ شامیؒ اور حفصؒ پہلے کلمہ کو بخبر یعنی ایک ہمزہ مکسورہ سے۔ اور باقی ہمزتین سے باستفہام اَئِنَّكُمْ پڑھتے

ہیں۔ اور دوسرے کلمہ کے باستفہام یعنی ہمزتین سے پڑھنے پر اجماع ہے کیونکہ وہ تمام مصاحف میں بالیا مرسوم تھا یہاں حرمی حفص اور کسائی نے اپنے قاعدہ مقررہ کی مخالفت کی ہے۔ استفہام میں حسب قاعدہ قالون و بصری ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال ورش و مکی صرف تسہیل اور ہشام ہمزتین محققتین کے درمیان بلاخلاف ادخال کرتے ہیں۔ یہاں چھ قراءتیں ہیں۔ (ک) سَبَقَكُمْ۔ اور قَالَ رَبِّ (الممال) فَأَنْجَاهُ اور وَمَأْوٰىكُمْ میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل۔ النَّارِ میں بصری و دوری امالہ ورش تقلیل۔ اور الدُّنْيَا ہر دو میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۳ ۱۵

رُسُلُنَا ہر دو میں بصری سین کے اسکان سے رُسْلُنَا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ اِبْرٰهِيْمَ (بِالْبُشْرٰى) کو ہشام ھا کے فتح اور الف سے اور باقی ھا کے کسرہ اور یا سے پڑھتے ہیں اور اس سے قبل وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ میں (جو دوسرے رکوع میں ہے) ھا کے کسرہ اور یا پر اجماع ہے۔ (ک) اَعْلَمُ بِمَنْ لَنُنَجِّيَنَّهُ کو حمزہ و کسائی دوسرے نون کے اسکان اور جیم مخففہ سے لَنُنْجِيَنَّهُ اور باقی نون کے فتح اور جیم مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ اِلَّا امْرَاَتَهُ میں وقفاً حمزہ ہمزہ متوسطہ کی تسہیل کرتے ہیں۔ سِيْٓءَ میں مدنی، شامی اور کسائی اشمام بالضمہ کرکے اور باقی کسرۂ خالص سے پڑھتے ہیں۔

۱ سے ۱۲ قالون ءَانّكُمْ.... ءَاۤئِنَّكُمْ ۲ ورش و مکی ءَانّكُمْ.... ءَاۤئِنَّكُمْ ۳ ہشام ءَاۤنَّكُمْ.... ءَاۤئِنَّكُمْ ۴ ابن ذکوان و حفص اِنَّكُمْ.... ءَاۤئِنَّكُمْ ۵ بصری ءَاۤنَّكُمْ.... ءَاۤئِنَّكُمْ ۶ ابوبکر، حمزہ اور کسائی ءَاِنَّكُمْ.... ءَاِنَّكُمْ ۱۲

Marfat.com

(تنبیہ) اہل اشمام کے لئے مد قطعاً نہیں ہو سکتا۔[1]

إِنَّا مُنَجُّوكَ کو مکیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ نون کے اسکان اور جیم مخففہ سے مُنْجُوكَ اور باقی نون کے فتح اور جیم مشددہ سے پڑھتے ہیں (ک) اِمْرَاَتَكَ كَانَتْ

إِنَّا مُنْزِلُونَ کو شامیؒ نون کے فتح اور زاء مشددہ سے مُنَزِّلُونَ اور باقی نون کے سکون اور زاء مخففہ سے پڑھتے ہیں۔ اَلْاٰخِرَ میں ترقیق وغیرہ جلی ہیں۔

وَثَمُودَا وَقَدْ کو غیر حفصؒ وحمزہؒ دال کی تنوین سے وَّثَمُوْدًا وَّقَدْ اور حفصؒ وحمزہؒ تنوین کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم بالف ہے جو غیر منونین کے نزدیک وقفاً ساقط ہو جائیگا۔ (ک)، تَبَيَّنَ لَكُمْ اور وَزَيَّنَ لَهُمْ۔ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔۔ الْاَرْضَ میں نقل وسکتہ اور مَنْ اَغْرَقْنَا میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں۔ الْبُيُوتِ کو قالونؒ مکیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ با کے کسرہ سے اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک)، يَعْلَمُ مَا

مَا يَدْعُونَ کو حرمیؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ تاء خطاب سے تَدْعُونَ اور بصریؒ وعاصمؒ یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ شَيْءٍ میں طول و توسط اور وقفاً نقل وادغام۔ وَهُوَ میں سکون ھا اور لِلْمُؤْمِنِينَ میں ابدال

---

[1] یہ حضرت مؤلفؒ کی ذاتی رائے ہے۔ جمہور اہل اداء مد متصل کے قائل ہیں کیونکہ کسرہ کا حصہ یا مدہ سے متصل ہے۔ ۱۲ ط

Marfat.com

جلی ہے (الممال)، جَآءَتْ ہر دو اور جَآءَهُمْ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ بِالْبُشْرٰی میں بصریؒ و حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ الْقَرْيَةِ۔ اور الصَّيْحَةُ میں کسائیؒ وقفاً بخلاف۔ وَضَاقَ میں حمزہؒ۔ دَارِهِمْ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل مُوْسٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور لِلنَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ۴ ۱۶ جز ایسٹ و یکم

الصَّلٰوةَ ہر دو اور ظَلَمُوْا میں تغلیظ بیّن ہے (ک) الصَّلٰوةَ تَنْهٰی۔ وَلَذِكْرُ۔ الْكٰفِرُوْنَ اور نَذِيْرٌ میں ترقیق جلی ہے (ک) يَعْلَمُ مَا اور وَنَحْنُ لَهٗ۔ يُؤْمِنُوْنَ ہر دو اور يُؤْمِنُ میں ابدال جلی ہے۔

اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ کو مکیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یا کے فتح سے الف جمع کے بغیر اٰيَةٌ (بتوحید)، اور باقی یا کے بعد الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے (الممال)، تَنْهٰی اور يُتْلٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور وَذِكْرٰی میں بصریؒ و حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۵

(ک) يَعْلَمُ مَا۔ وَالْاَرْضِ میں نقل و سکتہ۔ الْخٰسِرُوْنَ اور وَيَقْدِرُ میں ترقیق وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ اور يُؤْفَكُوْنَ میں ابدال بیّن ہے۔

وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا کو مکیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ نون عظمت سے وَنَقُوْلُ اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کی یا کو حرمیؒ۔ شامیؒ اور عاصمؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ اہل اسکان کے لئے وصلاً یا حذف ہو جاتی ہے۔ رسم یا سے ہے۔ اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ کی یا کو شامیؒ مفتوح

پڑھتے ہیں (ک) الموت ثم
ترجعون کو ابو بکرؒ یاء غیب سے یرجعون اور باقی
تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ اس کے مجہول پڑھنے پر قراء سبعہ کا اجماع ہے۔
لنبوئنھم کو حمزہؒ و کسائیؒ نون اول کے بعد ثاء مثلثہ ساکنہ
پھر واو مخففہ مکسورہ اور پھر یاء مفتوحہ سے ہمزہ کے بغیر لنثوینھم
(از ثواء بمعنی اقامت) اور باقی نون کے بعد باء موحدہ مفتوحہ پھر واو مشددہ
مکسورہ اور پھر ہمزہ مفتوحہ سے یا کے بغیر (از بوا بمعنی نزول) پڑھتے ہیں۔
وکاین کو مکیؒ کاف کے بعد الف کے اثبات پھر ہمزہ مکسورہ سے یا کے بغیر بمد
متصل وکائن اور باقی کاف کے بعد ہمزہ مفتوحہ اور پھر یاء مشددہ مکسورہ سے
الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ تنوین بصورت نون مرسوم ہے (ک) لاتحمل
رزقھا۔ وایاکم میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ وھو میں سکون
ھا ظاہر ہے (ک) والقمر لیقولن اور ویقدر لہ۔ شیء میں
طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے (الممال) کفی مسمی وقفاً اور
یغشٰھم میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ لما جاءھم میں
ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ بالکفرین میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ فانی
میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل۔ فاحیا میں کسائیؒ امالہ اور
ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۶ ۲

(تنبیہ) لھو اسم ظاہر ہے جس کی ھا سب کے لئے ساکنہ ہے۔
الاخرۃ میں ترقیق وغیرہ۔ لھی میں اسکان ھا جلی ہے۔

Marfat.com

وَلِيَتَمَتَّعُوا کو قالونؒ - مکیؒ - حمزہؒ اور کسائیؒ لام کے اسکان سے
وَلْيَتَمَتَّعُوا اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں - يُؤْمِنُوْنَ میں ابدال
اور اَظْلَمُ میں تغلیظ بیّن ہے (ک)، اَظْلَمُ مِمَّنْ اور كَذَّبَ بِالْحَقِّ -
جَاءَهُ میں وقفاً حمزہؒ مدو قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں - ابدال وحذف جائز
نہیں (ک)، جَهَنَّمَ مَثْوًى - سُبُلَنَا کو بصریؒ با کے اسکان سے
سُبْلَنَا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں - (الممال) الدُّنْيَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ
ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل - نَجّٰىهُمْ اور مَثْوًى وقفاً میں حمزہؒ وکسائیؒ
امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل - اِفْتَرٰى میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل -
جَآءَهُ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ اور لِلْكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور
ورشؒ تقلیل کرتے ہیں - ع ع ۲

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی تین ہیں نمبر ۱ رَبِّيْ اِنَّهٗ میں
مدنیؒ وبصریؒ نمبر ۲ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ میں حرمیؒ - شامیؒ اور عاصمؒ نمبر ۳ اور
اَرْضِيْ میں شامیؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں - ادغام کبیر پچیس ۲۵ [1] (مثلین کے بارہ ۱۲
اور متقاربین کے ۱۳) اور صغیر دو ۲ ہیں -

سورہ روم

۵۹ باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں مدنی اخیر و مکی انسٹھ
اور باقی اعداد میں ساٹھ ۶۰ ہیں - پانچ جگہ اختلاف ہے [2]
نمبر ۱ الٓمّٓ پر کوفی نمبر ۲ غُلِبَتِ الرُّوْمُ پر غیر مدنی اخیر مگر مکی بخلاف

---

[1] غیث میں ۲۷ لکھے ہیں جو سبق قلم یا کاتب کی غلطی ہے - ۱۲

[2] ۵۷ جگہ اجماع ہے - ان مقامات میں سے مدنی اخیر اور مکی دو - دو اور باقی تین - تین جگہ آیت شمار کرتے ہیں - ۱۲

Marfat.com

۳ سَيَغۡلِبُوۡنَ پر غیر مکی اور مکی بخلاف ۴ فِيۡ بِضۡعِ سِنِيۡنَ پر غیر کوفی و مدنی اول ۵ اور يَّقۡسِمُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ پر مدنی اول آیت ہے

وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ سے فِيۡ بِضۡعِ سِنِيۡنَ تک وجوہ صحیحہ ایک سَو پانچ ۱۰۵ ہیں۔ قالونؒ مع مکیؒ اڑتالیس ۴۸۔ ورشؒ مع خلادؒ اٹھارہ ۱۸ (بسم اللہ پر ۱۲۔ ترک پر ۶) عاصمؒ وکسائی بارہ ۱۲۔ بارہ ۱۲۔ بصریؒ وشامیؒ چھ ۶۔ چھ اور حمزہؒ تین ۳

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الٓمّٓ۔ مُؤۡمِنُوۡنَ میں ابدال۔ يَّشَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی۔ وَهُوَ میں سکون ھا۔ ظَاهِرًا۔ الۡاٰخِرَةِ۔ كَثِيۡرًا۔ لَكٰفِرُوۡنَ اور يَسِيۡرُوۡا میں ترقیق جلی ہے۔ رُسُلُهُمۡ کو بصریؒ سین کے سکون سے اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ ۲ الَّذِيۡنَ کو حرمیؒ وبصریؒ (کان کا اسم مانکر)

---

۱ ۱-۳۶ قالونؒ کے لئے الۡمُحۡسِنِيۡنَ کے طول توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِيۡمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک پر منفصل کا قصر و مد۔ اور ان دونوں پر میم جمع کا صلہ اور بے صلہ اور سِنِيۡنَ میں وہ ہی وجہ اور ۳۷-۴۸ وصل کل پر قصر و مد۔ صلہ اور بے صلہ کے ساتھ وجوہ ثلثہ پڑھو۔ مکیؒ قصر کے صلہ میں مندرج ہوگئے۔ مد کے بعد ہر وجہ میں ورشؒ۔ عاصمؒ اور کسائیؒ کو مد سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے سکتہ پر الۡمُحۡسِنِيۡنَ کی ہر وجہ کے ساتھ سِنِيۡنَ میں وہ ہی وجہ اور وصل پر وجوہ ثلثہ پڑھو۔ وصل میں خلادؒ کی عدم سکتہ کی وجوہ مندرج ہوگئیں۔ بصریؒ۔ دوریؒ اور شامیؒ کو ہر وجہ میں مد سے اور.. صرف وصل میں حمزہؒ کو لام تعریف کے سکتہ سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۳۷۸ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

۲ ثُمَّ كَانَ سے يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ تک ترتیب قراءت ۱-۲ قالونؒ کے لئے عَاقِبَةُ بالرفع پر منفصل کا قصر و مد پڑھو۔ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ میں وجوہ ثلثہ جائز ہیں۔ مکیؒ مندرج ہوگئے ۳-۴ بصریؒ اور دوریؒ کو تقلیل سے لوٹاؤ ۵-۶ ورشؒ کے لئے فتح پر (باقی بر صفحہ آئندہ)

Marfat.com

تا کے رفع سے عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ اور باقی (خبر قرار دیکر) نصب سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) اور اسی رکوع میں اس سے قبل اور پانچویں رکوع میں "کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ" میں رفع پر اجماع ہے۔ اگر السُّوْٓاٰی پر اختیاراً وقف کریں تو حمزہؒ نقل سے اور ابدال کے بعد ادغام کر کے السُّوٰی اور السُّوّٰی (بامالہ) مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ اور کوئی وجہ جائز نہیں۔ ورشؒ کے لئے وقفاً مد بدل صحیح ہے۔ یَسْتَهْزِءُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ تسہیل کالواو۔ ابدال بیاء مضموم اور زا کو ضمہ دے کر ہمزہ کو حذف کرتے ہیں۔ مد بدل جلی ہے۔ (الممال) اَدْنَی (الْاَرْضِ) وقفاً اور مُسَمًّی وقفاً میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل النَّاسِ ہر دو میں دوریؒ الدُّنْیَا اور السُّوْٓاٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور وَجَآءَتْهُمْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں ع اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ کو بصریؒ اور ابوبکرؒ یاء غیب سے یُرْجَعُوْنَ اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ الْاٰخِرَةِ اور تُظْهِرُوْنَ میں ترقیق بیّن ہے۔ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ میں مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ دونوں کو یاء ساکنہ مُخَفَّفہ سے مِنَ الْمَیْتِ وَیُخْرِجُ الْمَیْتَ اور باقی یاء مشددہ مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔

ع ۴

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) بِاٰیٰتِ کا قصر وطول پڑھو۔ یَسْتَهْزِءُوْنَ میں قصر کے ساتھ وجوہ ثلثہ جائز ہیں اور طول پر صرف طول نمبر ۷-۸ تقلیل پر توسط وطول پڑھو۔ توسط پر یَسْتَهْزِءُوْنَ میں توسط وطول جائز ہیں۔ قصر نہیں۔ اور طول پر فقط طول نمبر ۹ شامیؒ کو عَاقِبَةَ کے نصب اور فتح سے پڑھ کر نمبر ۱۰ کسائیؒ کو امالہ سے نمبر ۱۱ اور عاصمؒ کو مد سے لوٹاؤ نمبر ۱۲-۱۴ حمزہؒ کے لئے امالہ محضہ کے ساتھ تسہیل۔ ابدال اور حذف پڑھو۔ واللہ اعلم ۔ ۱۲

Marfat.com

وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ کو ابن ذکوانؒ بخلاف[1] اور حمزہؒ و کسائیؒ تا کے فتح اور را کے ضمہ سے تَخْرُجُوْنَ (معروف) اور باقی تا کے ضمہ اور را کے فتح سے (مجہول) پڑھتے ہیں یہی ابن ذکوانؒ کی دوسری وجہ ہے اور اس کے بعد کے رکوع میں اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ کے معروف پڑھنے پر اجماع ہے (الممال) كٰفِرِيْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۲ — ۵

(ک) خَلَقَكُمْ۔ تَنْتَشِرُوْنَ میں ترقیق بیّن ہے۔ وَاَلْوَانِكُمْ میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔

لِلْعٰلَمِيْنَ کو غیر حفصؒ لام کے فتح سے لِلْعٰلَمِيْنَ (عالَمؑ کی جمع) اور حفصؒ کسرہ سے (عالِمؒ کی جمع) پڑھتے ہیں۔ وَيُنَزِّلُ کو مکیؒ و بصریؒ نون کے سکون اور زاء مخففہ سے وَيُنْزِلُ اور باقی نون کے فتح اور زاء مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ بِاَمْرِهٖ میں وقفاً حمزہؒ یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں۔ وَالْاَرْضِ ہر دو میں نقل و سکتہ۔ اور وَهُوَ ہر سہ[3] میں سکون ھا جلی ہے (الممال) وَرَحْمَةً میں کسائیؒ وقفاً۔ وَالنَّهَارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ و ورشؒ تقلیل اور الْاَعْلٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۳ — ۶

[1] امام ابوالقاسم فارسیؒ نقاشؒ سے وہ اخفشؒ سے وہ ابن ذکوانؒ سے معروف روایت کرتے ہیں۔ یہی ابو اسحٰق طبریؒ کی نقاشؒ سے اور ہبۃ اللہؒ کی اخفشؒ سے اور ابن خرزاذؒ کی ابن ذکوانؒ سے روایت ہے۔ علامہ دانیؒ نے امام ابوالقاسمؒ سے معروف ہی پڑھا ہے جس کی مفردات میں خود تصریح کی ہے۔ محققؒ کہتے ہیں "تیسیر سے اس کے سوا کوئی وجہ نہیں لی جا سکتی"۔ باقی تمام رواۃ نے بجمیع طرق مجہول روایت کیا ہے۔ اور دونوں وجوہ صحیح ہیں مگر معروف طریقہ کے مطابق ہے۔ ۱۲

Marfat.com

مِنْ اَنْفُسِكُمْ میں نقل اور بخلاف سکتہ۔ ظَلَمُوٓا اور الصَّلٰوةَ میں تغلیظ ظاہر ہے۔ فِطْرَتَ میں حرف استعلا کی وجہ سے تفخیم پر اجماع ہے (ک) لَاتَبْدِيْلَ لِخَلْقِ

مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا کو حمزہؒ و کسائیؒ فا کے بعد اثبات الف اور راء مخففہ سے فٰرَقُوْا۔ اور باقی راء مشددہ سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ لَدَيْهِمْ اور عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ اور فَهُوَ میں سکون ھا جلی ہے (ک) يَتَكَلَّمُ بِمَا

يَقْنَطُوْنَ کو بصریؒ و کسائیؒ نون کے کسرہ سے يَقْنِطُوْنَ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ يُؤْمِنُوْنَ میں ابدال ظاہر ہے۔ (ک) فَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰى میں مجزوم ہونے کی وجہ سے ادغام بخلاف ہے۔ خَيْرٌ میں ترقیق بیّن ہے۔

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا کو مکیؒ بحذف الف اَتَيْتُمْ اور باقی ہمزہ کے بعد اثبات الف سے پڑھتے ہیں۔ اور اس کے بعد وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ میں الف کے اثبات پر اجماع ہے۔

لِيَرْبُوَاْ کو مدنیؒ تاء خطاب مضمومہ اور واو کے اسکان سے لِتُرْبُوْا۔ اور باقی یاء غیب مفتوحہ اور واو کے فتح سے پڑھتے ہیں اور اس کے بعد فَلَا يَرْبُوْا میں یا کے فتح اور واو کے اسکان پر اجماع ہے۔ (ک) خَلَقَكُمْ اور رَزَقَكُمْ۔ شَيْءٍ میں طول و توسط اور وقفاً نقل و ادغام ظاہر ہیں۔

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ کو حمزہؒ و کسائیؒ تاء خطاب سے تُشْرِكُوْنَ

Marfat.com

اور باقی یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں۔ (الممال) النَّاسِ ہر دو ہیں دوریؒ بِالْقُرْبٰی
ہیں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ مِنْ رِّبًا وقفاً ہیں حمزہؒ
وکسائیؒ اور وَتَعٰلٰی ہیں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ع ۴
لِيُذِيقَهُمْ کو قنبلؒ نون عظمت سے لِنُذِيقَهُمْ اور باقی
یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں۔ ہمارے طرق پر قنبلؒ کے لئے[1] صرف نون ماخوذ ہے اور
اس کے بعد وَلِيُذِيقَكُمْ میں یا پر اجماع ہے۔ سِيْـُٔوا۔ مُبَشِّرَاتٍ۔
فَتُثِيرُ اور يَسْتَبْشِرُونَ میں ترقیق ظاہر ہے (ک)، الْقَيِّمِ مِنْ۔
يَأْتِيَ۔ الْمُؤْمِنِينَ اور يُؤْمِنُ میں ابدال بیّن ہے۔ (ک)، يَأْتِيَ يَوْمٌ
يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيرُ کو مکیؒ حمزہؒ اور کسائیؒ یاءِ ساکنہ
سے الف کے بغیر الرِّيحَ (بافراد) اور باقی یاءِ مفتوحہ اور اس کے بعد الف جمع
کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ اور اس سے قبل اسی رکوع میں أَنْ يُرْسِلَ الرِّيَاحَ
مُبَشِّرَاتٍ کے بجمع اور اس کے بعد أَرْسَلْنَا رِيحًا کے بافراد پڑھنے
پر اجماع ہے۔
كِسَفًا کو ہشامؒ بخلاف[2] اور ابن ذکوان سین کے اسکان سے كِسْفًا

---

[1] ابن مجاہدؒ قنبلؒ سے بالنون روایت کرتے ہیں۔ قاضی ابوالفرج نہروانیؒ کی بھی بذریعہ ابن شنبوذؒ کے قنبلؒ سے یہی روایت ہے۔ محمدؒ بن حمدون واسطیؒ۔ اور احمد بن الصقر بن ثوبانؒ بھی اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ شیخ ابوالفرج شطویؒ نے بذریعہ ابن شنبوذؒ قنبلؒ سے بالیا روایت کیا ہے۔ ابن شنبوذؒ کے باقی تمام طرق اور قنبلؒ کے دیگر رُواۃ کا اسی پر اتفاق ہے۔ (مگر یا صرف بطریق طیبہ صحیح ہے۔ ط) ۔ ۱۲

[2] علامہ دانیؒ نے امام ابوالفتحؒ سے بطریق حلوانیؒ فتح پڑھا ہے۔ داجونیؒ اپنے شیوخ سے۔ ابن عبادؒ ہشامؒ سے۔ حافظ ابوالعلاؒ اور امام ابوالقاسم ھذلیؒ اپنے تمام (باقی برصفحہ آیندہ)

Marfat.com

اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں یہی ہشامؒ کی دوسری وجہ ہے۔ (ک) اَصحابِ بَدء
اَنْ یُّنَزَّلَ کو مکیؒ و بصریؒ نون کے سکون اور زاء مخففہ سے یُّنْزِلَ اور باقی نون مفتوحہ اور زاء مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ عَلَیْھِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔

اِلٰٓی اٰثٰرِ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور ابوبکرؒ الفین کے حذف سے اَثَرِ (بافراد) اور باقی ہمزہ و ثا دونوں کے بعد اثبات الف سے بجمع پڑھتے ہیں (ک) اٰثٰرِ رَحْمَتِ۔ وَھُوَ میں سکون ھا اور شَیْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے۔

وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ میں مکیؒ فعل کو یائے غیب مفتوحہ اور میم کے فتح سے اور اسم کو میم کے رفع سے وَلَا یَسْمَعُ الصُّمُّ اور باقی فعل کو تاء خطاب مضمومہ اور میم کے کسرہ سے اور اسم کو میم کے نصب سے پڑھتے ہیں۔

الدُّعَآءَ اِذَا میں حرمیؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں۔

بِھٰدِ الْعُمْیِ میں حمزہؒ پہلے کلمہ کو باء موحدہ کے بجائے تاء خطاب مفتوحہ اور ھا کے اسکان سے الف کے بغیر اور الْعُمْیَ کو یا کے نصب سے تَھْدِ الْعُمْیَ۔ اور باقی پہلے کلمہ کو باء موحدہ مکسورہ (یعنی حرف جر)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) طرق سے فتح روایت کرتے ہیں۔ امام ابن مجاہدؒ نے بجمیع طرق اسکان روایت کیا ہے۔ علامہ دانیؒ نے امام ابوالقاسم فارسیؒ اور امام ابوالحسنؒ سے سکون پڑھا ہے۔ ابن سفیانؒ۔ مہدویؒ۔ ابن شریحؒ۔ ابوطاہر بن خلفؒ اور ابومحمد مکیؒ وغیرہ اکثر مغربی و مصری ائمہ نے اسکان کے سوا کوئی اور وجہ بیان نہیں کی۔ محققؒ کہتے ہیں وہ حلوانیؒ اور داجونیؒ دونوں کے طرق سے دونوں وجوہ صحیح ہیں۔" (مگر طرق شاطبیہ سے صرف فتح ہے البتہ بطریق طیبہ اسکان بھی صحیح ہے۔ ط) ۱۲

Marfat.com

ھاء مفتوحہ اور اس کے بعد اثبات الف اور الْعُمْيِ کو یا کے کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ بعض مصاحف میں ھا کے بعد الف مرسوم اور بعض میں محذوف تھا۔ اور اہل رسم کا یہاں یا کے حذف پر اجماع ہے۔ اور اگر اختیاراً وقف کریں تو حمزہؒ وکسائیؒ کے لئے یا سے (تَهْدِيْ - بِهٰدِيْ) اور باقی حضرات کے لئے دال ساکنہ پر وقف ہوگا۔ (الممال) النَّاسِ میں دوریؒ۔ الْكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ فَجَآءُوْهُمْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ فَتَرَى (الْوَدْقَ) میں وصلاً سوسیؒ بخلاف اور وقفاً بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اٰثٰرِ میں کسائیؒ کے دوریؒ۔ الْمَوْتٰى ہر دو میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۵ ۸

مِنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا میں عاصمؒ وحمزہؒ[1] تینوں کلمات

[1] عبید بن الصباحؒ اور عمرو بن الصباحؒ دونوں کہتے ہیں کہ "یہاں حفصؒ نے عاصمؒ کے خلاف ضمہ اختیار کر لیا تھا"۔ حفصؒ خود فرماتے ہیں کہ "میں نے اس کے سوا عاصمؒ کی کسی حرف میں مخالفت نہیں کی"۔ ماحصل یہ ہے کہ امام عاصمؒ کی قراءت بالفتح ہے۔ حفصؒ نے دیگر شیوخ سے ضمہ پڑھا ہے اور دونوں طرح پڑھتے اور پڑھاتے تھے۔ مگر ضمہ کو ترجیح دیتے تھے۔ عبیدؒ وعمرؒ اور ابوالربیعؒ زہرانی حفصؒ سے روایتاً فتح۔ ابن ہبیرہؒ۔ قواسؒ اور زرعانؒ بذریعہ عمرؒ اختیاراً ضمہ نقل کرتے ہیں۔ علامہ دانیؒ کہتے ہیں "میرا معمول حفصؒ کی روایت میں ہر دو طرق فتح اور ضمہ دونوں ہیں تاکہ قراءتِ عاصمؒ کا اتباع اور اختیارِ حفصؒ کی پیروی ہو جائے"۔ محققؒ کہتے ہیں "میں نے دونوں طرح پڑھا ہے اور دونوں وجوہ پڑھتا پڑھاتا ہوں"۔ دونوں مترادف ہیں اور بعض لغوی کہتے ہیں کہ "ضمہ سے بدنی کمزوری اور فتح سے عقلی انحطاط مراد ہے"۔ شاطبیہ میں یہاں تسامح ہے کیونکہ اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ ضمہ عاصمؒ کی قراءت نہیں حفصؒ کا اختیار کردہ ہے۔ امام ابن مجاہدؒ کہتے ہیں "ضُعْف کو عاصمؒ وحمزہؒ نے.. ضاد کے فتح سے اور حفصؒ نے اپنی جانب سے بالضم پڑھا ہے عاصمؒ سے (باقی بر صفحہ آئندہ)

Marfat.com

کو ضاد کے فتح سے مِنۡ ضَعۡفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ ضَعۡفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ قُوَّةٍ ضَعۡفًا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ یہی حفصؒ کی اختیار کردہ قراءت ہے۔ اور ان کے لئے دونوں وجوہ صحیح ہیں مگر فتح اداءً مقدم ہے۔ (ک) خَلَقَكُمۡ اور مِنۡۢ بَعۡدِ ضُعۡفٍ۔ يَشَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی۔ وَهُوَ میں سکون ھا۔ غَيۡرَ اور مَعۡذِرَتُهُمۡ میں ترقیق ظاہر ہے۔ (ک) كَذٰلِكَ كَانُوۡا۔ يُؤۡفَكُوۡنَ میں ابدال بیّن ہے۔ لَبِثۡتُمۡ میں بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

لَا يَنۡفَعُ کو غیر کوفیؒ تاءِ تانیث سے لَا تَنۡفَعُ اور کوفیؒ یاءِ تذکیر سے پڑھتے ہیں۔ ظَلَمُوۡا میں تغلیظ جلی ہے۔ وَلَقَدۡ ضَرَبۡنَا میں ورشؒ بصریؒ شامیؒ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام۔ الۡقُرۡاٰنِ میں مکیؒ نقل اور جِئۡتَهُمۡ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں (الممال) وَشَيۡبَةً اور سَاعَةٍ میں (بخلاف) کسائیؒ وقفاً اور لِلنَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں ع ع ۶ ۹

اس سورۃ میں ادغام کبیر تیرہ ۱۳ ہیں (مثلین کے ۶۔ اور متقاربین کے ۷) اور صغیر دو ۲ ہیں۔ (الم سوم) بِلِقَآئِ۔ اور وَلِقَآئِ میں ہمزہ متطرفہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ضمہ نہیں ہے "۔ یہی حق ہے۔ اپنی طرف سے کے یہ معنیٰ نہیں کہ اپنی رائے سے ضمہ پڑھا ہے بلکہ مقصد یہ ہے کہ عاصمؒ کے سوا دیگر شیوخ سے ضمہ اخذ کیا ہے اور حفصؒ کے قول کا یہ مطلب نہیں کہ وہ فتح روایت نہیں کرتے تھے۔ اس سے صاف مذہب کی مخالفت لازم آتی ہے جو ناجائز ہے۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ عاصمؒ سے فتح روایت کرتے ہوئے ضمہ بھی پڑھتے اور پڑھاتے تھے جو عاصمؒ سے نہ تھا۔ آج کل ہندی مصاحف میں صرف ضمہ لکھتے ہیں دونوں ہونے چاہئیں اور بعض آدمی فتح کی تغلیط کرتے ہیں جو جہالت ہے۔ نعوذ باللہ منہا۔ ۱۲

Marfat.com

مکسورہ بعد از الف بصورت یا۔ اور السُّوْآی میں ہمزہ متوسطہ مفتوحہ بعد از مدہ بصورت الف اور اس کے بعد الف تانیث بصورت یا۔ یَبْدَؤُا۔ اور شُفَعٰٓؤُا میں ہمزہ متطرفہ مضمومہ بصورت واو اور اس کے بعد الف زائدہ۔ اور مِنْ رِّبًا اکثر مصاحف میں واو کے بغیر اور بعض میں بواو مرسوم تھا۔

سُورہ لقمٰن

مکیہ ہے۔ مگر حضرت ابن عباسؓ تین آیتوں ۲۷ تا ۲۹ کو مدنی کہتے ہیں۔ اور اس کی آیتیں حجازی تینتیس ۳۳ اور باقی ائمہ کے نزدیک چونتیس ۳۴ ہیں۔ دو جگہ اختلاف ہے ۱ الٓمّٓ پر کوفی ۲ اور مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ پر بصری و شامی آیت ہے۔

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ سے الْحَكِیْمِ تک وجوہ صحیحہ ایک سو چھتیس ۱۳۶ ہیں۔ بسملین بائیس ۲۲۔ بصریؒ مع شامیؒ و خلادؒ دس۔ خلفؒ آٹھ ۸ اور ورشؒ چھیانوے ۹۶ (بسم اللہ پر ۶۶۔ ترک پر ۳۰)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

هُدًی وَّرَحْمَةً کو حمزہؒ تا کے رفع سے وَّرَحْمَةٌ اور

---

۱ ۱-۱۸ قالونؒ کے لئے لَا یُوْقِنُوْنَ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وہی وجہ اور روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک کے ساتھ الْحَكِیْمِ میں وہی وجہ اور روم ۱۹-۲۲ اور وصل کل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ مکیؒ۔ عاصمؒ اور کسائیؒ مندرج ہو گئے۔ ۱-۶ بصریؒ کے لئے سکتہ کے ساتھ لَا یُوْقِنُوْنَ کی ہر وجہ پر الْحَكِیْمِ میں وہی وجہ اور روم ۷-۱۰ اور وصل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ شامیؒ اور وصل میں خلادؒ مندرج ہو گئے۔ خلفؒ کے لئے ساکن منفصل کے عدم سکتہ پر ادغام کامل کے ساتھ وصل پر الْحَكِیْمِ کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ ورشؒ کے لئے نقل سے بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند بائیس ۲۲۔ اور ترک پر بصریؒ کی طرح دس وجوہ اور انمیں سے ہر وجہ پر مدبدل کی وجوہ ثلثہ پڑھو۔ خلفؒ کو سکتہ اور ادغام کامل سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب یہاں ۳۲۸ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲۔

باقی نصب سے پڑھتے ہیں۔ الصَّلٰوۃَ میں تغلیظ۔ وَیُؤْتُوْنَ میں ابدال۔ بِالْاٰخِرَۃِ۔ اور مُسْتَکْبِرًا میں ترقیق جلی ہے (تنبیہ) لَھْوَ اسم ظاہر ہے ضمیر نہیں۔ لہٰذا اسکانِ ھا پر اجماع ہے۔

لِیُضِلَّ کو مکی و بصری یا کے فتح سے لِیَضِلَّ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

وَیَتَّخِذَھَا کو حرمی۔ بصری۔ شامی اور ابوبکر (بربناء استیناف) ذال کے رفع سے وَیَتَّخِذُھَا اور باقی (بروئے عطف) نصب سے پڑھتے ہیں۔ ھُزُوًا کو غیر حفص و حمزہ زاء مضمومہ اور ہمزہ سے ھُزُؤًا حفص واو سے ابدال کرکے اور حمزہ وصلاً زاء ساکنہ کے بعد ہمزہ سے ھُزْؤًا اور وقفاً نقل و ابدال کرکے ھُزَا۔ اور ھُزُوًا پڑھتے ہیں۔ اُذُنَیْہِ کو مدنی ذال کے اسکان سے اُذْنَیْہِ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ میں۔ نقل اور بخلاف سکتہ اور وَھُوَ میں سکون ھا ظاہر ہے (الممال) ھُدًی ہر دو وقفاً۔ تُتْلٰی۔ وَلّٰی۔ اور وَاَلْقٰی میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل۔ النَّاسِ میں دوری اور دَآبَّۃٍ میں کسائی وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱

اَنِ اشْکُرْ ہر دو کو حرمی۔ شامی اور کسائی وصلاً نون کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں اور بحالت ابتداء ہمزہ وصلیہ کے ضمہ پر اجماع ہے۔ اَنِ اشْکُرْ لِلّٰہِ اور اَنِ اشْکُرْ لِیْ میں دوری بخلاف اور سوسی ادغام کرتے ہیں (ک) یَشْکُرُ لِنَفْسِہٖ اور قَالَ لُقْمٰنُ۔ وَھُوَ میں سکون ھا جلی ہے۔ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ (اول موقعہ) کو غیر مکی و حفص یاء مشددہ

مکسورہ سے یٰبُنَیِّ اور مکی یاء مخففہ ساکنہ سے یٰبُنَیْ اور حفصؒ یاء مشددہ مفتوحہ سے
اور یٰبُنَیَّ اِنَّھَا کو (دوسرے موقعہ میں) غیر حفصؒ یاء مشددہ مکسورہ سے اور حفصؒ
یاء مشددہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

مِثْقَالَ کو مدنیؒ لام کے رفع سے مِثْقَالُ اور باقی نصب
سے پڑھتے ہیں۔ یَاْتِ اور وَاْمُرْ میں ابدال جلی ہے۔ یٰبُنَیَّ اَقِمِ کو تیسری
جگہ غیر مکی وحفصؒ یاء مشددہ مکسورہ سے۔ قنبلؒ یاء مخففہ ساکنہ سے۔ اور بزیؒ و
حفصؒ یاء مشددہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ ماحصل یہ ہے کہ بزیؒ نے پہلے کلمہ کو یا
کے اسکان سے۔ دوسرے کو یا کے کسرہ سے اور تیسرے کو یا کے فتح سے۔ قنبلؒ نے پہلے اور
تیسرے کلمات کو یا کے اسکان سے اور دوسرے کو یا کے کسرہ سے۔ حفصؒ نے تینوں کو یا کے
فتح سے اور باقیوں نے کسرہ سے پڑھا ہے۔ الصَّلٰوۃَ میں تغلیظ اور الْاُمُوْرِ
میں نقل وسکتہ ظاہر ہیں۔

وَلَا تُصَعِّرْ کو مدنیؒ۔ بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ صاد کے بعد اثبات
الف اور عین مخففہ سے وَلَا تُصَاعِرْ (بلغت حجاز) اور باقی صاد کے بعد
عین مشددہ سے الف کے بغیر (بلغت تمیم) پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔
(الممال) الدُّنْیَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور
لِلنَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۲ ع ۱۱

عَلَیْکُمْ نِعَمَہٗ کو مکیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ عین کے
اسکان اور میم کے بعد تاء تانیث منصوبہ منونہ سے نِعْمَۃً (بتوحید) اور
باقی عین کے فتح اور میم کے بعد ھاء کنایہ مذکر مضمومہ سے (بجمع مضاف)

Marfat.com

پڑھتے ہیں (ک) سَخَّرَ لَكُمْ ۔ ظَاهِرَةً میں ترقیق جلی ہے ۔ قِيلَ میں ہشام
وکسائی اشمام بالضمہ کرتے ہیں ۔ (ک) قِيلَ لَهُمْ ۔ بَلْ نَتَّبِعُ میں کسائی ادغام
اور اٰبَآءَنَا میں وقفاً حمزہ مدوقصر کے ساتھ ہمزہ متوسطہ کی تسہیل کرتے ہیں ابدال
وحذف جائز نہیں ۔ وَهُوَ میں سکون ھا ۔ الْأُمُورِ اور وَالْاَرْضِ میں نقل و
سکتہ جلی ہیں ۔ فَلَا يُحْزِنْكَ کو مدنی یا کے ضمہ اور زا کے کسرہ سے فَلَا يَحْزُنْكَ
اور باقی یا کے فتح اور زا کے ضمہ سے پڑھتے ہیں ۔ (تنبیہ) فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهُ
میں اخفاءِ نون کی وجہ سے ادغام نہیں ہوتا کیونکہ اخفا ایک بین بین حالت ہے پس
جسطرح مُشَدَّد کا ادغام ممنوع ہے ۔ اسی طرح مُخْفٰی کا بھی ناجائز ہے (ک) اِنَّ اللّٰهَ هُوَ
وَالْبَحْرُ کو بصری (اسم اَنَّ پر عطف کرکے) را کے نصب سے
وَالْبَحْرُ اور باقی (محل معمول اَنَّ پر عطف کرکے) رفع سے پڑھتے ہیں ۔۔
(ک) بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ
وَاَنَّ مَا يَدْعُونَ کو حرمی ۔ شامی اور ابوبکر تاءِ خطاب سے
مَا تَدْعُونَ اور باقی یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں ۔ (ک) وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ (الممال)
وَبَاطِنَةً اور وَاحِدَةٍ میں کسائی وقفاً ۔ النَّاسِ میں دوری ۔ وَلَا هُدًى
وقفاً ۔ اور مُسَمًّى وقفاً میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل ۔ الْوُثْقٰى
میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل ۔ النَّهَارِ میں بصری و
دوری امالہ اور ورش تقلیل کرتے ہیں ۔ ع ۳ ع ۱۲

مِنْ اٰيٰتِهٖ میں نقل اور بخلاف سکتہ ۔ شَيْئًا میں طول وتوسط اور وقفاً
حمزہ کے لئے نقل وادغام جلی ہیں ۔ وَيُنَزِّلُ کو مکی وبصری اور حمزہ وکسائی نون

Marfat.com

کے اسکان اور زاء مخففہ سے وَيُنْزِلُ اور باقی نون کے فتح اور زاء مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) وَيَعْلَمُ مَا۔ الْأَرْحَامِ میں نقل و سکتہ ظاہر ہیں۔ (الممال) صَبَّارٍ اور خَتَّارٍ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ نَجّٰهُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الدُّنْيَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور السَّاعَةِ میں کسائیؒ وقفاً بخلاف امالہ کرتے ہیں ع ۴ ۱۳
اس سورۃ میں ادغام کبیر آٹھ ہیں۔ (مثلین کے ۶ متقاربین کے ۲) اور صغیر ۳ تین ہیں۔ (المرسوم) وَفِصٰلُهُ بحذف الف مرسوم ہے۔

سُوْرَۃُ سجدہ

مکیہ ہے مگر حضرت ابن عباسؓ آیات ۱۸ تا ۲۰ کو اور بعض ۱۶ سے ۲۰ تک کو مدنی کہتے ہیں اور اس کی آیتیں بصری انتیس ۲۹ اور باقی آئمہ کے نزدیک تیس ۳۰ ہیں۔ دو ۲ جگہ اختلاف ہے ۱ الٓمّٓ پر کوفی ۲ اور اَءِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ پر حجازی و شامی آیت ہے

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ سے الْعٰلَمِيْنَ تک وجوہ صحیحہ اٹھتر ۷۸ ہیں [1]۔ قالونؒ مع

---

[1] ۱-۹ قالونؒ کے لئے خَبِيْرٌ کے طول۔ توسط اور قصر بالسکون میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور ان میں سے ہر ایک پر الْعٰلَمِيْنَ میں وہ ہی وجہ ۱۰-۱۸ خَبِيْرٌ کے اشمام کی وجوہ ثلثہ پر اسی طرح نو وجوہ ۱۹-۲۱ خَبِيْرٌ کے روم پر الرَّحِيْمِ اور الْعٰلَمِيْنَ دونوں کا طول پھر دونوں کا توسط اور پھر قصر۔ ۲۲-۳۰ اور الرَّحِيْمِ کے روم و وصل اور وصل کل پر الْعٰلَمِيْنَ کی وجوہ ثلثہ پڑھو۔ ورشؒ۔ عاصمؒ اور کسائیؒ مندرج ہو گئے۔ مکیؒ کو ہر وجہ میں ھاء کنایہ کے صلہ سے لوٹاؤ۔ ۱-۶ ورشؒ کے لئے ترک پر خَبِيْرٌ کے سکون و اشمام کی وجوہ ثلثہ میں سے ہر ایک پر الْعٰلَمِيْنَ میں وہ ہی وجہ ۷-۱۲ اور روم و وصل پر وجوہ ثلثہ پڑھو۔ سکتہ کی وجوہ میں بصریؒ و شامیؒ مندرج ہو گئے۔ اب ان کے لئے وصل کی وجہ نقل کے بغیر پڑھو۔ حمزہؒ مندرج ہو گئے۔ خلفؒ کو سکتہ سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم ۔ (تنبیہ) خلفؒ کا سکتہ ورشؒ وغیرہ (باقی برصفحہ آئندہ)

Marfat.com

ورشؒ وعاصمؒ وکسائیؒ تین ۳۔ مکیؒ تین ۳۔ ورشؒ ترک پر مع بصریؒ وشامیؒ بارہ ۱۲۔
بصریؒ مع شامیؒ وحمزہؒ تین ۳۔ اور خلفؒ تین ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لِتُنْذِرَ۔ یُدَبِّرُ اور کٰفِرُوْنَ میں ترقیق بیّن ہے۔ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی میں قالونؒ وبزیؒ ہمزۂ اولی کی تسہیل سے بمد وقصر۔ بصریؒ اس کے اسقاط سے بقصر ومد۔ ورشؒ وقنبلؒ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل اور ابدال سے بقصر پڑھتے ہیں۔ ہمزہ پہ مد جائز نہیں۔ شَیْءٍ میں طول وتوسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے۔
خَلَقَهٗ کو مکیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ لام کے اسکان سے خَلْقَهٗ (مصدر) اور باقی فتح سے (ماضی) پڑھتے ہیں (ک)، وَجَعَلَ لَكُمُ۔ وَالْاَفْئِدَةَ میں حمزہؒ وقفاً لام تعریف پر نقل وسکتہ کے ساتھ ہمزۂ متوسطہ کی حرکت فا پر نقل کرتے ہیں۔ اَءِذَا ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ اَءِنَّا میں مدنیؒ وکسائیؒ پہلے کو استفہام اور دوسرے کو خبر سے۔ شامیؒ پہلے کو خبر اور دوسرے کو استفہام سے اور باقی دونوں کو استفہام سے پڑھتے ہیں۔ اور استفہام میں قالونؒ وبصریؒ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال۔ ورشؒ ومکیؒ صرف تسہیل اور ہشامؒ ہمزتین محققتین کے درمیان بلا خلاف ادخال کرتے ہیں۔ نتیجہ آٹھ ۸ قراءتیں ہیں۔ (الممال) اَفْتَرٰىهُ میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل بعلامت ۲۰۲۔ مَآ اَتٰىهُمْ۔ اسْتَوٰى۔ سَوّٰىهُ اور یَتَوَفّٰىكُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور وَالْاَفْئِدَةَ میں کسائیؒ وقفاً

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کے ساتھ نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ حضرات راء ساکنہ پر سکتہ کرتے ہیں جو وقف کا حکم رکھتا ہے اور خلفؒ نون تنوین پر سکتہ کرتے ہیں جو وصل کے حکم میں ہے۔ اہل ضرب یہاں ۲۴۶ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

اما لہ کرتے ہیں۔ ع ۱ ۱۴

رک، المجرمون ناکسوا۔ شئنا۔ الماوٰی اور فماوٰیهم
میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ رک، جهنم من۔ یؤمن اور مؤمنا میں
ابدال۔ ذکروا۔ لایستکبرون۔ اور ذکر میں ترقیق جلی ہے۔ ع
مآ اخفی کو حمزہؒ یا کے اسکان سے مآ اخفی (فعل مضارع
متکلم تقدیراً مرفوع) اور باقی فتح سے (ماضی مجهول) پڑھتے ہیں۔ وقیل میں
ہشامؒ و کسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں۔ رک، وقیل لهم اور الاکبر لعلهم۔
اظلم میں تغلیظ بیّن ہے رک، اظلم ممن (الممال) تراى میں بصریؒ و
حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ هدىها۔ تتجافى۔ الماوى۔ فماوىهم
اور الادنى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ والناس میں دوریؒ ۲
اور النار میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۱۵

رک، وجعلنه هدى۔ اسرآءیل میں وقفاً حمزہؒ مدو قصر کے
ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال صحیح نہیں۔ ائمة میں حرمیؒ و بصریؒ ہمزہ
ثانیہ کی تسہیل اور ہشامؒ ہمزتین محققتین کے درمیان بخلاف ادخال کرتے
ہیں۔ ابدال ہمارے طرق سے نہیں ہے۔
لما صبروا کو حمزہؒ و کسائیؒ لام کے کسرہ اور میم کی تخفیف سے
لِما صبروا اور باقی لام کے فتح اور میم کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔
لایت اور وانفسهم میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ الماء
الى میں حرمیؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں۔ تاکل میں ابدال۔۔

Marfat.com

اَفَلَا یُبْصِرُوْنَ اور مُنْتَظِرُوْنَ میں ترقیق ظاہر ہے (الممال) مُوْسَی
(الْکِتٰبَ) وقفاً میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل۔ ھُدًی
وقفاً اور مَتٰی میں حمزہ و کسائی امالہ اور ورش بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۳ ۱۶
اس سورۃ میں ادغام کبیر سات ہیں۔ (مثلین کے چھ[۶] متقاربین کا ایک[۱])

سُورۂ احزاب

باجماع مدنیہ اور اس کی آیتیں بلا خلاف تہتر[۷۳] ہیں۔

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ سے وَالْمُنٰفِقِيْنَ تک وجوہ صحیحہ ایک سو[۱۳۸]
اڑتیس[۱] ہیں۔ قالون اڑتالیس[۴۸]۔ مکی۔ عاصم۔ ابو الحارث اور کسائی کے دوری
بارہ[۱۲]۔ بارہ[۱۲]۔ بصری۔ دوری اور شامی چھ[۶]۔ چھ۔ حمزہ تین[۳]۔ ورش اٹھارہ[۱۸]
(بسم اللہ پر ۱۲۔ ترک پر ۶) اور خلف تین[۳]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

النَّبِيُّ ء ہر دو اور النَّبِيّٖن کو مدنی یا ساکنہ کے بعد

---

[۱] بما ۱-۱۸ قالون کے لئے صلہ کے ساتھ مُنْتَظِرُوْنَ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک پر منفصل کا قصر و مد النَّبِيُّ ء بالہمزہ اور وَالْمُنٰفِقِيْنَ میں وہ ہی وجہ بما ۱۹-۲۴ صلہ کے ساتھ وصل کل پر منفصل کا قصر و مد اور وَالْمُنٰفِقِيْنَ میں وجوہ ثلثہ پڑھو۔ اور منفصل کے قصر کی ہر وجہ میں مکی کو النَّبِيُّ سے لوٹاؤ۔ پھر قالون کے لئے بے صلہ کے ساتھ اسی طرح ۲۴ وجوہ پڑھو۔ اور مد کے بعد ہر وجہ میں عاصم و ابو الحارث کو مد سے اور کسائی کے دوری کو الْكٰفِرِيْنَ کے امالہ سے لوٹاؤ۔ بما ۱-۳ بصری کے لئے سکتہ کے ساتھ مُنْتَظِرُوْنَ کی ہر وجہ پر ......
وَالْمُنٰفِقِيْنَ میں وہ ہی وجہ اور بما ۴-۶ وصل پر وجوہ ثلثہ پڑھو۔ دوری و شامی کو ہر وجہ میں اور حمزہ کو صرف وصل میں مد سے لوٹاؤ۔ ورش کے لئے نقل و ترقیق سے بسم اللہ پر قالون کے مانند بارہ[۱۲] اور ترک پر بصری کی طرح چھ[۶] وجوہ اور خلف کے لئے سکتہ منفصل سے وصل پر تین[۳] وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۴۴۶ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

ہمزہ سے اور باقی یاء مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ مؤخر الذکر میں مد بدل ظاہر ہے
بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا کو بصریؒ یاء غیب سے **يَعْمَلُوْنَ**
اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ **خَبِيْرًا** میں ترقیق جلی ہے۔
الّٰٓـئِ میں حرمیؒ و بصریؒ یا کو حذف کر دیتے ہیں اور انمیں سے قالونؒ و قنبلؒ
ہمزہ محققہ مکسورہ سے (یا کے بغیر) **الّٰٓـئِ** (اللاءِ) بزیؒ و بصریؒ دونوں بخلاف
اور ورشؒ وصلاً اور رَوْمًا ہمزہ مُسَہّلہ سے بمد و قصر (یا کے بغیر) **الّٰٓـئِ** (اللاءِ) تسہیل
نیز بزیؒ و بصریؒ بوجہ ثانی حالین میں ورشؒ وقفاً[1] ہمزہ کو یا سے بدل کر اور اس
یا کو تخفیفاً ساکن کر کے بمد لازم **الّٰٓیْ** اور باقی ہمزہ محققہ کے بعد یاء ساکنہ
کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ رسم میں الف اور صورتِ ہمزہ دونوں محذوف
اور یا مرسوم ہے۔
تُظٰهِرُوْنَ کو حرمیؒ و بصریؒ تاء فوقانیہ۔ ظاء مشددہ۔ اور
ھاء مشددہ۔ تینوں کے فتح سے الف کے بغیر **تَظَّهَّرُوْنَ** (مضارع
تَظَهَّرَ۔ تا کے ادغام سے) شامیؒ تا کے فتح۔ ظاء مشددہ کے بعد اثبات الف
اور ھاء مُخَفَّفہ مفتوحہ سے **تَظّٰهَرُوْنَ** (مضارع تَظَاهَرَ۔ تا کے
ادغام سے)۔ حمزہؒ و کسائیؒ تا کے فتح۔ ظاء مُخَفَّفہ کے بعد اثبات الف اور ھاء
مُخَفَّفہ مفتوحہ سے **تَظٰهَرُوْنَ** (نیز مضارع تَظَاهَرَ۔ تا کے حذف سے)
اور عاصمؒ تا کے ضمہ ظاء مُخَفَّفہ کے بعد اثبات الف اور ھاء مُخَفَّفہ مکسورہ سے

---

[1] بزیؒ وغیرہ کے لئے تسہیل کی وجہ صرف وصلاً اور روْمًا ہو سکتی ہے۔ وقفاً ابدال بالیا ہوگا کیونکہ ہمزہ متطرفہ ساکنہ پر تسہیل کے ساتھ وقف ناممکن ہے۔ علیٰ ہٰذا ورشؒ بھی وقفاً ابدال کرتے ہیں۔ البتہ روم کے ساتھ تسہیل صحیح ہے۔ ۱۲

(مضارع ظاہر) پڑھتے ہیں۔ اَبۡنَآءَكُمۡ میں وقفاً حمزہؒ مد وقصر کے ساتھ ہمزہ متوسطہ کی تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال وحذف جائز نہیں۔ بِاَفۡوَاهِكُمۡ میں وقفاً حمزہؒ یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں۔ وَهُوَ میں سکون ھا ظاہر ہے اَخۡطَاۡتُمۡ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ اَلنَّبِيُّ اَوۡلٰى میں مدنی ہمزہ ثانیہ کا واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ (باقی حضرات کے لئے اجتماع ہمزتین نہیں ہے) بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ اور الۡمُؤۡمِنِيۡنَ میں ابدال اور عَذَابًا اَلِيۡمًا میں نقل اور بخلاف سکتہ بیّن ہیں۔ (الممال) الۡكٰفِرِيۡنَ اور لِلۡكٰفِرِيۡنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ يُوۡحٰى ۔ وَكَفٰى اور اَوۡلٰى ہر دو میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ وَمُوۡسٰى اور وَعِيۡسَى ابۡنِ مَرۡيَمَ وقفاً میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ع ۱۷

اِذۡ جَآءَتۡكُمۡ ۔ اور اِذۡ جَآءُوۡكُمۡ میں بصریؒ وہشامؒ ادغام کرتے ہیں۔ عَلَيۡهِمۡ ہر دو میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔

بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرًا کو بصریؒ یاء غیب سے يَعۡمَلُوۡنَ اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ بَصِيۡرًا ۔ الۡحَنَاجِرَ ۔ يَسِيۡرًا ہر دو اور وَلَا نَصِيۡرًا میں ترقیق جلی ہے۔ وَاِذۡ زَاغَتۡ میں بصریؒ ہشامؒ خلادؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

الظُّنُوۡنَا کو بصریؒ وحمزہؒ حالین میں بحذف الف الظُّنُوۡنَ مدنیؒ ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ حالین میں باثبات الف۔ مکیؒ حفصؒ اور کسائیؒ وصلاً الف کے بغیر اور وقفاً باثبات الف پڑھتے ہیں۔ رسم بالف ہے۔ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ

وَیَسْتَاذِنُ ۔ وَلَا یَاتُوْنَ ۔ لَوْ یُؤْمِنُوْا اور یَاتِ میں ابدال ظاہر ہے
لَا مُقَامَ لَکُمْ کو غیر حفصؒ میم (اول) کے فتح سے لَا مَقَامَ
اور حفصؒ ضمہ سے ۔ النَّبِیْءَ کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ سے اور باقی
یاء مشددہ سے ۔ بُیُوْتَنَا کو قالونؒ ۔ مکیؒ ۔ شامیؒ ۔ ابوبکرؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ با
کے کسرہ سے اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں ۔ فِرَارًا ۔ اور الْفِرَارُ میں تفخیم پر اجماع
ہے ۔ لَاٰتَوْهَا کو حرمیؒ بحذف الف لَاَتَوْهَا (فعل لازم) اور باقی
ہمزہ کے بعد اثبات الف سے (متعدی) پڑھتے ہیں ۔ ہمارے طرق سے .....
ابن ذکوانؒ کے لئے الف[1] ہی ماخوذ ہے ۔ (ک) مِنْ قَبْلُ لَا ۔ الْاَدْبَارَ میں نقل
و سکتہ جلی ہیں ۔ مَسْـُٔوْلًا میں وقفاً حمزہؒ نقل کرتے ہیں ۔ (تنبیہ) مد بدل
جائز نہیں ۔ اور الْبَاْسَ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں ۔ یَحْسَبُوْنَ کو حرمیؒ ۔
بصریؒ اور کسائیؒ سین کے کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں ۔ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ
میں وقفاً حمزہؒ ساکن منفصل پر نقل ۔ سکتہ اور عدم سکتہ کے ساتھ ہمزۂ متوسطہ
کی بمد و قصر تسہیل کرتے ہیں ۔ ابدال جائز نہیں (الممال) جَآءَتْكُمْ ۔ جَآءُوْكُمْ
اور جَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ ۔ عَوْرَةٌ اور بِعَوْرَةٍ دونوں میں بخلاف
اور رَحْمَةً میں کسائیؒ وقفاً ۔ اَقْطَارِهَا میں بصریؒ و دوریؒ امالہ و ورشؒ
تقلیل ۔ اور یُغْشٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے

---

[1] نقاشؒ و ابن اخرمؒ بذریعہ اخفشؒ ابن ذکوانؒ سے بمد روایت کرتے ہیں ۔ صوریؒ اور تغلبیؒ نے ابن ذکوانؒ سے بقصر روایت کیا ہے ۔ یہی سلامہ بن ہارونؒ وغیرہ کی اخفشؒ سے روایت ہے ۔ ہمارا طریقہ نقاشؒ سے ہے ۔ ۱۲

Marfat.com

ع ۲ ۱۸ ہیں۔ (تنبیہ) وَ اِذْ زَاغَتْ باجماعِ ناقلین امالہ سے مستثنیٰ ہے۔ ع

اُسْوَةٌ کو غیر عاصمؒ (بلغت حجاز) ہمزہ کے کسرہ سے اِسْوَةٌ

اور عاصمؒ (بلغت تمیم) ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ الْاٰخِرَ۔ كَثِيْرًا۔ يَنْتَظِرُ۔

خَيْرًا۔ وَ تَاْسِرُوْنَ اور قَدِيْرًا میں ترقیق۔ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ الْمُؤْمِنِيْنَ

ہر دو اور وَ تَاْسِرُوْنَ میں ابدال بیّن ہے۔ شَآءَ اَوْ میں قالونؒ۔ بزیؒ

اور بصریؒ ہمزۂ اُولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد۔ ورشؒ و قنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل

سے اور نیز اس کے ابدال سے بمدلازم پڑھتے ہیں۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا

کا ضمہ ظاہر ہے (ک)، وَقَذَفَ فِيْ ۔ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ کی قرآت ثلثہ

جلی ہیں۔

الرُّعْبَ کو شامیؒ اور کسائیؒ عین کے ضمہ سے الرُّعُبَ اور

باقی اسکان سے پڑھتے ہیں۔ لَمْ تَطَئُوْهَا میں وقفاً حمزہؒ تسہیل کرتے ہیں

حذف بھی جائز اور رسمی وجہ ہے۔ شَيْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب

ظاہر ہے۔ (الممال) رَاَ (الْمُؤْمِنُوْنَ) میں وصلاً ابوبکرؒ و حمزہؒ صرف را

کا اور وقفاً بصریؒ ہمزہ کا۔ ابن ذکوانؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ را اور ہمزہ

دونوں کا امالہ ورشؒ تقلیل۔ زَادَهُمْ میں ابن ذکوانؒ بخلاف اور حمزہؒ۔

قَضٰی اور وَ كَفَى (اللّٰهُ) وقفاً میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل

ع ۳ ۱۹ اور شَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

النَّبِيُّ اور النَّبِيِّ ہر دو کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ سے

اور باقی یاء مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ الْاٰخِرَةَ۔ يَسِيْرًا۔ وَيُطَهِّرَكُمْ

Marfat.com

تَطۡهِيۡرًا اور خَبِيۡرًا میں ترقیق ۔ بَيَاتِ اور نُؤۡتِهَا میں ابدال ظاہر ہے مُبَيِّنَةٍ کو مکیؒ اور ابوبکرؒ یاء تحتانیہ کے فتح سے مُبَيَّنَةٍ (اسم مفعول) اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں ۔

يُضٰعَفۡ لَهَا الۡعَذَابُ میں مکیؒ اور شامیؒ فعل کو نون عظمت ۔ اور عین مشددہ مکسورہ سے الف کے بغیر (متکلم معروف) اور اسم کو باء موحدہ کے نصب سے نُضَعِّفۡ لَهَا الۡعَذَابَ بصریؒ فعل کو یاء غیب اور عین مشددہ مفتوحہ سے الف کے بغیر (غائب مجہول) اور اسم کو باء موحدہ کے رفع سے يُضَعَّفۡ لَهَا الۡعَذَابُ اور باقی بھی فعل کو یاء غیب سے مگر ضاد کے بعد اثبات الف اور عین مخففہ مفتوحہ سے اور اسم کو با کے رفع سے پڑھتے ہیں ۔ فا کے جزم پر اجماع ہے ۔

وَتَعۡمَلۡ صَالِحًا نُّؤۡتِهَا میں حمزہؒ و کسائیؒ دونوں افعال کو یاء تذکیر و غیب سے وَيَعۡمَلۡ صَالِحًا يُّؤۡتِهَا اور باقی پہلے کو تاء تانیث سے اور دوسرے کو نون عظمت سے پڑھتے ہیں ۔ پہلے کلمہ میں حرف اول کے فتح اور دوسرے میں حرف اول کے ضمہ پر اجماع ہے ۔ مِنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيۡتُنَّ میں قالونؒ و بزیؒ ہمزۂ اُولیٰ کی تسہیل سے بمد و قصر ۔ بصریؒ اس کے اسقاط سے بقصر و مد ۔ ورشؒ و قنبلؒ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل سے اور نیز اس کے ابدال سے بمد و قصر پڑھتے ہیں کیونکہ نون کی حرکت عارضی ہے ۔

وَقَرۡنَ[۱] کو غیر مدنیؒ و عاصمؒ قاف کے کسرہ اور را کی ترقیق سے

جزء قلیست و دوم

[۱] قَرۡنَ اصل میں اِقۡرِرۡنَ يَقۡرَرُ (باب سَمِعَ يَسۡمَعُ سے) (باقی برصفحہ آیندہ)

Marfat.com

وَقَرْنَ اور مدنیؒ و عاصمؒ قاف کے فتح اور را کی تفخیم سے پڑھتے ہیں۔
بُیُوْتِکُنَّ ہر دو کو قالونؒ۔ مکیؒ۔ شامیؒ۔ ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ با کے کسرہ سے اور باقی
ضمہ سے۔ وَلَا تَبَرَّجْنَ کو بزیؒ وصلاً تاء مشددہ سے بدلازم پڑھتے ہیں۔ ۔
الصَّلٰوۃَ میں تغلیظ جلی ہے۔ (الممال) الدُّنْیَا۔ اور الْاُوْلٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ
امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ یُتْلٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف ع ۴
تقلیل اور وَالْحِکْمَۃِ میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع
وَالْمُؤْمِنِیْنَ۔ وَالْمُؤْمِنٰتِ۔ لِمُؤْمِنٍ۔ وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ
اور الْمُؤْمِنِیْنَ میں ابدال۔ وَالصّٰبِرٰتِ۔ کَثِیْرًا۔ وَّالذّٰکِرٰتِ
اور مَّغْفِرَۃً میں ترقیق جلی ہے۔
اَنْ یَّکُوْنَ لَھُمُ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور ابن ذکوانؒ تاء تانیث
سے اَنْ تَکُوْنَ اور باقی یاء تذکیر سے پڑھتے ہیں۔ مِنْ اَمْرِھِمْ
میں نقل اور بخلاف سکتہ ظاہر ہیں۔ فَقَدْ ضَّلَّ میں ورشؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ
حمزہؒ اور کسائیؒ اور وَاِذْ تَّقُوْلُ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام
کرتے ہیں۔ (ک) تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ۔ النَّبِیْٓءِ اور النَّبِیّٖٓءَ عَنْ کو مدنیؒ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) امر جمع مؤنث) اِقْرِرْنَ تھا۔ را کی حرکت قاف پر نقل اور اجتماع ساکنین کی بنا پر ایک را کو حذف کر دیا۔ اور ہمزہ وصل مابعد پر حرکت آجانے کی وجہ سے گر گیا اور کلمہ واو عاطفہ کے مابعد وَقَرْنَ ہو گیا۔ بعض کے نزدیک لام کلمہ محذوف اور وزن فَعْنَ اور بعض کی رائے میں عین محذوف اور وزن فَلْنَ ہے۔ یہی دوسرا احتمال راجح ہے۔ ط)۔ اور قِرْنَ (قَرَّ یَقِرُّ باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے) امر ہے۔ اس میں سے بھی اسی طرح ایک را محذوف ہے۔ لطیفہ: بعض آدمی اس کی چیستان پوچھا کرتے ہیں کہ وہ کونسا کلمہ ہے جس کی را کو ورشؒ بلا خلاف موٹا اور

اکثر قراء باریک پڑھتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ سے اور باقی یاء مشددہ سے پڑھتے ہیں۔
وَخَاتَمَ کو غیر عاصمؒ تا کے کسرہ سے وَخَاتِمَ اور عاصمؒ فتح سے
پڑھتے ہیں۔ شَيْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے (الممال)
قَضَى (اللّٰهُ) وقفاً۔ وَتَخْشَى (النَّاسَ) وقفاً۔ تَخْشٰىهُ۔ قَضَى
اور وَكَفٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ)
اَبَا اَحَدٍ واوی ہے اسمیں امالہ نہیں ہوتا۔ ع
ذِكْرًا بخلاف۔ كَثِيْرًا۔ وَّمُبَشِّرًا۔ وَّنَذِيْرًا۔ وَسِرَاجًا
مُّنِيْرًا۔ اور كَبِيْرًا میں ترقیق۔ وَاَصِيْلًا میں وقفاً حمزہؒ کے بخلاف
تسہیل۔ بِالْمُؤْمِنِيْنَ۔ الْمُؤْمِنِيْنَ ہر دو۔ الْمُؤْمِنٰتِ اور
مُّؤْمِنَةً میں ابدال جلی ہے۔ النَّبِيْءُ ہر سہ کو مدنیؒ اور لِلنَّبِيْءِ اِنْ
کو ورشؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ سے اور باقی یاء مشددہ سے پڑھتے ہیں۔۔۔
مؤخر الذکر کو قالونؒ نے بھی اجتماع ہمزتین مکسورتین کی وجہ سے وصلاً یاء مشددہ
سے پڑھا ہے مگر وقف ہمزہ سے کرتے ہیں۔ النَّبِيْءُ اِنَّا ہر دو میں مدنیؒ ہمزہ
ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور تسہیل کا لیا کرتے ہیں باقی حضرات کے لئے اجتماع
ہمزتین نہیں ہے۔ (ک)، الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ۔ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ میں۔۔
تغلیظ جلی ہے
اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ کو حمزہؒ و کسائیؒ تا کے ضمہ اور میم کے بعد اثبات

۵
ع
۲

لہ سیدؒ نے اٰمَنُوْا کے توسط پر ذِكْرًا میں ترقیق کو منع کیا ہے۔ وَفِيْهِ
مَا فِيْهِ۔ كَمَا مَرَّ۔ ۱۲

Marfat.com

الف سے بمدلازم تُمَسُّوْهُنَّ اور باقی تا کے فتح سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ میں ورشؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور نیز ابدال سے بمد و قصر پڑھتے ہیں کیونکہ حرکتِ نقل عارضی ہے۔ النَّبِيُّ اَنْ میں مدنیؒ ہمزہ ثانیہ کا واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ عَلَيْهِنَّ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے

تُرْجِیْ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ جیم کے بعد یا کے بجائے ہمزہ مرفوعہ سے تُرْجِئُ اور باقی ہمزہ کی جگہ یاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) وَتُئْوِيْ کو ورشؒ وسوسیؒ کے تلامذہ نے ابدال سے مستثنیٰ کیا ہے البتہ وقفاً حمزہؒ ابدال کے بعد اظہار و ادغام کرتے ہیں۔ تَشَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی بیّن ہیں (ک)

يَعْلَمُ مَا

لَا يَحِلُّ کو بصریؒ (فاعل کے مؤنث حقیقی ہونے کی وجہ سے) تاء تانیث سے لَا تَحِلُّ اور باقی (فصل کی بنا پر) یاء تذکیر سے۔ اَنْ تَبَدَّلَ کو بزیؒ وصلاً تاء مشددہ سے پڑھتے ہیں اور اس سے قبل نون ساکنہ کے نطق کا خیال رکھو۔ شَيْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے (الممال)، الْكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اٰذٰىهُمْ۔ وَكَفٰى اور اَذٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۲

بُيُوْتَ کو قالونؒ۔ مکیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ با کے کسرہ سے اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ النَّبِيِّ اِلَّآ کو ورشؒ۔ النَّبِيِّ اور عَلَى النَّبِيِّ کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ سے اور باقی یاء مشددہ سے

Marfat.com

پڑھتے ہیں۔ مقدم الذکر کو قالونؒ نے بھی اجتماع ہمزتین مکسورتین کی وجہ سے
وصلاً یاء مشددہ سے پڑھا ہے مگر وقف ۔۔ ہمزہ پر کرتے ہیں۔ النَّبِيِّءِ اِلَّا
کو ورشؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور نیز ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔ يُّؤْذَنَ
مُسْتَاْنِسِيْنَ۔ يُؤْذِي۔ تُؤْذُوْا۔ يُؤْذُوْنَ ہردو الْمُؤْمِنِيْنَ اور
وَالْمُؤْمِنٰتِ میں ابدال ظاہر ہے (ک) يُؤْذَنَ لَكُمْ۔ غَيْرَ۔
فَانْتَشِرُوْا اور وَالْاٰخِرَةِ میں ترقیق وغیرہ ظاہر ہے۔
فَسْـَٔلُوْهُنَّ کو مکیؒ اور کسائیؒ ہمزہ کی حرکت نقل کر کے
فَسَلُوْهُنَّ۔ اور باقی سین ساکنہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ کے اثبات
سے پڑھتے ہیں۔ (ک)، اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ۔ شَيْـًٔا۔ اور شَيْءٍ
ہردو میں طول وتوسط اور حمزہؒ کا مذہب ظاہر ہے۔ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ
کو قالونؒ و بزیؒ ہمزہ اُولیٰ کی تسہیل سے بمد وقصر۔ بصریؒ اس کے حذف سے بقصر
ومد۔ اور ورشؒ وقنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور نیز اس کے ابدال سے بمد لازم
پڑھتے ہیں۔ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ میں حرمیؒ وبصریؒ ہمزہ ثانیہ کا یاء مفتوحہ سے
ابدال کرتے ہیں (الممال)، اِنٰىهُ میں ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
تقلیل اور الدُّنْيَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل
کرتے ہیں۔ ع

النَّبِيِّءُ میں مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ سے اور باقی یاء مشددہ
سے پڑھتے ہیں۔ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ اور فَلَا يُؤْذَيْنَ میں ابدال۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔
لَا يُجَاوِرُوْنَكَ۔ سَعِيْرًا۔ وَلَا نَصِيْرًا اور كَثِيْرًا میں ترقیق ظاہر

ع ۷

ہے۔(ک) السَّاعَةَ تَكُونُ

الرَّسُولَا اور السَّبِيلَا کو بصری وحمزہ حالین میں بحذف الف الرَّسُولَ۔ السَّبِيلَ مدنی، شامی اور ابوبکر حالین میں باثبات الف۔ مکی، حفص اور کسائی وصلاً بحذف اور وقفاً باثبات الف پڑھتے ہیں۔ رسم بالف ہے۔

سَادَتَنَا کو شامی دال کے بعد الف جمع کے اثبات اور تا کے کسرہ سے سَادَاتِنَا۔ (سَادَةٌ کی جمع سالم) اور باقی الف کے بغیر تا کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ (جو سَيِّدٌ یا سَائِدٌ کی جمع مکسر ہے)

لَعْنًا كَبِيرًا کو غیر عاصم کاف کے بعد ثاء مثلثہ سے كَثِيرًا اور عاصم باء موحدہ سے پڑھتے ہیں۔ ہمارے طرق سے ہشام کے لئے صرف ثا ماخوذ[1] ہے (المال) اَدْنٰى میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل۔ السَّاعَةِ میں کسائی وقفاً بخلاف الْكٰفِرِيْنَ اور فِي النَّارِ میں بصری ودوری امالہ اور ورش تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۵

وَيَغْفِرْ لَكُمْ میں دوری بخلاف اور سوسی ادغام کرتے ہیں۔ الْاِنْسَانُ میں نقل وسکتہ۔ الْمُؤْمِنِيْنَ اور وَالْمُؤْمِنٰتِ میں ابدال ظاہر ہے (المال) مُوسٰى میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۹ ۶

اس سورۃ میں ادغام کبیر آٹھ ہیں (مثلین کے ۵۔ متقاربین کے ۳) اور صغیر

[1] حلوانی، بجمیع طرق اور ہشام کے دیگر اکثر تلامذہ بھی ثاء مثلثہ روایت کرتے ہیں۔ اور داجونی نے اپنے شیوخ سے باء موحدہ روایت کی ہے۔ ۱۲

Marfat.com

چھ ہیں۔ (المرسوم) یسئلون عن انبائکم اکثر مصاحف میں بحذف الف اور بعض میں سین کے بعد الف کے اثبات سے اور رانلہ بالیا مرسوم تھا

سورۂ سبا

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں غیر شامی چوّن ۵۴ اور شامی پچپن ۵۵ ہیں۔ عن یمین و شمال پر شامی آیت ہے

وکان اللہ غفورا رحیما سے فی الاخرۃ تک وجوہ صحیحہ بیالیس ۴۲ ہیں۔ قالونؒ مع مکی و عاصمؒ چھ ۶۔ کسائی چھ۔ ورشؒ چوبیس ۲۴ (بسم اللہ پر ۱۸۔ ترک پر ۶) بصری مع شامیؒ دو ۲۔ حمزہؒ دو ۲ اور خلادؒ دو ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فی الاخرۃ اور والارض میں نقل وسکتہ وغیرہ جلی ہیں۔ الاخرۃ مغفرۃ اور بالاخرۃ میں ترقیق اور وھو ہر دو میں سکون ھا جلی ہے (ک) یعلمما۔ لاتاتینا۔ لتاتینکم اور لایؤمنون میں ابدال بیّن ہے۔

علم الغیب کو حمزہؒ اور کسائیؒ عین کے بعد لام مشددہ مفتوحہ اور اس کے بعد اثبات الف کر کے اور (وربی) کی صفت قرار دے کر میم

۱؎ ۱۲۔ قالونؒ کے لئے رحیما کے قطع پر الرحیم کی وجوہ خمسہ اور وصل کل پڑھو۔ مکیؒ و عاصمؒ مندرج ہو گئے۔ کسائیؒ کو ہر وجہ میں امالہ سے لوٹاؤ۔ اور ورشؒ کے لئے ہر وجہ میں نقل سے مدبدل کی وجوہ ثلثہ پڑھ کر ترک پر سکتہ اور وصل کے ساتھ مدبدل کی وجوہ ثلثہ پڑھو اور بصریؒ کو عدم نقل سے لوٹاؤ۔ شامیؒ مندرج ہو گئے۔ حمزہؒ کو وصل میں الارض کے سکتہ سے اور خلادؒ کو عدم سکتہ سے لوٹا کر فی الاخرۃ میں نقل وسکتہ ادا کرو۔ واللہ اعلم۔ یہاں ضربی وجوہ نہیں ہیں ۔ ۱۲

Marfat.com

کے خفض سے عَلٰمِ (بروزن فَعَّالٍ)۔ مدنی وشامی عین کے بعد الف کے اثبات اور لام مُخَفَّف سے اور (مبتدا یا خبر مان کر) میم کے رفع سے عٰلِمُ اور باقی بھی اسی طرح مگر (صفت مان کر) میم کے جر سے پڑھتے ہیں۔

لَا یَعْزُبُ کو کسائی زا کے کسرہ سے لَا یَعْزِبُ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

مُعٰجِزِیْنَ کو مکی و بصری عین کے بعد جیم مشددہ سے الف کے بغیر مُعَجِّزِیْنَ اور باقی عین کے بعد اثبات الف اور جیم مُخَفَّف سے پڑھتے ہیں۔

مِنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ کو غیر مکی و حفص (رِجْزٍ کی صفت قرار دیکر) میم کے خفض سے اَلِیْمٍ اور مکی و حفص (عذابٌ کی صفت قرار دیکر) رفع سے پڑھتے ہیں۔ نقل اور بخلاف سکتہ ظاہر ہیں۔ صِرَاطٍ کو قنبل سین سے۔ خلف اشمام بالزا کر کے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔ ھَلْ نَدُلُّکُمْ اور یَخْسِفْ بِھِمُ میں کسائی ادغام کرتے ہیں۔

اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِھِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ میں حمزہ و کسائی تینوں افعال کو یاء غیب سے اِنْ یَّشَاْ یَخْسِفْ بِھِمُ الْاَرْضَ اَوْ یُسْقِطْ اور باقی نون عظمت سے پڑھتے ہیں خلف کے لئے پہلے کلمہ میں ادغام کامل جلی ہے۔ نَّشَاْ ابدال سے مستثنیٰ ہے۔ بِھِمُ الْاَرْضَ کی قرآت ثلثہ اور عَلَیْھِمْ میں حمزہ کے لئے ھا کا ضمہ بیّن ہے۔

کِسَفًا کو غیر حفص سین کے اسکان سے کِسْفًا اور حفص فتح

Marfat.com

سے پڑھتے ہیں۔ مِنَ السَّمَآءِ اِنَّ کو وصلاً قالونؒ وبزیؒ ہمزۂ اُولیٰ کی تسہیل سے بمد وقصر۔ بصریؒ اس کے حذف سے بقصر ومد۔ ورشؒ وقنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور نیز اس کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں اور بحالت وقف السَّمَآءِ کی.. وجوہ خمسہ وقفی بیّن ہیں۔ (الممال) الْاٰخِرَةِ۔ السَّاعَةُ ہیں بخلاف اور جِنَّةٌ ہیں کسائیؒ وقفاً۔ بَلٰى ہیں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ وَيَرَى الَّذِيْنَ ہیں وصلاً سوسیؒ بخلاف اور وقفاً سبھی اور اَفْتَرٰى ہیں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ.. امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۱ ۷

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ کو ابوبکرؒ (مبتدا مان کر) حا کے رفع سے الرِّيْحُ اور باقی (مفعول مان کر) نصب سے پڑھتے ہیں (تنبیہ) یہاں قراء سبعہ کا توحید پر اجماع ہے۔ الْقِطْرِ ہیں وقفاً تمام قراء کے لیے کسرۂ ماقبل کی بنا پر را کی ترقیق اور حرف استعلا کی وجہ سے تفخیم دونوں جائز ہیں۔ مگر ترقیق مختار ہے۔ كَالْجَوَابِ ہیں ورشؒ وبصریؒ وصلاً اور مکیؒ حالین ہیں اثبات یا کرتے ہیں۔ (جلد ا ص ۲۴۳) عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ کی یا کو غیر حمزہؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ حمزہؒ کے لئے وصلاً یا ساقط ہو جاتی ہے۔ تَاْكُلُ۔ الْمُؤْمِنِيْنَ اور يُّؤْمِنُ ہیں ابدال بیّن ہے۔

مِنْسَاَتَهٗ کو مدنیؒ وبصریؒ (بلغت حجاز) سین کے بعد ہمزہ کے بجائے الف سے مِنْسَاتَهٗ ابن ذکوانؒ تخفیفاً ہمزہ ساکنہ سے الف کے بغیر مِنْسَأْتَهٗ اور باقی (بلغت تمیم) ہمزہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ لِسَبَاٍ کو بزیؒ وبصریؒ ہمزہ کے فتح سے تنوین کے بغیر لِسَبَاَ

(غیر منصرف)۔ قنبلؒ ہمزہ کے اسکان سے لِسَبَأْ اور باقی تنوین کسرہ سے پڑھتے ہیں۔

مَسْكَنِهِمْ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ سین کے فتح اسکے بعد الف جمع کے اثبات اور کاف کے کسرہ سے مَسَاكِنِهِمْ کسائیؒ سین کے اسکان اور کاف کے کسرہ سے الف کے بغیر مَسْكِنِهِمْ (بتوحید) حفصؒ و حمزہؒ بھی اسی طرح مگر کاف کے فتح سے پڑھتے ہیں۔ عَلَيْهِمْ ہر سہ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔

اُكُلٍ خَمْطٍ کو بصریؒ کاف کے ضمہ اور لام کے کسرہ سے تنوین کے بغیر اُكُلِ خَمْطٍ (باضافت) حرمیؒ کاف کے اسکان اور لام کی تنوین سے ..... اُكْلٍ خَمْطٍ اور باقی کاف کے ضمہ اور لام کی تنوین سے پڑھتے ہیں۔ وَشَيْءٍ اور شَيْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے۔ وَهَلْ نُجٰزِيْ میں کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

نُجٰزِيْ اِلَّا الْكَفُوْرَ میں حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ فعل کو یاء غیب مضمومہ۔ زا کے فتح اور اس کے بعد الف (مبدلہ از یا) سے (مجہول) اور اسم کو را کے رفع سے يُجٰزٰى اِلَّا الْكَفُوْرُ اور باقی فعل کو نون عظمت مضمومہ۔ زا کے کسرہ اس کے بعد یاء ساکنہ سے اور اسم کو را کے نصب سے پڑھتے ہیں جیم کے بعد کا الف رسم سے محذوف ہے۔ ظَاهِرَةً۔ سِيْرُوْا اور بِالْاٰخِرَةِ میں ترقیق وغیرہ اور وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں۔

بٰعِدْ کو مکی۔ بصری اور ہشام عین کی تشدید سے الف کے بغیر بَعِّدْ اور باقی باءِ موحدہ کے بعد الف کے اثبات اور عین کی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ وَظَلَمُوا میں تغلیظ بیّن ہے۔ وَلَقَدْ صَّدَّقَ میں بصری۔ ہشام۔ حمزہ اور کسائی ادغام کرتے ہیں۔

صَدَّقَ کو غیر کوفی دال کی تخفیف سے صَدَقَ اور کوفی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ نتیجہ بیّن[1] ہے۔ (ک) لِنَعْلَمَ مَنْ۔ (الممال) اٰیٰة میں کسائی وقفاً امالہ۔ یُجْزٰی میں ورش (ازاکی) بخلاف تقلیل۔ الْقُرٰی (التی) میں وصلاً سوسی بخلاف اور وقفاً سمیں اور نیز قُرًی وقفاً میں بصری وحمزہ و کسائی امالہ ورش تقلیل۔ اَسْفَارِنَا اور صَبَّارٍ میں بصری و دوری امالہ اور ورش تقلیل کرتے ہیں ع

ع ۲ ۸

قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ کو حرمی۔ بصری۔ شامی اور کسائی لام کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور ابتدا باجماع ہمزہ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔

اَذِنَ لَهٗ کو بصری۔ حمزہ اور کسائی ہمزہ کے ضمہ سے اُذِنَ (مجہول) اور باقی فتح سے (معروف) پڑھتے ہیں۔ (ک) اُذِنَ لَهٗ

اِذَا فُزِّعَ کو شامی فا اور زا دونوں کے فتح سے فَزَّعَ (معروف) اور باقی فا کے ضمہ اور زا کے کسرہ سے (مجہول) پڑھتے ہیں۔ (ک) فُزِّعَ عَنْ اور قَالَ رَبُّكُمْ۔ وَهُوَ ہر دو میں سکون ھا ظاہر ہے۔ (ک) یَرْزُقُكُمْ۔

---

[1] وہ یہ کہ یہاں چار قراءتیں ہیں نمبر ۱ حرمی و ابن ذکوان وَلَقَدْ صَدَقَ باظہار و تخفیف نمبر ۲ عاصم وحمزہ وَلَقَدْ صَدَّقَ باظہار و بتشدید نمبر ۳ بصری و ہشام وَلَقَدْ صَّدَقَ بادغام و بتخفیف نمبر ۴ کسائی وَلَقَدْ صَّدَّقَ بادغام و بتشدید۔ ۱۲ ط

Marfat.com

وَالْاَرْضِ میں نقل وسکتہ جلی ہیں (تنبیہ) جمہور کے نزدیک کَلَّا پر وقف تام
اور ما بعد سے ابتداءِ احسن ہے اور بعض اس سے ابتدا بھی صحیح کہتے ہیں۔ بَشِیْرًا
وَّنَذِیْرًا اور لَاتَسْتَاْخِرُوْنَ میں ترقیق نیز آخر الذکر کلمہ میں ابدال جلی ہے
(الممال) هُدًى وقفًا اور مَتٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ا.....
لِلنَّاسِ اور النَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ (تنبیہ) لَعَلّی حرف جر
ہے جس پر لام ابتدا آیا ہوا ہے۔ لہٰذا اس میں امالہ نہیں ہوسکتا۔ع ع ۳ ۹
نُؤْمِنَ۔ مُؤْمِنِیْنَ اور تَاْمُرُوْنَنَا میں ابدال بیّن ہے۔ الْقُرْاٰنِ
میں مکیؒ نقل۔ اِذْجَآءَکُمْ میں بصریؒ وہشامؒ اور اِذْتَّاْمُرُوْنَنَا میں بصریؒ
ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں (ک)، وَنَجْعَلَ لَہٗ۔ کٰفِرُوْنَ اور وَیَقْدِرُ
میں ترقیق بیّن ہے (الممال) تَرٰٓی میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔
الْهُدٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ جَآءَکُمْ میں ابن ذکوانؒ
وحمزہؒ۔ وَالنَّهَارِ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور النَّاسِ میں..
دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ع ع ۴ ۱۰
فِی الْغُرُفٰتِ کو حمزہؒ را کے سکون سے الف کے بغیر فِی الْغُرْفَتِ
(بتوحید) اور باقی را کے ضمہ اور فا کے بعد الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔
مُعٰجِزِیْنَ کو مکیؒ وبصریؒ عین کے بعد جیم مشددہ سے الف کے بغیر
مُعَجِّزِیْنَ اور باقی عین کے بعد اثبات الف اور جیم مخففہ سے پڑھتے
ہیں۔ وَیَقْدِرُ۔ خَیْرٌ۔ اور سِحْرٌ میں ترقیق جلی ہے (ک)، وَیَقْدِرُ لَہٗ۔
شَیْءٍ میں طول وتوسط اور حمزہؒ کا مذہب۔ فَهُوَ اور وَهُوَ میں سکون ہا

بیّن ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ میں غیر حفصؒ

دونوں افعال کو نون عظمت سے وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ

نَقُولُ اور حفصؒ یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ (ک، نَقُولُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ۔۔۔۔۔

أَهٰٓؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ میں قالونؒ و بزیؒ ہمزۂ اولیٰ کی تسہیل سے بمد و قصر۔ بصریؒ

اس کے حذف سے بقصر و مد۔ اور ورشؒ و قنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور بوجہ

ثانی اس کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔ مُّؤْمِنُونَ میں ابدال جلی ہے۔

(ک، وَنَقُولُ لِلَّذِينَ۔ ظَلَمُوا میں تغلیظ عَلَيْهِمْ اور إِلَيْهِمْ میں حمزہؒ

کے لئے ھا کا ضمہ بیّن ہے۔ اٰبَآؤُكُمْ میں وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ ہمزہ

متوسطہ کی تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال جائز نہیں (ک، كَانَ نَكِيرِ۔ نَكِيرِي

میں ورشؒ وصلاً اثبات یا کرتے ہیں (الممال)، زُلْفٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ

بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ النَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل تُتْلٰى

میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ مُفْتَرًى وقفاً میں بصریؒ و حمزہؒ

و کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور جَآءَهُمْ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے

ہیں۔ ع

۵ ع ۱۱

نَذِيرٌ میں ترقیق۔ فَهُوَ اور وَهُوَ میں سکون ھا بیّن ہے۔ أَجْرِيَ إِلَّا

کی یا کو مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور حفصؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ شَيْءٍ میں طول و توسط

اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے۔

الْغُيُوبِ کو ابو بکرؒ و حمزہؒ غین کے کسرہ سے الْغِيُوبِ اور باقی

ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ رَبِّیۤ اِنَّہٗ کی یا کو مدنی و بصری مفتوح پڑھتے ہیں۔

التَّنَاوُشُ کو بصری۔ ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی واو کے بجائے ہمزہ سے بمد متصل **التَّنَاۗؤُشُ** اور باقی واو سے مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔

وَحِيْلَ میں شامی و کسائی اشمام بالضمہ کرتے ہیں۔ اور باقی کسرہ خالص سے پڑھتے ہیں (الممال)۔ بِوَاحِدَةٍ اور جِنَّةٍ میں کسائی وقفاً مَثْنٰی اور وَ فُرَادٰی میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل۔ جَآءَ میں ابن ذکوان و حمزہ۔ تَرٰی میں بصری و حمزہ و کسائی امالہ ورش تقلیل۔ اور وَاَنّٰی میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف اور دوری تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۱۲

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی تین ہیں۔ ۱ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ میں غیر حمزہ۔ ۲ اَجْرِیَ اِلَّا میں مدنی۔ بصری۔ شامی اور حفص ۳ رَبِّیۤ اِنَّہٗ میں مدنی و بصری یا کو مفتوح پڑھتے ہیں اور زائدہ دو ہیں۔ ۱ کَالْجَوَابِ یْ میں ورش و بصری اور مکی ۲ و نَکِیْرِ یْ میں ورش اثبات یا کرتے ہیں۔ ادغام کبیر گیارہ ہیں (مثلین کے ۷۔ متقاربین کے ۴) اور صغیر چھ ہیں

(المرسوم) وَالَّذِیْنَ سَعَوْ میں الف علامت جمع مرسوم نہیں ہے۔

سُوْرَۃُ فَاطِر

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں حمصی چوالیس ۴۴۔ مدنی اخیر و دمشقی چھیالیس ۴۶ اور باقی ائمہ کے نزدیک پینتالیس ۴۵ ہیں۔ آٹھ ۸ جگہ اختلاف ہے ۱ اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ پر[1]

---

[1] ۴۰ چالیس جگہ اتفاق ہے اور ان اختلافی مقامات میں سے حمصی چار۔ مدنی اخیر اور دمشقی چھ چھ ۶ اور باقی ائمہ پانچ پانچ ۵ جگہ آیت شمار کرتے ہیں۔ اتحاف میں اختلافی مقامات کو سات کے عدد سے تعبیر کیا ہے جو تصحیف ہے اور تفصیل ہیں (باقی بر صفحہ آئندہ)

Marfat.com

بصری وشامی (یا بصری ودمشقی) ۲ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ پر غیر حمصی و بصری ۳ وَالْبَصِيْرُ ۴ اور وَلَا النُّوْرُ پر غیر بصری ۵ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ پر غیر دمشقی ۶ اِلَّا نَذِيْرٌ پر غیر حمصی ۷ اَنْ تَزُوْلَا پر بصری ۸ اور تَبْدِيْلًا پر بصری۔ مدنی اخیر اور شامی (یا دمشقی) آیت ہے۔

اِنَّهُمْ كَانُوْا سے وَرُبٰعَ تک وجوہ صحیحہ دوسو بائیس ۲۲۲ ہیں۔ قالونؒ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) یہ آٹھوں مواقع درج کئے ہیں بلکہ ایک کلمہ تُشْرِكُوْنَ اور بھی مذکور ہے جو اس سورۃ میں نہیں۔ اور مندرجہ متن توضیح کے اعتبار سے حمصی تعداد ۴۵ ہوجاتی ہے جو درست نہیں۔ غالباً دو میں سے کسی ایک مقام پر وہ آیت نہیں گنتے۔" [حقیقت یہ ہے کہ چالیس کی بجائے انتالیس ۳۹ جگہ اجماع ہے اور نویں اختلافی جگہ تَشْكُرُوْنَ ہے جو " اِلَّا نَذِيْرٌ کی طرح" غیر حمصی ہے اور عَذَابٌ شَدِيْدٌ اور تَبْدِيْلًا دونوں شامی ہیں نہ کہ فقط دمشقی۔ لہٰذا حمصی شمار میں انتالیس اجماعی ہیں.. پانچ اختلافی مواقع شامل ہونے سے حمصی تعداد ۴۴ بے غبار ہے۔ اور اتحاف میں سَبْعٌ کی بجائے تِسْعٌ اور تُشْرِكُوْنَ کی بجائے تَشْكُرُوْنَ صحیح ہے۔ طا۔ ۱۲

ل ۱-۱۸ قالونؒ کے لئے صلہ کے ساتھ مُرِيْبٍ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہی وجہ اور روم وصل اور انمیں سے ہر ایک پر منفصل کا قصر مد اور وَرُبٰعَ میں وہی وجہ ۱۹-۲۴ مُرِيْبٍ کے روم پر الرَّحِيْمِ اور وَرُبٰعَ میں منفصل کے قصر و مد کے ساتھ طول۔ توسط اور قصر ۲۵-۴۲ الرَّحِيْمِ کے روم وصل اور وصل کل پر منفصل کے قصر و مد کے ساتھ وَرُبٰعَ کی وجوہ ثلثہ پڑھو۔ مکیؒ قصر میں مندرج ہو گئے۔ پھر بے صلہ کے ساتھ یہی ۴۲ وجوہ پڑھو اور مد کے بعد ہر وجہ میں عاصمؒ وکسائیؒ کو مد سے اور ورشؒ کو نقل سے لوٹاؤ مگر ورشؒ کے لئے ہر وجہ میں.. مثنٰی کا فتح اور تقلیل پڑھی جائیگی۔ پھر ترک پر ۱-۶ مُرِيْبٍ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر فتح اور تقلیل کے ساتھ وَرُبٰعَ میں وہی وجہ ۷-۱۸ مُرِيْبٍ کے روم وصل پر فتح اور تقلیل کے ساتھ وَرُبٰعَ کی وجوہ ثلثہ پڑھو اور ہر وجہ میں بصریؒ کو عدم نقل سے بقصر اور دوریؒ۔ شامیؒ کو مد سے اور صرف وصل میں حمزہؒ کو لام تعریف کے سکتہ اور ساکن منفصل کے عدم سکتہ سے اور خلفؒ کو ساکن منفصل کے سکتہ سے اور خلادؒ کو

دونوں کے عدم سکتہ سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۵۹۱ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

مع مکی چوراسی ۸۴ ۔ عاصم وکسائی اکیس ۲۱ ۔ اکیس ۲۱ ۔ ورش ساٹھ ۶۰ (بسم اللہ پر ۴۲۔
ترک پر ۱۸) بصری ۔ دوری اور شامی نو ۹ ۔ نو ۹ حمزہ ۔ خلف اور خلاد تین ۳ تین ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَا يَشَآءُ اِنَّ میں حرمی وبصری وصلاً ہمزہ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور
تسہیل کالیا کرتے ہیں۔ یَشَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی اور شَيْءٍ میں طول وتوسط اور
حمزہ کا مذہب جلی ہے (ک) فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ ۔ وَهُوَ میں سکون ھا بیّن ہے۔
غَيْرُ اللّٰهِ کو حمزہ وکسائی (لفظاً خالق کی صفت مان کر) را کے
خفض سے غَيْرِ اللّٰهِ اور باقی (باعتبار محل صفت مان کر) رفع سے
پڑھتے ہیں۔ غَيْرُ ۔ اور مَغْفِرَةٌ میں ترقیق جلی ہے (ک) يَرْزُقُكُمْ ۔ وَالْاَرْضِ
اور الْاُمُوْرُ میں نقل وسکتہ اور تُؤْفَكُوْنَ میں ابدال بیّن ہے۔ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ
کو شامی ۔ حمزہ اور کسائی تا کے فتح اور جیم کے کسرہ سے تَرْجِعُ (معروف) اور باقی
تا کے ضمہ اور جیم کے فتح سے (مجہول) پڑھتے ہیں (الممال) مَثْنٰى میں حمزہ وکسائی
امالہ ورش بخلاف تقلیل ۔ لِلنَّاسِ میں دوری فَاَنّٰى میں حمزہ وکسائی امالہ ورش
بخلاف اور دوری تقلیل ۔ اور الدُّنْيَا میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف اور
بصری تقلیل کرتے ہیں ۔ ع ع ۱ ۱۴

(ک) زُيِّنَ لَهٗ ۔ يَشَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی ۔ اور عَلَيْهِمْ میں حمزہ کے
لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔
اَرْسَلَ الرِّيٰحَ کو مکی ۔ حمزہ اور کسائی یا کے اسکان سے الف کے بغیر
الرِّيْحَ (بتوحید) اور باقی یا کے فتح اور اس کے بعد الف جمع کے اثبات سے

Marfat.com

پڑھتے ہیں۔ فَتُثِیْرُ۔ اور مَوَاخِرَ میں ترقیق جلی ہے۔
مَیِّتٍ کو مکی۔ بصری۔ شامی اور ابوبکر یاء ساکنہ مخففہ سے مَیْتٍ
اور باقی یاء مشددہ مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) الْعِزَّةُ جَمِیْعًا اور خَلَقَکُمْ
مِلْحٌ اُجَاجٌ میں نقل اور بخلاف سکتہ اور تَاْکُلُوْنَ میں ابدال بیّن ہے (ک)
مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا۔ دُعَآءَکُمْ میں وقفاً حمزہ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے
ہیں۔ ابدال و حذف جائز نہیں۔ (تنبیہ) بِشِرْکِکُمْ میں ادغام نہیں ہو سکتا
(الممال) فَرَاٰهُ میں بصری صرف ہمزہ کا۔ ابن ذکوان بخلاف اور ابوبکر و حمزہ و
کسائی را اور ہمزہ دونوں کا امالہ ورش تقلیل۔ اُنْثٰی میں حمزہ و کسائی امالہ
ورش بخلاف اور بصری تقلیل۔ وَتَرَی (الْفُلْكَ) میں وصلاً سوسی بخلاف
اور وقفاً بصری و حمزہ و کسائی امالہ ورش تقلیل۔ النَّهَارِ میں بصری و دوری
امالہ ورش تقلیل۔ اور مُسَمًّی وقفاً میں حمزہ و کسائی امالہ اور ورش بخلاف
تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۲ ۱۴

اَلْفُقَرَآءُ اِلَی میں حرمی و بصری ہمزہ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور تسہیل
کالیا کرتے ہیں (ک) وَاللّٰهُ هُوَ۔ اِنْ یَّشَاْ ابدال سے مستثنیٰ ہے۔ وَ یَاْتِ
میں ابدال۔ وَلَا تَزِرُ۔ وَازِرَةٌ۔ وِزْرَ۔ تُنْذِرُ۔ وَالْبَصِیْرُ۔ بَشِیْرًا
اور وَّنَذِیْرًا میں ترقیق۔ شَیْءٌ میں طول و توسط اور حمزہ کا مذہب (جلد اص ۲۴۳)
الصَّلٰوةَ میں تغلیظ۔ الْاَمْوَاتُ میں نقل و سکتہ اور یَّشَآءُ کی وجوہ خمسہ
وقفی ظاہر ہیں۔ رُسُلُهُمْ کو بصری سین کے سکون سے رُسْلُهُمْ اور باقی
ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ اَخَذْتُ میں غیر مکی و حفص ادغام کرتے ہیں (ک) کَانَ

Marfat.com

نَکِیْرِ۔ نَکِیْرِیْ میں ورشؒ وصلاً اثبات یا کرتے ہیں۔ (الممال) اُخْرٰی میں بصریؒ
وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ قُرْبٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور
بصریؒ تقلیل۔ تَزَکّٰی۔ یَتَزَکّٰی اور اَلْاَعْمٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل
اور جَآءَتْھُمْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ (تنبیہ) خَلَا وادی
ہے اس میں امالہ نہیں ہو سکتا ہے۔ ع ع ۳ ۱۵
مَآءً میں وقفاً حمزہؒ مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ابدال و حذف جائز
نہیں۔ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُھَا میں نقل اور بخلاف سکتہ ظاہر ہیں (ک) وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ
الْعُلَمٰٓؤُا اِنَّ میں وصلاً حرمیؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور تسہیل کا لیا
کرتے ہیں۔ الْعُلَمٰٓؤُا میں وقفاً وجوہ خمسہ قیاسی کے علاوہ ابدال بواو کے ساتھ وجوہ سبعہ
رسمی بھی جائز ہیں۔ الصَّلٰوةَ میں تغلیظ۔ سِرًّا۔ لَخَبِیْرٌ۔ بِالْخَیْرٰتِ۔ انعام ص
اَسَاوِرَ۔ اور غَیْرَ میں ترقیق جلی ہے۔
یَدْخُلُوْنَھَا کو بصریؒ یا کے ضمہ اور خا کے فتح سے یُدْخَلُوْنَھَا
(مجہول)، اور باقی یا کے فتح اور خا کے ضمہ سے (معروف) پڑھتے ہیں۔
وَلُؤْلُؤًا کو مکی۔ بصریؒ۔ شامیؒ حمزہؒ اور کسائیؒ ہمزہ کے خفض سے
وَلُؤْلُؤٍ اور مدنیؒ و عاصمؒ نصب سے پڑھتے ہیں۔ رسم میں اختلاف ہے۔ اکثر[۱]

۱؎ عاصم جحدریؒ کہتے ہیں "امام میں وَلُؤْلُؤًا (حج ص۴۰۳) سورۂ حج میں بالف اور فاطر میں الف کے بغیر تھا"۔ اعرجؒ کہتے ہیں "اہل مدینہ اس کلمہ میں واو متطرفہ کے بعد سب جگہ الف لکھتے تھے"۔ علامہ دانیؒ مقنع میں امام نافعؒ سے بالف روایت کرتے ہیں۔ محمد بن عیسٰی اصبہانیؒ کہتے ہیں "بصری مصاحف میں حج و دھر کے سوا سب جگہ الف کے بغیر تھا"۔ افضل یہ ہے کہ یہاں اختلاف ہے کہ اکثر کوفی اور مدنی مصاحف میں بالف اور دیگر مصاحف میں الف کے بغیر تھا۔ واللہ اعلم ۔۱۲

Marfat.com

مدنی و کوفی مصاحف میں بالف اور باقی مصاحف میں الف کے بغیر مرسوم ہے۔ سوسیؒ و ابوبکرؒ حالین میں اور حمزہؒ وقفاً ہمزۂ ساکنہ کا ابدال کرتے ہیں۔ نیز وقفاً ہشامؒ و حمزہؒ ہمزۂ متطرفہ کا مدہ سے ابدال اور روم کے ساتھ تسہیل۔ اور واو مکسورہ سے ابدال کرتے ہیں (آخر الذکر وجہ بحالت اسکان پہلی وجہ کے مانند اور بحالت روم نئی وجہ ہے) عَلَيْهِمُ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔

نَجْزِيْ كُلَّ میں بصریؒ فعل کو یاء غیب مضمومہ۔ زاء مفتوحہ اور اس کے بعد الف (مبدلہ از یا) سے اور اسم کو لام کے رفع سے **يُجْزٰى كُلُّ** اور باقی فعل کو نون عظمت مفتوحہ۔ زاء مکسورہ۔ اور یاء ساکنہ سے اور اسم کو لام کے نصب سے پڑھتے ہیں (الممال) النَّاسِ میں دوریؒ۔ يَخْشَى (اللّٰهَ) وقفاً اور لَا يُقْضٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور وَجَآءَكُمْ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ۱۶ ۴

وَالْاَرْضِ۔ فِي الْاَرْضِ ہر دو الْاُمَمِ اور الْاَوَّلِيْنَ میں نقل و سکتہ جلی ہیں۔ (ک) خَلٰٓئِفَ فِي۔ اَرَاَيْتُمْ کو مدنیؒ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل سے نیز ورشؒ اس کے ابدال سے بمد لازم۔ اور کسائیؒ اس کے حذف سے پڑھتے ہیں۔

عَلٰى بَيِّنٰتٍ مِّنْهُ کو مدنیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ نون کے بعد الف جمع کے اثبات سے **بَيِّنٰتٍ** اور باقی الف کے بغیر (بتوحید) پڑھتے

سلہ امام ابو عبیدؒ کہتے ہیں "میں نے امام میں دیکھا ہے کہ سورۂ فاطر میں بَيِّنَاتٍ الف و تاء دراز سے مرسوم تھا" علامہ دانیؒ کہتے ہیں "میں نے بھی بعض قدیم عراقی مصاحف میں اس کو بالف اور بعض میں الف کے بغیر دیکھا ہے اور ہمیں امام نافعؒ سے الف کے بغیر روایت پہونچی ہے" یہی ماخوذ اور یہی قیاس ہے کہ جمع مؤنث سالم کا الف محذوف ہوتا ہے۔ ۱۲

Marfat.com

ہیں۔ نَذِیْرٌ ہر دو۔ یَسِیْرٌا۔ قَدِیْرًا۔ یُؤَخِّرُهُمْ اور بَصِیْرًا میں ترقیق بیّن ہے۔

وَمَکْرَ السَّیِّئِ کو حمزہؒ وصلاً تخفیفاً[۱] ہمزہ ساکنہ سے اَلسَّیِّئْ اور وقفاً مدہ سے ابدال کر کے پڑھتے ہیں۔ ان کے لئے اور کوئی وجہ جائز نہیں۔ اور باقی وصلاً ہمزہ مکسورہ سے اور وقفاً ہمزہ ساکنہ سے پڑھتے ہیں مگر ہشامؒ وقفاً اس کا مدہ سے ابدال۔ روم کے ساتھ تسہیل۔ اور یاء مکسورہ سے ابدال کرتے ہیں۔ یہ تیسری وجہ بحالت اسکان پہلی وجہ کے مانند اور بحالت روم جدید وجہ ہے۔ السَّیِّئُ اِلَّا میں حرمیؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا واؤ مکسورہ سے ابدال اور تسہیل کا لیا کرتے ہیں۔ بِاَهْلِهٖ میں وقفاً حمزہؒ یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں۔ مِنْ شَیْءٍ

۱؎ قراءت اسکان پر بعض نحوی اعتراض کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ حرکت اعراب ہے، جس کا حذف کرنا شعر میں بھی جائز نہیں۔ اور زمخشری حسب عادت کہتا ہے "کہ حمزہؒ نے اختلاس یا وقفہ خفیفہ کیا ہوگا سُلَیمؒ نے اس کو اسکان گمان کر لیا جو راوی کی غلطی ہے"۔ نعوذ باللہ من ھٰذہ العقیدۃ الفاسدۃ۔ مفصل جواب اوپر گذرا۔ مختصر یہ ہے کہ یہ قراءت متواترہ ہے اور تخفیفاً متحرک کو ساکن کرنا یا وصل کو وقف کا قائم مقام بنانا عرب کا مشہور لغت اور نظم و نثر میں شائع ہے۔ اس کے ماسوا اس کی نقل میں امام حمزہؒ متفرد نہیں ہیں۔ امام اعمشؒ کی بھی یہی قراءت ہے۔ عبد الوارثؒ امام ابو عمروؒ سے۔ اور ابن شریحؒ امام کسائیؒ سے اس کو نقل کرتے ہیں اور یہ دونوں قراءت کے ساتھ نحو کے بھی امام ہیں۔ سُلَیمؒ نے امام حمزہؒ سے دس مرتبہ عرضاً قرآن پڑھا ہے جو زمخشری کے گمان کو باطل ٹھہراتا ہے۔ شاید اس کو سُلَیمؒ کی جلالت شان تثبّت اور ریاضت کا علم نہیں ورنہ ایسے اوہام عقلی پیدا نہ کرتا۔ اللہ تعالیٰ کا خوف اُن پر غالب اور قراءت کی خدمت ان کا مقصد زندگی تھا اور وہ عربیت میں بھی اعلم الناس تھے۔ خدا تعالیٰ ان پر بدگمانی سے ہم سب کو محفوظ رکھے آمین۔ [یہاں آخر کی کچھ عبارت محو شدہ ہے۔ جس کو اپنی حدِ علم تک مکمل کر دیا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔ ط]۔ ۱۲

میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے ۔ یُؤَاخِذُ اور یُؤَخِّرُهُمْ میں ورشؒ
واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں مد بدل نہیں ہوسکتا ۔ جَآءَ اَجَلُهُمْ میں قالونؒ ۔ بزیؒ
اور بصریؒ ہمزۂ اُولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد ۔ ورشؒ و قنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور
بوجہ ثانی اس کے ابدال سے بقصر پڑھتے ہیں ۔ (الممال) الْكٰفِرِيْنَ ہر دو میں ۔ ۔
بصریؒ و دوریؒ امالہ و ورشؒ تقلیل ۔ جَآءَهُمْ ہر دو اور جَآءَ میں ابن ذکوانؒ
وحمزہؒ ۔ اَهْدٰی اور مُّسَمًّى وقفاً میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ و ورشؒ بخلاف تقلیل
اِحْدَى (الْاُمَمِ) وقفاً میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ و ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل ۔
ع ۵ ۱۷ زَادَهُمْ میں ابن ذکوانؒ بخلاف اور حمزہؒ اور قُوَّةً میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں ع

اس سورۃ میں یاءِ زائدہ ایک ہے ۔ نَكِيْرِ میں ورشؒ وصلاً اثبات
کرتے ہیں ۔ ادغام کبیر (مثل ہیں (مثلین کے ۵ ۔ متقاربین کے ۵) اور صغیر بھی (مثل ۱
ہیں ۔ (المرسوم) الْعُلَمٰٓؤُا کا ہمزہ بعض مصاحف میں بصورت واو اور اس
کے بعد الف زائدہ اور بعض میں حسب قاعدہ میم کے بعد الف اور ہمزہ بے صورت تھا

سُورَهٔ یٰسٓ

علیہ السلام باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں غیر کوفی
بیاسی ۸۲ اور کوفی تراسی ۸۳ ہیں ۔ یٰسٓ پر کوفی آیت ہے

فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ سے الْحَكِيْمِ تک وجوہ صحیحہ دو سو نوے ۲۹۰ ہیں ۔ ۱

۱ ۱۔ ۶ قالونؒ کے لئے جَآءَ اَجَلُهُمْ کے قصر اور صلہ اور بَصِيْرًا کے قطع کے ساتھ الرَّحِيْمِ کا طول توسط اور قصر اور الْحَكِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم ۷۔ ۱۲ الرَّحِيْمِ کے روم و وصل اور ۱۵۔ ۱۸ وصل کل پر الْحَكِيْمِ کی وجوہ اربعہ پڑھو ۔ اور بزیؒ کو ہر وجہ میں وَالْقُرْاٰنِ کی نقل سے لوٹاؤ ۔ قالونؒ کے لئے قصر و بے صلہ کے ساتھ بھی اٹھارہ وجوہ پڑھ کر بصریؒ کے لئے ترک پر سکتہ اور وصل کے ساتھ الْحَكِيْمِ کی (باقی بر صفحہ آئندہ)

Marfat.com

قالونؒ بہتر ۷۲۔ بزیؒ چھتیس ۳۶۔ بصریؒ سولہ ۱۶۔ قنبلؒ چھتیس ۳۶۔ ورشؒ باون ۵۲ (بسم اللہ پر ۳۶۔ ترک پر ۱۶) ہشامؒ آٹھ ۸۔ کسائیؒ۔ ابوبکرؒ اور حفصؒ اٹھارہ ۱۸۔ اٹھارہ ۱۸۔ ابن ذکوانؒ آٹھ ۸۔ خلفؒ و خلادؒ چار ۴۔ چار

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

یٰسٓ ۝ وَالۡقُرۡاٰنِ میں ورشؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ نون ملفوظی کا واو میں ادغام مع غنہ کرکے یٰسٓ ۝ وَّالۡقُرۡاٰنِ اور باقی ائمہ اظہار سے پڑھتے ہیں۔ یہاں ورشؒ کے لئے صرف ادغام ماخوذ ہے۔ (طیبہ سے اظہار بھی صحیح ہے۔ ط)۔ [تفصیلاً یہاں چار قراءتیں ہیں ۱ امالہ ادغام۔ شعبہؒ و کسائیؒ ۲ امالہ اظہار حمزہؒ ۳ فتح ادغام ورشؒ شامیؒ ۴ فتح اظہار قالونؒ مکیؒ بصریؒ حفصؒ۔ ط]۔ وَالۡقُرۡاٰنِ میں مکیؒ نقل کرتے ہیں صِرَاطٍ کو قنبلؒ سین سے خلفؒ اشمام بالزا کرکے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) وجوہ اربعہ پڑھو۔ پھر قالونؒ کے لئے مد وصلہ کے ساتھ اسی طرح اٹھارہ ۱۸ وجوہ پڑھو اور بزیؒ کو ہر وجہ میں نقل سے لوٹاؤ۔ پھر قالونؒ کے لئے مد و بے صلہ کے ساتھ بھی اٹھارہ ۱۸ وجوہ پڑھو اور بصریؒ کے لئے اسی طرح آٹھ وجوہ پڑھ کر قنبلؒ کے واسطے ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع صلہ اور ہمزہ ثانیہ کے ابدال مع صلہ پر بزیؒ کے مانند اٹھارہ۔ اٹھارہ وجوہ پڑھو۔ ورشؒ کے لئے بھی تسہیل و ابدال ہمزہ ثانیہ پر مد اطول (طول) کے ساتھ.. بسم اللہ پر اٹھارہ اٹھارہ اور ترک پر آٹھ آٹھ وجوہ پڑھو۔ ہشامؒ کے لئے ترک پر ادغام کے ساتھ آٹھ۔ کسائیؒ کے لئے بسم اللہ۔ امالہ اور ادغام کے ساتھ اٹھارہ اور ابوبکرؒ کے لئے بھی بسم اللہ۔ امالہ اور ادغام پر اٹھارہ وجوہ پڑھو۔ اور حفصؒ کو ہر وجہ میں فتح اور اظہار سے لوٹاؤ۔ ابن ذکوانؒ کے لئے جاءَ کے امالہ سے ہشامؒ کی طرح آٹھ وجوہ پڑھ کر خلفؒ کے لئے امالہ۔ مد اطول اور وصل مع ادغام کامل سے اور خلادؒ کے لئے ادغام ناقص سے چار۔ چار وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۴۱۶ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور ابو بکرؒ (خبر مان کر) لام کے رفع سے تَنْزِيْلُ اور باقی نصب سے پڑھتے ہیں۔ لِتُنْذِرَ۔ اُنْذِرَ۔ لَا يُبْصِرُوْنَ۔ تُنْذِرُ۔ الذِّكْرَ اور بِمَغْفِرَةٍ میں ترقیق۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ ہر دو میں ابدال اور فَهِيَ میں سکون ھا جلی ہے

سَدًّا ہر دو کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابو بکرؒ سین کے ضمہ سے سُدًّا اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ ءَاَنْذَرْتَهُمْ میں ہشامؒ بخلاف اور قالونؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال۔ ورشؒ و مکیؒ صرف تسہیل نیز ورشؒ اسکا ابدال بمد لازم اور ہشامؒ بوجہ ثانی ہمزتین محققتین کے درمیان ادخال کرتے ہیں (ک)، نَحْنُ نُحْيِ۔ وَاٰثَارَهُمْ میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ شَيْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے (المال) یٰسٓ میں ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ اور الْمَوْتٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ع

ع ۱ ۱۸

اِذْ جَآءَهَا میں بصریؒ و ہشامؒ ادغام کرتے ہیں۔ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ کی قراٰت ثلٰثہ ظاہر ہیں۔

فَعَزَّزْنَا کو ابو بکرؒ زاء مفتوحہ کی تخفیف سے فَعَزَزْنَا اور باقی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ شَيْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب۔ عَذَابٌ اَلِيْمٌ میں نقل اور بخلاف سکتہ اور طٰٓئِرُكُمْ میں ترقیق ظاہر ہے۔ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ میں قالونؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال۔ ورشؒ و مکیؒ صرف تسہیل۔ اور ہشامؒ ہمزتین محققتین کے درمیان بخلاف ادخال کرتے ہیں ہمزہ ثانیہ بشکل یا مرسوم ہے

وَمَالِيَ لَآ اَعْبُدُ کی یا کو غیر حمزہؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ ءَاَتَّخِذُ میں ہشامؒ بخلاف اور قالونؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال سے۔ ورشؒ و مکیؒ صرف تسہیل سے۔ نیز ورشؒ اس کے ابدال سے بمد لازم اور ہشامؒ بوجہ ثانی تحقیق کے ساتھ ادخال سے پڑھتے ہیں۔ شَيْئًا میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے
وَلَا يُنْقِذُوْنِ میں ورشؒ وصلاً اثبات یا کرتے ہیں۔ اِنِّيْٓ اِذًا کی یا کو مدنیؒ و بصریؒ اور اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ کی یا کو حرمیؒ و بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ قِيْلَ میں ہشامؒ وکسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں۔ (ک، غَفَرَ لِيْ۔ مَا يَاْتِيْهِمْ میں ابدال جلی ہے
يَسْتَهْزِءُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ تسہیل کالواو۔ ابدال بیاء مضمومہ۔ اور زا کو ضمہ دے کر ہمزہ کو حذف کرتے ہیں۔ اِلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔
لَمَّا جَمِيْعٌ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ میم کی تخفیف سے لَمَا اور باقی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ (الممال) اَلْقَرْيَةِ اور اَلْجَنَّةَ میں کسائیؒ وقفاً جَآءَ ھا اور وَجَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ) وقفاً اور يَّسْعٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۲

الْمَيْتَةُ کو مدنیؒ یاء مشددہ مکسورہ سے الْمَيِّتَةُ اور باقی یاء ساکنہ مخففہ سے پڑھتے ہیں۔ يَاْكُلُوْنَ۔ لِيَاْكُلُوْا۔ وَمَا تَاْتِيْهِمْ اور تَاْخُذُهُمْ میں ابدال ظاہر ہے۔
مِنَ الْعُيُوْنِ کو مکیؒ۔ ابن ذکوانؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ عین کے کسرہ سے الْعِيُوْنِ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔
مِنْ ثَمَرِهٖ کو حمزہؒ وکسائیؒ ثا و میم دونوں کے ضمہ سے ثُمُرِهٖ

Marfat.com

جمع) اور باقی دونوں کے فتح سے (بافراد) پڑھتے ہیں۔
وَمَا عَمِلَتْهُ کو ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ھاء کنایہ کے حذف سے
وَمَا عَمِلَتْ اور باقی تا کے بعد اثبات ھا سے پڑھتے ہیں۔ مکیؒ کے لئے
صلہ جلی ہے۔ بغیر ھا پڑھنے والوں کے لئے ماقبل پر وقف سائغ ہے مصحف کوفہ
میں بلا ھا اور باقی مصاحف میں باالہا مرسوم تھا۔ تَقْدِيرُ میں ترقیق جلی ہے۔
وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ کو حرمیؒ و بصریؒ (مبتدا مان کر) را کے
رفع سے وَالْقَمَرُ اور باقی (فعل مقدر کا مفعول قرار دیکر) نصب سے پڑھتے
ہیں اور اس کے بعد اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ میں نصب پر اجماع ہے۔
ذُرِّيّٰتِهِمْ کو مدنیؒ و شامیؒ یا کے بعد الف جمع کے اثبات اور تا کے
کسرہ سے ذُرِّيَّتَهُمْ اور باقی الف کے بغیر تا کے نصب سے (بافراد) پڑھتے ہیں
وَاِنْ نَّشَاْ ابدال سے مستثنیٰ ہے۔ قِيْلَ ہر دو میں ہشامؒ و کسائیؒ اشمام بالضمہ
کرتے ہیں (ک)۔ قِيْلَ لَهُمْ ہر دو اور رَزَقَكُمُ اور اَنُطْعِمُ مَنْ
يَخِصِّمُوْنَ میں قالونؒ[1] بخلاف خا کے اسکان اور صاد مشددہ سے
يَخْصِّمُوْنَ قالونؒ بوجہ ثانی اور بصریؒ[2] خا کے فتح کے اختلاس اور

[1] علامہ دانیؒ جامع البیان میں اور تمام اہل عراق قالونؒ کے لئے اسکان خا روایت کرتے ہیں۔ یہی عنوان میں ہے۔ شاطبیؒ اور اکثر اہل مغرب اختلاس فتح کہتے ہیں۔ تذکرہ میں یہی منصوص ہے۔ تیسیر میں دونوں وجوہ مذکور اور اختلاس مختار ہے۔ کافی میں بھی دونوں درج ہیں۔ اور ابن بلیمہؒ نے فتح کامل بیان کیا ہے نیز ابو عونؒ حلوانیؒ سے اور ابو سلیمانؒ قالونؒ سے اتمام حرکت روایت کرتے ہیں۔ ہمارے طرق سے اختلاس و اسکان ماخوذ ہیں۔ ۱۲

[2] جملہ اہل مغرب بصریؒ کے لئے قالونؒ کے مانند اختلاس نقل کرتے ہیں۔ چنانچہ علامہ دانیؒ نے اپنی تمام تصانیف میں اختلاس کے سوا اور کوئی وجہ بیان نہیں کی (باقی بر صفحہ آئندہ)

Marfat.com

صاد مشددہ سے یَخَصِّمُوْنَ ورشؒ۔ مکیؒ اور ہشامؒ[1] خا کے فتح کاملہ اور صاد مشددہ سے یَخَصِّمُوْنَ۔ حمزہؒ خا کے اسکان اور صاد مُخَفّفَہ سے ...... یَخْصِمُوْنَ اور باقی [ابن ذکوانؒ۔ عاصمؒ[2] و کسائیؒ] خا کے کسرہ کاملہ اور صاد مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ اور ہمارے طرق کا قراء سبعہ کے لئے یا کے فتح پر اجماع ہے (الممال) الْمَیْتَۃُ میں کسائیؒ وقفاً۔ النَّھَارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ و ورشؒ تقلیل۔ مَتٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ع

مِنْ مَّرْقَدِنَا میں حفصؒ وصلاً الف پر سکتہ کرتے ہیں۔ وقف بھی جائز بلکہ محققین کے نزدیک اولیٰ ہے باقی حضرات سکتہ نہیں کرتے جمہور اہل ادا تمام ائمہ کے لئے اس پر وقف تام کہتے ہیں۔ بلکہ امام ابو عبدالرحمن سُلمیؒ اور امام عاصمؒ وقف کو مستحب کہتے تھے۔ اسی وجہ سے سجاوندیؒ وغیرہ متاخرین نے اس پر وقف لازم قرار دیا ہے۔ لَاتُظْلَمُ میں تغلیظ اور شَیْئًا میں طول و توسط نیز حمزہؒ کا مذہب جلی ہے

فِیْ شُغُلٍ کو حرمیؒ و بصریؒ غین معجمہ کے اسکان سے شُغْلٍ اور باقی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) تذکرہ اور عنوان میں بھی یہی منقول ہے۔ اکثر اہل عراق ورشؒ کی طرح اتمام حرکت بیان کرتے ہیں مگر ابن سوارؒ اور حافظ ابوالعلاءؒ نے اختلاس روایت کیا ہے۔ اور ہمارے طرق سے صرف اختلاس ماخوذ ہے۔ ۱۲

[1] حلوانیؒ ہشامؒ سے ورشؒ کے مانند فتح کاملہ اور داجونیؒ ابن ذکوانؒ کی طرح کسرۂ کاملہ روایت کرتے ہیں۔ ہمارے طریقہ پر فتح ماخوذ ہے۔ ۱۲

[2] جملہ اہل مغرب یحییٰؒ سے ابوبکرؒ کے لئے یا کا فتح اور خا کا کسرہ حفصؒ کے مانند روایت کرتے ہیں یہی علیمیؒ کی روایت اور یہی ہمارا طریقہ ہے اور اہلِ عراق یحییٰؒ سے یا و خا دونوں کا کسرہ روایت کرتے ہیں۔ اور بعض نے اس کو ابو حمدونؒ کے طریقہ سے مختص کیا ہے۔ ۱۲

ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

فِي ظِلٰلٍ کو حمزہؒ وکسائیؒ ظا کے ضمہ اور لام کے بعد کا الف حذف کرکے ظُلَلٍ اور باقی ظا کے کسرہ اور لام کے بعد اثبات الف سے پڑھتے ہیں..........

مُتَّكِـُٔوْنَ میں وقفاً حمزہؒ تسہیل کا لواو۔ ابدال بیاء مضمومہ۔ اور کاف کو ضمہ دے کر ہمزہ کو حذف کرتے ہیں اور کوئی وجہ جائز نہیں۔ وَاَنِ اعْبُدُوْنِيْ کو حرمیؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ نون کے ضمہ سے باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور بحالت ابتدا ہمزہ وصلیہ کے ضمہ پر اجماع ہے۔ صِرَاطٌ۔ اور الصِّرَاط کو قنبلؒ سین سے۔ خلفؒ اشمام بالزا کرکے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔

جِبِلًّا کو بصریؒ وشامیؒ جیم کے ضمہ باء موحدہ کے اسکان اور لام کی تخفیف سے جُبْلًا۔ مکیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ جیم وبا دونوں کے ضمہ اور لام کی تخفیف سے جُبُلًا اور مدنیؒ وعاصمؒ جیم وبا دونوں کے کسرہ اور لام کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ كَثِيْرًا اور يُبْصِرُوْنَ میں ترقیق اور اِصْلَوْهَا میں تغلیظ بیّن ہے۔

عَلٰی مَكَانَتِهِمْ کو ابوبکرؒ نون کے بعد الف جمع کے اثبات سے مَكَانٰتِهِمْ اور باقی الف کے بغیر بافراد پڑھتے ہیں (الممال)، فَاَنّٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۴ ۴

نُنَكِّسْهُ کو غیر عاصمؒ وحمزہؒ پہلے نون کے فتح دوسرے نون کے اسکان اور کاف مُخَفّفہ کے ضمہ سے نَنْكُسْهُ اور عاصمؒ وحمزہؒ پہلے نون کے ضمہ۔ دوسرے نون کے فتح اور کاف مشددہ مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔

اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ کو مدنیؒ و ابن ذکوانؒ تا خطاب سے تَعْقِلُوْنَ
اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ الشِّعْرَ ۔ ذِکْرٌ ۔ لِتُنْذِرَ کی ترقیق جلی ہے۔
لِیُنْذِرَ کو مدنیؒ و شامیؒ تا خطاب سے لِتُنْذِرَ اور باقی
یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ یَاْکُلُوْنَ میں ابدال بیّن ہے (ک) لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ
نَصْرَهُمْ ۔ فَلَا یَحْزُنْكَ کو مدنیؒ یا کے ضمہ اور زا کے کسرہ سے فَلَا یُحْزِنْكَ
اور باقی یا کے فتح اور زا کے ضمہ سے پڑھتے ہیں (تنبیہ) فَلَا یَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ
میں اسکان ماقبل کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے (ک) نَعْلَمُ مَا ۔ وَهِيَ اور وَهُوَ
ہر دو میں سکون ھا جلی ہے (ک) جَعَلَ لَكُمْ ۔ شَیْـًٔا اور شَیْءٍ میں طول و
توسط اور حمزہؒ کا مذہب بیّن ہے۔ (ک) اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ
كُنْ فَیَكُوْنُ کو شامیؒ و کسائیؒ نون کے نصب سے فَیَكُوْنَ اور
باقی رفع سے پڑھتے ہیں۔ (الممال) الْكٰفِرِیْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ و ورشؒ
تقلیل۔ وَمَشَارِبُ میں ہشامؒ ۔ مَرَّةٍ میں کسائیؒ وقفاً بخلاف اور بَلٰی میں
حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۵ ۴

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی تین ہیں۔ ۱ وَمَالِیَ لَآ اَعْبُدُ
میں غیر حمزہؒ ۲ اِنِّیْٓ اِذًا میں مدنیؒ و بصریؒ ۳ اور اِنِّیْٓ اٰمَنْتُ میں حرمیؒ و
بصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ اور زائدہ ایک ہے وَلَا یُنْقِذُوْنِ ي میں

---

۱ ابن ذکوانؒ سے اخفشؒ بجمیع طرق۔ اور زید بن ابی بلالؒ کے سوا صوریؒ کے تمام تلامذہ تا خطاب روایت کرتے ہیں۔ یہی ہمارا طریقہ ہے۔ اور زیدؒ نے بذریعہ رملیؒ صوریؒ سے بالغیب روایت کیا ہے۔ ہشامؒ سے حلوانیؒ بجمیع طرق اور ابوبکر شذائیؒ بذریعہ رملیؒ داجونیؒ سے بالغیب روایت کرتے ہیں۔ یہی ہمارا طریقہ ہے۔ داجونیؒ کے دیگر تلامذہ بخطاب روایت کرتے ہیں
واللہ اعلم ۔ ۱۲

Marfat.com

ورشؒ اثبات کرتے ہیں۔ ادغام کبیر دنل ہیں مثلین کے ۸۔ متقاربین کے ۲) اور صغیر
ایک ہے۔ (المرسوم) اقصا میں الف مبدلہ بصورت الف۔ طٰئرُکُمۡ
اور فَکِھُوۡنَ اکثر مصاحف میں بِقٰدِرٍ اجماعاً بحذف الف مرسوم تھے۔

سُورۃ وَالصّٰفّٰت

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں مدنی اول و بصری ایک سو اکیاسی ۱۸۱ اور باقی ائمہ کے
نزدیک ایک سو بیاسی ۱۸۲ ہیں۔ چار جگہ اختلاف ہے م۱ مِنۡ کُلِّ جَانِبٍ پر غیر حمصی
م۲ دُحُوۡرًا پر حمصی م۳ وَمَا کَانُوۡا یَعۡبُدُوۡنَ پر غیر بصری م۴ وَاِنۡ کَانُوۡا
لَیَقُوۡلُوۡنَ پر غیر مدنی اول آیت ہے۔

فَسُبۡحٰنَ الَّذِیۡ سے لَوَاحِدٌ تک وجوہ صحیحہ دو سو اکیانوے ۲۹۱ ہیں۔[1]
قالونؒ مع عاصمؒ وکسائیؒ ساٹھ ۶۰۔ دوریؒ مع شامیؒ بارہ ۱۲۔ سوسیؒ مع خلادؒ بارہ ۱۲۔

---

[1] م۱-۵۴ قالونؒ کے لئے تُوۡجَعُوۡنَ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِیۡم
میں وہی وجہ اور روم وصل اور انمیں سے ہر ایک پر صلہ اور بے صلہ کے ساتھ لَوَاحِدٌ
کی وجوہ ثلثہ م۵۵-۶۰ نیز وصل کل پر صلہ اور بے صلہ کے ساتھ لَوَاحِدٌ کی وجوہ ثلثہ پڑھو۔
بے صلہ میں عاصمؒ وکسائیؒ مندرج ہو گئے م۱-۱۲ دوریؒ کے لئے تُوۡجَعُوۡنَ کی وجوہ اربعہ میں
سے ہر ایک پر لَوَاحِدٌ کی وجوہ ثلثہ پڑھو شامیؒ مندرج ہو گئے۔ سوسیؒ کو ہر وجہ میں ادغام
سے لوٹاؤ۔ وصل میں خلادؒ کے لئے عدم سکتہ کی وجوہ درج ہو گئیں۔ مکیؒ کے لئے ھاء کنایہ کے
صلہ سے قالونؒ کے صلہ کے مانند تیس ۳۰ وجوہ پڑھو۔ ورشؒ کے لئے شَیۡءٍ کے توسط وطول
میں سے ہر ایک پر ذِکۡرًا میں تفخیم و ترقیق کے ساتھ بسم اللہ پر قالونؒ کے بے صلہ کے مانند
۳۰-۳۰ اور ترک پر بصریؒ کی طرح بارہ۔ بارہ وجوہ پڑھو۔ خلفؒ کے لئے شَیۡءٍ کے
سکتہ اور تنوین کے ادغام کامل پر وصل میں منفصل کے سکتہ اور عدم سکتہ کے ساتھ لَوَاحِدٌ کی وجوہ ثلثہ
پڑھ کر خلادؒ کے لئے ادغام ناقص اور منفصل کے عدم سکتہ پر وجوہ ثلثہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔
اہل ضرب یہاں چار سو سترہ ۴۱۷ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

مکی تیس ۳۰۔ ورش ایک سو اڑسٹھ ۱۶۸ (بسم اللہ پر ۱۲۰۔ ترک پر ۴۸) خلاف چھ ۶ خلا دو تین ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(ک) وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا۔ اور فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا اور فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا۔ ان تینوں میں حمزہ بھی مد لازم کے ساتھ ادغام کرتے ہیں مگر ان کے لئے توسط و قصر اور روم جائز نہیں کیونکہ ان کے نزدیک ادغام صغیر ہے (صغیر نہیں بلکہ کبیر وجوبی بمنزلہ صغیر۔ ۱۲ ط جلد ا ص ۱۳۸) فَالزّٰجِرٰتِ۔ ذِكْرًا میں بخلاف ذُكِّرُوْا۔ يَسْتَسْخِرُوْنَ۔ سِحْرٌ اور دَاخِرُوْنَ میں ترقیق جلی ہے بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ میں حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ پہلے کلمہ کو تنوین کے بغیر (تا کو لام سے ملا کر) اور دوسرے کو با کے جر سے بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ (باضافت) اور ابو بکرؒ پہلے کلمہ کو تنوین سے (نون کو حرکت کسرہ دیکر) اور دوسرے کو با کے نصب سے بِزِيْنَةٍ الْكَوَاكِبَ اور حفصؒ وحمزہؒ بھی پہلے کو تنوین سے اور دوسرے کو با کے جر سے پڑھتے ہیں۔

لَا يَسَّمَّعُوْنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابو بکرؒ سین ساکنہ مخففہ اور میم مفتوحہ مخففہ سے لَا يَسْمَعُوْنَ (مضارع از مجرد) اور باقی دونوں کی تشدید و فتح سے (از مزید) پڑھتے ہیں۔

بَلْ عَجِبْتَ کو حمزہؒ و کسائیؒ تا کے ضمہ سے عَجِبْتُ (بصیغہ متکلم) اور باقی فتح سے (بصیغہ مخاطب) پڑھتے ہیں۔ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ میں مدنیؒ و کسائیؒ پہلے کو استفہام اور دوسرے کو خبر سے۔ شامیؒ پہلے کو خبر اور دوسرے کو استفہام سے اور باقی دونوں کو استفہام

Marfat.com

سے پڑھتے ہیں۔ استفہام میں قالونؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال۔ ورشؒ و مکیؒ صرف تسہیل اور ہشامؒ تحقیق کے ساتھ بلا خلاف ادخال کرتے ہیں۔ نتیجہ آٹھ قراءتیں ہیں۔ رعد ص ۳۰۲

اَءِذَا مِتْنَا کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ میم کے ضمہ سے **مُتْنَا** اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔

اَوَ اٰبَآؤُنَا کو قالونؒ و شامیؒ واو کے اسکان (یعنی اَوْ عاطفہ) سے **اَوْ اٰبَآؤُنَا**۔ اور باقی ہمزۂ استفہام اور واو مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ ازرقؒ کے لئے واؤ[1] پر حرکت نقل نہیں ہے جیسا کہ بعض کو وہم ہوا ہے۔ **الْاَوَّلُوْنَ** میں نقل و سکتہ ظاہر ہیں۔

نَعَمْ کو کسائیؒ عین کے کسرہ سے **نَعِمْ** اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ (الممال) **الدُّنْیَا** میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ **الْاَعْلٰی** میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ع ۵

ظَلَمُوْا اور **فَاطَّلَعَ** میں تغلیظ ظاہر ہے۔ **صِرَاطِ** کو قنبلؒ سین سے۔ خلفؒ اشمام بالزا کرکے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔ **مَسْـُٔوْلُوْنَ** میں وقفاً حمزہؒ صرف نقل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) مد بدل نہیں ہو سکتا۔ **لَا تَنَاصَرُوْنَ** کو بزیؒ وصلاً تاء مشددہ سے پڑھتے ہیں (ک) **اَلْیَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ**۔۔۔۔۔۔ **یَتَسَآءَلُوْنَ** ہر دو۔ اور **لَذَآئِقُوْنَ** میں وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ تسہیل

---

[1] اصبہانیؒ نے ورشؒ کے لئے بھی سکون واو روایت کیا ہے۔ لہٰذا وہ حسب قاعدہ نقل کرتے ہیں اور ازرقؒ نے فتح نقل کیا ہے پس ان کے لئے نقل نہیں ہے۔ ۱۲

Marfat.com

کرتے ہیں۔ ابدال وحذف جائز نہیں۔ تَاْتُوْنَنَا اور مُؤْمِنِیْنَ میں ابدال جلی ہے۔ (ک) قَوْلُ رَبِّنَا۔ قِیْلَ میں ہشامؒ وکسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں۔ (ک) قِیْلَ لَھُمْ۔ یَسْتَکْبِرُوْنَ۔ قٰصِرٰتُ اور خَیْرٌ میں ترقیق جلی ہے اَئِنَّا لَتَارِکُوْا میں قالونؒ وبصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال۔ ورشؒ ومکیؒ تسہیل اور ہشامؒ تحقیق کے ساتھ بخلاف ادخال کرتے ہیں ہمزہ ثانیہ بشکل یا مرسوم ہے۔ اَلْاَلِیْمِ اور اَلْاَوَّلِیْنَ میں نقل وسکتہ جلی ہیں۔ اَلْمُخْلَصِیْنَ ہر دو کو مکیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ لام کے کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ عَلَیْھِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے۔ بِکَاْسٍ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔

یُنْزَفُوْنَ کو حمزہؒ وکسائیؒ زا کے کسرہ سے یُنْزِفُوْنَ (مضارع معروف از مزید) اور باقی فتح سے (مضارع مجہول از مجرد) پڑھتے ہیں۔ اَئِنَّکَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِیْنَ میں قالونؒ وبصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال۔ ورشؒ ومکیؒ صرف تسہیل۔ اور ہشامؒ تحقیق کے ساتھ بلا خلاف ادخال کرتے ہیں (یہ ان مواضع سبعہ میں سے پانچواں موقع ہے جنمیں طرق تیسیر کا ہشامؒ کے لئے ادخال پر اجماع ہے) اَءِذَا مِتْنَا وَکُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا اَءِنَّا لَمَدِیْنُوْنَ میں مدنیؒ وکسائیؒ پہلے کو استفہام اور دوسرے کو خبر سے۔ شامیؒ پہلے کو خبر اور دوسرے کو استفہام سے۔ اور باقی دونوں کو استفہام سے پڑھتے ہیں۔ استفہام میں قالونؒ وبصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال۔ ورشؒ ومکیؒ صرف تسہیل۔ اور ہشامؒ تحقیق کے ساتھ بلا خلاف ادخال کرتے ہیں۔ نتیجہ آٹھ قراءتیں ہیں۔

اَءِذَا مِتْنَا (ع ص ۲ ع) کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ میم کے ضمہ سے مُتْنَا

اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ لَتُرۡدِيۡنِ يٖ میں ورشؒ وصلاً اثبات یا کرتے ہیں۔
لَهُوَ میں سکون ھا بیّن ہے۔ وَلَقَدۡ ضَلَّ میں ورشؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ حمزہؒ اور
کسائیؒ ادغام کرتے ہیں (الممال) جَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ فَرَاٰهُ میں بصریؒ ہمزہ
کا۔ ابن ذکوانؒ بخلاف۔ ابوبکرؒ حمزہؒ اور کسائیؒ را اور ہمزہ دونوں کا امالہ ورشؒ تقلیل
الاُوۡلیٰ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور اٰثَارِهِمۡ میں بصریؒ
ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں (تنبیہ) لِلشّٰرِبِيۡنَ میں اخفشؒ ابن ذکوانؒ
سے فتح اور صوریؒ امالہ روایت کرتے ہیں۔ ہمارا طریقہ فتح ہے۔ ع ۶

(ک) ذُرِّيَّتَهُمۡ۔ فِي الۡاٰخِرِيۡنَ ہر دو۔ الۡاٰخَرِيۡنَ اور الۡاَسۡفَلِيۡنَ
میں نقل وسکتہ وغیرہ۔ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ہر دو۔ تَاۡكُلُوۡنَ۔ اور تُؤۡمَرُ میں ابدال
ظاہر ہے۔ لِاِبۡرٰهِيۡمَ اور يٰۤاِبۡرٰهِيۡمُ میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔
اِذۡ جَآءَ میں بصریؒ وہشامؒ ادغام کرتے ہیں (ک) قَالَ لِاَبِيۡهِ۔ اَئِفۡكًا میں قالونؒ
وبصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال۔ ورشؒ ومکیؒ تسہیل۔ اور ہشامؒ تحقیق کے ساتھ
بلاخلاف ادخال کرتے ہیں۔ ہمزہ ثانیہ بصورت یا مرسوم ہے۔ (یہ ان مواضع سبعہ میں
سے چھٹا موقع ہے جنمیں طرق تیسیر کا ہشامؒ کے لئے ادخال پر اجماع ہے) عَلَيۡهِمۡ میں حمزہؒ
کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔

يَزِفُّوۡنَ کو حمزہؒ یاء تحتانیہ کے ضمہ سے يُزِفُّوۡنَ (مضارع ازف)
اور باقی فتح سے (مضارع زف) پڑھتے ہیں۔ (ک) خَلَقَكُمۡ۔ يٰبُنَيَّ کی یا کو
غیر حفصؒ مکسور اور حفصؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ اِنِّيۡۤ اَرٰی اور اَنِّيۡۤ اَذۡبَحُكَ کی یا
کو حرمیؒ وبصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔

Marfat.com

مَا ذَا تُرٰى کو حمزہؒ و کسائیؒ تا کے ضمہ را کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے تُرِيْ اور باقی تا اور را کے فتح اور الف منقلبہ سے پڑھتے ہیں۔

یٰٓاَبَتِ کو شامیؒ تا کے فتح سے یٰٓاَبَتَ اور باقی کسرہ سے۔ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ کی یا کو مدنیؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ قَدْ صَدَّقْتَ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام اور الرُّءْيَا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ اور وقفاً حمزہؒ کے لئے ابدال کے بعد اظہار اور واؤ کو یا سے بدل کر اس کا یا میں ادغام دو ۲ وجوہ صحیح ہیں۔ لَهُوَ میں سکون ھا۔ نَبِيًّا میں مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ سے اور باقی یاء مشددہ سے پڑھتے ہیں (المحال)، نَادٰىنَا میں حمزہؒ و کسائیؒ (دال کا) امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ جَآءَ اور شَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ اَرٰى میں بصریؒ و حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ مَاذَا تُرٰى میں بصریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ الرُّءْيَا میں کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں ؏ ۳

الصِّرَاطَ کو قنبلؒ سین سے خلفؒ اشمام بالزّا کر کے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔ فِي الْاٰخِرِيْنَ ہر دو۔ الْاَوَّلِيْنَ۔ اور الْاٰخِرِيْنَ میں نقل و سکتہ وغیرہ اور الْمُؤْمِنِيْنَ ہر دو میں ابدال جلی ہے۔

وَاِنَّ اِلْيَاسَ کو ابن ذکوانؒ بخلاف ہمزہ وصلیہ[1] مفتوحہ سے (جو

---

[1] نقاشؒ بذریعہ اخفشؒ نیز صوریؒ۔ تغلبیؒ۔ احمد بن یونسؒ۔ ترمذیؒ اور ابن المعلیؒ وغیرہ اہل بغداد ابن ذکوانؒ سے ہمزہ وصلیہ روایت کرتے ہیں اور داجونیؒ نے ہشامؒ و ابن ذکوانؒ دونوں سے ہمزہ وصل نقل کیا ہے۔ کارزینیؒ مطوعیؒ (از صوریؒ) سے ابن ذکوانؒ کے لئے دونوں وجوہ روایت کرتے ہیں۔ علی بن داؤد دارانیؒ اور ابوبکر سلمیؒ نے بذریعہ ابن الاخرمؒ اخفشؒ سے اور ابوالفضل رازیؒ نے امام ابن عامرؒ کے لئے۔ ابن العلافؒ اور نہروانیؒ نے ہبۃ اللہؒ سے ہبۃ اللہؒ اور عبیداللہ بن احمد صیدلانیؒ نے اخفشؒ سے اور عراق کے متعدد ائمہ نے امام ابن عامرؒ کے لئے ہمزہ وصل نقل کیا ہے مگر انمیں سے اکثر نے حلوانیؒ کو مستثنیٰ کیا ہے (باقی بر صفحہ آئندہ)

Marfat.com

درج کلام میں ساقط ہو جاتا ہے) وصلًا نون کو لام سے ملا کر وَاِنَّ اِلْیَاسَ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) چنانچہ حافظ ابوالعلاءؒ نے حلوانیؒ اور ابن الاخرمؒ کو۔ اور ابوالحسین فارسیؒ نے حلوانیؒ اور ولیدؒ کو مستثنیٰ رکھا ہے۔ امام ابو محمد مکیؒ نے اپنے مغربی شیوخ سے ہمزۂ وصل پڑھا ہے علامہ دانیؒ نے امام ابوالقاسم فارسیؒ سے بطریق نقاشؒ و اخفشؒ ہمزۂ وصل اور بطریق اہل شام تمام شیوخ سے ہمزہ قطعیہ پڑھا ہے جس کی تیسیر میں خود تصریح کی ہے۔ مگر جامع البیان وغیرہ میں ہمزۂ وصل کی تردید میں کہتے ہیں "ابن ذکوانؒ کے لئے ہمزہ قطعیہ صحیح ہے وصلیہ درست نہیں۔ اور ابن ذکوانؒ نے اپنی کتاب میں جو بلا ہمزہ کہا ہے۔ اور جس کی تاویل علماء بغداد یعنی ابن مجاہدؒ۔ نقاشؒ اور ابو طاہرؒ وغیرہ نے پہلے ہمزہ سے کی ہے۔ اور یہی اپنی کتابوں میں درج کیا ہے اور اسی طرح پڑھتے اور پڑھاتے رہے یہ ٹھیک نہیں بلکہ یہ ان کی تاویل کی خطا اور تعبیر کا وہم ہے کیونکہ ابن ذکوانؒ کی اس سے مراد وسط کلمہ کا وہ الف ہے جو اکثر اسماء میں ہمزہ پڑھا جاتا ہے۔ جیسے کَاْسٌ۔ بَاْسٌ۔ رَاْسٌ اور شَاْنٌ وغیرہ۔ پہلا ہمزہ مقصود نہیں جبکی دلیل ان ناقلین کا جنہوں نے ابن ذکوانؒ کو تصدّر سے وفات تک دیکھا۔ اُن سے قراءت حاصل کی اور اُن کے ساتھ ایک ہی شہر میں رہتے تھے۔ اور ہمارے زمانہ تک بعد کے تمام شیوخ کا ہمزہ قطعیہ پر اجماع ہے۔" یہ علامہ موصوف کی لغزش ہے ورنہ ہمزۂ وصلیہ صحیح ہے۔ محققؒ کہتے ہیں "دانیؒ کی تعبیر اس وقت صحیح ہو سکتی تھی جبکہ قراءت صرف کتابوں سے بلا مشافہت شیخ حاصل کی جاسکے مگر ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ حصول قراءت کے لئے مشافہت و سماعت کی شرط لابدی اور لازم ہے۔ اور جب ایسا ہے تو ناممکن ہے کہ مشرق و مغرب کے اتنے علماء خطا پر جمع ہو جائیں اور پیچھے بعد دیگرے ائمہ فن اس کو نقل و قبول کرتے چلے آئیں" اور علامہؒ کا یہ ارشاد کہ "ناقلین کا ہمزۂ قطعیہ پر اجماع ہے" یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ مندرجہ صدر ائمہ و ناقلین میں سے متعدد حضرات ابن ذکوانؒ کے ہمعصر اور بعض شاگرد تھے جن کا ضبط و اتقان اور حفظ و ورع دانیؒ کے نزدیک مسلّم ہے اور خود دانیؒ نے اپنے شیخ سے یہ وجہ پڑھی ہے اور اپنے تلامذہ کو پڑھائی ہے۔ چنانچہ شاطبیؒ نے دانیؒ کے تلامذہ کے تلامذہ۔ اور تلامذہ کے تلامذہ کے تلامذہ سے ہمزۂ وصلیہ پڑھا ہے۔ یہ سب حضرات ثقہ اعلیٰ درجہ کے ضابط و عادل تھے۔ محققؒ کہتے ہیں "اگر ابن ذکوانؒ کی مراد وسط کلمہ کا الف ہوتا جو سین سے قبل ہے تو اس کے بیان کا یہ موقعہ نہ تھا بلکہ اس کو سورۂ انعام میں بیان کرتے جہاں یہ کلمہ پہلے واقعہ ہوا ہے جیسا کہ ان کی اور دیگر ائمہ کی عادت ہے۔ یہاں بیان کرنے سے غرض ہمزۂ اول ہے۔ جس کے قطع اور وصل میں اختلاف ہے۔" شاطبیؒ نے دونوں وجوہ مساویانہ حیثیت سے بیان کی ہیں اور کسی کو ترجیح نہیں دی۔ دونوں صحیح و ماخوذ ہیں۔ سیّد اور البنّاء وغیرہ محققین ان کی تصحیح کرتے ہیں۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

اور باقی ہمزہ قطعیہ مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔ یہی ابن ذکوانؒ کی دوسری وجہ ہے اور ان
کے لئے دونوں وجوہ صحیح ہیں۔ (ک) قَالَ لِقَوْمِهٖ
اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ۝ اَللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ کو حرمیؒ بصریؒ
شامیؒ اور ابوبکرؒ (مبتداء و خبر مان کر) اسم جلالہ اور اسماء صفات تینوں کے رفع
سے اَللّٰهُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اور باقی (بر بناء بدلیت) نصب سے پڑھتے ہیں
رفع پڑھنے والوں کے لئے ماقبل پر وقف تام ہے۔ الْمُخْلَصِيْنَ کو مکیؒ۔ بصریؒ
اور شامیؒ لام کے کسرہ سے اور باقی فتح۔ سے پڑھتے ہیں۔
عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ کو مدنیؒ اور شامیؒ ہمزہ کے فتح اس کے بعد اثبات
الف اور لام کے کسرہ سے اٰلِ يَاسِيْنَ اور باقی ہمزہ کے کسرہ اور لام کے اسکان
سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں (جو الیاسیؑ کی جمع ہے) مدبدل جلی ہے (تنبیہ)
اٰلِ يَاسِيْنَ پڑھنے والوں کے نزدیک یہ اٰلِ مُحَمَّدٍ اور اٰلِ عِمْرَانَ کے مانند
دو کلمات ہیں جنمیں سے ہر ایک پر وقف ہو سکتا ہے اور دیگر ائمہ کے نزدیک ایک
کلمہ ہے جسکا قطع کرنا جائز نہیں۔ اگرچہ لام یا سے باجماع مصاحف مقطوع اور یا باثبات
الف مرسوم ہے۔ عَلَيْهِمَا میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے (الممال) مُوْسٰى
ہر دو میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں ع ۴ ع ۸
وَهُوَ ہر دو میں سکون ھا ظاہر ہے۔ تَذَكَّرُوْنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ
اور ابوبکرؒ ذال مشددہ سے تَذَّكَّرُوْنَ اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ فَاْتُوْا
میں ابدال جلی ہے۔ الْمُخْلَصِيْنَ ہر دو کو مکیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ لام کے کسرہ سے
اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ ذِكْرًا میں بخلاف اور يُبْصِرُوْنَ ہر دو میں

Marfat.com

ترقیق جلی ہے۔ وَلَقَدْ سَبَقَتْ میں بصریؒ۔ ہشامؒ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (الممال) اَصْطَفَی (اَلْبَنٰتِ) وقفاً میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف
تقلیل کرتے ہیں۔ ع

اس سورۃ میں یآت اضافت اختلافی تین ہیں ۱۔ اِنِّیْٓ اَرٰی ۲ اور اِنِّیْٓ اَذْبَحُكَ ہیں حرمیؒ و بصریؒ۔ اور ۳ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ میں مدنیؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ اور زائدہ ایک ہے۔ لَتُرْدِیْنِ میں ورشؒ اثبات کرتے ہیں۔ ادغام کبیر دنس ہیں (مثلین کے ۵۔ متقاربین کے ۵) اور صغیر چار ہیں۔ (المرسوم) اٰثٰرِهِمْ بحذف الف اور لَاۡاِلَی الْجَحِیْمِ میں لام ابتدا کے بعد دو الف مرسوم ہیں جنمیں سے ایک شکل ہمزہ اور ایک زائدہ ہے۔ اس کا تلفظ لحن فاسد ہے۔ اَلْبَلٰٓؤُا میں ہمزہ متطرفہ بعد از الف بصورت واو اور اس کے بعد الف زائدہ مرسوم ہے۔

سُورَۂ صٓ

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بصری پچاسی ۸۵۔ حجازی و شامی چھیاسی ۸۶ اور کوفی اٹھاسی ۸۸ ہیں چار جگہ اختلاف ہے ۱ ذِی الذِّکْرِ پر کوفی ۲ وَّ غَوَّاصٍ پر غیر بصری ۳ نَبَؤٌا عَظِیْمٌ پر غیر حمصی ۴ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ پر کوفی و حمصی آیت ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ سے اَلذِّکْرِ تک وجوہ صحیحہ اڑتالیس ۴۸ ہیں۔ قالونؒ مع..

ا ۸۴ جگہ اجماع ہے اور ان اختلافی مقامات میں سے بصری ایک حجازی و شامی دو اور کوفی چار جگہ آیت گنتے ہیں۔ اتحاف میں اختلافی عدد پانچ درج ہے جو تصحیف ہے۔ ۱۲

۲ ۱-۱۸ قالونؒ کے لئے اَلْعٰلَمِیْنَ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر اَلرَّحِیْمِ میں وہی وجہ اور روم و وصل اور ان میں سے ہر ایک اور ۱۹-۲۰ وصل کل پر اَلذِّکْرِ میں سکون و روم۔ ورشؒ۔ عاصمؒ اور کسائیؒ مندرج ہو گئے۔ مکیؒ کو ہر وجہ میں (باقی بر صفحہ آیندہ)

Marfat.com

ورشؒ و عاصمؒ وکسائیؒ بینؒ، مکیؒ بینؒ اور تارکین آٹھ۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْقُرْءَانِ میں مکیؒ نقل کرتے ہیں۔ مُنْذِرٌ۔ الْكٰفِرُوْنَ۔ سٰحِرٌ۔ وَاصْبِرُوْا۔ الْاٰخِرَةِ اور الذِّكْرِ میں ترقیق۔ لَشَيْءٌ ہر دو میں طول۔ توسط اور حمزہؒ کا مذہب۔ اور وَانْطَلَقَ میں تغلیظ جلی ہے (تنبیہ) اَنِ امْشُوْا میں نون کے کسرہ پر اجماع ہے۔ کیونکہ شین کا ضمہ ضمہ لازمہ نہیں ہے۔ الْاٰخِرَةِ۔ الْاَسْبَابِ۔ الْاَحْزَابُ ہر دو اور لْـَٔيْكَةِ میں نقل و سکتہ وغیرہ بیّن ہیں۔ اَءُنْزِلَ میں بصریؒ وہشامؒ دونوں بخلاف اور قالونؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال سے۔ بصریؒ بوجہ ثانی اور ورشؒ ومکیؒ صرف تسہیل سے اور ہشامؒ بوجہ ثانی وثالث تحقیق کے ساتھ ادخال اور دیگر قراء کے مانند عدم ادخال سے پڑھتے ہیں۔ یعنی بصریؒ کے لئے کلمہ آل عمران کے موافق دو وجوہ ہیں ایک قالونؒ کی طرح اور ایک ورشؒ کے مانند۔ اور ہشامؒ کے لئے تین وجوہ ہیں ایک قالونؒ کے مانند (جو آل عمران میں نہ تھی) اور ایک حفصؒ وغیرہ کے مانند اور ایک مستقل اُن کا مذہب ہے اور (ک) خَزَآئِنُ رَحْمَةِ

لْـَٔيْكَةِ کو حرمیؒ وشامیؒ لام مفتوحہ کے بعد یاء ساکنہ اور تا کے فتح سے الف وصل اور ہمزہ کے بغیر لَيْكَةَ (غیر منصرف) اور باقی لام تعریف ساکنہ سے قبل الف وصل اور اس کے بعد ہمزہ قطعیہ مفتوحہ پھر یاء ساکنہ اور تا کے جر سے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) نقل سے لوٹاؤ پھر ورشؒ کے لئے ترک پر الْعٰلَمِيْنَ کی وجوہ اربعہ میں سے ہر ایک کے ساتھ الذِّكْرِ میں سکون وروم پڑھو۔ تارکین سب مندرج ہو گئے۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۱۸۸ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

(منصرف) پڑھتے ہیں۔ الف وصل اور لام کے بعد ہمزہ مرسوم نہ تھا (المال)......
جَآءَ هُمْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ الْاٰخِرَةِ اور لْئَيْكَةِ میں کسائیؒ وقفاً امالہ
کرتے ہیں ع
هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا میں قالونؒ وبزیؒ ہمزہ اولی کی تسہیل سے بمد وقصر۔ بصریؒ
اس کے اسقاط سے بقصر ومد۔ اور ورشؒ وقنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل اور بوجہ ثانی اس
کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔
مِنْ فَوَاقٍ کو حمزہؒ وکسائیؒ (بلغت تمیم وغیرہ) فا کے ضمہ سے فُوَاقٍ
اور باقی (حجازی لغت پر) فتح سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِ میں مفتوحہ
بعد از ساکن ہونے کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے۔ ذَا الْاَیْدِ میں نقل وسکتہ جلی ہیں
اور بحالت نقل ذال کے بعد الف کا اثبات لحن ہے۔ وَالْاِشْرَاقِ میں ازرقؒ کے
لئے ترقیق بخلاف ہے۔ تفخیم اداءً مقدم ومختار بلکہ معمول بہا ہے۔ اور یہی قیاس ہے۔
جلد ۱ ص ۲۴۱
وَالطَّيْرَ۔ الْمِحْرَابَ اور كَثِيْرًا میں ترقیق۔ وَفَصْلَ اور ظَلَمَكَ میں
تغلیظ ظاہر ہے۔ اِذْ تَسَوَّرُوا میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ اور اِذْ دَخَلُوْا
میں بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ الصِّرَاطِ کو قنبلؒ سین سے
خلفؒ اشمام بالزاء کرکے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔ (ک) وَتِسْعُوْنَ نَعْجَةً
وَلِيَ نَعْجَةٌ کی یا کو حفصؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ ہمارے طرق سے ہشامؒ کے لئے صرف
اسکان ماخوذ ہے۔ (ک) قَالَ لَقَدْ۔ لَقَدْ ظَلَمَكَ میں ورشؒ۔ بصریؒ۔
ابن ذکوانؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (تنبیہ) ہشامؒ کے لئے ہمارے
جلد ۱ ص ۱۴۴
طرق سے یہاں صرف اظہار مروی اور ماخوذ ہے ۲ بِسُؤَالِ میں ابدال

ہشامؒ کے لئے دونوں طرق سے جمہور مغربی قراء اور اکثر اہل عراق اظہار (باقی برصفحہ آئندہ)

Marfat.com

نہیں ہوتا۔ مد بدل ہوگا (ک) فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ حمزہؒ وقفاً وَ اَنَابَ میں بخلاف اور
مَاٰبٍ میں بلاخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ (الممال) مَحْشُوْرَةً میں کسائیؒ وقفاً بخلاف
اٰتٰىكَ۔ بَغٰى اور الْهَوٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الْمِحْرَابَ
میں ابن ذکوانؒ بخلاف۔ لَزُلْفٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ
تقلیل اور النَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ۱۱

فِي الْاَرْضِ۔ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔ وَالْاَعْنَاقِ اور فِي الْاَصْفَادِ
میں نقل و سکتہ جلی ہیں (تنبیہ) لِدَاوُدَ سُلَيْمٰنَ میں مفتوحہ بعد از ساکن ہونے
کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے۔ (ک) سُلَيْمٰنَ نِعْمَ۔ اِنِّيْ اَحْبَبْتُ کی یا کو
حرمیؒ و بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں (ک) ذِكْرِ رَبِّيْ
بِالسُّوْقِ کو قنبلؒ سین کے بعد (واو کے بجائے) ہمزہ ساکنہ سے
بِالسُّؤْقِ اور بوجہ ثانی سین و واو کے درمیان ہمزہ مضمومہ زیادہ کر کے
بِالسُّؤُوْقِ اور باقی سین کے بعد واو ساکنہ سے ہمزہ کے بغیر پڑھتے
ہیں۔ (تنبیہ) علامہ دانیؒ نے قنبلؒ کے لئے دوسری وجہ بیان نہیں کی۔۔ یہ
زیادات قصیدہ سے ہے محققؒ۔ سیدؒ اور البناؒ اس کو صحیح مگر غریب[۱] کہتے ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) روایت کرتے ہیں۔ تیسیر۔ تبصرہ۔ ہدایہ۔ تلخیص۔ شاطبیہ اور مبہج وغیرہ میں یہی ہے۔ بعض مغربی اور جمہور عراقی ائمہ ادغام نقل کرتے ہیں۔ مستنیر۔ کفایۂ کبریٰ ابی العزؒ قلانسیؒ اور غایۂ ابی العلاؒ میں ادغام درج ہے۔ ابن الفحامؒ نے عبدالباقی ابن فارسؒ سے اظہار اور ابوالحسین فارسیؒ اور ابواسحٰق مالکیؒ سے ادغام پڑھا ہے۔ کافی میں دونوں وجوہ درج ہیں۔ ۱۲

[۱] ہذلیؒ کہتے ہیں وہ بکار بن احمدؒ۔ ابن مجاہدؒ سے۔ اور ابواحمد سامریؒ ابن شنبوذؒ سے اس کو روایت کرتے ہیں۔ ابن محیصنؒ کی بھی یہی قراءت ہے۔ چنانچہ نصر بن علیؒ (باقی بر صفحہ آئندہ)

Marfat.com

قَالَ رَبِّ ۔ اِغْفِرْ لِيْ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔ مِنْ م
بَعْدِيْ اِنَّكَ کی یا کو مدنیؒ و بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں (تنبیہ) قراء سبعہ کا اَلرِّيْحَ
کے افراد پر اجماع ہے۔ مَاٰبٍ میں وقفاً حمزہؒ تسہیل کرتے ہیں۔ (الممال) النَّارِ
اور کَالْفُجَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل اور لَزُلْفٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ
امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں ع ۳ ۱۲

مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ کی یا کو غیر حمزہؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ حمزہؒ کے لئے وصلاً
یا ساقط ہو جاتی ہے۔ وَعَذَابٍ اُرْكُضْ کو وصلاً حرمیؒ ہشامؒ اور کسائیؒ نون تنوین
کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں اور بحالت ابتدا ہمزہ وصلیہ کے ضمہ پر اجماع
ہے۔ الْاَلْبَابِ۔ وَالْاَبْصَارِ۔ الْاَخْيَارِ ہر دو۔ الْاَبْوَابُ۔ الْاَشْرَارِ اور
الْاَبْصَارُ میں نقل و سکتہ۔ صَابِرًا۔ ذِكْرَى الدَّارِ وصلاً۔ كَثِيْرَةٍ اور
قٰصِرٰتُ میں ترقیق جلی ہے۔

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ کو مکیؒ عین کے فتح اور باء موحدہ کے
اسکان سے الف جمع کے بغیر **عَبْدَنَا** (بافراد) اور باقی عین کے کسرہ با کے فتح
اور اس کے بعد الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔

بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى کو مدنیؒ اور ہشامؒ تنوین کے بغیر **بِخَالِصَةِ**

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اُن سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ محققؒ کہتے ہیں "یہاں صٓ میں بکارؒ کے طرق کا ابن مجاہدؒ سے اسی پر اجماع ہے۔ اور حافظ ابو العلاءؒ نے ابن مجاہدؒ سے بطرق بکارؒ اسمیں خلاف بیان نہیں کیا"۔ ابن مجاہدؒ امام ابو عمروؒ سے نصّاً روایت کرتے ہیں کہ فرمایا "میں نے ابن کثیرؒ کو بِالسُّؤْقِ وَالْاَعْنَاقِ ہمزہ اور اس کے بعد واو سے پڑھتے سنا ہے"۔ اس کے بعد ابن مجاہدؒ کہتے ہیں "امام ابو عمروؒ کی امام ابن کثیرؒ سے یہ روایت صحیح ہے کیونکہ واو مضموم ہونے کی وجہ سے ہمزہ سے بدل گیا"۔ (یعنی یہ اصل میں بِالسُّوْقِ تھا۔ ط) ۱۲۔

Marfat.com

(باضافت) اور باقی تنوین سے پڑھتے ہیں۔ ہشامؒ کے لئے[1] حلوانیؒ کے طرق سے بغیر تنوین ماخوذ ہے۔

وَالْيَسَعَ کو حمزہؒ و کسائیؒ لام مشددہ مفتوحہ اور یاء ساکنہ سے **وَاللَّيْسَعَ** اور باقی لام ساکنہ مخففہ اور یاء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

مَا تُوعَدُونَ کو مکیؒ و بصریؒ یاء غیب سے **مَا يُوعَدُونَ** اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ **يَصْلَوْنَهَا** میں تغلیظ اور **فَبِئْسَ** ہر دو میں ابدال جلی ہے۔

وَغَسَّاقٌ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ سین کی تخفیف سے **وَغَسَاقٌ** اور باقی تشدید سے پڑھتے ہیں۔

وَاٰخَرُ کو بصریؒ ہمزہ کے ضمہ سے الف کے بغیر **وَاُخَرُ** (جمع) اور باقی ہمزہ کے فتح اور الف سے بتوحید پڑھتے ہیں۔

اَتَّخَذْنٰهُمْ کو بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ خبر یعنی ہمزۂ وصلیہ مکسورہ سے (جو درج کلام میں ساقط ہو جائیگا) **اِتَّخَذْنٰهُمْ** اور باقی استفہام یعنی ہمزہ قطعیہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

سِخْرِيًّا کو مدنیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ سین کے ضمہ سے **سُخْرِيًّا** اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ (الممال) **نَادٰی** میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ و ورشؒ بخلاف تقلیل۔ **وَذِكْرٰی۔ ذِكْرَى** (الدَّارِ) وقفاً اور **لَا نَرٰی** میں بصریؒ و حمزہؒ و کسائیؒ امالہ و ورشؒ تقلیل اور **ذِكْرَى** (الدَّارِ) وصلاً میں سوسیؒ بخلاف

---

[1] حلوانیؒ و ابن عبادؒ بغیر تنوین اور داجونیؒ وغیرہ تنوین سے روایت کرتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

وَالْاَبْصَارِ۔ الدَّارِ۔ الْاَخْیَارِ ہر دو اور النَّارِ ہر سہ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ

ورشؒ تقلیل۔ اور الْاَشْرَارِ میں بصریؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ وحمزہؒ تقلیل ..

ع ۴ ۱۳ کرتے ہیں۔ (تنبیہ) ہمارے طرق پر زاغت امالہ سے مستثنیٰ ہے۔ ع

مُنْذِرٌ۔ نَذِیْرٌ۔ خَیْرٌ اور ذِکْرٌ میں ترقیق جلی ہے۔ (ک) الْقَهَّارُ رَبُّ

لِيَ مِنْ عِلْمٍ کی یا کو حفصؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ (ک) قَالَ رَبُّكَ۔ لَعْنَتِيَ اِلٰی

کی یا کو مدنیؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ (ک) قَالَ رَبِّ۔ الْمُخْلَصِیْنَ کو مکیؒ۔ بصریؒ

اور شامیؒ لام کے کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔

قَالَ فَالْحَقُّ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ قاف کے نصب سے

فَالْحَقَّ اور عاصمؒ وحمزہؒ رفع سے پڑھتے ہیں۔ اور اس کے بعد وَالْحَقَّ

اَقُوْلُ میں قراء عشرہ کا نصب پر اجماع ہے۔ (ک) اَقُوْلُ لَاَمْلَئَنَّ۔ اور

ع ۵ ۱۴ جَهَنَّمَ مِنْكَ (الممال) الْاَعْلٰی اور یُوْحٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف

تقلیل۔ الْکٰفِرِیْنَ اور نَارٍ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ع

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی چھ ہیں۔ ۱ وَلِيَ نَعْجَةٌ ۲ اور

لِيَ مِنْ میں حفصؒ ۳ اِنِّيَ اَحْبَبْتُ میں حرمیؒ وبصریؒ ۴ بَعْدِيَ اِنَّكَ میں

مدنیؒ وبصریؒ ۵ مَسَّنِيَ میں غیر حمزہؒ ۶ اور لَعْنَتِيَ میں مدنیؒ یا کو مفتوح پڑھتے

ہیں۔ ادغام کبیر بارہ ہیں (مثلین کے ۸۔ متقاربین کے ۴) اور صغیر چار ہیں۔

(المرسوم) وَلَاتَ حِیْنَ میں تا، لام اور حِیْنَ کے درمیان منفصل مرسوم ہے

مگر امام ابو عبیدؒ کہتے ہیں "امام میں تا حِیْنَ سے متصل تھی"۔ نَبَؤُا الْخَصْمِ میں بخلاف اور

نَبَؤٌا عَظِیْمٌ میں باجماع ہمزہ متطرفہ بعد از فتح بصورت واو اور اس کے بعد الف زائدہ

Marfat.com

مرسوم تھا۔

سُورۂ زمر

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں حجازی و بصری بہتّر[۷۲] شامی تہتّر[۷۳] اور کوفی پچھتّر[۷۵] ہیں۔ سات[۱] جگہ اختلاف ہے ۱ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ پر غیر کوفی ۲ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ (دوم) پر دمشقی و کوفی ۳ مُخْلِصًا لَّهُ دِينِي اور ۴ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ (دوم) اور ۵ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ پر کوفی ۶ فَبَشِّرْ عِبَادِ پر غیر مکی و مدنی اول ۷ اور تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ پر مکی اور مدنی اول آیت ہے۔

وَلَتَعْلَمُنَّ سے الْحَكِيمِ تک وجوہ صحیحہ پچاس[۵۰] ہیں[۲]۔ مبسملین چھتیس[۳۶] تارکین چودہ[۱۴]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

(ک) الْكِتَابَ بِالْحَقِّ۔ أَوْلِيَاءَ میں وقفاً ابدال کی وجوہ ثلثہ جلی ہیں

ل ستّر جگہ اجماع ہے اور ان مقامات میں سے کوفی پانچ۔ شامی تین اور باقی ائمہ دو۔ دو جگہ آیت شمار کرتے ہیں۔ غالباً لَهُ الدِّينَ پر یا الْأَنْهَارُ پر حمصی بھی آیت گنتے ہیں ورنہ تعداد پوری نہیں ہوگی۔ [الْأَنْهَارُ پر تو نہیں البتہ لَهُ الدِّينَ پر حمصی آیت ہے۔ پس وہ شامی و کوفی آیت ہے نہ کہ فقط دمشقی و کوفی۔ ط] ۔ ۱۲

ل۲ ۱-۱۸ قالونؒ کے لئے حِينٍ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِيمِ میں وہی وجہ اور روم و وصل اور ان میں سے ہر ایک پر الْحَكِيمِ میں وہی وجہ اور روم... ۱۹-۲۴ حِينٍ کے روم پر الرَّحِيمِ میں طول۔ توسط اور قصر۔ اور انمیں سے ہر ایک پر الْحَكِيمِ میں وہی وجہ اور روم ۲۵-۳۶ الرَّحِيمِ کے روم و وصل اور وصل کل پر الْحَكِيمِ کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ بسم اللہ والے سب مندرج ہو گئے۔ ۱-۶ ورشؒ کے لئے ترک پر سکتہ کے ساتھ حِينٍ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الْحَكِيمِ میں وہی وجہ اور روم اور ۷-۱۴ روم و وصل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ سب تارکین مندرج ہو گئے۔ واللہ اعلم۔

اہل ضرب ننلو وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

رَوم جائز نہیں لہٰذا تسہیل نہیں ہو سکتی۔ (ک) یحکم بینھم۔ اور سبحٰنہ ھو۔ یکور۔ ویکور۔ ولاتزر۔ وازرۃ۔ وزر۔ اور الاٰخرۃ میں ترقیق جلی ہے۔ (ک) خلقکم۔ اور وانزل لکم اور یخلقکم۔ فی بطون امھٰتکم کو وصلاً حمزہؒ۔ ہمزہ اور میم دونوں کے کسرہ سے فی بطون امھٰتکم کسائیؒ ہمزہ کے کسرہ اور میم کے فتح سے فی بطون امھٰتکم اور باقی ہمزہ کے ضمہ اور میم کے فتح سے پڑھتے ہیں۔ اور بحالت ابتدا اس پر اجماع ہے۔ (تنبیہ) فی ظلمٰت ثلٰث میں بوجہ تنوین ادغام ممنوع ہے۔ یرضہ لکم کو دوریؒ و ہشامؒ دونوں بخلاف اور سوسیؒ سکون ھا سے یرضہ لکم۔ مکیؒ۔ ابن ذکوانؒ کسائیؒ اور دوریؒ بوجہ ثانی ضمہ کے صلہ سے یرضہ لکم۔ ہشامؒ بوجہ ثانی اور باقی ائمہ (مدنیؒ و عاصمؒ و حمزہؒ) ضمہ محض سے پڑھتے ہیں۔ (ک) وجعل للّٰہ لیضل عن کو مکیؒ و بصریؒ یا کے فتح سے لیضل اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) بکفرک قلیلا

امن ھو کو حرمیؒ اور حمزہؒ میم مخففہ سے (یعنی ہمزۂ استفہام اور مَن موصولہ سے) امّن ھو اور باقی میم مشددہ (یعنی اَم اور مَن موصولہ)۔۔ سے پڑھتے ہیں۔ رسم ایک میم سے ہے۔ الالباب میں نقل و سکتہ جلی ہیں (الممال) زلفیٰ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ لاصطفیٰ۔ مسمًّی وقفاً اور ولا یرضیٰ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ النھار اور النار میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ فانّیٰ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل اور اُخریٰ میں بصریؒ و حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور

Marfat.com

ع ۱ ۱۵ ورشؒ تقلیل کرتے ہیں (تنبیہ) دَعَا وادی ہے۔ اسمیں امالہ نہیں ہو سکتا۔ ع
الصّٰبِرُوْنَ۔ اور خَسِرُوْا میں ترقیق جلی ہے۔ اِنِّیٓ اُمِرْتُ کی یا کو
مدنیؒ۔ اور اِنِّیٓ اَخَافُ کی یا کو حرمیؒ و بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ شِئْتُمْ میں سوسیؒ
ابدال کرتے ہیں۔ فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِیْنَ میں سوسیؒ بخلاف وصلاً یاء مفتوحہ کا اور
وقفاً یاء ساکنہ کا اثبات کرتے ہیں۔ اور ان کے لئے تین[3] طرق صحیح ہیں۔ حالین میں حذف
حالین میں اثبات اور وصلاً اثبات اور وقفاً حذف اور حذف طریقہ کے مطابق جلد اص ۲۸۲
اور اثبات مشہور ہے۔ رسم بحذف الف ہے اور اس سے قبل قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا اور یٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ میں قراء سبعہ کا حذف پر اجماع ہے۔ الْاَلْبَابِ
ہر دو اور الْاَنْھٰرُ میں نقل وسکتہ بیّن ہیں (ک) فِی النَّارِ لٰکِنِ (الممال) الدُّنْیَا
میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ۔ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ حَسَنَۃٌ۔ وَاسِعَۃٌ
میں بخلاف اور الْقِیٰمَۃِ میں کسائیؒ وقفاً یُوَفَّی (الصّٰبِرُوْنَ) وقفاً اور......
ھَدٰىھُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ النَّارِ ہر دو میں بصریؒ و
دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ الْبُشْرٰی۔ فَتَرٰىهُ اور لَذِکْرٰی میں بصریؒ
ع ۲ ۱۶ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع
فَھُوَ میں سکون ھا تَقْشَعِرُّ۔ الْاٰخِرَۃِ اور غَیْرَ میں ترقیق وغیرہ
اور یَشَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں۔ مِنْ ھَادٍ پر مکیؒ یا سے وقف اور وَقِیْلَ
میں ہشامؒ وکسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں۔ (ک) وَقِیْلَ لِلظّٰلِمِیْنَ اور اَکْبَرُ لَوْ
وَلَقَدْ ضَرَبْنَا میں ورشؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام۔ الْقُرْاٰنِ
اور قُرْاٰنًا میں مکیؒ نقل کرتے ہیں۔

Marfat.com

وَرَجُلًا سَلَمًا کو مکی و بصری سین کے بعد اثبات الف اور لام کے کسرہ سے سَالِمًا (اسم فاعل) اور باقی الف کے بغیر لام کے فتح سے پڑھتے ہیں (تنبیہ) اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ میں قراء عشرہ کا تشدید پر اجماع ہے۔ (الممال) هُدَى (اللهِ) میں بشرط وقف اور فَاَتٰهُمُ میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل۔ الْقِيٰمَةِ میں کسائی وقفاً۔ الدُّنْيَا میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل اور لِلنَّاسِ میں دوری امالہ کرتے ہیں۔ ع

اَظْلَمُ میں تغلیظ جلی ہے۔ (ک) اَظْلَمُ مِمَّنْ اور وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ میں بصری وہشام ادغام اور جَآءَهٗ میں وقفاً حمزہ مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ابدال وحذف جائز نہیں۔ (ک) جَهَنَّمَ مَثْوًى۔ لِيُكَفِّرَ میں ترقیق جلی ہے۔

بِكَافٍ عَبْدَهٗ کو حمزہ وکسائی عین کے کسرہ۔ با کے فتح اور اس کے بعد الف جمع کے اثبات سے عِبَادَهٗ۔ اور باقی عین کے فتح اور با کے اسکان سے الف کے بغیر (بافراد) پڑھتے ہیں۔ بعض مصاحف میں بالف اور بعض میں بحذف مرسوم تھا۔ مِنْ هَادٍ پر مکی یا سے وقف کرتے ہیں۔ اَفَرَءَيْتُمْ میں مدنی ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے۔ نیز ورش اس کے ابدال سے بمد لازم۔ اور کسائی اس کے حذف سے پڑھتے ہیں۔ اَرَادَنِيَ اللهُ کی یا کو غیر حمزہ مفتوح پڑھتے ہیں۔ حمزہ کے لئے وصلاً یا ساقط ہو جاتی ہے۔

كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ (اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ) مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ میں بصری اسم فاعل کے دونوں کلمات کو تنوین

جز و قف ۳۰ ع۱۷ جیم حرام ۳

Marfat.com

سے اور اسماءِ ما بعد کو را اور تا کے نصب ھاءِ کنایہ کے ضمہ او صلہ بواو سے۔۔
كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ
رَحْمَتِهٖ اور باقی تنوین کے بغیر را اور تا کے خفض سے (باضافت) ھا کے
کسرہ اور صلہ بیا سے پڑھتے ہیں۔
مَكَانَتِكُمْ کو ابو بکرؒ نون کے بعد الف جمع کے اثبات سے مَكَانٰتِكُمْ
اور باقی الف جمع کے بغیر (بافراد) پڑھتے ہیں۔ يَّاْتِيْهِ میں ابدال اور عَلَيْهِمْ
میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ (الممال) جَآءَهٗ اور جَآءَ میں ابن ذکوانؒ و
حمزہؒ۔ مَثْوًى وقفاً اور اهْتَدٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔
لِلْكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور لِلنَّاسِ میں دوریؒ
امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ۴ ۱
قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ میں حمزہؒ و کسائیؒ فعل کو قاف کے ضمہ
ضاد کے کسرہ اور یا کے فتح سے (ماضی مجہول) اور اسم کو تا کے رفع سے قُضِيَ
عَلَيْهَا الْمَوْتُ اور باقی فعل کو قاف اور ضاد کے فتح اور الف مبدلہ سے
(ماضی معروف) اور اسم کو تا کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ شُفَعَآءَ میں وقفاً ابدال
کی وجوہ ثلثہ جلی ہیں۔ روم جائز نہیں لہٰذا تسہیل نہیں ہو سکتی۔ شَيْئًا میں طول
و توسط اور حمزہؒ کا مذہب بیّن ہے۔ (ک) الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا۔ وَالْاَرْضِ
اور بِالْاٰخِرَةِ میں نقل و سکتہ وغیرہ۔ ذُكِرَ ہر دو۔ بِالْاٰخِرَةِ ۔۔۔۔۔۔
يَسْتَبْشِرُوْنَ اور فاطر میں ترقیق لَا يُؤْمِنُوْنَ اور يُؤْمِنُوْنَ
میں ابدال جلی ہے۔ (ک) تَحْكُمُ بَيْنَ۔ ظَلَمُوْا ہر دو میں تغلیظ ظاہر ہے

Marfat.com

یَسْتَهْزِءُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ تسہیل کا لواو۔ ابدال بیاء مضمومہ۔ اور زا کو ضمہ دے کر ہمزہ کو حذف کرتے ہیں۔ (الممال) یَتَوَفَّی (الْاَنْفُسَ) وقفاً مُسَمًّی وقفاً اور فَمَآ اَغْنٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ قَضٰی میں ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الْاُخْرٰی میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ بِالْاٰخِرَۃِ اور الْقِیٰمَۃِ میں کسائیؒ وقفاً اور وَحَاقَ میں حمزہؒ امالہ کرتے ہیں (تنبیہ) وَبَدَا واوی ہے اسمیں امالہ جائز نہیں۔ ع

ع ۵ ۲

یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا میں حرمیؒ۔ شامیؒ اور عاصمؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ باقی حضرات کے لئے وصلاً یا ساقط ہو جاتی ہے۔ رسم اجماعاً یا سے ہے۔ لَا تَقْنَطُوْا کو بصریؒ وکسائیؒ نون کے کسرہ سے لَا تَقْنِطُوْا اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ یَغْفِرُ اور لَّخٰسِرُوْنَ میں ترقیق جلی ہے۔ (ک) اِنَّهٗ هُوَ۔ یَاْتِیَكُمُ ہر دو میں ابدال بیّن ہے۔ (ک) الْعَذَابُ بَغْتَةً اور تَقُوْلَ لَوْ اور اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِیْ۔ قَدْ جَآءَتْكَ میں بصریؒ۔ ہشامؒ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) الْقِیٰمَةِ تَرَى اور جَهَنَّمَ مَثْوًی

بِمَفَازَتِهِمْ کو ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ زا کے بعد الف جمع کے اثبات سے بِمَفَازَاتِهِمْ اور باقی الف جمع کے بغیر (بافراد) پڑھتے ہیں۔ (ک) خَالِقُ كُلِّ۔ شَیْءٍ ہر دو میں طول وتوسط اور حمزہؒ کا مذہب وَّهُوَ میں سکون ھا اور وَالْاَرْضِ میں نقل وسکتہ جلی ہیں۔ (الممال) یٰحَسْرَتٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل۔ هَدٰىنِیْ۔ بَلٰی اور مَثْوًی وقفاً میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ تَرَى (الْعَذَابَ)... اور

Marfat.com

تری (الَّذِیْنَ) ہیں وصلاً سوسیؒ بخلاف اور وقفاً بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل
جَآءَ تک ہیں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ الْکٰفِرِیْنَ ہیں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ
تقلیل اور مُسْوَدَّةٌ ہیں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں ۔ ع ۳ ۶

اَفَغَیْرَ ہیں ترقیق اور تَاْمُرُوْنِّیْ ہیں ابدال جلی ہے ۔
تَاْمُرُوْنِّیْ کو شامیؒ نونین مُخَفَّفَتَیْن (اول نون اعرابی مفتوحہ ودوم
نون وقایہ مکسورہ) اور یا کے اسکان سے تَاْمُرُوْنَنِیْ، مدنیؒ ایک نون
مُخَفَّفَہ مکسورہ اور یا کے فتح سے تَاْمُرُوْنِیَ۔ مکیؒ ایک نون مشددہ مکسورہ
اور یا کے فتح سے بمد لازم تَاْمُرُوْنِّیَ اور باقی (بصریؒ وکوفیؒ) بھی اسی طرح مگر یا
کے اسکان سے پڑھتے ہیں۔ مصحف شام ہیں دو اور باقی مصاحف ہیں ایک نون مرسوم
تھا۔ (ک)، بِنُوْرِ رَبِّهَا۔ وَجِایْٓءَ ہیں ہشامؒ وکسائیؒ اشمام بالضمہ کرکے اور باقی
کسرۂ خالص سے پڑھتے ہیں۔ بحالت اشمام مد باقی نہیں رہتا یہ قول مرجوح ہے۔ ط)
بِالنَّبِیّٖنَ ہیں مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ سے اور باقی یاء مشددہ سے پڑھتے ہیں
مد بدل جلی ہے۔ لَا یُظْلَمُوْنَ ہیں تغلیظ اور وَهُوَ ہیں سکون ھا جلی ہے (ک)
اَعْلَمُ بِمَا (المال)، وَتَعٰلٰی ہیں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ شَآءَ
ہیں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ اور اُخْرٰی ہیں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل
کرتے ہیں ۔ ع ۴ ۶

وَسِیْقَ ہر دو ہیں شامیؒ وکسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں۔
فُتِحَتْ اور وَفُتِحَتْ کو غیر کوفیؒ تاء مشددہ سے فُتِّحَتْ
اور وَفُتِّحَتْ اور کوفیؒ تاء مُخَفَّفَہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک)، وَقَالَ لَهُمْ ہر دو

یَاْتِکُمْ اور فَبِئْسَ میں ابدال اور وَیُنْذِرُوْنَکُمْ میں ترقیق بیّن ہے۔ قِیْلَ اور وَقِیْلَ میں ہشامؒ وکسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں۔ (ک) اِلَی الْجَنَّۃِ زُمَرًا ... نَشَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں۔ (الممال) جَآءُوْهَا ہر دو میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ بَلٰی اور مَثْوٰی (الْمُتَکَبِّرِیْنَ) وقفاً میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الْکٰفِرِیْنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اور وَتَرَی (الْمَلٰٓئِکَۃَ) میں وصلاً سوسیؒ بخلاف اور وقفاً بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ع

۸
ع
۵

اس سورۃ میں یآت اضافت اختلافی پانچ ہیں ۱ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ میں مدنیؒ ۲ اِنِّیْٓ اَخَافُ میں حرمیؒ وبصریؒ ۳ اَرَادَنِیَ اللّٰہُ میں غیر حمزہؒ ۴ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا میں حرمیؒ شامیؒ اور عاصمؒ ۵ اور تَاْمُرُوْنِیْٓ میں حرمیؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں اور زائدہ ایک ہے۔ فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ میں سوسیؒ بخلاف اثبات کرتے ہیں۔ ادغام کبیر اٹھائیس ہیں (مثلین کے ۱۷ متقاربین کے ۱۱) اور صغیر تین ہیں۔ (المرسوم) وَجِایْٓءَ میں مصاحف اندلس میں جیم کے بعد الف زائدہ مرسوم تھا جس کو وہ مصاحف مدنیہ سے ماخوذ بتاتے ہیں اور جمہور اہل رسم اس میں الف نہیں لکھتے۔ کَذَّبَ اور لِلْقٰسِیَۃِ بحذف الف۔ اِشْمَاَزَّتْ اکثر مصاحف مدینہ وعراق میں ہمزہ بے صورت سے اور بعض میں حسب قاعدہ ہمزہ بشکل الف مرسوم تھا۔

سورۃ غافر

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بصری بیاسی ۸۲ حجازی وحمصی چوراسی ۸۴۔ کوفی پچاسی ۸۵ اور دمشقی چھیاسی ۸۶ ہیں۔ نو جگہ اختلاف[۱]

[۱] اسّی جگہ اجماع ہے اور ان اختلافی مقامات میں سے۔ بصری دو ۲۔ حجازی وحمصی چار ۔ چار۔ کوفی پانچ ۵ اور دمشقی چھ ۶ جگہ آیت شمار کرتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

ہے ۱ حٰمٓ پر کوفی ۲ کٰظِمِیْنَ پر غیر کوفی ۳ یَوْمَ التَّلَاقِ پر غیر دمشقی ۴ بَارِزُوْنَ پر دمشقی ۵ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْکِتٰبَ پر غیر مدنی اخیر و بصری ۶ الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ پر مدنی اخیر و دمشقی ۷ یُسْحَبُوْنَ پر مدنی اخیر و شامی و کوفی ۸ فِی الْحَمِیْمِ پر مدنی اول و مکی ۹ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ تُشْرِکُوْنَ پر دمشقی و کوفی آیت ہے۔ [اور حق یہ ہے کہ یُسْحَبُوْنَ بجائے شامی کے فقط دمشقی اور اس کے برعکس تُشْرِکُوْنَ بجائے دمشقی کے شامی آیت ہے۔ ط]

وَقُضِیَ بَیْنَھُمْ سے ذِی الطَّوْلِ تک وجوہ صحیحہ ایکسو چالیس ۱۴۰ ہیں[۱] قالونؒ مع مکیؒ و حفصؒ چوالیس ۴۴۔ ورشؒ مع بصریؒ بتیس ۳۲ (بسم اللہ پر ۲۲۔ ترک پر ۱۰) ابوبکرؒ بائیس ۲۲۔ ابن ذکوانؒ مع حمزہؒ دنل۔ ہشامؒ دنل اور کسائیؒ بائیس ۲۲

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(ک) ذِی الطَّوْلِ لَآ۔ لِیَاْخُذُوْہُ اور وَیُؤْمِنُوْنَ میں ابدال جلی

۱ ۱-۱۸ قالونؒ کے لئے صلہ کے ساتھ الْعٰلَمِیْنَ کا طول۔ توسط اور قصر اور انمیں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وہی وجہ اور روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک پر ذِی الطَّوْلِ میں وہی وجہ اور روم اور ۱۹-۲۲ وصل کل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ مکیؒ مندرج ہو گئے۔ پھر بے صلہ کے ساتھ اسی طرح بائیس ۲۲ وجوہ پڑھو حفصؒ مندرج ہو گئے۔ ورشؒ کو ہر وجہ میں حا کی تقلیل سے اور ابوبکرؒ کو اضجاع سے لوٹاؤ ۱-۶ ورشؒ کے لئے ترک پر الْعٰلَمِیْنَ کی وجوہ ثلثہ... بالسکتہ میں سے ہر ایک کے ساتھ ذِی الطَّوْلِ میں وہی وجہ اور روم ۷-۱۰ اور وصل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ بصریؒ مندرج ہو گئے۔ ابن ذکوانؒ کو ہر وجہ میں حا کے امالہ سے لوٹاؤ۔ وصل میں حمزہؒ مندرج ہو گئے۔ ہشامؒ کو وَقِیْلَ کے اشمام سے ابن ذکوانؒ کی طرح مگر حا کے فتح سے پڑھ کر کسائیؒ کو قالونؒ کے بے صلہ کے مانند حا کے امالہ سے پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۳۶۸ وجوہ کہتے ہیں۔ [اصل مسودہ میں اسی طرح ہے مگر حضرت اقدس رحمۃ اللہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

Marfat.com

ہے رک، بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا ۔ فَاَخَذْتُهُمْ میں غیر مکی و حفص ادغام کرتے ہیں۔

حَقَّتْ كَلِمَتُ کو مدنی اور شامی میم کے بعد الف جمع کے اثبات سے كَلِمٰتُ اور باقی الف کے بغیر (بافراد) پڑھتے ہیں۔ بعض مصاحف میں تا بشکل ھا اور بعض میں تاء دراز مرسوم تھی۔ وَيَسْتَغْفِرُونَ میں ترقیق اور شَيْءٍ میں طول و توسط اور حمزہ کا مذہب بیّن ہے۔ فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ میں دوری بخلاف اور سوسی ادغام کرتے ہیں۔ صَلَحَ میں تغلیظ اور وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ کی قراآت ثلثہ جلی ہیں۔ السَّيِّاٰتِ میں وقفاً حمزہ یاء مفتوحہ سے ابدال

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کی توجہ اس جانب مبذول نہ ہو سکی کہ ذِي الطَّوْلِ مد عارض نہیں بلکہ مد لین عارض ہے جسمیں تساوی کے علاوہ یہ بھی درست ہے کہ اس کو مد عارض سے کم رکھا جائے اس لئے بنظر تحقیق اس مقام کی تفصیل یوں موزوں ہے وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ سے ذِي الطَّوْلِ تک وجوہ صحیحہ ایک سو چورانوے ۱۹۴ ہیں۔ قالونؒ مع مکی وحفص باسٹھ ۶۲ ورشؒ مع بصریؒ چوالیس ۴۴ (بسم اللہ پر ۳۱۔ ترک پر ۱۳) ابوبکرؒ اکتیس ۳۱۔ ابن ذکوانؒ مع حمزہؒ تیرہ ۱۳ ہشامؒ تیرہ ۱۳۔ اور کسائی اکتیس ۳۱۔ اور ترتیب قراءت یہ ہے ۱-۱۲ قالونؒ کے لئے منقطع اول پر الْعٰلَمِيْنَ کا طول اور الرَّحِيْمِ میں طول و روم و وصل اور ان میں سے ہر ایک پر ذِي الطَّوْلِ میں وجوہ اربعہ ۱۳-۲۱ الْعٰلَمِيْنَ کا توسط اور الرَّحِيْمِ میں توسط و روم و وصل اور ان میں سے ہر ایک پر ذِي الطَّوْلِ میں توسط و قصر و روم ۲۲-۲۷ الْعٰلَمِيْنَ کا قصر اور الرَّحِيْمِ میں قصر و روم و وصل اور ان میں سے ہر ایک پر ..... ذِي الطَّوْلِ میں قصر بالسکون و قصر بالروم ۲۸-۳۱ وصل کل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ مکی مندرج ہو گئے۔ پھر بے صلہ کے ساتھ اسی طرح اکتیس ۳۱ وجوہ پڑھو۔ حفصؒ مندرج ہو گئے ـــــ ورشؒ کو ہر وجہ میں حا کی تقلیل سے اور ابوبکرؒ کو اضجاع سے لوٹاؤ ۱-۹ ورشؒ کے لئے ترک پر الْعٰلَمِيْنَ کی وجوہ ثلثہ بالسکتہ میں سے طول پر ذِي الطَّوْلِ میں وجوہ اربعہ۔ توسط پر توسط و قصر و روم اور قصر پر قصر و روم ۱-۱۳ اور وصل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ الخ (آگے حسب اصل بتفصیل مذکور)" ۱۲ طبا

کرتے ہیں۔ (المہاد) حمٓ میں ابن ذکوانؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ و بصریؒ تقلیل اور النّار میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) رحمتہٗ میں تا نہیں، ھاءِ کنایہ ہے اس کا امالہ نہیں ہوتا۔ ع

اذ تّدعون میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ تؤمنوا میں ابدال جلی ہے۔ وینزّل کو مکیؒ و بصریؒ نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے وینزِل اور باقی نون کے فتح اور زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ (ک) وینزل لکم۔ الکفرون اور لینذر میں ترقیق بیّن ہے (ک) الدرجت ذوالعرش۔ التلاق میں قالونؒ بخلاف اور ورشؒ وصلاً اور مکیؒ حالین میں اثبات یا کرتے ہیں۔ قالونؒ کے لئے اثبات خلاف طریقہ اور ضعیف ہے۔ شیءٌ اور بشیءٍ میں طول و توسط اور وقفاً ہشامؒ و حمزہؒ کے لئے نقل و ادغام ظاہر ہیں (تنبیہ) مقدم الذکر میں سکون و روم کے علاوہ اشمام بھی درست ہے۔ جلد ا ص ۲۸۲

والذین یدعون کو مدنیؒ و ہشامؒ تاءِ خطاب سے تدعون اور باقی یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں۔ ہمارے طرق سے یہی ابن ذکوانؒ کے لئے ماخوذ ہے۔[1] (ک)

---

[1] جمہور اہل ادا اخفشؒ و صوریؒ سے بغیب روایت کرتے ہیں۔ تیسیر و شاطبیہ وغیرہ میں اسی طرح ہے۔ اور یہی محمد بن المعلیؒ اور اسحٰق بن داؤدؒ کی ابن ذکوانؒ سے روایت ہے ...... الشریف ابوالفضل عباسیؒ بجمیع طرق اخفشؒ سے بخطاب روایت کرتے ہیں۔ یہی صید لانیؒ اور سلامہ بن ہارونؒ کی اخفشؒ سے اور مطوعیؒ کی صوریؒ سے پانچوں طرق میں روایت ہے نیز تغلبیؒ اور عبدالرزاقؒ۔ اور احمد بن انسؒ۔ اور محمد بن اسماعیل ترمذیؒ۔ اور حسین بن اسحاقؒ اور ابن خرزاذؒ اور اسکندرانیؒ نے ابن ذکوانؒ سے اس کو نقل کیا ہے۔ مبہج میں اخفشؒ سے اور کامل میں داجونیؒ سے اور دانیؒ کے یہاں صوریؒ سے یہی منقول ہے۔ ولیدؒ اور بکارؒ نے اس کو امام ابن عامرؒ سے روایت کیا ہے۔ ۱۲

Marfat.com

اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ (المماں، لَا یَخْفٰی اور تُجْزٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل
اور الْقَھَّارِ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ وحمزہؒ تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ)
لَدَی باجماع ناقلین امالہ سے مستثنیٰ ہے۔ ع ۲
جلد ۱ ص ۲۱۹
یَسِیْرُوْا۔ سِحْرٌ اور یُّظْھِرَ میں ترقیق جلی ہے۔
اَشَدَّ مِنْھُمْ قُوَّةً کو شامیؒ ضمیر غائب کے بجائے ضمیر خطاب سے
اَشَدَّ مِنْكُمْ اور باقی ھاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ مصحف شام میں کاف
خطاب اور باقی مصاحف میں ھاء کنایہ مرسوم تھی۔ مِنْ وَّاقٍ پر مکیؒ یا سے
وقف کرتے ہیں۔ تَّاْتِیْھِمْ اور لَّا یُؤْمِنُ میں ابدال بیّن ہے۔ رُسُلُھُمْ
کو بصریؒ سین کے سکون سے رُسْلُھُمْ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔.........
نِسَآءَ ھُمْ میں وقفاً حمزہؒ مدوقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ابدال وحذف
جائز نہیں۔ ذَرُوْنِیْٓ اَقْتُلْ کی یا کو مکیؒ اور اِنِّیْٓ اَخَافُ کی یا کو حرمیؒ وبصریؒ
مفتوح پڑھتے ہیں۔
اَوْ اَنْ یُّظْھِرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ کو غیر کوفیؒ ہمزہ
کے بغیر یعنی اَوْ کے بجائے واو عاطفہ مفتوحہ سے اور کوفیؒ ہمزہ قطعیہ مفتوحہ اور واو
ساکنہ سے۔ مکیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ فعل کو یا وھا کے فتح سے (لازم)
اور اسم اخیر کو (بربناء فاعلیت) دال کے رفع سے اور باقی فعل کو یا کے ضمہ اور
ھا کے کسرہ سے (متعدی) اور اسم کو (بربناء مفعولیت) دال کے نصب سے پڑھتے ہیں
نتیجہ چار قراءتیں ہیں۔ ۱۔ مکیؒ وشامیؒ ہمزہ کے بغیر واو عاطفہ وفعل لازم، اور
دال کے رفع سے وَاَنْ یَّظْھَرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادُ

Marfat.com

۲ ابوبکرؒ و حمزہؒ و کسائیؒ بھی اسی طرح مگر ہمزہ کے اثبات سے اَوْ اَنْ يَّظْهَرَ
فِي الْاَرْضِ الْفَسَادُ ۳ مدنیؒ و بصریؒ ہمزہ کے بغیر واو عاطفہ فعل
متعدی اور دال کے نصب سے وَاَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ
۴ حفصؒ بھی اسی طرح مگر ہمزہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ مصحف کوفہ میں اَوْ اور باقی
مصاحف میں صرف واو مرسوم تھا۔ عُذْتُ میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔
(المال) مُوْسٰى ہر سہ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔
جَآءَهُمْ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ اور الْكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور
ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۳ ۸
(ک) وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ میں ابدال بیّن ہے۔ وَقَدْ جَآءَكُمْ
اور وَلَقَدْ جَآءَكُمْ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں (ک)
وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا میں مجزوم ہونے کی وجہ سے ادغام بخلاف ہے۔ فِي الْاَرْضِ
میں نقل و سکتہ جلی ہیں۔ بَأْسِ اور دَاْبِ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ جَآءَنَا میں
وقفاً حمزہؒ مدو قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ابدال و حذف جائز نہیں۔ اِنِّيْٓ اَخَافُ
ہر دو میں حرمیؒ و بصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں (ک) يُرِيْدُ ظُلْمًا۔ التَّنَادِ
میں قالونؒ بخلاف اور ورشؒ وصلاً اور مکیؒ حالین میں اثبات یا کرتے ہیں۔ قالونؒ
جلد ا ص ۲۸۲
کے لئے اثبات خلاف طریقہ اور ضعیف ہے۔ مِنْ هَادٍ پر مکیؒ یا سے وقف کرتے
ہیں۔ (ک) هَلَكَ قُلْتُمْ۔ سُلْطٰنٍ اَتٰهُمْ میں نقل اور بخلاف سکتہ ظاہر ہیں
عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ کو بصریؒ اور ابن ذکوانؒ باء موحدہ
کی تنوین سے قَلْبٍ مُتَكَبِّرٍ اور باقی تنوین کے بغیر باضافت پڑھتے

Marfat.com

ہمارے طرق سے ابن ذکوانؒ کے لئے تنوین اور ہشامؒ کے لئے بغیر تنوین ماخوذ ہے[1]
لَعَلِّيَ اَبْلُغُ میں غیر کوفیؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔
فَاَطَّلِعُ کو غیر حفصؒ عین کے رفع سے فَاَطَّلِعُ اور حفصؒ نصب
سے پڑھتے ہیں۔(ک) زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ
وَصُدَّ کو غیر کوفیؒ صاد کے فتح سے وَصَدَّ (معروف) اور کوفیؒ
ضمہ سے (مجہول) پڑھتے ہیں (الممال) جَآءَكُمْ ہر سہ اور جَآءَنَا میں ابن ذکوانؒ
وحمزہؒ۔ اَرٰى میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اٰتٰهُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ
امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ جَبَّارٍ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور......
٤ ع ٩ مُوْسٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع
اِتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ میں قالونؒ وبصریؒ وصلاً اور مکیؒ حالین میں اثبات
یا کرتے ہیں۔ اَلْاٰخِرَةَ۔ فِى الْاٰخِرَةِ۔ اور بَصِيْرٌ میں ترقیق وغیرہ۔ وَهُوَ میں
سکون ھا۔ مُؤْمِنٌ اور تَاْتِيَكُمْ میں ابدال جلی ہے۔
يَدْخُلُوْنَ کو مکیؒ۔ بصریؒ اور ابوبکرؒ یا کے ضمہ اور خا کے فتح سے۔۔
يُدْخَلُوْنَ (مجہول) اور باقی یا کے فتح اور خا کے ضمہ سے (معروف) پڑھتے
ہیں۔(ک) وَيٰقَوْمِ مَا لِيْ۔ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ میں حرمیؒ وبصریؒ اور ہشامؒ یا کو
مفتوح پڑھتے ہیں۔ وَاَنَا اَدْعُوْكُمْ کو مدنیؒ اثبات الف سے اور باقی وصلاً
بحذف الف پڑھتے ہیں۔(ک) الْغَفَّارُ لَاجَرَمَ اور اَقُوْلُ لَكُمْ

---

[1] داجونیؒ اپنے شیوخ کے ذریعہ سے ہشامؒ سے اور اخفشؒ ابن ذکوانؒ سے بالتنوین۔صوریؒ ابن ذکوانؒ سے اور حلوانیؒ ہشامؒ سے تنوین کے بغیر روایت کرتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

اَمۡرِیۡۤ اِلَی میں مدنی و بصری یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔
وَیَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَۃُ اَدۡخِلُوۡا کو مکی۔ بصری شامی اور ابوبکر ہمزہ وصلیہ مضمومہ سے جو درج کلام میں ساقط ہو جائیگا اور خا کے ضمہ سے اُدۡخُلُوۡا (اور وصلاً السَّاعَۃُ ادۡخُلُوۡا) (امر از ثلاثی بروئے اٰلَ فرعون) اور باقی ہمزہ قطعیہ مفتوحہ اور خا کے کسرہ سے پڑھتے ہیں (یہ امر از مزید بروئے خزنہ جہنم ہے) (تنبیہ) اٰلَ قراءتِ وصل پر منادی ہونے کی وجہ سے اور قراءتِ قطع پر بوجہ مفعولیت منصوب ہے۔ (ک) قَدۡ حَکَمَ بَیۡنَ اور فِی النَّارِ لِخَزَنَۃِ اور لِخَزَنَۃِ جَہَنَّمَ۔ رُسُلُکُمۡ کو بصری سین کے اسکان سے رُسۡلُکُمۡ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (الممال) الدُّنۡیَا ہر دو اور اُنۡثٰی میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل۔ الۡقَرَارِ میں بصری و کسائی امالہ ورش و حمزہ تقلیل۔ فَلَا یُجۡزٰی۔ فَوَقٰہُ اور بَلٰی میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل۔ النَّارِ پانچوں۔ الۡغَفَّارِ اور الۡکٰفِرِیۡنَ میں بصری و دوری امالہ ورش تقلیل اور وَحَاقَ میں حمزہ امالہ کرتے ہیں۔ ع

(ک) لَنَنۡصُرُ رُسُلَنَا۔ رُسُلَنَا کو بصری سین کے اسکان سے رُسۡلَنَا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ ع ۵ / ۱۰

لَا یَنۡفَعُ کو مکی۔ بصری اور شامی تاء تانیث سے لَا تَنۡفَعُ اور باقی یاء تذکیر سے پڑھتے ہیں۔ مَعۡذِرَتُہُمۡ۔ کِبۡرٌ۔ وَالۡبَصِیۡرُ اور یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ میں ترقیق۔ الۡاَلۡبَابِ اور وَالۡاِبۡکَارِ میں نقل و سکتہ جلی ہیں۔ وَاسۡتَغۡفِرۡ

Marfat.com

لِذَنْبِكَ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) اِنَّهٗ هُوَ۔ اور
الْبَصِيْرُ لَخَلْقُ۔ وَلَا الْمُسِيْٓءُ میں وقفاً ہشامؒ و حمزہؒ نقل و ادغام کرتے ہیں
دونوں کے ساتھ سکون و اشمام اور روم جائز ہیں۔

مَا تَتَذَكَّرُوْنَ کو غیر کوفیؒ یاء غیب سے یَتَذَكَّرُوْنَ اور
کوفیؒ تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ میں ابدال جلی ہے۔ (ک) وَقَالَ
رَبُّكُمُ۔ اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ کی یا کو مکیؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔

سَيَدْخُلُوْنَ کو مکیؒ اور ابو بکرؒ[۱] یا کے ضمہ اور خا کے فتح سے۔
سَيُدْخَلُوْنَ (مجہول) اور باقی یا کے فتح اور خا کے ضمہ سے (معروف)
پڑھتے ہیں (الممال) الدُّنْيَا اور مُوْسَى (الْهُدٰى) وقفاً میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
اور بصریؒ تقلیل۔ الدَّارِ اور وَالْاِبْكَارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ
تقلیل۔ الْهُدٰى۔ هُدًى وقفاً اٰتٰهُمْ اور الْاَعْلٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ
ورشؒ بخلاف تقلیل۔ وَذِكْرٰى میں بصریؒ و حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور
النَّاسِ ہر سہ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں ع

ع ۱۱ ۶

(ک) جَعَلَ لَكُمُ ہر دو۔ اور الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا۔ مُبْصِرًا میں۔۔
ترقیق بین ہے۔ (ک) خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ میں طول و توسط اور وقفاً نقل
و ادغام۔ تُؤْفَكُوْنَ اور يُؤْفَكُ میں ابدال جلی ہے۔ (ک) وَرَزَقَكُمْ
اور مِنَ الطَّيِّبٰتِ ذٰلِكُمْ اور خَلَقَكُمْ

---

[۱] ابو بکرؒ کے لئے جمہور اہل اداؒ یحییٰؒ سے یا کا ضمہ اور خا کا فتح روایت کرتے ہیں اور تیسیر و شاطبیہ سے بلا خلاف یہی ماخوذ ہے۔ سبط الخیاطؒ نے بطریق صریفینیؒ یحییٰؒ سے حفصؒ کے مانند یا کا فتح اور خا کا ضمہ روایت کیا ہے اور علیمیؒ سے اکثر اہل عراق یہی روایت کرتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

شُيُوخًا کو مکیؒ۔ ابن ذکوانؒ۔ ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ شین کے کسرہ سے
شِيُوخًا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں (ک) يَقُولُ لَهُ۔ كُنْ فَيَكُونُ
کو شامیؒ نون کے نصب سے فَيَكُونَ اور باقی رفع سے پڑھتے ہیں (الممال) النَّاسِ ہر
دو میں دوریؒ فَانّٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل۔ جَآءَنِي
میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ يُتَوَفّٰى مُسَمًّى وقفاً اور قَضٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ
اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۱۲

رُسُلَنَا کو بصریؒ سین کے سکون سے رُسْلَنَا اور باقی ضمہ سے پڑھتے
ہیں۔ قِيلَ میں ہشامؒ وکسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں (ک) قِيلَ لَهُمْ۔ شَيْـًٔا
میں طول و توسط اور وقفاً حمزہؒ کے لئے نقل و ادغام۔ فَبِئْسَ اور يَاْتِيَ میں ابدال
جلی ہے۔ جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ میں قالونؒ و بزیؒ اور بصریؒ ہمزۂ اولیٰ کے اسقاط
سے بقصر و مد۔ ورشؒ و قنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور بوجہ ثانی اس کے ابدال
سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔ وَخَسِرَ میں ترقیق ظاہر ہے۔ (الممال) اَنّٰى میں حمزہؒ و
کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل۔ النَّارِ اور الْكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ و
دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ مَثْوَى (الْمُتَكَبِّرِيْنَ) وقفاً میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ
ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور جَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ۸ ۱۳

(ک) جَعَلَ لَكُمُ۔ تَاْكُلُوْنَ میں ابدال۔ تُنْكِرُوْنَ۔ يَسِيْرُوْا۔
وَخَسِرَ اور الْكٰفِرُوْنَ میں ترقیق بیّن ہے۔ رُسُلُهُمْ کو بصریؒ سین
کے اسکان سے رُسْلُهُمْ۔ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں (ک) يَسْتَهْزِءُوْنَ
میں وقفاً حمزہؒ تسہیل کالواو۔ ابدال بیاء مضمومہ۔ اور زا کو ضمہ دے کر ہمزہ کو

Marfat.com

حذف کرتے ہیں مدبدل بیّن ہے۔ بَاْسَنَا ہر دو میں سوسیؔ ابدال کرتے ہیں۔ وقفاً
حمزہؒ بھی شریک ہیں (الممال)، فَمَآ اَغْنٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل
جَآءَ تْهُمْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ اور وَحَاقَ میں حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۹ ۱۴
اس سورۃ میں یآت اضافت اختلافی آٹھ ہیں ۱ ذَرُوْنِيَ اَقْتُلْ
۲ اور اُدْعُوْنِيَ اَسْتَجِبْ میں مکیؒ ۳-۵ اِنِّيَ اَخَافُ ہر سہ میں حرمیؒ
وبصریؒ ۶ لَعَلِّيَ میں غیر کوفیؒ ۷ مَالِيَ اَدْعُوْكُمْ میں حرمیؒ۔ بصریؒ اور
ہشامؒ ۸ اور اَمْرِيَ اِلَى میں مدنیؒ وبصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ اور زائدہ
تین ہیں۔ ۱ التَّلَاقِ یَےْ ۲ اور التَّنَادِ یَےْ میں قالونؒ بخلاف اور ورشؒ
ومکیؒ ۳ اور اِتَّبِعُوْنِ یَےْ میں قالونؒ وبصریؒ اور مکیؒ اثبات کرتے ہیں۔ ادغام
کبیر تیس۳۰ ہیں (از ہر دو۲ اقسام ۱۵-۱۵) اور صغیر سات ہیں (المرسوم) لَدَى
اکثر مصاحف میں بالیا۔ النَّجٰوةِ کا الف بصورت واو۔ الضُّعَفٰٓؤُا اور۔۔۔
دُعٰٓؤُا کا ہمزہ متطرفہ بعد از الف بصورتِ واو اور اس کے بعد الف زائدہ۔۔۔۔
مرسوم ہے۔

سورۃ فصلت

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بصری وشامی باون۵۲۔ حجازی ترپن۵۳ اور کوفی چون۵۴ ہیں
دو۲ جگہ اختلاف ہے ۱ حٰمٓ پر کوفی ۲ اور عَادٍ وَّثَمُوْدَ پر حجازی وکوفی
آیت ہے۔

وَخَسِرَ سے الرَّحِيْمِ تک وجوہ صحیحہ ایک سو چھ۱۰۶ ہیں[1]۔ قالونؒ مع

---

[1] ۱-۱۸ قالونؒ کے لئے الْكٰفِرُوْنَ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے (باقی برصفحہ آئندہ)

Marfat.com

مکی وحفص بائیس ۲۲۔ ابوبکر مع کسائی بائیس ۲۲۔ بصری دنس۔ ہشام دنس۔ ابن ذکوان مع حمزہ دنس۔ ورش بتیس ۳۲ (بسم اللہ پر ۲۲۔ ترک پر ۱۰)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُرْءَانًا میں مکی نقل کرتے ہیں۔ بَشِيْرًا۔ وَّنَذِيْرًا۔ وَاسْتَغْفِرُوْهُ۔ بِالْاٰخِرَةِ۔ كٰفِرُوْنَ اور غَيْرُ میں ترقیق۔ لَا يُؤْتُوْنَ میں ابدال جلی ہیں۔ (المال) حٰمٓ میں ابن ذکوان۔ ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی امالہ ورش وبصری تقلیل اَذَانِنَا میں کسائی کے دوری (ذال کا) اور يُوْحٰى میں حمزہ وکسائی امالہ اور ورش بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۱۵

اَئِنَّكُمْ میں ہشام بخلاف اور قالون وبصری ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال۔ ورش ومکی تسہیل۔ اور ہشام بوجہ ثانی تحقیق کے ساتھ ادخال کرتے ہیں۔ (تنبیہ) مفتوحہ مکسورہ میں سے یہی ایک جگہ ہے جہاں ہشام نے ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کی ہے اور تیسیر میں صرف تسہیل درج ہے۔ تحقیق شاطبی نے بیان کی ہے۔ جو زیاداتِ قصیدہ سے ہے۔ دونوں صحیح ہیں مگر تسہیل اداءً مقدم ہے کیونکہ وہ جمہور کا مذہب ہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک کے ساتھ الرَّحِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم۔ اور م ۱۹-۲۲ وصل کل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ مکی وحفص مندرج ہو گئے۔ ابوبکر کو ہر وجہ میں امالہ سے لوٹاؤ۔ کسائی درج ہو گئے۔ م ۱-۶ بصری کے لئے الْكٰفِرُوْنَ میں سکتہ کی وجوہ ثلثہ پر الرَّحِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم اور م ۱۰-۷ وصل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ اور ہر وجہ میں ہشام کو فتح سے اور ابن ذکوان کو امالہ سے لوٹاؤ۔ وصل میں حمزہ مندرج ہو گئے۔ ورش کے لئے ترقیق سے بسم اللہ پر قالون کے مانند ۲۲۔ اور ترک پر بصری کی طرح ۱۰ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم اہل ضرب ۲۵۶ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

اور دونوں حالات میں ادخال لازم ہے (کیونکہ یہ اُن مواضع سبعہ میں سے ساتواں موقع ہے جنمیں ہشامؒ کے لئے طرق تیسیر کا ادخال پر اجماع ہے) ہمزۂ ثانیہ بصورت یا مرسوم ہے۔ لِلسَّآئِلِيْنَ اور طَآئِعِيْنَ میں وقفاً حمزہؒ مدو قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال صحیح نہیں۔ وَهِيَ میں سکون ھا بیّن ہے۔ (ک) فَقَالَ لَهَا۔ وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا میں ابدال سَمَآءٍ اَمْرَهَا میں نقل اور بخلاف سکتہ۔ تَقْدِيْرُ۔ كَفَرُوْنَ اور الْاٰخِرَةِ میں ترقیق وغیرہ ظاہر ہیں۔
اِذْ جَآءَتْهُمُ میں بصریؒ و ہشامؒ ادغام کرتے ہیں۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ بیّن ہے۔

نَحِسَاتٍ کو حرمیؒ و بصریؒ تخفیفاً حا کے اسکان سے نَحْسَاتٍ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں (الممال) اسْتَوٰى۔ فَقَضٰهُنَّ۔ وَاَوْحٰى۔ اَخْزٰى۔ الْعَمٰى اور الْهُدٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل الدُّنْيَا ہر دو میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ جَآءَتْهُمُ اور شَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ اور قُوَّةً ہر دو میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں (تنبیہ) نَحِسَاتٍ میں ہمارے طرق سے ابوالحارثؒ کے لئے صرف فتح ماخوذ ہے[1] ع

۲ ع ۱۶

يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ میں مدنیؒ فعل کو نون عظمت مفتوحہ اور شین کے ضمہ سے (متکلم معلوم) اور اسم کو ہمزہ کے نصب سے نَحْشُرُ

[1] بعض اہل ادا نے ابوالحارثؒ کے لئے نَحِسَاتٍ میں امالہ بیان کیا ہے۔ علامہ دانیؒ کہتے ہیں کہ وہ یہ وہم ہے" شاطبیؒ کہتے ہیں وہ متروک ہے"۔ مگر جعبریؒ اس کی تصحیح کرتے ہیں محققؒ کہتے ہیں وہ خواہ وہم و غلط ہو یا صحیح، تیسیر و نشر کے طرق سے نہیں ہے "۱۲

Marfat.com

اَعۡدَآءَ۔ اور باقی فعل کو یاءِ غیب مضمومہ اور شین کے فتح سے (غائب مجہول) اور اسم کو ہمزہ کے رفع سے پڑھتے ہیں۔ عَلَیۡہِمۡ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ (ک) اَنۡطَقَ کُلَّ شَیۡءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب اور وَھُوَ میں سکون ھا بیّن ہے (ک) خَلَقَکُمۡ۔ تَسۡتَتِرُوۡنَ۔ کَثِیۡرًا اور یَّصۡبِرُوۡا میں ترقیق۔ عَلَیۡہِمُ الۡقَوۡلُ کی قرآت ثلثہ اور وَالۡاِنۡسِ میں نقل و سکتہ ظاہر ہیں۔ (الممال) النَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ جَآءُوۡھَا میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ اَرۡدٰکُمۡ اور مَثۡوًی وقفاً میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۳ ۱۷

الۡقُرۡءَانِ میں مکیؒ نقل کرتے ہیں۔ جَزَآءُ اَعۡدَآءِ میں حرمیؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ (ک) النَّارُ لَہُمۡ اور الۡخُلۡدِ جَزَآءً اَرِنَا کو مکیؒ اور سوسیؒ حسب قاعدہ۔ شامیؒ اور ابو بکرؒ بطور خاص را کے اسکان سے اَرۡنَا دوریؒ اختلاس کسرہ سے اور باقی کسرۂ کاملہ سے پڑھتے ہیں۔ الَّذَیۡنِ کو مکیؒ نون مشددہ سے الَّذَیۡنِّ اور باقی نون مُخففہ سے پڑھتے ہیں۔ جمہور کے نزدیک مکیؒ کے لئے وجوہ ثلثہ جائز اور قصر مُختار ہے۔ علامہ دانیؒ اشباع کو اَولیٰ کہتے ہیں۔ یہی ہمارا معمول ہے۔ الۡاَسۡفَلِیۡنَ میں نقل و سکتہ۔ عَلَیۡہِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ کی قرآت ثلثہ۔ وَاَبۡشِرُوۡا اور الۡاٰخِرَۃِ میں ترقیق ظاہر ہے۔ (ک) تُوۡعَدُوۡنَ نَحۡنُ۔ الۡاٰخِرَۃِ میں نقل و سکتہ جلی ہیں۔ (ک) تَدَّعُوۡنَ نُزُلًا (الممال) الدُّنۡیَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ الۡاٰخِرَۃِ میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع ۴ ۱۸

Marfat.com

وَلَا السَّيِّئَةُ میں وقفاً حمزہؒ یاءِ مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ (ک) الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ اور اِنَّهٗ هُوَ اور وَالْقَمَرَ لَا۔ لَا يَسْئَمُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ نقل کرتے ہیں۔ شَيْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب بیّن ہے۔

يُلْحِدُوْنَ کو حمزہؒ یا اور حا دونوں کے فتح سے يَلْحَدُوْنَ (از ثلاثی) اور باقی یا کے ضمہ اور حا کے کسرہ سے (از مزید) پڑھتے ہیں سخیؒ اور مَغْفِرَةٍ میں ترقیق۔ يَاْتِيْ۔ لَا يَاْتِيْهِ اور لَا يُؤْمِنُوْنَ میں ابدال بیّن ہے۔ شِئْتُمْ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ (ک) بِالذِّكْرِ لَمَّا۔ جَآءَهُمْ میں وقفاً حمزہؒ مدو قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال و حذف جائز نہیں (ک) مَا يُقَالُ لَكَ۔ قِيْلَ میں ہشامؒ و کسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں۔ (ک) قِيْلَ لِلرُّسُلِ۔ عِقَابٍ اَلِيْمٍ اور فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں۔ قُرْءَانًا میں مکیؒ نقل کرتے ہیں۔ ءَاَعْجَمِيٌّ کو ہشامؒ خبر یعنی ایک ہمزہ سے اَعْجَمِيٌّ اور باقی استفہام یعنی ہمزتین سے پڑھتے ہیں۔ قالونؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال۔ ورشؒ و مکیؒ اور نیز ابن ذکوانؒ و حفصؒ صرف تسہیل اور ورشؒ بوجہ ثانی اس کا ابدال بمد لازم کرتے ہیں ابن ذکوانؒ کے لئے ادخال ہمارے طرق سے نہیں ہے بلکہ علامہ دانیؒ نے اس کی تردید کی ہے۔ وَشِفَآءٌ کی وجوہ خمسہ وقفی۔ وَهُوَ میں اسکان ھا۔ اور عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے۔ (الممال) السَّيِّئَةُ اور الْقِيٰمَةِ میں کسائیؒ وقفاً۔ يُلَقّٰهَا ہر دو۔ يُلَقّٰى۔ هُدًى وقفاً اور عَمًى وقفاً میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل

وَالنَّهَارِ اور النَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ ترى (الارض) میں وصلاً سوسیؒ بخلاف اور وقفاً بصریؒ وحمزہؒ وکسائی امالہ ورشؒ تقلیل۔ اَحیاها میں کسائی امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ المَوْتٰی میں حمزہؒ وکسائی امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ جَاءَهُمْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ اور اٰذَانِهِمْ میں کسائی کے دوریؒ (ذال کا) امالہ کرتے ہیں۔ (تنبیہ) دعا واوی ہے اس میں امالہ نہیں ہوسکتا ہے۔ ع ۵ ۱۹

(ک) فَاخْتُلِفَ فِيهِ۔ بِظَلَّامٍ میں تغلیظ بیّن ہے۔

ثَمَرٰتٍ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائی الف کے بغیر ثَمَرَتٍ (بتوحید) اور باقی را کے بعد الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ شُرَكَاءِيْ قَالُوْا کی یا کو مکیؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ مدبدل جلی ہے۔ (ک) مِنْ بَعْدِ ضَرَّاءَ۔ رَبِّيْ اِنَّ کی یا کو قالونؒ بخلاف اور ورشؒ و بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔

وَنَا کو ابن ذکوانؒ الف کو مقدم اور ہمزہ کو مؤخر کرکے یعنی نون کے بعد الف اور پھر ہمزہ مفتوحہ سے بمد واجب وَنَاءَ اور باقی ہمزہ کو الف سے مقدم کرکے پڑھتے ہیں۔ مدبدل جلی ہے۔ رسم بالف ہے۔ اَرَءَيْتُمْ میں مدنیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے نیز ورشؒ اس کے ابدال سے بمد لازم۔ اور کسائی اس کے حذف سے پڑھتے ہیں۔ (ک) يَتَبَيَّنَ لَهُمْ۔ شَيْءٍ ہر دو میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے۔ (الممال) مُوسَى (الكتب) وقفاً۔ اُنْثٰى اور لَلْحُسْنٰى میں حمزہؒ وکسائی امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ السَّاعَةِ میں کسائی وقفاً بخلاف۔ وَنَا میں خلفؒ وکسائی نون اور ہمزہ دونوں کا۔

جزو بست و پنجم

Marfat.com

اور خلادؒ صرف ہمزہ کا امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) ہمارے طرق سے وَ نَا بِ میں سوسیؒ کے لئے صرف فتح ماخوذ ہے اور ابو بکرؒ نے یہاں امالہ نہیں کیا۔ ع
جلد ا ص ۲۲۵

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی دو ہیں ۱ شُرَکَاءِیَ قَالُوْا میں مکیؒ ۲ اور رَبِّیٓ اِنَّ میں قالونؒ بخلاف اور ورشؒ و بصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ ادغام کبیر سولہ ہیں (از ہر قسم ۸-۸) اور صغیر ایک ہے۔

(المرسوم) صرف اس سورۃ میں (اکثر مصاحف میں) فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ میں واو کے بعد الف جمع مرسوم تھا۔

سُورۂ شُوریٰ

مکیہ ہے مگر حضرت ابن عباسؓ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ سے چار آیتوں ۲۳ تا ۲۶ کو مدنیہ کہتے ہیں۔

اور اس کی آیتیں حجازی۔ بصری اور دمشقی پچاس ۵۰ حمصی اکیاون ۵۱ اور کوفی تریپن ۵۳ ہیں۔ چار جگہ اختلاف ہے ۱ حٰمٓ ۲ اور عٓسٓقٓ پر کوفی ۳ اور کَالْاَعْلَامِ پر حمصی و کوفی آیت ہے ۴ اور بقول ایوبؒ بعض اہل بصرہ نے وَیَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ (اول)[1] پر آیت روایت نہیں کی ان کے نزدیک تعداد انچاس ۴۹ ہو جائے گی۔

---

[1] یہ عجب لطیفہ ہے کہ علامہ بناءؒ کہتے ہیں "حٰمٓ۔ وعٓسٓقٓ۔ کَالْاَعْلَامِ كُوْفِیٌّ وَحِمْصِیٌّ فِی اتِّفَاقٍ" اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حمصی تینوں جگہ آیت شمار کرتے ہیں۔ حیرت ہے کہ پھر ان کے لئے تعداد ۵۱ کیسے ہو سکتی ہے۔ نیز علامہ موصوف کہتے ہیں "بقول ایوبؒ بعض اہل بصرہ نے عَنْ كَثِیْرٍ اول سے کَالْاَعْلَامِ کو بدلا ہے" اگر یہ صحیح ہو تو بعض اہل بصرہ کے لئے تعداد ۴۹ کیسے ہو گئی۔ اور سیدؒ کہتے ہیں کہ "حٰمٓ (باقی بر صفحہ آئندہ)

ع یعنی عَنْ كَثِیْرٍ کو متروک اور کَالْاَعْلَامِ کو معدود کہا ہے تو تعداد ۵۰ ہی رہنی چاہیے۔ ۱۲ ط

Marfat.com

اَلَآ اِنَّ اللّٰہَ سے الحَکِیۡمُ تک وجوہ صحیحہ ایک ہزار سات سو چھپن ۱۷۵۶ ہیں۔ ۱

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) پر کوفی اور عٓسٓقٓ پر کوفی و حمصی آیت ہے" اگر یہ درست ہے تو کَالْاَعْلَامِ پر حمصی آیت نہیں ہو سکتی ورنہ تعداد ۵۲ ہو جائے گی۔ [سیدؒ ہی کا قول قرین قیاس ہے پس عَنْ کَثِیۡرٍ بالاجماع معدود ہے اور اس طرح کل اجماعی آیات حسب عدد بصری، حجازی و دمشقی پچاس ہیں اور تین ۳ جگہ اختلاف ہے جس کی تفصیل حسب بیان سیدؒ یوں ہوگی۔ حٰمٓ اور کَالْاَعْلَامِ دونوں پر صرف کوفی اور عٓسٓقٓ پر کوفی و حمصی آیت ہے۔ اِن تین اختلافی مقامات میں سے حمصی ایک جگہ اور کوفی تینوں جگہ آیت گنتے ہیں ط] ۱۲

۱ نمبر ۱-۵۴ قالونؒ کے لئے منفصل کے قصر کے ساتھ مُحِیۡطٌ کا طول۔ توسط اور قصر بالسکون اور ان میں سے ہر ایک پر الرَّحِیۡمُ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک پر عَیۡنٓ میں طول و توسط اور ان دونوں پر الحَکِیۡمُ میں سکون و اشمام کے ساتھ وہ ہی وجہ اور روم نمبر ۵۵-۱۰۸ مُحِیۡطٌ کے اشمام کی وجوہ ثلثہ پر اسی طرح چوّن ۵۴ وجوہ نمبر ۱۰۹-۱۲۶ مُحِیۡطٌ کے روم پر الرَّحِیۡمُ میں طول۔ توسط اور قصر اور ان میں سے ہر ایک پر عَیۡنٓ میں طول و توسط اور ان دونوں پر الحَکِیۡمُ میں سکون و اشمام کے ساتھ وہ ہی وجہ اور روم --۔ نمبر ۱۲۷-۱۶۸ الرَّحِیۡمُ کے روم و وصل اور وصل کل پر عَیۡنٓ کا طول و توسط اور ان دونوں پر الحَکِیۡمُ میں وجوہ سبعہ پڑھو۔ اور مکّیؒ کو ہر وجہ میں یُوۡحِیۡ بفتح سے لوٹاؤ نمبر ۱-۱۸ بصریؒ کے لئے مُحِیۡطُ کے طول۔ توسط اور قصر بالسکون میں سے ہر ایک پر عَیۡنٓ میں طول و توسط اور ان دونوں پر الحَکِیۡمُ میں سکون و اشمام کے ساتھ وہ ہی وجہ اور روم نمبر ۱۹-۳۶۔ مُحِیۡطٌ کے اشمام کی وجوہ ثلثہ پر اسی طرح اٹھارہ ۱۸ وجوہ نمبر ۳۷-۶۴ مُحِیۡطٌ کے روم پھر وصل پر عَیۡنٓ کا طول و توسط اور ان دونوں پر الحَکِیۡمُ میں وجوہ سبعہ پڑھ کر۔ منفصل کے مد کے ساتھ قالونؒ کے لئے اُسی طرح ایک سو اڑسٹھ ۱۶۸ اور دوریؒ کے لئے چونسٹھ ۶۴ وجوہ پڑھو۔ ورشؒ کے لئے شَیۡءٍ کے طول و توسط میں سے ہر ایک کے ساتھ بسم اللّٰہ پر قالونؒ کے مانند ۱۶۸ اور ترک پر دوریؒ کی طرح ۶۴ وجوہ پڑھو۔ حمزہؒ کے لئے شَیۡءٍ کے سکتہ اور مُحِیۡطٌ کے وصل پر عَیۡنٓ میں طول و توسط اور انمیں سے ہر ایک پر الحَکِیۡمُ کی وجوہ سبعہ پڑھ کر خلادؒ کے لئے عدم سکتہ پر یہی ۱۴ وجوہ پڑھو۔ ہشامؒ کے لئے دوریؒ کے مد کے مانند چونسٹھ وجوہ پڑھو اور ہر وجہ میں ابن ذکوانؒ کو امالہ سے لوٹاؤ۔ کسائیؒ کے لئے بسم اللّٰہ سے قالونؒ کے مانند ۱۶۸ ---- پڑھ کر ابو بکرؒ کو اسی طرح پڑھو۔ اور ہر وجہ میں حفصؒ کو فتح سے لوٹاؤ۔ واللّٰہ اعلم۔ (باقی بر صفحہ آئندہ)

قالونؒ تین سو چھتیس ۳۳۶۔ مکیؒ ایک سو اڑسٹھ ۱۶۸۔ بصریؒ چونسٹھ ۶۴۔ دوریؒ چونسٹھ ۶۴
ورشؒ چار سو چونسٹھ ۴۶۴ (بسم اللہ پر ۳۳۶۔ ترک پر ۱۲۸) حمزہؒ چودہ ۱۴۔ خلادؒ
چودہ ۱۴۔ ہشامؒ چونسٹھ ۶۴۔ ابن ذکوانؒ چونسٹھ ۶۴۔ کسائیؒ۔ ابوبکرؒ اور حفصؒ ایک سو
اڑسٹھ۔ ایک سو اڑسٹھ ۱۶۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ کو مکیؒ حا کے فتح اور الف (منقلبہ از یا) سے **يُوْحٰى** (مجہول)، اور باقی حا کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے (معروف) پڑھتے ہیں۔ **الْاَرْضِ** ہر دو میں نقل و سکتہ اور **وَهُوَ** ہر سہ میں سکون ھا جلی ہے **تَكَادُ** کو مدنیؒ اور کسائیؒ یاء تذکیر سے **يَكَادُ** اور باقی تاء تانیث سے پڑھتے ہیں۔

يَتَفَطَّرْنَ کو بصریؒ اور ابوبکرؒ یا کے بعد نون ساکنہ اور فا کے بعد طاء مخففہ مکسورہ سے **يَنْفَطِرْنَ** اور باقی نون کے بجائے تاء فوقانیہ مفتوحہ اور طاء مشددہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ **وَيَسْتَغْفِرُوْنَ** **لِتُنْذِرَ** اور **وَتُنْذِرَ** میں ترقیق جلی ہے (ک) **اِنَّ اللّٰهَ هُوَ۔ عَلَيْهِمْ** ہر دو میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے۔ **قُرْءَانًا** میں مکیؒ نقل کرتے ہیں **اَوْلِيَآءَ** میں وقفاً ابدال کی وجوہ ثلثہ ظاہر ہیں۔ روم و تسہیل جائز نہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) بعض اہل اداء عین میں قصر بھی جائز کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک ۸۷۸ وجوہ اور بڑھ جائیں گی۔ مگر قصر ہمارے شیوخ کا معمول نہیں ہے اہل ضرب یہاں اَلْهٰكُمُ سے اَلْحَكِيْمُ تک ۸۴۰۰ وجوہ کہتے ہیں۔ یعنی قرآن کی کل آیات سے بھی زیادہ ۔۔ ۱۲

Marfat.com

رک، فَاللّٰہُ هُوَ۔ شَيْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب بیّن ہے (الممال)
حٰمٓ میں ابن ذکوانؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ و بصریؒ تقلیل
اَلْقُرٰى میں بصریؒ و حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ شَآءَ میں ابن ذکوانؒ
و حمزہؒ اور اَلْمَوْتٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل
کرتے ہیں۔ ع ع ۱/۲

شَيْءٍ ہر دو اور شَيْءٌ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب اور
وقفاً نقل و ادغام جلی ہیں۔ (تنبیہ) مؤخر الذکر میں سکون و روم کے علاوہ
اشمام بھی صحیح ہے۔ فَاطِرُ میں ترقیق اور وَالْاَرْضِ ہر دو میں نقل و سکتہ جلی
ہیں۔ رک، جَعَلَ لَكُمْ۔ وَهُوَ ہر دو میں سکون ھا بیّن ہے۔ رک) اَلْبَصِيْرُ
لَهٗ۔ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖ اِبْرٰهِيْمَ کو ہشامؒ ھا کے فتح اور الف سے اور
باقی ھا کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ اَهْوَآءَ هُمْ میں وقفاً حمزہؒ
مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال و حذف صحیح نہیں۔ وَعَلَيْهِمْ
میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے رک) اَلْكِتٰبَ بِالْحَقِّ۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ
میں ابدال اور يَّشَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں۔ (الممال) وَصّٰى اور
مُسَمًّى وقفاً میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ وَمُوْسٰى
اور وَعِيْسٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اور......
جَآءَهُمْ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ۲/۳

اَلْاٰخِرَةِ ہر دو۔ يُبَشِّرُ۔ وَالْكٰفِرُوْنَ اور خَبِيْرٌ میں ترقیق
نُؤْتِهٖ اور لَمْ يَاْذَنْ میں ابدال جلی ہے۔ نُؤْتِهٖ کو بصریؒ۔ ابوبکرؒ اور

Marfat.com

حمزہ ھا کے اسکان سے نُؤْتِهٖ ہشام بخلاف اور قالون کسرہ محض سے نُؤْتِهٖ
ہشام بوجہ ثانی اور باقی کسرہ کے صلہ سے پڑھتے ہیں۔(ک) الْفَصْلِ لَقُضِيَ۔
عَذَابٌ اَلِيْمٌ میں نقل اور بخلاف سکتہ اور وَهُوَ پانچوں میں سکون ھا بیّن
ہے۔(ک) وَهُوَ وَاقِعٌ
يُبَشِّرُ اللّٰهُ کو مکّی۔ بصری۔ حمزہ اور کسائی یاء تحتانیہ کے فتح۔
باء موحدہ کے اسکان اور شین مخفّفہ مضمومہ سے يَبْشُرُ اللّٰهُ اور باقی
یاء تحتانیہ کے ضمہ باء موحدہ کے فتح اور شین مشددہ مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔
(تنبیہ) ۱ فَاِنْ يَّشَاِ ابدال سے مستثنیٰ ہے۔ ۲ وصلاً اجتماع ساکنین کی
وجہ سے ہمزہ کسرہ سے متحرک ہے۔(ک) وَيَعْلَمُ مَا
مَا تَفْعَلُوْنَ کو حرمی۔ بصری۔ شامی اور ابوبکر یاء غیب سے
مَا يَفْعَلُوْنَ اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ کو
مکّی و بصری اور يُنَزِّلُ الْغَيْثَ کو مکّی۔ بصری۔ حمزہ اور کسائی نون کے اسکان
اور زاء مخفّفہ سے يُنْزِلُ اور باقی نون کے فتح اور زاء مشددہ سے پڑھتے ہیں
مَا يَشَآءُ اِنَّهٗ میں وصلاً حرمی و بصری ہمزہ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور
تسہیل کالیا کرتے ہیں۔ يَشَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں۔(ک) وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ
(الممال) الدُّنْيَا اور الْقُرْبٰى میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری
تقلیل۔ تَرَى الظّٰلِمِيْنَ میں وصلاً سوسی بخلاف اور وقفاً سبھی اور
افْتَرٰى میں بصری و حمزہ و کسائی امالہ ورش تقلیل اور دَآبَّةٍ میں کسائی
وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع

Marfat.com

فَبِمَا كَسَبَتْ کو مدنیؒ اور شامیؒ فا کے حذف بِمَا كَسَبَتْ
اور باقی باءِ موحدہ سے قبل فا زیادہ کر کے پڑھتے ہیں۔ مصاحف مدینہ و شام میں
بِمَا اور باقی مصاحف میں فَبِمَا مرسوم تھا۔ فِي الْأَرْضِ۔ كَالْأَعْلَامِ اور الْأُمُورِ
میں نقل و سکتہ جلی ہیں۔ الْجَوَارِي میں مدنیؒ و بصریؒ وصلاً اور مکیؒ حالین میں
اثبات یا کرتے ہیں۔ اِنْ يَّشَأْ ابدال سے مستثنیٰ ہے۔
يُسْكِنِ الرِّيحَ کو مدنیؒ یا کے فتح اور اس کے بعد الف جمع کے
اثبات سے الرِّيَاحَ اور باقی یا کے اسکان سے الف کے بغیر بتوحید پڑھتے
ہیں۔ فَيَظْلَلْنَ (میں لام اولیٰ) اور الصَّلٰوةَ اور وَاَصْلَحَ میں تغلیظ
ظاہر ہے۔
وَيَعْلَمُ الَّذِينَ کو مدنیؒ اور شامیؒ (بر بناء استیناف میم کے
رفع سے وَيَعْلَمُ اور باقی نصب سے پڑھتے ہیں۔ شَيْءٍ میں طول و توسط
اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے۔ خَيْرٌ۔ كَبٰٓئِرَ۔ يَغْفِرُوْنَ اور يَنْتَصِرُوْنَ
میں ترقیق ظاہر ہے۔
كَبٰٓئِرَ کو حمزہؒ و کسائیؒ باءِ موحدہ کے کسرہ اور اس کے بعد یاءِ
ساکنہ سے الف و ہمزہ کے بغیر كَبِيْرَ (بتوحید) اور باقی باءِ موحدہ کے فتح
اس کے بعد الف جمع کے اثبات اور ہمزہ مکسورہ سے یا کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف
الف ہے۔ (تنبیہ) بَعُدَ ظُلْمِهٖ میں مفتوحہ بعد از ساکن ہونے کی وجہ سے
ادغام ممنوع ہے۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ اور عَذَابٌ اَلِيْمٌ
میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں (المال)۔ الْجَوَارِ میں کسائیؒ کے دوری۔

Marfat.com

صَبَّارٍ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ الدُّنیا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ وَاَبْقٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور شُوْرٰی میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) عَفَا واوی ہے اسمیں امالہ نہیں ہوسکتا۔ ع ۴ ع ۵

خَسِرُوْا۔ اور تَصِیْرُ میں ترقیق اور یَاْتِیَ میں ابدال جلی ہے۔ (ک)

یَاْتِیَ یَوْمٌ۔ عَلَیْھِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ وَالْاَرْضِ۔ فِی الْاَرْضِ اور الْاُمُوْرُ میں نقل وسکتہ اور یَشَآءُ ہر دو کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں۔ یَشَاءُ اِنَاثًا۔ اور یَشَآءُ اِنَّہٗ میں حرمیؒ وبصریؒ ہمزۂ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور تسہیل کا لیا اور وَاِنَاثًا میں حمزہؒ وقفًا بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔

اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا فَیُوْحِیَ میں مدنیؒ فعل اول کو لام کے رفع سے اور فعل دوم کو یا کے جزم سے اَوْ یُرْسِلُ رَسُوْلًا فَیُوْحِیْ۔ اور باقی دونوں کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ ہمارے طرق سے ابن ذکوانؒ کے لئے نصب ہی ماخوذ ہے۔[1] (ک) یُرْسِلَ رَسُوْلًا۔ صِرَاطٍ اور صِرَاطِ کو قنبلؒ سین سے۔ خلفؒ صاد میں اشمام بالزا کرکے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔ (الممال) وَتَرٰی (الظّٰلِمِیْنَ) میں وصلاً سوسیؒ بخلاف

[1] ابن ذکوانؒ سے اخفشؒ بجمیع طرق۔ اور مطوعیؒ بذریعہ صوریؒ لام ویا کا نصب روایت کرتے ہیں۔ اور داجونیؒ نے بذریعہ صوریؒ لام کا رفع اور یا کا جزم روایت کیا ہے۔ دانیؒ۔ سبط الخیاطؒ اور ابن فارسؒ نے اس کو صوریؒ کے لئے۔ اور ھُذلیؒ نے غیر اخفشؒ کے لئے بیان کیا ہے۔ بلکہ ھذلیؒ نے اخفشؒ سے بطرق ابن عتابؒ۔ نجارؒ۔ سلمیؒ اور مزیؒ یہی نقل کیا ہے۔ ۱۲

اور وقفاً اسمٰعیل اور وَ تَوَلّٰىهُ میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور ع
الْقِيٰمَةِ میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع

اس سورۃ میں یاءِ زائدہ ایک ہے۔ الْجَوَارِ ہے اس میں مدنیؒ وبصریؒ اور مکیؒ اثبات کرتے ہیں۔ ادغام کبیر گیارہ ہیں (مثلین کے ۹۔ متقاربین کے ۲) (المرسوم) وَيَمْحُ اللّٰهُ بحذف واو بِكَلِمٰتِهٖ بحذف الف شُرَكٰٓؤُا اور وَجَزٰٓؤُا میں ہمزہ متطرفہ بعد از الف بصورت واو اور اس کے بعد الف زائدہ اور مِنْ وَّرَآئِ میں بصورت یا مرسوم ہے۔

سُورۃ زخرف

باجماع مکیہ ہے اور اس کی آیتیں شامی اٹھاسی ۸۸ اور باقی ائمہ کے نزدیک نواسی ۸۹ ہیں دو جگہ اختلاف ہے مَا تَحْتَهَا پر کوفی م۱ اور هُوَ مَهِيْنٌ پر حجازی وبصری آیت ہے۔

اَلَآ اِلَى اللّٰهِ سے الْمُبِيْنِ تک وجوہ صحیحہ چار سو بتیس ۴۳۲ ہیں[۱]۔ قالونؒ

[۱] م۱-۱۸ قالونؒ کے لئے منفصل کے قصر کے ساتھ الْاُمُوْرُ کا طول۔ توسط اور قصر اور ان میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور ان میں سے ہر ایک پر الْمُبِيْنِ میں وہ ہی وجہ اور روم م۱۹-۳۶ اور الْاُمُوْرُ کے اشمام کی وجوہ ثلثہ پر یہی اٹھارہ ۱۸ وجوہ م۳۷-۴۲ الْاُمُوْرُ کے روم پر الرَّحِيْمِ میں طول۔ توسط اور قصر اور ان میں سے ہر ایک پر الْمُبِيْنِ میں وہ ہی وجہ اور روم م۴۳-۵۴ اور الرَّحِيْمِ کے روم و وصل اور وصل کل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ مکیؒ مندرج ہو گئے۔ م۱-۱۲ بصریؒ کے لئے ترک وسکتہ کے ساتھ الْاُمُوْرُ کے طول۔ توسط اور قصر بالسکون پر اور پھر وجوہ ثلثہ بالاشمام پر الْمُبِيْنِ میں وہ ہی وجہ اور روم اور م۱۳-۲۰ روم و وصل پر وجوہ اربعہ پڑھکر اور قالونؒ کے لئے منفصل کے مد پہ وہ ہی چوّن ۵۴ وجوہ پڑھ کر دوریؒ کے لئے بصریؒ کے مانند ۲۰ وجوہ پڑھو۔ ورشؒ کے لئے بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند چوّن ۵۴ اور ترک پر بصریؒ کی طرح بیس ۲۰ وجوہ پڑھ کر وصل میں حمزہؒ کو لام تعریف کے سکتہ سے (باقی بر صفحہ آئندہ)

Marfat.com

مع مکیؒ ایک سو آٹھ۱۰۸۔ بصریؒ و دوریؒ بیس۲۰۔ بیس۔ ورشؒ چوہتر۷۴ (بسم اللہ پر ۵۴۔ ترک پر ۲۰) حمزہؒ و خلادؒ چار۴۔ چار۔ ہشامؒ و ابن ذکوانؒ بیس۲۰۔ بیس۲۰۔ کسائیؒ۔ ابو بکرؒ اور حفصؒ چون۵۴۔ چون۵۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُرْءٰنًا میں مکیؒ نقل کرتے ہیں۔ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ کو وصلاً حمزہؒ و کسائیؒ ہمزہ کے کسرہ سے فِيْٓ اِمِّ الْكِتٰبِ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں اور بحالت ابتدا ہمزہ کے ضمہ پر اجماع ہے۔ الذِّكْرَ میں ترقیق جلی ہے۔

صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ کو مدنیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ہمزہ کے کسرہ سے اِنْ كُنْتُمْ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ نَّبِيٍّ ہر دو میں مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ سے اور باقی یاء مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ الْاَوَّلِيْنَ ہر دو میں نقل و سکتہ اور وَمَا يَاْتِيْهِمْ میں ابدال جلی ہے۔ يَسْتَهْزِءُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ تسہیل کالواو۔ ابدال بیاء مضمومہ۔ اور زا کو ضمہ دے کر ہمزہ کو حذف کرتے ہیں مدبدل جلی ہے (ک) جَعَلَ لَكُمُ

الْاَرْضَ مَهْدًا کو غیر کوفیؒ میم کے کسرہ۔ ھا کے فتح اور اس کے بعد الف کے اثبات سے مِهٰدًا اور کوفیؒ میم کے فتح اور ہا کے اسکان سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ (ک) وَجَعَلَ لَكُمْ ہر دو۲۔ (تنبیہ) یہاں مَيْتًا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اور خلادؒ کو عدم سکتہ سے لوٹاؤ۔ ہشامؒ کو بصریؒ کی طرح مگر فتح سے پڑھو اور ابن ذکوانؒ کو امالہ سے لوٹاؤ۔ کسائیؒ پھر ابو بکرؒ کے لئے قالونؒ کے مانند چون۵۴ چون۵۴ وجوہ پڑھ کر حفصؒ کو ہر وجہ میں فتح سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۱۰۳۲ وجوہ.. کہتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

کی تخفیف پر قراء سبعہ کا اجماع ہے۔
کَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ کو ابن ذکوانؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ تا کے فتح اور را کے ضمہ سے تَخْرُجُوْنَ (معروف) اور باقی تا کے ضمہ اور را کے فتح سے (مجہول) پڑھتے ہیں۔ (ک)، وَالْاَنْعَامِ مَّا۔ اور سَخَّرَ لَنَا
جُزْءًا کو ابو بکرؒ زا کے ضمہ سے جُزُءًا اور باقی اسکان سے پڑھتے ہیں۔ جُزْءًا میں وقفاً حمزہؒ نقل کرتے ہیں۔ تسہیل وابدال جائز نہیں۔ (الممال) اَصْفٰىكُمْ میں ابن ذکوانؒ۔ ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ وبصریؒ تقلیل اور وَمَضٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع
بُشِّرَ۔ غَيْرُ اور كَفِرُوْن میں ترقیق۔ ظَلَّ میں تغلیظ اور وَهُوَ ہر دو میں سکون ھا جلی ہے۔
اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابو بکرؒ یا کے فتح نون کے اسکان اور شین مُخَفَّفَہ سے يَنْشَؤُا (معروف از ثلاثی) اور باقی یا کے ضمہ۔ نون کے فتح اور شین مشددہ سے (مجہول از مضاعف) پڑھتے ہیں۔
عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ کو حرمیؒ اور شامیؒ عین کے بعد نون ساکنہ اور دال کے فتح سے الف کے بغیر عِنْدَ الرَّحْمٰنِ (بنا بر ظرف بمعنی شرف وبزرگی) اور باقی عین کے بعد باء موحدہ مفتوحہ۔ اس کے بعد اثبات الف اور دال کے رفع سے (عبد کی جمع) پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔
اَشَهِدُوْا کو مدنیؒ ہمزتین سے یعنی ہمزہٴ استفہام کے بعد ہمزہٴ مسہلہ مضمومہ زیادہ کرکے اور شین کے اسکان سے اَءُشْهِدُوْا ماضی

Marfat.com

مجہول از اشہاد)۔ نیز قالونؒ بوجہ ثانی ادخال مع تسہیل سے أءُشۡهِدُوا
اور باقی بہمزہ واحدہ یعنی ہمزۂ استفہام مفتوحہ کے بعد شین مفتوحہ سے (ماضی
معروف از مجرد) پڑھتے ہیں۔ وَيُسۡـَٔلُونَ میں وقفاً حمزہؒ نقل کرتے ہیں۔
قٰلَ اَوَلَوۡ کو غیر شامیؒ وحفصؒ قاف کے ضمہ اور لام کے جزم سے الف
کے بغیر قُلۡ (امر) اور شامیؒ وحفصؒ قاف ولام کے فتح اور ان کے درمیان الف
سے (ماضی) پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ جِئۡتُكُمۡ میں سوسیؒ ابدال
اور اٰبَآءَكُمۡ میں وقفاً حمزہؒ مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ابدال وحذف
جائز نہیں۔ (المحال)، وَاَصۡفٰكُمۡ اور بِاَهۡدٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ
ورشؒ بخلاف تقلیل۔ نَشَآءُ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ اور اٰثَارِهِمۡ ہر دو میں
بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۲ ۸

سِحۡرٌ۔ كٰفِرُونَ۔ خَيۡرٌ اور وَالۡاٰخِرَةُ میں ترقیق وغیرہ جلی ہیں۔
الۡقُرۡءَانُ میں مکیؒ نقل کرتے ہیں (تنبیہ) یہاں سُخۡرِيًّا میں سین کے
ضمہ پر قراء عشرہ کا اجماع ہے۔ لِبُيُوتِهِمۡ اور وَلِبُيُوتِهِمۡ کو قالونؒ
مکیؒ۔ شامیؒ۔ ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ باء موحدہ کے کسرہ سے اور باقی ضمہ سے
پڑھتے ہیں۔

سُقُفًا کو مکیؒ اور بصریؒ سین کے فتح اور قاف کے اسکان سے
سَقۡفًا (بتوحید) اور باقی دونوں کے ضمہ سے (جمع) پڑھتے ہیں۔ يَتَّكِـُٔونَ
میں وقفاً حمزہؒ تسہیل کالواو۔ ابدال بیاء مضمومہ اور کاف کو ضمہ دے کر ہمزہ
کو حذف کرتے ہیں۔ مد بدل جلی ہے۔

Marfat.com

لَمَّا مَتَاعُ کو ہشامؒ بخلاف[1] اور حرمیؒ ۔ بصریؒ ۔ ابن ذکوانؒ اور
کسائیؒ میم کی تخفیف سے لَمَا مَتَاعُ ۔ ہشامؒ بوجہ ثانی اور عاصمؒ و
حمزہؒ تشدید سے پڑھتے ہیں ۔ (الممال) جَآءَهُمْ ہر دو میں ابن ذکوانؒ
وحمزہؒ اور الدُّنْيَا ہر دو میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل
کرتے ہیں ۔ ع ۳ ۹

(ک) الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ ۔ (تنبیہ) ہمارے طرق سے نُقَيِّضْ میں
ابوبکرؒ کے لئے[2] باقی حضرات کے مانند صرف نون عظمت ماخوذ ہے ۔ فَهُوَ میں
سکون ھا جلی ہے ۔ وَيَحْسَبُوْنَ کو حرمیؒ ۔ بصریؒ اور کسائیؒ سین کے کسرہ
سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں ۔

اِذَا جَآءَنَا کو حرمیؒ ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ ہمزہ کے بعد الف تثنیہ کے اثبات
سے جَآءَانَا اور باقی الف کے بغیر بافراد پڑھتے ہیں ۔ مد بدل جلی ہے ۔ فَبِئْسَ

---

۱ ۔ ہشامؒ سے جملہ اہل مشرق اور اکثر اہل مغرب ائمہ تشدید روایت کرتے ہیں ۔ علامہ دانیؒ نے امام ابوالحسنؒ سے اور امام ابوالقاسمؒ فارسی سے امام ابوطاہرؒ کے سوا تشدید، امام ابوالفتحؒ سے بطریق حلوانیؒ وابن عبادؒ اور امام ابوالقاسم فارسیؒ سے بطریق ابی طاہر عبدالواحد بن عمرؒ (از ابی حسانؒ ، از ہشامؒ) تخفیف پڑھی ہے ۔ حلوانیؒ کہتے ہیں "امام ابن عامرؒ سے تخفیف مروی ہے اور تشدید ہشامؒ نے خود اختیار کی ہے" جامع البیان وتیسیر میں بجمیع طرق دونوں اور مفردات میں صرف تخفیف درج ہے ۔ محققؒ کہتے ہیں "دونوں وجوہ صحیح ہیں ۔ ابراہیم بن دحیمؒ اور ابن ابی حسانؒ ہشامؒ سے تخفیف نصاً روایت کرتے ہیں ۔ اور جملہ مغربی ومشرقی... کتابوں میں تشدید مذکور ہے" ۱۲

۲ ۔ ابوبکرؒ سے علیمیؒ ۔ اور خلفؒ بذریعہ یحییٰؒ ۔ اور ابوالحسن خیاطؒ بذریعہ صریفینیؒ يُقَيِّضْ بالیا روایت کرتے ہیں ۔ یہی عصمہؒ کی روایت ہے ابوبکرؒ سے ۔ اور یحییٰؒ کے باقی طرق ابوبکرؒ سے بالنون روایت کرتے ہیں ۔ اور یہی دیگر طرق سے منقول ہے ۔ ۱۲

میں ابدال۔ ظَلَمْتُمْ میں تغلیظ۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ مُقْتَدُوْنَ اور لَذِكْرٌ میں ترقیق بیّن ہے۔ صِرَاطٍ کو قنبلؒ سین سے خلفؒ اشمام بالزا کرکے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) لَذِكْرٌ لَّكَ میں تنوین کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے۔ تُسْئَلُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ نقل کرتے ہیں۔ وَسْئَلْ میں مکیؒ اور کسائیؒ نقل کرکے وَسَلْ اور باقی سین کے بعد ہمزہ مفتوحہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ رُسُلِنَا کو بصریؒ سین کے اسکان سے رُسْلِنَا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (الممال) جَآءَنَا (ابن ذکوانؒ جَآءَنَا) میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

٤ ع ١٠

(ک) رَسُوْلُ رَبِّ

يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ کو شامیؒ ھا کے ضمہ سے يٰٓاَيُّهُ السّٰحِرُ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ السّٰحِرُ۔ تُبْصِرُوْنَ۔ خَيْرٌ اور اَسْوِرَةٌ میں ترقیق جلی ہے۔ مِصْرَ میں تفخیم پر اجماع ہے۔ (البتہ وقفاً دونوں وجوہ صحیح ہیں۔ ط) مِنْ تَحْتِيَ اَفَلَا کی یا کو مدنیؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔

اَسْوِرَةٌ کو غیر حفصؒ سین کے فتح اور اس کے بعد الف جمع کے اثبات سے اَسَاوِرَةٌ (جمع الجمع)، اور حفصؒ سین کے اسکان سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ (یہ جمع قلت ہے)۔ فَاَطَاعُوْهُ میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔

سَلَفًا کو حمزہؒ و کسائیؒ سین اور لام دونوں کے ضمہ سے سُلُفًا

Marfat.com

اور باقی دونوں کے فتح سے پڑھتے ہیں۔ لِلْاٰخِرِیْنَ میں نقل و سکتہ جلی ہیں (الممال)، مُوْسٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ جَآءَهُمْ اور جَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ اور وَنَادٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۵ ۱۱

(ک) مَرْیَمَ مَثَلًا

یَصِدُّوْنَ کو مدنیؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ صاد ضمہ سے یَصُدُّوْنَ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ ءَاٰلِهَتُنَا میں غیر کوفیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں۔ ادخال وابدال جائز نہیں۔ البتہ مد بدل ہوتا ہے۔ خَیْرٌ میں ترقیق جلی ہے۔ اِسْرَآءِیْلَ میں وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ حذف و ابدال صحیح نہیں۔ وَاتَّبِعُوْنِ یٖ میں بصریؒ وصلاً اثبات یا کرتے ہیں۔ صِرَاطٌ ہر دو کو قنبلؒ سین سے خلفؒ اشمام بالزا کر کے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔ قَدْ جِئْتُكُمْ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام اور جِئْتُكُمْ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں (ک)۔ وَلِاُبَیِّنَ لَكُمْ۔ وَاَطِیْعُوْنِ میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں (ک)۔ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ اور فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا ظَلَمُوْا میں تغلیظ۔ یَوْمٍ اَلِیْمٍ میں نقل اور بخلاف سکتہ اور تَاْتِیَهُمْ میں ابدال جلی ہے (الممال)۔ جَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ اور عِیْسٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۶ ۱۲

یٰعِبَادِ لَاخَوْفٌ کو ابوبکرؒ وصلاً یاء مفتوحہ اور وقفاً یاء ساکنہ کے اثبات سے یٰعِبَادِیَ۔ مدنیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ حالین میں یاء ساکنہ کے

Marfat.com

اثبات سے یٰعِبَادِیْ اور باقی حالین میں بحذف پڑھتے ہیں۔ مصاحف مدینہ
وشام میں یا مرسوم اور باقی مصاحف میں محذوف تھی۔ مگر مصحف مکہ کے بارہ میں
ناقلین کے درمیان اختلاف ہے۔ حذف مشہور ہے۔ جلد ا ص ۲۷۸ عَلَیْهِمْ میں حمزہ کے
لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ وَاَکْوَابٍ میں وقفاً حمزہ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔
مَا تَشْتَهِیْهِ الْاَنْفُسُ کو مکی۔ بصری۔ ابوبکر حمزہ اور
کسائی ھاء کنایہ کے بغیر (اور وصلاً بوجہ اجتماع ساکنین یا کو ساقط کرکے) مَا
تَشْتَهِی الْاَنْفُسُ اور باقی یا کے بعد ھاء کنایہ مذکر کے اثبات سے
پڑھتے ہیں۔ مدنی اور شامی مصحفوں میں ھاء کنایہ مرسوم اور باقی مصاحف میں
محذوف تھی۔ الْاَعْیُنُ میں نقل وسکتہ ظاہر ہیں۔ اُوْرِثْتُمُوْهَا اور لَقَدْ
جِئْنٰكُمْ میں بصری۔ ہشام۔ حمزہ اور کسائی ادغام کرتے ہیں۔ کَثِیْرَةٌ اور
سِرَّهُمْ میں ترقیق۔ تَاْكُلُوْنَ۔ یُؤْفَكُوْنَ اور لَایُؤْمِنُوْنَ میں ابدال،
اور وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ میں تغلیظ جلی ہے۔ (ک) رَبُّكَ قَالَ جِئْنٰكُمْ میں
سوسی ابدال کرتے ہیں۔ یَحْسَبُوْنَ کو حرمی۔ بصری اور کسائی سین کے کسرہ سے
اور باقی فتح سے۔ وَرُسُلُنَا کو بصری سین کے اسکان سے وَرُسْلُنَا اور باقی
ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ لَدَیْهِمْ میں حمزہ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔
وَلَدٌ کو حمزہ و کسائی واو کے ضمہ اور لام کے اسکان سے وُلْدٌ اور باقی
دونوں کے فتح سے۔ فَاَنَا اَوَّلُ کو مدنی اثبات الف سے اور باقی وصلاً بحذف
الف پڑھتے ہیں۔ وَهُوَ ہر دو میں سکون ھا بیّن ہے۔ فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ
میں قالون و بزی ہمزہ اولیٰ کی تسہیل سے بمد و قصر۔ بصری اس کے اسقاط

Marfat.com

سے بقصر و مد۔ اور ورشؒ و قنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور بوجہ ثانی اس کے ابدال سے بقصر پڑھتے ہیں۔ ہمزہ پر مد جائز نہیں۔

وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ کو مکیؒ حمزہؒ اور کسائیؒ یاء غیب سے یُرْجَعُونَ اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ مجہول پڑھنے پر اجماع ہے وَقِيلِهِ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ لام کے نصب۔ ھا کے ضمہ اور صلہ بواو سے وَقِيلَهُ۔ اور عاصمؒ و حمزہؒ لام کے خفض۔ ھا کے کسرہ اور صلہ بیا سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) اس میں اشمام نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ ماضی نہیں ہے۔

فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ کو مدنیؒ و شامیؒ تاء خطاب سے تَعْلَمُونَ اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں (الممال) وَنَجْوٰىهُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ بَلٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ السَّاعَةِ میں کسائیؒ وقفاً بخلاف۔ اور فَأَنّٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۱۲

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی دو ہیں ۱ تَحْتِيٓ أَفَلَا میں مدنیؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ ۲ اور يٰعِبَادِيَ میں وصلاً ابوبکرؒ یا کو مفتوح اور مدنیؒ بصریؒ و شامیؒ ساکن پڑھتے ہیں۔ اور وقفاً ابوبکرؒ۔ مدنیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ ساکن باقی رکھتے ہیں۔ اور باقی حضرات حذف کرتے ہیں۔ اور زائدہ ایک ہے۔ وَاتَّبِعُونِ ہے میں وصلاً بصریؒ اثبات کرتے ہیں۔ ادغام کبیر بارہ ہیں (مثلین کے ۸۔ متقاربین کے ۴) اور صغیر تین ہیں۔ (المرسوم) شروع سورۃ میں قُرْءٰنًا بحذفِ

الف۔ یُنَشّؤُا میں ہمزہ متطرفہ بعد از فتح (باتباع اکثر مصاحف) بصورت واو اور اس کے بعد الف زائدہ مرسوم ہے۔

سُورۂ دخان

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں حجازی و شامی چھپن ۵۶۔ بصری ستاون ۵۷ اور کوفی انسٹھ ۵۹ ہیں

چار جگہ[۱] اختلاف ہے۔ نمبر۱ حٰمٓ نمبر۲ اور لَيَقُولُونَ پر کوفی نمبر۳ الزَّقُّوْمِ پر مدنی اول۔ دمشقی۔ بصری اور کوفی نمبر۴ اور فِي الْبُطُوْنِ پر مدنی اخیر۔ مکی۔ حمصی اور عراقی آیت ہے۔

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ سے الْمُبِيْنِ تک وجوہ صحیحہ ایک سو بتیس ۱۳۲ ہیں[۲]۔ قالونؒ بائیس ۲۲۔ ورشؒ بتیس ۳۲ (بسم اللہ پر ۲۲۔ ترک پر ۱۰) ہشامؒ و ابن ذکوانؒ دس۔ دس۔ مکیؒ مع حفصؒ بائیس ۲۲۔ ابو بکرؒ مع کسائی بائیس ۲۲۔ بصریؒ دس۔ حمزہؒ چار ۴

---

[۱] ۵۵ جگہ اجماع ہے۔ ان اختلافی مقامات میں سے بصری دو جگہ۔ کوفی چاروں جگہ اور باقی ائمہ ایک ایک جگہ آیت شمار کرتے ہیں۔ ۱۲

[۲] نمبر۱-۱۸ قالونؒ کے لئے تَعْلَمُوْنَ بخطاب کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وہی وجہ اور روم دو وصل۔ اور انمیں سے ہر ایک پر الْمُبِيْنِ میں وہی وجہ اور روم نمبر۱۹-۲۲ اور وصل کل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ اور ہر وجہ میں ورشؒ کو تقلیل سے لوٹاؤ۔ نمبر۱-۶ ورشؒ کے لئے ترک وسکتہ پر تَعْلَمُوْنَ کی ہر وجہ پر الْمُبِيْنِ میں وہی وجہ اور روم نمبر۷-۱۰ اور وصل کل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ اور ہر وجہ میں ہشامؒ کو فتح سے اور ابن ذکوانؒ کو امالہ سے لوٹاؤ۔ مکیؒ کو يَعْلَمُوْنَ بغیب سے قالونؒ کے مانند پڑھو۔ حفصؒ مندرج ہوگئے۔ ہر وجہ میں ابو بکرؒ کو امالہ سے لوٹاؤ۔ کسائی مندرج ہوگئے۔ بصریؒ کے لئے ورشؒ کے مانند ترک کی وجوہ پڑھو۔ اور حمزہؒ کو وصل میں امالہ سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۳۸۴ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(ک) یُفۡرَقُ کُلُّ اور اِنَّهٗ هُوَ

رَبِّ السَّمٰوٰتِ کو غیر کوفی (خبر مان کر) باء موحدہ کے رفع سے
رَبُّ السَّمٰوٰتِ اور کوفی (بر بناء بدلیت) خفض سے پڑھتے ہیں۔
الۡاَوَّلِيۡنَ میں نقل و سکتہ۔ تَاۡتِيۡ۔ مُؤۡمِنُوۡنَ اور لَمۡ تُؤۡمِنُوۡا میں ابدال
عَذَابٌ اَلِيۡمٌ اور قَوۡمًا اٰخَرِيۡنَ میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں۔ وَلَقَدۡ
جَآءَهُمۡ میں بصری۔ ہشام۔ حمزہ اور کسائی ادغام۔ اور عَآئِدُوۡنَ میں وقفاً
حمزہ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال صحیح نہیں۔ اِنِّيۡ اٰتِيۡكُمۡ میں حرمی
و بصری یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ عُذۡتُ میں بصری۔ حمزہ اور کسائی ادغام۔
تَرۡجُمُوۡنِ ے اور فَاعۡتَزِلُوۡنِ ے میں ورش وصلاً اثبات یا کرتے ہیں۔
تُؤۡمِنُوۡا لِيۡ میں ورش یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔

فَاَسۡرِ کو حرمی ہمزہ وصلیہ سے جو درج کلام میں ساقط ہو جاتا ہے
فَاسۡرِ اور باقی ہمزہ قطعیہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) الۡبَحۡرَ رَهۡوًا
وَعِيُوۡنٍ کو مکی۔ ابن ذکوان۔ ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی عین کے کسرہ سے
وَعُيُوۡنٍ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ عَلَيۡهِمُ السَّمَآءُ کی قرآت
ثلثہ بیّن ہیں۔ (الممال) حٰمٓ میں ابن ذکوان۔ ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی
امالہ ورش و بصری تقلیل۔ يَغۡشَى (النَّاس) وقفاً میں حمزہ و کسائی امالہ
ورش بخلاف تقلیل۔ اَنّٰى میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف اور دوری تقلیل
الذِّكۡرٰى اور الۡكُبۡرٰى میں بصری و حمزہ و کسائی امالہ ورش تقلیل۔ جَآءَهُمۡ

Marfat.com

اور وجاءھم میں ابن ذکوان و حمزہ امالہ کرتے ہیں۔ (تنبیہ) فدعا.....
واوی ہے اس میں امالہ نہیں ہوتا۔ ع
ع ۱۴
فأتوا میں ابدال۔ خیر میں ترقیق اور شیئا میں طول و توسط
اور حمزہ کا مذہب جلی ہے۔ (ک) انہ ھو (المال) الاولی میں حمزہ و کسائی
امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل اور مولی ہر دو وقفا میں حمزہ و کسائی امالہ
اور ورش بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع
ع ۱۵
الاثیم میں نقل و سکتہ جلی ہیں۔
یغلی کو غیر مکی و حفص تاء تانیث سے تغلی اور مکی و حفص یاء
تذکیر سے پڑھتے ہیں۔
فاعتلوہ کو حرمی اور شامی تا کے ضمہ سے فاعتلوہ اور
باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ راسہ میں سوسی ابدال کرتے ہیں۔
ذق انک کو کسائی ہمزہ کے فتح سے ذق انک اور باقی کسرہ
سے پڑھتے ہیں۔
فی مقام امین کو مدنی و شامی میم کے ضمہ سے فی مقام
اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں اور اس سے قبل اسی سورۃ کے پہلے رکوع میں
ومقام کریم میں فتح پر اجماع ہے۔ مقام امین اور فاکھۃ
امنین میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں۔
وعیون کو مکی، ابن ذکوان، ابوبکر، حمزہ اور کسائی عین کے کسرہ سے
وعیون اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ الاولی میں نقل و سکتہ وغیرہ

Marfat.com

جلی ہیں۔ (الممال) الاولی میں حمزہ وکسائی امالہ۔ ورش بخلاف اور بصری تقلیل اور
ووقھھم میں حمزہ وکسائی امالہ اور ورش بخلاف تقلیل کرتے ہیں ۔ ع ۳ ۱۶

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی دو۲ ہیں ۱ انی اتیکم میں حرمی
وبصری ۲ اور تؤمنوالی میں ورش یا کا فتح پڑھتے ہیں۔ اور زائدہ بھی دو۲
ہیں۔ ترجمون یے اور فاعتزلون یے میں ورش اثبات کرتے ہیں ادغام
کبیر چار۴ ہیں۔ مثلین کے ۳ متقاربین کا ۱) اور صغیر دو۲ ہیں ۔ (الموسوم)
بلؤا میں ہمزہ متطرفہ بعد از الف بصورت واو اور اس کے بعد الف زائدہ
فکھین بعض مصاحف میں بالف اور بعض میں بحذف مرسوم تھا۔ قیاس یہی ہے

سورۃ جاثیہ

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں کوفی سینتیس ۳۷ اور
باقی اعداد میں چھتیس ۳۶ ہیں ۔ حم پر کوفی آیت ہے

فارتقب سے الحکیم تک وجوہ صحیحہ ایک سو بتیس ۱۳۲ ہیں [۱]۔ قالون
مع مکی وحفص چوالیس ۴۴۔ ابوبکر مع کسائی بائیس ۲۲۔ بصری۔ ہشام اور ابن ذکوان

[۱] ۱-۱۸ قالون کے لئے صلہ کے ساتھ مسر تقبون کا طول۔ توسط اور قصر اور ان میں
سے ہر ایک پر الرحیم میں وہ ہی وجہ اور روم ووصل اور ان میں سے ہر ایک پر الحکیم
میں وہ ہی وجہ اور روم اور ۱۹-۲۲ وصل کل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ مکی مندرج ہو گئے بے صلہ
کے ساتھ یہی بائیس ۲۲ وجوہ پڑھو حفص مندرج ہو گئے ۔ ہر وجہ میں ابوبکر کو امالہ سے لوٹاؤ ۔
کسائی مندرج ہو گئے ۱-۶ بصری کے لئے ترک میں مسر تقبون کی وجوہ ثلثہ بالسکتہ
پر الحکیم میں وہ ہی وجہ اور روم ۷-۱۰ اور وصل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ اور ہر وجہ
میں ہشام کو فتح سے اور ابن ذکوان کو امالہ سے لوٹاؤ۔ حمزہ مندرج ہو گئے۔ ورش کے لئے نقل نے
بسم اللہ پر قالون کے مانند بائیس ۲۲ اور ترک پر بصری کے مانند دس وجوہ اور خلف کے لئے
منفصل کے سکتہ پر وصل کی وجوہ اربعہ پڑھو ۔ واللہ اعلم ۔ اہل ضرب ۳۲۴ وجوہ کہتے ہیں ۔ ۱۲

مع حمزہ دنش۔ دنش۔ ورشؒ بتیس ۳۲ (بسم اللہ پر ۲۲۔ ترک پر ۱۰) اور خلفؒ چار ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ۔ اور اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ

میں حمزہؒ وکسائیؒ (عطف یا تاکید کی بناء پر) دونوں کو تا کے کسرہ سے اٰيٰتٍ اور

باقی (مبتدا مان کر) رفع سے پڑھتے ہیں۔ اور ان سے قبل لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

میں اِنَّ کا اسم ہونے کی وجہ سے کسرہ پر اتفاق ہے۔ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ اور

يُؤْمِنُوْنَ میں ابدال جلی ہے۔

وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ کو حمزہؒ وکسائیؒ یاء ساکنہ سے الف کے بغیر

الرِّيْحِ (بافراد) اور باقی یا کے فتح اور اس کے بعد الف جمع کے اثبات سے

پڑھتے ہیں۔

وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ کو شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ تاءِ خطاب

سے تُؤْمِنُوْنَ اور باقی یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں۔ يُّصِرُّ اور مُسْتَكْبِرًا

میں ترقیق۔ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ۔ اور رِّجْزٍ اَلِيْمٍ میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی۔

ہیں۔ (ک) عَلِمَ مِنْ۔ شَيْـًٔا ہر دو میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی

ہے۔ هُزُوًا کو غیر حفصؒ وحمزہؒ زاء مضمومہ کے بعد ہمزہ سے هُزُؤًا۔ حفصؒ

بھی اسی طرح مگر ابدال بواو کر کے اور حمزہؒ وصلاً زاء ساکنہ کے بعد ہمزہ سے هُزْؤًا

اور وقفاً نقل و ابدال کر کے هُزَا۔ اور هُزُوَا پڑھتے ہیں۔ اَوْلِيَآءَ میں وقفاً

ابدال کی وجوہ ثلثہ ظاہر ہیں۔ روم وتسہیل جائز نہیں۔

مِنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ کو غیر مکیؒ وحفصؒ (رِجْزٍ کی صفت مان کر)

Marfat.com

خفض سے اَلِیْمٍ اور مکی وحفص (عذاب کی صفت قرار دیکر) رفع سے پڑھتے ہیں۔ (الممال) حٰمٓ میں ابن ذکوان۔ ابوبکر حمزہ اور کسائی امالہ ورش و بصری تقلیل۔ وَالنَّهَارِ میں بصری و دوری امالہ ورش تقلیل۔ فَاَحْيَا میں کسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل۔ تُتْلٰى اور هُدًى وقفا ... ہ وکسائی امالہ اور ورش بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۱۷ (ک) سَخَّرَ لَكُمْ اور وَسَخَّرَ لَكُمْ يَغْفِرُوا اور بَصَائِرُ میں ترقیق جلی ہے۔

لِيَجْزِيَ کو شامی۔ حمزہ اور کسائی نون عظمت سے لِنَجْزِيَ اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ وَالنُّبُوَّةَ کو مدنی واو ساکنہ کے بعد اثبات ہمزہ سے اور باقی واو مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ الْاَمْرِ میں نقل وسکتہ۔ شَيْئًا میں طول و توسط اور وقفا حمزہ کے لئے نقل وادغام بھی ہیں۔ (ک) بَصَائِرُ لِلنَّاسِ اور الصّٰلِحٰتِ سَوَاءً

سَوَاءً کو حرمی۔ بصری شامی اور ... ہمزہ کے رفع سے سَوَاءٌ اور باقی نصب سے پڑھتے ہیں۔ (الممال) ... هُ میں ابن ذکوان وحمزہ۔ لِلنَّاسِ میں دوری۔ وَهُدًى، ... فقا میں حمزہ وکسائی ا... ورش بخلاف تقلیل۔ اور

ع ۲ ۱۸ مَحْيَاهُمْ میں کسائی امالہ اور ورش بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

لَا يُظْلَمُونَ میں تغلیظ جلی ہے۔ اَفَرَاَيْتَ کو مدنی ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے نیز ورش بوجہ ثانی اس کے ابدال بمد لازم سے۔ اور کسائی اس کے حذف سے پڑھتے ہیں۔ (ک) اِلٰهَهُ هَوٰىهُ

Marfat.com

غِشٰوَۃً کو حمزہؒ وکسائیؒ غین کے فتح اور شین کے اسکان سے الف کے بغیر غَشْوَۃً اور باقی غین کے کسرہ۔ شین کے فتح اور اس کے بعد اثبات الف سے پڑھتے ہیں۔ تَذَکَّرُوْنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ ذال کی تشدید سے تَذَّکَّرُوْنَ۔ اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ عَلَیْھِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ (تنبیہ) یہاں حُجَّتَھُمْ میں قراء عشرہ کا تا کے نصب پر اجماع ہے۔ قَالُوا ائْتُوْا میں وصلاً واو سے اور ابتداءً یا سے ابدال ظاہر ہے۔ مد بدل نہیں ہو سکتا (المحال) وَلِتُجْزٰی۔ ھٰوٰىهُ۔ وَنَحْیَا اور تُتْلٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ غِشٰوَۃً میں کسائیؒ وقفاً..... الدُّنْیَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اور النَّاسِ میں

۳ ع ۱۹ دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

وَالْاَرْضِ ہر دو میں نقل وسکتہ جلی ہیں۔ قِیْلَ اور وَقِیْلَ میں ہشامؒ و کسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں۔

حَقٌّ وَّالسَّاعَۃُ کو حمزہؒ (وَعْدَ پر عطف کرکے) تا کے نصب سے وَّالسَّاعَۃَ اور باقی (بربناء ابتداء) رفع سے پڑھتے ہیں۔ یَسْتَھْزِءُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ تسہیل کا لواو۔ ابدال بیاء مضمومہ اور زا کو ضمہ دے کر ہمزہ کو حذف کرتے ہیں۔ مد بدل جلی ہے۔ وَمَاْوٰىکُمْ میں سوسیؒ ابدال اور..... اتَّخَذْتُمْ میں غیر مکیؒ وحفصؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) اٰیٰتِ اللّٰہِ ھُزُوًا۔ ھُزُوًا کو غیر حفصؒ وحمزہؒ زا کے ضمہ اور ہمزہ سے ھُزُءًا۔ حفصؒ بھی اسی طرح مگر ابدال بواو سے اور حمزہؒ وصلاً زاء ساکنہ کے بعد ہمزہ سے ھُزْءًا

اور وقفاً نقل وابدال کرکے ھُزًا اور ھُزْوًا پڑھتے ہیں۔

لَا یَخْرُجُوْنَ کو حمزہؒ و کسائیؒ یا کے فتح اور را کے ضمہ سے ۔۔۔۔

لَا یُخْرَجُوْنَ (معروف) اور باقی یا کے ضمہ اور را کے فتح سے (مجہول) پڑھتے ہیں۔ وَھُوَ میں سکون ھا ظاہر ہے۔ (الممال) وَتَرٰی میں بصریؒ و حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ جَاثِیَۃً میں کسائیؒ وقفاً۔ تُدْعٰی۔ تُتْلٰی ۔۔

نَنْسٰکُمْ اور وَمَاْوٰکُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل ۔۔۔۔

وَحَاقَ میں حمزہؒ اور الدُّنْیَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) وَبَدَا واوی ہے اسمیں امالہ نہیں ہو سکتا۔ ع ۴ ۲۰

اس سورۃ میں ادغام کبیر سات ہیں (مثلین کے ۳ ۔ متقاربین کے ۴) اور صغیر ایک ہے۔

سُورۂ احقاف

مکیہ ہے مگر بعض علماء آیات نمبر ۱۰ اور نمبر ۳۵ کو اور بعض ان دو کو اور نمبر ۱۵ کو مدنی کہتے ہیں۔ اور اس کی آیتیں کوفی پینتیس ۳۵ اور باقی اعداد میں چونتیس ۳۴ ہیں حٰمٓ پر کوفی آیت ہے۔ جزو بست و ششم

وَھُوَ الْعَزِیْزُ سے الْحَکِیْمِ تک وجوہ صحیحہ تین سو پچاس ۳۵۰ ہیں[1]

---

[1] نمبر ۱-۱۸ قالونؒ کے لئے وَھُوَ سے الْحَکِیْمُ کے طول ۔ توسط اور قصر بالسکون میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور ان میں سے ہر ایک پر الْحَکِیْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم نمبر ۱۹-۳۶ الْحَکِیْمُ کے اشمام کی وجوہ ثلثہ پر یہی اٹھارہ وجوہ۔ نمبر ۳۷-۴۲ الْحَکِیْمُ کے روم پر الرَّحِیْمِ میں طول ۔ توسط اور قصر اور ان میں سے ہر ایک پر الْحَکِیْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم نمبر ۴۳-۵۴ الرَّحِیْمِ کے (باقی برصفحہ آئندہ)

Marfat.com

قالونؒ وکسائیؒ چون ۵۴ چون ۵۴۔ بصریؒ بیس ۲۰۔ ورشؒ چوہتر ۷۴ دبسم اللہ پر ۵۴۔ ترک پر ۲۰) مکیؒ مع حفصؒ چون ۵۴۔ ابوبکرؒ چون ۵۴۔ ہشامؒ بیس ۲۰۔ ابن ذکوانؒ مع حمزہؒ بیس ۲۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(ک) الۡحَکِیۡمُ مَا۔ اُنۡذِرُوۡا۔ حُشِرَ۔ سِحۡرٌ اور نَذِیۡرٌ میں ترقیق بیّن ہے۔ اَرَاَیۡتُمۡ ہر دو کو مدنیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے نیز ورشؒ بوجہ ثانی اس کے ابدال سے بمد لازم۔ اور کسائیؒ اس کے حذف سے پڑھتے ہیں۔۔۔۔ ائۡتُوۡنِیۡ میں حرف مد مبدل لہ ہے۔ اس لئے مد بدل نہیں ہو سکتا۔ عَلَیۡهِمۡ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ شَیۡئًا میں طول و توسط۔ اور وقفاً حمزہؒ کے لئے نقل و ادغام جلی ہیں۔ (ک) اَعۡلَمُ بِمَا۔ وَهُوَ میں سکون ھا بیّن ہے۔ وَمَآ اَنَا اِلَّا کو قالونؒ بخلاف اثبات الف سے۔ اور باقی وصلاً بحذف الف پڑھتے ہیں۔ یہی قالونؒ کی دوسری وجہ ہے۔ (ک) وَشَهِدَ شَاهِدٌ (المال) حٰمٓ میں ابن ذکوانؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ و بصریؒ تقلیل۔ مُسَمًّى وقفاً۔ تُتۡلٰی کَفٰی اور یُوۡحٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ کٰفِرِیۡنَ میں بصریؒ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) روم و وصل اور وصل کل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ اور ہر وجہ میں کسائیؒ کو امالہ سے لوٹاؤ۔ ۱۲-۱ بصریؒ کے لئے پہلے الۡحَکِیۡمُ کی وجوہ ثلثہ بالسکون اور پھر وجوہ ثلثہ بالاشمام میں سے ہر ایک پر الۡحَکِیۡمِ میں وہی وجہ اور روم ۱۳-۲۰ اور روم و وصل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ ورشؒ کے لئے وَهُوَ سے بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند چون ۵۴ وجوہ پڑھو۔ اور ہر وجہ میں مکیؒ کو فتح سے لوٹاؤ۔ حفصؒ مندرج ہو گئے۔ ابوبکرؒ کو امالہ سے چون ۵۴ وجوہ کے ساتھ پڑھو۔ پھر ترک پر ورشؒ کے لئے بصریؒ کے مانند بیس ۲۰ وجوہ پڑھو اور ہر وجہ میں ہشامؒ کو فتح سے اور ابن ذکوانؒ کو امالہ سے لوٹاؤ۔ وصل میں حمزہؒ مندرج ہو گئے۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۸۴۸ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل ۔ جآءَ ھُمْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ اور اِفْتَرٰىهُ میں
بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ ع ع ۱

لِيُنْذِرَ کو بزیؒ بخلاف[1] اور مدنیؒ وشامیؒ تاء خطاب سے لِتُنْذِرَ
اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں ۔ (تنبیہ) بزیؒ کے لئے خطاب اداءً مقدم اور طریقہ
کے مطابق ہے ۔ خَيْرًا ۔ لِتُنْذِرَ ۔ اَسَاطِيْرُ ۔ اور تَسْتَكْبِرُوْنَ میں
ترقیق ۔ ظَلَمُوْا ۔ اور لَا يُظْلَمُوْنَ میں تغلیظ اور عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے
ھا کا ضمہ جلی ہے ۔

اِحْسَانًا کو غیر کوفیؒ ہمزہ کے حذف حا کے ضمہ اور سین کے اسکان سے
الف کے بغیر حُسْنًا ۔ اور کوفی ابتداء میں ہمزۂ قطعیہ مکسورہ زیادہ کرکے
حاء ساکنہ ۔ سین مفتوحہ اور اس کے بعد اثبات الف سے پڑھتے ہیں ۔ مصحف کوفہ میں
حا سے قبل ہمزہ اور سین کے بعد الف مرسوم اور باقی مصاحف میں دونوں محذوف تھے ۔

كُرْهًا ہر دو کو حرمیؒ ۔ بصریؒ اور ہشامؒ[2] کاف کے فتح سے كَرْهًا
اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں ۔ (ک) قَالَ رَبِّ ۔ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ کی یا کو ورشؒ

---

[1] بزیؒ کے لئے امام ابوالقاسم فارسیؒ اور ابوالفرج شنبوذیؒ نے نقاشؒ سے بخطاب روایت کیا ہے ۔ یہی ابوالفضل خزاعیؒ کی ابن حبابؒ سے ۔ اور ابن ہارونؒ ولہبیؒ کی بزیؒ سے روایت ہے علامہ دانیؒ نے امام ابوالقاسم فارسیؒ سے اسی طرح پڑھا ہے اور یہی تیسیر و شاطبیہ کا طریقہ ہے ۔ ابواسحاق طبریؒ ۔ ابومحمد بن فحامؒ اور ابوالحسن حمامیؒ نقاشؒ سے ۔ نقاشؒ و ابن بنانؒ ابوربیعہؒ سے ۔ ابوربیعہؒ اور ابن حبابؒ بزیؒ سے بغیب روایت کرتے ہیں ۔ دونوں صحیح و مشہور ہیں ۔ سیدؒ کا غیب کو چھوڑ دینا مناسب نہیں اگرچہ خطاب طریقہ کے مطابق ہے کیونکہ تیسیر و شاطبیہ میں دونوں مذکور ہیں ۔ ۱۲

[2] ہشامؒ کے لئے حلوانیؒ بجمیع طرق ۔ اور ہبۃ اللہ مفسرؒ داجونیؒ سے کاف کا فتح روایت کرتے ہیں یہی ہمارا طریقہ ہے اور داجونیؒ کے باقی تمام طرق سے ضمہ منقول ہے ۔ ۱۲

Marfat.com

وبزیؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔

نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ نَتَجَاوَزُ میں

حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ مضارع کے دونوں کلمات کو یاء تحتانیہ مضمومہ سے

(بصیغہ غائب مجہول) اور اَحْسَنُ کو نون کے رفع سے **یُتَقَبَّلُ عَنْهُمْ**

اَحْسَنُ مَا عَمِلُوْا وَ یُتَجَاوَزُ اور باقی دونوں کلمات مضارع کو

نون عظمت مفتوحہ سے اور اَحْسَنَ کو نون کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ (ک)

قَالَ لِوَالِدَیْهِ

اُفَّ لَّكُمَا کو مکیؒ اور شامیؒ فا کے فتحہ سے تنوین کے بغیر **اُفَّ**

لَّكُمَا بصریؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ فا کے کسرہ سے تنوین کے بغیر **اُفِّ لَّكُمَا**

اور مدنیؒ و حفصؒ کسرہ مع تنوین سے پڑھتے ہیں۔

اَتَعِدَانِنِیْٓ اَنْ کو ہشامؒ نون اولیٰ کا ثانیہ میں ادغام کرکے یعنی ایک

نون مشددہ مکسورہ سے بمدِ لازم **اَتَعِدَانِّیْ** اور باقی نونین مکسورتین مخففتین

سے مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم نونین سے ہے۔ اَتَعِدَانِنِیْ کی یا کو حرمیؒ مفتوح

پڑھتے ہیں۔ الْاَوَّلِیْنَ اور وَالْاِنْسِ میں نقل وسکتہ۔ اور عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ

کی قرآآت ثلثہ ظاہر ہیں۔

وَلِیُوَفِّیَهُمْ کو مدنیؒ۔ ابن ذکوانؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ نون عظمت

سے **وَلِنُوَفِّیَهُمْ** اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ حلوانیؒ نے بھی بغیب

روایت کیا ہے۔

اَذْهَبْتُمْ کو مکیؒ و شامیؒ ہمزتین سے **ءَاَذْهَبْتُمْ** اور باقی

ایک ہمزہ سے پڑھتے ہیں۔ مکیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل اور ہشامؒ تسہیل و تحقیق کے ساتھ
ادخال کرتے ہیں۔ (الممال) مُوسٰی اور الدُّنیا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ
بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ وَرَحْمَةً اور الْجَنَّةِ میں کسائیؒ وقفاً۔ وَبُشْرٰی میں
بصریؒ و حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ تَرْضٰهُ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ
بخلاف تقلیل اور النَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۲
اِنِّيٓ اَخَافُ کی یا کو حرمیؒ و بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ اَجِئْتَنَا میں سوسیؒ
ابدال کرتے ہیں۔ لِتَاْفِكَنَا اور فَاْتِنَا میں ابدال۔ عَنْ اٰلِهَتِنَا میں نقل اور
بخلاف سکتہ جلی ہیں۔

وَاُبَلِّغُكُمْ کو بصریؒ باء موحدہ کے اسکان اور لام کی تخفیف سے
وَاُبْلِغُكُمْ۔ اور باقی با کے فتح اور لام کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ وَلٰكِنِّيٓ
اَرٰىكُمْ کی یا کو مدنیؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ مُمْطِرُنَا اور تُدَمِّرُ
میں ترقیق اور شَيْءٍ ہر دو میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب بیّن ہے۔ (ک)

بِاَمْرِ رَبِّهَا
لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ میں حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور
کسائیؒ فعل کو تاء خطاب مفتوحہ سے (بصیغۂ مخاطب معلوم) اور اسم کو نون
کے نصب سے لَا تَرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنَهُمْ اور باقی فعل کو یاء غیب
مضمومہ سے (بصیغۂ غائب مجہول) اور اسم کو نون کے رفع سے پڑھتے ہیں۔
وَاَفْئِدَةً میں حمزہؒ وقفاً ہمزۂ اولیٰ کی تحقیق و تسہیل کے ساتھ ہمزۂ ثانیہ کی
حرکت نقل کرتے ہیں۔ يَسْتَهْزِءُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ تسہیل کا لواو۔ ابدال

Marfat.com

بیاءِ مضمومہ۔ اور زا کو ضمہ دے کر ہمزہ کو حذف کرتے ہیں۔ مد بدل جلی[۱] ہے۔
(الممال) اَنْ نکمْ میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ لاتری میں
بصریؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ لایُری میں حمزہؒ۔ وَاَفْـِٕدَةً میں کسائیؒ وقفاً
فَمَآ اَغْنٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور وَحَاقَ میں حمزہؒ امالہ ع ۳
کرتے ہیں۔ ع

قُرْبَانًا اٰلِهَةً اور عَذَابٍ اَلِیْمٍ میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں۔
بَلْ ضَلُّوْا میں کسائیؒ اور وَاِذْ صَرَفْنَا میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ خلادؒ اور کسائیؒ
ادغام۔ اور الْقُرْءَانَ میں مکیؒ نقل کرتے ہیں (وقفاً حمزہؒ بھی شریک ہیں)۔۔
یَغْفِرْ لَكُمْ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔ اَوْلِيَاءُ اُولٰٓئِكَ

---

[۱] فَمَآ اَغْنٰی سے یَسْتَهْزِءُوْنَ تک ترتیب قراءت ۱-۲ قالونؒ کے لئے منفصل کے قصر پر صلہ و بے صلہ پڑھو۔ مکیؒ وسوسیؒ اور دوریؒ بیک وجہ مندرج ہو گئے ۳-۴ منفصل کے مد پر اسی طرح صلہ اور بے صلہ پڑھو۔ دوریؒ مندرج ہو گئے۔ اس کے بعد ازرقؒ کے طرق سے ورشؒ کو پڑھنا ہے جو مشکل ہے۔ ان کے لئے نو وجوہ ذیل صحیح ہیں۔ اَغْنٰی کے فتح پر پانچ یعنی ۱-۳ شَيْءٍ کے توسط کے ساتھ بِاٰیٰتِ کا قصر اور یَسْتَهْزِءُوْنَ کی وجوہ ثلثہ ۴ پھر بِاٰیٰتِ اور یَسْتَهْزِءُوْنَ دونوں کا طول ۵ پھر شَيْءٍ۔ بِاٰیٰتِ اور یَسْتَهْزِءُوْنَ تینوں کا طول اور اَغْنٰی کی تقلیل پر چار یعنی ۶-۷ شَيْءٍ کے توسط کے ساتھ بِاٰیٰتِ کا توسط اور یَسْتَهْزِءُوْنَ میں طول اور توسط پھر ۸ بِاٰیٰتِ اور یَسْتَهْزِءُوْنَ دونوں کا طول ۹ پھر شَيْءٍ۔ بِاٰیٰتِ اور یَسْتَهْزِءُوْنَ تینوں کا طول پڑھو۔ حمزہؒ کے لئے امالہ محضہ کے ساتھ شَيْءٍ کے سکتہ اور منفصل کے عدم سکتہ پر یَسْتَهْزِءُوْنَ میں تسہیل۔ ابدال بیا اور.. حذف پڑھ کر خلفؒ کے لئے شَيْءٍ اور منفصل دونوں کے سکتہ پر اور خلادؒ کے لئے دونوں کے عدم سکتہ پر اسی طرح وجوہ ثلثہ پڑھو۔ شامیؒ کے لئے مد و فتح پڑھ کر کسائیؒ کو امالہ محضہ سے لوٹاؤ۔ عاصمؒ کو پڑھو۔ ورشؒ کے سوا باقی تمام حضرات کے لئے ہر وجہ پر یَسْتَهْزِءُوْنَ کی وجوہ ثلثہ جائز ہیں ۔۔ ۱۲

Marfat.com

یں وصلاً قالونؒ وبزیؒ ہمزہ اُولی کی تسہیل سے بمد وقصر۔ بصریؒ اس کے اسقاط
سے بقصر ومد۔ اور ورشؒ وقنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور بوجہ ثانی اس کے ابدال
سے بقصر پڑھتے ہیں۔ ہمزہ پر مد جائز نہیں۔ (تنبیہ) اس کے سوا قرآن مجید میں
دو ہمزہ مضمومہ مجتمعہ اور نہیں ہیں۔ اَوْلِيَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی۔ شَيْءٍ میں
طول وتوسط۔ اور حمزہؒ کا مذہب ظاہر ہے۔ (ک) الْعَذَابَ بِمَا اور الْعَزْمِ مِنَ
(الممال) الْقُرٰی میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ مُوْسٰی اور
الْمَوْتٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اٰلِهَةً میں کسائیؒ
وقفاً۔ بَلٰی ہر دو میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ النَّارِ اور نَّهَارٍ
میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۴

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی چار ہیں نمبر ۱ اَوْزِعْنِيْ میں ورشؒ
وبزیؒ نمبر ۲ اَتَعِدٰنِنِيْ میں حرمیؒ نمبر ۳ اِنِّيْ اَخَافُ میں حرمیؒ وبصریؒ۔۔ نمبر ۴
وَلٰكِنِّيْ میں مدنیؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ ادغام کبیر آٹھ ہیں
(مثلین کے ۵۔ متقاربین کے ۳) اور صغیر تین ہیں۔ (المرسوم) اَثٰرَةٍ اور
بِقٰدِرٍ بحذف الف مرسوم ہیں۔

سُوْرَۃ مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وسلم

مدنیہ ہے مگر بعض علماء آیت نمبر ۱۳ کو مکی کہتے ہیں۔ اور اس کی آیتیں کوفی اڑتیس ۳۸۔ حجازی ودمشقی انتالیس ۳۹ اور حمصی وبصری چالیس ۴۰ ہیں۔ سات جگہ[1] اختلاف ہے۔ نمبر ۱

---

[1] چھتیس جگہ اجماع ہے ان مقامات میں سے کوفی دو۔ حجازی ودمشقی تین تین اور بصری و حمصی چار۔ چار جگہ آیت شمار کرتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

فَضَرْبَ الرِّقَابِ ۲ اور فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۳ اور لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ پر حمصی ۴ اَوْزَارَهَا پر غیر کوفی و حمصی ۵ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۶ اور وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ پر غیر حمصی ۷ اور لِلشّٰرِبِيْنَ پر بصری و حمصی آیت ہے۔

فَهَلْ يُهْلَكُ سے اَعْمَالَهُمْ تک وجوہ صحیحہ چودہ ۱۴ ہیں۔ مبسملین دس اور تارکین چار ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَهُوَ میں سکون ھا۔ وَاَصْلَحَ میں تغلیظ جلی ہے۔

وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا کو حرمیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ قاف و تا کے فتح اور اُن کے درمیان اثبات الف سے قٰتَلُوْا (معروف از قِتال) اور بصریؒ و حفصؒ قاف کے ضمہ اور تا کے کسرہ الف کے بغیر (مجہول از قَتْل) پڑھتے ہیں وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ میں نقل اور بخلاف سکتہ۔ يَسِيْرُوْا میں ترقیق اور عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ (المال) لِلنَّاسِ میں دوریؒ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اور الْكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔۔۔۔۔۔

مَوْلَى الَّذِيْنَ) وقفاً اور لَامَوْلٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۱ ۵

لہ ۹ قالونؒ کے لئے الْفٰسِقُوْنَ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل ۱۰ اور وصل کل پڑھو۔ بسم اللہ والے سب مندرج ہو گئے۔ ورشؒ کے لئے ترک پر الْفٰسِقُوْنَ کی وجوہ ثلثہ اور وصل پڑھو۔ تارکین بھی مندرج ہو گئے۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۲۰ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

(ک) الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ ۔ الْاَنْهٰرُ میں نقل وسکتہ ۔ وَ يَاْكُلُوْنَ
تَاْكُلُ ۔ تَاْتِيَهُمْ ۔ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اور وَ الْمُؤْمِنٰتِ میں ابدال جلی ہے ۔
وَكَاَيِّنْ کو مکی کاف کے بعد الف کے اثبات اور اس کے بعد ہمزہ مکسورہ
سے یا کے بغیر بمد واجب وَكَآئِنْ اور باقی کاف کے بعد ہمزہ مفتوحہ اور
اس کے بعد یاء مشددہ مکسورہ سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں ۔ نَاصِرَ اور وَمَغْفِرَةٌ
میں ترقیق جلی ہے (ک) نَاصِرَ لَهُمْ اور زُيِّنَ لَهٗ ۔ اَهْوَآءَهُمْ ہر دو اور
اَمْعَآءَهُمْ میں وقفاً حمزہؒ مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ۔ ابدال وحذف
جائز نہیں ۔
غَيْرِ اٰسِنٍ کو مکی بحذف الف اَسِنٍ (صفت مشبہ) اور باقی
ہمزہ کے بعد اثبات الف سے (اسم فاعل) پڑھتے ہیں ۔ مد بدل جلی ہے ۔ (ک)
عِنْدِكَ قَالُوْا ۔ اور الْعِلْمَ مَاذَا اٰنِفًا[1] ہمارے طرق پر سب کے لئے ممدود

---

[1] علامہ شاطبیؒ نے بزیؒ کے لئے حذف الف بخلاف بیان کیا ہے جو ماخوذ نہیں ۔ علامہ دانیؒ تیسیر میں حکایتاً کہتے ہیں وہ ہم سے حدیث بیان کی محمد بن احمد بن علی بغدادیؒ نے ان سے ابن مجاہدؒ نے ان سے مضر بن محمدؒ نے کہ بزیؒ بذریعہ سند امام ابن کثیرؒ سے اَنِفًا بالقصر روایت کرتے ہیں ۔ اور میں نے شیخ ابو الفتحؒ سے بطریق ابی ربیعہؒ بزیؒ کی روایت میں اسی طرح پڑھا ہے ۔ اور میں نے امام ابو القاسم فارسیؒ سے بزیؒ کی روایت میں بالمد پڑھا ہے ۔ اور اسی طرح میں نے خزاعیؒ وغیرہ کے طرق سے پڑھا ہے ۔ [جس کو انہوں نے اپنے شیوخ کے ذریعہ ابن الحبابؒ سے اور انہوں نے بزیؒ سے نقل کیا ہے ۔ ط] اور اسی کو اختیار کرتا ہوں ” ۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ امام ابو القاسم فارسیؒ سے علامہ دانیؒ نے الف پڑھا ہے اور یہی ان کے نزدیک مختار و ماخوذ ہے ۔ اور تیسیر و شاطبیہ کا طریقہ روایت بزیؒ کے لئے یہی فارسیؒ اور نقاشؒ و ابو ربیعہؒ ہیں ۔ شیخ ابو الفتحؒ نے اپنی قراءت از ابو احمد سامریؒ کی بنا پر علامہ دانیؒ کو قصر پڑھایا ہے ۔ جس کے نقل کرنے میں (باقی بر صفحہ آئندہ)

Marfat.com

ہے۔ فَقَدْ جَآءَ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ جَآءَ
اَشْرَاطُهَا میں قالونؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزۂ اُولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد
ورشؒ و قنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور بوجہ ثانی اس کے ابدال سے بمد لازم
پڑھتے ہیں۔ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام
کرتے ہیں۔ (ک) يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ (الممال) مَثْوٰى وقفاً مُصَفًّى وقفاً
هُدًى وقفاً۔ وَاٰتٰهُمْ اور وَمَثْوٰىكُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
تقلیل۔ فِي النَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ زَادَهُمْ میں ابن ذکوانؒ
بخلاف اور حمزہؒ۔ تَقْوٰىهُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ
تقلیل۔ بَغْتَةً میں کسائیؒ وقفاً۔ جَآءَ اور جَآءَتْهُمْ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ
فَاَنّٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل اور ذِكْرٰىهُمْ میں
بصریؒ و حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۲

نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ اور اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) شیخ موصوف منفرد ہیں۔ محققؒ کہتے ہیں "سامریؒ سے ابوالفتحؒ کے سوا اور کسی نے قصر نقل نہیں کیا۔ سامریؒ کے اساتذہ محمد بن عبدالعزیزؒ۔ اور ابن الصباحؒ اور احمد بن محمد بن ھارون بن بقرہؒ (از تلامذۂ ابوربیعہؒ) اور سلامۃ بن ھارون بصریؒ (تلمیذ ابو معمر جمحیؒ) ہیں انمیں سے کسی نے قصر بیان نہیں کیا۔ اور اگر ہم فرض کریں کہ کسی نے قصر روایت کیا ہے تو وہ طرقِ تیسیر سے نہیں ہے۔ لہٰذا اس کے تیسیر و شاطبیہ میں داخل کرنے کی کوئی وجہ نہیں"۔ علامہؒ نے شیخ ابو مسلم محمد بن احمد بغدادیؒ سے حدیث سنی ہے قراءت عرضاً نہیں پڑھی اور تحدیث کی بنا پر قراءت پڑھ نہیں سکتے۔ سیدؒ کہتے ہیں۔ "قراءت کی تحدیث اس کے ثبوت کا فائدہ دیتی ہے پڑھنے کو مباح نہیں کرتی۔ اور اس کا قراءۃً حصول ثبوت کے لئے بھی مفید ہے اور قراءت کو بھی مباح کرتا ہے"۔ حاصل یہ ہے کہ قصر متروک ہے۔ شاطبیہ میں قصر کا ہونا تسامح ہے۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

ادغام کرتے ہیں۔ وَذُکِرَ اور خَیْرًا میں ترقیق جلی ہے۔ (ک) الْقِتَالُ رَّاَیْتَ

(تنبیہ) اکثر ائمہ قراءت فَاَوْلٰی لَھُمْ پر وقف تام[۱] اور مابعد سے ابتداء احسن کہتے ہیں۔

عَسَیْتُمْ کو مدنی سین کے کسرہ سے عَسِیْتُمْ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ اَلْقُرْءَان میں مکی نقل کرتے ہیں۔ قُلُوْبٍ اَقْفَالُھَا میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں (ک) تَبَیَّنَ لَّھُمُ اور سَوَّلَ لَّھُمْ

وَاَمْلٰی لَھُمْ کو بصری ہمزہ کے ضمہ لام کے کسرہ اور یاء تحتانیہ کے فتح سے وَاُمْلِیَ لَھُمْ (مجہول) اور باقی ہمزہ و لام دونوں کے فتح اور الف منقلبہ سے (معروف) پڑھتے ہیں۔ اَلْاَمْرِ میں نقل و سکتہ جلی ہیں۔

اِسْرَارَھُمْ کو حرمی۔ بصری۔ شامی اور ابوبکر ہمزہ کے فتح سے اَسْرَارَھُمْ (جمع) اور باقی کسرہ سے (مصدر) پڑھتے ہیں۔ وَاَدْبَارَھُمْ میں وقفاً حمزہ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔

رِضْوَانَہٗ کو ابوبکر را کے ضمہ سے رُضْوَانَہٗ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں (الممال) سُوْرَۃٌ میں کسائی وقفاً بخلاف۔۔۔۔۔۔

۱؎ علامہ دانیؒ اپنی کتاب الوقف والابتدا میں کہتے ہیں "ابو صالحؒ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ فَاَوْلٰی لَھُمْ پر کلام تام ہے اور مابعد کا اس سے کوئی تعلق نہیں" المرشد میں بھی وقف تام درج ہے۔ صحاح وغیرہ کتب لغت میں لکھا ہے "کہ عرب اَوْلٰی لَکَ تہدید و تنذیر اور وعید کے لئے بولتے تھے جس کے معنٰی یہ ہیں کہ جس چیز کو تم ناپسند کرتے ہو وہ تمہارے سامنے اور قریب ہے" پس یہاں یہ کلمہ منافقین کی تہدید کے لئے آیا ہے۔ اور اس کے بعد طَاعَۃٌ سے جدید کلام ہے جو خلیلؒ و سیبویہؒ کے نزدیک مبتدا محذوف الخبر ہے اور بعض کہتے ہیں کہ طَاعَۃٌ خبر اور مبتدا محذوف ہے۔ ۱۲

فَاَوْلٰی ۔ وَاَعْمٰی ۔ اَلْھُدٰی (اَلشَّیْطٰنُ) وقفاً اور وَاَمْلٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور عَلٰٓی اَدْبَارِھِمْ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ع

۳ ع

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰی نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِیْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِیْنَ وَنَبْلُوَا میں ابوبکرؒ مضارع کے تینوں کلمات کو یاءِ غیب سے وَلَیَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰی یَعْلَمَ الْمُجٰهِدِیْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِیْنَ وَیَبْلُوَا اور باقی نون عظمت سے پڑھتے ہیں ۔ رکِ تَبَیَّنَ لَهُمُ ۔ شَیْئًا میں طول وتوسط اور وقفاً حمزہؒ کے لئے نقل وادغام ۔ یَغْفِرَ ۔ یَتِرَكُمْ اور غَیْرَكُمْ میں ترقیق ظاہر ہے ۔

اِلَى السَّلْمِ کو ابوبکرؒ اور حمزہؒ سین کے کسرہ سے اِلَى السِّلْمِ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں ۔ اَلْاَعْلَوْنَ میں نقل وسکتہ ۔ تُؤْمِنُوْا ---- اور

---

۱ اَوْلٰی ہمزہ مفتوحہ سے قرآن میں نوجگہ واقع ہوا ہے ۱ فَاللّٰهُ اَوْلٰی بِهِمَا (نساء) .... ۲ اَوْلٰی بِبَعْضٍ (انفال) ۳ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی ۴ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی (ہردو احزاب) ان چاروں کے بارہ میں جملہ اہل عربیت اور تمام اہل ادا کا اجماع ہے کہ یہ اَفْعَلُ کے وزن پر بمعنٰی مہربان تر ۔ نزدیک تر اور سزاوار تر ہیں ۵ فَاَوْلٰی لَهُمْ (یہاں سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں) ۶-۹ اَوْلٰی لَكَ فَاَوْلٰی ثُمَّ اَوْلٰی لَكَ فَاَوْلٰی (قیامہ) اکثر ائمۂ قراءت اور جمہور نُحات ولُغوی ان کو بھی اَفْعَلُ کہتے ہیں ۔ البتہ خلیلؒ وغیرہ کے نزدیک ان کا وزن فَعْلٰی ہے اور ان کے معنٰی ویل وافسوس کے ہیں حافظ ابوشامہؒ اور علامہ جعبریؒ وغیرہ نے ان پانچوں کے بارہ میں یہ اختلاف بیان کیا ہے ۔ مگر ائمۂ قراءت میں سے کسی نے انمیں بصریؒ کے لئے فَعْلٰی ہونے کی بنا پر امالہ نہیں کیا بلکہ فتح پر اجماع ہے ۔ البتہ سورۂ قیامہ میں فَاَوْلٰی میں بصریؒ راْسِ آیت ہونے کی بنا پر تقلیل کرتے ہیں فَعْلٰی ہونے کی وجہ سے نہیں ۔ اور اُوْلٰی بہمزۂ مضمومہ بلاخلاف فُعْلٰی ہے ۱۲

Marfat.com

یُؤْتِکُمْ میں ابدال جلی ہے۔ ھٰاَنْتُمْ کو قالونؒ و بصریؒ ھا کے بعد اثبات الف اور ہمزہ مسہلہ سے۔ (آل عمران ص ۹۸) قالونؒ و دوریؒ بمد و قصر اور سوسیؒ بقصر۔ ورشؒ بحذف الف ہمزہ مسہلہ سے اور بوجہ ثانی اس کے ابدال سے بمد لازم۔ اور قنبلؒ بحذف الف ہمزہ محققہ سے اور باقی باثبات الف ہمزہ محققہ سے پڑھتے ہیں۔ اَلْفُقَرَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں۔ (الممال) بِسِیْمٰھُمْ اور الدُّنْیَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور الْھُدٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ۔ع ۸ ۴

اس سورۃ میں ادغام کبیر دس ہیں (مثلین کے ۳ متقاربین کے ۷) اور صغیر چار ہیں

سورۂ فتح

باجماع مدنیہ اور اس کی آیتیں بلا خلاف انتیس ۲۹ ہیں۔

وَاِنْ تَتَوَلَّوْا سے عَزِیْزًا تک وجوہ صحیحہ اکسٹھ ۶۱ ہیں۔ قالونؒ مع بزیؒ چوبیس ۲۴۔ قنبلؒ چھ ۶۔ دوریؒ چار ۴۔ سوسیؒ اور شامیؒ دو ۲ دو ۲۔ کسائیؒ اور عاصمؒ

لہ ۱-۶ قالونؒ کے لئے صلہ اور منفصل کے قصر کے ساتھ قطع اول پر الرَّحِیْمِ کی وجوہ خمسہ اور وصل کل پڑھو۔ بزیؒ مندرج ہو گئے۔ ہر وجہ میں قنبلؒ کو سراطًا سے لوٹاؤ۔ قالونؒ کے لئے منفصل کے مد پر اور پھر بے صلہ اور قصر پر وہی چھ۔ چھ ۶ وجوہ پڑھ کر دوریؒ کے لئے ترک پر سکتہ اور وصل پڑھو اور سوسیؒ کو ادغام سے لوٹاؤ۔ قالونؒ کے لئے مد پر وہی چھ ۶ وجوہ پڑھ کر دوریؒ کو لوٹاؤ۔ شامیؒ کو دوریؒ کی طرح۔ کسائیؒ اور عاصمؒ کو قالونؒ کی طرح پڑھو۔ خلفؒ کو سکتہ اور عدم سکتہ پر ادغام کامل سے پڑھو اور عدم سکتہ میں خلادؒ کو ادغام ناقص سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے ترقیق سے بسم اللہ پر چھ ۶ اور ترک پر دو ۲ وجوہ پڑھو (تنبیہ) ترک کے وصل میں ورشؒ کے لئے بھی صلہ ہوگا۔ واللہ اعلم ۔ ۱۲

چھ۔ چھ۔ خلف دو۔ خلاد ایک۔ اور ورش آٹھ (بسم اللہ پہ ۶۔ ترک پر ۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لِيَغْفِرَ۔ وَيُكَفِّرَ۔ دَآئِرَةُ۔ مَصِيْرًا۔ وَمُبَشِّرًا۔ وَّنَذِيْرًا
وَتُعَزِّرُوْهُ اور وَتُوَقِّرُوْهُ میں ترقیق جلی ہے۔ (ک) لِيَغْفِرَ لَكَ اور
مَا تَقَدَّمَ مِنْ۔ صِرَاطًا کو قنبل سین سے خلف اشمام بالزا کرکے اور
باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔ الْمُؤْمِنِيْنَ ہر دو وَالْمُؤْمِنٰتِ......
لِيُؤْمِنُوْا اور فَسَيُؤْتِيْهِ میں ابدال۔ وَالْاَرْضِ ہر دو میں نقل وسکتہ
جلی ہیں۔ (ک) وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ۔ سَيِّاٰتِهِمْ میں وقفاً حمزہ یاء مفتوحہ
سے ابدال کرتے ہیں۔ السَّوْءِ ہر دو میں طول و توسط اور وقفاً نقل وادغام اور
عَلَيْهِمْ ہر دو میں حمزہ کے لئے ھا کا ضمہ بیّن ہے۔
دَآئِرَةُ السَّوْءِ کو مکی و بصری سین کے ضمہ سے بمد واجب
دَآئِرَةُ السُّوْءِ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ اس کے سوا اس سورۃ
میں دونوں جگہ (بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ۔ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ میں)
فتح پر اجماع ہے۔
لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ ......
وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ میں مکی و بصری چاروں افعال
کو یاء غیب سے لِيُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَيُعَزِّرُوْهُ
وَيُوَقِّرُوْهُ وَيُسَبِّحُوْهُ اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے
ہیں۔ وَاَصِيْلًا میں وقفاً حمزہ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔

Marfat.com

عَلَیْهُ اللّٰهَ کو غیر حفصؒ ھاء کنایہ کے کسرہ اور اسم جلالہ کے لام کی ترقیق سے عَلَیْهِ اللّٰهِ اور حفصؒ ھا کے ضمہ اور لام کی تغلیظ سے ..

پڑھتے ہیں۔

فَسَیُؤْتِیْهِ کو حرمیؒ اور شامیؒ نون عظمت سے فَسَنُؤْتِیْهِ

اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ (الممال) اَوْفٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ

بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

(ک) سَیَقُوْلُ لَکَ۔ فَاسْتَغْفِرْ لَنَا میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔ شَیْئًا میں طول وتوسط اور حمزہؒ کا مذہب بیّن ہے۔

اَرَادَ بِکُمْ ضَرًّا کو حمزہؒ وکسائیؒ ضاد کے ضمہ سے ضُرًّا

اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ خَبِیْرًا۔ سَعِیْرًا۔ اور یَغْفِرُ میں ترقیق جلی ہے بَلْ ظَنَنْتُمْ میں ہشامؒ وکسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ وَالْمُؤْمِنُوْنَ۔ لِّتُؤْمِنُوْا۔ لِتَاْخُذُوْهَا اور یُؤْتِکُمُ میں ابدال۔ السَّوْءِ میں طول وتوسط اور وقفاً نقل وادغام۔ وَالْاَرْضِ اور الْاَنْهٰرُ میں نقل وسکتہ ظاہر ہیں (ک) یَغْفِرُ لِمَنْ اور وَیُعَذِّبُ مَنْ۔ مَنْ یَّشَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی اور اَنْطَلَقْتُمْ میں تغلیظ بیّن ہے۔

کَلٰمَ اللّٰهِ کو حمزہؒ وکسائیؒ لام کے کسرہ سے الف کے بغیر کَلِمَ اللّٰهِ

(کلمہ کی جمع) اور باقی لام کے فتح اور اس کے بعد اثبات الف سے پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا میں ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام اور .. بَاْسٍ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ عَذَابًا اَلِیْمًا ہر دو میں نقل اور بخلاف

سکتہ جلی ہیں۔
یُدْخِلْهُ اور **یُعَذِّبْهُ** میں مدنیؒ اور شامیؒ دونوں کو نون عظمت
سے **نُدْخِلْهُ** اور **نُعَذِّبْهُ** اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں (الممال)
لِلْکٰفِرِیْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور اَلْاَعْمٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ
ع ۲ ۱۰ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ع
الْمُؤْمِنِیْنَ ہردو۔ یَاْخُذُوْنَهَا۔ تَاْخُذُوْنَهَا۔ لِلْمُؤْمِنِیْنَ
مُؤْمِنُوْنَ اور مُؤْمِنٰتٌ میں ابدال جلی ہے (ک) فَعَلِمَ مَا۔ عَلَیْهِمُ
ہردو میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ کَثِیْرَةً ہردو لَمْ تَقْدِرُوْا۔ قَدِیْرًا۔
وَّلَا نَصِیْرًا۔ اور بَصِیْرًا میں ترقیق بیّن ہے۔ (ک) فَعَجَّلَ لَکُمْ صِرَاطًا
کو قنبلؒ سین سے خلفؒ اشمام بالزّا کر کے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔
شَیْءٍ ہردو میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب اور وَهُوَ میں سکون ھا جلی ہے
بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا کو بصریؒ یاء غیب سے **یَعْمَلُوْنَ**
اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ یَّشَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی اور عَذَابًا اَلِیْمًا
میں نقل اور بخلاف سکتہ ظاہر ہیں۔ اِذْ جَعَلَ میں بصریؒ و ہشامؒ ادغام کرتے ہیں۔
فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِیَّةَ کی قرآت ثلثہ جلی ہیں۔ وَاَهْلَهَا میں وقفاً حمزہ بخلاف
تسہیل کرتے ہیں۔ (الممال) النَّاسِ میں دوریؒ وَاُخْرٰی میں بصریؒ و حمزہؒ
وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور التَّقْوٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
ع ۳ ۱۱ اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ع
لَقَدْ صَدَقَ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام۔ اور الرُّءْیَا

Marfat.com

ہیں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں (ک) فَعَلِمَ مَّا اور اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ۔ لِيُظْهِرَهٗ۔ اور مَغْفِرَةً ہیں ترقیق جلی ہے۔ (ک) الْكُفَّارُ رُحَمَاۗءُ

وَرِضْوَانًا کو ابو بکرؒ را کے ضمہ سے وَرُضْوَانًا اور باقی.. کسرہ سے پڑھتے ہیں (ک) السُّجُوْدِ ذٰلِكَ۔ فِي الْاِنْجِيْلِ میں نقل وسکتہ ظاہر ہیں۔ (ک) اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ

شَطْـَٔهٗ کو مکیؒ اور ابن ذکوانؒ طا کے فتح سے شَطَـَٔهٗ اور باقی اسکان سے پڑھتے ہیں۔

فَاٰزَرَهٗ کو ابن ذکوانؒ بحذف الف فَأَزَرَهٗ اور باقی ہمزہ کے بعد اثبات الف سے پڑھتے ہیں۔ ہشامؒ سے حلوانیؒ صرف اثبات[1] الف روایت کرتے ہیں۔

عَلٰى سُوْقِهٖ کو قنبلؒ واو کے بجائے ہمزہ سے سُؤْقِهٖ اور بوجہ ثانی سین وواو کے درمیان ہمزہ مضمومہ زیادہ کرکے سُؤُوْقِهٖ (یہ وجہ غریب اور زیادات قصیدہ سے ہے) [ص ۵۳۸] اور باقی واو ساکنہ سے ہمزہ کے بغیر پڑھتے ہیں۔ بِهِمُ الْكُفَّارَ کی قراآت ثلثہ ظاہر ہیں (الممال) الرُّءْيَا میں کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ شَاۗءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ بِالْهُدٰى وَكَفٰى۔ اور فَاسْتَوٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الْكُفَّارِ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ تَرٰىهُمْ میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ

---

[1] داجونیؒ نے ہشامؒ سے بحذف الف فَأَزَرَهٗ روایت کیا ہے۔ جو ہمارے طرق سے نہیں بلکہ صرف بطریق طیبہ صحیح ہے۔ ۱۲ ط

ورشؒ تقلیل ۔ سِیمَاهُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل ۔
فِي التَّوْرٰىةِ میں بصریؒ ۔ ابن ذکوانؒ اور کسائیؒ امالہ قالونؒ بخلاف اور ورشؒ
وحمزہؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ ع

اس سورۃ میں ادغام کبیر تیرہ ۱۳ ہیں (مثلین کے ۶، متقاربین کے ۷) اور صغیر
پانچ ۵ ہیں (المرسوم) بِمَا عٰهَدَ بحذف الف اور سِیمَاهُمْ بالف مرسوم ہے
(شَطْـَٔهٗ اکثر مصاحف میں بحذف الف اور بعض میں طا کے بعد اثبات الف
سے شَطَاٰهٗ مرسوم تھا ۔ ط)

ع ۴ ۱۲

سُورۂ حجرات

باجماع مدنیہ اور اس کی آیتیں بلا اختلاف اٹھارہ ۱۸ ہیں ۔

وَعَدَ اللّٰهُ سے وَاتَّقُوا اللّٰهَ تک وجوہ صحیحہ ایک سو پچاس ۱۵۰ ہیں ۔ قالونؒ مع مکیؒ اڑتالیس ۴۸ ۔ عاصمؒ وکسائیؒ بارہ ۱۲ ۔ بارہ ۱۲ ۔ بصریؒ ۔ دوریؒ اور شامیؒ چھ ۶ ۔ چھ ۔ خلادؒ دو خلفؒ تین ۳ ۔ تین ۳ ۔ ورشؒ چون ۵۴ (بسم اللہ پر ۳۶ ۔ ترک پر ۱۸) ۱

۱ ہمـ ۱۔۶ قالونؒ کے لئے صلہ کے ساتھ قطع اول پر الرَّحِيمِ میں طول ۔ توسط اور قصر اور انمیں سے ہر ایک پر منفصل کا قصر و مد اور اسم جلالہ میں وہ ہی وجہ ہمـ ۷۔۲۴ الرَّحِيمِ کے روم دو وصل اور وصل کل پر منفصل کا قصر و مد اور ان دونوں پر اسم جلالہ میں وجوہ ثلثہ پڑھو ۔ مکیؒ منفصل کے قصر میں مندرج ہو گئے ۔ قالونؒ کے لئے بے صلہ کے ساتھ اسی طرح چوبیس ۲۴ وجوہ پڑھو اور ہر وجہ میں عاصمؒ وکسائیؒ کو مد سے لوٹاؤ ۔ بصریؒ کے لئے سکتہ اور وصل پر اسم جلالہ کی وجوہ ثلثہ پڑھو ۔ دوریؒ وشامیؒ کو دونوں میں اور صرف وصل میں خلادؒ کو مد سے اور خلفؒ کو ادغام کامل سے لوٹاؤ ۔ ورشؒ کے لئے مد بدل کی وجوہ ثلثہ میں سے ہر ایک پر بسم اللہ کے ساتھ بارہ اور ترک پر چھ وجوہ پڑھو ۔ واللہ اعلم ۔ اہل ضرب یہاں ۲۹۴ وجوہ کہتے ہیں ۱۲

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

النَّبِيِّ کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ سے اور باقی یاء مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ مَغْفِرَةٌ اور خَيْرًا میں ترقیق اور اِلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے

فَتَبَيَّنُوْٓا کو حمزہؒ وکسائیؒ تا کے بعد ثاء مثلثہ پھر باء موحدہ اور پھر تاء فوقانیہ سے فَتَثَبَّتُوْا (از تَثَبُّت) اور باقی تا کے بعد باء موحدہ پھر یاء تحتانیہ اور پھر نون معجمہ سے (از تَبَيُّن) پڑھتے ہیں۔ (ک) الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ الْمُؤْمِنِيْنَ اور الْمُؤْمِنُوْنَ میں ابدال جلی ہے۔ تَفِيْٓءَ اِلٰی میں حرمیؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں۔ وَاَقْسِطُوْا میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں (الممال) لِلتَّقْوٰی اور اِحْدٰىهُمَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ جَآءَكُمْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ وَنِعْمَةً میں کسائیؒ وقفاً۔ اور الْاُخْرٰی میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۱ ۱۳

خَيْرًا ہر دو كَثِيْرًا اور بَصِيْرٌ میں ترقیق جلی ہے۔ وَلَا تَنَابَزُوْا اور وَلَا تَجَسَّسُوْا اور لِتَعَارَفُوْا بزیؒ وصلاً تینوں کو تاء مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ بِالْاَلْقَابِ۔ الْاِيْمَانِ۔ فِي الْاَرْضِ اور وَالْاَرْضِ میں نقل وسکتہ جلی ہیں۔ (ک) بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ۔ بِئْسَ۔ يَّاْكُلَ۔ لَمْ تُؤْمِنُوْا اور الْمُؤْمِنُوْنَ میں ابدال جلی ہے۔ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ میں خلادؒ بخلاف اور بصریؒ وکسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) يَاْكُلَ لَحْمَ

Marfat.com

مَيْتًا کو مدنیؒ یاءِ مشددہ مکسورہ سے مَيِّتًا اور باقی یاء ساکنہ مخففہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) وَقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا

لَا يَلِتْكُمْ کو بصریؒ یاؤ لام کے درمیان ہمزہ ساکنہ کے اثبات سے مگر سوسیؒ ابدال کرکے یعنی دوریؒ لَا يَأْلِتْكُمْ اور سوسیؒ لَا يَالِتْكُمْ اور باقی ہمزہ کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم باجماع بلاہمزہ ہے۔ شَيْـًٔا اور شَيْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب اور وقفاً مقدم الذکر میں حمزہؒ کے لئے اور مؤخر الذکر میں ہشامؒ و حمزہؒ کے لئے نقل و ادغام جلی ہیں (ک) يَعْلَمُ مَا۔ اَنْ اَسْلَمُوْا میں نقل اور بخلاف سکتہ ظاہر ہیں۔

بِمَا تَعْمَلُوْنَ کو مکیؒ یاء غیب سے يَعْمَلُوْنَ اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ (الممال) عَسٰی ہر دو۔ اَتْقٰكُمْ اور هَدٰىكُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور وَاُنْثٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۲ ۱۴

اس سورۃ میں ادغام کبیر پانچ ہیں (مثلین کے ۴۔ متقاربین کا ایک) اور صغیر ایک ہے۔

سُورَۃ ق

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بلاخلاف پینتالیس ۴۵ ہیں۔

وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ سے الْمَجِيْدِ تک وجوہ صحیحہ چھیاسی ۸۶ ہیں۔ قالونؒ مع

لہ بِمَا ۱۸ قالونؒ کے لئے تَعْمَلُوْنَ بخطاب کے۔ طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہی وجہ اور روم و وصل اور ان میں سے ہر ایک پر۔ (باقی برصفحہ آئندہ)

Marfat.com

عاصمؒ وکسائیؒ بائیس۲۲ - بصریؒ مع شامیؒ وحمزہؒ دنش - مکیؒ بائیس۲۲ - ورشؒ بتیس۳۲

(بسم اللہ پر ۲۲ - ترک پر ۱۰)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَالۡقُرۡءَانِ میں مکیؒ نقل کرتے ہیں - مُنۡذِرٌ - الۡكٰفِرُوۡنَ اور تَبۡصِرَةً میں ترقیق اور شَيۡءٌ میں طول وتوسط اور حمزہؒ کا مذہب ظاہر ہے اَءِذَا میں قالونؒ وبصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال - ورشؒ ومکیؒ تسہیل اور ہشامؒ تحقیق کے ساتھ بخلاف ادخال کرتے ہیں - مِتۡنَا کو مکیؒ - بصریؒ شامیؒ اور ابوبکرؒ میم کے ضمہ سے مُتۡنَا اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں - (تنبیہ) مَيۡتًا کی تخفیف پر قراء سبعہ کا اور اَلۡاَيۡكَةِ کے لام تعریف اور ہمزہ سے ہونے پر تمام قراء کا اجماع ہے البتہ ورشؒ نقل کرتے ہیں - فَحَقَّ وَعِيۡدِ میں ورشؒ وصلاً اثبات یا کرتے ہیں - الۡاَوَّلِ میں نقل وسکتہ جلی ہیں (الممال) جَآءَهُمۡ ہردو میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ اور وَذِكۡرٰى میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں - ع

ع ۱ ۱۵

(ک) وَنَعۡلَمُ مَا - وَجَآءَتۡ سَكۡرَةُ میں بصریؒ - حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں (ک) قَرِيۡنُهٗ هٰذَا - اور قَالَ لَا اور الۡقَوۡلُ لَدَيَّ -

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) الۡمَجِيۡدِ میں وہ ہی وجہ اور روم ۱۹-۲۲ اور وصل کل پر وجوہ اربعہ پڑھو - عاصمؒ وکسائیؒ مندرج ہو گئے ۱-۶ بصریؒ کے لئے تَعۡمَلُوۡنَ کی وجوہ ثلثہ پر الۡمَجِيۡدِ میں وہ ہی وجہ اور روم ۱۰ اور وصل پر وجوہ اربعہ پڑھو - شامیؒ وحمزہؒ مندرج ہو گئے - مکی کے لئے يَعۡمَلُوۡنَ بغیب سے قالونؒ کے مانند بائیس۲۲ وجوہ پڑھ کر ورشؒ کے لئے ترقیق سے بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند بائیس۲۲ اور ترک پر بصریؒ کی طرح دنش وجوہ پڑھو واللہ اعلم - اہل ضرب ۲۱۲ وجوہ کہتے ہیں - ۱۲

Marfat.com

بِظَلَّامٍ ہیں تغلیظ بیّن ہے۔ (الممال) یَتَلَقَّی (المُتَلَقِّیٰنِ) ہیں وقفاً حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل۔ وَجَآءَتْ ہر دو ہیں ابن ذکوان وحمزہ۔ کَفَّارٍ ہیں بصری ودوری امالہ اور ورش تقلیل کرتے ہیں۔ ع

یَوْمَ نَقُوْلُ کو مدنی اور ابو بکر یاء غیب سے **یَقُوْلُ** اور باقی نون عظمت سے پڑھتے ہیں۔ (ک) نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ۔ امْتَلَأْتِ ہیں سوسی ابدال کرتے ہیں۔ غَیْبِ۔ الْمَصِیْرُ اور سِرَاعًا ہیں ترقیق جلی ہے۔

مَا تُوْعَدُوْنَ کو مکی یاء غیب سے **مَا یُوْعَدُوْنَ** اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ مُنِیْبِ ادْخُلُوْهَا کو وصلاً حرمی۔ ہشام اور کسائی نون تنوین کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں اور بحالت ابتدا ہمزہ وصلیہ کے ضمہ پر اجماع ہے۔ وَهُوَ ہیں سکون ھا جلی ہے۔ (ک) رَبِّكَ قَبْلَ

وَاَدْبَارَ کو حرمی اور حمزہ ہمزہ کے کسرہ سے **وَاِدْبَارَ** (مصدر) اور باقی فتح سے (دُبُر کی جمع) پڑھتے ہیں۔ یُنَادِ پر مکی بخلاف یا سے وقف کرتے ہیں۔ جو اداءً مقدم ہے۔ الْمُنَادِ ہیں مدنی وبصری وصلاً اور مکی حالین ہیں اثبات یا کرتے ہیں۔ (ک) نَحْنُ نُحْیِ

تَشَقَّقُ کو حرمی اور شامی شین کی تشدید سے **تَشَّقَّقُ** اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں (ک) اَعْلَمُ بِمَا۔ عَلَيْهِمْ ہیں حمزہ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ بِالْقُرْاٰنِ ہیں مکی نقل اور وَعِیْدِ ہیں ورش وصلاً اثبات یا کرتے ہیں (الممال) وَجَآءَ ہیں ابن ذکوان وحمزہ۔ لَذِكْرٰی ہیں بصری وحمزہ وکسائی امالہ ورش تقلیل۔ اَلْقَی (السَّمْعَ) وقفاً ہیں حمزہ وکسائی امالہ

ورشؒ بخلاف تقلیل اور بِجَبَّارٍ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ ع

ع ۳ ۱۷

اس سورۃ میں یاآت زائدہ تین ہیں ۔ وَعِيدِي ہر دو میں ورشؒ اور الْمُنَادِ ۳ میں مدنیؒ و بصریؒ اور مکیؒ اثبات کرتے ہیں ۔ ادغام کبیر آٹھ ۸ ہیں (مثلین کے ۶ ۔ متقاربین کے ۲) اور صغیر ایک ہے ۔ (المرسوم) امْتَلَأْتِ اکثر عراقی مصاحف میں صورت ہمزہ کے حذف سے اور حجازی ۔ شامی اور بعض عراقی مصاحف میں حسب قاعدہ ہمزہ باصورت مرسوم تھا ۔

سُورۃ والذّٰرِیٰت

باجماع مکیہ ہے ۔ اور اس کی آیتیں بلاخلاف ساٹھ ۶۰ ہیں ۔

فَذَكِّرْ سے لَوَاقِعٌ تک وجوہ صحیحہ ایک سو تراسی ۱۸۳ ہیں ۔ قالونؒ مع عاصمؒ وکسائیؒ پینتالیس ۴۵ ۔ ورشؒ ساٹھ ۶۰ (بسم اللہ پر ۴۵ ۔ ترک پر ۱۵) دوریؒ مع شامیؒ پندرہ ۱۵ ۔ سوسیؒ مع خلادؒ پندرہ ۱۵ ۔ خلفؒ تین ۳ اور مکیؒ پینتالیس ۴۵ ۔

ا ۔ قالونؒ کے لئے وَعِيدِ کے طول ۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِيمِ میں وہ ہی وجوہ اور روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک پر لَوَاقِعٌ کی وجوہ ثلٰثہ ۲۸ ۔ ۴۲ وَعِيدِ کے روم پر الرَّحِيمِ کی وجوہ خمسہ اور انمیں سے ہر ایک پر لَوَاقِعٌ کی وجوہ ثلٰثہ ۴۳ ۔ ۴۵ اور وصل کل پر وجوہ ثلٰثہ پڑھو ۔ عاصمؒ وکسائیؒ مندرج ہو گئے ۔ ورشؒ کو قطع اول کی ہر وجہ میں نقل سے اور وصل کل میں وَعِيدِ ۔ باثبات سے لوٹاؤ ۔ ورشؒ کے لئے ترک پر وَعِيدِ کی وجوہ خمسہ میں سے ہر ایک پر لَوَاقِعٌ کی وجوہ ثلٰثہ پڑھو ۔ دوریؒ کو سکتہ کی وجوہ میں عدم نقل سے اور وصل میں وَعِيدِ بغیر اثبات سے لوٹاؤ ۔ شامیؒ مندرج ہو گئے ۔ ہر وجہ میں سوسیؒ کو ادغام کبیر سے لوٹاؤ ۔ وصل میں خلادؒ مندرج ہو گئے ۔ خلفؒ کے لئے ادغام کامل سے وصل کی وجوہ ثلٰثہ پڑھ کر مکیؒ کو بِالْقُرْءَانِ کی نقل سے قالونؒ کے مانند پڑھو ۔ واللہ اعلم ۔ اہل ضرب ۲۳۷ وجوہ کہتے ہیں ۔ ۱۲

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

(ک) وَالذّٰرِيٰتِ ذَرۡوًا۔ حمزہؒ بھی شریک ہیں مگران کے لئے ادغام صغیر ہے۔ لہٰذا مدلازم ہوتا ہے۔ توسط وقصر اور حرکت کا اشارہ جائز نہیں۔ وِقۡرًا میں تفخیم پراجماع ہے۔ يُؤۡفَكُ میں ابدال، مَنۡ اُفِكَ میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں۔ (ک) اُفِكَ قُتِلَ۔ وَعُيُوۡنٍ کو مکیؒ۔ ابن ذکوانؒ۔ ابوبکرؒ حمزہؒ اور کسائیؒ عین کے کسرہ سے وَعِيُوۡنٍ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں ......

يَسۡتَغۡفِرُوۡنَ اور تُبۡصِرُوۡنَ میں ترقیق بیّن ہے۔

مِثۡلَ مَا کو ابوبکرؒ حمزہؒ اور کسائیؒ (الحقّ کی صفت مانکر) لام کے رفع سے مِثۡلُ اور باقی نصب سے پڑھتے ہیں (المال) النَّارِ اور وَبِالۡاَسۡحَارِهُمۡ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور اٰتٰهُمۡ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۱ ۱۸ (ک) حَدِيۡثُ ضَيۡفِ۔ اِبۡرٰهِيۡمَ کو ہشامؒ ھا کے فتح اور الف سے اور باقی ھا کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ اِذۡ دَّخَلُوۡا میں بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

قَالَ سَلٰمٌ کو حمزہؒ وکسائیؒ سین کے کسرہ اور لام کے اسکان سے الف کے بغیر سِلۡمٌ اور باقی دونوں کے فتح اور لام کے بعد اثبات الف سے پڑھتے ہیں اور اس سے قبل فَقَالُوۡا سَلٰمًا میں فتح اور الف پر اجماع ہے۔ اِلَيۡهِمۡ اور عَلَيۡهِمۡ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ تَاۡكُلُوۡنَ اور الۡمُؤۡمِنِيۡنَ میں ابدال ظاہر ہے۔ (ک) كَذٰلِكَ قَالَ اور قَالَ رَبُّكِ

لہ یعنی ادغام کبیر واجب بمنزلہ صغیر اجماعی وجوبی۔ ۱۲ ط

Marfat.com

اور اِنَّہٗ ھُوَ

غَیۡ اور سِحۡرٌ میں ترقیق۔ اَلۡاَلِیۡمِ میں نقل وسکتہ۔ وَھُوَ میں سکون ھا اور عَلَیۡھِمُ الرِّیۡحَ کی قرآت ثلثہ جلی ہیں۔ یہاں الرِّیۡحَ میں توحید پر اجماع ہے۔ (ک) الۡعَقِیۡمَ مَا۔ شَیۡءٍ میں طول وتوسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے۔ قِیۡلَ میں ہشامؒ وکسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں۔ (ک) قِیۡلَ لَھُمۡ اور اَمۡرِ رَبِّھِمۡ الصّٰعِقَۃُ کو کسائیؒ الف کے حذف اور عین کے اسکان سے الصَّعۡقَۃُ اور باقی صاد کے بعد الف کے اثبات اور عین کے کسرہ سے پڑھتے ہیں۔

وَقَوۡمُ نُوۡحٍ کو بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ (وَفِیۡ ثَمُوۡدَ کے ثمود پر عطف کرکے) میم کے خفض سے وَقَوۡمِ نُوۡحٍ اور باقی (فعل مقدر کا مفعول قرار دیکر) میم کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ (الممال) اَتٰىكَ اور فَتَوَلّٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ فَجَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ خِیۡفَۃً میں کسائیؒ وقفاً اور مُوۡسٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

تَذَكَّرُوۡنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ ذال مشددہ سے تَذَّكَّرُوۡنَ اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ شَیۡءٍ میں طول وتوسط اور حمزہؒ کا مذہب۔ فَفِرُّوۡا۔ نَذِیۡرٌ ہر دو اور سَاحِرٌ میں ترقیق...... اِلٰـهًا اٰخَرَ میں نقل اور بخلاف سکتہ اور الۡمُؤۡمِنِیۡنَ میں ابدال جلی ہے (ک) اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ۔ ظَلَمُوۡا میں تغلیظ اور یَوۡمِهِمُ الَّذِیۡ کی قرآت ثلثہ

Marfat.com

ظاہر ہیں (المال)، مَآ اٰتٰی (الَّذِیْنَ) میں وقفاً حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور الذِّکْریٰ میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۳ ۲

اس سورۃ میں ادغام کبیر دس ہیں (از ہر دو اقسام ۵-۵) اور صغیر ایک ہے (المرسوم) بِاَیْىدٍ میں ایک یا زائدہ اور فِیْ غَمْرَۃٍ سَاھُوْنَ اور اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اور قَوْمٌ طَاغُوْنَ بالف مرسوم ہیں۔

سُورۂ والطور

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں حجازی سینتالیس ۴۷ بصری اڑتالیس ۴۸ اور شامی وکوفی انچاس ۴۹ ہیں۔ دو ۲ جگہ اختلاف ہے ۱ وَالطُّوْرِ پر عراقی وشامی ۲ اور جَهَنَّمَ دَعًّا پر شامی وکوفی آیت ہے۔

فَوَیْلٌ سے سَیْرًا تک وجوہ صحیحہ چوّن ۵۴ ہیں۔ قالونؒ مع مکیؒ دس ۱۰ عاصمؒ دس ۱۰۔ ورشؒ چودہ ۱۴ (بسم اللہ پر ۱۰۔ ترک پر ۴) شامیؒ وبصریؒ چار ۴ چار ۴۔ خلادؒ ایک ۱۔ کسائیؒ دس ۱۰ اور خلفؒ ایک ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱

وَتَسِیْرُ۔ سَیْرًا۔ اَفَسِحْرٌ۔ تُبْصِرُوْنَ۔ فَاصْبِرُوْا

---

۱ ۱-۹ قالونؒ کے لئے یُوْعَدُوْنَ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وہی وجہ اور روم و وصل ۱۰ اور وصل کل پڑھو۔ مکیؒ مندرج ہو گئے ہر وجہ میں ورشؒ وعاصمؒ کو مد سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے ترک پر یُوْعَدُوْنَ کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ اور شامیؒ کو ہر وجہ میں تفخیم را سے لوٹاؤ۔ بصریؒ کے لئے ھا ذمیم کے کسرہ کے ساتھ یُوْعَدُوْنَ کی وجوہ اربعہ پڑھ کر خلادؒ کے لئے دونوں کے ضمہ سے وصل پڑھو۔ کسائیؒ کے لئے قالونؒ کے مانند دس وجوہ پڑھ کر خلفؒ کے لئے ادغام کامل سے وصل پڑھو۔ واللہ اعلم اہل ضرب ۸۷ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

اور تصبروا میں ترقیق اور اصلوھا میں تغلیظ جلی ہے۔

وَاتَّبَعَتْهُمْ کو بصریؒ واو عاطفہ کے بعد ہمزہ قطعیہ مفتوحہ اور تاء فوقانیہ مخففہ ساکنہ۔ باء موحدہ کے بعد عین ساکنہ اور نون متکلم والف عظمت سے وَاَتْبَعْنٰهُمْ اور باقی واو کے بعد ہمزہ وصلیہ تاء فوقانیہ مشددہ مفتوحہ۔ باء موحدہ کے بعد عین مفتوحہ اور تاء تانیث ساکنہ سے پڑھتے ہیں

ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ کو بصریؒ یاء تحتانیہ کے بعد الف جمع کے اثبات اور تاء فوقانیہ اور ھا کے کسرہ سے ذُرِّيّٰتِهِمْ (مفعول) شامیؒ بھی یا کے بعد الف جمع کے اثبات مگر تا اور ھا کے ضمہ سے ذُرِّيّٰتُهُمْ (فاعل)، اور باقی الف جمع کے بغیر تاء و ھا کے ضمہ سے (بتوحید) پڑھتے ہیں۔

ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا کو مدنیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ یاء تحتانیہ کے بعد الف جمع کے اثبات اور تا و ھا کے کسرہ سے ذُرِّيّٰتِهِمْ اور باقی الف کے بغیر تا کے نصب اور ھا کے ضمہ سے (بتوحید) پڑھتے ہیں۔ تینوں کلمات کے اختلاف کا نتیجہ چار قراءتیں ہیں۔ ۱۔ بصریؒ وَاَتْبَعْنٰهُمْ ذُرِّيّٰتِهِمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيّٰتِهِمْ ۲۔ شامیؒ وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيّٰتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيّٰتِهِمْ ۳۔ مدنیؒ وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيّٰتِهِمْ ۴۔ اور باقی (مکیؒ و کوفیؒ) بھی اسی طرح مگر کلمہ آخر کو بافراد (ذُرِّيَّتَهُمْ) پڑھتے ہیں۔

وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ کو مکیؒ لام کے کسرہ سے اَلِتْنٰهُمْ (از عَلِمَ) اور

Marfat.com

باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ ابن مجاہدؒ نے قنبلؒ سے صرف اثبات ہمزہ روایت کیا ہے اور ہمارے طرق سے یہی ماخوذ ہے۔ شَيْءٍ[2] میں طول و توسط اور وقفاً نقل و ادغام جلی ہے۔ کَاْسًا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔

لَا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ کو مکیؒ و بصریؒ واو اور میم کے فتح سے تنوین کے بغیر **لَا لَغْوَ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمَ** اور باقی دونوں کو تنوین رفع سے پڑھتے ہیں۔ **تَاْثِيمٌ** میں ابدال اور عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ لُؤْلُؤٌ میں سوسیؒ و ابوبکرؒ ہمزہ ساکنہ کا ابدال اور۔۔۔۔ يَتَسَآءَلُونَ میں وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال و حذف صحیح نہیں۔

---

۱ قنبلؒ سے ابن شنبوذؒ نے ہمزہ کے بغیر لِتْنٰهُمْ روایت کیا ہے یہ حضرت اُبیؓ اور طلحہؒ بن مصرف کی قراءت اور امام اعمشؒ سے بھی منقول ہے، اور یہی قواسؒ سے حلوانیؒ کی روایت ہے اور ابن مجاہدؒ جمہور کے موافق ہمزہ روایت کرتے ہیں۔ ہمارا طریقہ یہی ہے ۔ ۱۲

۲ وَالَّذِينَ اٰمَنُوْا سے شَيْءٍ تک طریقۂ قراءت ۱-۲ قالونؒ کے لئے وَاتَّبَعَتْهُمْ کے صلہ کے ساتھ ذُرِّيَّتُهُمْ اول بتوحید اور ثانی بجمع اور اَلَتْنٰهُمْ بفتح پر منفصل کا قصر و مد پڑھو۔ ۳ مکیؒ کو ذُرِّيَّتَهُمْ دوم بتوحید اور اَلِتْنٰهُمْ سے لوٹاؤ ۴-۵ قالونؒ کے لئے بے صلہ پر اسی طرح قصر و مد پڑھو ۶ عاصمؒ کو ذُرِّيَّتَهُمْ دوم سے بتوحید پڑھ کر ۷-۱۰ حمزہؒ کو مد سے لوٹاؤ اور شَيْءٍ میں نقل و ادغام کے ساتھ سکون، و روم پڑھو ۱۱ کسائیؒ کو مد سے لوٹاؤ ۱۲ ورشؒ کے لئے مد بدل کا قصر۔ نقل اور شَيْءٍ کا توسط پڑھو ۱۳-۱۶ خلفؒ کے لئے سکتہ پر شَيْءٍ کی وجوہ اربعہ پڑھو ۱۷-۲۰ ہشامؒ کے لئے ذُرِّيّٰتُهُمْ (اول) کے ساتھ شَيْءٍ کی وجوہ اربعہ پڑھ کر ۲۱ ابن ذکوانؒ کو تحقیق سے لوٹاؤ۔ ۲۲ بصریؒ کے لئے وَاَتْبَعْنٰهُمْ ذُرِّيّٰتِهِمْ سے پڑھ کر ۲۳ دوریؒ کو مد سے لوٹاؤ ۲۴ ورشؒ کے لئے مد بدل اور شَيْءٍ کا توسط ۲۵-۲۶ اور مد بدل کے طول پر شَيْءٍ کا توسط و طول پڑھو۔ واللہ اعلم ۔ ۱۲

Marfat.com

نَدۡعُوۡهُ اِنَّهٗ کو مدنیؒ اور کسائیؒ ہمزہ کے فتح سے اَنَّهٗ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک)۔ اِنَّهٗ هُوَ (الممال)، نَارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اٰتٰهُمْ۔ وَوَقٰهُمْ اور وَوَقٰىنَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور مَصۡفُوۡفَةٍ میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں ع ۳
شَاعِرٌ۔ الْمُصَيْطِرُوْنَ اور غَيْرُ میں ترقیق۔ تَاْمُرُهُمْ۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔ فَلْيَاْتُوْا۔ اور فَلْيَاْتِ میں ابدال جلی ہے۔ تَاْمُرُهُمْ کو بصریؒ را کے اسکان سے تَاْمُرْهُمْ۔ دوریؒ بوجہ ثانی ضمہ را کے اختلاس سے اور باقی ضمہ کاملہ سے پڑھتے ہیں۔ شَيْءٍ اور شَيْئًا میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب اور وَالْاَرْضَ میں نقل و سکتہ جلی ہیں (ک)۔ خَزَآئِنُ رَبِّكَ

الْمُصَيْطِرُوْنَ کو حفصؒ[1] و خلادؒ[2] دونوں بخلاف مدنیؒ۔ بزیؒ
جلد احمد ۳۱۵

---

[1] حفصؒ کے لئے یہاں جمہور اہل ادا صاد کہتے ہیں۔ غایۃ ابن مہرانؒ۔ تذکرہ۔ عنوان۔ تبصرہ۔ کافی۔ تلخیص اور ھدایہ میں صرف صاد منقول ہے۔ علامہ دانیؒ نے امام ابوالحسنؒ سے صاد ہی پڑھا ہے اور جامع البیان میں ہاشمیؒ۔ اشنانیؒ اور عبیدؒ سے فقط صاد بیان کیا ہے یہی تیسیر کا طریقہ ہے۔ زرعانؒ و شاہینؒ، عمرو بن صباحؒ سے۔ ھذلیؒ، اشنانیؒ و عبیدؒ سے اور دانیؒ جامع البیان میں ابو طاہر بن ابی ھاشمؒ سے وہ اشنانیؒ سے سین روایت کرتے ہیں۔ مبہج۔ ارشادین اور غایۃ ابی العلاءؒ میں سین مروی ہے۔ علامہ دانیؒ نے امام ابوالفتحؒ سے سین پڑھا ہے۔ تیسیر و شاطبیہ میں دونوں وجوہ درج اور دونوں صحیح و ماخوذ ہیں لیکن صاد مقدم ہے۔ ۱۲

[2] خلادؒ کے لئے یہاں حلوانیؒ اور محمد بن سعید البزارؒ خلادؒ سے۔ محمد بن لاحقؒ سلیمؒ سے۔ اور عبداللہ بن صالحؒ حمزہؒ سے صاد خالص اور باقی تمام مشرقی و مغربی حضرات بلاخلاف اشمام روایت کرتے ہیں۔ محقق کہتے ہیں وہ اشمام کے خلاف (باقی برصفحہ آئندہ)

Marfat.com

بصریؒ - ابن ذکوانؒ[1] - ابوبکرؒ اور کسائیؒ صاد خالص سے حفصؒ بوجہ ثانی اور قنبلؒ[2]
وہشامؒ سین سے **اَلْمُسَيْطِرُوْنَ** خلادؒ بوجہ ثانی اور خلفؒ صاد
میں اشمام بالزّا کر کے پڑھتے ہیں۔ رسم اجماعاً بالصاد ہے (تنبیہ) یہاں
کِسَفًا میں سین کے اسکان پر اجماع ہے۔
يُصْعَقُوْنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یا کے فتح سے
يَصْعَقُوْنَ (معروف) اور باقی ضمہ سے (مجہول) پڑھتے ہیں۔
ظَلَمُوْا میں تغلیظ جلی ہے۔ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ
ادغام کرتے ہیں۔ (تنبیہ) یہاں وَاِدْبَارَ میں ہمزہ کے کسرہ پر قراء عشرہ
کا اجماع ہے۔ ع
اس سورۃ میں ادغام کبیر دو ہیں (از ہر دو قسم ایک ایک) اور صغیر ایک ہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کوئی نص نہیں پائی جاتی۔ دانیؒ نے اپنی قراءت از ابوالفتحؒ کی بنا پر تیسیر میں اس کے اندر خلاف بیان کیا ہے اور شاطبیؒ نے اس کا اتباع کیا ہے" ابن شنبوذؒ و جوہریؒ فقط اشمام کہتے ہیں اور یہی تیسیر و شاطبیہ کا طریقہ ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ خلادؒ کے لئے اشمام اصح اور اداءً مقدم ہے گو صاد بھی متروک نہیں۔ ۱۲

[1] ابن ذکوانؒ کے لئے ہمارے طرق سے صرف صاد مروی ہے اور جمہور ائمہ نقاشؒ سے فقط صاد روایت کرتے ہیں۔ یہی تیسیر و شاطبیہ وغیرہ میں ہے۔ ابن مہرانؒ، نقاشؒ سے اور ابن الفحامؒ، ابوالحسین فارسیؒ وغیرہ کے ذریعہ سے نقاشؒ سے سین روایت کرتے ہیں۔ یہی ابن اخرمؒ وغیرہ کی اخفشؒ سے روایت ہے۔ ۱۲

[2] قنبلؒ کے لئے ابن مجاہدؒ سے بجمیع طرق اور ابن شنبوذؒ سے بطریق مستنیر صرف سین مروی ہے۔ یہی تیسیر و شاطبیہ میں ہے۔ اور ہمارے طرق سے یہی ماخوذ ہے ابن شنبوذؒ سے بطریق مہیج صاد بھی منقول ہے جس کو جامع البیان میں دانیؒ نے بھی لیا ہے۔ ۱۲

ع ۲

Marfat.com

(المرسوم) فَكِهِيْنَ بعض مصاحف میں باثبات الف اور بعض میں بحذف اور
قَوْمٌ طَاغُوْنَ بالف مرسوم تھا

سُورۃ نجم

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں حمصی وکوفی باسٹھ ۶۲ اور باقی ائمہ کے نزدیک اکسٹھ ۶۱ ہیں۔ تین جگہ اختلاف ہے ۔ ۱
مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا پر کوفی ۲ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى پر شامی ۳ اور اِلَّا
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا پر غیر دمشقی آیت ہے۔

وَاصْبِرْ سے وَمَا غَوٰى تک وجوہ صحیحہ اکیانوے ۹۱ ہیں۔ قالونؒ مع
عاصمؒ تین ۳۔ ورشؒ مع دوریؒ بیس ۲۰ (بسم اللہ پر ۱۵۔ ترک پر ۵) کسائیؒ پندرہ ۱۵
شامیؒ پانچ ۵۔ حمزہؒ ایک ۱۔ مکیؒ پندرہ ۱۵۔ بصریؒ پانچ ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مِرَّةٍ ۔ سِدْرَةِ ۔ السِّدْرَةَ اور الْاٰخِرَةُ میں ترقیق۔ وَهُوَ
میں سکون ھا۔ الْاَعْلٰى ۔ الْاُخْرٰى ۔ الْاُنْثٰى ۔ الْاَنْفُسُ اور وَالْاُوْلٰى

۱؎ ۱-۱۸ قالونؒ کے لئے النُّجُوْمِ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہی وجہ اور روم و وصل اور ان میں سے ہر ایک پر صلہ اور بے صلہ ۱۹-۲۸..... النُّجُوْمِ کے روم پر الرَّحِيْمِ کی وجوہ خمسہ اور ان میں سے ہر ایک پر صلہ و بے صلہ ۲۹-۳۰ وصل کل پر صلہ اور بے صلہ پڑھو۔ عاصمؒ مندرج ہو گئے۔ بے صلہ کے بعد ہر وجہ میں ورشؒ کو تقلیل سے اور کسائیؒ کو امالہ سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے ترک پر النُّجُوْمِ کی وجوہ خمسہ پڑھو۔ دوریؒ مندرج ہو گئے۔ شامیؒ کو ہر وجہ میں فتح سے اور وصل میں حمزہؒ کو امالہ سے لوٹاؤ۔ مکیؒ کے لئے ھاء کنایہ کے صلہ سے۔ قالونؒ کے صلہ کے مانند پڑھکر بصریؒ کو ادغام سے ورشؒ کے مانند پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب 121 وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

میں نقل و سکتہ۔ اَوْ اَدْنٰی اور نَزْلَۃً اُخْرٰی میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں
مَا کَذَبَ کو ہشامؒ ذال کی تشدید سے مَا کَذَّبَ اور
باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ اَلْفُؤَادُ میں ورشؒ ابدال نہیں کرتے البتہ مدبدل
ہوتا ہے۔ مَا رَاٰی میں وقفاً حمزہؒ تسہیل کرتے ہیں۔
اَفَتُمٰرُوْنَهٗ کو حمزہؒ و کسائیؒ تا کے فتح اور میم کے اسکان سے
الف کے بغیر اَفَتَمْرُوْنَهٗ اور باقی تا کے ضمہ میم کے فتح اور اس کے بعد
اثبات الف سے پڑھتے ہیں۔ الْمَاْوٰی میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ اَفَرَاَیْتُمُ
میں مدنیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے نیز ورشؒ بوجہ ثانی اس کے ابدال سے بمدلازم
اور کسائیؒ اس کے حذف سے پڑھتے ہیں۔
وَمَنٰوةَ کو مکیؒ الف کے بعد ہمزہ مفتوحہ کے اثبات سے بمد واجب
وَمَنٰؤَةَ اور باقی ہمزہ کے بغیر پڑھتے ہیں۔ اور اس پر وقف سب کے
نزدیک ھا سے ہوگا۔ الف بصورت واو مرسوم ہے۔
ضِیْزٰی کو مکیؒ اصل لغت کے مطابق ضاد کے بعد ہمزہ ساکنہ سے
ضِئْزٰی اور باقی اس کو یاء ساکنہ سے بدل کر پڑھتے ہیں۔ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ
میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ مِنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰی
کی قرآات ثلثہ ظاہر ہیں۔ (الممال) (تنبیہ) فواصل کے امالہ والی یہ دوسری
سورۃ ہے (اس رکوع میں فواصل ممال پچیس ۲۵ ہیں) جلد اص ۲۱۹ - طیبہ ص ۲۷۸ ۱ ھَوٰی ۲ غَوٰی
۳ الْهَوٰی ۴ یُوْحٰی ۵ الْقُوٰی ۶ فَاسْتَوٰی ۷ الْاَعْلٰی
۸ فَتَدَلّٰی ۹ اَدْنٰی ۱۰ مَآ اَوْحٰی ۱۱ الْمُنْتَهٰی ۱۲ الْمَاْوٰی

۱۳ مَا يَغْشٰى ۱۴ وَمَا طَغٰى ۱۵ وَالْعُزّٰى ۱۶ الْاُنْثٰى ۱۷ ضِيْزٰى
۱۸ الْهُدٰى ۱۹ تَمَنّٰى ۲۰ اور وَالْاُوْلٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ وبصریؒ
تقلیل ۲۱ مَا رَاٰى میں بصریؒ صرف ہمزہ کا۔ ابن ذکوانؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ وکسائیؒ
را اور ہمزہ دونوں کا امالہ اور ورشؒ تقلیل ۲۲ يَرٰى ۲۳ اُخْرٰى ۲۴
الْكُبْرٰى ۲۵ اور الْاُخْرٰى میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل
(غیر فواصل) مَرَّةٍ میں کسائیؒ وقفاً۔ فَاَوْحٰى۔ يَغْشَى (السِّدْرَةَ) وقفاً
اور وَمَا تَهْوَى (الْاَنْفُسُ) وقفاً میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل
رَاٰهُ اور لَقَدْ رَاٰى میں بصریؒ صرف ہمزہ کا۔ ابن ذکوانؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور
کسائیؒ را اور ہمزہ دونوں کا امالہ اور ورشؒ تقلیل۔ مَا زَاغَ میں حمزہؒ اور
جَآءَهُمْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں (تنبیہ) دَنَا واوی ہے
اس میں امالہ نہیں ہو سکتا۔ اور رَاٰهُ کا امالہ ابن ذکوانؒ کے لئے بخلاف ہے ع ۵
شَيْـًٔا ہر دو میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب اور وقفاً حمزہؒ کے
لئے نقل و ادغام۔ يَاْذَنَ اور لَا يُؤْمِنُوْنَ میں ابدال۔ بِالْاٰخِرَةِ۔ كَبٰٓئِرَ
اور الْمَغْفِرَةِ میں ترقیق جلی ہے (ک) الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ۔ الْاُنْثٰى میں
نقل و سکتہ ظاہر ہیں (ک) اَعْلَمُ بِمَنْ ہر دو۔ وَهُوَ میں سکون ھا بین ہے
كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ کو حمزہؒ وکسائیؒ باء موحدہ کے کسرہ اور اس کے بعد
یاء ساکنہ سے الف و ہمزہ کے بغیر كَبِيْرَ الْاِثْمِ (بافراد) اور باقی باء
موحدہ کے فتح اس کے بعد الف جمع کے اثبات اور ہمزہ مکسورہ سے یا کے بغیر بمد
واجب پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ (ک) اَعْلَمُ بِكُمْ

فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ کو وصلاً حمزہؒ ہمزہ اور میم دونوں کے کسرہ سے بُطُوْنِ اِمِّهٰتِكُمْ۔ کسائیؒ ہمزہ کے کسرہ اور میم کے فتح سے بُطُوْنِ اِمَّهٰتِكُمْ اور باقی ہمزہ کے ضمہ اور میم کے فتح سے پڑھتے ہیں اور بحالت ابتدا اس پر اجماع ہے (ک) اَعْلَمُ بِمَنِ (الممال) (فواصل ممال چھ ہیں) ۱ وَيَرْضٰى ۲ الْاُنْثٰى ۳ الدُّنْيَا ۴ اهْتَدٰى ۵ بِالْحُسْنٰى وقفاً ۶ اور اتَّقٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ و بصریؒ تقلیل کرتے ہیں (غیر فواصل) مَنْ تَوَلّٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الْمَغْفِرَةِ میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں (تنبیہ) مَنْ تَوَلّٰى پر شامی آیت ہے۔ لہٰذا بصریؒ اسمیں تقلیل نہیں کرتے اور ورشؒ کے لئے تقلیل بخلاف ہے اور اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا پر غیر دمشقی آیت ہے۔ لہٰذا اسمیں ورشؒ کے لئے صرف تقلیل ہے۔ ع ۲ ع ۶

اَفَرَاَيْتَ کو مدنیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے نیز ورشؒ بوجہ ثانی اس کے ابدال سے بمد لازم اور کسائیؒ اس کے حذف سے پڑھتے ہیں۔ وَاَكْدٰى وَاَبْكٰى۔ وَاَحْيَا۔ وَاَقْنٰى اور وَاَطْغٰى میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ فَهُوَ میں سکون ھا جلی ہے۔ لَمْ يُنَبَّاْ ابدال سے مستثنیٰ ہے۔ وَاِبْرٰهِيْمَ کو ہشامؒ ھا کے فتح اور الف سے اور باقی ھا کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ تَزِرُ۔ وَازِرَةٌ۔ وِّزْرَ اور نَذِيْرٌ میں ترقیق۔ الْاَوْفٰى۔ وَالْاُنْثٰى الْاُخْرٰى۔ الْاُوْلٰى اور الْاٰزِفَةُ میں نقل وسکتہ جلی ہیں (ک) وَاَنَّهٗ هُوَ

ہر چہار

اَلنَّشَآءَةَ کو مکی و بصری شین کے فتح اس کے بعد اثبات الف اور پھر ہمزہ مفتوحہ سے بمد واجب اَلنَّشَآءَةَ اور باقی شین کے اسکان اور اس کے بعد ہمزہ مفتوحہ سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم بالف ہے۔

عَادًا لِّوْلٰی میں وصلاً مدنی و بصری ہمزہ کی حرکت لام پر نقل اور نون تنوین کا لام میں ادغام کرتے ہیں۔ قالون ہمزہ کو ساکنہ باقی رکھکر.........

عَادًا لُّؤْلٰی اور ورش و بصری اس کے ابدال سے جلد ۱ ص ۱۹۶ عَادًا لُّوْلٰی اور باقی نون تنوین کے کسرہ لام کے اسکان اور ہمزہ مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف ہمزہ ہے۔ اگر عادًا کو قطع کر کے اَلُؤْلٰی سے ابتدا کریں تو عدم اعتبار عارض اور اعتبار عارض پر قالون اَلُؤْلٰی۔ لُؤْلٰی۔ اور ورش و بصری اَلُوْلٰی اور لُوْلٰی پڑھتے ہیں۔ اور قالون و بصری کے لئے دیگر قراء کے مانند اَلْاُوْلٰی بھی جائز بلکہ اداءً مقدم ہے کیونکہ اب سبب تخفیف باقی نہیں ہے۔ ازرق کے لئے مد بدل میں اختلاف ہے۔ بعض نے اس کو مستثنیٰ کیا ہے اور بعض مستثنیٰ نہیں کرتے قائلین مد اس کی ہر وجہ پر تقلیل پڑھتے ہیں کیونکہ یہ رأس آیت ہے۔ اور اگر ہمزہ وصل کے بغیر ابتدا کریں تو باجماع قصر کے سوا اور کوئی وجہ جائز نہیں کیونکہ عارض کے اعتبار نے ہمزہ کو ساقط کر دیا ہے۔

وَثَمُوْدَا کو حرمی۔ بصری۔ شامی اور کسائی تنوین سے وَثَمُوْدًا اور باقی تنوین کے بغیر پڑھتے ہیں۔ تنوین والے الف پر اور باقی حضرات دال ساکنہ پر وقف کرتے ہیں۔ رسم بالف ہے۔ اَظْلَمَ میں تغلیظ اور وَالْمُؤْتَفِكَةَ میں ابدال ظاہر ہے (ک) اَلْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ (الممال) (فواصل ممال

چوبیس ہیں) ۱ تولّٰی ۲ وَاَکْدٰی ۳ مُوسٰی ۴ وَفّٰی ۵ سَعْی
۶ الْاَوْفٰی ۷ الْمُنْتَھٰی ۸ وَاَبْکٰی ۹ وَاَحْیَا ۱۰ وَالْاُنْثٰی ۱۱
تُمْنٰی ۱۲ وَاَقْنٰی ۱۳ الْاُوْلٰی (الُوْلٰی) ۱۴ فَمَآ اَبْقٰی ۱۵ وَاَطْغٰی ۱۶
اَھْوٰی ۱۷ غَشّٰی ۱۸ اور الْاُوْلٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ وبصریؒ
تقلیل۔ ۱۹ یَرٰی ۲۰ اُخْرٰی ۲۱ یُرٰی ۲۲ الْاُخْرٰی ۲۳ الشِّعْرٰی
۲۴ اور تَتَمَارٰی میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل (غیر فواصل)
وَاَعْطٰی ۔ یُجْزٰىهُ۔ اَغْنٰی اور فَغَشّٰھَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ
بخلاف تقلیل ۔ الْاٰزِفَةُ اور کَاشِفَةٌ میں کسائیؒ وقفًا امالہ کرتے ہیں ع ۳

اس سورۃ میں ادغام کبیر دس ہیں (از ہر دو قسم ۵-۵) اور صغیر ایک ہے (الملی سوم) اَللّٰتَ تا سے اور وَمَنٰوةَ واو اور ھا سے۔ رَاصرف اس سورۃ میں دو جگہ (مَارَاٰی اور لَقَدْ رَاٰی) یا سے مرسوم ہے۔

سُورَۃ قمر

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بلاخلاف پچپن ۵۵ ہیں ۔

فَاسْجُدُوْا سے وَانْشَقَّ الْقَمَرُ تک وجوہ صحیحہ چوبیس ۲۴ ہیں[۱]
مبسملین اٹھارہ ۱۸ اور تارکین چھ ۶

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سِحْرٌ۔ مُنْتَشِرٌ اور الْکٰفِرُوْنَ میں ترقیق جلی ہے

[۱] ۱-۱۵ قالونؒ کے لئے قطع اول پر الرَّحِیْمِ کی وجوہ خمسہ اور ان میں سے ہر ایک ۱۶-۱۸ اور وصل کل پر الْقَمَرُ کی وجوہ ثلثہ پڑھو۔ بسم اللہ والے مندرج ہو گئے۔ ورشؒ کے لئے سکتہ اور وصل پر الْقَمَرُ کی وجوہ ثلثہ پڑھو۔ تارکین بھی مندرج ہو گئے۔

واللہ اعلم ۔یہاں ضربی وجوہ نہیں ہیں ۔ ۱۲

Marfat.com

وَلَقَدْ جَآءَهُمُ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام اور یَدْعُ الدَّاعِ ے
میں ورشؒ و بصریؒ وصلاً اور بزیؒ حالین میں اثبات یا کرتے ہیں۔ شَيْءٍ میں
طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے۔
نُكُرٍ کو مکیؒ کاف کے اسکان سے نُكْرٍ اور باقی ضمہ سے
پڑھتے ہیں۔
خُشَّعًا کو بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ خا کے فتح۔ اس کے بعد اثبات
الف اور شین مخففہ مکسورہ سے خَاشِعًا اور باقی خا کے ضمہ اور شین مشددہ
مفتوحہ سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ بعض مصاحف میں خا کے بعد الف مرسوم
اور بعض میں محذوف تھا۔ اِلَى الدَّاعِ ے میں مدنیؒ و بصریؒ وصلاً اور مکیؒ حالین
میں اثبات یا کرتے ہیں۔
فَفَتَحْنَا کو شامیؒ تا کی تشدید سے فَفَتَّحْنَا اور باقی تخفیف
سے پڑھتے ہیں۔ عُيُونًا کو مکیؒ۔ ابن ذکوانؒ۔ ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ عین کے
کسرہ سے عِيُونًا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ بِأَعْيُنِنَا میں وقفاً حمزہؒ یاء
مفتوحہ سے بخلاف ابدال۔ وَنُذُرِ ے ہر ۳ میں ورشؒ وصلاً اثبات یا۔ اور
الْقُرْءَانَ ہر دو میں مکیؒ نقل کرتے ہیں۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ
جلی ہے۔ (الممال) جَآءَهُمْ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ اور فَالْتَقَى (الْمَاءُ)
وقفاً میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں (تنبیہ) فَدَعَا
واوی ہے اس میں امالہ نہیں ہو سکتا۔ ع ۱ع ۸
كَذَّبَتْ ثَمُودُ میں بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے

Marfat.com

ہیں ۔ اَءُلْقِيَ کو بصریؒ و ہشامؒ دونوں بخلاف اور قالونؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال سے۔ بصریؒ بوجہ ثانی اور ورشؒ و مکیؒ صرف تسہیل سے ۔ ہشامؒ بوجہ ثانی تحقیق کے ساتھ ادخال سے اور بوجہ ثالث دیگر قراء کے مانند تحقیق سے ادخال کے بغیر پڑھتے ہیں ۔ الذِّکْرُ میں ترقیق۔ کَذَّابٌ اَشِرٌ میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں۔

سَيَعْلَمُوْنَ کو شامیؒ اور حمزہؒ تاء خطاب سے سَتَعْلَمُوْنَ

اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ الْاَشِرُ میں نقل و سکتہ جلی ہیں ۔ (تنبیہ) وَنَبِّئْهُمْ ابدال سے مستثنیٰ ہے ۔ وَنُذُرِ ہر سہ میں ورشؒ وصلاً اثبات یا کرتے ہیں۔ عَلَيْهِمْ ہر دو میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ بیّن ہے ۔ الْقُرْءَان ہر دو میں مکیؒ نقل کرتے ہیں (ک) اٰلَ لُوْطٍ ۔ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ میں بصریؒ ہشامؒ و حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں (الممال) فَتَعَاطٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ

۲ ع ۹ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ۔ ع

وَلَقَدْ جَآءَ میں بصریؒ ۔ ہشامؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں ۔ جَآءَ اٰلَ کو قالونؒ ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزہ اُولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد۔ ورشؒ و قنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور بوجہ ثانی اس کے ابدال سے بمد و قصر پڑھتے ہیں ۔ تسہیل کے ساتھ مد بدل جائز ہے ۔ ابدال کے ساتھ نہیں ۔ خَيْرٌ میں ترقیق جلی ہے (ک) يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ ۔ وَاَمَرُّ میں وقفاً حمزہؒ بخلاف (جلد اصفحہ ۱۸۷) تسہیل کرتے ہیں (تنبیہ) مَسَّ سَقَرَ میں تشدید کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے ۔ شَيْءٍ ہر دو میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے۔

Marfat.com

رک، فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ (الممال) جَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ ۔ اَدْھٰی
میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل ۔ اور النَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ
اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ ع ۳ ع ۱۰

اس سورۃ میں یاآت زائدہ آٹھ ہیں ۱ یَدْعُ الدَّاعِ ﴿ میں بزیؒ اور
ورشؒ وبصریؒ ۲ اِلَى الدَّاعِ ﴿ میں حرمیؒ وبصریؒ ۳ - ۸ اور وَنُذُرِ ﴿
میں چھ جگہ ورشؒ اثبات یا کرتے ہیں ۔ ادغام کبیر تین ہیں (مثلین کے ۲ ۔ متقاربین
کا ایک) اور صغیر چار ہیں ۔ (الموسوم) یَدْعُ بحذف واو مرسوم ہے ۔

سُورَةُ الرَّحْمٰن

عزوجل اسمہٗ بقول جمہور مکیہ ہے ۔ حضرت ابن مسعودؓ
اور قتادہؒ مدنیہ کہتے ہیں ۔ اس کی آیتیں
بصری چھہتر ۔ حجازی ستتر اور کوفی وشامی اٹھہتر ہیں ۔ پانچ جگہ اختلاف[۱]
ہے ۱ اَلرَّحْمٰنُ پر شامی وکوفی ۲ خَلَقَ الْاِنْسَانَ (اول) پر غیر مدنی
۳ لِلْاَنَامِ پر غیر مکی ۴ شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ پر حجازی ۵ اور یُکَذِّبُ
بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ پر غیر بصری آیت ہے ۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ سے اَلْقُرْاٰنَ تک وجوہ صحیحہ چھیاسٹھ[۲] ہیں ۔ قالونؒ

---

[۱] چوہتر جگہ اجماع ہے اور ان مقامات میں سے بصری دو حجازی تین ۔ تین اور کوفی و
شامی چار چار جگہ آیت شمار کرتے ہیں ۔ ۱۲

[۲] ۱ - ۶ قالونؒ کے لئے مُقْتَدِرٍ کے سکون و روم پر الرَّحِيْمِ کا طول ۔ توسط اور
قصر اور ان میں سے ہر ایک پر اَلْقُرْاٰنَ میں وہ ہی وجہ ۷ - ۱۸ پھر (مُقْتَدِرٍ کی دو
وجوہ کے ساتھ) الرَّحِيْمِ کے روم وصل اور ۱۹ - ۲۱ وصل کل پر اَلْقُرْاٰنَ کی
وجوہ ثلثہ پڑھو ۔ مکی کے سوا بسم اللہ والے مندرج ہو گئے ۔ مکیؒ کو ہر وجہ میں نقل سے لوٹاؤ ۔
ورشؒ کیلئے ترک پر مُقْتَدِرٍ کی وجوہ ثلثہ میں سے ہر ایک پر اَلْقُرْاٰنَ (باقی بر صفحہ آئندہ)

مع ورشؒ و عاصمؒ و کسائیؒ اکیس ۲۱۔ مکیؒ اکیس ۲۱۔ ورشؒ مع دوریؒ و شامیؒ نو ۹ خلادؒ تین ۳۔ سوسیؒ عہ نو ۹ اور خلفؒ تین ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْقُرْءَانَ میں مکیؒ اور وقفاً حمزہؒ نقل کرتے ہیں۔ وَلَا تُخْسِرُوا میں ترقیق۔ الْاَکْمَامِ اور کَالْاَعْلَامِ میں نقل و سکتہ جلی ہیں۔

وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ میں شامیؒ تینوں کلمات کو (وَالْاَرْضَ پر عطف کرکے) با۔ ذال اور نون کے نصب سے وَالْحَبَّ ذَا الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانَ حمزہؒ و کسائیؒ.. پہلے دونوں کلمات کو (فَاکِهَةٌ پر عطف کرکے) باو ذال کے رفع اور آخری لفظ کو (الْعَصْفِ پر عطف کرکے) نون کے جر سے وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانِ اور باقی (ماقبل مرفوع پر عطف کرکے) تینوں کے رفع سے پڑھتے ہیں۔ مصحف شام میں ذَا بالف اور باقی مصاحف میں ذُو بواو مرسوم تھا۔ (تنبیہ) مِنْ صَلْصَالٍ.. میں لام کی ترقیق ماخوذ ہے اور یہی قیاس ہے۔

يَخْرُجُ کو مدنیؒ اور بصریؒ یا کے ضمہ اور را کے فتح سے يُخْرَجُ (مجہول) اور باقی یا کے فتح اور را کے ضمہ سے (معروف) پڑھتے ہیں۔......

اللُّؤْلُؤُ میں سوسیؒ وابوبکرؒ ہمزہ ساکنہ کا ابدال کرتے ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کی وجوہ ثلثہ پڑھو۔ دوریؒ و شامیؒ مندرج ہو گئے۔ خلادؒ کو وصل میں نقل سے لوٹاؤ۔ سوسیؒ کو ادغام کبیر سے ورشؒ کی طرح پڑھ کر خلفؒ کے لئے ادغام کامل سے وصل پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۹۰ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

عہ اگر سوسیؒ کے لئے مَقْعَدِ میں اظہار مع الروم بھی پڑھیں تو مزید نو ۹ وجوہ ہوں گی۔ ۱۲ ط

Marfat.com

الْمُنْشَئٰتُ کو ابوبکرؒ بخلاف اور حمزہؒ شین کے کسرہ سے
الْمُنْشِئٰتُ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ یہی ابوبکرؒ کی دوسری وجہ ہے
مصاحف عراق میں ہمزہ بصورت یا اور حجاز و شام کے مصاحف میں حسب قاعدہ
بشکل الف مرسوم تھا۔ (الممال) کَالْفَخَّارِ اور نَّارٍ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ
ورشؒ تقلیل۔ اور الْجَوَارِ میں کسائیؒ کے دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱۱
وَالْاِکْرَامِ۔ وَالْاَرْضِ اور وَالْاَقْدَامِ میں نقل و سکتہ۔ وَالْاِکْرَامِ
اور فَلَا تَنْتَصِرٰنِ میں ترقیق جلی ہے۔ شَاْنٍ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔
وقفاً حمزہؒ بھی شریک ہیں۔

سَنَفْرُغُ کو حمزہؒ و کسائیؒ یاء غیب سے سَیَفْرُغُ اور
باقی نون عظمت سے پڑھتے ہیں۔

اَیُّهَ الثَّقَلٰنِ کو شامیؒ ھا کے ضمہ سے اَیُّهُ الثَّقَلٰنِ اور
باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔

لہ ابوبکرؒ کے لئے جمہور اہل عراق دونوں کے طرق سے شین کا کسرہ روایت کرتے ہیں
چنانچہ جامع ابن فارسؒ۔ مستنیر۔ ارشاد۔ کفایہ۔ کامل۔ تجرید۔ غایۃ ابی العلاءؒ۔ کفایہ
فی الستؒ میں بہر دو طرق اور غایۃ ابن مہرانؒ میں بطریق یحییٰؒ کسرہ منقول ہے۔ علامہ دانیؒ
نے امام ابوالفتحؒ سے بطریق یحییٰؒ کسرہ پڑھا ہے۔ اور ایک گروہ بطریق علیمیؒ فتح روایت کرتا
ہے۔ اور جملہ مغربی اور مصری قراء دونوں وجوہ روایت کرتے ہیں۔ تیسیر۔ تذکرہ۔
تبصرہ۔ کافی۔ ہدایہ۔ ھادی۔ تلخیص۔ عنوان اور شاطبیہ میں دونوں درج ہیں۔ علامہ دانیؒ
نے امام ابوالحسنؒ سے دونوں وجوہ پڑھی ہیں۔ سبط الخیاطؒ مبہج میں کارزینیؒ سے روایت
کرتے ہیں " کہ مجھ سے ابوالعباس مطوعیؒ اور ابوالفرج شنبوذیؒ نے بیان کیا کہ ابوبکرؒ
کے لئے فتح اور کسرہ دونوں برابر ہیں " ۱۲

Marfat.com

شُوَاظٌ کو مکی شین کے کسرہ سے شِوَاظٌ اور باقی ضمہ سے
پڑھتے ہیں۔
وَّنُحَاسٌ کو مکی وبصری نَّارٍ پر عطف کرکے سین کے خفض سے
وَّنُحَاسٍ۔ اور باقی (شُوَاظٌ پر عطف کرکے) رفع سے پڑھتے ہیں۔
فَيُؤْخَذُ میں ابدال بیّن ہے (ک) يُكَذِّبُ بِهَا جَهَنَّمُ اِنْ میں نقل اور بخلاف
سکتہ اور مدبدل جلی ہیں۔ (الممال) وَيَبْقٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
تقلیل۔ وَالْاِكْرَامِ میں ابن ذکوانؒ بخلاف۔ اَقْطَارِ اور نَّارٍ میں بصریؒ
ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور بِسِيْمٰهُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۲ ۱۲

مِنْ اِسْتَبْرَقٍ میں نقل اور بخلاف سکتہ۔ قٰصِرٰتُ خَيْرٰتٌ
اور وَالْاِكْرَامِ میں ترقیق جلی ہے۔
لَمْ يَطْمِثْهُنَّ ہر دو میں کسائیؒ کے دوریؒ پہلے کو میم کے
ضمہ اور دوسرے کو کسرہ سے اور ابوالحارثؒ پہلے کو میم کے کسرہ اور دوسرے
کو ضمہ سے لَمْ يَطْمُثْهُنَّ اور باقی دونوں کو میم کے کسرہ سے پڑھتے
ہیں۔ علامہ دانیؒ اور شاطبیؒ نے کسائیؒ کے لئے اسی طرح بیان کیا ہے اور ہمارے
یہاں اسی طرح ماخوذ ہے[۱]۔ اَلْاِحْسَانُ۔ وَالْاِكْرَامِ میں نقل وسکتہ

---

[۱] محقق لکھتے ہیں ۔۔۔ اکثر ائمہ پہلے کلمہ میں کسائیؒ کے لئے میم کا ضمہ اور دوسرے میں کسرہ کہتے ہیں۔ عنوان۔ تجرید۔ غایۃ ابی العلاءؒ۔ کفایۃ ابی العزؒ۔ ارشاد۔ مستنیر۔ جامع ابن فارسؒ وغیرہ میں اور کامل میں بطریق ابن سفیانؒ یہی مروی ہے اور علامہ دانیؒ نے امام ابوالفتحؒ سے اسی طرح پڑھا ہے۔ جس کی جامع البیان میں خود تصریح کی ہے۔ (باقی بر صفحہ آیندہ)

ظاہر ہیں (ک) عَیۡنٰنِ نَضّٰاخَتٰنِ
ذِی الۡجَلٰلِ کو شامیؒ (اسۡمُ کی صفت مان کر) ذال کے ضمہ سے
ذُوالۡجَلٰلِ اور باقی (رَبِّ کی صفت قرار دیکر) کسرہ سے پڑھتے ہیں
مصحف شام میں ذُو بواو اور باقی مصاحف میں ذِی بیا مرسوم تھا۔ اور اس سے
قبل دوسرے رکوع میں واو پر اجماع ہے (الممال) خَافَ میں حمزہؒ۔ وَجَنَا
(الۡجَنَّتَیۡنِ) وقفاً میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور وَالۡاِکۡرَام

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اور بعض حضرات یہ وجہ دوریؒ کے لئے اور اس کے برعکس ابوالحارثؒ کے لئے کہتے ہیں۔ کتاب السبعہ۔ تذکرہ۔ تلخیص ابن بلیمہؒ اور تبصرہ میں اور کامل میں محمد بن یحییٰؒ کے طریقہ سے یہی ہے۔ امام ابن مجاہدؒ اور سبط الخیاطؒ کہتے ہیں "یہی مختار ہے" صاحب کافی کہتے ہیں "یہی مستعمل ہے" صاحب ہدایہ کہتے ہیں "کہ انھوں نے اسی طرح پڑھا ہے" علامہ دانیؒ نے امام ابوالحسنؒ سے اسیطرح پڑھا ہے اور تیسیر میں اسیکو بیان کیا ہے پس یہ اُن مواقع میں سے ہے جہاں دانیؒ طریقۂ تیسیر سے باہر ہوگئے۔ اور بعض ائمہ ابوالحارثؒ کے لئے دونوں جگہ کسرہ نقل کرتے ہیں۔ تلخیص ابی معشرؒ اور المفید میں یہی مروی ہے اور بعض نے ابوالحارثؒ سے دونوں کا ضمہ نقل کیا ہے۔ چنانچہ مبہج میں شنبوذیؒ سے مروی ہے کہ "وہ امام ابن مجاہدؒ سلمہ بن عاصمؒ کے طریقہ سے ابوالحارثؒ کے لئے دونوں کا ضمہ اور کسرہ سے پڑھنا روایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ "وہ پرواہ نہیں کرتے تھے کہ کسطرح پڑھا ہے"" اور بہت سے ائمہ کسائیؒ سے دونوں روایتوں میں تخییر روایت کرتے ہیں یعنی جب اول میں ضمہ پڑھیں تو ثانی میں کسرہ اور جب اول میں کسرہ پڑھیں تو ثانی میں ضمہ۔ غایۂ ابن مہرانؒ۔ مختصر ابن اشتہؒ اور مبہج میں اسی طرح ہے۔ ابن شیطاؒ ابن سوارؒ۔ ابو محمد مکیؒ۔ حافظ ابوالعلاءؒ وغیرہ نے اور امام ابوالعزؒ نے کفایہ میں اس کو بیان کیا ہے۔ ابو محمد سبط الخیاطؒ مبہج میں کہتے ہیں "ہمارے شیخ الشریف ابوالفضل عباسیؒ فرماتے تھے کہ میں نے کارزینیؒ سے کسائیؒ کے لئے بجمیع طرق ضمۂ اول و دوم میں تخییر پڑھی ہے" محقق کہتے ہیں "وہ کسائیؒ سے تخییر اور عدم تخییر دونوں نصًّا اور اداءً ثابت ہیں اور ہم نے ان کے لئے ہر طرح پڑھا ہے اور پڑھاتے ہیں" امام ابو عبیدؒ کہتے ہیں کہ "کسائیؒ اس میں ضمہ اور کسرہ دونوں جائز رکھتے تھے اور بسا اوقات ایک کو کسرہ اور دوسرے کو ضمہ سے پڑھتے تھے" ۱۲

Marfat.com

ہیں ابن ذکوانؒ بخلاف امالہ کرتے ہیں۔

اس سورۃ میں ادغام کبیر (مثلین کے) دو ۲ ہیں۔ (المرسوم) تُکَذِّبَانِ بعض مصاحف میں بالف اور بعض میں بحذف۔ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ اکثر مصاحف میں بالف اور بعض میں بالیا مرسوم تھا۔

سُورۂ واقعہ

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں کوفی چھیانوے ۹۶ بصری ستانوے ۹۷ اور حجازی و شامی ننانوے ۹۹ ہیں۔

پندرہ[1] جگہ اختلاف ہے ۱ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ پر غیر کوفی ۲ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ پر مدنی اول ۳ مَّوْضُوْنَةٍ پر حجازی و کوفی ۴ وَاَبَارِيْقَ پر مکی اور مدنی آخر ۵ وَحُوْرٌ عِيْنٌ پر غیر مدنی اخیر ۶ وَلَا تَاْثِيْمًا پر غیر مکی و مدنی اول ۷ وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ پر غیر کوفی ۸ اِنْشَآءً پر غیر بصری ۹ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ پر غیر کوفی ۱۰ وَحَمِيْمٍ پر غیر مکی ۱۱ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ پر مکی ۱۲ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ پر غیر حمصی ۱۳ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ پر غیر شامی و مدنی اخیر ۱۴ لَمَجْمُوْعُوْنَ پر مدنی اخیر و شامی ۱۵ اور .... وَرَيْحَانٌ پر شامی آیت ہے۔

تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ سے كَاذِبَةٌ تک وجوہ صحیحہ اکسٹھ ۶۱ ہیں۔[2]

---

[1] نواسی ۸۹ جگہ اجماع ہے اور ان مقامات میں سے کوفی سات بصری آٹھ اور باقی ائمہ دس دس جگہ آیت مانتے ہیں۔ ۱۲

[2] ۱-۹ قالونؒ کے لئے وَالْاِكْرَامِ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہی وجہ اور روم وصل ۱۰-۱۴ وَالْاِكْرَامِ کے روم پر الرَّحِيْمِ کی وجوہ خمسہ ۱۵ اور وصل کل پڑھو۔ مکی و عاصمؒ مندرج ہو گئے۔ کسائیؒ کو ہر وجہ میں (باقی برصفحہ آئندہ)

قالونؒ مع مکیؒ و عاصمؒ پندرہ ۱۵ ۔ کسائیؒ پندرہ ۱۵ ۔ بصریؒ مع خلادؒ پانچ ۵ ۔ ورشؒ بین ۲ (بسم اللہ پر ۱۵ ۔ ترک پر ۵) حمزہؒ ایک ۱ اور شامیؒ پانچ ۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الْمَشْـَٔمَةِ میں وقفاً حمزہؒ نقل کرتے ہیں ۔ الْاٰخِرِیْنَ میں دونوں جگہ نقل و سکتہ وغیرہ اور عَلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے ۔ وَكَاْسٍ اور اَنْشَاْنٰهُنَّ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں ۔

وَلَا يُنْزِفُوْنَ کو غیر کوفیؒ زا کے فتح سے وَلَا يُنْزَفُوْنَ اور کوفیؒ کسرہ سے پڑھتے ہیں ۔

وَحُوْرٌ عِيْنٌ کو حمزہؒ و کسائیؒ (فِيْ جَنّٰتِ یا بِاَكْوَابٍ کے اسم مجرور پر عطف کرکے) را اور نون دونوں کے خفض سے وَحُوْرٍ عِيْنٍ اور باقی (وِلْدَانٌ پر عطف کرکے) رفع سے پڑھتے ہیں ۔ اللُّؤْلُؤِ میں سوسیؒ و ابوبکرؒ ہمزہ ساکنہ کا ابدال کرتے ہیں ۔ وَلَا تَاْثِيْمًا میں ابدال اور كَثِيْرَةٍ میں ترقیق جلی ہے ۔

عُرُبًا کو ابوبکرؒ و حمزہؒ را کے اسکان سے عُرْبًا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں ۔ (الممال) كَاذِبَةٌ ۔ ثُلَّةٌ ۔ الْمَيْمَنَةِ ۔ الْمَشْـَٔمَةِ میں اور

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) امالہ سے لوٹاؤ ۔ بصریؒ کے لئے وَالْاِكْرَامِ کی وجوہ خمسہ پڑھو ۔ وصل میں خلادؒ مندرج ہوگئے ۔ ورشؒ کے لئے نقل و ترقیق سے بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند ۱۵ ۔ اور ترک پر بصریؒ کی طرح ۵ وجوہ پڑھو ۔ حمزہؒ کے لئے لام تعریف کے سکتہ پر وصل پڑھو ۔ اور شامیؒ کے لئے ذال کے ضمہ سے بصریؒ کے مانند ۵ وجوہ پڑھو ۔ واللہ اعلم ۔ اہل ضرب ۷۸ وجوہ کہتے ہیں ۔ ۱۲

Marfat.com

ع ۱ ۱۴

مَرۡفُوۡعَةٍ میں بخلاف کسائی وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع

یُصِرُّوۡنَ اور تَذۡکِرَةً میں ترقیق بیّن ہے۔ اَئِذَا مِتۡنَا وَکُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا اَءِنَّا میں مدنی و کسائی پہلے کو استفہام اور دوسرے کو خبر سے اور باقی دونوں کو استفہام سے پڑھتے ہیں یعنی مرسوم بیا ہونے کی وجہ سے پہلے کلمہ کے استفہام پر اجماع ہے۔ گویا کہ یہاں شامی نے اصل مقررہ کی مخالفت کی ہے۔ استفہام میں قالون و بصری ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال۔ ورش و مکی تسہیل اور ہشام تحقیق کے ساتھ بلا خلاف ادخال کرتے ہیں۔ نتیجہ سات قراءتیں[۱] ہیں۔ مِتۡنَا کو مکی۔ بصری۔ شامی اور ابوبکر میم کے ضمہ سے مُتۡنَا اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔

اَوَاٰبَآؤُنَا کو قالون و شامی واو کے اسکان یعنی اَوۡ عاطفہ سے اَوۡ اٰبَآؤُنَا اور باقی ہمزۂ استفہام اور واو عاطفہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ ازرق بھی اسمیں شریک ہیں۔ مد بدل جلی ہے (صفت صـ ۵۲۹)۔ الۡاَوَّلُوۡنَ میں نقل و سکتہ جلی ہیں۔

شُرۡبَ الۡهِیۡمِ کو مکی۔ بصری۔ شامی اور کسائی شین کے فتح سے شَرۡبَ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) الَّذِیۡنَ نَحۡنُ اَفَرَءَیۡتُمۡ ہر چہار کو مدنی ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے نیز ورش بوجہ ثانی اس کے ابدال سے بمد لازم۔ اور کسائی اس کے حذف سے پڑھتے ہیں۔۔۔۔۔

---

[۱] ۱ قالون اٰئِذَا (تسہیل)۔۔۔ اٰئِنَّا ۲ ورش اَئِذَا (تسہیل)۔۔۔ اَئِنَّا ۳ مکی اَئِذَا (تسہیل)۔۔۔ اَءِنَّا ۴ بصری اٰئِذَا (تسہیل)۔۔۔ اٰئِنَّا (تسہیل) ۵ ہشام اٰئِذَا۔۔۔ اٰءِنَّا ۶ کسائی اَئِذَا۔۔۔ اِنَّا ۷ باقی اَئِذَا۔۔۔ اَءِنَّا۔ ۱۲

Marfat.com

ءَاَنۡتُمۡ[1] ہر چہار میں ہشام بخلاف اور قالون و بصری ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال۔ ورش و مکی تسہیل۔ نیز ورش بوجہ ثانی اس کا ابدال بمد لازم۔ اور ہشام بوجہ ثانی تحقیق کے ساتھ ادخال کرتے ہیں۔ (ک) الۡخٰلِقُوۡنَ نَحۡنُ

قَدَّرۡنَا کو مکی دال مخفف سے قَدَرۡنَا اور باقی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ النَّشۡاَةَ کو مکی و بصری شین کے فتح۔ اس کے بعد اثبات الف اور ہمزہ مفتوحہ سے بمد واجب النَّشَآءَةَ اور باقی شین کے اسکان اور اس کے بعد ہمزہ مفتوحہ سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم بالف ہے۔ تَذَكَّرُوۡنَ کو حرمی بصری۔ شامی اور ابوبکر ذال مشددہ سے تَذَّكَّرُوۡنَ اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ فَظَلۡتُمۡ تَفَكَّهُوۡنَ میں وصلاً بزی صلہ کے باوجود تا کو بخلاف مشدد..... پڑھتے ہیں۔ علامہ دانی و شاطبی نے تشدید بیان کی ہے۔ جو خلاف طریقہ اور ضعیف ہے۔ تخفیف اقوی اور مطابق طریقہ ہے۔ جلد ۱ ص ۳۰۳

اِنَّا لَمُغۡرَمُوۡنَ کو ابوبکر استفہام یعنی ہمزتین سے اَءِنَّا لَمُغۡرَمُوۡنَ اور باقی ایک ہمزہ سے بخبر پڑھتے ہیں۔ بَلۡ نَحۡنُ میں کسائی ادغام اور اَنۡشَاۡتُمۡ میں سوسی ابدال اور الۡمُنۡشِـُٔوۡنَ میں وقفاً حمزہ تسہیل کالواو۔ ابدال بیاء مضمومہ اور شین کو ضمہ دے کر ہمزہ کو حذف کرتے ہیں۔ (ک) الۡمُنۡشِـُٔوۡنَ نَحۡنُ (الممال) الۡاُوۡلٰى میں حمزہ و کسائی امالہ ورش

[1] اس رکوع میں ءَاَنۡتُمۡ چار جگہ اَفَرَءَيۡتُمۡ کے بعد ہے۔ اور ہر جگہ ءَاَنۡتُمۡ کے ماقبل پر وقف سائغ ہے اور اگر وقف نہ کریں تو ورش کے لئے اَفَرَءَيۡتُمۡ کی ہر وجہ پر ءَاَنۡتُمۡ میں تسہیل و ابدال دونوں جائز ہیں کیونکہ دونوں جدا جدا ابواب سے ہیں۔ گو بلحاظ حرکات و تخفیف دونوں ایک باب سے معلوم ہوں۔ ۱۲

Marfat.com

ع ۲ ۱۵

بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

(ک) فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ

بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ کو حمزہؒ و کسائیؒ واو ساکنہ سے الف کے بغیر بِمَوْقِعِ النُّجُوْمِ (بتوحید) اور باقی واو مفتوحہ اور اس کے بعد الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں بعض مصاحف میں بحذف اور بعض میں باثبات الف مرسوم تھا۔ لَقُرْءَانٌ میں مکیؒ نقل کرتے ہیں۔ لَّا تُبْصِرُوْنَ اور غَیْرَ میں ترقیق جلی ہے (ک) وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ۔ لَهُوَ میں سکون ہا بیّن ہے۔ ع

ع ۳ ۱۶

اس سورۃ میں ادغام کبیر پانچ ہیں (مثلین کے ۳۔ متقاربین کے ۲) اور صغیر ایک ہے۔

سُورۂ حدید

باجماع مدنیہ اور اس کی آیتیں عراقی انتیس ۲۹ اور باقی ائمہ کے نزدیک اٹھائیس ۲۸ ہیں۔ دو جگہ اختلاف ہے ۱ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ پر کوفی ۲ اور وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ پر بصری آیت ہے۔

فَسَبِّحْ سے وَالْاَرْضِ تک وجوہ صحیحہ اکیاسی ۸۱ ہیں۔ مبسملین تیس ۳۰

---

۱ ۱-۱۸ قالونؒ کے لئے الْعَظِيْمِ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وہی وجہ اور روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک پر وَالْاَرْضِ میں سکون و روم ۱۹-۲۸ الْعَظِيْمِ کے روم پر الرَّحِيْمِ کی وجوہ خمسہ اور انمیں سے ہر ایک پر اور ۲۹-۳۰ وصل کل پر وَالْاَرْضِ میں سکون و روم پڑھو۔ بسم اللہ والے درج ہو گئے مگر ورشؒ کو ہر وجہ میں نقل سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے ترک پر الْعَظِيْمِ کی وجوہ خمسہ میں سے ہر ایک پر وَالْاَرْضِ میں سکون و روم پڑھو۔ حمزہؒ درج ہو گئے۔ بصریؒ کو ہر وجہ میں عدم نقل سے لوٹاؤ۔ شامیؒ درج ہو گئے۔ اور وصل میں حمزہؒ کے لئے سکتہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۱۰۵ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

ورشؒ مع حمزہؒ چالیس ۴۰ (بسم اللہ پر ۳۰۔ ترک پر ۱۰) بصریؒ مع شامیؒ دس ۱۰ اور حمزہؒ ایک ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالْاَرْضِ ہر چہار ا اور الْاُمُوْرُ میں نقل و سکتہ۔ وَهُوَ پانچوں میں اسکان ھا۔ شَیْءٍ ہر دو میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ اور مِیْرَاثُ میں ترقیق جلی ہے (ک) یَعْلَمُ مَا تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ کو شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ تا کے فتح اور جیم کے کسرہ سے تَرْجِعُ (معروف) اور باقی تا کے ضمہ اور جیم کے فتح سے (مجہول) پڑھتے ہیں۔ لَا تُؤْمِنُوْنَ۔ لِتُؤْمِنُوْا اور مُّؤْمِنِیْنَ میں ابدال جلی ہے۔ اَخَذَ مِیْثَاقَكُمْ میں بصریؒ فعل کو ہمزہ کے ضمہ اور خا کے کسرہ سے (مجہول) اور اسم کو قاف کے رفع سے اُخِذَ مِیْثَاقُكُمْ اور باقی فعل کو ہمزہ اور خا کے فتح سے (معروف) اور اسم کو قاف کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ یُنَزِّلُ کو مکیؒ اور بصریؒ نون کے اسکان اور زا... کی تخفیف سے یُنْزِلُ اور باقی نون کے فتح اور زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ لَرَءُوْفٌ کو بصریؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ واو کے بغیر لَرَءُفٌ اور باقی ہمزہ کے بعد واو ساکنہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ مدبدل جلی ہے۔

وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ کو شامیؒ (مبتدا مان کر) لام کے رفع سے وَكُلٌّ اور باقی (مفعول قرار دیکر) نصب سے پڑھتے ہیں۔ مصحف شام میں الف کے بغیر اور باقی مصاحف میں باثبات الف مرسوم تھا۔ (الممال) اسْتَوٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ

اماله ورشؒ بخلاف تقلیل۔ النَّھَارِ میں بصریؒ و دوریؒ اماله ورشؒ تقلیل اور
الْحُسْنٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ اماله ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع
فَیُضٰعِفَهٗ کو مکیؒ بحذف الف۔ عین کی تشدید اور فا کے رفع سے
فَیُضَعِّفُهٗ۔ شامیؒ بھی اسی طرح مگر فا کے نصب سے فَیُضَعِّفَهٗ
مدنیؒ۔ بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ضاد کے بعد اثبات الف۔ عین کی تخفیف اور فا کے
رفع سے فَیُضٰعِفُهٗ۔ عاصمؒ بھی اسی طرح مگر فا کے نصب سے پڑھتے ہیں بعض
مصاحف میں بالف اور بعض میں بحذف مرسوم تھا۔ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ وَالْمُؤْمِنٰتِ
لَا یُؤْخَذُ۔ وَبِئْسَ اور اَلْاَیْمَانِ میں ابدال جلی ہے۔
(اٰمَنُوا) اُنْظُرُوْنَا کو حمزہؒ ہمزہ قطعیہ مفتوحہ اور ظا کے کسرہ سے
(اٰمَنُوْٓا) اَنْظِرُوْنَا (از انظارؒ) اور باقی ہمزہ وصلیہ مضمومہ سے (جو درج
کلام میں ساقط ہو جاتا ہے) اور ظا کے ضمہ سے (از نظرؒ) پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ)
حمزہؒ کے لئے پہلے کلمہ پر مد منفصل پیدا ہو جائیگا۔ قِیْلَ میں ہشامؒ وکسائیؒ اشمام
بالضمہ کرتے ہیں۔ (ک) فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ۔ وَظَاهِرُهٗ اور وَكَثِیْرٌ میں
ترقیق جلی ہے۔ جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ میں قالونؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزہ اولی
کے اسقاط سے بقصر و مد۔ ورشؒ و قنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور بوجہ ثانی اس
کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔
لَا یُؤْخَذُ کو شامیؒ تاء تانیث سے لَا تُؤْخَذُ اور باقی یاء
تذکیر سے پڑھتے ہیں۔ مَاْوٰىكُمْ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔
وَمَا نَزَلَ کو غیر مدنیؒ و حفصؒ زا کی تشدید سے وَمَا نَزَّلَ اور

Marfat.com

مدنی و حفص تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ فطال میں تغلیظ بخلاف۔ اور علیہم الامد کی قرآت ثلثہ جلی ہیں۔

اِنَّ المُصَّدِّقِینَ وَالمُصَّدِّقٰتِ میں مکی اور ابوبکر دونوں کو صاد مخففہ سے اِنَّ المُصَدِّقِینَ وَالمُصَدِّقٰتِ اور باقی تشدید سے پڑھتے ہیں۔

یُضٰعَفُ کو مکی و شامی بحذف الف عین مشددہ سے یُضَعَّفُ اور باقی ضاد کے بعد اثبات الف اور عین مخففہ سے پڑھتے ہیں۔ بعض مصاحف میں بالف اور بعض میں بحذف مرسوم تھا (المال)، تریٰ (المؤمنین) میں وصلاً سوسی بخلاف اور وقفاً اسمیں اور بُشرٰیکُم میں بصری و حمزہ و کسائی امالہ ورش تقلیل۔ یسعٰی۔ بلٰی۔ مأوٰیکُم اور مولٰکُم میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل اور جاءَ میں ابن ذکوان و حمزہ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱۸/۲

وَالاَولَادِ میں نقل و سکتہ۔ الاٰخِرَۃِ۔ وَمَغفِرَۃٌ۔ مَغفِرَۃٍ اور یَسِیرٌ میں ترقیق جلی ہے۔ وَرِضوَانٌ کو ابوبکر را کے ضمہ سے وَرُضوَانٌ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ یُؤتِیہِ۔ تَاسَوا اور وَیَامُرُونَ میں ابدال اور یَّشَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں (ک، العظیم مَا۔ نَّبرَاَهَا میں وقفاً حمزہ تسہیل کرتے ہیں۔

بِمَآ اٰتٰکُم کو بصری ہمزہ کے بعد کا الف حذف کرکے اَتٰکُم اور باقی ہمزہ کے بعد اثبات الف سے پڑھتے ہیں۔ مدبدل جلی ہے۔

بِالبُخلِ کو حمزہ و کسائی با و خا دونوں کے فتح سے بِالبَخَلِ

اور باقی با کے ضمہ اور خا کے اسکان سے پڑھتے ہیں۔

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ کو مدنیؒ و شامیؒ هُوَ کے بغیر فَاِنَّ اللّٰهَ الْغَنِيُّ اور باقی هُوَ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ مصاحف مدینہ و شام میں هُوَ کے بغیر اور باقی مصاحف میں هُوَ کے اثبات سے مرسوم تھا۔ (ک) فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ۔ رُسُلَنَا کو بصریؒ سین کے اسکان سے رُسْلَنَا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ بَاْسٌ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ (المال) الدُّنْيَا ہر دو میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ فَتَوَلَّاهُ میں بصریؒ و حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اٰتٰكُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور لِلنَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ۳ ۱۹

وَاِبْرٰهِيْمَ کو ہشامؒ ھا کے فتح اور الف سے اور باقی ھا کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے اور النُّبُوَّةَ کو مدنیؒ واو ساکنہ کے بعد ہمزہ سے اور باقی واو مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ وَكَثِيْرٌ ہر دو اور لَا يَقْدِرُوْنَ میں ترقیق جلی ہے۔ بِرُسُلِنَا کو بصریؒ سین کے اسکان سے بِرُسْلِنَا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ رَاْفَةً میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ ہمارے طرق سے قنبلؒ کے لئے یہاں صرف اسکان ماخوذ ہے۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے (نور ص ۴۲)

رِضْوَانِ کو ابوبکرؒ را کے ضمہ سے رُضْوَانِ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔

يُؤْتِكُمْ اور يُؤْتِيَهُ میں ابدال ظاہر ہے۔ وَيَغْفِرْ لَكُمْ میں دوریؒ سے بخلاف اور سوسیؒ ادغام اور لِئَلَّا میں ورشؒ یاء مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں شَيْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب اور يَشَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی

علی ہیں (المحال)، اٰثارِھِمْ میں بصری و دوری امالہ ورش تقلیل بعیسی
(ابن) وقفاً بن حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل اور وَ رَحْمَةً
میں کسائی وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع ۴ ۲۰

اس سورۃ میں ادغام کبیر (از مثلین) چار اور صغیر ایک ہے۔ (المرسوم)
لِئَلَّا موصول مرسوم ہے۔

سورۃ مجادلہ

باجماع مدنیہ اور اس کی آیتیں مدنی اخیر و مکی اکیس ۲۱ اور باقی ائمہ کے نزدیک بائیس ۲۲ ہیں۔ فِی الْاَذَلِّیْنَ پر غیر مکی و مدنی اخیر آیت ہے۔

وَاللّٰهُ سے اِلَی اللّٰهِ تک وجوہ صحیحہ دو سو چون ۲۵۴ لہ ہیں۔ قالون مع مکی بہتر ۷۲۔ ورش بچپن ۵۵ (بسم اللہ پر ۳۶ ترک پر ۱۴) عاصم وکسائی چھتیس ۳۶۔ چھتیس ۳۶۔ ابن ذکوان۔ بصری۔ دوری اور ہشام چودہ ۱۴ چودہ ۱۴ اور حمزہ چار ۴

لہ ۱-۳۶ قالون کے لئے الْعَظِیْمِ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم اور انمیں سے ہر ایک پر منفصل میں قصر و مد اور ان دونوں پر۔۔۔۔ اِلَی اللّٰهِ میں وہ ہی وجہ اور روم ۳۷-۴۸ الْعَظِیْمِ کے روم پر الرَّحِیْمِ کی وجوہ ثلثہ اور انمیں سے ہر ایک پر منفصل کا قصر و مد اور ان دونوں پر اِلَی اللّٰهِ میں وہ ہی وجہ اور روم ۴۹-۷۲ الرَّحِیْمِ کے روم و صل اور وصل کل پر منفصل کا قصر و مد اور ان دونوں پر اِلَی اللّٰهِ کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ مکی قصر میں مندرج ہو گئے۔ مد کے بعد ہر وجہ میں ورش و عاصم کو مد سے اور کسائی کو ادغام سے لوٹاؤ ۱-۶ ورش کے لئے الْعَظِیْمِ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر اِلَی اللّٰهِ میں وہ ہی وجہ اور روم ۷-۱۴ اور روم وصل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ اور ہر وجہ میں ابن ذکوان کو مد سے۔ بصری کو ادغام سے پھر دوری و ہشام کو مد سے اور حمزہ کو صرف وصل میں مد سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۵۲۲ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

جزو بست و ہشتم

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

يُظٰهِرُوْنَ ہر دو کو حرمیؒ اور بصریؒ یاء تحتانیہ کے فتح ظا اور ہا دونوں کی تشدید اور فتح سے الف کے بغیر يَظَّهَّرُوْنَ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یا کے فتح۔ ظاء مشددہ مفتوحہ کے بعد اثبات الف اور ہاء مخففہ مفتوحہ سے يَظَّاهَرُوْنَ اور عاصمؒ یا کے ضمہ ظاء مخففہ مفتوحہ کے بعد اثبات الف اور ہاء مخففہ مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) حمزہؒ و کسائیؒ نے یہاں احزاب کے مانند تا کو حذف نہیں کیا بلکہ ظا میں ادغام کیا ہے کیونکہ وہاں اجتماع مثلین تھا اور یہاں یا و تا ہیں۔

الّٰٓـئِيْ میں قالونؒ اور قنبلؒ یا کو حذف کر کے ہمزہ محققہ سے الّٰٓـئِ (الّآءِ) بزیؒ و بصریؒ دونوں بخلاف اور ورشؒ وصلاً یا کے حذف اور ہمزہ مسہلہ سے بمد و قصر الّٰٓـئِ (الّآءِ قصر) بزیؒ و بصریؒ بوجہ ثانی حالین میں اور ورشؒ وقفاً ہمزہ کے بجائے یاء ساکنہ سے بمد لازم الّٰٓـيْ اور باقی ہمزہ محققہ کے بعد یاء ساکنہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ رسم میں سے الف اور صورت ہمزہ دونوں محذوف ہیں۔ فَتَحْرِيْرُ میں ترقیق بین ہے (ک)، فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ۔ لِتُؤْمِنُوْا میں ابدال۔ عَذَابٌ اَلِيْمٌ میں نقل اور بخلاف سکتہ اور شَيْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے (المال) وَلِلْكٰفِرِيْنَ ہر دو میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور

لہ وقفاً یاء ساکنہ سے بدل لیتے ہیں کیونکہ ہمزہ ساکنہ کی تسہیل محال ہے۔ ۱۲

Marfat.com

ع ا

اَحْصٰىهُ میں حمزہ و کسائی امالہ اور ورش بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

رک) یَعْلَمُ مَا۔ فِی الْاَرْضِ میں نقل و سکتہ۔ شَیْءٍ اور شَیْئًا

میں طول و توسط اور حمزہ کا مذہب بیّن ہے رک) اَلَّذِیْنَ نُھُوْا

وَ یَتَنٰجَوْنَ کو حمزہ یاء تحتانیہ کے بعد نون ساکنہ۔ پھر تاء فوقانیہ

مفتوحہ اور جیم مضمومہ سے الف کے بغیر وَ یَنْتَجُوْنَ (اصل میں

یَنْتَجِیُوْنَ بروزن یَفْتَعِلُوْنَ تھا ضمہ یا پر ثقیل تھا جیم کی حرکت سلب

کر کے اس پر ضمہ نقل اور اجتماع ساکنین کی بنا پر یا کو حذف کر دیا) اور باقی

یا کے بعد تاء فوقانیہ مفتوحہ پھر نون مفتوحہ کے بعد اثبات الف اور جیم مفتوحہ سے

پڑھتے ہیں (ان کے نزدیک یہ اصل میں یَتَنَاجِیُوْنَ بروزن یَتَفَاعَلُوْنَ

تھا۔ ماقبل کے فتح کی مناسبت سے یا کو الف سے بدل دیا اور پھر اجتماع ساکنین

کی بنا پر الف کو حذف کر دیا۔ اور یا پر دلالت کرنے کے لئے جیم پر فتح باقی رکھا)

یَصْلَوْنَهَا اور الصَّلٰوةَ میں تغلیظ۔ فَبِئْسَ اور الْمُؤْمِنُوْنَ میں ابدال

جلی ہے۔ لِیَحْزُنَ کو مدنی یا کے ضمہ اور زا کے کسرہ سے لِیُحْزِنَ اور باقی یا کے

فتح اور زا کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ قِیْلَ ہر دو میں ہشام و کسائی اشمام بالضم

کرتے ہیں۔ رک) قِیْلَ لَكُمْ

فِی الْمَجٰلِسِ کو غیر عاصم جیم کے اسکان سے الف کے بغیر

فِی الْمَجْلِسِ (بافراد) اور عاصم جیم کے فتح اور اس کے بعد الف جمع کے

اثبات سے پڑھتے ہیں۔

قِیْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا میں ابو بکر

Marfat.com

بخلاف[1] اور مکی۔ بصری۔ حمزہ اور کسائی دونوں کو شین کے کسرہ سے قِيلَ انشِزُوا فَانشِزُوا (اور اعادۃً اِنشِزُوا بکسر) اور باقی ضمہ سے (اور اعادۃً اُنشُزُوا بضم) پڑھتے ہیں یہی ابوبکر کی دوسری وجہ ہے۔ خَبِيرٌ اور خَبِيرٌ میں ترقیق بیّن ہے۔ وَاَطْهَرُ میں وقفاً حمزہ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ ءَاَشْفَقْتُمْ کو ہشام بخلاف اور قالون و بصری ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال سے ورش و مکی تسہیل سے نیز ورش بوجہ ثانی اس کے ابدال سے بمد لازم اور ہشام بوجہ ثانی تحقیق کے ساتھ ادخال سے پڑھتے ہیں۔ (الممال) نَجْوٰى النَّجْوٰى ہر دو۔ وَالتَّقْوٰى اور نَجْوٰىكُمْ ہر دو میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل۔ اَدْنٰى میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل الْقِيٰمَةِ میں اور صَدَقَةً میں بخلاف کسائی وقفاً اور جَآءُوكَ میں ابن ذکوان و حمزہ امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ۲

عَلَيْهِمْ میں حمزہ کے لئے ھا کا ضمہ۔ شَيْـًٔا اور شَيْءٍ میں طول و توسط اور وقفاً مقدم الذکر میں حمزہ کے لئے اور مؤخر الذکر میں ہشام و حمزہ کے لئے نقل و ادغام جلی ہیں۔ وَيَحْسَبُونَ کو حرمی۔ بصری اور کسائی سین کے

---

[1] ابوبکر کے لئے جمہور اہل عراق یحییٰ سے ضمہ روایت کرتے ہیں۔ تذکرہ۔ تبصرہ۔ ھادی۔ ہدایہ۔ کافی۔ تلخیص اور عنوان وغیرہ میں ضمہ مروی ہے۔ علامہ دانی نے امام ابوالحسن سے ضمہ پڑھا ہے۔ اور متعدد ائمہ یحییٰ سے اور جمہور اہل ادا علیمی سے کسرہ روایت کرتے ہیں۔ کفایہ فی الستّ اور ارشادین اور طریقہ صریفینی کے سوا دیگر طرق سے تجرید میں کسرہ منقول ہے۔ علامہ دانی نے امام ابوالفتح سے بطریق صریفینی کسرہ پڑھا ہے۔ غایۃ ابن مہران تیسیر اور شاطبیہ میں دونوں وجوہ درج اور دونوں صحیح ہیں کسرہ اداءً مقدم ہے۔ ۱۲

Marfat.com

کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ اور فِي قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ کی قرآت ثلثہ وغیرہ۔ ذِكْرَ۔ الْخٰسِرُوْنَ اور عَشِيْرَتَهُمْ میں ترقیق۔ الْاَذَلِّيْنَ میں نقل وسکتہ ظاہر ہیں۔ وَرُسُلِيْ اِنَّ کی یا کو مدنیؒ وشامیؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ يُؤْمِنُوْنَ میں ابدال جلی ہے (ک)۔۔ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ۔ اور حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ (الممال) النَّارِ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور فَاَنْسٰهُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۳ ع ۲

اس سورۃ میں یاء اضافت اختلافی ایک ہے۔ وَرُسُلِيْ اِنَّ میں مدنیؒ وشامیؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ ادغام کبیر (از مثلین) چھ اور صغیر ایک ہے

سُورۂ حشر

باجماع مدنیہ اور اس کی آیتیں بلا خلاف چوبیس ۲۴ ہیں۔

اَلَا اِنَّ سے الْاَرْضِ تک وجوہ صحیحہ ایک سو بیالیس ۱۴۲ ہیں۔ قالونؒ مع مکیؒ چالیس ۴۰۔ دوریؒ سولہ ۱۶۔ سوسیؒ آٹھ ۸۔ ورشؒ مع حمزہؒ اٹھائیس ۲۸ (بسم اللہ[1]

---

[1] ۱۸-۱ قالونؒ کے لئے منفصل کے قصر پر الْمُفْلِحُوْنَ کا طول۔ توسط اور قصر اور ان میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہی وجہ اور روم ووصل اور ان میں سے ہر ایک پر ۲۰-۱۹ اور وصل کل پر الْاَرْضِ میں سکون وروم پڑھو۔ مکیؒ مندرج ہو گئے ۸-۱ دوریؒ کے لئے الْمُفْلِحُوْنَ کی وجوہ اربعہ میں سے ہر ایک پر الْاَرْضِ میں سکون وروم پڑھو اور سوسیؒ کو ہر وجہ میں ادغام سے لوٹاؤ۔ قالونؒ کے لئے منفصل کے مد پر اسی طرح ۲۰ وجوہ پڑھ کر دوریؒ کے لئے ۸ وجوہ پڑھو۔ ورشؒ کے لئے بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند ۲۰ اور ترک پر ۸ وجوہ پڑھو۔ حمزہؒ نقل میں مندرج ہو گئے۔ سکتہ کی وجوہ لوٹاؤ۔ شامیؒ کو دوریؒ کی طرح پڑھ کر کسائیؒ اور پھر عاصمؒ کو قالونؒ کے مانند پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۲۰۲ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

پ ۲۰ ۔ ترک پر ۸) حمزہؒ دو ۔ شامیؒ آٹھ ۔ کسائیؒ اور عاصمؒ بیس ۔ بیس ۲۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فِی الۡاَرۡضِ اور الۡاَبۡصَارِ میں نقل و سکتہ اور وَھُوَ میں سکون ھا ظاہر ہے (ک) وَقَذَفَ فِیۡ ۔ فِیۡ قُلُوۡبِہِمُ الرُّعۡبَ اور عَلَیۡہِمُ الۡجَلَآءَ کی قرآت ثلثہ جلی ہیں ۔

الرُّعۡبَ کو شامیؒ اور کسائیؒ عین کے ضمہ سے الرُّعُبَ اور باقی اسکان سے پڑھتے ہیں ۔

یُخۡرِبُوۡنَ کو بصریؒ خا کے فتح اور را کی تشدید سے یُخَرِّبُوۡنَ اور باقی خا کے اسکان اور را کی تخفیف سے پڑھتے ہیں ۔ بُیُوۡتَھُمۡ کو قالونؒ ۔ مکیؒ ۔ شامیؒ ۔ ابوبکرؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ با کے کسرہ سے اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں ۔

الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اور وَیُؤۡثِرُوۡنَ میں ابدال ۔ فَاعۡتَبِرُوۡا ۔ فِی الۡاٰخِرَۃِ ۔ وَیُؤۡثِرُوۡنَ میں ترقیق ۔ یَّشَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی اور شَیۡءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے ۔

کَیۡ لَا یَکُوۡنَ دُوۡلَۃً[1] میں ہشامؒ فعل کو بخلاف تاء تانیث سے

---

[1] ہشامؒ کے لئے ابن عبدانؒ وغیرہ اکثر ائمہ حلوانیؒ سے بتانیث و رفع اور ازرق جمالؒ وغیرہ متعدد ائمہ ۔ حلوانیؒ سے بتذکیر و رفع روایت کرتے ہیں ۔ علامہ دانیؒ نے امام ابوالفتحؒ اور امام ابوالحسنؒ سے بتانیث و رفع اور امام ابوالقاسم فارسیؒ سے بتذکیر و رفع پڑھا ہے ۔ یہی شذائیؒ کی روایت ہے ۔ نتیجہ یہ ہے کہ حلوانیؒ کے تلامذہ کا دُوۡلَۃٌ کے رفع پر اجماع ہے اور امام ابوالفتحؒ ، شیخ ابوالحسن عبدالباقیؒ سے بطریق حلوانیؒ جو بتذکیر و نصب کہتے ہیں وہ حلوانیؒ سے صحیح نہیں ہے ۔ علامہ دانیؒ کہتے ہیں " حلوانیؒ کے لئے نصب غلط ہے کیونکہ ان کے رُواۃ کا رفع پر اجماع ہے ۔" محققؒ کہتے ہیں " نصب داجونیؒ کا طریقہ ہے (باقی بر صفحہ آیندہ)

اور اسم کو بلاخلاف رفع سے کَیْ لَاتَکُوْنَ دُوْلَۃٌ اور کَیْ لَایَکُوْنَ دُوْلَۃً اور باقی فعل کو یائے تذکیر سے اور اسم کو نصب سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) ہشامؒ کے لئے فعل کی تذکیر و تانیث دونوں پر حلوانیؒ نے اسم کا رفع روایت کیا ہے۔ (ان کے نزدیک کَانَ تامہ ہے)۔ وَرِضْوَانًا کو ابوبکرؒ را کے ضمہ سے وَرُضْوَانًا اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اِلَیْھِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔ رَءُوْفٌ کو بصریؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ واو کے بغیر رَءُفٌ اور باقی ہمزہ کے بعد واو ساکنہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ مدبدل جلی ہے (الممال) دِیَارِھِمْ ہر دو۔ اَلْاَبْصَارِ اور النَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ فَاٰتٰھُمْ وَالْیَتٰمٰی۔ اٰتٰکُمُ اور وَمَا نَھٰکُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الدُّنْیَا اور الْقُرْبٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ الْقُرٰی میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ خَصَاصَۃٌ میں کسائیؒ وقفاً بخلاف اور جَآءُوْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱ ۴

(ک) الَّذِیْنَ نَافَقُوْا۔ لِاِخْوَانِھِمُ الَّذِیْنَ کی قرآت ثلثہ جلی ہیں۔ (تنبیہ) یہاں لَایَخْرُجُوْنَ کے معروف پڑھنے پر اجماع ہے۔ شاطبیہ سے وہم نہ ہونا چاہیئے۔ بَاْسُھُمْ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اکثر اہل عراق امام ابن مجاہدؒ اور ان کے متبعین داجونیؒ سے اس کے سوا اور کوئی وجہ بیان نہیں کرتے۔ ابن سوارؒ۔ ابوالعز قلانسیؒ۔ حافظ ابوالعلاءؒ اور ابن الفحامؒ وغیرہ کا بھی یہی مسلک ہے مگر تانیث کے ساتھ نصب کسی طریقہ پر جائز نہیں کیونکہ یہ نہ روایتاً صحیح ہے اور نہ معنیً۔ ۱۲

(تنبیہ) شَدِیْدٌ تَحْسَبُهُمْ میں تنوین کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے۔ تَحْسَبُهُمْ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ سین کے کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں عَذَابٌ اَلِیْمٌ میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں (ک) قَالَ لِلْاِنْسَانِ۔ اِنِّیْ اَخَافُ کی یا کو حرمیؒ و بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ (الممال) قُرًی وقفاً میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ جُدُرٍ میں بصریؒ۔ شَتّٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور النَّارِ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۲ ۵

خَبِیْرٌ اور الْمُصَوِّرُ میں ترقیق جلی ہے۔ (ک) کَالَّذِیْنَ نَسُوا۔ الْفَآئِزُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال صحیح نہیں ہے۔ الْقُرْءَانَ میں مکیؒ نقل کرتے ہیں۔ الْمُؤْمِنُ میں ابدال جلی ہے۔ (ک) الْمُصَوِّرُ لَهٗ ۔ وَالْاَرْضِ میں نقل وسکتہ اور وَهُوَ میں سکون ھا ظاہر ہے (الممال) فَاَنْسٰهُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ النَّارِ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ الْجَنَّةِ اور وَالشَّهَادَةِ میں کسائیؒ وقفاً۔ لِلنَّاسِ میں دوریؒ۔ الْبَارِئُ میں کسائیؒ کے دوریؒ۔ الْحُسْنٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۳ ۶

اس سورۃ میں یاء اضافت اختلافی ایک ہے۔ اِنِّیْ اَخَافُ میں حرمیؒ و بصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ ادغام کبیر پانچ ہیں (مثلین کے ۴۔ متقاربین کا ایک) اور صغیر ایک ہے۔ (المرسوم) (وَالَّذِیْنَ) تَبَوَّءُو الدَّارَ الف جمع کے بغیر۔ بعد واو نون کے۔ جَزٰٓؤُا میں ہمزہ متطرفہ بعد از الف بصورت واو

اور اس کے بعد الف زائدہ مرسوم ہے۔

سُورۂ ممتحنہ

باجماع مدنیہ اور اس کی آیتیں بلاخلاف تیرہ ۱۳ ہیں۔

وَهُوَ الْعَزِيزُ سے مِنَ الْحَقِّ تک وجوہ صحیحہ پانچسو چورانوے ۵۹۴ ہیں۔ قالونؒ ایک سو بانوے ۱۹۲۔ کسائیؒ اڑتالیس ۴۸۔ بصریؒ و دوریؒ سولہ ۱۶۔ سولہ ۱۶ ورشؒ ایک سو بانوے ۱۹۲۔ (بسم اللہ پر ۱۴۴۔ ترک پر ۴۸) مکیؒ اور عاصمؒ اڑتالیس ۴۸۔ اڑتالیس ۴۸۔ ہشامؒ و ابن ذکوانؒ سولہ ۱۶۔ سولہ ۱۶ اور حمزہؒ دو ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۱

اِلَيْهِمْ ہر دو میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ تُؤْمِنُوْا ہر دو میں ابدال

ا نمبر ۱-۲۷ قالونؒ کے لئے وَهُوَ بسکون ھا پر الْحَكِيمُ کا طول۔ توسط اور قصر بالسکون اور انمیں سے ہر ایک پر الرَّحِيمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل۔ اور انمیں سے ہر ایک پر منفصل کا قصر و مد اور ان دونوں پر صلہ اور بے صلہ اور ان پر مِنَ الْحَقِّ میں سکون و روم نمبر ۷۳-۱۴۴ الْحَكِيمُ کے اشمام کی وجوہ ثلثہ پر اسی طرح بہتر ۷۲ وجوہ نمبر ۱۴۵ تا نمبر ۱۸۴ الْحَكِيمُ کے روم پر الرَّحِيمِ کی وجوہ خمسہ اور ان میں سے ہر ایک پر منفصل کا قصر و مد۔ ان پر صلہ اور بے صلہ۔ ان پر مِنَ الْحَقِّ میں سکون و روم نمبر ۱۸۵ تا نمبر ۱۹۲ وصل کل پر قصر و مد۔ ان پر صلہ و بے صلہ اور مِنَ الْحَقِّ میں سکون و روم پڑھو۔ مد و بے صلہ کے بعد ہر وجہ میں کسائیؒ کو مد سے لوٹاؤ۔ نمبر ۱-۱۶ بصریؒ کے لئے ترک پر الْحَكِيمُ کی آٹھوں وجوہ اور انمیں سے ہر ایک پر مِنَ الْحَقِّ میں سکون و روم پڑھو اور دوریؒ کو ہر وجہ میں مد سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے وَهُوَ سے بسم اللہ پر قالونؒ کے مد کے ساتھ بے صلہ کے مانند مگر ہر وجہ میں مدبدل کی وجوہ ثلثہ پڑھو۔ اور ہر وجہ میں مکیؒ کو منفصل کے قصر اور صلہ سے اور عاصمؒ کو مد و عدم صلہ سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے ترک پر دوریؒ کے مانند اور ہر وجہ میں مدبدل کی وجوہ ثلثہ پڑھو اور مدبدل کے قصر کی ہر وجہ میں ہشامؒ کو مد سے ابن ذکوانؒ کو امالہ سے۔ اور حمزہؒ کو صرف وصل میں ھا کے ضمہ اور امالہ سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۸۳۴ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

تُسِرُّوْنَ اور لَاَسْتَغْفِرَنَّ میں ترقیق جلی ہے۔ وَاَنَا اَعْلَمُ کو مدنی اثبات الف سے اور باقی وصلاً الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ (ک) اَعْلَمُ بِمَا۔ فَقَدْ ضَلَّ میں ورش۔ بصری۔ شامی۔ حمزہ اور کسائی ادغام کرتے ہیں۔

یَفْصِلُ بَیْنَکُمْ کو حرمی و بصری یا کے ضمہ۔ فا کے اسکان اور صاد مُخَفَّفہ مفتوحہ سے **یُفْصَلُ** (مجہول از مجرد) شامی[1] یا کے ضمہ فا کے فتح اور صاد مشددہ مفتوحہ سے **یُفَصَّلُ** (مجہول از مزید) حمزہ و کسائی یا کے ضمہ فا کے فتح اور صاد مشددہ مکسورہ سے **یُفَصِّلُ** (معروف از مزید) اور عاصم یا کے فتح فا کے اسکان اور صاد مُخَفَّفہ مکسورہ سے (معروف از مجرد) پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) بَیْنَکُمْ باجماع مبنی علی الفتح ہے۔

اُسْوَۃٌ ہر دو کو غیر عاصم ہمزہ کے کسرہ سے **اِسْوَۃٌ** اور عاصم ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ فِیْ اِبْرٰهِیْمَ کو ہشام ھا کے فتح اور الف سے۔ اور باقی ھا کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ اور اس کے بعد اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِیْمَ میں ھا کے کسرہ اور یا پر اجماع ہے۔ (تنبیہ) بُرَءٰٓؤُا میں مدبدل نہیں ہو سکتا۔ اور اگر وقف کریں تو حمزہ کے لئے پہلے ہمزہ کی تسہیل پر اور ہشام کے لئے اس کی تحقیق پر ہمزۂ ثانیہ میں بارہ وجوہ صحیح ہیں۔ (پانچ قیاسی اور سات رسمی) پہلے ہمزہ کا ابدال و حذف جائز نہیں۔ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا میں حرمی و بصری ہمزہ ثانیہ کا واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ شَیْءٍ میں طول و توسط

---

[1] ہشام سے حلوانی یا کا ضمہ فا کا فتح اور صاد کی تشدید روایت کرتے ہیں۔ یہی ہمارا طریقہ ہے اور داجونی یا کا ضمہ فا کا سکون اور صاد کی تخفیف۔ یعنی نافع وغیرہ کے مانند روایت کرتے ہیں۔ جو ہمارے طرق سے ماخوذ نہیں۔ ۱۲

Marfat.com

اور وقفاً ہشامؒ وحمزہؒ کے لئے نقل وادغام جلی ہیں (ک) الْمَصِيرُ رَبَّنَا
وَاغْفِرْ لَنَا میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔ الْآخِرَ میں نقل و
سکتہ وغیرہ بیّن ہیں۔ (ک) فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ (المال) جَاءَكُمُ میں ابن ذکوانؒ
وحمزہؒ۔ مَرْضَاتِي میں کسائیؒ۔ بِالْمَوَدَّةِ اور الْقِيٰمَةِ میں کسائیؒ وقفاً.....
امالہ کرتے ہیں۔ (تنبیہ) وَبَدَا واوی ہے اسمیں امالہ نہیں ہو سکتا۔ ع
إِلَيْهِمْ اور عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ إِخْرَاجِكُمْ۔
مُهَاجِرَاتٍ اور الْآخِرَةِ میں ترقیق وغیرہ جلی ہے۔ أَنْ تَوَلَّوْهُمْ کو بزیؒ
وصلاً تاء مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ اور نون ساکنہ علیٰ حالہٖ ملفوظ رہتا ہے۔
الْمُؤْمِنَاتُ ہر دو۔ مُؤْمِنَاتٍ۔ مُؤْمِنُونَ اور يَأْتِينَ میں ابدال
جلی ہے۔ (ک) أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ۔ بِإِيمَانِهِنَّ میں وقفاً حمزہؒ بخلاف
تہیل کرتے ہیں۔ (ک) الْكُفَّارِ لَا هُنَّ

وَلَا تُمْسِكُوا کو بصریؒ میم کے فتح اور سین کی تشدید سے
وَلَا تُمَسِّكُوا اور باقی میم کے اسکان اور سین کی تخفیف سے
پڑھتے ہیں۔

وَسْئَلُوا کو مکیؒ اور کسائیؒ نقل کر کے وَسَلُوا اور باقی
سین ساکنہ کے بعد ہمزہ محققہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ۔
شَيْءٌ اور شَيْئًا میں طول وتوسط اور حمزہؒ کا مذہب بیّن ہے۔.......
النَّبِيُّ إِذَا کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ مضمومہ سے اور اجماع ہمزتین
کی بنا پر ہمزہ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال۔ اور تسہیل کا لیا کر کے اور باقی یاء

ع ۲

مشددہ مضمومہ سے اور ہمزہ مفردہ محققہ سے پڑھتے ہیں۔ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ
میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (الممال) عَسَى (اللّٰهُ) وقفاً اور
يَنْهٰكُمُ ہر دو میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ مَوَدَّةً میں کسائیؒ
وقفاً۔ دِيَارِكُمْ ہر دو اور الْكُفَّارِ ہر دو میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل
۲ ع ۸ جَآءَكُمْ اور جَآءَكَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

اس سورۃ میں ادغام کبیر چھ ہیں (مثلین کے ۲۔ متقاربین کے ۴) اور
صغیر تین ہیں۔ (المرسوم) بُرَءٰٓؤُا میں ہمزہ اُولیٰ اور الف محذوف، ہمزہ
ثانیہ بصورت واو اور اس کے بعد الف زائدہ مرسوم ہے۔ (ہمزہ اُولیٰ کا حذف
قیاس کے مطابق ہے)

سُورَۃ صَفّ

بقول جمہور مدنیہ ہے بعض مکی کہتے ہیں اور
اس کی آیتیں باجماع چودہ ۱۴ ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ سے فِي الْاَرْضِ تک وجوہ صحیحہ تین سو چوبیس ۳۲۴ [1]

---

[1] ۱-۱۸ قالونؒ کے لئے منفصل کے قصر پر صلہ کے ساتھ الْقُبُوْرِ کا طول۔ توسط اور قصر اور ان میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور ان پر وَالْاَرْضِ میں سکون و روم ۱۹-۲۸ الْقُبُوْرِ کے روم پر الرَّحِيْمِ کی وجوہ خمسہ اور ان میں سے ہر ایک پر اور ۲۹-۳۰ وصل کل پر وَالْاَرْضِ میں سکون و روم پڑھو۔ مکی مندرج ہو گئے۔ قالونؒ کے لئے قصر و بے صلہ پر اسی طرح ۳۰ وجوہ پڑھکر بصریؒ کے لئے ترک پر الْقُبُوْرِ کی وجوہ اربعہ میں سے ہر ایک کے ساتھ وَالْاَرْضِ میں سکون و روم پڑھو۔ قالونؒ کے لئے منفصل کے مد پر صلہ اور بے صلہ کے ساتھ اسی طرح ۳۰-۳۰ وجوہ پڑھ کر دوریؒ کو بصریؒ کی طرح پڑھو۔ ورشؒ کے لئے مد بدل کی ہر وجہ پر بسم اللہ کے ساتھ قالونؒ کے مانند ۳۰-۳۰ اور ترک پر بصریؒ کی طرح ۸-۸ وجوہ پڑھو۔ قصر کے وصل میں حمزہؒ کو (باقی بر صفحہ آیندہ)

Marfat.com

ہیں۔ قالونؒ مع مکیؒ ایک سو بیس۔ بصریؒ دو دوریؒ آٹھ۔ آٹھ۔ ورشؒ ایک سو چودہ (بسم اللہ پر ۹۰۔ ترک پر ۲۴) خلفؒ۔ حمزہؒ اور خلادؒ دو۔ دو۔ شامیؒ آٹھ۔ کسائیؒ اور عاصمؒ تین۔ تین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فِی الۡاَرۡضِ اور الۡاِسۡلَامِ میں نقل و سکتہ۔ وَھُوَ ہر دو میں سکون ھا۔ تُؤۡذُوۡنَنِيۡ اور یَاۡتِيۡ میں ابدال۔ وَمُبَشِّرًا۔ سِحۡرٌ۔ الۡكٰفِرُوۡنَ اور لِيُظۡهِرَهٗ میں ترقیق جلی ہے۔ مِنۡۢ بَعۡدِي اسۡمُهٗۤ کی یا کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور ابوبکرؒ مفتوح پڑھتے ہیں اور باقی حضرات کے لئے وصلاً یا ساقط ہو جاتی ہے۔ سِحۡرٌ کو حمزہؒ و کسائیؒ سین کے فتح اس کے بعد اثبات الف اور حا کے کسرہ سے سٰحِرٌ اور باقی سین کے کسرہ اور حا کے اسکان سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ اَظۡلَمُ میں تغلیظ بیّن ہے۔ (ک) اَظۡلَمُ مِمَّنِ

مُتِمُّ نُوۡرِهٖ میں مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ پہلے کلمہ کو میم کی تنوین سے اور دوسرے کو را کے نصب اور ھا کے ضمہ سے مُتِمٌّ نُوۡرَهٗ اور باقی تنوین کے بغیر۔ را کے خفض اور ھا کے کسرہ سے باضافت پڑھتے ہیں۔ (ک)

اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ (الممال) مُوۡسٰی اور عِیۡسَی (ابۡنُ مَرۡیَمَ) وقفاً

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ھا کے ضمہ سے لوٹا کر پہلے خلفؒ کے لئے لام تعریف اور ساکن منفصل کا سکتہ پھر حمزہؒ کے لئے لام تعریف کا سکتہ اور ساکن منفصل کا عدم سکتہ اور پھر خلادؒ کے لئے دونوں کا عدم سکتہ اور اس میں سے ہر ایک پر وَالۡاَرۡضِ میں نقل و سکتہ پڑھو۔ شامیؒ کو مد سے بصریؒ کی طرح پڑھ کر کسائیؒ کو اور پھر عاصمؒ کو مد سے قالونؒ کے بے صلہ کے مانند پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۴۳۲ وجوہ پڑھتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل ۔ زَاغُوا میں حمزہؒ ۔ التَّوْرٰىةِ
میں بصریؒ ۔ ابن ذکوانؒ اور کسائیؒ امالہ ۔ قالونؒ بخلاف اور ورشؒ وحمزہؒ تقلیل ۔
جَآءَهُمْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ ۔ افْتَرٰى میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ
ورشؒ تقلیل ۔ يُدْعٰى اور بِالْهُدٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
تقلیل کرتے ہیں ۔ (تنبیہ) اَزَاغَ چونکہ غیر مجرد ہے لہٰذا اسمیں امالہ نہیں
ہوتا ۔ ع

ع ۱ ۹

تُنْجِيْكُمْ کو شامیؒ نون کے فتح اور جیم کی تشدید سے **تُنَجِّيْكُمْ**
اور باقی نون کے اسکان اور جیم کی تخفیف سے پڑھتے ہیں ۔ عَذَابٍ اَلِيْمٍ
میں نقل اور بخلاف سکتہ ۔ تُؤْمِنُوْنَ اور الْمُؤْمِنِيْنَ میں ابدال ۔ وَاَنْفُسِكُمْ
میں وقفاً حمزہؒ کے لئے بخلاف تسہیل اور خَيْرٌ میں ترقیق ظاہر ہے ۔ يَغْفِرْ لَكُمْ
میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں ۔

كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ کو حرمیؒ وبصریؒ را کی تنوین سے (جو صلاً
لام میں مدغم ہو جاتی ہے) اور اسم جلالہ کو لام جارہ مکسورہ سے بترقیق لام
اَنْصَارًا لِّلّٰهِ اور باقی تنوین اور لام جارہ کے بغیر اضافت سے بتغلیظ
لام پڑھتے ہیں ۔ (تنبیہ) رسم باعتبار قراءتین متحد ہے ۔ اہل تنوین کے
نزدیک الف علامتِ نصب اور غیر مُنَوِّنِیْن کے نزدیک ہمزہ وصل ہے ۔ اہلِ تنوین
الف پر وقف کرکے لام مکسورہ سے اور باقی راء ساکنہ پر وقف کرکے ہمزہ وصلیہ
مفتوحہ سے ابتدا کرتے ہیں (یعنی اختباراً) اور اس کے بعد نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ
میں عدم تنوین اور الف وصل پر اجماع ہے ۔ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ کی یا کو مدنیؒ

Marfat.com

مفتوح پڑھتے ہیں ۔ (ک) اَلْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ ۔ طَآئِفَةٌ میں وقفاً حمزہ
مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ابدال صحیح نہیں ۔ (الممال) وَاُخْرٰی میں بصری
وحمزہ وکسائی امالہ ورش تقلیل ۔ عِیْسٰی (ابْنُ مَرْیَمَ) وقفاً میں حمزہ و
کسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل ۔ اَنْصَارِیْ میں کسائی کے دوری
اور طَآئِفَةٌ میں کسائی وقفاً امالہ کرتے ہیں ۔ ع

۲ ع ۱۰

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی دو ہیں ۔ ۱ بَعْدِیْ میں حرمی
بصری اور ابو بکر ۔ ۲ اور اَنْصَارِیْ میں مدنی مفتوح پڑھتے ہیں ۔ ادغام
کبیر تین ہیں (مثلین کے ۲ ۔ متقاربین کا ایک) اور صغیر ایک ہے ۔

سورۃ جمعہ باجماع مدنیہ اور اس کی آیتیں بلا خلاف گیارہ ہیں ۔

فَائِدَةٌ ۱ نَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے الْحَكِیْمِ تک وجوہ صحیحہ ایک سو چون ۱۵۴
ہیں ۔ مُبَسْمِلِیْن غیر ورش چوالیس ۴۴ ۔ ورش چھیانوے ۹۶ (بسم اللہ پر ۶۶ ۔ ترک

---

۱ ۔ ۱۸ ۔ قالون کے لئے صلہ کے ساتھ ظٰهِرِیْنَ کا طول ۔ توسط اور قصر اور ان
میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک
پر الْحَكِیْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم ۱۹ ۔ ۲۲ اور وصل کل پر وجوہ اربعہ پڑھو ۔ مکی
مندرج ہو گئے ۔ قالون کے لئے بے صلہ پر اسیطرح ۲۲ وجوہ پڑھو ۔ عاصم وکسائی
مندرج ہو گئے ۔ ورش کو ہر وجہ میں مدبدل کے قصر پر نقل سے لوٹاؤ ۔ ورش کے لئے
مدبدل کے قصر پر ترک کے ساتھ ظٰهِرِیْنَ کی وجوہ ثلثہ میں سے ہر ایک پر الْحَكِیْمِ
میں وہ ہی وجہ اور روم اور وصل پہ وجوہ اربعہ پڑھو ۔ اور بصری کو ہر وجہ میں عدم نقل سے
لوٹاؤ ۔ شامی ہر وجہ میں اور وصل میں خلاد کی وجہ عدم سکتہ مندرج ہو گئی ۔ حمزہ کو سکتہ
سے لوٹاؤ ۔ ورش کے لئے مدبدل کے طول و توسط میں سے ہر ایک پر بسم اللہ کے ساتھ ۲۲
اور ترک پر ۱۰ وجوہ پڑھو ۔ واللہ اعلم ۔ اہل ضرب ۳۸۸ وجوہ کہتے ہیں ۔ ۱۲

Marfat.com

پر ۳۰) بصری مع شامی و خلاد دس اور حمزہ چار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

• عَلَيْهِمْ میں حمزہ کے لئے ھا کا ضمہ بیّن ہے۔(ک) قَبْلُ لَفِي۔
وَهُوَ میں سکون ھا۔ يُؤْتِيْهِ اور بِئْسَ میں ابدال اور يَّشَآءُ کی وجوہ
خمسہ و قفی جلی ہیں۔(ک) الْعَظِيْمِ مَثَلُ اور التَّوْرٰىةَ ثُمَّ مگر اس میں
مفتوحہ بعد از ساکن ہونے کی وجہ سے ادغام بخلاف ہے۔ تَفِرُّوْنَ میں
ترقیق بیّن ہے۔(الممال) وَالْحِكْمَةَ میں کسائی وقفاً۔ التَّوْرٰىةَ میں بصری۔
ابن ذکوان اور کسائی امالہ۔ قالون بخلاف اور ورش و حمزہ تقلیل۔ الْحِمَارِ
میں ابن ذکوان بخلاف اور بصری و دوری امالہ ورش تقلیل اور النَّاسِ میں
ع ۱ ۱۱ دوری امالہ کرتے ہیں۔ ع

لِلصَّلٰوةِ اور الصَّلٰوةُ میں تغلیظ۔ خَيْرٌ ہر دو۔ فَانْتَشِرُوْا
كَثِيْرًا اور خَيْرٌ میں ترقیق بیّن ہے۔ (تنبیہ) وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا میں
ساکن ما قبل کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے۔ قَآئِمًا میں وقفاً حمزہ مد و قصر کے
ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال صحیح نہیں۔(ک) اللَّهْوِ وَمِنَ۔ (الممال)
ع ۲ ۱۲ التِّجَارَةِ میں کسائی وقفاً بخلاف امالہ کرتے ہیں۔ ع

• اس سورۃ میں ادغام کبیر چار ہیں (مثلین کے ۳۔ متقاربین کا ایک)

سُوْرَہ مُنٰفِقُوْن

باجماع مدنیہ اور اس کی آیتیں بلا خلاف گیارہ ہیں۔

وَاللّٰهُ سے لَرَسُوْلُ اللّٰهِ تک وجوہ صحیحہ ایک سو ۱۳۲

بتیس ہیں۔ قالونؒ مع مکیؒ بائیس ۲۲۔ عاصمؒ وکسائیؒ بائیس ۲۲۔ بائیس ۲۲۔ بصریؒ ہشامؒ اور ابن ذکوانؒ دس۱۰۔ دس۱۰۔ حمزہؒ چار۴ اور ورشؒ بتیس ۳۲ (بسم اللہ پر ۲۲۔ ترک پر ۱۰)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ[۱]

(ک) فَطُبِعَ عَلٰى

خُشُبٌ کو قنبلؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ تخفیفاً شین کے اسکان سے خُشْبٌ اور باقی حسب اصل ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ يَحْسَبُوْنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ سین کے کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ عَلَيْهِمْ ہر دو میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ يُؤْفَكُوْنَ اور وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ میں ابدال ظاہر ہے۔ قِيْلَ میں ہشامؒ وکسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں (ک) قِيْلَ لَهُمْ يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ اور لَهُمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔

لَوَّوْا کو مدنیؒ پہلے واو کی تخفیف اور دوسرے کے اسکان سے .... لَوَوْا اور باقی پہلے واو کی تشدید اور دوسرے کے اسکان سے پڑھتے ہیں

---

[۱] بمـ۱-۱۸ قالونؒ کے لئے الرّٰزِقِيْنَ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہی وجہ اور روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک پر اسم جلالہ میں وہی وجہ اور روم بمـ۱۹-۲۲ اور وصل کل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ مکیؒ مندرج ہو گئے۔ عاصمؒ وکسائیؒ کو ہر وجہ میں مد سے لوٹاؤ بمـ۱-۶ بصریؒ کے لئے الرّٰزِقِيْنَ کی وجوہ ثلثہ میں سے ہر ایک پر اسم جلالہ میں وہی وجہ اور روم بمـ۷-۱۰ اور وصل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ ہشامؒ وابن ذکوانؒ کو ہر وجہ میں اور حمزہؒ کو صرف وصل میں مد سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے ترقیق سے بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند ۲۲۔ اور ترک پر بصریؒ کی طرح ۱۰ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۳۲۴ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

مُسْتَكْبِرُوْنَ اور لَنْ يَّغْفِرَ میں ترقیق اور الْاَذَلَّ میں نقل وسکتہ
جلی ہیں (الممال) جَآءَكَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ مُسَنَّدَةٌ میں کسائیؒ
ع ۱ ۱۲ وقفًا اور اَنّٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع
يَفْعَلْ ذٰلِكَ میں ابوالحارثؒ ادغام کرتے ہیں۔ الْخٰسِرُوْنَ۔
يُّؤَخِّرَ اور خَبِيْرٌ میں ترقیق اور يَّاْتِيَ میں ابدال جلی ہے۔ (تنبیہ)
فَيَقُوْلَ رَبِّ میں بعد از ساکن ہونے کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے۔
وَاَكُنْ کو بصریؒ (فَاَصَّدَّقَ پر عطف کرکے) کاف کے بعد واو ساکنہ
کے اثبات اور نون کے نصب سے وَاَكُوْنَ اور باقی (محلِ فَاَصَّدَّقَ پر عطف
اور اجتماع ساکنین کی بنا پر) واو کے حذف اور نون کے جزم سے پڑھتے ہیں۔ رسم[له]
باجماع واو کے بغیر ہے۔ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ میں ورشؒ واو مفتوحہ ...... سے ابدال
کرتے ہیں۔ جَآءَ اَجَلُهَا میں قالونؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزۂ اُولیٰ کے حذف
سے بقصر ومد اور ورشؒ وقنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور بوجہ ثانی اس کے
ابدال سے بقصر پڑھتے ہیں۔
بِمَا تَعْمَلُوْنَ کو ابوبکرؒ یاءِ غیب سے يَعْمَلُوْنَ اور باقی
تاءِ خطاب سے پڑھتے ہیں۔ (الممال) جَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ

له حلوانیؒ خالد خداشؒ سے نقل کرتے ہیں کہ ”میں نے امام میں وَاَكُوْنَ بالواو دیکھا ہے“
اور امام ابوعبیدؒ کہتے ہیں ”مصحف عثمانؓ میں وَاَكُنْ واو کے بغیر تھا“ علامہ دانیؒ۔ محققؒ
اور سیدؒ وغیرہ اسی کی تائید کرتے ہیں۔ جعبریؒ کہتے ہیں ”ابوعبیدؒ اور خالدؒ دونوں عادل
امام اور حجۃ ہیں۔ ان کی نقل میں جو تعارض ہے وہ اس طرح رفع ہوسکتا ہے کہ امام میں پہلے
واو تھا پھر محو کردیا گیا۔ خالدؒ نے محو سے قبل اور ثانیؒ نے محو کے بعد دیکھا ہے[ع]“ واللہ اعلم۔ ۱۲

ع یہ محض اٹکل پچو بات ہے اور اصل یہ ہے کہ خالدؒ کے کلام میں امام سے مصحف بصرہ مراد ہے۔ ۱۲ ط

Marfat.com

ع ۲ ۱۴

کرتے ہیں ۔ ع

اس سورۃ میں ادغام کبیر (از مثلین) ۲ دو اور صغیر تین ہیں ۔

سورۃ تغابن بقول جمہور مدنیہ ہے حضرت ابن عباسؓ اور عطاءؒ آیات ۱۴ تا ۱۶ کے سوا مکی کہتے ہیں اور اس کی آیتیں باجماع ۱۸ اٹھارہ ہیں ۔

وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ سے فِي الْاَرْضِ تک وجوہ صحیحہ ۷۸ اٹھتر ہیں ۔ قالونؒ مع مکیؒ وحفصؒ وکسائیؒ ۲۰ بیس ۔ بصریؒ مع شامیؒ ۸ آٹھ ۔ حمزہؒ ۲ دو ۔ ابوبکرؒ ۲۰ بیس اور ورشؒ ۲۸ اٹھائیس (بسم اللہ پر ۲۰ ۔ ترک پر ۸)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الْاَرْضِ میں نقل وسکتہ ۔ وَهُوَ میں سکون ھا اور شَيْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے ۔ (ک) خَلَقَكُمْ ۔ كَافِرٌ اور تُسِرُّوْنَ میں ترقیق ۔ مُّؤْمِنٌ ۔ اَلَمْ يَاْتِكُمْ ۔ تَّاْتِيْهِمْ ۔ يُّؤْمِنْ اور وَبِئْسَ میں ابدال بین ہے ۔ (ک) يَعْلَمُ مَا اور وَيَعْلَمُ مَا ۔ عَذَابٌ اَلِيْمٌ میں نقل

لہ ۱۸-۱ قالونؒ کے لئے تَعْمَلُوْنَ بخطاب کے طول ۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں دو ہی وجہ اور روم وصل اور ان میں سے ہر ایک اور ۱۹-۲۰ وصل کل پر فِي الْاَرْضِ میں سکون وروم پڑھو ۔ مکیؒ وحفصؒ اور کسائیؒ مندرج ہو گئے ۔ بصریؒ کے لئے تَعْمَلُوْنَ کی وجوہ اربعہ میں سے ہر ایک پر فِي الْاَرْضِ میں سکون وروم پڑھو ۔ شامیؒ مندرج ہو گئے ۔ حمزہؒ کو وصل میں نقل وسکتہ سے لوٹاؤ ۔ ابوبکرؒ کے لئے يَعْمَلُوْنَ بغیب سے قالونؒ کے مانند ۲۰ وجوہ پڑھ کر ورشؒ کے لئے خَبِيْرٌ کی ترقیق اور تَعْمَلُوْنَ بخطاب سے بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند ۲۰ وجوہ اور ترک پر بصریؒ کے مانند ۸ وجوہ پڑھو ۔ واللہ اعلم ۔ اہل ضرب ۱۱۴ وجوہ کہتے ہیں ۔ ۱۲

Marfat.com

اور بخلاف سکتہ جلی ہیں۔ رُسُلُهُمْ کو بصریؒ سین کے اسکان سے رُسْلُهُمْ
اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ میں مدنیؒ اور شامیؒ
دونوں افعال کو نون عظمت سے **نُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَنُدْخِلْهُ**
اور باقی دونوں کو یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ (الممال) وَّاسْتَغْنَى (اللّٰهُ)
وقفًا اور بَلٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور النَّارِ میں بصریؒ
ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۱ ۱۵

يُؤْمِنْ اور الْمُؤْمِنُوْنَ میں ابدال۔ شَيْءٍ میں طول وتوسط اور
حمزہؒ کا مذہب جلی ہے (ک) هُوَ وَعَلَى۔ وَتَغْفِرُوْا اور خَيْرًا میں ترقیق
جلی ہے۔ لِاَنْفُسِكُمْ میں وقفًا حمزہؒ یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے
ہیں۔

يُضٰعِفْهُ کو مکیؒ اور شامیؒ الف کے حذف اور عین مشددہ سے
يُضَعِّفْهُ اور باقی ضاد کے بعد اثبات الف اور عین مخففہ سے پڑھتے
ہیں۔ بعض مصاحف میں بالف اور بعض میں بحذف مرسوم تھا۔ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (الممال) فِتْنَةٌ میں کسائیؒ
وقفًا امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ۲ ۱۶

اس سورۃ میں ادغام کبیر چار ہیں (مثلین کے ۳۔ متقاربین کا ایک)
اور صغیر ایک ہے (المرسوم) نَبَؤُا میں ہمزہ متطرفہ بعد از فتح بصورت
واو اور اس کے بعد الف زائدہ مرسوم ہے۔

Marfat.com

سُوۡرَۃُ طلاق

باجماع مدنیہ اور اس کی آیتیں بصری گیارہ[۱۱]۔ حجازی۔ دمشقی اور کوفی بارہ[۱۲] اور حمصی تیرہ[۱۳] ہیں۔

چار جگہ اختلاف ہے۔ ۱ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ پر دمشقی ۲ مَخْرَجًا پر مدنی اخیر مکی۔ حمصی اور کوفی ۳ يٰاُولِي الْاَلْبَابِ پر مدنی اول ۴ اور قَدِيْرٌ پر حمصی آیت ہے۔

وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ سے وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ تک وجوہ صحیحہ دو سو ستاون[۲۵۷] ہیں۔ قالونؒ چھیانوے[۹۶]۔ مکیؒ چوبیس[۲۴]۔ ورشؒ چونسٹھ[۶۴] (بسم اللہ پر ۴۸۔ ترک پر ۱۶) عاصمؒ اور کسائیؒ چوبیس[۲۴] چوبیس[۲۴]۔ بصریؒ۔ دوریؒ اور شامیؒ آٹھ[۸] آٹھ[۸] اور حمزہؒ ایک[۱]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

النَّبِيُّ اِذَا کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ مضمومہ سے اور اجتماع ہمزتین کی بنا پر ہمزہ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور بوجہ ثانی اس کی تسہیل

---

۱ نمبر ۱-۳۶ قالونؒ کے لئے الْحَكِيْمُ کے طول۔ توسط اور قصر بالسکون میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہی وجہ اور روم دو وصل اور انمیں سے ہر ایک پر منفصل کا قصر و مد اور ان پر النَّبِيُّ اِذَا میں ابدال و تسہیل نمبر ۳۷-۷۲ پھر اشمام کی وجوہ ثلثہ پر اسی طرح ۳۶ وجوہ نمبر ۷۳-۹۲ الْحَكِيْمُ کے روم پر الرَّحِيْمِ کی وجوہ خمسہ اور ان پر منفصل کا قصر و مد اور ان پر النَّبِيُّ اِ میں ابدال و تسہیل۔ نمبر ۹۳-۹۶ وصل کل پر منفصل کا قصر و مد اور ان پر ابدال و تسہیل پڑھو۔ مکیؒ کو قصر کی ہر وجہ میں النَّبِيُّ سے اور ورشؒ عاصمؒ اور کسائیؒ کو مد سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے ترک پر الْحَكِيْمُ کی آٹھوں وجوہ اور انمیں سے ہر ایک پر ابدال و تسہیل پڑھو۔ بصریؒ۔ دوریؒ اور شامیؒ کو ہر وجہ میں اور حمزہؒ کو صرف وصل میں مد سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۴۵۷ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

کالیا کر کے اور باقی یاء مشددہ مضمومہ اور ہمزہ مفردہ محققہ سے پڑھتے ہیں۔ طَلَّقْتُمُ اور ظَلَمَ میں تغلیظ جلی ہے۔ بُيُوتِهِنَّ کو قالونؒ۔ مکیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ باء موحدہ کے کسرہ سے اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ يَاْتِيْنَ۔ يُؤْمِنُ اور وَاْتَمِرُوا میں ابدال جلی ہے۔

مُبَيَّنَةٍ کو مکیؒ اور ابوبکرؒ یاء تحتانیہ کے فتح سے مُبَيَّنَةٍ (اسم مفعول) اور باقی کسرہ سے (اسم فاعل) پڑھتے ہیں۔ فَقَدْ ظَلَمَ میں ورشؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ الْاٰخِرِ میں نقل و سکتہ وغیرہ اور فَهُوَ میں سکون ھا جلی ہے۔

بَالِغُ اَمْرِهٖ کو غیر حفصؒ غین معجمہ کی تنوین را کے نصب ھا کے ضمہ اور صلہ بواو سے بَالِغٌ اَمْرَهٗ اور حفصؒ تنوین کے بغیر غین کے رفع۔ را کے خفض ھا کے کسرہ اور صلہ بیا سے (باضافت) پڑھتے ہیں۔ قَدْ جَعَلَ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ شَيْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے۔

وَالّٰٓـِٔیْ ہر دو کو قالونؒ و قنبلؒ یا کو حذف کر کے ہمزہ محققہ سے وَالّٰٓـِٔ (وَالَاءِ)، بزیؒ و بصریؒ دونوں بخلاف اور ورشؒ وصلًا یا کے حذف اور ہمزہ مسہلہ سے بمد و قصر وَالّٰٓـِٔ (وَالَاءِ)۔ بزیؒ و بصریؒ بوجہ ثانی حالین میں اور ورشؒ وقفًا ہمزہ کی جگہ یاء ساکنہ سے بمد لازم وَالّٰٓیْ اور باقی ہمزہ محققہ کے بعد یاء ساکنہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ رسم میں الف اور صورت ہمزہ دونوں محذوف ہیں۔ (تنبیہ) وَالّٰٓـِٔیْ یَئِسْنَ

Marfat.com

(بقراءت بزیؒ وبصریؒ)، ہیں اجتماع مثلین کے باوجود ہمارے طرق سے صرف اظہار ماخوذ ہے۔ اِنِ ارۡتَبۡتُمۡ میں تفخیم پر اجماع ہے۔ (ک، جلد ا ص ۱۲۷) حَيۡثُ سَكَنۡتُم وَأۡتَمِرُوۡا اور قَدۡرًا میں ترقیق جلی ہے (المال)، الۡعِدَّةَ اور مُبَيِّنَةٍ میں کسائیؒ وقفاً۔ اُخۡرٰى میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اٰتٰـهُ اور اٰتٰـهَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ع

ع ۱ / ۱۷

وَكَاَيِّنۡ کو مکیؒ کاف کے بعد اثبات الف اور پھر ہمزہ مکسورہ سے یا کے بغیر بمد واجب وَكَآئِنۡ اور باقی کاف کے بعد ہمزہ مفتوحہ پھر یاء مشددہ مکسورہ سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ تنوین بصورت نون مرسوم ہے۔ (ک، اَمۡرِ رَبِّهَا

نُكُرًا کو مدنیؒ۔ ابن ذکوانؒ اور ابو بکرؒ کاف کے ضمہ سے نُكُرًا اور باقی اسکان سے پڑھتے ہیں۔ ذِكۡرًا میں بخلاف اور قَدِيۡرٌ میں ترقیق جلی ہے

مُبَيِّنٰتٍ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور ابو بکرؒ یاء تحتانیہ کے فتح سے مُبَيَّنٰتٍ (اسم مفعول)، اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ يُّؤۡمِنۡۢ میں ابدال جلی ہے

يُدۡخِلۡهُ کو مدنیؒ اور شامیؒ نون عظمت سے نُدۡخِلۡهُ اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ شَيۡءٍ ہر دو میں طول وتوسط اور حمزہؒ کا مذہب ظاہر ہے ع

ع ۲ / ۱۸

اس سورۃ میں ادغام کبیر ۲ ہیں۔ (دونوں قسموں میں ایک ایک) اور صغیر بھی دو ہیں۔

Marfat.com

سورۂ تحریم

باجماع مدنیہ اور اس کی آیتیں غیر حمصی بارہ۱۲ اور حمصی تیرہ۱۳ ہیں۔ الانھٰرُ پر حمصی آیت ہے۔

یتنزل الامرُ سے ما احل اللّٰہ لک تک وجوہ صحیحہ اٹھاون۵۸ لہ ہیں۔ قالونؒ بارہ۱۲۔ مکیؒ چھ۶۔ دوریؒ چار۴۔ سوسیؒ دو۲۔ شامیؒ دو۲۔ کسائیؒ چھ۶۔ عاصمؒ چھ۶۔ خلادؒ دو۲۔ ورشؒ سولہ۱۶ (بسم اللہ پر ۱۲۔ ترک پر ۴) اور خلفؒ دو۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

النبیءُ ہر دو کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ مضمومہ سے اور باقی یاء مشددہ مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) تحرّم ما۔ وھو میں سکون ھا بیّن ہے۔ النبیءُ الی میں مدنیؒ ہمزہ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور تسہیل کالیا کرتے ہیں۔ باقی حضرات کے لئے اجتماع ہمزتین نہیں ہے۔

عرّف کو کسائیؒ را کی تخفیف سے عرَف اور باقی تشدید

لہ ہمارے۵ قالونؒ کے لئے منفصل کے قصر اور قطع اول پر الرحیم کی وجوہ خمسہ اور ہمارے۶ وصل کل پڑھو۔ اور مکیؒ کو ہر وجہ میں النبیّ سے لوٹاؤ۔ دوریؒ کے لئے سکتہ اور وصل پڑھو اور دونوں میں سوسیؒ کو ادغام سے لوٹاؤ۔ (اگر سوسیؒ کے لئے اظہار مع الروم بھی پڑھیں اور پڑھنا چاہیے۔ تو دو۲ وجوہ زائد ہو کر دوریؒ کی طرح ان کے لئے بھی کل وجوہ چار۴ ۔۔۔۔ ہو جائیں گی۔ ط) قالونؒ کے لئے منفصل کے مد پر وہ ہی چھ۶ وجوہ پڑھ کر دوریؒ کو پڑھو۔ شامیؒ کے لئے وصل و سکتہ پڑھ کر کسائیؒ کو اور پھر عاصمؒ کو قالونؒ کی طرح اور خلادؒ کی ایک وجہ پڑھو۔ ورشؒ کے لئے نقل سے شیءٍ کے طول اور توسط میں سے ہر ایک پر بسم اللہ کے ساتھ چھ۶ اور ترک پر دو۲ وجوہ پڑھ کر خلفؒ کو لام تعریف۔ شیءٍ اور ساکن منفصل کے سکتہ سے پھر ساکن منفصل کے عدم سکتہ سے پڑھو اور خلادؒ کو ادغام ناقص سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ یہاں ضربی وجوہ نہیں ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

سے پڑھتے ہیں۔ فَقَدْ صَّغَتْ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

وَاِنْ تَظٰهَرَا کو غیر کوفیؒ ظاء مشددہ سے تَظّٰهَرَا اور کوفیؒ تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ (ک) فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ

وَجِبْرِيْلُ کو ابو بکرؒ جیم و را کے فتح اور را کے بعد ہمزہ مکسورہ سے یا کے بغیر وَجَبْرَئِلُ۔ حمزہؒ و کسائیؒ بھی اسی طرح مگر ہمزہ کے بعد یاء ساکنہ کے اثبات سے وَجَبْرَءِيْلُ۔ مکیؒ جیم کے فتح۔ را کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے ہمزہ کے بغیر وَجَبْرِيْلُ اور باقی بھی اسی طرح مگر جیم کے کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ مُؤْمِنٰتٍ اور يُؤْمَرُوْنَ میں ابدال اور طَلَّقَكُنَّ میں تغلیظ جلی ہے۔ (ک) طَلَّقَكُّنَّ میں ادغام بخلاف ہے۔ اہل عراق فقدان شرط اور ایک کلمہ میں تین[۲] تشدیدوں کے جمع ہو جانے کی وجہ سے اظہار اور اہل مغرب ثقلِ جمع اور ثقلِ تانیث کی بنا پر ادغام کہتے ہیں۔ ...... دونوں وجوہ صحیح ہیں۔ ہمارے طرق سے ادغام اداءً مقدم و مختار ہے۔

اَنْ يُّبْدِلَهٗ کو مدنیؒ اور بصریؒ باء موحدہ کے فتح اور دال کی تشدید سے اَنْ يُّبَدِّلَهٗ اور باقی باء موحدہ کے اسکان اور دال کی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ خَيْرًا اور لَا تَعْتَذِرُوا میں ترقیق جلی ہے۔ وَاَبْكَارًا میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ (الممال) مَرْضَاتَ میں کسائیؒ۔ مَوْلٰكُمْ۔ مَوْلٰهُ اور عَسٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۱۹

نُصُوْحًا کو ابو بکرؒ نون کے ضمہ سے نُّصُوْحًا اور باقی فتح سے

Marfat.com

پڑھتے ہیں۔ یُکَفِّرَ میں ترقیق جلی ہے۔ النَّبِيُّ اور النَّبِيَّ کو مدنیؒ
یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ سے اور باقی یاء مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ وَاغْفِرْ لَنَا
میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔ شَيْءٍ اور شَيْئًا میں طول و توسط
اور حمزہؒ کا مذہب اور عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے۔۔۔۔
وَمَأْوٰىهُمْ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ وَبِئْسَ میں ابدال جلی ہے۔ وَقِيلَ
میں ہشامؒ و کسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں۔ عِمْرٰنَ میں تفخیم پر اجماع ہے۔
وَكُتُبِهٖ کو حرمیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ کاف کے کسرہ
تا کے فتح اور اس کے بعد اثبات الف سے وَكِتٰبِهٖ (بافراد) اور بصریؒ
حفصؒ کاف و تا کے ضمہ سے الف کے بغیر (بجمع) پڑھتے ہیں۔ (الممال) عَسٰى
يَسْعٰى اور وَمَأْوٰىهُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور
عِمْرٰنَ میں ابن ذکوانؒ بخلاف امالہ کرتے ہیں۔ ع ۲ ۲۰
اس سورۃ میں ادغام کبیر تین ہیں (مثلین کے ۲۔ متقاربین کا ایک)
اور صغیر دو ہیں۔

سورۃ ملک

باجماع مکیہ ہے اور اس کی آیتیں مکی اور مدنی اخیر اکتیس ۳۱ اور باقی ائمہ کے نزدیک تیس ۳۰ ہیں۔ ایک جگہ اختلاف ہے۔ قَدْ جَآءَنَا نَذِيرٌ پر مکی و مدنی اخیر آیت ہے۔

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ سے بِيَدِهِ الْمُلْكُ تک وجوہ صحیحہ دو سو ستر ۲۷۰ ہیں۔[1]

---

[1] یعنی ۲۷۰ قالونؒ کے لئے منفصل کے قصر اور وَكِتٰبِهٖ بافراد پر الْقٰنِتِيْنَ میں طول۔ توسط اور قصر اور ان میں سے ہر ایک پر الرَّحِيمِ میں وہی وجہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

جزاک اللہ تعالیٰ فانہم

Marfat.com

قالونؒ ساٹھ ۶۰۔ بصریؒ بارہ ۱۲۔ مکیؒ تیس ۳۰۔ دوریؒ بارہ ۱۲۔ ورشؒ مع حمزہؒ بیالیس ۴۲ (بسم اللہ پر ۳۰۔ ترک پر ۱۲) شامیؒ بارہ ۱۲۔ کسائیؒ۔ ابوبکرؒ اور حفصؒ تیس ۳۰۔ تیس ۳۰ اور ابن ذکوانؒ بارہ ۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَهُوَ ہر چہار اور وَهِيَ میں سکون ھا۔ شَيْءٍ ہر دو میں ۲ طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب اور وقفاً نقل و ادغام۔ قَدِيْرٌ۔ نَذِيْرٌ۔ مَغْفِرَةٌ اور وَاَسِرُّوْا میں ترقیق بیّن ہے۔

مِنْ تَفٰوُتٍ کو حمزہؒ و کسائیؒ الف حذف کرکے واو مشددہ سے مِنْ تَفَوُّتٍ اور باقی فا کے بعد اثبات الف اور واو کی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ هَلْ تَرٰى اور قَدْ جَآءَنَا میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ اور وَلَقَدْ زَيَّنَّا میں ابن ذکوانؒ بخلاف اور بصریؒ۔ ہشامؒ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ وَبِئْسَ اور اَلَمْ يَاْتِكُمْ میں ابدال جلی ہے۔ (ک) تَكَادُ تَمَيَّزُ۔ تَكَادُ تَّمَيَّزُ کو وصلاً بزیؒ تاء مشددہ سے پڑھتے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اور روم و وصل... انمیں سے ہر ایک اور ۲۸-۳۰ وصل کل پر المُلْكُ کی وجوہ ثلثہ پڑھو۔ بصریؒ کے لئے وَكُتُبِهٖ بجمع پر الْقٰنِتِيْنَ کی وجوہ اربعہ اور ان میں سے ہر ایک پر المُلْكُ کی وجوہ ثلثہ۔ مکیؒ کے لئے ھاء کنایہ کے صلہ اور وَكُتُبِهٖ بافراد پر قالونؒ کی طرح ۳۰ وجوہ پڑھکر۔ قالونؒ کے لئے منفصل کے مد پر اسی طرح ۳۰ وجوہ اور دوریؒ کے لئے بصریؒ کی طرح بارہ ۱۲ وجوہ پڑھو۔ ورشؒ کے لئے بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند تیس ۳۰ اور ترک پر دوریؒ کی طرح بارہ ۱۲ وجوہ پڑھو۔ حمزہؒ وصل میں مندرج ہو گئے۔ شامیؒ کے لئے بارہ ۱۲۔ کسائیؒ۔ ابوبکرؒ اور حفصؒ کے لئے ۳۰-۳۰ وجوہ پڑھ کر ابن ذکوانؒ کے لئے امالہ سے بارہ ۱۲ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۳۹۶ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

ہیں۔ دونوں قراءتوں کا فرق ظاہر ہے۔
فَسُحُقًا کو کسائی حا کے ضمہ سے فَسُحُقًا اور باقی اسکان
سے پڑھتے ہیں۔ (ک) اَلَا یَعۡلَمُ مَنۡ (المال) تَلٰی ہر دو میں بصری حمزہ
اور کسائی امالہ ورش تقلیل۔ الدُّنۡیَا میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف اور
بصری تقلیل۔ بَلٰی میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل اور جَآءَ نَا میں
ابن ذکوان و حمزہ امالہ کرتے ہیں ع ۱
(ک) جَعَلَ لَکُمُ۔ النُّشُوۡرُ ہ ءَاَمِنۡتُمۡ کو ہشام بخلاف
اور قالون و بصری ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال سے۔ ورش و مکی تسہیل سے
نیز ورش بوجہ ثانی اس کے ابدال سے بقصر۔ اور ہشام بوجہ ثانی تحقیق کے
ساتھ ادخال سے پڑھتے ہیں۔ اور قنبل وصلاً ہمزہ اولیٰ کو بھی واو مفتوحہ سے
بدل لیتے ہیں یعنی وصلاً ان کے لئے ہمزتین میں تغیّر ہوتا ہے اور اگر النُّشُوۡرُ
پر وقف کریں جو تام ہے تو ہمزۂ مُحَقَّقہ سے ابتدا کرتے ہیں۔ فِی السَّمَآءِ اَنۡ
ہر دو میں حرمی و بصری ہمزہ ثانیہ کا یاءِ مفتوحہ سے ابدال۔ نَذِیۡرِ یۡ
اور نَکِیۡرِ یۡ میں ورش وصلاً اثبات یا کرتے ہیں۔ (ک) کَانَ نَکِیۡرِ
شَیۡءٍ میں طول و توسط اور حمزہ کا مذہب جلی ہے۔ یَنۡصُرُکُمۡ کو بصری
تخفیفاً را کے اسکان سے، نیز دوری ضمہ را کے اختلاس سے اور باقی ضمہ کاملہ
سے پڑھتے ہیں۔ الۡکٰفِرُوۡنَ۔ نَذِیۡرٌ اور یَجِبۡ میں ترقیق ظاہر ہے۔
(ک) یَرۡزُقُکُمۡ۔ صِرَاطٍ کو قنبل سین سے خلف اشمام بالزّا کر کے
اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔ (ک) وَجَعَلَ لَکُمُ۔ وَالۡاَفۡئِدَۃَ

میں وقفاً حمزہؒ ہمزۂ اولیٰ کی نقل اور سکتہ کے ساتھ ہمزہ ثانیہ کی حرکت نقل کرتے
ہیں۔ سُیٓئَتْ میں مدنیؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ اور وَقِيْلَ میں ہشامؒ وکسائیؒ اشمام
بالضمہ کرتے ہیں، بحالت اشمام سِیْٓئَتْ میں مد باقی نہیں رہتا[1]۔ اَرَءَيْتُمْ ہر دو
کو مدنیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے۔ نیز ورشؒ بوجہ ثانی اس کے ابدال سے بمد لازم
اور کسائیؒ اس کے حذف سے پڑھتے ہیں۔ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ کو غیر حمزہؒ یا کے فتح
اور اسم جلالہ کے لام کی تغلیظ سے پڑھتے ہیں۔ حمزہؒ کے لئے وصلاً یا محذوف اور
اسم جلالہ کا لام باریک ہوتا ہے۔ مَّعِيَ اَوْ کی یا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور حفصؒ
مفتوح پڑھتے ہیں۔ عَذَابٍ اَلِيْمٍ میں نقل اور بخلاف سکتہ بیّن ہیں۔

فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ کو کسائیؒ یاء غیب سے فَسَيَعْلَمُوْنَ

اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ اور اس سے قبل فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ
میں تاء خطاب پر اجماع ہے۔ يَّاْتِيْكُمْ میں ابدال جلی ہے (الممال) اَهْدٰى
اور مَتٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ وَالْاَفْـِٕدَةَ میں کسائیؒ وقفاً
اور الْكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۲

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی دو ہیں۔ ۱ اَهْلَكَنِيَ میں
غیر حمزہؒ ۲ مَّعِيَ اَوْ میں حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور حفصؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔
اور زائدہ بھی دو ہیں۔ نَذِيْرِ اور نَكِيْرِ میں ورشؒ اثبات کرتے
ہیں۔ ادغام کبیر چھ ہیں (مثلین کے ۴۔ متقاربین کے ۲) اور صغیر
تین ہیں۔

[1] مگر جمہور کا تحقیقی قول، اثباتِ مد کا ہے۔ ۱۲ ط

سُوْرۃُ نٓ

باجماع مکیّہ اور اس کی آیتیں بلاخلاف باون ۵۲ ہیں۔

قُلْ اَرَاَیْتُمْ سے بِمَجْنُوْنٍ تک وجوہ صحیحہ پانچسو چھپن ۵۵۶ ہیں۔ قالونؒ ایکسو چوالیس ۱۴۴۔ مکیؒ چھتیس ۳۶۔ دوریؒ اٹھائیس ۲۸۔ سوسیؒ چودہ ۱۴۔ شامیؒ چودہ ۱۴۔ ابوبکرؒ اور حفصؒ چھتیس ۳۶ چھتیس ۳۶۔ خلفؒ آٹھ ۸۔ خلادؒ چار ۴۔ کسائیؒ چھتیس ۳۶ اور ورشؒ دوسو ۲۰۰ (بسم اللہ پر ۱۴۴۔ ترک پر ۵۶)

۱ ہم ۱-۱۸ قالونؒ کے لئے تسہیل۔ صلہ اور منفصل کے قصر پر مَعِیْنٍ میں طول۔ توسط اور قصر اور ان میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک پر بِمَجْنُوْنٍ میں وہ ہی وجہ اور روم ہم ۱۹-۲۴ مَعِیْنٍ کے روم پر الرَّحِیْمِ کی وجوہ ثلثہ اور انمیں سے ہر ایک پر بِمَجْنُوْنٍ میں وہ ہی وجہ اور روم ہم ۲۵-۳۶ الرَّحِیْمِ کے روم و وصل۔ اور وصل کل پر بِمَجْنُوْنٍ کی وجوہ اربعہ۔ پھر تسہیل وصلہ اور منفصل کے مد پر۔ پھر تسہیل و بے صلہ اور منفصل کے قصر و مد میں سے ہر ایک پر اسی طرح ۳۶-۳۶ وجوہ پڑھ کر۔ مکیؒ کے لئے تحقیق وصلہ اور منفصل کے قصر پر یہی ۳۶ وجوہ پڑھو ہم ۱-۱۲ دوریؒ کے لئے مَعِیْنٍ کی وجوہ ثلثہ میں سے ہر ایک پر منفصل کا قصر و مد اور ان میں سے ہر ایک پر بِمَجْنُوْنٍ میں وہ ہی وجہ اور روم ہم ۱۳-۲۸ اور روم و وصل پر قصر و مد کے ساتھ وجوہ اربعہ پڑھ کر سوسیؒ کے لئے ابدال اور منفصل کے قصر پر اسی طرح ۱۴ وجوہ اور شامیؒ کے لئے مد و ادغام سے بھی ۱۴ وجوہ پڑھو۔ ابوبکرؒ کے لئے مد و ادغام سے قالونؒ کے مانند ۳۶ وجوہ پڑھو اور حفصؒ کو ہر وجہ میں اظہار سے لوٹاؤ۔ خلفؒ کے لئے منفصل کے عدم سکتہ پر ادغام کامل سے وصل کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ اور خلادؒ کو ادغام ناقص سے لوٹاؤ۔ کسائیؒ کے لئے ہمزۂ ثانیہ کے حذف پر ابوبکرؒ کے مانند ۳۶ وجوہ پڑھ کر ورشؒ کے لئے نقل کر کے تسہیل و ابدال میں سے ہر ایک پر بسم اللہ کے ساتھ قالونؒ کے مانند اور ترک پر دوریؒ کی طرح اظہار و ادغام کے ساتھ وجوہ پڑھو اور خلفؒ کے لئے سکتہ پر وصل کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۸۸۲ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نٓ وَالْقَلَمِ کو ورشؒ بخلاف اور شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ نون ملفوظی کا واو میں ادغام مع غنّہ کرکے نٓ وَّالْقَلَمِ اور باقی اظہار سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) یہاں ورشؒ کے لئے دونوں وجوہ اور یٰسٓ ۝ وَّالْقُرْاٰنِ میں صرف ادغام ماخوذ ہے۔ غَيْرَ۔ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ اَسَاطِيْرُ۔ خَيْرًا اور الْاٰخِرَةِ میں ترقیق جلی ہے۔ (ک) اَعْلَمُ بِمَنْ وَهُوَ میں سکون ھا بیّن ہے۔ (ک) اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ

اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ کو شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور حمزہؒ استفہام یعنی ہمزتین سے ءَاَنْ كَانَ اور باقی ایک ہمزہ سے بخبر پڑھتے ہیں۔ ہشامؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال اور ابن ذکوانؒ صرف تسہیل کرتے ہیں (تنبیہ) یہاں ہشامؒ کے لئے تحقیق کی وجہ نہیں ہے اور ابن ذکوانؒ کے لئے ادخال ہمارے طرق سے نہیں ہے بلکہ علامہ دانیؒ اس کی تردید کرتے ہیں۔ الْاَوَّلِيْنَ میں نقل وسکتہ جلی ہیں۔ نَائِمُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال صحیح نہیں۔ اَنِ اغْدُوْا میں وصلاً حرمیؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ نون کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور ابتداء باجماع ہمزہ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔ فَانْطَلَقُوْا میں تغلیظ جلی ہے۔ بَلْ نَحْنُ میں کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

اَنْ يُّبْدِلَنَا کو مدنیؒ وبصریؒ باء موحدہ کے فتح اور دال کی تشدید سے اَنْ يُّبَدِّلَنَا اور باقی با کے اسکان اور دال کی تخفیف سے

Marfat.com

پڑھتے ہیں۔ (ک) اَکْبَرُ لَوْ۔ (الممال) تُتْلٰی اور عَسٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور الْجَنَّۃِ میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ (تنبیہ) لَعَلٰی حرفِ جر مع لام ابتدا ہے اور فطاف افعال عشرہ ممال میں سے نہیں ہے پس انمیں امالہ نہیں ہوسکتا۔ ع

ع ۱ ۲

لَمَا تَخَیَّرُوْنَ کو بزیؒ وصلاً تاء مشددہ سے پڑھتے ہیں۔۔۔۔۔۔

فَلَمَّا رَاَوْا میں ابدال جلی ہے۔ (ک) یُکَذِّبُ بِھٰذَا اور الْحَدِیْثِ سَنَسْتَدْرِجُھُمْ۔ فَاصْبِرْ لِحُکْمِ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔ وَھُوَ ہر دو میں سکون ھا جلی ہے۔

لَیُزْلِقُوْنَکَ کو مدنیؒ یاکے فتح سے لَیَزْلِقُوْنَکَ (از ثلاثی) اور باقی ضمہ سے (از مزید) پڑھتے ہیں۔ الذِّکْرَ اور ذِکْرٌ میں ترقیق بیّن ہے (الممال) ذِلَّۃٌ میں کسائیؒ وقفاً۔ نَادٰی اور فَاجْتَبٰہُ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور بِاَبْصَارِھِمْ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۲ ۴

اس سورۃ میں ادغام کبیر پانچ ۵ ہیں (مثلین کا ایک۔ متقاربین کے ۴) اور صغیر دو ہیں۔ (المرسوم) بِاَیِّکُمُ میں ایک یا زائدہ اور اَنْ تَدٰرَکَہٗ بحذف الف مرسوم ہے۔

سُوْرَۃُ الْحَاقَّۃِ

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بصری و دمشقی اکیاون ۵۱ اور باقی ائمہ کے نزدیک باون ۵۲ ہیں تین جگہ اختلاف ہے۔ ۱ اَلْحَاقَّۃُ (اول) پر کوفی ۲ حُسُوْمًا

پر حمصی ۳ اور بِسْمِ اللہ پر حجازی آیت ہے۔

وَمَا هُوَ اِلَّا سے مَا الْحَاۗقَّةُ تک وجوہ صحیحہ[1] اڑتیس ۳۸ ہیں مُبَسْمِلِین غیر ورش دس۔ کسائی مزید دس۔ تارکین غیر ورش چار ۴ اور ورش چودہ ۱۴ (بسم اللہ پر ۱۰۔ ترک پر ۴)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ میں بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ فَهَلْ تَرٰی میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

وَمَنْ قَبْلَهٗ کو بصریؒ اور کسائیؒ قاف کے کسرہ اور باء موحدہ کے فتح سے قِبَلَهٗ اور باقی قاف کے فتح اور با کے اسکان سے پڑھتے ہیں وَالْمُؤْتَفِكٰتُ۔ لَا يُؤْمِنُ اور لَا يَاْكُلُهٗ میں ابدال بیّن ہے۔ بِالْخَاطِئَةِ میں وقفاً حمزہؒ یا ءِ مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ (تنبیہ) رَسُوْلَ رَبِّهِمْ میں مفتوحہ بعد از ساکن ہونے کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے۔ تَذْكِرَةً اور ذِرَاعًا میں ترقیق جلی ہے۔ اُذُنٌ کو مدنیؒ ذال کے اسکان سے اُذْنٌ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ فَهِيَ اور فَهُوَ میں سکون ھا بیّن ہے (ک) فَهِيَ يَوْمَئِذٍ۔

[1] ۱ تا ۹ قالونؒ کیلئے لِلْعٰلَمِيْنَ کی وجوہ ثلثہ میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم وصل ۱ تا ۱ اور وصل کل پڑھو۔ مکیؒ و عاصمؒ اور کسائیؒ فتح کی وجوہ میں مندرج ہو گئے کسائیؒ کو ہر وجہ میں امالہ سے لوٹاؤ۔ بصریؒ کے لئے ترک پر لِلْعٰلَمِيْنَ کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ شامیؒ و حمزہؒ مندرج ہو گئے۔ ورشؒ کے لئے ترقیق سے بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند اور ترک پر بصریؒ کی طرح وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۵۳ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

اَرْجَآئِهَا میں وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال صحیح نہیں
لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ کو حمزہؒ و کسائیؒ یاءِ تذکیر سے لَا يَخْفٰى
اور باقی تاءِ تانیث سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ اول) اگر فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ پر
وقف کریں تو حمزہؒ کے لئے مد و قصر کے ساتھ صرف تسہیل ہوگی کیونکہ ہمزہ متوسطہ
حقیقیہ ہے۔ متوسط بزائدہ نہیں[1]۔ اس لئے کہ اسمیں ھا تنبیہ کے لئے نہیں
بلکہ جزوِ کلمہ ہے اور هَآؤُمُ اسم فعل بمعنی خُذْ ہے (دوم) كِتٰبِيَهْ
اور مَالِيَهْ پر وقف یا وقفہ لطیفہ کرنا چاہیے اور اگر ایسا نہ کریں تب بھی
كِتٰبِيَهْ اِنِّيْ کو ورشؒ کے لئے بھی ہمزہ کی تحقیق سے یعنی نقل کے بغیر پڑھیں
اور ہمارے ائمہ کے نزدیک مَالِيَهْ هَلَكَ کو باظہار پڑھنا اولیٰ ہے۔ (جو جلد ا صـ ۱۹۵
وقف یا وقفہ کے بغیر ممکن نہیں) جلد ا صـ ۱۱۹
مَالِيَهْ اور سُلْطٰنِيَهْ کو حمزہؒ وصلاً ھاءِ سکتہ کے حذف
سے مَالِيْ اور سُلْطٰنِيْ اور باقی باثبات ھا پڑھتے ہیں۔ اور وقفاً
اثباتِ ھا پر اجماع ہے اور كِتٰبِيَهْ ہر دو اور حِسَابِيَهْ ہر دو میں قراءِ سبعہ
حالین میں اثبات ھا پر متفق ہیں۔ اَلْخٰطِـُٔوْنَ میں وقفاً حمزہؒ تسہیل کالواو
ابدال بیاءِ مضمومہ اور طا کو ضمہ دیکر ہمزہ کو حذف کرتے ہیں۔ (الممال)
اَلْحَآقَّةُ ہر سہ میں بخلاف۔ بِالْقَارِعَةِ بخلاف۔ بِالطَّاغِيَةِ۔
خَاوِيَةٍ۔ بَاقِيَةٍ۔ بِالْخَاطِئَةِ۔ رَّابِيَةً۔ وَّاعِيَةٌ۔ اَلْوَاقِعَةُ

---

[1] مسودہ میں اس مقام پر کچھ عبارت محو شدہ ہے۔ اس لئے اتحاف للبنّاءؒ سے اس کی تکمیل کی گئی ہے۔ واللہ اعلم۔ ۱۲ ط

Marfat.com

بخلاف۔ ثَمٰنِيَةٌ ۔ خَافِيَةٌ ۔ رَّاضِيَةٍ ۔ دَانِيَةٌ ۔ الْخَالِيَةِ اور
الْقَاضِيَةَ وغیرہ ہر ایک ہاءِ تانیث میں کسائیؒ وقفاً ۔ اَدْرٰىكَ میں
ابن ذکوانؒ بخلاف۔ بصریؒ ۔ ابو بکرؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ فَتَرَى
(الْقَوْمَ) میں وصلاً سوسیؒ بخلاف، وقفاً سمیں اور تَرٰى میں بصریؒ و
حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ صَرْعٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
اور بصریؒ تقلیل۔ وَجَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ ۔ طَغَا (الْمَآءُ) وقفاً
لَا تَخْفٰى اور مَآ اَغْنٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل
کرتے ہیں۔ (تنبیہ) كِتٰبِيَهْ ہر دو حِسَابِيَهْ ہر دو مَالِيَهْ اور
سُلْطٰنِيَهْ میں امالہ نہیں ہوتا کیونکہ ہاءِ تانیث نہیں ہے۔ ع ۱ ۵

(ک) فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا ۔ تُبْصِرُوْنَ ہر دو اور لَتَذْكِرَةٌ میں ترقیق
جلی ہے۔ (ک) لَقَوْلُ رَسُوْلٍ ۔ تُؤْمِنُوْنَ میں ابدال بیّن ہے۔

قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۝ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا
مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ میں ابن ذکوانؒ بخلاف[1] اور مکیؒ وہشامؒ دونوں

---

[1] ابن ذکوانؒ کے لئے صوریؒ بجمیع طرق اور اخفشؒ سے اکثر اہل عراق بغیب روایت کرتے ہیں۔ سبط الخیاطؒ اور حافظ ابو العلاءؒ نے دوسری وجہ بیان ہی نہیں کی۔ ابن غلبونؒ ۔ ابو الحسنؒ ۔ ابو محمد مکیؒ ۔ ابن سفیانؒ ۔ مہدویؒ ۔ ابن شریحؒ ۔ ابن بلیمہؒ اور ابو طاہر بن خلفؒ بھی بغیب روایت کرتے ہیں۔ علامہ دانیؒ جامع البیان میں کہتے ہیں "وہی صحیح اور اہل شام کا اسی پر عمل ہے اور میں نے اخفشؒ کے تمام طرق سے اسی طرح پڑھا ہے"۔ نقاشؒ و ابن شنبوذؒ ، اخفشؒ سے بخطاب روایت کرتے ہیں، علامہ دانیؒ نے امام ابو القاسم فارسیؒ سے بطریق نقاشؒ بخطاب پڑھا ہے۔ احمد بن انسؒ اور تغلبیؒ کی ابن ذکوانؒ سے یہی روایت ہے۔ دونوں صحیح ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

افعال کو یاءِ غیب سے مَّا یُؤْمِنُوْنَ - مَّا یَذَّکَّرُوْنَ
اور باقی تاءِ خطاب سے پڑھتے ہیں اور مؤخر الذکر کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ
اور ابو بکرؒ ذال مشدّدہ سے یعنی مدنیؒ۔ بصریؒ۔ ابن ذکوانؒ و ابو بکرؒ مَا
تَذَّکَّرُوْنَ اور مکیؒ و شامیؒ مَا یَذَّکَّرُوْنَ اور باقی تخفیف سے پڑھتے
ہیں۔ ع

ع ۲ ۲

اس سورۃ میں ادغام کبیر چار ہیں (از ہر دو اقسام ۲-۲) اور صغیر دو ہیں

(المرسوم) طغا بالف مرسوم ہے۔

سورۃ معارج

باجماع مکیہ ہے اور اس کی آیتیں دمشقی تینتالیس ۴۳ اور باقی ائمہ کے نزدیک چوالیس ۴۴ ہیں۔ اَلْفَ سَنَةٍ پر غیر دمشقی آیت ہے۔

فَسَبِّحْ سے ذِی الْمَعَارِجِ تک وجوہ صحیحہ دو سو چودہ ۲۱۴ ہیں۔ قالونؒ تیس ۳۰۔ ورشؒ چالیس ۴۰ (بسم اللہ پر ۳۰۔ ترک پر ۱۰) مکیؒ۔ عاصمؒ۔ ابو الحارثؒ

---

۱ بمد ۱۸-۱۸ قالونؒ کے لئے اَلْعَظِیْمِ کی وجوہ ثلثہ میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور ان میں سے ہر ایک پر ذِی الْمَعَارِجِ میں سکون و روم بمد ۱۹-۲۸ اور اَلْعَظِیْمِ کے روم پر الرَّحِیْمِ کی وجوہ خمسہ اور ان میں سے ہر ایک اور بمد ۲۹-۳۰ وصل کل پر ذِی الْمَعَارِجِ میں سکون و روم پڑھو۔ اور ہر وجہ میں ورشؒ کو مد سے۔ مکیؒ کو سَاَلَ سے۔ عاصمؒ اور ابو الحارثؒ کو مد سے اور کسائیؒ کے دوریؒ کو امالہ سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے ترک پر اَلْعَظِیْمِ کی وجوہ خمسہ میں سے ہر ایک پر ذِی الْمَعَارِجِ میں سکون و روم پڑھو۔ اور ہر وجہ میں شامیؒ کو مد سے۔ بصریؒ کو سَاَلَ سے اور وصل میں خلفؒ کو مد و ادغام کامل سے اور خلادؒ کو ادغام ناقص سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ ....

اہل ضرب ۲۸۶ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

اور کسائی کے دوری تیس ۳۰ ۔ تیس ۳۰ ۔ شامی دس ۱۰ ۔ بصری دس ۱۰ ۔ خلف دو ۲ .....
خلاد دو ۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سَاَلَ کو مدنی اور شامی (بلغت قریش) ہمزہ کے بجائے الف سے
سَالَ (بروزن قَالَ) اور باقی ہمزہ مفتوحہ سے (بروزن فَتَحَ) پڑھتے
ہیں۔ (ک)، ذِی الْمَعَارِجِ تَعْرُجُ
تَعْرُجُ کو کسائی یائے تذکیر سے یَعْرُجُ اور باقی تائے تانیث سے
پڑھتے ہیں۔

یَوْمَئِذٍ کو مدنی اور کسائی میم کے فتح سے یَوْمَئِذَ اور باقی
کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ تُئْوِيْهِ ورش و سوسی کے نزدیک ابدال سے مستثنیٰ ہے
یہاں کَلَّا پر وقف تام یا کافی اور مابعد سے ابتدا احسن ہے
نَزَّاعَةً کو غیر حفص (خبر مان کر) تا کے رفع سے نَزَّاعَةٌ اور حفص
(حال قرار دیکر) نصب سے پڑھتے ہیں۔ الْخَيْرُ اور غَيْرُ ہر دو میں ترقیق اور
صَلَاتِهِمْ ہر دو میں تغلیظ جلی ہے۔ دَآئِمُوْنَ اور قَآئِمُوْنَ میں وقفاً
حمزہ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال صحیح نہیں۔ مَأْمُوْنٍ میں
ابدال بیّن ہے۔

لِاَمٰنٰتِهِمْ کو مکی الف جمع کے حذف سے لِاَمَانَتِهِمْ
(بتوحید) اور باقی نون کے بعد الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔
بِشَهٰدٰتِهِمْ کو غیر حفص الف جمع کے حذف سے بِشَهَادَتِهِمْ

Marfat.com

(بافراد) اور حفصؒ دال کے بعد الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ (الممال)
(تنبیہ) فواصل کے امالہ کی یہ تیسری سورۃ ہے (فواصل ممال چار ہیں) ۱ لَظٰی ۲ لِلشَّوٰی ۳ وَتَوَلّٰی ۴ اور فَاَوْعٰی ہیں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ (جلد اص ۲۱۹ طٰہٰ ص ۳۷۸)
ورشؒ وبصریؒ تقلیل (غیر فواصل) لِلْکٰفِرِیْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ
ورشؒ تقلیل۔ سَنَتِہٖ میں کسائیؒ وقفًا۔ وَنَرٰہُ میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ
امالہ ورشؒ تقلیل اور ابْتَغٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل
کرتے ہیں۔ ع

۱ ع

نَعِیْمٍ کَلَّا پر وقف تام اور مابعد سے ابتدا احسن ہے۔ دانیؒ وغیرہ
جمہور محققین کا یہی مذہب ہے اور بعض ماقبل پر وقف جائز کہتے ہیں۔ (ک)
فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ۔ لَقٰدِرُوْنَ۔ خَیْرًا اور سِرَاعًا میں ترقیق جلی ہے
(تنبیہ) یہاں یَخْرُجُوْنَ کے معروف پڑھنے پر اجماع ہے۔ (ک)
الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا

اِلٰی نُصُبٍ کو غیر شامیؒ وحفصؒ نون کے فتح اور صاد کے اسکان
سے نَصْبٍ اور شامیؒ وحفصؒ نون وصاد کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (الممال)
ذِلَّۃٌ میں کسائیؒ وقفًا امالہ کرتے ہیں۔ ع

۲ ع ۸

اس سورۃ میں ادغام کبیر (متقاربین کے) تین ہیں۔ (المرسوم)
الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ بحذف الف مرسوم ہیں۔

سُورۃ نوح علیہ السلام باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں کوفی اٹھائیس ۲۸۔ بصری ودمشقی انتیس ۲۹

Marfat.com

اور حجازی و حمصی تیس ۳۰ ہیں۔ پانچ جگہ اختلاف ہے ۱ فِیهِنَّ نُوْرًا پر حمصی
۲ سُوَاعًا اور ۳ فَاُدْخِلُوْا نَارًا پر غیر کوفی ۴ وَنَسْرًا پر مدنی آخر
اور کوفی ۵ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا پر مدنی اول اور مکی آیت ہے۔

ذٰلِكَ الْيَوْمُ سے اَلِيْمٌ تک وجوہ صحیحہ تین سو ساٹھ ۳۶۰ ہیں۔ قالون
مع مکی ایک سو چھتیس ۱۳۶ ۔ ورش پچاس ۵۰ (بسم اللہ پر ۳۴ ۔ ترک پر ۱۶) عاصم چوتیس ۳۴
کسائی چونتیس ۳۴ ۔ دوری بتیس ۳۲ ۔ سوسی سولہ ۱۶ ۔ شامی سولہ ۱۶ ۔ خلاد چودہ ۱۴ اور
خلف اٹھائیس ۲۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهُمْ میں ابدال۔ عَذَابٌ اَلِيْمٌ میں نقل اور بخلاف سکتہ

۱ ۲۷ جگہ اجماع ہے اور ان اختلافی مقامات میں سے کوفی ایک بصری دمشقی دو اور باقی ائمہ تین تین جگہ آیت شمار کرتے ہیں۔ اتحاف میں فَاُدْخِلُوْا نَارًا پر کوفی اور سُوَاعًا پر غیر حمصی آیت درج ہے جو سہو ہے۔ ۱۲

۲ ۱-۱۰۸ قالون کے لئے يُوْعَدُوْنَ کے طول، توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک پر منفصل کا قصر و مد اور ان پر صلہ اور بے صلہ اور ان دونوں پر اَلِيْمٌ میں سکون و اشمام سے وہ ہی وجہ اور روم ۱۰۹-۱۳۶ وصل کل پر منفصل کا قصر و مد اور ان پر صلہ و بے صلہ کے ساتھ اَلِيْمٌ کی ساتوں وجوہ پڑھو۔ مکی قصر کے صلہ میں مندرج ہو گئے۔ مد اور بے صلہ کے بعد ورش پھر عاصم پھر کسائی کو مد سے لوٹاؤ ۱-۹ ورش کے لئے ترک پر يُوْعَدُوْنَ کی وجوہ ثلثہ میں سے ہر ایک پر اَلِيْمٌ میں سکون و اشمام کے ساتھ وہ ہی وجہ اور روم ۱-۱۶ اور وصل پر وجوہ سبعہ پڑھو۔ اور ہر وجہ میں دوری کو قصر و مد سے۔ سوسی کو ابدال سے اور شامی کو مد سے لوٹاؤ۔ اور صرف وصل میں خلاد کو۔۔۔ يٰٓاَيُّهُمْ بتحقیق سے لوٹا کر عَذَابٌ اَلِيْمٌ میں نقل و عدم سکتہ اور خلف کو ادغام کامل سے لوٹا کر ساکن منفصل کے عدم سکتہ پر نقل و عدم سکتہ اور سکتہ پر نقل و سکتہ پڑھو۔ واللہ اعلم اہل ضرب ۹۶۶ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

نَذِیرٌ۔ لِتَغْفِرَ۔ اسْتَغْفِرُوا۔ سِرَاجًا اور اِخْرَاجًا میں ترقیق بیّن ہے۔ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ کو حرمیؒ، شامیؒ اور کسائیؒ نون کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں اور بحالت ابتدا ہمزہ وصلیہ کے ضمہ پر اجماع ہے یَغْفِرْ لَکُمْ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام۔ وَیُؤَخِّرْکُمْ اور لَا یُؤَخَّرُ میں ورشؒ واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ (ک) لَا یُؤَخَّرُ لَوْ اور قَالَ رَبِّ دُعَآءِیْٓ اِلَّا کی یا کو غیر کوفی مفتوح پڑھتے ہیں (تنبیہ) اگر دُعَآءِیْ پر وقف کریں تو مد بدل جلی ہے۔ فِرَارًا۔ اِسْرَارًا اور مِدْرَارًا میں تکرار کی بنا پر را کی تفخیم پر اجماع ہے۔ (ک) لِتَغْفِرَ لَهُمْ۔ اِنِّیْٓ اَعْلَنْتُ کی یا کو حرمیؒ و بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ (ک) خَلَقَکُمْ اور الشَّمْسَ سِرَاجًا اور جَعَلَ لَکُمْ (الممال) مُسَمًّی وقفاً میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ جَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ اور اٰذَانِهِمْ میں کسائیؒ کے دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ۱ ۹

وَوَلَدُہٗ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ واو (دوم) کے ضمہ اور لام کے اسکان سے وَوُلْدُہٗ اور باقی دونوں کے فتح سے پڑھتے ہیں۔

وَدًّا کو مدنیؒ واو کے ضمہ سے وُدًّا اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔

کَثِیْرًا اور فَاجِرًا میں ترقیق جلی ہے۔

خَطِیْٓـٰٔتِهِمْ کو بصریؒ طا اور یا دونوں کے فتح اور دونوں کے بعد اثبات الف اور ہا کے ضمہ سے ہمزہ اور مد اور تا کے بغیر خَطَایَاهُمْ (بروزن عطایاهُمْ) اور باقی طا کے کسرہ۔ یا کے اسکان۔ اس کے بعد

ہمزہ مفتوحہ پھر الف کے اثبات اور پھر تا اور ھا کے کسرہ سے بمد واجب پڑھتے ہیں ۔ رسم میں دونوں الف محذوف ہیں ۔ اغْفِرْ لِيْ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں ۔ بَيْتِيَ کی یا کو ہشامؒ وحفصؒ مفتوح پڑھتے ہیں ۔ مُؤْمِنًا ۔ وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ اور وَالْمُؤْمِنٰتِ میں ابدال جلی ہے ۔ (الممال) الْكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ ع

ع ۲ ۱۰

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی تین ہیں ۔ ۱ دُعَآءِيْ میں غیر کوفیؒ ۲ اِنِّيْ اَعْلَنْتُ میں حرمیؒ و بصریؒ ۳ اور بَيْتِيَ میں ہشامؒ وحفصؒ مفتوح پڑھتے ہیں ۔ ادغام کبیر چھ ۶ ہیں (مثلین کے ۲ ۔ متقاربین کے ۴) اور صغیر دو ۲ ہیں ۔

سُورۂ جن

باجماع مکیہ ہے اور اس کی آیتیں سب کے نزدیک اٹھائیس ۲۸ ہیں مگر تفصیل میں دو ۲ جگہ اختلاف ہے ۱ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ پر کی ۲ اور وَلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا پر غیر مکی آیت ہے ۔

وَلَاتَزِدِ سے فَاٰمَنَّا بِهٖ تک وجوہ صحیحہ ایک سو چھبیس ۱۲۶ ہیں ۔ قالونؒ

---

۱ ۱ تا ۲۰ قالونؒ کے لئے قطع اول پر الرَّحِيْمِ کی وجوہ خمسہ اور انمیں سے ہر ایک اور ۲۱ ۔ ۲۴ وصل کل پر منفصل کا قصر و مد اور ان پر یٰہ میں سکون و روم پڑھو ۔ اور قصر کی ہر وجہ میں مکیؒ کو نقل سے اور مد کے بعد عاصمؒ وکسائیؒ کو مد سے لوٹاؤ ۔ اور ورشؒ کو نقل سے لوٹا کر ہر وجہ میں مدبدل کی وجوہ ثلٰثہ پڑھو ۔ ورشؒ کے لئے ترک پر سکتہ اور وصل کے ساتھ مدبدل کی وجوہ ثلٰثہ اور ان میں سے ہر ایک پر سکون و روم پڑھو ۔ اور ہر وجہ میں بصریؒ کو عدم نقل سے بقصر ۔ اور دوریؒ و شامیؒ کو مد سے اور صرف وصل میں خلفؒ کو منفصل کے سکتہ اور ادغام کامل سے پھر عدم سکتہ اور ادغام کامل سے اور خلادؒ کو ادغام ناقص سے لوٹاؤ ۔ واللہ اعلم ۔ ۱۲

چوبیس ۲۴ ۔ مکی ۔ عاصم اور کسائی بارہ ۱۲ ۔ بارہ ۔ درش اڑتالیس ۴۸ (بسم اللہ پر ۳۶ ۔ ترک پر ۱۲) بصری ۔ دوری ۔ شامی اور خلف چار ۴ ۔ چار اور خلاد دو ۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُرِءَ انّا میں مکی نقل کرتے ہیں ۔

۱ وَاَنَّهٗ تَعٰلٰی ۲-۳ وَاَنَّهٗ کَانَ ہردو ۴-۵ وَاَنَّا ظَنَنَّا ہردو ۶ وَاَنَّهُمْ ظَنُّوْا ۷ وَاَنَّا لَمَسْنَا ۸ وَاَنَّا کُنَّا ۹ وَاَنَّا لَا نَدْرِيْ ۱۰-۱۱ وَاَنَّا مِنَّا ہردو ۱۲ اور وَاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا ۔ ان بارہ ۱۲ کلمات کو حرمی ۔ بصری اور ابوبکر اور ۱۳ وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ کو مدنی وابوبکر (اِنَّا سَمِعْنَا پر عطف کر کے) ہمزہ کے کسرہ سے اور باقی (اَنَّهُ اسْتَمَعَ یا ضمیر بِهٖ پر عطف قرار دیکر) فتح سے پڑھتے ہیں ۔ ۱ اَنَّهُ اسْتَمَعَ اور ۲ وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ میں فتح پر ۱ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا ۲ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا ۳ قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ ۴ قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ ۵ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ اور ۶ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ میں کسرہ پر اجماع ہے ۔ (ک) مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً (اس کی نظیر

۱؎ اس سورۃ میں اَنَّ مشددہ اکیس ۲۱ مقامات میں واقع ہوا ہے ۔ ازاں جملہ دو جگہ فتح پر اور چھ جگہ کسرہ پر اجماع اور تیرہ ۱۳ جگہ اختلاف ہے ۔ یہ سب متن میں درج ہیں ۔ ان کے ماسوا پانچ جگہ اَنْ مصدریہ مخففہ بفتح ہمزہ آیا ہے ۱ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ ۲ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ ۳ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ ۴ وَاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا ۵ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا اور ایک جگہ (قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ میں) اِنْ شرطیہ مخففہ بکسرہ ہمزہ آیا ہے مشددہ اور مخففہ کے ملانے سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ سات جگہ فتح پر اور سات جگہ کسرہ پر اتفاق اور تیرہ جگہ اختلاف ہے اور کل ستائیس ۲۷ ہیں ۔ ۱۲

عہ ایسا نہیں بلکہ اِنْ نافیہ مخففہ ۔ ۱۲ ط

نہیں ہے) اور دُوْنَ ذٰلِكَ كُنَّا اور طَرَآئِقَ قِدَدًا اور وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا۔ يُؤْمِنْ میں ابدال جلی ہے۔ (ک) عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ

يَسْلُكْهُ عَذَابًا کو غیر کوفی نون عظمت سے نَسْلُكْهُ

اور کوفی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ اور اس کے بعد دوسرے رکوع میں فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ کے بغیب پڑھنے پر اجماع ہے۔

لِبَدًا کو ہشامؒ بخلاف[1] لام کے ضمہ سے لُبَدًا اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں یہی ہشامؒ کی دوسری وجہ ہے۔ (الممال) تَعٰلٰى اور الْهُدٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور فَزَادُوْهُمْ میں ابن ذکوانؒ بخلاف اور حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ قاف ولام کے فتح اور ان کے درمیان (اثبات) الف سے قَالَ اِنَّمَا (ماضی)، اور عاصمؒ وحمزہؒ قاف کے ضمہ اور لام کے جزم سے الف کے بغیر (امر) پڑھتے ہیں بعض مصاحف میں بالف اور بعض میں بحذف مرسوم

---

[1] ہشامؒ کے لئے ابن عبدانؒ، حلوانیؒ سے صرف لام کا ضمہ روایت کرتے ہیں۔ تیسیر میں فقط ضمہ درج ہے۔ حلوانیؒ کی کتاب میں بھی ضمہ مذکور ہے۔ ابن الفحامؒ نے ہر دو طرق ضمہ پڑھا ہے۔ ہذلیؒ۔ ابن سوارؒ اور سبط الخیاطؒ وغیرہ اکثر مغربی اور عراقی ائمہ نے ضمہ ہی بیان کیا ہے۔ فضل بن شاذانؒ، حلوانیؒ سے کسرہ نقل کرتے ہیں۔ دانیؒ نے اس طریقہ سے کسرہ پڑھا ہے۔ نقاشؒ بذریعہ جمالؒ، حلوانیؒ سے اور زید بن علیؒ، داجونیؒ سے اور متعدد حضرات ہشامؒ سے کسرہ روایت کرتے ہیں۔ محققؒ کہتے ہیں "ہم نے مغربی اور مشرقی طرق سے دونوں طرح پڑھا ہے" شاطبیہ میں دونوں مذکور اور دونوں صحیح ہیں مگر اداءً ضمہ مقدم ہے۔ ۱۲

Marfat.com

تھا اور اس کے بعد قُلْ اِنِّیْ ہر دو اور قُلْ اِنْ میں تینوں جگہ امر پر اجماع ہے ۔ یُّجِیْرَنِیْ ۔ نَاصِرًا اور فَلَا یُظْهِرُ میں ترقیق جلی ہے ۔۔۔ (ک) یَجْعَلُ لَّهٗ ۔ رَبِّیْٓ اَمَدًا کی یا کو حرمیؒ و بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں ۔ لَدَیْھِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ اور شَیْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے (المحال) ، ارْتَضٰی اور وَاَحْصٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ۔ ع

ع ۲ ۱۲

اس سورۃ میں یاء اضافت اختلافی ایک ہے ۔ رَبِّیْٓ اَمَدًا میں حرمیؒ و بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں ۔ ادغام کبیر چھ ۶ ہیں (مثلین کے ۵ ۔ متقاربین کا ایک) (المرسوم) فَمَنْ یَّسْتَمِعِ الْاٰنَ کا ہمزہ صرف اسی سورۃ میں بصورت الف مرسوم ہے ۔

سُورۂ مزّمّل

صلی اللہ علیہ وسلم مکیّہ ہے مگر حضرت ابن عباسؓ آیت نمبر ۲۰ کو اور بعض آیات نمبر ۱۰-۱۱ کو مدنی کہتے ہیں اور اس کی آیتیں مدنی اخیر اٹھارہ ۱۸ ۔ بصری و حمصی انیس ۱۹ اور باقی ائمہ کے نزدیک بیس ۲۰ ہیں ۔ چار ۱ جگہ اختلاف ہے نمبر ۱ یٰٓاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ پر کوفی ۔ شامی اور مدنی اول نمبر ۲ وَّجَحِیْمًا پر غیر حمصی نمبر ۳ اِلَیْكُمْ رَسُوْلًا پر مکی نمبر ۴ اور شِیْبًا پر غیر مدنی اخیر آیت ہے ۔

عٰلِمُ الْغَیْبِ سے تَنْزِیْلًا تک وجوہ صحیحہ چوراسی ۸۴

ل ۱) ۱ جگہ اجماع ہے اور ان مقامات میں سے مدنی اخیر ایک ، بصری و حمصی دو ۲ دو اور باقی ائمہ تین تین جگہ آیت شمار کرتے ہیں ۔ ۱۲

Marfat.com

ہیں۔ قالونؒ چوبیس ۲۴۔ بصریؒ دو ۲۔ مکیؒ چھ ۶۔ دوریؒ دو ۲۔ شامیؒ دو ۲۔ کسائیؒ چھ ۶۔ عاصمؒ چھ ۶۔ خلفؒ دو ۲۔ خلادؒ دو ۲ اور ورشؒ بتیس ۳۲ (بسم اللہ پر ۲۴ ترک پر ۸)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَوِ انْقُصْ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ واو کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور ابتدا باجماع ہمزۂ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔ الْقُرْءَان میں مکی نقل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) عَلَيْكَ قَوْلًا اور فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا میں ساکن ماقبل کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے۔ اَشَدُّ وَطْـًٔا کو بصریؒ اور شامیؒ واو کے کسرہ۔ طا کے فتح۔ اس کے بعد اثباتِ الف اور پھر ہمزۂ منصوبہ مُنَوَّنہ سے بمد واجب وِطَآءً اور باقی واو کے فتح۔ طا کے اسکان اور اس کے بعد ہمزہ سے

---

۱ ہ ۱۲ قالونؒ کے لئے منفصل کے قصر پر میم کے صلہ اور بے صلہ کے ساتھ قطع اول پر الرَّحِيْمِ کی وجوہ خمسہ اور وصل کل پڑھو۔ بصریؒ کے لئے ترک پر سکتہ اور وصل۔ مکیؒ کے لئے ھاء کنایہ کے صلہ سے الرَّحِيْمِ کی وجوہ خمسہ اور وصل کل۔ اور قالونؒ کے لئے منفصل کے مد پر صلہ اور بے صلہ کے ساتھ وہی بارہ وجوہ پڑھ کر دوریؒ اور پھر شامیؒ کے لئے سکتہ و وصل پڑھو۔ کسائیؒ کو امالہ سے قالونؒ کے مانند لوٹاؤ۔ عاصمؒ کے لئے چھ وجوہ پڑھ کر خلفؒ کے لئے ساکن منفصل اور شَيْءٍ کے سکتہ پر اور پھر ساکن منفصل کے عدم سکتہ اور شَيْءٍ کے سکتہ پر ادغام کامل۔ خلادؒ کے لئے ساکن منفصل کے عدم سکتہ اور شَيْءٍ کے سکتہ پر اور پھر دونوں کے عدم سکتہ پر ادغام ناقص پڑھو۔ ورشؒ کے لئے ترقیق اور نقل سے ذوات الیا کے فتح پر شَيْءٍ کا طول و توسط اور ان دونوں پر بسم اللہ کے ساتھ قالونؒ کے مانند چھ۔ چھ اور ترک پر سکتہ و وصل اور پھر تقلیل کے ساتھ بھی سولہ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔

رَبُّ الْمَشْرِقِ کو شامیؒ۔ ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ (رَبِّكَ سے بدل قرار دے کر) با کے خفض سے رَبِّ الْمَشْرِقِ اور باقی (بربناء استیناف) رفع سے پڑھتے ہیں وَعَذَابًا اَلِيْمًا میں نقل اور بخلاف سکتہ۔ مُنْفَطِرٌ اور تَذْكِرَةٌ میں ترقیق جلی ہے۔ (الممال) النَّهَارِ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ فَعَصٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ تَذْكِرَةٌ میں کسائیؒ وقفاً اور شَآءَ

ع ۱ ۱۲ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں ع

مِنْ ثُلُثَيِ کو ہشامؒ لام کے اسکان سے مِنْ ثُلْثَيِ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ کو مدنیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ (ثُلُثَيِ پر عطف کر کے) فا اور ثاء (دوم) کے خفض اور ھا کے کسرہ سے وَنِصْفِهٖ وَثُلُثِهٖ اور باقی (اَدْنٰى پر عطف کر کے) دونوں کے نصب اور ھا کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ يُقَدِّرُ۔ خَيْرًا اور وَاسْتَغْفِرُوا میں ترقیق جلی ہے الْقُرْءَانِ میں مکیؒ اور وقفاً حمزہؒ نقل کرتے ہیں۔ الصَّلٰوةَ میں تغلیظ بیّن ہے۔ (ک) عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ۔ (الممال) اَدْنٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور مَرْضٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف

ع ۲ ۱۴ اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں ع

اس سورۃ میں ادغام کبیر (مثلین کا) ایک ہے۔

سورہ مدثر صلی اللہ علیہ وسلم باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں مدنی اخیر مکی اور دمشقی پچپن ۵۵ اور باقی ائمہ کے نزدیک چھپن ۵۶ ہیں دو جگہ اختلاف ہے یتسآءلون پر غیر مدنی اخیر ۲ اور عن المجرمین پر غیر مکی و دمشقی آیت ہے۔

ان اللہ سے فانذر تک وجوہ صحیحہ ایک سو چھپن ۱۵۶ ہیں۔ قالونؒ مع مکیؒ اڑتالیس ۴۸۔ ورشؒ بتیس ۳۲ (بسم اللہ پر ۲۴۔ ترک پر ۸) عاصمؒ چوبیس ۲۴... کسائیؒ چوبیس ۲۴۔ بصریؒ۔ دوریؒ اور شامیؒ آٹھ ۸ آٹھ ۸۔ خلادؒ دو ۲۔ خلفؒ دو ۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

المدثر۔ تستکثر۔ نقر۔ عسیر۔ غیر۔ سحر اور والکفرون میں ترقیق جلی ہے۔ فانذر میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔

والرجز کو غیر حفصؒ را کے کسرہ سے والرجز اور

---

۱ ۔۱۸ قالونؒ کے لئے رحیمُ کے طول۔ توسط اور قصر بالسکون میں سے ہر ایک پر الرحیم میں وہی وجہ اور روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک پر منفصل کا قصر و مد اور فانذر میں سکون۔ ۱۹-۳۶ رحیمُ کے اشمام کی وجوہ ثلثہ پر یہی ۱۸ وجوہ ۳۷-۴۶ رحیمُ کے روم پر الرحیم کی وجوہ خمسہ اور انمیں سے ہر ایک ۴۷-۴۸ اور وصل کل پر منفصل کا قصر و مد پڑھو۔ مکیؒ قصر میں مندرج ہوگئے۔ ورشؒ۔ عاصمؒ اور کسائیؒ کو ہر وجہ میں مد سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے ترک پر رحیمُ کی آٹھوں وجوہ پڑھو۔ اور ہر وجہ میں بصریؒ کو قصر سے اور دوریؒ و شامیؒ کو مد سے اور صرف وصل میں خلادؒ کو تفخیم را سے اور خلفؒ کو ادغام کامل سے بتحقیق و تسہیل سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۲۱۶ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

حفصؒ ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ اَنْ اَزِیْدَ ۝ کَلَّا پر وقف تام یا کافی اور مابعد
سے ابتدا احسن ہے۔ یُؤْثَرُ اور وَالْمُؤْمِنُوْنَ میں ابدال ظاہر ہے۔
(ک)، مَاسَقَرُ لَا اور وَلَاتَذَرُ لَوَّاحَةٌ۔ مَلٰٓئِکَةً میں وقفًا
حمزہؒ مدو قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال صحیح نہیں۔ یَّشَآءُ کی وجوہ
خمسہ وقفی بیّن ہیں۔ (ک) هُوَ وَمَا (المال)، الْکٰفِرِیْنَ اور النَّارِ
میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اَدْبَرَ میں ابن ذکوانؒ بخلاف
بصریؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور ذِکْرٰی میں بصریؒ و
حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۱ ۱۵ اِذْ اَدْبَرَ میں مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ اِذْ کو ذال معجمہ کے فتح
اور اس کے بعد اثبات الف سے اور فعل کو دال مہملہ کے فتح سے ہمزہ کے بغیر
(از مجرد۔ بروزن فَعَلَ)، اِذَا دَبَرَ اور باقی اِذْ کو ذال ساکنہ سے اور
فعل کو ہمزہ قطعیہ مفتوحہ اور دال کے اسکان سے (از مزید بروزن اَفْعَلَ)
پڑھتے ہیں۔ رسم متحد ہے۔ اس رکوع میں کَلَّا تین جگہ آیا ہے۔ اول کَلَّا
وَالْقَمَرِ ۝ سوم کَلَّا اِنَّهٗ تَذْکِرَةٌ ۝ ان دونوں کے ماقبل پر وقف
تام اور ان سے ابتدا احسن ہے۔ ان پر وقف نہ کرنا چاہیے کیونکہ یہ بمعنی حقًا
ہیں۔ دوم اَنْ یُّؤْتٰی صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۝ کَلَّا پر وقف تام یا کافی اور
مابعد سے ابتدا احسن ہے اس کے ماقبل پر وقف نہ کریں۔ کیونکہ یہ انکار
و زجر کے لئے ہے۔ نَذِیْرًا۔ التَّذْکِرَةِ۔ الْاٰخِرَةَ۔ تَذْکِرَةٌ اور
الْمَغْفِرَةِ میں ترقیق بیّن ہے (ک)، لِلْبَشَرِ لِمَنْ۔ یَتَاَخَّرَ میں وقفًا

حمزہ تسہیل کرتے ہیں۔ (ک) مَا سَلَكَكُمْ۔ الْخَآئِضِيْنَ ہیں
وقفاً حمزہ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال صحیح نہیں (ک)۔۔۔۔۔

نُكَذِّبُ بِيَوْمِ
مُسْتَنْفِرَةٌ کو مدنی اور شامی فا کے فتح سے مُسْتَنْفَرَةٌ
اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ يُؤْتٰى میں ابدال اور الْاٰخِرَةَ میں نقل وسکتہ
وغیرہ جلی ہیں۔

وَمَا يَذْكُرُوْنَ کو مدنی تاء خطاب سے تَذْكُرُوْنَ اور
باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ (ک) اللّٰهُ هُوَ۔ (الممال) لَاِحْدَى (الْكُبَرِ)
وقفاً اور التَّقْوٰى میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل
شَآءَ ہر دو میں ابن ذکوان وحمزہ۔ اٰتٰىنَا اور يُؤْتٰى میں حمزہ وکسائی
امالہ ورش بخلاف تقلیل۔ قَسْوَرَةٍ میں بخلاف۔ الْاٰخِرَةَ۔ تَذْكِرَةٌ
اور الْمَغْفِرَةِ میں کسائی وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع ۲ ۱۶

اس سورۃ میں ادغام کبیر سات ہیں (مثلین کے ۴ متقاربین کے ۳)

سُوْرَةُ قِیٰمَة [1] باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں حمصی وکوفی چالیس ۴۰
اور باقی ائمہ کے نزدیک انتالیس ۳۹ ہیں لِتَعْجَلَ بِهٖ [1]
پر حمصی وکوفی آیت ہے۔ جلد ا ص ۱۱۷

[1] یہ اُن چار سورتوں میں سے پہلی سورۃ ہے جن پر امام ابن مجاہد وغیرہ نے تارکین
غیر حمزہ کے لئے بسم اللہ اور حمزہ کے لئے سکتہ اختیار کر رکھا تھا (دوسری تطفیف
تیسری بلد اور چوتھی ہمزہ ہے)۔ ان حضرات کے خیال میں الْمَغْفِرَةِ اور جَنَّتِيْ
کے بعد لَاۤ نافیہ کا اور لِلّٰهِ اور بِالصَّبْرِ کے بعد وَيْلٌ کا نطق (باقی بر صفحہ آیندہ)

Marfat.com

هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى سے اللَّوَّامَةِ تک وجوہ صحیحہ پچپن ۵۵ ہیں۔ قالونؒ مع بزیؒ بارہ ۱۲۔ عاصمؒ چھ ۶۔ مکیؒ چھ ۶۔ شامیؒ دو ۲۔ ورشؒ سولہ ۱۶ (بسم اللہ پر ۱۲۔ ترک پر ۴) دوریؒ چار ۴۔ سوسیؒ دو ۲۔ حمزہؒ ایک ۱ اور کسائیؒ چھ ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۱

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۲ کو بزیؒ بخلاف اور قنبلؒ لام کے بعد کا الف حذف کر کے لَاُقْسِمُ اور باقی باثبات الف پڑھتے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) فسادِ معنیٰ کا باعث ہے۔ لیکن یہ معمول و معتبر نہیں ہے کیونکہ اوّل تو قرآن میں ان کے ماسوا اور بہت سے مواقع اسی قسم کے موجود ہیں۔ مثلاً اَلْقَيُّوْمُ لَا ۔ اَلْعَظِيْمُ لَا ۔ اَلْقٰدِرُوْنَ ۝ وَيْلٌ ۔ اَلْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَيْلٌ وغیرہ انمیں فسادِ معنیٰ کا کوئی قائل نہیں۔ دوم بسم اللہ کے بعد بھی یہ دِقّت اُسی طرح موجود رہتی ہے۔ یعنی الرَّحِيْمِ کے بعد لَا اور وَيْلٌ کا نطق اس سے بھی زیادہ معنوی فساد کا موہم ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ یہ فرق غیر منصوص ہونے کے علاوہ قیاس و نظر کے بھی خلاف ہے۔ ۱۲

۱؎ ۱۲-۱۲ قالونؒ کے لئے قطع اول پر الرَّحِيْمِ کی وجوہ خمسہ اور انمیں سے ہر ایک اور وصل کل پر منفصل کا قصر و مد پڑھو۔ بزیؒ اثبات الف کی وجہ میں مندرج ہو گئے۔ ہر وجہ میں عاصمؒ کو مد سے اور مکیؒ کو اسقاطِ الف سے لوٹاؤ۔ شامیؒ کے لئے سکتہ اور وصل۔ اور ورشؒ کے لئے پہلے ذو یا کے فتح پر بسم اللہ کے ساتھ چھ اور ترک پر دو۔ پھر تقلیل پر یہی آٹھ وجوہ پڑھ کر دوریؒ کو تفخیم و قصر سے پڑھو۔ سوسیؒ کو ادغام سے لوٹاؤ۔ (اگر سوسیؒ کے لئے اظہار مع روم بھی پڑھیں تو دوریؒ کی طرح چار وجوہ ہوں گی۔ ط) پھر دوریؒ کو مد سے پڑھو۔ حمزہؒ کے لئے امالہ محضہ پر وصل پڑھ کر کسائیؒ کے لئے قطع اور وصل پر چھ ۶ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

۲؎ بزیؒ کے لئے تمام اہل عراق ابو ربیعہؒ سے حذفِ الف اور جملہ مغربی اور مصری ائمہ ابن الحبابؒ سے اثباتِ الف روایت کرتے ہیں۔ علامہ دانیؒ نے امام ابو القاسم فارسیؒ سے بذریعہ نقاشؒ والی ربیعہؒ حذف۔ امام ابو الحسنؒ اور امام ابو الفتحؒ سے اثبات پڑھا ہے۔ دونوں وجوہ صحیح ہیں۔ حذف اداءً مقدم ہے۔ ۱۲

Marfat.com

ہیں۔ یہی بزی کی دوسری وجہ ہے۔ رسم بالف ہے۔ اور اس کے بعد وَلَآ اُقْسِمُ میں الف کے اثبات پر اجماع ہے۔ (ک) لَآ اُقْسِمُ بِیَوْمِ اور وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ۔ اَیَحْسَبُ کو حرمی۔ بصری اور کسائی سین کے کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ (ک) نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ

بَرِقَ کو مدنی را کے فتح سے بَرَقَ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں اس رکوع میں کَلَّا تین جگہ آیا ہے۔ ۱ کَلَّا لَا وَزَرَ ۲ کَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ ۳ کَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ جمہور کے نزدیک تینوں کے ماقبل پر وقف تام اور ان سے ابتدا احسن ہے۔ کیونکہ یہ سب حقًّا یا اَلَا کے معنیٰ میں ہیں۔ (بعض علماء تینوں کو اور بعض پہلے اور تیسرے کو۔ اور بعض صرف پہلے کو ردّ و زجر کے معنیٰ میں کہتے ہیں۔ سید آخری شق کو اظہر کہتے ہیں)۔ وَاٰخَرُ میں وقفاً حمزہ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ بَصِیْرَةٌ۔ مَعَاذِیْرَهٗ۔ الْاٰخِرَةَ۔ نَّاضِرَةٌ۔ نَاظِرَةٌ۔ بَاسِرَةٌ اور فَاقِرَةٌ میں ترقیق جلی ہے۔ وَقُرْاٰنَهٗ اور قُرْاٰنَهٗ میں مکی اور وقفاً حمزہ نقل اور قَرَاْنٰهُ میں سوسی ابدال اور بَلْ تُّحِبُّوْنَ میں حمزہ و کسائی ادغام کرتے ہیں۔

بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَتَذَرُوْنَ میں مکی۔ بصری اور شامی دونوں افعال کو یاء غیب سے يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ الْاٰخِرَةَ میں نقل وسکتہ وغیرہ ظاہر ہیں۔ وَقِیْلَ میں ہشام و کسائی اشمام بالضمہ اور مَنْ رَاقٍ میں حفص نون ساکنہ پر سکتہ اور باقی ائمہ (ترک سکتہ اور) نون

Marfat.com

کا رائیں ادغام کرتے ہیں۔ اَلْفِرَاقُ میں تفخیم پر اجماع ہے۔ (الممال) فواصل کے امالہ کی یہ چوتھی سورۃ ہے۔ مگر اس رکوع میں رأس آیت کا امالہ واقع نہیں ہوا۔ (غیر فواصل) اللَّوَّامَۃِ۔ الْقِیٰمَۃِ۔ الْاٰخِرَۃَ۔ نَاظِرَۃٌ اور فَاقِرَۃٌ وغیرہ میں کسائیؒ وقفاً۔ بَلٰی اور اَلْقٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

جلد ۱ صفحہ ۲۱۹۔ طلاء صفحہ ۳۷۸

ع ۱ ۱۷

وَلَا صَلّٰی میں تغلیظ جائز نہیں کیونکہ یہ رأسِ آیت ہے جسمیں۔۔۔ بلاخلاف تقلیل ہوتی ہے اور تقلیل کے ساتھ لام کا پُر پڑھنا لحن ہے۔ فَاَوْلٰی ہر دو میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ اَیَحْسَبُ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ سین کے کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔

یُمْنٰی کو غیر حفصؒ تاءِ تانیث سے تُمْنٰی اور حفصؒ یاءِ تذکیر سے پڑھتے ہیں۔ ہمارے طرق سے ہشامؒ کے لئے صرف تانیث ماخوذ ہے۔۔۔۔ وَالْاُنْثٰی میں نقل و سکتہ جلی ہیں (الممال) (فواصل مُمال دس ہیں) ۱ وَلَا صَلّٰی ۲ وَتَوَلّٰی ۳ یَتَمَطّٰی ۴-۵ فَاَوْلٰی ہر دو ۶ تُمْنٰی ۷ فَسَوّٰی ۸ وَالْاُنْثٰی ۹ اور الْمَوْتٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ

۱؎ ہشامؒ کے لئے ابن عبدانؒ، حلوانیؒ سے بتانیث روایت کرتے ہیں۔ ابوالقاسمؒ زیدی ابوحفصؒ نحوی۔ اور ابن ابی ھاشمؒ بذریعہ نقاشؒ۔ ازرق جمالؒ سے وہ حلوانیؒ سے نیز امام ابن مجاہدؒ، ازرقؒ مذکور سے یہی نقل کرتے ہیں اور داجونیؒ کے اکثر طرق سے بھی یہی مروی ہے اور ابوالفرج شنبوذیؒ بذریعہ نقاشؒ، ازرق جمالؒ سے وہ حلوانیؒ سے اور ابن شنبوذؒ ازرق موصوف سے۔ ہبۃ اللہ بن سلامہ مفسر بذریعہ زید بن علیؒ، داجونیؒ اور نیز شذائیؒ، داجونیؒ سے بتذکیر روایت کرتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

ورشؒ و بصریؒ تقلیل ۱۰ سُدًی وقفاً میں ابوبکرؒ ۔ حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ و بصریؒ تقلیل (بغیر فواصل) اَوْلٰی ہر دو میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ۔ ع

ع ۲ ۱۸

اس سورۃ میں ادغام کبیر تین ہیں (مثلین کا ایک اور متقاربین کے دو) (الموسوم) یُنَبَّؤُا کا ہمزہ متطرفہ بعد از فتح بعض مصاحف میں بصورتِ واو اور اس کے بعد الف زائدہ مرسوم تھا ۔

سُورۃ دھر

جمہور کے نزدیک مکیہ ہے ۔ قتادہؒ اور مجاہدؒ مدنیہ کہتے ہیں ۔ بقول حسنؒ و عکرمہؒ ایک آیت ۲۴ کے سوا مدنیہ اور بعض کے نزدیک آیت ۲۴ فَاصْبِرْ سے آخر تک مکیہ اور باقی مدنیہ ہے اور اس کی آیتیں باجماع اکتیس ۳۱ ہیں ۔

اَلَیْسَ ذٰلِكَ سے مَذْكُوْرًا تک وجوہ صحیحہ ستر ۶۷ سٹھ ہیں ۔ قالونؒ ۱

ا ۱-۶ قالونؒ کے لئے منفصل کے قصر پر قطع اول کے ساتھ الرَّحِیْمِ کی وجوہ خمسہ اور وصل کل پڑھو ۔ مکی مندرج ہو گئے ۔ دوریؒ کے لئے تقلیل کے ساتھ ترک پر سکتہ اور وصل پڑھو اور سوسیؒ کو دونوں میں ادغام سے لوٹاؤ ۔ قالونؒ کے لئے مد پر وہ ہی چھ وجوہ پڑھ کر دوریؒ کے لئے تقلیل پر سکتہ و وصل پڑھو ۔ ۱-۲۴ ورشؒ کے لئے الْمَوْتٰی کی تقلیل پر بسم اللہ کے ساتھ قطع اول پر الرَّحِیْمِ کی وجوہ خمسہ اور وصل کل اور انہیں سے ہر ایک پر آتی ہیں فتح اور تقلیل ۔ اور ان دونوں پر شَیْـًٔا میں طول و توسط ۱-۸ اور ترک پر سکتہ اور وصل کے ساتھ آتی ہیں فتح اور تقلیل اور ان پر شَیْـًٔا میں طول و توسط پڑھو ۔ خلادؒ کے لئے امالہ محضہ اور وصل پر لام تعریف اور شَیْـًٔا میں سکتہ و عدم سکتہ اور خلفؒ کے لئے ادغام کامل ۔ امالہ اور وصل پر صرف سکتہ پڑھو ۔ شامیؒ کے لئے وصل و سکتہ پڑھ کر کسائیؒ پھر عاصمؒ کے لئے چھ ۔ چھ وجوہ پڑھو ۔ واللہ اعلم ۔ ۱۲

Marfat.com

مع مکی بارہ۱۲۔ دوری چار۴۔ سوسی دو۲۔ ورش بتیس۳۲ (بسم اللہ پر ۲۱-۲۴۔ ترک پر ۸)
خلاد دو۲۔ خلف ایک۱۔ شامی دو۲۔ کسائی چھ۶ اور عاصم چھ۶

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(ک) مِنَ الدَّھْرِ لَمْ۔ شَیْـًٔا میں طول و توسط اور حمزہ کا مذہب
بَصِیْرًا۔ شَاکِرًا۔ وَسَعِیْرًا۔ یُفَجِّرُوْنَھَا۔ تَفْجِیْرًا۔ مُسْتَطِیْرًا۔
وَاَسِیْرًا۔ قَمْطَرِیْرًا۔ وَحَرِیْرًا۔ زَمْھَرِیْرًا۔ قَوَارِیْرًا ہر دو۔
تَقْدِیْرًا۔ کَبِیْرًا اور اَسَاوِرَ میں ترقیق ظاہر ہے۔
سَلٰسِلَا کو مدنی۔ ہشام۔ ابوبکر اور کسائی وصلاً تنوین سے
سَلٰسِلًا اور وقفاً اس کو الف سے بدل کر سَلٰسِلَا اور باقی وصلاً
تنوین کے بغیر پڑھتے ہیں۔ انمیں سے قنبل و حمزہ الف کے بغیر لام ساکنہ پر اور بصری
الف پر اور بزی۔ ابن ذکوان اور حفص دونوں طرح وقف کرتے ہیں۔ رسم بالف
ہے۔ کَاْسٍ اور کَاْسًا میں سوسی ابدال کرتے ہیں۔ (ک) یَشْرَبُ بِھَا ---
وَاَسِیْرًا اور وَاِسْتَبْرَقٌ میں وقفاً حمزہ بخلاف تسہیل اور عَلَی
الْاَرَآئِکِ میں وقفاً حمزہ نقل و سکتہ کے ساتھ، دوسرے ہمزہ کی بمد و قصر
تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال صحیح نہیں۔ عٰلِیَھُمْ ہر دو میں حمزہ کے لئے ھا
کا ضمہ جلی ہے۔
کَانَتْ قَوَارِیْرَا ۝ قَوَارِیْرَا مِنْ میں مدنی۔
ابوبکر اور کسائی وصلاً دونوں کو تنوین سے کَانَتْ قَوَارِیْرًا ۝
قَوَارِیْرًا مِنْ اور وقفاً دونوں کو الف سے۔ مکی وصلاً پہلے کلمہ کو

تنوین سے اور دوسرے کو بغیر تنوین صرف فتح سے قَوَارِیْرًا۔ قَوَارِیْرَا
اور وقفاً پہلے کو الف سے اور دوسرے کو راء ساکنہ سے اور باقی وصلاً۔۔۔
دونوں کو تنوین کے بغیر (صرف فتح سے) پڑھتے ہیں۔ اور وقفاً شامؒ (مدنی وغیرہ
کے مانند) دونوں پر الف سے۔ بصریؒ۔ ابن ذکوانؒ اور حفصؒ (مکی کی طرح) پہلے
کلمہ پر الف سے اور دوسرے پر راء ساکنہ سے۔ اور حمزہؒ دونوں پر راء ساکنہ
سے وقف کرتے ہیں۔ پہلے کلمہ پر وقف سائغ ہے۔ دوسرے پر نہیں۔
(تنبیہ) وصلاً تمام قراء کے نزدیک الف پڑھنا لحن ہے۔ جیسا کہ آجکل بعض
آدمی کرتے ہیں۔ اور نہ صرف عوام وجہلا بلکہ پڑھے لکھے اور علماء اس غلطی میں
مبتلا ہیں۔ پہلا کلمہ باجماع مصاحف اور دوسرا کلمہ مصاحف حجاز وکوفہ میں بالف مرسوم[1]
تھا۔ لُؤْلُؤًا میں سوسیؒ وابوبکرؒ ہمزہ ساکنہ کا ابدال کرتے ہیں۔ (تنبیہ)
رَاَیْتَ ثَمَّ میں تاء خطاب ہونے کی بنا پر ادغام ممنوع ہے۔

[1] امام ابوعبیدؒ کہتے ہیں "حضرت عثمانؓ کے مصحف میں پہلا کلمہ بالف اور دوسرا بحذف تھا۔ مگر اسمیں سے الف کٹا ہوا تھا جس کا بیّن نشان میں نے اس جگہ خود دیکھا ہے" نیز کہتے ہیں "سَلٰسِلَا اور قَوَارِیْرَا قَوَارِیْرَا حجازی وکوفی مصاحف میں تینوں بالف اور بصری مصاحف میں دوسرا قَوَارِیْرَ بغیر الف تھا" سیدنا خلفؒ کہتے ہیں۔ "پہلا قَوَارِیْرَا تمام قدیم وجدید مصاحف میں بالف تھا اور دوسرے میں اختلاف ہے جو مدنی وکوفی مصاحف میں بالف اور بصری مصاحف میں بحذف الف تھا" علامہ دانیؒ کہتے ہیں "مصاحفِ مکہ میں بھی اسی طرح تھا" اور ایوب بن متوکلؒ کہتے ہیں "مدنی۔ مکی۔ کوفی اور قدیم بصری مصاحف میں دونوں بالف تھے" سیدنا قالونؒ امام نافعؒ سے روایت کرتے ہیں کہ "احزاب کے تینوں کلمات (الظُّنُوْنَا۔ الرَّسُوْلَا۔ السَّبِیْلَا) اور انسان (دہر) کے تینوں کلمات (سَلٰسِلَا اور قَوَارِیْرَا ہر دو) بالف مرسوم تھے" ۱۲

عٰلِیَھُمْ کو مدنیؒ اور حمزہؒ یا کے اسکان اور ھا کے کسرہ سے عٰلِیْھِمْ اور باقی یا کے فتح اور ھا کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ عین کے بعد الف پڑھنے پر اجماع ہے مگر رسم بحذف ہے۔

خُضْرٌ وَّ اِسْتَبْرَقٌ میں پہلے کلمہ کو مکیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ سُنْدُسٍ کی صفت قرار دیکر۔ اور دوسرے کلمہ کو بصریؒ۔ شامیؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ اُس پر منسوق کر کے خفض سے۔ اور باقی ثِیَابُ کی صفت اور اُس پر منسوق قرار دیکر رفع سے پڑھتے ہیں۔ نتیجہ چار قراءتیں ہیں ۱ حمزہؒ وکسائیؒ دونوں کے خفض سے خُضْرٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ ۲ مکیؒ اور ابوبکرؒ

ل عٰلِیَھُمْ سے مِنْ فِضَّۃٍ تک ترتیب قراءت ۱-۴ قالونؒ کے لئے یا کے اسکان اور ھا کے کسرہ را اور قاف کے رفع پر صلہ اور بے صلہ کے ساتھ منفصل کے قصر و مد سے پڑھو ۵ ورشؒ کو مد اور ترقیق سے ۶ خلفؒ کو را و قاف کے خفض اور ادغام کامل سے ۷ خلادؒ کو ادغام ناقص سے ۸ مکیؒ کو یا کے فتح۔ ھا کے ضمہ۔ صلہ۔ را کے خفض اور قاف کے رفع سے ۹-۱۰ بصریؒ کو عدم صلہ۔ را کے رفع اور قاف کے خفض سے بقصر و مد پڑھو ۱۱ شامیؒ کو مد سے ۱۲ ابوبکرؒ کو را کے خفض اور قاف کے رفع سے ۱۳ اور حفصؒ کو دونوں کے رفع سے " (اور بنظر دقیق ۱۲ حفصؒ کو دونوں کے رفع سے ۱۳ اور ابوبکرؒ کو را کے خفض اور قاف کے رفع سے۔ ط) لوٹاؤ ۱۴-۱۵ اور کسائیؒ کو دونوں کے خفض سے بفتح و امالہ پڑھو۔ اور اگر وَّ اِسْتَبْرَقٌ پر وقف کریں جو بعض کے نزدیک جائز ہے تو ۱-۲ قالونؒ کے لئے اسی طرح صلہ اور بے صلہ پڑھیں۔ ورشؒ درج ہوگئے ۳ خلفؒ کو خفض و ادغام کامل سے ۴ خلادؒ کو ادغام ناقص سے لوٹائیں ۵ مکیؒ کو پھر ۶ بصریؒ کو پڑھیں۔ شامیؒ درج ہو گئے " ۷ ابوبکرؒ کو ۸ حفصؒ کو " (بلکہ ۷ حفصؒ کو ۸ ابوبکرؒ کو۔ ط) ۹ اور کسائیؒ کو پڑھیں۔ (تنبیہ) رفع پڑھنے والوں کے لئے وجوہ ثلثہ اور خفض پڑھنے والوں کے لئے سکون و روم جائز ہیں اور مناسب ہے کہ وقف بالروم کیا جائے۔ ۱۲

Marfat.com

پہلے کے خفض اور دوسرے کے رفع سے خُضْرٍ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۳ بصری و شامی پہلے کے رفع اور دوسرے کے خفض سے ..... خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٍ ۴ اور مدنی و حفص دونوں کے رفع سے پڑھتے ہیں۔ (الممال) اٰتیٰ ۔ فَوْقَهُمْ ۔ وَلَقّٰهُمْ ۔ وَجَزٰىهُمْ ۔ تُسَمّٰى اور وَ سَقٰىهُمْ میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل ۔ لِلْكٰفِرِيْنَ میں بصری

ع ۱ ۱۹ و دوری امالہ ورش تقلیل اور فِضَّةٍ میں کسائی وقفاً بخلاف امالہ کرتے ہیں ع

(ک) نَحْنُ نَزَّلْنَا ۔ الْقُرْءَانَ میں مکی نقل ۔ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ میں دوری بخلاف اور سوسی ادغام ۔ وَ اَصِيْلًا میں وقفاً حمزہ بخلاف تسہیل اور شِئْنَا میں سوسی ابدال کرتے ہیں۔ تَذْكِرَةٌ میں ترقیق بیّن ہے۔

وَمَا تَشَآءُوْنَ کو مکی ۔ بصری اور شامی یاء غیب سے ..... يَشَآءُوْنَ اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ مد بدل جلی ہے۔ ہمارے طرق سے شامی کے لئے صرف بغیب ماخوذ ہے[۱]۔ عَذَابًا اَلِيْمًا میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں۔ (الممال) تَذْكِرَةٌ میں کسائی وقفاً اور نَشَآءَ میں

ع ۲ ۲۰ ابن ذکوان و حمزہ امالہ کرتے ہیں ۔ ع

---

[۱] ہشام کے لئے حلوانی سے تمام اہل مغرب اور داجونی سے جملہ اہل مشرق اور ابن ذکوان کے لئے اخفش سے اکثر اہل طرق اور صوری بطریق زید از داجونی بغیب روایت کرتے ہیں ہشام کے لئے مشرقی ائمہ حلوانی سے اور مغربی قراء داجونی سے ۔ اور ابن ذکوان کے لئے طبری، نقاش سے ۔ کارزینی بذریعہ دارانی وغیرہ ابن الاخرم سے ۔ نقاش و ابن الاخرم اخفش سے اور صوری طریقہ زید کے سوا ابن ذکوان سے بخطاب روایت کرتے ہیں۔ محقق کہتے ہیں "ابن عامر کی دونوں روایتوں میں دونوں وجوہ صحیح ہیں" ۱۲

Marfat.com

اس سورۃ میں ادغام کبیر تین ہیں (مثلین کے دو۔ متقاربین کا ایک) اور صغیر ایک ہے۔

سُوْرَۃُ والمرسلٰت

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بلاخلاف پچاس ہیں۔

وَالظّٰلِمِیْنَ سے لَوَاقِعٌ تک وجوہ صحیحہ ایک سو دو ہیں۔ قالونؒ مع مکیؒ و ابوبکرؒ چھتیس ۳۶۔ حفصؒ مع کسائیؒ اٹھارہ ۱۸۔ دوریؒ مع خلادؒ چھ ۶۔ شامیؒ چھ ۶۔ سوسیؒ مع خلادؒ چھ ۶۔ خلفؒ چھ ۶ اور ورشؒ چوبیس ۲۴ (بسم اللہ پہ ۱۸۔ ترک پہ ۶)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالنّٰشِرٰتِ۔ ذِكْرًا میں بخلاف۔ الْقٰدِرُوْنَ۔ بِشَرَرٍ اور فَيَعْتَذِرُوْنَ میں ترقیق بیّن ہے۔ (تنبیہ) بِشَرَرٍ میں ازرقؒ نے (جلد اصفحہ ۲۴۲) وصلاً دوسری راءِ مرققہ کی وجہ سے پہلی را کی ترقیق کی ہے اور راءِ مفتوحہ

ف ۱ بمآ ۱-۳۰ قالونؒ کے لئے صلہ اور بے صلہ کے ساتھ قطع اول پر الرَّحِيْمِ کی وجوہ خمسہ اور انمیں سے ہر ایک بمآ ۳۱-۳۶ اور وصل کل پر لَوَاقِعٌ کی وجوہ ثلثہ پڑھو۔ صلہ میں مکیؒ اور بے صلہ میں ابوبکرؒ مندرج ہو گئے۔ بے صلہ میں ہر وجہ میں حفصؒ کو اَوْ نُذْرًا سے لوٹاؤ۔ کسائیؒ مندرج ہو گئے۔ دوریؒ کیلئے سکتہ اور وصل پر لَوَاقِعٌ کی وجوہ ثلثہ پڑھو۔ وصل میں خلادؒ کی وجوہ اظہار درج ہو گئیں۔ ہر وجہ میں شامیؒ کو اَوْ نُذْرًا سے لوٹاؤ اور سوسیؒ کو ادغام کبیر سے پڑھو۔ وصل میں خلادؒ مندرج ہو گئے۔ خلفؒ کے لئے منفصل کے عدم سکتہ پر وصل کے ساتھ ادغام کامل پڑھو۔ ورشؒ کے لئے نقل سے بسم اللہ پہ ۱۸ اور ترک پہ چھ وجوہ پڑھ کر خلفؒ کے لئے منفصل کے سکتہ پہ ادغام کامل وصل کے ساتھ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ یہاں ضربی وجوہ نہیں ہیں۔ ۱۲

ع اگر سوسیؒ کے لئے ادغام پر توسط و قصر نیز اظہار مع الروم بھی اخذ کریں تو مزید اٹھارہ ۱۸ وجوہ ہوں گی۔ ۱۲ ط

کی ترقیق کی یہ خاص صورت ہے جس کی نظیر قرآن میں اور نہیں ہے۔ اور اگر اس کلمہ پر وقف کریں تو ازرقؒ پہلی را کی وجہ سے دوسری کی بھی ترقیق کرتے ہیں۔ باقی حضرات کے لئے پہلی را حالین میں پُر اور دوسری وصلاً اور رَوماً باریک اور وقف بالسکون میں پُر ہے۔ (ک) فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا اور اس کے ادغام میں خلادؒ بھی بخلاف شریک ہیں مگر ان کے لئے ادغام صغیر ہے[1] لہٰذا مد لازم ہوگا اور رَوم جائز نہیں۔ دوسری وجہ خلادؒ کے لئے اظہار ہے۔

اَوْ نُذُرًا کو حرمیؒ۔ شامیؒ اور ابو بکرؒ ذال کے ضمہ سے اَوْ نُذُرًا اور باقی اسکان سے پڑھتے ہیں۔

اُقِّتَتْ کو بصریؒ اصل لغت کے مطابق ہمزہ کے بجائے واو مضمومہ سے وُقِّتَتْ اور باقی واو کا ہمزہ سے ابدال کرکے پڑھتے ہیں۔ رسم بالف ہے۔ يَوْمِ اُجِّلَتْ میں نقل اور بخلاف سکتہ۔ الْاَوَّلِيْنَ۔ الْاٰخِرِيْنَ اور وَالْاَوَّلِيْنَ میں نقل و سکتہ وغیرہ ظاہر ہیں۔ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ میں تمام ائمہ وجوباً ادغام کرتے ہیں۔ امام ابو محمد مکیؒ قاف کی صفت استعلا باقی رکھ کر ادغام ناقص اور باقی تمام محققین ادغام کامل بتاتے ہیں یہی مختار ہے۔ بلکہ علامہ دانیؒ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔

فَقَدَرْنَا کو مدنیؒ اور کسائیؒ دال مشددہ سے فَقَدَّرْنَا اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ (ک) ثَلٰثِ شُّعَبٍ

جِمٰلَتٌ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابو بکرؒ لام کے بعد الف جمع

---

[1] یعنی ادغام کبیر وجوبی بمنزلہ ادغام صغیر وجوبی و اجماعی۔ ۱۲ ط

Marfat.com

کے اثبات سے جِمٰلَتٌ اور باقی الف کے بغیر بتوحید پڑھتے ہیں۔ بعض مصاحف میں میم کے بعد بالف مرسوم تھا۔ وَلَا یُؤْذَنُ میں ابدال جلی ہے (ک) وَلَا یُؤْذَنُ لَهُمْ (المال) اَدْرٰىكَ میں ابن ذکوانؒ بخلاف۔ بصریؒ۔ ابوبکرؒ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور قَرَارٍ میں بصریؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ وحمزہؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۲۱ وَعُيُوْنٍ کو مکیؒ۔ ابن ذکوانؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ عین کے کسرہ سے وَعِيُوْنٍ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ قِيْلَ میں ہشامؒ و کسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں (ک) قِيْلَ لَهُمْ۔ يُؤْمِنُوْنَ میں ابدال جلی ہے۔ ع

ع ۲۲ اس سورۃ میں ادغام کبیر چار ہیں (مثلین کا ایک۔ متقاربین کے تین)

سُوْرَۃُ نَبَأ

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں مکی و بصری اکتالیس ۴۱..... اور باقی ائمہ کے نزدیک چالیس ۴۰ ہیں۔ عَذَابًا قَرِيْبًا پر مکی و بصری آیت ہے۔

جزء عمّ ۳۰

فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ سے يَتَسَآءَلُوْنَ تک وجوہ صحیحہ اٹھتر ۷۸ ہیں ۱؎

۱؎ ہ۔۹ قالونؒ کے لئے يُؤْمِنُوْنَ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْم میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک پر يَتَسَآءَلُوْنَ میں وہ ہی وجہ اور ہ۔۱۲ وصل کل پر وجوہ ثلثہ پڑھو۔ مکیؒ مندرج ہو گئے۔ ہر وجہ میں عاصمؒ و کسائیؒ کو مد سے لوٹاؤ۔ دوریؒ کے لئے سکتہ پر دونوں کا طول۔ پھر توسط اور پھر قصر، اور وصل پر وجوہ ثلثہ پڑھو اور شامیؒ کو ہر وجہ میں مد سے لوٹاؤ۔ اور وصل میں حمزہؒ کے لئے مد و قصر کے ساتھ تسہیل پڑھو۔ ورشؒ کو ابدال سے بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند اور ترک پر دوریؒ کی طرح پڑھو۔ ترک کی وجوہ میں سوسیؒ کو مد سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔..... اہل ضرب ۲۱٦ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

قالونؒ مع مکیؒ بارہ۱۲۔ عاصمؒ بارہ۱۲۔ کسائیؒ بارہ۱۲۔ دوریؒ۔ شامیؒ اور حمزہؒ چھ۶۔ چھ۔ ورشؒ اٹھارہ۱۸ (بسم اللہ پر ۱۲۔ ترک پر ۶) اور سوسیؒ چھ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَتَسَآءَلُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ابدال و حذف صحیح نہیں۔ اس رکوع میں كَلَّا دو جگہ واقع ہوا ہے۔ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝ پہلے کے ماقبل پر وقف کافی اور اس سے ابتدا حسن ہے۔ اور خود اُس پر وقف کر کے مابعد سے ابتدا بھی جائز ہے۔ اور دوسرے کے نہ ماقبل پر وقف جائز ہے اور نہ خود اُس پر بلکہ وہ جانبین سے ملا کر پڑھا جاتا ہے۔ (تنبیہ) یہاں مِهٰدًا کے بالف پڑھنے پر اجماع ہے۔ (ک) الَّيْلَ لِبَاسًا۔ سِرَاجًا۔ الْمُعْصِرٰتِ اور وَّسُيِّرَتِ میں ترقیق۔ وَجَنّٰتٍ اَلْفَافًا میں نقل اور بخلاف سکتہ اور فَتَاْتُوْنَ میں ابدال ظاہر ہے۔

وَّفُتِحَتِ کو غیر کوفیؒ تا کی تشدید سے وَفُتِّحَتِ اور کوفیؒ تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ فَكَانَتْ سَرَابًا میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ مِرْصَادًا میں حرف استعلا کی وجہ سے تفخیم پر اجماع ہے۔

لّٰبِثِيْنَ فِيْهَا کو حمزہؒ الف کے حذف سے لَبِثِيْنَ اور باقی لام کے بعد الف کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔

وَّغَسَّاقًا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ سین کی تخفیف سے

Marfat.com

ع ١

وَغَسَاقًا اور باقی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ شَيْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے ۔ ع

وَكَأسًا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔

وَلَا كِذّٰبًا کو کسائی ذال کی تخفیف سے وَلَا كِذَابًا اور باقی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ اور اس سے قبل پہلے رکوع میں بِاٰيٰتِنَا كِذّٰبًا میں تشدید پر اجماع ہے۔ علامہ دانیؒ امام نافعؒ سے رسمًا وَلَا كِذّٰبًا بحذف الف اور محمد بن عیسٰی اصبہانیؒ سے باثبات روایت کرتے ہیں۔

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ میں حرمیؒ و بصریؒ (مبتدأ مقدر کی خبر مان کر) اسماء صفات کو با اور نون کے رفع سے رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنُ حمزہؒ و کسائیؒ (بدل قرار دیکر) پہلے کو با کے خفض سے اور (بربناء استیناف) دوسرے کو نون کے رفع سے رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنُ اور باقی (شامیؒ و عاصمؒ) (بدلیت کی بنا پر) دونوں کو خفض سے پڑھتے ہیں۔ (ک) وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا اور اَذِنَ لَهُ۔ مَاٰبًا میں وقفًا حمزہؒ تسہیل کرتے ہیں۔ مدبدل بیّن ہے۔ الْكَافِرُ میں ترقیق جلی ہے۔ (تنبیہ) كُنْتُ تُرٰبًا میں تاء متکلم ہونے کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے (الممال) شَاءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ٢ ٢

اس سورۃ میں ادغام کبیر تین ہیں (مثلین کا ایک۔ متقاربین کے دو) اور صغیر ایک ہے۔

Marfat.com

سُورۃ وَالنّٰزِعٰت

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں کوفی چھیالیس ۴۶ اور باقی ائمہ کے نزدیک پینتالیس ۴۵ ہیں دو جگہ اختلاف ہے۔ ۱ وَلِاَنْعَامِكُمْ پر کوفی وحجازی ۲ اور مَنْ طَغٰی پر عراقی وشامی آیت ہے۔

اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ سے اَقْرَ اتک وجوہ صحیحہ ساٹھ ۶۰ ہیں۔ قالونؒ چوبیس ۲۴۔ مکی چھ ۶۔ دوریؒ چار ۴۔ سوسیؒ دو ۲۔ ورشؒ آٹھ ۸ (بسم اللہ پر ۶۔ ترک پر ۲) خلادؒ ایک ۱۔ خلفؒ ایک ۱۔ شامیؒ دو ۲۔ کسائیؒ چھ ۶ اور عاصمؒ چھ ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(ک) وَالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا اور فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا۔ فَالْمُدَبِّرٰتِ۔ الْحَافِرَةِ۔ نَخِرَةً۔ خَاسِرَةٌ۔ بِالسَّاهِرَةِ۔ الْاٰخِرَةِ اور لَعِبْرَةً میں ترقیق جلی ہے (ک) الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا۔ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِى الْحَافِرَةِ ۝ ءَاِذَا كُنَّا میں مدنیؒ۔ شامیؒ

ا ۱-۶ قالونؒ کے لئے منفصل کے قصر اور صلہ کے ساتھ قطع اول پر الرَّحِيْم کی وجوہ خمسہ اور وصل کل پڑھو۔ مکی کو ہر وجہ میں ھاء کنایہ کے صلہ سے لوٹاؤ۔ قالونؒ کے لئے بے صلہ پر وہی چھ وجوہ پڑھ کر۔ دوریؒ کے لئے سکتہ دو وصل پڑھو اور سوسیؒ کو دونوں میں ادغام سے لوٹاؤ۔ (اگر سوسیؒ کے لئے ادغام کبیر مع توسط و قصر اور اظہار مع الروم بھی اخذ کریں تو مزید چھ وجوہ بڑھ جائیں گی۔ ط) قالونؒ کے لئے منفصل کے مد پر صلہ اور بے صلہ کے ساتھ اسی طرح چھ۔ چھ وجوہ پڑھ کر دوریؒ کے لئے سکتہ اور وصل پڑھو۔ ورشؒ کے لئے بسم اللہ پر چھ اور ترک پر دو وجوہ پڑھ کر وصل میں خلادؒ کو را کی تفخیم سے اور خلفؒ کو ادغام کامل سے پڑھو۔ شامیؒ کے لئے وصل و سکتہ۔ کسائیؒ اور عاصمؒ کے لئے مد سے چھ۔ چھ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم ۔ ۱۲

اور کسائیؒ پہلے کو استفہام اور دوسرے کو خبر سے اور باقی دونوں کو استفہام سے پڑھتے ہیں۔ یعنی یہاں شامیؒ نے قاعدہ کی مخالفت کی ہے۔ استفہام میں قالونؒ وبصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال۔ ورشؒ و مکیؒ صرف تسہیل اور ہشامؒ تحقیق کے ساتھ بلاخلاف ادخال کرتے ہیں۔ نتیجہ ثمانیہ[1] قراء تیں ہیں۔

نَّخِرَةً کو ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ[2] نون کے بعد اثبات الف سے نَّاخِرَةً اور باقی الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔

طُوًى کو حرمیؒ وبصریؒ تنوین کے بغیر الف مبدلہ سے طُوٰى اور باقی وصلاً تنوین سے پڑھتے ہیں۔ اور وقف باجماع الف مبدلہ از یا پر ہوتا ہے۔ تنوین ساقط ہو جاتی ہے۔ اور اگر مابعد سے ملا کر پڑھیں تو اہل تنوین نون کو حرکتِ کسرہ دے کر اور باقی الف کو ساقط اور واو کو مابعد سے ملا کر پڑھتے ہیں

اَنْ تَزَكّٰى کو حرمیؒ زاء مشددہ سے تَزَّكّٰى اور باقی تخفیف

---

[1] ۱۔ قالونؒ اَءِ نَّا ..... اِذَا ۲۔ ورشؒ اَءِ نَّا .... اِذَا ۳۔ ہشامؒ اَءِ نَّا .. ..اِذَا ۴۔ ابن ذکوانؒ وکسائیؒ اَءِ نَّا .... اِذَا ۵۔ مکیؒ اَءِ نَّا ..... اَءِ ذَا ۶۔ بصریؒ اَءِ نَّا .... اَءِ ذَا ۷۔ عاصمؒ وحمزہؒ اَءِ نَّا .... اَءِ ذَا ۔ ۱۲

[2] کسائیؒ کے لئے باثبات الف ماخوذ ہے۔ ورنہ متعدد ائمہ مشرق و مغرب کسائیؒ کے دوریؒ سے اثبات وحذف میں تخییر روایت کرتے ہیں۔ چنانچہ حافظ ابوالعلاءؒ نے صرف تخییر بیان کی ہے۔ ابومحمد مکیؒ تبصرہ میں، سبط الخیاطؒ کفایہ میں، ابن سوارؒ مستنیر میں اور ابن الفحامؒ تجرید میں تخییر روایت کرتے ہیں۔ امام ابن مجاہدؒ کتاب السبعہ میں کہتے ہیں "دوریؒ اس کے بارہ میں پرواہ نہیں کرتے تھے کہ بالف پڑھا ہے یا بحذف اور جعفر بن محمد نصیبیؒ اُن سے الف کے بغیر روایت کرتے ہیں۔ اور اگر تم چاہو تو بالف پڑھو"۔ محققؒ کہتے ہیں "کسائیؒ کی قراءت میں عمل الف پر ہے اور ہم اسی طرح پڑھتے اور پڑھاتے ہیں" ۱۲

سے پڑھتے ہیں۔ الاعلٰی اور والاولٰی میں نقل وسکتہ وغیرہ جلی ہیں (الممال)
فواصل کے امالہ کی یہ پانچویں سورۃ ہے (فواصل ممال بارہ ۱۲ ہیں) ۱ موسٰی
۲ طوٰی (طوٰی وقفا) ۳ طغٰی ۴ تزکّٰی (تزکّٰی) ۵ فتخشٰی ۶
وعصٰی ۷ یسعٰی ۸ فنادٰی ۹ الاعلٰی ۱۰ والاولٰی ۱۱ اور
یخشٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ وبصریؒ تقلیل ۱۲ الکبرٰی میں بصریؒ
وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ (غیر فواصل) الراجفۃ۔ الرادفۃ
واجفۃ۔ خاشعۃ میں بخلاف۔ الحافرۃ۔ نخرۃ۔ خاسرۃ۔
واحدۃ اور بالساھرۃ میں کسائیؒ وقفا۔ اتٰک اور ناداہ میں
حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور فارٰہ میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ
امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۴

ءانتم کو ہشامؒ بخلاف اور قالونؒ وبصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع
ادخال سے، ورشؒ ومکیؒ تسہیل سے، نیز ورشؒ بوجہ ثانی اس کے ابدال سے
بمد لازم اور ہشامؒ بوجہ ثانی تحقیق کے ساتھ ادخال سے پڑھتے ہیں۔ ام السمآء
کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں۔ (تنبیہ) بعد ذٰلک میں مفتوحہ بعد از ساکن ہونے
کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے۔ ولانعامکم میں وقفا حمزہؒ یاء مفتوحہ
سے بخلاف ابدال اور المأوٰی ہر دو میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ منذر
میں ترقیق جلی ہے۔ (الممال) (فواصل ممال انیس ۱۹ ہیں) ۱ بنٰھا ۲
فسوّٰھا ۳-۴ ضحٰھا ہر دو ۵ ومرعٰھا ۶ ارسٰھا
۷ مرسٰھا ۸ منتھٰھا ۹ یخشٰھا ۱۰ اور من طغٰی میں حمزہؒ

وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل ۱۱ دَحٰىهَا میں کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل ۱۲ الْكُبْرٰى ۱۳ يَرٰى ۱۴ اور ذِكْرٰىهَا میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل ۱۵ مَا سَعٰى ۱۶ الدُّنْيَا ۱۷-۱۸ الْمَاْوٰى ہر دو ۱۹ اور الْهَوٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ وبصریؒ تقلیل۔ (غیر فواصل) جَآءَتِ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ خَافَ میں حمزہؒ اور وَنَهَى (النَّفْسَ) وقفاً میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہات) (اوّل) مَنْ طَغٰى پر حجازی آیت نہیں ہے بصری آیت ہے۔ لہٰذا اسمیں ورشؒ کے لئے تقلیل بخلاف اور بصریؒ کے لئے صرف تقلیل ہے۔ اسی وجہ سے ہم نے اس کو ذوھا کلمات کے ساتھ درج کیا ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ امام ابو عمروؒ مدنی اول کو مانتے تھے۔ اس اعتبار پر ان کے لئے اسمیں صرف فتح ہونا چاہیے مگر اہل ادا میں اول ماخوذ ہے۔ (دوم) جن غیر ذوالرا فواصل کے آخر میں ھاء تانیث ملحق ہے ان میں ورشؒ کے لئے تقلیل بخلاف ہے۔ علامہ دانیؒ نے امام ابو الحسنؒ سے فتح۔ امام ابو القاسم خلفؒ اور امام ابو الفتحؒ سے تقلیل پڑھی ہے۔ دونوں صحیح وماخوذ ہیں (سخاویؒ اور ان کے بعض متبعین نے ان میں واوی اور یائی کی جو تفریق بیان کی ہے وہ معتبر نہیں ہے) اور ذِكْرٰىهَا میں ذوالرّا ہونے کی بنا پر تقلیل بلاخلاف ہے۔ (سوم) دَحٰىهَا چونکہ واوی اور مفتوح الاول ہے لہٰذا اس میں حمزہؒ امالہ نہیں کرتے۔ ع

اس سورۃ میں ادغام کبیر تین ہیں (مثلین کا ایک۔ متقاربین کے دو)

سُورۃ عبس

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں دمشقی چالیس[40] ۔ مدنی اول بصری اور حمصی اکتالیس[41] اور باقی ائمہ کے نزدیک بیالیس[42] ہیں ۔ تین جگہ اختلاف ہے ۱ اِلٰی طَعَامِهٖ پر غیر مدنی اول ۲ وَلِاَنْعَامِكُمْ پر کوفی وحجازی ۳ اور الصَّاخَّةُ پر غیر دمشقی آیت ہے

كَاَنَّهُمْ سے الْاَعْمٰى تک وجوہ صحیحہ چونسٹھ[64] ہیں ۔ قالون ؒ مع مکی چوبیس[24] ۔ بصری ؒ دو[2] ۔ دوری ؒ دو[2] ۔ ورش ؒ سولہ[16] (بسم اللہ پر ۱۲ ۔ ترک پر ۴) حمزہ ؒ خلف ؒ ۔ ہشام ؒ اور ابن ذکوان ؒ دو[2] ۔ دو ۔ کسائی ؒ چھ[6] اور عاصم ؒ چھ[6]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الْاَعْمٰى[1] میں نقل وسکتہ جلی ہیں ۔

فَتَنْفَعُهُ کو غیر عاصم ؒ عین کے رفع سے **فَتَنْفَعُهُ** اور عاصم ؒ نصب سے پڑھتے ہیں ۔

ف ۱ ۳۹ جگہ اجماع ہے اور ان مقامات میں سے دمشقی ایک ۔ مدنی اول، بصری حمصی دو[2] دو اور باقی ائمہ تینوں جگہ آیت شمار کرتے ہیں ۔ ۱۲

ف ۲ ۱-۱۲ قالون ؒ کے لئے صلہ پر منفصل کا قصر و مد اور ان پر قطع اول کے ساتھ الرَّحِيْمِ کی وجوہ خمسہ اور وصل کل پڑھو ۔ مکی ؒ قصر میں مندرج ہو گئے ۔ قالون ؒ کے لئے بے صلہ کے ساتھ بھی بارہ وجوہ پڑھو ۔ قصر میں بصری ؒ کے لئے اور مد میں دوری ؒ کے لئے سکتہ و وصل پڑھو ۔ ورش ؒ کے لئے ضُحٰهَا کے فتح پر بسم اللہ کے ساتھ چھ[6] اور ترک پر دو[2] اور پھر تقلیل پر بھی آٹھ وجوہ پڑھ کر حمزہ ؒ کے لئے منفصل کے عدم سکتہ پر اور خلف ؒ کے لئے سکتہ پر وصل کے ساتھ الْاَعْمٰى میں نقل و سکتہ پڑھو ۔ ہشام ؒ کے لئے سکتہ اور وصل پڑھو ۔ ابن ذکوان ؒ کو جَآءَهٗ کے امالہ سے لوٹاؤ ۔ کسائی ؒ اور عاصم ؒ کے لئے چھ ۔ چھ وجوہ پڑھو ۔ واللہ اعلم ۔ ۱۲

Marfat.com

تَصَدّٰی کو حرمیؒ صاد کی تشدید سے تَصَّدّٰی اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ وَهُوَ میں سکون ھا جلی ہے۔ عَنْهُ تَلَهّٰی میں بزیؒ وصلاً ھاء کنایہ کے صلہ کے باوجود تا کو مشدد پڑھتے ہیں۔ لہٰذا مد لازم پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کے سوا قرآن میں قبل از ساکن صلۂ ھا کی اور کوئی مثال نہیں ہے۔ یعنی یہ اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے جس کی رو سے قبل از ساکن صلہ ساقط ہو جاتا ہے۔ اس سورۃ میں کَلَّا دو جگہ واقع ہوا ہے۔ کَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝ اور كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ۝ دونوں کے ماقبل پر وقف تام اور ان سے ابتدا احسن اور یہی ماخوذ ہے۔ بعض کے نزدیک خود ان پر وقف کر کے مابعد سے ابتدا بھی جائز ہے اور سیدؒ کہتے ہیں "یہ بہتر ہے کہ ثانیہ پر وقف نہ کریں"۔ تَذْكِرَةٌ۔ كِرَامٍ۔ يَفِرُّ۔ مُّسْفِرَةٌ اور مُّسْتَبْشِرَةٌ میں ترقیق اور شَيْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب ظاہر ہے۔ شَآءَ اَنْشَرَهٗ کو قالونؒ بزیؒ اور بصریؒ ہمزۂ اولیٰ کے حذف سے بقصر و مد۔ ورشؒ و قنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور بوجہ ثانی اس کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔

اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ کو غیر کوفیؒ ہمزہ کے کسرہ سے اِنَّا اور کوفیؒ فتح سے پڑھتے ہیں (تنبیہ) الْاَرْضَ شَقًّا میں مفتوحہ بعد از ساکن ہونے کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے۔ وَلِاَنْعَامِكُمْ میں وقفاً حمزہؒ یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں۔ شَاْنٌ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں (الممال) فواصل کے امالہ کی یہ چھٹی سورۃ ہے۔ (فواصل ممال دس ہیں) لما

Marfat.com

وَتَوَلّٰی ۲ اَلْاَعْمٰی ۲-۳-۴ یَزَّکّٰی ہر دو ۵ اِسْتَغْنٰی ۶ تَصَدّٰی (تَصَدّٰی)، ۷ یَسْعٰی ۸ یَخْشٰی ۹ اور تَلَهّٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ وبصریؒ تقلیل - ۱۰ الذِّکْرٰی میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل - (غیر فواصل) جَآءَہٗ - جَآءَکَ - شَآءَ ہر دو اور جَآءَتِ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ - تَذْکِرَۃٌ - بَرَرَۃٍ میں بخلاف - نُّطْفَۃٍ - الصَّآخَّۃُ میں بخلاف - مُّسْتَبْشِرَۃٌ - قَتَرَۃٌ میں بخلاف اور الْفَجَرَۃُ میں بخلاف کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں - (تنبیہ) ذَکَرَہٗ - اَکْفَرَہٗ - خَلَقَہٗ - اَنْشَرَہٗ اور اَمَرَہٗ وغیرہ میں ھاء کنایہ ہے جس کا امالہ نہیں ہوسکتا - ع ۵

سُوْرَۃ تکویر

باجماع مکیہ ہے اور اس کی آیتیں مدنی اول اٹھائیس ۲۸ اور باقی ائمہ کے نزدیک انتیس ۲۹ ہیں - فَاَیْنَ تَذْهَبُوْنَ پر غیر مدنی اول آیت ہے -

---

اُولٰٓئِكَ سے كُوِّرَتْ تک وجوہ صحیحہ چھتیس ۳۶ ہیں[1] - قالونؒ مع مکیؒ چھ ۶ - بصریؒ دو ۲ - ورشؒ آٹھ ۸ (بسم اللہ پر ۶ - ترک پر ۲) حمزہؒ ایک ۱ شامیؒ دو ۲ - کسائیؒ گیارہ ۱۱ (فتح پر ۶ - امالہ پر ۵) اور عاصمؒ چھ ۶

---

[1] ۱-۶ قالونؒ کے لئے قطع اول پر الرحیم کی وجوہ خمسہ اور وصل کل پڑھو - مکیؒ مندرج ہوگئے - بصریؒ کے لئے سکتہ اور وصل پڑھو - ورشؒ کے لئے بسم اللہ پر چھ ۶ اور ترک پر دو ۲ وجوہ پڑھ کر وصل میں حمزہؒ کو تفخیم راء سے لوٹاؤ - شامیؒ کے لئے سکتہ و وصل پڑھ کر کسائیؒ کے لئے الْفَجَرَۃُ کے فتح پر چھ اور امالہ پر قطع اول کی پانچ وجوہ پڑھو - پھر عاصمؒ کے لئے چھ وجوہ پڑھو - واللہ اعلم - ۱۲

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كُوِّرَتْ - سُيِّرَتْ - حُشِرَتْ - سُجِّرَتْ - نُشِّرَتْ

سُعِّرَتْ اور ذِكْرٌ میں ترقیق جلی ہے۔

سُجِّرَتْ کو مکیؒ اور بصریؒ جیم کی تخفیف سے **سُجِرَتْ** اور باقی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ (ک) النُّفُوسُ زُوِّجَتْ - الْمَوْءُدَةُ کا واو باجماع ناقلین مدلین سے مستثنیٰ ہے البتہ ہمزہ میں مدبدل حسب قاعدہ ہوتا ہے۔ (ک) الْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ - سُئِلَتْ میں وقفاً حمزہؒ تسہیل کا لیا اور واو مکسورہ سے ابدال کرتے ہیں۔ تسہیل اقوی ہے۔

نُشِرَتْ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ شین کی تشدید سے **نُشِّرَتْ** اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔

سُعِّرَتْ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ ہشامؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ عین کی تخفیف سے **سُعِرَتْ** اور باقی تشدید سے پڑھتے ہیں (ک) فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ اور لَقَوْلُ رَسُولٍ اور عَلَى الْغَيْبِ بِظَنِينٍ

بِضَنِينٍ کو مکیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ ضاد کے بجائے ظا سے ......

بِظَنِينٍ اور باقی ضاد سے پڑھتے ہیں۔ رسم باجماع ضاد سے ہے[1] ......

---

[1] ظَنِينٌ بالظا کے معنیٰ مُتَّہَم اور بالضاد کے معنیٰ بخیل کے ہیں۔ مصاحف عثمانیہؓ میں ضاد سے لکھا گیا تھا۔ مگر حضرت ابن مسعودؓ کے قرآن میں بالظا تھا۔ دونوں قراءتیں متواترہ ہیں۔ امام ابوعبیدؒ کہتے ہیں کہ ہم قراءتِ ظا کو اختیار کرتے ہیں۔ کیونکہ مشرکینِ عرب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو بخیل نہیں کہتے تھے بلکہ تکذیب کرتے تھے اور دونوں حرفوں کی رسم میں بہت کم فرق ہے۔ ضاد پر (باقی برصفحہ آئندہ)

Marfat.com

(الممال) الجوارِ میں کسائی کے دوری ۔ راٰہُ میں بصری صرف ہمزہ کا ۔ ابن ذکوان بخلاف ۔ ابوبکر ۔ حمزہ اور کسائی را اور ہمزہ دونوں کا امالہ ورش تقلیل اور شاءَ میں ابن ذکوان وحمزہ امالہ کرتے ہیں ۔ ع

اس سورۃ میں ادغام کبیر پانچ ہیں (مثلین کا ایک ۔ متقاربین کے ۴)

سُورۂ انفطار

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بلاخلاف اُنیس ۱۹ ہیں ۔

وَمَا تَشَاءُوْنَ سے انْفَطَرَتْ تک وجوہ صحیحہ پچانوے ۹۵ ہیں ۔ قالون مع مکی بیس ۲۰ ۔ بصری چار ۴ ۔ دوری چار ۔ ورش مع خلاد بیالیس ۴۲ (بسم اللہ پر ۳۰ ۔ ترک پر ۱۲) خلف ایک ۱ ۔ شامی چار ۴ ۔ کسائی دس اور عاصم دس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فُجِّرَتْ ۔ بُعْثِرَتْ اور كِرَامًا میں ترقیق بیّن ہے ۔ وَاَخَّرَتْ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) الف لگانے سے ظابن جاتی ہے " جعبری کہتے ہیں ۔ بِضَنِيْنٍ ٹیڑھے سر کے ساتھ مرسوم تھا حالانکہ وہ طرف میں نہیں ہے پس دونوں قراءتوں کا احتمال رکھتا ہے " ۱۲

لہ یہ ۱۰ قالون کے لئے منفصل کے قصر پر الْعٰلَمِيْنَ میں طول ۔ توسط اور قصر اور ان میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم وصل ۔ اور وصل کل پڑھو کہ مندرج ہو گئے ۔ بصری کے لئے الْعٰلَمِيْنَ کی وجوہ اربعہ پڑھ کر قالون کے لئے منفصل کے مد پر وہ ہی دس وجوہ اور دوری کے لئے چار وجوہ پڑھو ۔ ورش کے لئے مدبدل کی ہر وجہ پر بسم اللہ کے ساتھ دس اور ترک پر چار وجوہ پڑھو ۔ قصر کے وصل میں خلاد مندرج ہو گئے خلف کو ادغام کامل سے لوٹاؤ ۔ شامی کے لئے سکتہ اور وصل کی وجوہ اربعہ پڑھ کر کسائی اور پھر عاصم کے لئے دس ۔ دس وجوہ پڑھو ۔ واللہ اعلم ۔ اہل ضرب ۱۲۷ وجوہ کہتے ہیں ۔ ۱۲

Marfat.com

میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔

فَعَدَلَكَ کو غیر کوفیؒ دال کی تشدید سے **فَعَدَّلَكَ** اور کوفیؒ تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ (ک) رَكَّبَكَ كَلَّا وصلاً۔ (تنبیہ) **كَلَّا** کے ماقبل پر وقف تام اور اُس سے ابتدا احسن ہے اور یہی ماخوذ ہے۔ اُس پر وقف کر کے مابعد سے ابتدا بھی جائز ہے۔ بَلْ تُكَذِّبُونَ میں ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (تنبیہ) اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ اور وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ میں مفتوحہ بعد از ساکن ہونے کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے۔ يَصْلَوْنَهَا میں تغلیظ ظاہر ہے۔ بِغَآئِبِيْنَ میں وقفاً حمزہؒ مدو قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال صحیح نہیں۔

يَوْمَ لَا تَمْلِكُ کو مکیؒ اور بصریؒ (مبتدا مقدر کی خبر مانکر) میم کے رفع سے **يَوْمُ** اور باقی (ظرفیت کی بنا پر) نصب سے پڑھتے ہیں۔ شَيْئًا میں طول و توسط اور حمزہؒ کے لئے نقل وادغام جلی ہیں (زالممال)۔ فَسَوّٰىكَ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ شَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ... اور اَدْرٰىكَ ہر دو میں ابن ذکوانؒ بخلاف۔ بصریؒ۔ ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

اس سورۃ میں ادغام کبیر (از مثلین) ایک اور صغیر بھی ایک ہے۔

سُورۃ تطفیف

جلد اصف ۱۱

جمہور کے نزدیک مکیہ ہے۔ بعض مدنی کہتے ہیں اور بعض کے نزدیک آیت ۲۹ سے آخر تک مکی اور باقی مدنی ہے اور اس کی آیتیں باجماع چھتیس ۳۶ ہیں۔

Marfat.com

وَالْاَمْرُ سے یَسْتَوْفُوْنَ تک وجوہ صحیحہ بہتر ہیں۔ مبسملین
غیر ورشؒ اکیس ۲۱۔ دوریؒ نو ۹۔ سوسیؒ مع شامیؒ و خلادؒ نو ۹۔ ورشؒ تیس ۳۰..
(بسم اللہ پر ۲۱۔ ترک پر ۹) اور حمزہؒ تین ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

یُخْسِرُوْنَ اور اَسَاطِیْرُ میں ترقیق جلی ہے۔ (ک) کِتٰبَ
الْفُجَّارِ لَفِيْ اور وَمَا یُكَذِّبُ بِهٖٓ۔ الْاَوَّلِيْنَ میں نقل و سکتہ بیّن
ہیں۔ اس سورۃ میں کَلَّا چار جگہ واقع ہوا ہے۔ ۱ کَلَّآ اِنَّ کِتٰبَ الْفُجَّارِ
۲ کَلَّا بَلْ رَانَ ۳ کَلَّآ اِنَّهُمْ ۴ کَلَّآ اِنَّ کِتٰبَ الْاَبْرَارِ ....
چاروں کے ماقبل پر وقف کر کے اُن سے ابتدا معمول ہے۔ امام ابو حاتمؒ کہتے
ہیں کہ ان پر وقف کر کے مابعد سے ابتدا جائز نہیں۔ مگر علامہ دانیؒ کہتے ہیں کہ ان
پر وقف جائز ہے۔ اور علامہ سیّدؒ کہتے ہیں کہ انمیں سے دوسرے پر وقف
تام ہے کیونکہ وہ ردع و زجر کے معنٰی میں ہے۔ باقی تینوں کے ماقبل پر وقف کر کے

۱ ۱-۹ قالونؒ کے لئے لِلّٰهِ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ
میں وہی وجہ اور روم و وصل اور ان میں سے ہر ایک پر یَسْتَوْفُوْنَ میں وہی وجہ
۱-۱۲ لِلّٰهِ کے روم پر الرَّحِيْمِ اور یَسْتَوْفُوْنَ دونوں میں طول۔ پھر توسط
پھر قصر ۱۲-۱۸ الرَّحِيْمِ کے روم و وصل اور ۱۹-۲۱ وصل کل پر یَسْتَوْفُوْنَ کی
وجوہ ثلثہ پڑھو۔ مکیؒ، عاصمؒ اور کسائیؒ مندرج ہو گئے۔ دوریؒ کے لئے سکتہ بالسکون پر
لِلّٰهِ اور یَسْتَوْفُوْنَ دونوں کا طول۔ پھر توسط۔ پھر قصر اور لِلّٰهِ کے روم و وصل پر
وجوہ ثلثہ پڑھو۔ اور سوسیؒ کو ہر وجہ میں النَّاسِ کے فتح سے لوٹاؤ۔ شامیؒ، اور وصل
میں خلادؒ کی عدم سکتہ کی وجہ مندرج ہو گئی۔ ورشؒ کے لئے نقل سے بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند
۲۱ اور ترک پر دوریؒ کی طرح ۹ وجوہ پڑھ کر۔ حمزہؒ کو لام تعریف کے سکتہ سے بوصل
پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۱۷۴ وجوہ پڑھتے ہیں۔ ۱۲

اُن سے ابتدا کرنی چاہیئے اس واسطے کہ وہ حقًّا یا اَلَا کے معنی میں ہیں۔"

بَلْ سکتہ رَانَ کو غیر حفصؒ لام کا را میں ادغام کر کے بَل رَّانَ اور حفصؒ لام پر سکتہ کر کے پڑھتے ہیں۔ (گ) کِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ (تنبیہ) اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ میں مفتوحہ بعد از ساکن ہونے کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے (ک) تَعْرِفُ فِيْ

خِتٰمُهٗ کو کسائیؒ خا کے فتح اس کے بعد اثبات الف اور تا کے بعد کا الف حذف کر کے خٰتَمُهٗ اور باقی خا کے کسرہ اور تا کے بعد اثباتِ الف سے پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ (ک) یَشْرَبُ بِّهَا۔ اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا کی قرآت ثلٰثہ جلی ہیں۔

فَكِهِيْنَ کو غیر حفصؒ فا کے بعد اثبات الف سے فٰكِهِيْنَ اور حفصؒ الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ ہمارے طرق سے شامیؒ کے لئے الف ہی ماخوذ ہے۔ بعض مصاحف میں بالف۔۔۔ اور اکثر میں بحذف مرسوم تھا۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ بیّن ہے۔ هَلْ ثُّوِّبَ میں ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں (الممال) النَّاسِ میں دوریؒ۔ الْفُجَّارِ اور الْكُفَّارِ میں بصریؒ

لہ ابن ذکوانؒ کے لئے داجونیؒ، صوریؒ وغیرہ سے۔ شذائیؒ بذریعہ ابن الاخرمؒ، اخفشؒ سے۔ اخفشؒ و صوریؒ اور احمد بن انسؒ، ابن ذکوانؒ سے۔ اور ہشامؒ کے لئے داجونیؒ اور ابراہیم بن عبادؒ الف کے بغیر حفصؒ کی طرح روایت کرتے ہیں۔ مطوعیؒ بذریعہ صوریؒ و اخفشؒ ابن ذکوانؒ سے۔ حلوانیؒ اور داجونیؒ اپنے شیوخ کے ذریعہ سے ہشامؒ سے بالف روایت کرتے ہیں۔ تغلبیؒ اور ابن المعلیؒ کی ابن ذکوانؒ سے۔ ابن ابی حسانؒ اور باغندیؒ کی ہشامؒ سے بھی روایت ہے۔ ۱۲

Marfat.com

ددوری امالہ ورش تقلیل ۔ اَدْرٰیكَ ہر دو میں ابن ذ ان بخلاف ۔ بصری ابوبکر ۔ حمزہ اور کسائی امالہ ورش تقلیل ۔ تُتْلٰی میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل ۔ رَانَ میں ابوبکر ۔ حمزہ اور کسائی ۔ الْاَبْرَارِ میں بصری وکسائی امالہ اور ورش وحمزہ تقلیل کرتے ہیں (تنبیہ) ادغام مانع امالہ نہیں ہے ۔ ع ۱ ۸

اس سورۃ میں ادغام کبیر پانچ ہیں (مثلین کے ۳ ۔ متقاربین کے ۲) اور صغیر ایک ہے ۔ (الرسم) عِلِّیِّیْنَ یاءین سے مرسوم ہے ۔

سُورۃ انشقاق

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں دمشقی و بصری تیئیس ۲۳ حمصی چوبیس ۲۴ اور باقی ائمہ کے نزدیک پچیس ۲۵ ہیں، پانچ جگہ اختلاف ہے ۱ ۱ کَادِحٌ اور ۲ ۲ کَدْحًا پر حمصی ۳ ۳ فَمُلٰقِیْهِ پر غیر حمصی ۴ ۴ بِیَمِیْنِهٖ اور ۵ ۵ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ پر حجازی وکوفی آیت ہے ۔

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ سے وَحُقَّتْ تک وجوہ صحیحہ اٹھاون ۵۸ ہیں ۲

---

۱ ۲۲ جگہ اجماع ہے ان مقامات میں سے دمشقی وبصری ایک ۔ حمصی دو اور باقی ائمہ تین جگہ آیت شمار کرتے ہیں ۔ ۱۲

۲ ۱ تا ۱۰ قالون کے لئے یَفْعَلُوْنَ کے طول ۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر ۔ ۔ الرَّحِیْمِ میں وہی وجہ اور ردم و وصل ۔ اور وصل کل پڑھو ۔ کئی مندرج ہو گئے ۔ ہر وجہ میں ورش اور عاصم کو مد سے لوٹاؤ ۔ ورش کے لئے ترک پر سکتہ کے ساتھ یَفْعَلُوْنَ کی وجوہ ثلثہ اور وصل پڑھو ۔ اور ہر وجہ میں بصری وابن ذکوان کو مد سے لوٹاؤ ۔ ہشام کے لئے ادغام سے سکتہ اور وصل کی وجوہ اربعہ پڑھ کر وصل میں حمزہ کو مد اور لام تعریف کے سکتہ سے اور خلاد کو عدم سکتہ سے لوٹاؤ ۔ پھر کسائی کو بسم اللہ سے قالون کی طرح پڑھو ۔ واللہ اعلم ۔ اہل ضرب ۸۲ وجوہ کہتے ہیں ۔ ۱۲

Marfat.com

قالونؒ مع مکیؒ دنل۔ ورشؒ چودہ (بسم اللہ پہ ۱۔ ترک پر ۴)۔ عاصمؒ دنل بصریؒ۔ ابن ذکوانؒ اور ہشامؒ چار ۔چار ۔حمزہؒ ایک ۔ خلادؒ ایک اور کسائیؒ دنل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رک، اِنَّكَ كَادِحٌ اور رَبِّكَ كَدْحًا ۔يَسِيْرًا۔سَعِيْرًا۔ بَصِيْرًا اور غَيْظٌ میں ترقیق بیّن ہے۔

وَّيَصْلٰى کو حرمیؒ۔شامیؒ اور کسائیؒ یا کے ضمہ۔صاد کے فتح اور لام کی تشدید سے وَّيُصَلّٰى (مضارع مجہول از صَلّٰى) اور باقی یا کے فتح۔صاد کے اسکان اور لام کی تخفیف سے (مضارع معروف از صَلِیَ) پڑھتے ہیں۔ وَيُصَلّٰى میں بخلاف تغلیظ (فتح کے ساتھ پُر اور تقلیل کے ساتھ باریک) جلی ہے (ک) فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ

لَتَرْكَبُنَّ کو مکیؒ۔حمزہؒ اور کسائیؒ با کے فتح سے لَتَرْكَبَنَّ..... (واحد مخاطب) اور باقی ضمہ سے (جمع مخاطب) پڑھتے ہیں۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ میں ابدال اور عَلَيْهِمُ الْقُرْءَانُ کی قرآت ثلثہ جلی ہیں۔ اَلْقُرْءَانُ میں مکیؒ نقل کرتے ہیں (ک) اَعْلَمُ بِمَا (المال)، وَيَصْلٰى (وَيُصَلّٰى) اور بَلٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ع

ع ۱ ۹ اس سورۃ میں ادغام کبیر چار ہیں (دونوں قسموں میں سے ۲ دو۔ ۲ دو)

سُوْرَۃُ بُرُوْج

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بلاخلاف بائیس ۲۲ ہیں۔

فَبَشِّرْهُمْ سے وَمَشْهُوْدٍ تک وجوہ صحیحہ تین سو ستر ۳۷۰ ہیں۔ قالونؒ مع مکیؒ ایک سو آٹھ ۱۰۸۔ عاصمؒ چھتیس ۳۶۔ کسائیؒ چھتیس ۳۶۔ بصریؒ چودہ ۱۴۔ شامیؒ چودہ ۱۴۔ خلادؒ چار ۴۔ خلفؒ آٹھ ۸ اور ورشؒ ایک سو پچاس ۱۵۰ (بسم اللہ پر ۱۰۸ ترک پر ۴۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ[1]

بِالْمُؤْمِنِيْنَ۔ يُؤْمِنُوْا۔ الْمُؤْمِنِيْنَ اور وَالْمُؤْمِنٰتِ میں ابدال۔ وَالْاَرْضِ۔ اور الْاَنْهٰرُ میں نقل وسکتہ اور شَيْءٍ میں طول وتوسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے (ک) وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ اور اِنَّهٗ هُوَ۔ وَهُوَ میں سکون ھا بیّن ہے (ک) الْوَدُوْدُ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ کو حمزہؒ اور کسائیؒ (الْعَرْشِ کی صفت قرار دے کر)

---

[1] نمبر ۱-۱۸ قالونؒ کے لئے صلہ کے قصر کے ساتھ مَمْنُوْنٍ میں طول۔ توسط اور قصر اور ان میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک پر وَمَشْهُوْدٍ میں وہ ہی وجہ اور روم نمبر ۱۹-۲۴ مَمْنُوْنٍ کے روم پر الرَّحِيْمِ میں طول۔ توسط اور قصر اور انمیں سے ہر ایک پر وَمَشْهُوْدٍ میں وہ ہی وجہ اور روم نمبر ۲۵-۳۶۔ الرَّحِيْمِ کے روم و وصل اور وصل کل پر وَمَشْهُوْدٍ کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ مکیؒ مندرج ہو گئے۔ قالونؒ کے لئے صلہ کے مد اور پھر بے صلہ پر اسی طرح چھتیس ۳۶۔ چھتیس ۳۶ وجوہ پڑھو۔ اور بے صلہ کی ہر وجہ میں عاصمؒ و کسائیؒ کو مد سے لوٹاؤ۔ نمبر ۱-۶ بصریؒ کے لئے ترک پر مَمْنُوْنٍ کا طول۔ توسط اور قصر اور ان میں سے ہر ایک پر وَمَشْهُوْدٍ میں وہ ہی وجہ اور روم نمبر ۷-۱۴ اور روم و وصل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ شامیؒ کو ہر وجہ میں۔ اور خلادؒ کو وصل میں مد سے لوٹاؤ۔ خلفؒ کے لئے ادغام کامل سے وصل کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ ورشؒ کے لئے نقل پر مد بدل کی وجوہ ثلثہ اور انمیں سے ہر ایک پر بسم اللہ کے ساتھ چھتیس ۳۶ اور ترک پر چودہ ۱۴ وجوہ پڑھ کر خلفؒ کے لئے منفصل کے سکتہ پر وصل کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۸۴۷ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

دال کے خفض سے **الْمَجِيْدِ** اور باقی (خبر ثانی مان کر) رفع سے پڑھتے ہیں۔
قُرْءَانٌ میں مکی نقل کرتے ہیں۔
مَحْفُوْظٍ کو مدنی (قُرْاٰنٌ کی صفت ٹھہرا کر) ظا کے رفع سے
مَحْفُوْظٌ اور باقی (لَوْحٍ کی صفت قرار دیکر) خفض سے پڑھتے ہیں
(الممال) النَّارِ میں بصری و دوری اماله و ورش تقلیل اور اٰتٰىكَ میں حمزہ
وکسائی اماله اور ورش بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۱ ۱۰

اس سورۃ میں ادغام کبیر تین ہیں (مثلین کا ایک متقاربین کے دو)

سُوْرَہ طَارِق

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں مدنی اول سولہ[۱۶] اور باقی ائمہ کے نزدیک سترہ[۱۷] ہیں۔......

يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا پر غیر مدنی اول آیت ہے۔

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ سے وَالطَّارِقِ تک وجوہ صحیحہ دوسو چھبیس[۲۲۶] ہیں[۱]

[۱] ۱-۱۸ قالونؒ کے لئے مَحْفُوْظٌ کے طول۔ توسط اور قصر بالسکون میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں دو ہی وجہ اور روم و وصل۔ اور انمیں سے ہر ایک پر وَالطَّارِقِ میں سکون و روم ۱۹-۳۶ پھر اشمام کی وجوہ ثلثہ پر یہی اٹھارہ وجوہ ۳۷-۴۸ مَحْفُوْظٌ کے روم پر الرَّحِیْمِ کی وجوہ خمسہ اور انمیں سے ہر ایک اور وصل کل پر سکون و روم پڑھو اور ورشؒ کو ہر وجہ میں اور عاصمؒ وکسائیؒ کو مَحْفُوْظٍ کے اسکان کی ۱۸ وجوہ میں مد سے لوٹاؤ۔ عاصمؒ کے لئے مَحْفُوْظٍ کے روم اور وصل کل کی بارہ وجوہ پڑھو اور کسائیؒ کو ہر ایک میں مد سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے ترک پر مَحْفُوْظٌ کی آٹھوں وجوہ پر وَالطَّارِقِ میں سکون و روم پڑھو اور اسکان کی وجوہ میں بصریؒ و شامیؒ کو مد سے لوٹاؤ۔ اور بصریؒ کے لئے بھی روم و وصل کی چاروں وجوہ جداگانہ پڑھو۔ شامیؒ کو دونوں میں اور خلادؒ کو صرف وصل میں مد سے اور خلفؒ کو ادغام کامل سے لوٹاؤ۔ مکیؒ کے لئے نقل سے عاصمؒ کی طرح ۳۰ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۳۰۶ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

قالونؒ اڑتالیس ۴۸ ۔ ورشؒ چونسٹھ ۶۴ (بسم اللہ پر ۴۸ ۔ ترک پر ۱۶) عاصمؒ تیس ۳۰ ۔ کسائیؒ تیس ۳۰ ۔ بصریؒ دس ۱۰ ۔ شامیؒ دس ۱۰ ۔ خلادؒ دو ۲ ۔ خلفؒ دو ۲ اور مکیؒ تیس ۳۰

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

لَمَا عَلَيۡهَا کو حرمیؒ ۔ بصریؒ اور کسائیؒ میم کی تخفیف سے لَمَّا عَلَيۡهَا اور باقی تشدید سے پڑھتے ہیں ۔ وَالتَّرَآئِبِ میں وقفاً حمزہؒ مدو قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ۔ ابدال صحیح نہیں ۔ السَّرَآئِرُ میں وصلاً (دوسری راکی) ترقیق جلی ہے ۔ (تنبیہ) وَالۡاَرۡضِ ذَاتِ میں ادغام مروی نہیں ۔ (الممال) اَدۡرٰكَ میں ابن ذکوانؒ بخلاف ۔ بصریؒ ۔ ابوبکرؒ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل ۔ تُبۡلَى (السَّرَآئِرُ) وقفاً میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور الۡكٰفِرِيۡنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ ع ۱۱

سُورَۃُ اعلیٰ

جمہور کے نزدیک مکیہ ہے ۔ ضحّاکؒ مدنیہ کہتے ہیں اور اس کی آیتیں باجماع انیس ۱۹ ہیں ۔

فَمَهِّلِ الۡكٰفِرِيۡنَ سے فَسَوّٰى تک وجوہ صحیحہ اڑتیس ۳۸ ہیں

۱ بما ۱-۲ قالونؒ کے لئے صلہ کے ساتھ قطع اول پر الرَّحِيۡمِ کی وجوہ خمسہ اور وصل کُل پڑھو ۔ مکیؒ مندرج ہو گئے ۔ پھر بے صلہ کے ساتھ یہی چھ ۶ وجوہ پڑھو ۔ عاصمؒ مندرج ہو گئے ۔ ابوالحارثؒ کو ہر وجہ میں فَسَوّٰى کے امالہ سے لوٹاؤ ۔ شامیؒ کے لئے سکتہ اور وصل پڑھ کر حمزہؒ کو وصل میں لام تعریف کے سکتہ اور فَسَوّٰى کے امالہ سے اور خلادؒ کو عدم سکتہ اور فَسَوّٰى کے امالہ سے لوٹاؤ ۔ ورشؒ کے لئے الۡكٰفِرِيۡنَ کی تقلیل کے ساتھ بسم اللہ پر چھ اور ترک پر دو وجوہ ۔ اور بصریؒ کے لئے امالہ محضہ سے سکتہ و وصل پڑھ کر کسائیؒ کے دوریؒ کے لئے بسم اللہ پر چھ وجوہ پڑھو ۔ واللہ اعلم - ۱۲

قالونؒ مع مکیؒ وعاصمؒ بارہ۱۲۔ ابوالحارثؒ چھ۶۔ شامیؒ دو۲۔ حمزہؒ ایک۔ خلادؒ ایک
ورشؒ آٹھ۸ (بسم اللہ پر ۶۔ ترک پر ۲) بصریؒ دو۲ اور کسائیؒ کے دوریؒ چھ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالَّذِيْ قَدَّرَ کو کسائیؒ دال کی تخفیف سے **قَدَرَ** اور باقی
تشدید سے پڑھتے ہیں۔ غُثَآءً اَحْوٰی میں نقل اور بخلاف سکتہ۔۔۔۔
وَنُيَسِّرُكَ۔ تُؤْثِرُوْنَ۔ وَالْاٰخِرَةُ اور خَیْرٌ میں ترقیق۔ یَصْلٰی
میں وقفاً تغلیظ بخلاف (فتح کے ساتھ پُر تقلیل کے ساتھ باریک) جلی ہے۔۔۔۔
فَصَلّٰی میں (راس آیت ہونے کی وجہ سے) ترقیق بلا خلاف ہے۔

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ کو بصریؒ یاءِ غیب سے **بَلْ يُؤْثِرُوْنَ** اور
باقی تاءِ خطاب سے پڑھتے ہیں۔ بَلْ تُّؤْثِرُوْنَ میں ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ
ادغام کرتے ہیں۔ تُؤْثِرُوْنَ میں ابدال۔ وَاَبْقٰی میں وقفاً حمزہؒ کے لئے
بخلاف تسہیل اور الْاُوْلٰی میں نقل وسکتہ ظاہر ہیں (الممال) فواصل کے امالہ
کی یہ ساتویں سورۃ ہے (فواصل ممال انیس۱۹ ہیں) ۱ الْاَعْلَی (الَّذِيْ)
وقفاً ۲ فَسَوّٰی ۳ فَهَدٰی ۴ الْمَرْعٰی ۵ اَحْوٰی ۶ فَلَا
تَنْسٰی ۷ یَخْفٰی ۸ یَّخْشٰی ۹ الْاَشْقَی (الَّذِيْ) وقفاً ۱۰
وَلَا یَحْیٰی ۱۱ تَزَکّٰی ۱۲ فَصَلّٰی ۱۳ الدُّنْیَا ۱۴ وَاَبْقٰی۔۔۔ ۱۵
الْاُوْلٰی ۱۶ اور وَمُوْسٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ وبصریؒ تقلیل
۱۷ لِلْيُسْرٰی ۱۸ الذِّکْرٰی ۱۹ اور الْكُبْرٰی میں بصریؒ وحمزہؒ
وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ (غیر فواصل) شَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ

اور یَصْلٰی (النَّارَ) وقفاً میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل ع ۱ ۱۲
کرتے ہیں ۔ ع

اس سورۃ میں ادغام صغیر ایک ہے ۔

سُورۂ غاشیہ

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بلاخلاف چھبیس ۲۶ ہیں ۔

صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ سے الْغَاشِيَةِ تک وجوہ صحیحہ بتّیس ۳۲ ہیں [1]

قالونؒ مع مکیؒ وعاصمؒ چھ ۶ ۔ شامیؒ دو ۲ ۔ ورشؒ مع بصریؒ سولہ ۱۶ (بسم اللہ پر ۱۲ ۔
ترک پر ۴) ۔ حمزہؒ ایک ۱ ۔ خلفؒ ایک ۱ اور کسائیؒ چھ ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَصْلٰى کو بصریؒ اور ابو بکرؒ تا کے ضمہ سے **تُصْلٰى** (مجہول)
اور باقی فتح سے (معروف) پڑھتے ہیں ۔ تَصْلٰى میں تغلیظ بخلاف (فتح
کے ساتھ پُر اور تقلیل کے ساتھ باریک) ۔ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ میں نقل اور بخلاف
سکتہ جلی ہے ۔

لَا تَسْمَعُ کو مدنیؒ تاءِ تانیث مضمومہ سے **لَا تُسْمَعُ** (مؤنث
مجہول) ، مکیؒ اور بصریؒ یاءِ تذکیر مضمومہ سے **لَا يُسْمَعُ** (مذکر مجہول) اور باقی

---

[1] بمعہ ۶ قالونؒ کے لئے قطع اول پر الرَّحِيْمِ کی وجوہ خمسہ اور وصل کل پڑھو ۔ مکیؒ وعاصمؒ مندرج ہو گئے ۔ شامیؒ کے لئے سکتہ اور وصل پڑھ کر ورشؒ کے لئے وَمُوْسٰى کی تقلیل پر بسم اللہ اور ترک کی ہر وجہ میں اَتٰىكَ کا فتح اور تقلیل پڑھو ۔ فتح میں بصریؒ درج ہو گئے ۔ حمزہؒ کے لئے امالہ محضہ سے منفصل کے عدم سکتہ پر وصل پڑھ کر خلفؒ کو سکتہ سے لوٹاؤ ۔ کسائیؒ کے لئے امالہ اور بسم اللہ پہ چھ وجوہ پڑھو ۔ واللہ اعلم ۔ ۱۲

Marfat.com

تاء خطاب مفتوحہ سے (بصیغۂ مذکر حاضر معروف) پڑھتے ہیں۔
لَاغِيَةً کو حرمیؒ اور بصریؒ تاکے رفع سے **لَاغِيَةٌ** اور باقی نصب
سے پڑھتے ہیں۔ نتیجہ بیّن[1] ہے۔ **عَلَيْهِمْ** میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے
بِمُصَيْطِرٍ کو ہشامؒ سین سے **بِمُسَيْطِرٍ** خلادؒ بخلاف[2]
اور خلفؒ اشمام بالزا کرکے اور باقی صاد[3] خالص سے پڑھتے ہیں۔ یہی خلادؒ کی
دوسری وجہ ہے۔ **الْاَكْبَرَ** میں نقل و سکتہ ظاہر ہیں (الممال) **اٰتٰىكَ تَصْلٰى**
تُسْقٰى اور **تَوَلّٰى** میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ **الْغَاشِيَةِ**

---

[1] وہ یہ کہ یہاں تین قراءتیں ہیں ۱۔ شامیؒ و کوفیؒ لَا تَسْمَعُ۔ لَاغِيَةً بخطاب معروف
و نصب ۲۔ مکیؒ و بصریؒ لَا يُسْمَعُ۔ لَاغِيَةٌ بصیغۂ مذکر مجہول مع رفع ۳۔ مدنیؒ
لَا تُسْمَعُ۔ لَاغِيَةٌ بصیغۂ مؤنث مجہول مع رفع۔ ۱۲ ط

[2] یہاں خلادؒ کے لئے ابن شنبوذؒ وجوہریؒ نیز جمہور مشرقی و مغربی ائمہ اشمام بالزا۔
روایت کرتے ہیں۔ یہی تیسیر و شاطبیہ کا طریقہ ہے۔ علامہ دانیؒ نے امام ابوالفتحؒ سے صاد
روایت کیا ہے اور شاطبیؒ نے اس کا اتباع کیا ہے نیز حلوانیؒ اور محمد بن سعید بزازؒ، خلادؒ
سے۔ محمد بن لاحقؒ، سُلیمؒ سے اور عبداللہ بن صالحؒ، امام حمزہؒ سے صاد روایت کرتے
ہیں۔ خلادؒ کے لئے اشمام اصح اور مقدم ہے۔ ۱۲

[3] ہمارے طرق سے یہاں قنبلؒ، حفصؒ اور ابن ذکوانؒ کے لئے صرف صاد ماخوذ ہے۔ اور یہی
جمہور ائمہ عراق و مغرب کی ابن مجاہدؒ۔ اخفشؒ اور عبیدؒ سے روایت ہے۔ جامع البیان۔
تیسیر۔ شاطبیہ۔ مبہج میں (الطریق ابن شنبوذؒ) قنبلؒ کے لئے۔ تیسیر و شاطبیہ میں ابن ذکوانؒ
کے لئے۔ غایۃ ابن مہرانؒ۔ تذکرہ۔ تبصرہ۔ مبہج۔ ارشادین۔ غایۃ حافظ ابی العلاءؒ عنوان
کافی۔ تلخیص۔ ہدایہ۔ جامع البیان۔ تیسیر اور شاطبیہ میں حفصؒ کے لئے صاد ہی مروی ہے
مستنیر میں ابن مجاہدؒ و ابن شنبوذؒ سے قنبلؒ کے لئے۔ ابن مہرانؒ اور ابن الفحامؒ بذریعہ فارسیؒ
وغیرہ نقاشؒ۔ اور بذریعہ ابن الاخرمؒ وغیرہ اخفشؒ کے لئے۔ زرعانؒ، عمروؒ سے اور
ہذلیؒ، اشنانیؒ و عبیدؒ سے حفصؒ کے لئے سین نقل کرتے ہیں۔ مگر علامہ دانیؒ نے امام ابوالحسنؒ
اور امام ابوالفتحؒ سے فقط صاد پڑھا ہے۔ یہی ماخوذ ہے۔ ۱۲

Marfat.com

ع ۱ ۱۲

اٰنِيَةٍ - لَاغِيَةً - جَارِيَةٌ اور مَبْثُوْثَةٌ میں کسائی وقفاً اور اٰنِيَةٍ میں ہشامؒ ہمزہ کا امالہ کرتے ہیں - ع

سُورۂ فجر جمہور کے نزدیک مکیّہ ہے - ابن طلحہؒ مدنیّہ کہتے ہیں - اور اس کی آیتیں بصری انتیس ۲۹ - شامی کوفی تیس ۳۰ اور حجازی بتیس ۳۲ ہیں - پانچ جگہ اختلاف ہے ۱ وَنَعَّمَهُ پر حجازی وحمصی ۲ اَکْرَمَنِ پر غیر حمصی ۳ رِزْقَهُ پر حجازی ۴ بِجَهَنَّمَ پر حجازی وشامی ۵ اور فِيْ عِبٰدِيْ پر کوفی آیت ہے -

ثُمَّ اِنَّ سے اِذَا يَسْرِ تک وجوہ صحیحہ چالیس ۴۰ ہیں ۲ - قالونؒ مع ورشؒ وعاصمؒ چودہ ۱۴ - مکیؒ چھ ۶ - کسائی بارہ ۱۲ - ورشؒ مع بصریؒ وشامیؒ چار ۴ خلادؒ دو ۲ اور خلفؒ دو ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۱

وَالْوَتْرِ کو حمزہؒ اور کسائی دوسرے واو کے کسرہ سے وَالْوِتْرِ

۱ ۲۸ جگہ اجماع ہے اور ان مقامات میں سے بصری ایک شامی وکوفی دو - دو اور حجازی چار جگہ آیت شمار کرتے ہیں - ۱۲

۲ ۱۰ قالونؒ کے لئے قطع اول پر الرَّحِيْمِ میں وجوہ خمسہ اور ان میں سے ہر ایک پر يَسْرِ میں سکون و روم ۱۰-۱۱-۱۴ وصل کل پر صلہ اور بے صلہ کے ساتھ سکون و روم پڑھو - ورشؒ وعاصمؒ مندرج ہو گئے - مکیؒ کو الرَّحِيْمِ کی وجوہ خمسہ اور وصل کل مع صلہ کی چھٹوں وجوہ میں اِذَا يَسْرِيْ سے اور کسائیؒ کو صلہ کی دو ۲ وجوہ کے سوا باقی بارہ ۱۲ وجوہ میں سے ہر وجہ میں وَالْوِتْرِ سے لوٹاؤ - ورشؒ کے لئے سکتہ اور وصل پر سکون و روم پڑھو - بصریؒ اور شامیؒ درج ہو گئے - وصل میں خلادؒ کو وَالْوَتْرِ سے اور خلفؒ کو ادغام کامل سے لوٹاؤ - واللہ اعلم - ۱۲

Marfat.com

اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ یَسْرِ میں مدنیؒ و بصریؒ وصلاً اور مکیؒ حالین
میں اثباتِ یا کرتے ہیں۔ (تنبیہ) یَسْرِ میں غیر مکیؒ کے لئے وقف بالسکون کرتے
ہوئے ترقیق اور تفخیم دونوں جائز ہیں۔ حضرت محققؒ وغیرہ ترقیق کو مختار
کہتے ہیں مگر مذہب منصور تفخیم ہے (جلد ا ص ۲۳۹) یہی قیاس ہے (ک) فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ
اور كَيْفَ فَعَلَ اور فَعَلَ رَبُّكَ ۔ اِرَمَ میں را سے قبل کسرۂ لازمہ
متصلہ ہونے کے باوجود ہمارے طرق کا تفخیم پر (جلد ا ص ۲۴) اجماع ہے۔ بِالْوَادِ میں
میں ورشؒ و قنبلؒ وصلاً اور بزیؒ حالین میں اثباتِ یا کرتے ہیں۔ اور وقفاً قنبلؒ
کے لئے حذف و اثبات میں اختلاف ہے۔ دونوں وجوہ صحیح ہیں۔ ذِي الْاَوْتَادِ
میں نقل و سکتہ۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ لَبِالْمِرْصَادِ میں
حرف استعلاء کی وجہ سے تفخیم پر اجماع ہے۔ (ک) فَيَقُوْلُ رَبِّيْ ہر دو۔ رَبِّيْ ہر دو
کی یا کو حرمیؒ و بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ اَكْرَمَنِ میں اور اَهَانَنِ میں
میں مدنیؒ وصلاً اور بزیؒ حالین میں اثباتِ یا کرتے ہیں۔ بصریؒ کے لئے بعض ائمہ
وصلاً اثباتِ یا بخلاف۔ اور بعض حذف و اثبات میں تخییر اور بعض صرف حذف
روایت کرتے ہیں محققؒ نے دونوں کی تصحیح کی ہے۔ علامہ دانیؒ اور شاطبیؒ حذف
کو اولیٰ کہتے ہیں ہمارے طرق سے حذف معمول و مشہور ہے۔
فَقَدَرَ عَلَيْهِ (جلد ا ص ۲۸۳) کو شامیؒ دال کی تشدید سے فَقَدَّرَ اور باقی
تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ (دونوں لغت ہیں اور یہ ضَيَّقَ کے معنی میں ہے[۱])۔

---

[۱] اس سورۃ میں كَلَّا دو جگہ ہے ۱ اَهَانَنِ ۝ كَلَّا ۲ جَمًّا ۝ كَلَّا۔ دانیؒ فرماتے ہیں کہ ”دونوں پر وقف تام ہے“ لیکن مختار یہ ہے کہ اول پر تام ہے ثانی پر نہیں۔ بلکہ ثانی میں اس کے ماقبل پر وقف کر کے اس سے ابتدا کی جائے گی۔ (غیث)۔ ۱۲ ط

Marfat.com

لَا تُكْرِمُوْنَ، وَلَا تَحُضُّوْنَ، وَتَأْكُلُوْنَ، وَتُحِبُّوْنَ چاروں کو بصریؒ یاءِ غیب سے لَا يُكْرِمُوْنَ وَلَا يَحُضُّوْنَ، وَيَاْكُلُوْنَ (سوسیؒ بابدال)، وَيُحِبُّوْنَ اور باقی تاءِ خطاب سے پڑھتے ہیں۔ (ورشؒ کے لئے تیسرے فعل میں ابدال بھی ہے۔ اور کوفیؒ کے لئے دوسرے میں تَحَآضُّوْنَ ہے جیسا کہ آگے آتا ہے۔۔۔ غیب کی صورت میں چاروں افعال کی ضمیر اَلْاِنْسَانُ کے لئے ہے جس سے جنس مراد ہے اور خطاب التفات کی بنا پر ہے)۔

وَلَا تَحُضُّوْنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ حا کے ضمہ سے الف اور مد کے بغیر تَحُضُّوْنَ (بصریؒ یا کے ساتھ يَحُضُّوْنَ ثلاثی مجرد سے) اور کوفیؒ حا کے فتح اور اس کے بعد اثباتِ الف سے بمد لازم (از باب تفاعل) پڑھتے ہیں۔ (یہ اصل میں تَتَحَاضُّوْنَ تھا دو تاؤں سے، پھر تخفیفاً اُن میں سے ایک تا کو حذف کر دیا گیا ہے) نتیجہ یہ ہے کہ اس کلمہ میں تین۳ قراءتیں ہیں ۱ حرمیؒ و شامیؒ خطاب و حذف الف سے تَحُضُّوْنَ ۲ بصریؒ غیب و حذف الف سے يَحُضُّوْنَ ۳ اور کوفیؒ خطاب و اثبات الف سے تَحَآضُّوْنَ پڑھتے ہیں۔ رہا يَحَاضُّوْنَ غیب و مد سے، سو وہ کسی قرآءۃ میں بھی نہیں ہے۔ وَتَاْكُلُوْنَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ نتیجۂ اختلافات چار قراءتیں ہیں ۱ ورشؒ خطاب و ابدال سے وَتَاكُلُوْنَ ۲ سوسیؒ غیب و ابدال سے وَيَاكُلُوْنَ ۳ قالونؒ۔ مکیؒ۔ شامیؒ اور کوفیؒ خطاب و تحقیق سے وَتَأْكُلُوْنَ

Marfat.com

۱۸ اور دوریؒ غیب و تحقیق سے وَ یَاکُلُوْنَ پڑھتے ہیں۔ وَ جِآیْٓءَ
میں ہشامؒ وکسائیؒ اشمام۱ بالضمہ کرتے ہیں۔

لَا یُعَذِّبُ اور وَلَا یُوْثِقُ کو کسائیؒ ذال وثا کے فتح سے
لَا یُعَذَّبُ اور وَلَا یُوْثَقُ (مضارع مجہول ای لَا یُعَذَّبُ
وَلَا یُوْثَقُ اَحَدٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِثْلَ عَذَابِ وَ وَثَاقِ ھٰذَا
الْکَافِرِ الْمُتَذَکِّرِ الْمُتَحَسِّرِ) اور باقی دونوں کے کسرہ سے (معروف)
پڑھتے ہیں۔ الْمُطْمَئِنَّةُ میں وقفاً حمزہؒ تسہیل کرتے ہیں (المال) اَبْتَلٰـهُ
ہر دو میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ وَجِآیْٓءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ
وَاَنّٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل۔ الذِّکْرٰی میں بصریؒ
حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور الْمُطْمَئِنَّةُ ۔ مَّرْضِیَّةً میں کسائیؒ
وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ۱۴

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی دو ہیں ۱ رَبِّیْٓ اَکْرَمَنِ
۲ اور رَبِّیْٓ اَھَانَنِ میں حرمیؒ وبصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ اور زائدہ

---

۱ حضرت مؤلف قدس سرہ کی تحقیق کے مطابق بحالت اشمام مد متصل باقی نہیں رہتا۔۔ جیسا کہ سورۂ زمر میں ذکر فرمایا ہے لیکن حق یہ ہے کہ جِآیْٓءَ میں اشمام کے وقت بھی مد ہوگا جیسا کہ جَآءَ وغیرہ میں امالہ کی تقدیر پر بھی مد باقی رہتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ بوقت اشمام بھی شرطِ مد (یاء مدہ) اور سببِ مد (ہمزہ) دونوں چیزیں موجود ہیں اور یا جو مد کی شرط و محل ہے وہ اشمام کے بعد بھی خالص رہتی ہے جس کی علت یہ ہے کہ جیم میں ضمہ کا حصہ مقدم اور کسرہ کا مؤخر اور یا سے متصل ہے لہٰذا مد نہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ کذا فی ارشاد المرید و اتحاف فضلاء البشر۔ مزید تفصیل کے لئے عنایات رحمانی جلد دوم صفحہ ۱۲ و ۱۳ کا مطالعہ فرمائیں۔ ۱۲ ط

Marfat.com

چار ہیں ۱ یَسْرِ میں یے ہیں مدنی و بصری وصلاً اور مکی حالین میں ۲ بِالْوَادِ یے میں ورش و قنبل وصلاً اور بزی حالین میں اثبات یا کرتے ہیں (قنبل کے لئے وقفاً حذف بھی ہے جو طریقہ کے خلاف ہے) ۳-۴ اَکْرَمَنِ یے ۔ اَهَانَنِ یے میں بصری بخلاف[۱] اور مدنی وصلاً اور بزی حالین میں اثبات یا کرتے ہیں ۔ اس سورة میں ادغام کبیر پانچ[۵] ہیں مثلین کا ایک[۱] اور متقاربین کے ۴)

(المرسوم) وَجِايْۤءَ جیم اور یا کے مابین الف کی زیادتی سے مرسوم ہے جیسا کہ مدنی عام پر اعتماد و استناد کرتے ہوئے مصحفِ اہل اندلس میں ہے ۔ فِي عِبٰدِي بروایت نافع بحذف الف نیز باثبات یا مرسوم ہے ۔

سُورَۃ بلد جمہور کے نزدیک مکیّہ ہے ۔ بعض مدنیّہ کہتے ہیں ۔ اس کی آیتیں بلا خلاف بیس[۲] ہیں ۔
جلد ا ص ۱۱۲

فَادْخُلِي سے بِهٰذَا[۱] الْبَلَدِ تک وجوہ صحیحہ چوراسی[۸۴] ہیں ۔ قالون

[۱] بصری کے لئے دونوں میں وصلاً اثبات کے بجائے حذفِ یا مشہور و قوی تر ہے اور وقفاً صرف حذف ہے ۔ چنانچہ علامہ دانی تیسیر میں فرماتے ہیں کہ ”رؤسِ آیات میں جو ابو عمرو کا قول ہے (کہ وہ وقفاً ان میں یا کو ہر جگہ حذف کیا کرتے ہیں یا یہ کہ وقف اور آیت میں رسم الخط کی پیروی ضروری ہے) اُس پر قیاس کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں یاآت میں بھی حذف ضروری ہے ، میں نے حذف ہی پڑھا ہے اور اسی کو اختیار بھی کرتا ہوں “ ۱۲ ط

[۲] ۱-۲۰ قالون کے لئے قطع اول پر الرَّحِيمِ کی وجوہ خمسہ اور ان میں سے ہر ایک اور ۲۱-۲۴ وصل کل پر منفصل کا قصر و مد اور ان پر الْبَلَدِ میں سکون و روم پڑھو قصر میں مکی مندرج ہو گئے ۔ مد کے بعد ہر وجہ میں ورش ۔ عاصم اور کسائی کو مد سے لوٹاؤ ۔ ورش کے لئے ترک پر سکتہ اور وصل کے ساتھ الْبَلَدِ میں سکون و روم پڑھو ۔ وصل میں حمزہ مندرج ہو گئے ۔ ہر وجہ میں دوری کو قصر و مد سے اور قصر کے بعد سوسی کو اخفا سے ۔ پھر شامی کو مد سے لوٹاؤ ۔ واللہ اعلم ۔ یہاں ضربی وجوہ مساوی ہیں ۔ ۱۲ ط

مع مکیؒ چوبیس۲۴۔ ورشؒ ۔عاصمؒ وکسائیؒ بارہ۱۲۔بارہ۱۲۔ ورشؒ ترک پر مع حمزہؒ چار۴
دوریؒ وسوسیؒ آٹھ۸۔آٹھ۸ اور شامیؒ چار۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(ک) لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا۔ اَيَحْسَبُ ہردو کو حرمیؒ۔بصریؒ اور کسائیؒ
سین کے کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ یَقْدِرَ میں ترقیق ظاہر ہے۔
فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْعٰمٌ میں مکیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ فَكَّ کو
کاف کے فتح سے اور رَقَبَةً کو تا کے نصب سے اور اَطْعَمَ کو ہمزہ اور میم
کے فتح عین کے بعد حذف الف سے تنوین کے بغیر (بطور جملہ فعلیہ ماضویہ)۔۔
فَكَّ رَقَبَةً اَوْ اَطْعَمَ اور باقی (بطور جملہ اسمیہ) کاف کے ضمہ
تا کے جر (باضافت) ہمزہ کے کسرہ عین کے بعد اثبات الف اور میم کے رفع مع
تنوین سے پڑھتے ہیں۔ (اول جملہ فعلیہ، اقْتَحَمَ سے تفسیر وبیان کی بنا پر
بدل ہے اور یہاں لَا معنی مکرر ہے۔ ای فَلَا فَكَّ وَلَا اَطْعَمَ۔ ثانی جملہ
اسمیہ میں فَكُّ هُوَ مقدر کی خبر ہے ای هُوَ فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْعَامُ
يَتِيْمٍ)۔ الْمَشْئَمَةِ میں وقفاً حمزہؒ کے لئے نقل وحذف ہے۔تسہیل
ضعیف ہے۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ بیّن ہے۔ مُؤْصَدَةٌ
میں بصریؒ حفصؒ وحمزہؒ ہمزہ ساکنہ کی تحقیق (سوسیؒ کے لئے ابدال سے جلد اصل ۱۹۲ مستثنیٰ)
اور باقی (حرمیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ وکسائیؒ) واو ساکنہ مدہ سے ابدال کرتے ہیں۔
وقفاً حمزہؒ بھی شریک ہیں۔ (الممال) الْعَقَبَةُ ہردو۔ رَقَبَةٍ۔ مَسْغَبَةٍ
مَقْرَبَةٍ۔ مَتْرَبَةٍ۔ بِالْمَرْحَمَةِ۔ الْمَيْمَنَةِ۔ الْمَشْئَمَةِ۔۔۔اور

Marfat.com

مُوْصَدَةٌ میں کسائی وقفاً ۔ اَدْرٰىكَ میں ابن ذکوانؒ بخلاف (فتح موافق
طریقہ) بصریؒ ۔ ابوبکرؒ اور حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ ع ۱۵
اس سورۃ میں ادغام کبیر (متقاربین کا) ایک[۱] ہے ۔ (الموسوم) اَنْ
لَّنْ يَّقْدِرَ اور اَنْ لَّمْ يَرَهٗ بالاجماع مقطوع ہیں ۔

سُورۃ شمس

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں مدنی اول سولہ[۱۶] اور باقی ائمہ کے نزدیک پندرہ[۱۵] ہیں ۔ (بقول بعض مکی بھی سولہ[۱۶] ہیں) ۔ دو[۲] جگہ اختلاف ہے نمبر ۱ فَعَقَرُوْهَا پر ۔ مدنی اول وحمصی اور بقول بعض مکی بھی نمبر ۲ اور فَسَوّٰىهَا پر غیر حمصی آیت ہے ۔

عَلَيْهِمْ نَارٌ سے وَضُحٰهَا[۱] تک وجوہ صحیحہ اڑتیس[۳۸] ہیں ۔ قالونؒ
مع مکیؒ وورشؒ وابوبکرؒ بارہ[۱۲] ۔ ورشؒ مع شامیؒ دس (بسم اللہ پر ۶ ۔ ترک پر ۴)
کسائیؒ چھ[۶] ۔ بصریؒ دو[۲] ۔ حفصؒ چھ[۶] ۔ خلفؒ وخلادؒ ایک ایک[۱]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ میں بصریؒ ۔ شامیؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں

---

[۱] نمبر ۱ ۔ ۶ قالونؒ کے لئے صلہ وبے صلہ کے ساتھ قطع اول پر الرَّحِيْمِ کی وجوہ خمسہ پھر وصل کل پڑھو ۔ صلہ میں مکیؒ اور بے صلہ میں ورشؒ بوجہ فتح اور ابوبکرؒ مندرج ہو گئے ۔ بے صلہ کے بعد ورشؒ کو ہر وجہ میں تقلیل سے اور کسائیؒ کو قطع اول پر مُوْصَدَةٌ کے اور وصل کل پر وَضُحٰهَا کے امالہ سے لوٹاؤ ۔ ورشؒ کے لئے ترک پر سکتہ اور وصل اور ہر دو میں وَضُحٰهَا کا فتح اور تقلیل پڑھو ۔ فتح میں شامیؒ مندرج ہو گئے ۔ بصریؒ کے لئے تحقیق کے ساتھ ترک پر دو[۲] وجوہ پڑھ کر حفصؒ کے لئے بسم اللہ پر چھ وجوہ پڑھو ۔ خلفؒ کے لئے ھا کا ضمہ مع وصل پڑھ کر خلادؒ کو ادغام ناقص سے لوٹاؤ ۔ واللہ اعلم ۔ یہاں بھی ضربی وجوہ نہیں ہیں ۔ ۱۲ ط

Marfat.com

(تنبیہ) اس کلمہ پر ادغام صغیر جائز مختلف فیہ بین القراء کا عدد مکمل ہو گیا۔
قرآن کریم میں اس کے کُل تین سو سولہ ۳۱۶ کلمات واقع ہوئے ہیں۔ سیّدؒ کہتے ہیں
کہ "یہ وہ عدد ہے جو ہماری تحقیق کے مطابق ثابت ہوا ہے" (ک) فَقَالَ
لَهُمْ۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔

وَلَا يَخَافُ کو مدنیؒ و شامیؒ واو کے بجائے فا سے **فَلَا يَخَافُ**
اور باقی واو سے پڑھتے ہیں۔ (فا تعقیبیہ ہے جس میں ماقبل کی پانچ ۵ فا آت
فَأَلْهَمَهَا۔ فَقَالَ لَهُمْ۔ فَكَذَّبُوهُ۔ فَعَقَرُوهَا اور فَدَمْدَمَ
کی مناسبت مدنظر ہے اور واو حالیہ یا مستانفہ ہے جو خبر دینے کے لئے ہے)
اور یہ کلمہ مدنی و شامی مصاحف میں فا سے اور مکی و عراقی میں واو سے مرسوم ہے۔
(الممال) فواصل کے امالہ کی یہ آٹھویں سورۃ ہے (فواصل مُمال پندرہ ۱۵ ہیں)
۱ وَضُحٰهَا ۲ جَلّٰهَا ۳ يَغْشٰهَا ۴ بَنٰهَا ۵ سَوّٰهَا
۶ وَتَقْوٰهَا ۷ زَكّٰهَا ۸ دَسّٰهَا ۹ بِطَغْوٰهَا ۱۰
اَشْقٰهَا ۱۱ وَسُقْيٰهَا ۱۲ فَسَوّٰهَا ۱۳ عُقْبٰهَا میں حمزہؒ و کسائیؒ
امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل ۱۴ تَلٰهَا ۱۵ اور طَحٰهَا میں کسائیؒ
امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل (غیر فواصل) وَالنَّهَارِ میں بصریؒ
دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور خَابَ میں حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ (تنبیہ)
فَعَقَرُوهَا میں کسی کے لئے امالہ نہیں ہے۔ ع ع ۱۶
اس سورۃ میں ادغام کبیر بھی ایک ۱ (از مثلین) ہے اور ادغام صغیر جائز
مختلف فیہ بھی ایک ۱۔ (المرسوم) تَلٰهَا اور طَحٰهَا اجماعًا

بالیا مرسوم ہیں۔

سورہ لیل

جمہور کے نزدیک مکیہ اور بقول بعض مدنیہ ہے اور اس کی آیتیں بالاتفاق اکیس ۲۱ ہیں۔

وَلَا يَخَافُ سے يَغْشٰى تک وجوہ صحیحہ انتالیس ۳۹ ہیں۔ قالونؒ چھ ۶ ورشؒ سولہ ۱۶ (بسم اللہ پر ۱۲۔ ترک پر ۴)۔ شامیؒ دو ۲۔ مکیؒ مع عاصمؒ چھ ۶۔ بصریؒ دو ۲ حمزہؒ ایک ۱۔ کسائیؒ چھ ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْاُنْثٰى۔ وَالْاُوْلٰى۔ الْاَشْقَى۔ الْاَتْقَى اور الْاَعْلٰى میں ورشؒ کے لئے حالین میں نقل اور وقفاً حمزہؒ کے لئے نقل وسکتہ اور وَالْاُوْلٰى میں ورشؒ کی وجوہ ثلثہ بدل۔ فَسَنُيَسِّرُهٗ ہر دو اور لَلْاٰخِرَةَ میں ترقیق را اور لَلْاٰخِرَةَ میں نقل ومد بدل ظاہر ہیں۔ (ک) وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى نَارًا تَلَظّٰى کو بزیؒ وصلاً نون تنوین کے اخفاء وغنہ سمیت تاء مشددہ سے پڑھتے ہیں اور اس میں تا کی تشدید دشواری سے ادا ہوتی ہے کیونکہ (جلد ا صفحہ ۳۰۲ و ۳۰۳)

لہ ۱۶۔ قالونؒ کے لئے قطع اول پر الرَّحِيْمِ کی وجوہ خمسہ پھر وصل کل پڑھو، ورشؒ کو اولاً ہر وجہ میں يَغْشٰى کی تقلیل سے ثانیاً عُقْبٰهَا کے فتح ہی پر ترک مع سکتہ ووصل سے لوٹاؤ۔ ثالثاً عُقْبٰهَا کی تقلیل سے بسم اللہ پر چھ اور ترک پر دو وجوہ پڑھو۔ ثانی شق میں شامیؒ کو يَغْشٰى کے فتح سے لوٹاؤ۔ مکیؒ کے لئے وَلَا يَخَافُ بالواو پڑھو۔ عاصمؒ مندرج ہو گئے۔ بصریؒ کو تقلیل سے لوٹا کر ترک پر سکتہ ووصل پڑھو۔ حمزہؒ کے لئے امالہ سے وصل پڑھ کر کسائیؒ کے لئے بسم اللہ پر چھ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ یہاں بھی ضربی وجوہ مساوی ہیں۔ ۱۲ ط

Marfat.com

ساکن ماقبل نون تنوین کو باقی رکھتے ہوئے تشدید کو ادا کرنا پڑتا ہے لہذا مشق ومزاولت کی ازحد ضرورت ہے[1]۔ لَا یَصْلٰىهَآ میں ورشؒ کی بخلاف تغلیظِ لام (یعنی فتح کے ساتھ پُر اور تقلیل کے ساتھ باریک) اور یُؤْتِیْ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ (الممال) ہدایت: فواصل کے امالہ کی یہ نویں سورۃ ہے (فواصل مُمال حسب عدد آیات اکیس[21] ہیں) ۱ یَغْشٰى ۲ تَجَلّٰى ۳ وَالْاُنْثٰٓى ۴ لَشَتّٰى ۵ وَاتَّقٰى ۶ بِالْحُسْنٰى ۷ وَاسْتَغْنٰى ۸ بِالْحُسْنٰى ۹ تَرَدّٰٓى ۱۰ لَلْهُدٰى ۱۱ وَالْاُوْلٰى ۱۲ تَلَظّٰى ۱۳ الْاَشْقَى (الَّذِیْ) وقفاً ۱۴ وَتَوَلّٰى ۱۵ الْاَتْقَى (الَّذِیْ) وقفاً ۱۶ یَتَزَكّٰى ۱۷ تُجْزٰٓى ۱۸ الْاَعْلٰى ۱۹ یَرْضٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ وبصریؒ تقلیل ۲۰ لِلْیُسْرٰى ۲۱ اور...... لِلْعُسْرٰى میں بصریؒ۔ حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل (غیر فواصل) وَالنَّهَارِ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اَعْطٰى۔ لَا یَصْلٰىهَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں (لیکن فتح کے ساتھ ترقیق اور تقلیل کے ساتھ تغلیظ ناجائز ہے کیونکہ فتح وترقیق نیز امالہ وتغلیظ ضدیں ہیں لہذا لَا یَصْلٰىهَا میں فتح پر لام فقط پُر اور تقلیل پر صرف باریک ہے) ع

ع ۱۷

[1] اگرچہ نَارًا تَلَظّٰى میں بزیؒ کی روایت پر اجتماع ساکنین کے سبب ثقالت وعُسرت ضرور ہے مگر صحتِ روایت واستعمالِ عرب وائمۂ قرآءت کی وجہ سے یہ شائع وذائع ہے لہذا اسمیں کسی طاعن کا طعن لائق التفات نہیں۔ اور دیوانیؒ نے جو یہاں نونِ تنوین کی تحریک بالکسر ذکر کی ہے اور اس کو ابنی قراءۃ برجعبریؒ سے منسوب کیا ہے اس کی محقق نے نشر میں تردید فرمائی ہے (کہ اس میں جعبریؒ متفرد ہیں) (اتحاف) ۱۲۰ ط

Marfat.com

اس سورۃ میں ادغام کبیر ایک (از قسم مثلین) ہے۔

سورۃ ضحیٰ

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بلاخلاف گیارہ ہیں۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ سے وَمَا قَلَىٰ تک وجوہ صحیحہ ((تکبیر خاص للمکی والے قول پر)) چونتیس ۳۴ ہیں۔ قالونؒ مع قنبلؒ و عاصمؒ چھ ۶۔ ورشؒ و کسائیؒ چھ ۶ - چھ ۶۔ بزیؒ مع قنبلؒ گیارہ ۱۱۔ ورشؒ ترک پر مع بصریؒ دو ۲۔ شامیؒ دو ۲۔ حمزہؒ ایک ۱ ۔ اور ((تکبیر عام للسبعہ والے قول پر)) بیالیس ۴۲ ہیں۔

۱ ہ ۱-۶ قالونؒ کے لئے قطع اول پر الرَّحِيمِ کی وجوہ خمسہ پھر وصل کل پڑھو۔ عاصمؒ نیز بقول عدم تکبیر قنبلؒ مندرج ہو گئے۔ ہر وجہ میں ورشؒ کو تقلیل سے اور کسائیؒ کو امالہ سے لوٹاؤ ہ ۱-۱۱ بزیؒ کے لئے تکبیر کے ساتھ فصل کل پر الرَّحِيمِ کی وجوہ اربعہ، فصل اول و ثانی وصل ثالث پر ایک۔ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر وجوہ اربعہ فصل اول وصل ثانی و ثالث پر ایک وجہ۔ پھر وصل کل پڑھو۔ قنبلؒ بقول تکبیر مندرج ہو گئے (لیل و ضحیٰ کے مابین وصل اول فصل ثانی و ثالث نیز وصل اول فصل ثانی وصل ثالث یہ ۲ دو صورتیں جائز نہیں کیونکہ ان دونوں صورتوں میں تکبیر آخر سورت ماضیہ کے لئے ہے اور لیل کے آخر میں کوئی بھی تکبیر کا قائل نہیں ہے لہٰذا ان دو صورتوں کی پانچ وجوہ کم ہو گئیں) اب ورشؒ کے لئے ترک پر سکتہ و وصل مع تقلیل پڑھو۔ بصریؒ مندرج ہو گئے شامیؒ کو ہر ۲ دو وجہ میں فتح سے اور حمزہؒ کو صرف وصل میں امالہ سے لوٹاؤ - ۱۲ ط

۲ ہ ۱-۱۱ قالونؒ کے لئے بزیؒ کی حسب بالا گیارہ وجوہ پڑھو۔ مکیؒ و عاصمؒ مندرج ہو گئے۔ ہر وجہ میں ورشؒ کو تقلیل سے اور کسائیؒ کو امالہ سے لوٹاؤ۔ اب ورشؒ کے لئے ترک پر سکتہ و وصل مع تقلیل اور انہیں سے ہر وجہ پر اَکْبَرُ کا فصل و وصل یعنی کل چار وجوہ پڑھو۔ بصریؒ مندرج ہو گئے۔ شامیؒ کو ہر چہار وجہ میں فتح سے اور حمزہؒ کو صرف وصل کل بلا بسملہ مع تکبیر پر امالہ سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ یہاں بھی ضربی وجوہ نہیں ہیں۔ تنبیہات: (اول) آئندہ ضحیٰ سے ناس تک کی دو دو سورتوں کی درمیانی وجوہ صحیحہ میں بالترتیب ۲ دو ۲ دو مواقع میں تکبیر عام والا اور (باقی بر صفحہ آئندہ)

Marfat.com

قالونؒ مع مکیؒ و عاصمؒ گیارہ۔ ورشؒ وکسائیؒ گیارہ۔ گیارہ۔ ورشؒ ترک پر مع بصریؒ چار۔ شامیؒ چار۔ حمزہؒ ایک۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَ لَلْاٰخِرَةُ میں ورشؒ کے لئے لام پر نقل حرکت اور مد بدل اور اس میں اور خَیْرٌ میں راکی ترقیق اور وصلاً خلادؒ کے لئے بخلاف اور خلفؒ کے لئے لام تعریف پر سکتہ۔ الْاُوْلٰى میں ورشؒ کی نقل اور مد بدل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ۔ فَاٰوٰى اور فَاَغْنٰى میں وقفاً حمزہؒ کی بخلاف تسہیل جلی ہے۔ (الممال) ہدایت: فواصل کے امالہ کی یہ دسویں سورۃ ہے۔ (فواصل ممال آٹھ ہیں) ۱ وَالضُّحٰى ۲ وَمَا قَلٰى ۳ الْاُوْلٰى ۴ فَتَرْضٰى ۵ فَاٰوٰى ۶ فَهَدٰى ۷ فَاَغْنٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ وبصریؒ تقلیل ۸ سَجٰى میں کسائیؒ امالہ اور ورشؒ وبصریؒ...

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) دو دو مواقع میں تکبیر خاص والا قول اختیار کیا جائے گا تاکہ ہر دو نوع و پہلو سے استخراج وجوہ کا ملکہ تامہ پیدا ہو جائے۔ (دوم) جہاں ضربی وجوہ بیان نہ کی جائیں وہاں ان کو وجوہ صحیحہ کے مساوی تصور کیا جائے۔ (سوم) چونکہ تکبیر غیر قرآن ہے اور اصول تجوید کا اجرا، قرآن ہی میں ہوتا ہے۔ لہٰذا ہم نے اکبرُ کی را میں سکون کے علاوہ اشمام و روم کا اعتبار نہیں کیا ہے۔ گو ستیدؒ نے اس کو معتبر جانا ہے مگر ہمارے خیال ناقص میں وہ مرجوح ہے۔ (چہارم) اگر تکبیر خاص والے قول پر بزیؒ کے لئے تکبیر مجرد کے علاوہ تکبیر مع تہلیل یعنی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اور تکبیر مع تہلیل و تحمید یعنی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ والے دو قول بھی لے لئے جائیں تو ان کی وجوہ، مندرجہ وجوہ سے دوگونہ بڑھ جائیں گی لیکن ہم نے بنظر اختصار و نیز بوجہ وضوح و سہولت فقط تکبیر محض والا قول اختیار کیا ہے۔ ان دو اقوال کی وجوہ زائدہ ناظرین بطور خود نکالیں۔ ۱۲ ط

Marfat.com

تقلیل کرتے ہیں۔ع ع ۱۸

(المرسوم) وَالضُّحٰی اور سَجٰی باجماع بالیا مرسوم ہیں۔

سُورۂ شرح

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بلاخلاف آٹھ ۸ ہیں۔

وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ سے لَكَ ذِكْرَكَ تک وجوہ صحیحہ (بروئے تکبیر عام) اٹھانوے ۹۸ ہیں۔ قالونؒ مع مکی بتیس ۳۲۔ عاصمؒ وکسائیؒ سولہ ۱۶ سولہ ۱۶ ورشؒ بیس ۲۰ (بسم اللہ پر ۱۶۔ ترک پر ۴) بصریؒ و دوریؒ و شامیؒ چار ۴۔ چار ۴۔ حمزہؒ دو ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۱

وِزْرَكَ اور ذِكْرَكَ میں ترقیقِ را ظاہر ہے۔ (تنبیہ) اَنْقَضَ ظَهْرَكَ میں ضاد کا ادغام نہیں ہوتا کیونکہ ضاد کا صرف ایک ۱ جگہ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ (نور) میں ادغام ہے۔ اس کے سوا کہیں نہیں۔ع ع ۱۹

---

۱ ۱-۸ قالونؒ کے لئے فصل کل پر الرَّحِيْمِ میں طول۔ توسط وقصر بالسکون وقصر بالروم۔ ان میں سے ہر ایک پر مد منفصل میں قصر و مد ۹-۱۰ فصل اول وثانی وصل ثالث پر منفصل کی دو ۲ ۱۱-۱۸ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر وہی آٹھ ۸ ۱۹-۲۰ فصل اول وصل ثانی وثالث پر وہی دو ۲ ۲۱-۲۸ وصل اول فصل ثانی وثالث پر مندرجہ بالا آٹھوں ۲۹-۳۲ وصل اول فصل ثانی وصل ثالث نیز وصل کل پر دو دو وجوہ پڑھو۔ قصر میں مکی مندرج ہوگئے۔ ہر وجہ میں عاصمؒ کو چار الفی اور کسائیؒ کو تین الفی مد سے اور ورشؒ کو ترقیق سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے ترک پر سکتہ اور وصل۔ ان میں سے ہر ایک پر تکبیر کی دو وجوہ پڑھو۔ ہر وجہ میں بصریؒ کو تفخیم سے۔ دوریؒ کو دو الفی اور شامیؒ کو تین ۳ الفی مد سے اور صرف وصل کی دو میں حمزہؒ کو تفخیم سمیت پانچ الفی مد سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔۱۲

سورۂ تین

بھی شرح کی طرح باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بھی بلاخلاف آٹھ ۸ ہیں۔

فَاِذَا فَرَغْتَ سے فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ تک وجوہ صحیحہ (بروئے تکبیر عام) تین سو دس ۳۱۰ ہیں۔ قالونؒ مع مکیؒ بانوے ۹۲۔ عاصمؒ وکسائیؒ سے چھیالیس ۴۶ چھیالیس۔ ورشؒ باسٹھ ۶۲ (بسم اللہ پر ۴۶۔ ترک پر ۱۶) بصریؒ دوریؒ وشامیؒ سولہ ۱۶ سولہ ۱۶۔ خلادؒ وحمزہؒ آٹھ ۸۔ آٹھ ۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الْاَمِیْنِ میں ورشؒ کی نقل اور حمزہؒ کے لئے وقفاً نقل و سکتہ اور غَیْرُ میں ورشؒ کی ترقیق بیّن ہے۔ ع

ع ۲۰

لہ نمبر ۱-۲۰ قالونؒ کے لئے فصل کل پر الرَّحِیْمِ میں طول۔ توسط اور قصر۔ ان میں سے ہر ایک پر مد منفصل میں قصر و مد اور تَقْوِیْمٍ میں وہی وجہ اور روم پھر الرَّحِیْم کے روم پر منفصل کی دو۔ اور ان میں سے ہر ایک پر تَقْوِیْمٍ میں وجوہ اربعہ نمبر ۲۱-۲۸ فصل اول وثانی وصل ثالث پر منفصل کی دو کے ساتھ تَقْوِیْمٍ کی چار۔ چار وجوہ نمبر ۲۹-۴۸ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر مندرجہ بالا بعینہٖ نمبر ۴۹-۵۶ فصل اول وصل ثانی وثالث پر وہی آٹھ ۸ نمبر ۵۷-۷۶ وصل اول فصل ثانی وثالث پر بھی بتفصیل بالا بعینہٖ۔۔ نمبر ۷۷-۹۲ وصل اول فصل ثانی وصل ثالث نیز وصل کل پر آٹھ ۸ آٹھ ۸ وجوہ پڑھو۔ قصر میں مکیؒ مندرج ہوگئے۔ مد کے بعد ہر وجہ میں عاصمؒ کو چار الفی اور کسائیؒ کو تین الفی مد سے اور ورشؒ کو نقل سے لوٹاؤ۔ اب ورشؒ کے لئے ترک پر سکتہ و وصل اور ان میں سے ہر ایک پر تکبیر کا وصل و فصل اور ہر ایک پر تَقْوِیْمٍ میں وجوہ اربعہ پڑھو۔ ہر وجہ میں بصریؒ کو عدم نقل مع قصر سے نیز دوریؒ کو دو ۲ الفی اور شامیؒ کو تین ۳ الفی مد سے اور صرف وصل کی دو ۲ میں خلادؒ کو عدم سکتہ پر پانچ الفی مد سے پھر حمزہؒ کو لام تعریف کے سکتہ سے لوٹاؤ اور ان میں سے ہر ایک پر تَقْوِیْمٍ کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۴۰۰ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲ ط

Marfat.com

سورہ علق

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں دمشقی اٹھارہ [۱۸]۔ عراقی و حمصی انیس [۱۹] اور حجازی بیس [۲۰] ہیں۔ دو جگہ اختلاف ہے ۱ یَنْهٰى پر حجازی، حمصی و عراقی ۲ لَئِنْ لَّمْ یَنْتَهِ پر حجازی آیت ہے۔

اَلَیْسَ اللّٰهُ سے خَلَقَ تک وجوہ صحیحہ (بروئے تکبیر خاص) اڑتیس [۲۸] ہیں۔ قالونؒ مع ورشؒ وقنبلؒ وعاصمؒ وکسائیؒ دس۔ بزیؒ مع قنبلؒ چوبیس [۲۴]۔ ورشؒ ترک پر مع بصریؒ وشامیؒ وحمزہؒ چار [۴]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ [۱]

اِقْرَاْ ہر دو ابدال سے مستثنٰی ہیں۔ الْاَكْرَمُ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل و سکتہ جلی ہیں۔ (ک) عَلَّمَ بِالْقَلَمِ [۲] (تنبیہ) الْاِنْسَانَ

---

[۱] ۱۰۰ قالونؒ کے لئے الْحٰكِمِیْنَ کے طول، توسط اور قصر میں سے ہر ایک کے ساتھ الرَّحِیْمِ میں وہی وجہ اور روم و وصل اور ان میں سے ہر ایک اور وصل کل پر خَلَقَ میں سکون پڑھو۔ ورشؒ۔ عاصمؒ وکسائیؒ نیز عدم تکبیر والے قول پر قنبلؒ مندرج ہو گئے۔ ۲۴ بزیؒ کے لئے تکبیر کے ساتھ فصل کل پر چھ یعنی الْحٰكِمِیْنَ کی تینوں میں سے ہر ایک کے ساتھ الرَّحِیْمِ میں وہی وجہ اور روم۔ فصل اول وثانی وصل ثالث پر الْحٰكِمِیْنَ کی وجوہ ثلثہ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر وہی چھ۔ فصل اول وصل ثانی وثالث پر وہی تین ۲۔ وصل اول فصل ثانی وثالث پر الرَّحِیْمِ کی وجوہ اربعہ۔ پھر وصل اول فصل ثانی وصل ثالث اور وصل کل پر ایک ایک وجہ پڑھو۔ قنبلؒ بقول تکبیر درج ہو گئے۔ ۴ ورشؒ کے لئے ترک مع سکتہ پر الْحٰكِمِیْنَ کی وجوہ ثلثہ پھر ترک مع وصل پڑھو۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور حمزہؒ مندرج ہو گئے۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۵۶ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲ ط

[۲] اس سورۃ میں کَلَّا تین [۳] جگہ آیا ہے۔ ثانی (یَرٰى ٥ كَلَّا) پر وقف مختار ہے۔ اور اول (مَا لَمْ یَعْلَمْ ٥ كَلَّا) اور ثالث (الزَّبَانِیَةَ ٥ كَلَّا) میں ماقبل پر وقف کر کے ان دونوں سے ابتدا کرنا اولٰی ہے۔ (غیث)۔ ۱۲ ط

Marfat.com

لیطغیٰ میں ادغام ممنوع ہے۔

اَنْ رَّاٰہُ اسْتَغْنٰی کو قنبلؒ بخلاف ہمزہ اور رہا کے درمیان والے الف کے حذف[1] سے رَاَہُ (بروزن رَعَہُ) اور باقی اثبات الف سے پڑھتے ہیں۔ یہی قنبلؒ کی دوسری وجہ ہے۔ اگرچہ یہ تیسیر کے طریقہ کے خلاف[2] ہے، اور شرحؒ

---

[1] قنبلؒ کے لئے حذف الف کی توجیہ یہ ہے کہ بعض عرب رَاٰی کے مضارع میں لام کلمہ کو تخفیفاً حذف کر دیتے ہیں تو طَیِّ ذَاالْلبَاب ماضی میں سے بھی اس الف کو حذف کر دیا۔ اور اَصَابَ النَّاسَ جُھْدٌ وَّ لَوْتَرَ اَھْلَ مَکَّۃَ اور وَصَّافِ الْعُجَاجُ فِیْمَا وَصَّنِیْ اور حَاشَ اور لَا اَدْرِ بھی اسی باب سے ہیں۔ بلکہ بقول بعض یہ لغت عامہ معروفہ ہے۔ اور جب روایت صحیح و ثابت ہو جائے تو اُس کا اخذ و قبول کر لینا واجب ہے گو کسی ناواقف و نادان کے زعم میں عربی قیاس کی رو سے اس کی حجت ضعیف ہی ہو۔ ۱۲ ط

[2] قنبلؒ کے لئے حذف الف شاطبیہ و طیبہ ہردو[2] کتب سے اور ابن مجاہدؒ و ابن شنبوذؒ ہردو طُرق سے اور اثبات الف صرف طیبہ اور ابن مجاہدؒ کے طُرق سے ہے۔ فارس بن احمدؒ بذریعہ ابواحمد سامریؒ۔ ابن مجاہدؒ سے رَاَہُ بحذف الف روایت کرتے ہیں۔ صالح مؤدبؒ بکار بن احمدؒ۔ مطوعیؒ۔ شنبوذیؒ۔ عبداللہ بن الیسع انطاکیؒ اور زید بن ابی بلالؒ وغیرہم نے ابن مجاہدؒ سے یہی وجہ پڑھی ہے۔ ابوالفرج نہروانیؒ اور ابومحمد بن الفحامؒ نے بذریعہ زید بن علیؒ، ابن مجاہدؒ سے یہ وجہ نقل کی ہے۔ نیز قنبلؒ سے ابن شنبوذؒ، ابوربیعہؒ۔ ابن صباحؒ۔ عباس بن فضلؒ۔ احمد بن محمد بن ہارونؒ۔ دُلبہ بلخیؒ۔ ابن ثوبانؒ۔ احمد بن محمد یقطینیؒ اور محمد بن علیؒ جصاصؒ وغیرہم کا طریق بھی یہی ہے۔ ابوالعباس بن نفیسؒ بذریعہ ابواحمد سامریؒ، ابن مجاہدؒ سے اس کو باثبات الف روایت کرتے ہیں۔ قنبلؒ سے زینبیؒ کا اور ابن مجاہدؒ سے ابوالحسن معدلؒ۔ ابوطاہر بن ابی ہاشمؒ اور ابوحفص کتانیؒ وغیرہم کا نیز عبدالباقی بن حسنؒ کا بذریعہ زید بن علیؒ ابن مجاہدؒ سے یہی طریقہ ہے۔ خلاصہ یہ کہ ابن شنبوذؒ نیز صالحؒ از ابن مجاہدؒ سے صرف حذف اور سامریؒ از ابن مجاہدؒ سے خلف ہے۔ کافی اور ابن بلیمہؒ کی تلخیص میں بطریق ابن مجاہدؒ اور تجرید و تذکرہ وغیرہما میں ابن مجاہدؒ کے علاوہ دیگر طرق سے قنبلؒ کے لئے دونوں وجوہ درج ہیں۔ علامہ دانیؒ نے تیسیر وغیرہ میں ابن مجاہدؒ کے طریق سے قصر ہی کو قطعاً ذکر فرمایا ہے۔ (باقی برصفحہ آئندہ)

سکے لئے مدبدل کی وجوہ ثلٰثہ جلی ہیں۔ اَرَءَیْتَ ہر سہ کو مدنی ہمزہ ثانیہ کی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) لیکن ابن مجاہدؒ نے حذف الف کی بابت قنبلؒ کی تغلیط و تردید کی ہے اسی لئے بسا اوقات وہ اس کو اخذ نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ ان کی کتاب السبعہ میں ہے کہ "میں نے اَنْ رَّاٰہُ کو قنبلؒ سے ہمزہ کے بعد الف کے بغیر رَعَہُ کے وزن پر پڑھا ہے اور یہ غلط ہے اور درحقیقت اس میں رَاٰہُ ہی صواب ہے جو رَعَاہُ کے وزن پر ہے۔ امالہ سے ہو خواہ بلا امالہ"۔ مگر حق یہ ہے کہ قنبلؒ کے لئے ابن مجاہدؒ کے طریق سے حذف و اثبات دونوں صحیح ہیں۔ چنانچہ امامؒ شاطبیؒ فرماتے ہیں کہ "میں نے اپنے شیوخ کو دیکھا کہ وہ ابن مجاہدؒ کی مختار وجہ اثباتِ الف کے برخلاف اس میں حذف الف کو بھی اختیار کرتے تھے جو قنبلؒ سے ثابت ہے۔ اور ابن مجاہدؒ کا اس کو کلام عرب کے خلاف بتانا برمحل نہیں"۔ (کذا نقلہ السخاویؒ) اہوازیؒ۔ مہدویؒ اور دانیؒ جیسے کبار ناقلین قنبلؒ کے لئے حذف پر ہی متفق ہیں۔ دانیؒ غیر تیسیر میں فرماتے ہیں کہ "میں نے اس کو قصر ہی سے پڑھا ہے"۔ ابوعونؒ نیز زینبیؒ و قواسؒ نے یہ وجہ ابن کثیرؒ سے بھی نقل کی ہے۔ صقلیؒ۔ مکیؒ۔ ابوالطیب بن غلبونؒ اور ابوالحسن بن غلبونؒ نے ابن کثیرؒ سے دونوں وجوہ نقل کی ہیں اور مد کو اولیٰ بتایا ہے (کذا قالہ الجعبریؒ) علاوہ ازیں رَاٰہُ کے قصر کے متعلق ابن مجاہدؒ کے اس زعم سے "کہ اسمیں قنبلؒ خطا پر ہیں" فی الواقع اور نفس الامر میں اس وجہ کی عدم صحت ہرگز لازم نہیں آجاتی۔ محققؒ کہتے ہیں "میرے نزدیک اصل تحقیق یہ ہے کہ اگر اس میں قنبلؒ کے لئے ابن مجاہدؒ و زینبیؒ از قنبلؒ کے علاوہ دیگر طرق مثلاً ابن شنبوذؒ و ابوربیعہؒ ابن صباحؒ۔ عباس بن فضلؒ۔ احمد بن محمد بن ھارونؒ۔ دُلبہ بلخیؒ۔ ابن ثوبانؒ۔ احمد بن محمد یقطینیؒ اور محمد بن عیسٰی جصاصؒ وغیرہم کا طریقہ اخذ کریں تب تو اسمیں ان کے طرق سے بلاشک صرف قصر والی ایک ہی وجہ ماخوذ ہوگی اور اگر زینبیؒ کا طریقہ لیں تو جمہور قراء کی طرح قنبلؒ کے لئے بھی صرف مد ہوگا اور اگر ابن مجاہدؒ کے طریق کو اختیار کریں تو دونوں وجوہ ہوں گی"۔ نیز ارشاد فرماتے ہیں "اس میں شک نہیں کہ قنبلؒ سے بطریق ادا تو قصر ہی ثابت تر و صحیح تر ہے اور بطریق نص مد قوی تر و مختار ہے اور میں نص و ادا دونوں کو جمع کرنے کی غرض سے ابن مجاہدؒ کے طریق سے دونوں وجوہ کو اخذ کرتا ہوں اور جو یہ گمان کرتا ہے "کہ ابن مجاہدؒ نے قصر کو اخذ نہیں کیا" اس کی یہ بات حق سے نہایت درجہ بعید اور روایت کے بھی مخالف ہے"۔ وجہ یہ ہے کہ ابن مجاہدؒ کے نزدیک مطلق روایت کے لحاظ سے تو قصر کے ثبوت میں کوئی کلام نہیں، اگر کوئی کلام ہے تو فقط ایک خاص روایت کے مروی عنہ شخص سے اس روایت کی صحت کے بارہ میں ہے۔ فتأمل۔ ۱۲ ط

Marfat.com

تسہیل سے نیز ورشؒ بوجہ ثانی وصلاً اس کے ابدال سے بمد لازم اور کسائیؒ اس کے حذف سے پڑھتے ہیں (تنبیہ) اِذَا صَلّٰی ہیں ورشؒ کے لئے تغلیظ جائز نہیں کیونکہ یہ راس آیت ہے جسمیں اُن کے لئے بلاخلاف تقلیل ہوتی ہے اور تقلیل کے ساتھ تغلیظ کا تضاد ہے اس لئے کہ تقلیل کو ترقیق لازم ہے۔ لہٰذا یہاں تقلیل کے ساتھ لام کا پُر پڑھنا لحن اور ممنوع ہے۔ خَاطِئَةٍ ہیں حمزہؒ وقفاً یاء مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں (الممال) ہدایت: فواصل کے امالہ کی یہ..... گیارہویں اور آخری سورۃ ہے۔ (فواصل مُمال نو ہیں) ۱ لَيَطْغٰى ۲ اسْتَغْنٰى ۳ الرُّجْعٰى ۴ يَنْهٰى ۵ صَلّٰى ۶ الْهُدٰى ۷ ...... بِالتَّقْوٰى ۸ وَتَوَلّٰى ہیں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ وبصریؒ تقلیل ۹ يَرٰى ہیں بصریؒ۔ حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل (غیر فواصل) رَاٰهُ ہیں بصریؒ صرف ہمزہ کا۔ ابن ذکوانؒ بخلاف (امالہ موافق طریقہ) ابوبکرؒ۔ حمزہؒ وکسائیؒ را اور ہمزہ دونوں کا امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ورشؒ کے لئے مدبدل کی وجوہ ثلثہ واضح ہیں۔ بِالنَّاصِيَةِ۔ خَاطِئَةٍ اور الزَّبَانِيَةَ ہیں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ۲۱

اس سورۃ ہیں ادغام کبیر (متقاربین کا) ایک ہے۔

(المرسوم) سَنَدْعُ بلاخلاف (موافق تلفظ وصلی) بحذف واو مرسوم ہے۔ اور اسی لئے باتباع رسم اس پہ وقف سب کے لئے حذف واو ہی سے ہوتا ہے۔ اور گو قنبلؒ کے لئے بعض نے ایک وجہ کی رو سے وقفاً اس ہیں اثبات واو بھی ذکر کیا ہے مگر وہ قطعاً اور کسی طرح بھی قابل اعتناء اور معتبر و ماخوذ نہیں

ہے - کیونکہ فارس بن احمدؒ بذریعہ ابن شنبوذؒ - قنبلؒ سے اس کے نقل کرنے میں منفرد ہیں جسمیں انہوں نے دیگر جملہ ناقلین و رواۃ کی مخالفت کی ہے - کذا فی النشر (اتحاف)

سورۃ قدر جمہور کے نزدیک مدنیہ ہے - واحدیؒ کے قول پر یہ اولین مدنی سورۃ ہے - قتادہؒ اس کو مکیہ کہتے ہیں - اس کی آیتیں مدنی عراقی پانچ ۵ اور مکی شامی چھ ۶ ہیں - ایک جگہ اختلاف ہے یعنی الْقَدْرِ (موقعہ سوم) پر (جو حَتّٰی سے پہلے ہے) مکی و شامی آیت ہے

کَلَّا لَا تُطِعْهُ سے فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ تک وجوہ صحیحہ (بروئے تکبیر خاص للمکیؒ) ایک سو چوبیس ۱۲۴ ہیں ۱ - قالونؒ چوبیس ۲۴ - ورشؒ - عاصمؒ وکسائیؒ

۱ ۱۔۱۲۴ قالونؒ کے لئے قطع اول پر الرَّجِیْمِ میں طول - توسط اور قصر - اور ان میں سے ہر ایک پر مد منفصل میں قصر و مد اور الْقَدْرِ میں سکون و روم پھر الرَّجِیْمِ کے روم و وصل نیز وصل کل پر مد منفصل اور الْقَدْرِ کی چار چار وجوہ پڑھو - مد کے بعد ہر وجہ میں ورشؒ - عاصمؒ اور کسائیؒ کو مد سے لوٹاؤ - ورشؒ کے لئے ترک پر سکتہ طویلہ معنویہ نیز وصل - اور ان میں سے ہر ایک پر الْقَدْرِ کی دو وجوہ پڑھو - سکتہ میں بصریؒ کو قصر سے دوریؒ و شامیؒ کو مد سے اور وصل میں بصریؒ کو عدم نقل سے پھر دوریؒ شامیؒ و حمزہؒ کو مد سے لوٹاؤ - خلفؒ کے لئے وصل پر ساکن منفصل کا سکتہ لطیفہ لفظیہ پڑھو ۱۔۳۲ بزیؒ کے لئے ہر دو ھاء کنایہ کے صلہ اور تکبیر کے ساتھ فصل کل پر آٹھ ۸ یعنی الرَّجِیْمِ کی وجوہ اربعہ میں سے ہر ایک پر الْقَدْرِ میں دو ۲ - فصل اول و ثانی وصل ثالث پر الْقَدْرِ کی دو ۲ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر وہی آٹھ ۸ - فصل اول وصل ثانی و ثالث پر وہی دو ۲ - وصل اول فصل ثانی و ثالث پر وہی آٹھ ۸ - پھر وصل اول فصل ثانی وصل ثالث نیز وصل کل پر الْقَدْرِ کی دو ۲ دو ۲ وجوہ پڑھو - قنبلؒ بقول تکبیر مندرج ہو گئے - اب قنبلؒ کے لئے بقول عدم تکبیر بارہ ۱۲ وجوہ قالونؒ کی نصف وجوہ کے مانند پڑھو - واللہ اعلم - ۱۲ ط

بارہ ۱۲۔ بارہ۔ ورش تک پر چار۔ بصری۔ دوری و شامی چار۴۔ چار۔ حمزہ و خلف دو۲۔ دو۔ بزی مع قنبل بتیس۳۲۔ قنبل بارہ۱۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(ک) مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ۔ اور بین السورتین وصل بلا بسملہ والی وجہ پر مَطْلَعِ الْفَجْرِ لَمْ يَكُنِ (نہ کہ بحالت سکتہ بھی) خَيْرٌ میں ترقیق را ظاہر ہے۔ شَهْرٍ تَنَزَّلُ کو بزی وصلاً تاء مشددہ سے پڑھتے ہیں اور اُس سے قبل نون تنوین مع اخفاء خیشومی علیٰ حالہٖ ملفوظ رہتا ہے اور اسی بنا پر اس میں تشدید دشواری سے ادا ہوتی ہے جو بغیر ریاضت و مشاقی کے آسان نہیں۔ کیونکہ ساکن ماقبل نونِ تنوین کو باقی رکھتے ہوئے تا کا تا میں ادغام (جلد اصفحہ ۳۰۲ و ۳۰۳) کرنا ہوتا ہے جس سے اجتماع ساکنین کی صورت پیدا ہو جاتی ہے اور اُس کی ادائیگی کا ثقل واضح ہے۔ بعض لوگ ساکن ماقبل نون تنوین کا تا میں ادغام کر دیتے ہیں اور اس کا تلفظ مِتُّم کی تا کی طرح کرتے ہیں جو فاش غلطی ہے۔ اس سے بچنا از حد ضروری ہے۔

حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ کو کسائی (خلافِ قیاس سماعًا) لام کے کسرہ سے مَطْلِعِ اور باقی (موافقِ قیاس) لام کے فتح سے پڑھتے ہیں (اور بقول بعض یہ دونوں اس کے دو مستقل لغت ہیں)۔ ورش کے لئے لام مفتوحہ کی تغلیظ جلی ہے (امالہ) اَدْرٰىكَ میں ابن ذکوان بخلاف (دفتح موافق طریقہ) بصری۔ ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی امالہ اور ورش تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۲۲

اس سورۃ میں ادغام کبیر دو۲ (از متقاربین) ہیں۔

سُورۂ بیّنہ بتمام وکمال باجماع مدنیہ اور اس کی آیتیں حجازی کوفی آٹھ ۸ اور باقی ائمہ کے نزدیک نو ۹ ہیں۔ ایک ۱ جگہ اختلاف ہے یعنی لَہُ الدِّیْنَ پر بصری وشامی آیت ہے۔

سَلٰمٌ سے حَتّٰی تَاْتِیَھُمُ الْبَیِّنَۃُ تک وجوہ صحیحہ (بروئے قول تکبیر عام للسبعہ) اٹھانوے ۹۸ ہیں۔ قالونؒ مع مکیؒ وعاصمؒ چھبلیس ۲۶۔ دوریؒ مع شامیؒ وحمزہؒ چھ ۶۔ سوسیؒ چھ ۶۔ خلفؒ دو ۲۔ ورشؒ بتیس ۳۲ (بسم اللہ پر ۲۶۔ ترک پر ۶)۔ کسائیؒ چھبلیس ۲۶ [1]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَاْتِیَھُمْ۔ وَیُؤْتُوا میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ اُمِرُوْا۔ خَیْرٌ میں ورشؒ کی ترقیق را اور الصَّلٰوۃَ میں انہی کے لئے تغلیظ لام۔ بَیِّنٌ ہے۔

---

[1] ۱-۲۶ قالونؒ کے لئے فصل کل پر آٹھ ۸ یعنی الْفَجْرِ کے سکون وروم میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وجوہ اربعہ۔ فصل اول وثانی وصل ثالث پر الْفَجْرِ میں دو ۲۔ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر وہی آٹھ ۸۔ فصل اول وصل ثانی وثالث پر وہی دو ۲۔ وصل اول فصل ثانی وثالث پر الرَّحِیْمِ میں وجوہ اربعہ پھر وصل اول فصل ثانی وصل ثالث اور وصل کل پڑھو۔ مکیؒ وعاصمؒ مندرج ہوگئے ۱-۶ دوریؒ کے لئے ترک پر سکتہ کے ساتھ الْفَجْرِ میں سکون وروم پھر وصل۔ اور ان میں سے ہر ایک پر تکبیر کا وصل وفصل پڑھو۔ سکتہ میں شامیؒ اور وصل میں شامیؒ وحمزہؒ مندرج ہوگئے۔ ہر وجہ میں سوسیؒ کو ابدال سے لوٹاؤ۔ خلفؒ کے لئے وصل کی دو ۲ پر ساکن منفصل کا سکتہ پڑھو۔ ۱-۳۲ ورشؒ کے لئے لام کی تغلیظ وغیرہ کے ساتھ بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند ۲۶ اور ترک پر دوریؒ وغیرہ کے مانند ۶ وجوہ پڑھو۔ کسائیؒ کے لئے مَطْلَعِ بکسر لام پر بسم اللہ کے ساتھ قالونؒ کے مانند ۲۶ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ ۱۲ ط

Marfat.com

اَلْبَرِیَّۃِ ہر دو کو مدنیؒ اور ابن ذکوانؒ (اصل لغت کے مطابق) یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ سے بمد واجب اَلْبَرِیْٓئَۃِ اور باقی (تخفیفاً) ہمزہ کا یا سے ابدال اور پھر پہلی یاء ساکنہ کا اسمیں ادغام کر کے یاء مشددہ سے مد کے بغیر پڑھتے ہیں[1]۔ (ک) خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ جَزَآؤُھُمْ (الممال) اَلْبَیِّنَۃُ ہر دو۔ مُطَھَّرَۃً میں بخلاف۔ قَیِّمَۃٌ۔ اَلْقَیِّمَۃِ۔ اَلْبَرِیَّۃِ ہر دو میں کسائیؒ وقفاً۔ جَآءَتْھُمُ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ فِیْ نَارِ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۲۳

اس سورۃ میں ادغام کبیر (متقاربین کا) ایک[1] ہے۔

سُورۃ زلزال جمہور کے نزدیک مدنیہ اور بقول بعض مکیہ ہے۔ اور اس کی آیتیں مدنی اول کوفی آٹھ[8] اور باقی ائمہ کے نزدیک نو[9] ہیں۔ یعنی اَشْتَاتًا پر مدنی اخیر مکی وشامی وبصری آیت ہے۔

ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ سے زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ تک وجوہ صحیحہ (بروئے قول تکبیر عام وجواز روم واشمام در ہاء ضمیر) نو[9] ہیں[2]۔ قالونؒ مع مکیؒ اعاؒ

---

[1] یہ لفظ بَرَأَ اللّٰهُ الْخَلْقَ ای اَوْجَدَھُمْ سے فَعِیْلَۃٌ بمعنی مَفْعُوْلَۃٌ ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ ہمزہ والا بَرْءٌ (ف) مہموز اللام بمعنی اَوْجَدَ سے اور یا والا بَرٰی معتل اللام بمعنی تراب سے ماخوذ ہو۔ ۱۲ ط

[2] ہمارے ۳۶ قالونؒ کے لئے فصل کل پر بارہ[12] یعنی رَبَّہٗ میں سکون، اشمام اور روم۔ اور انمیں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وجوہ اربعہ۔ فصل اول وثانی وصل ثالث پر رَبَّہٗ میں تین[3]۔ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر وہی بارہ[12]۔ فصل اول (باقی برصفحہ آئندہ)

Marfat.com

وکسائیؒ چھتیس ۳۶۔ ورشؒ چوالیس ۴۴ (بسم اللہ پر ۳۶۔ ترک پر ۸)۔ بصریؒ مع۔۔۔
شامیؒ وخلادؒ آٹھ ۸۔ حمزہؒ دو ۲

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَصْدُرُ کو حمزہؒ وکسائیؒ اشمام بالزا کرکے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے
ہیں۔ لِیُرَوْا اَعْمَالَھُمْ میں ورشؒ کے لئے نقل اور حمزہؒ کے لئے نقل اور
بخلاف سکتہ۔ خَیْرًا میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔

یَرَہٗ ہر دو ۲ کو ہشامؒ حالین میں ھا کے اسکان خالص سے یَرَہْ۔۔
(بلا روم واشمام وقفی) جلد اص ۱۵۷ اور باقی وصلاً ھا کے ضمہ کا واو کے ساتھ صلہ کرکے اور
وقفاً اسکان واشمام اور روم تینوں وجوہ سے پڑھتے ہیں (الممال) اَوْحٰی ۱
میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۲۴

سُورۃ عادیات

بتمام وکمال باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بلاخلاف گیارہ ۱۱ ہیں۔

فَمَنْ یَّعْمَلْ سے صُبْحًا تک وجوہ صحیحہ (بروئے تکبیر خاص وبقول

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) وصل ثانی وثالث پر وہی تین ۳۔ وصل اول فصل ثانی وثالث پر۔۔۔
الرَّحِیْمِ میں وجوہ اربعہ۔ وصل اول فصل ثانی وصل ثالث نیز وصل کل پر ایک ایک ۱ وجہ
پڑھو۔ گئی۔ عاصمؒ وکسائیؒ مندرج ہو گئے۔ ورشؒ کو ہر وجہ میں نقل سے لوٹاؤ۔ انہی کے لئے
ترک پر سکتہ کی تین۔ اور ان میں سے ہر ایک پر تکبیر کا وصل وفصل پھر ترک مع وصل پر بھی
یہی دونوں وجوہ پڑھو۔ بصریؒ کو ہر وجہ میں عدم نقل سے لوٹاؤ۔ شامیؒ ہر وجہ میں
اور صرف وصل میں خلادؒ مندرج ہو گئے۔ حمزہؒ کے لئے وصل کی دو ۲ پر لام تعریف کا۔
سکتہ پڑھو۔ واللہ اعلم ۔ ۱۲ ط

Marfat.com

جواز اشمام و روم در ہاء کنایہ) اٹھاسی ۸۸ ہیں۔ قالونؒ مع قنبلؒ وعاصمؒ وکسائیؒ سولہ ۱۶ بزیؒ مع قنبلؒ چھتیس ۳۶۔ دوریؒ مع ابن ذکوانؒ وخلادؒ چار ۴۔ خلادؒ ایک ۱۔ سوسیؒ آٹھ ۸ ہشامؒ دو ۲۔ ورشؒ بیسؒ (بسم اللہ پر ۱۶۔ ترک پر ۴)۔ خلفؒ ایک ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(ک) وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا اور فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا (اس کے ادغام میں خلادؒ بھی بخلاف ۲ شریک ہیں) اور الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۔ فَالْمُغِيْرٰتِ اور

---

۱ مـ ۱-۱۶ قالونؒ کے لئے قطع اول پر يَرَهٗ میں سکون واشمام وروم اور ان میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وجوہ خمسہ پھر وصل کل پڑھو۔ قنبلؒ بوجہ اور عاصمؒ وکسائیؒ مندرج ہو گئے مـ ۱-۳۶ بزیؒ کے لئے تکبیر کے ساتھ فصل کل پر بارہ ۱۲ یعنی يَرَهٗ کی تینوں میں سے ہر ایک کے ساتھ الرَّحِيْمِ میں وجوہ اربعہ۔ فصل اول وثانی وصل ثالث پر يَرَهٗ کی وجوہ ثلثہ۔ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر وہی بارہ ۱۲۔ فصل اول وصل ثانی وثالث پر وہی تین ۳۔ وصل اول فصل ثانی وثالث پر الرَّحِيْمِ کی وجوہ اربعہ پھر وصل اول فصل ثانی وصل ثالث اور وصل کل پڑھو۔ قنبلؒ بوجہ تکبیر درج ہو گئے مـ ۱-۴ دوریؒ کے لئے ترک پر سکتہ کی وجوہ ثلثہ پھر وصل پڑھو۔ ابن ذکوانؒ نیز وصل میں بوجہ اظہار خلادؒ مندرج ہو گئے۔ اب وصل پر خلادؒ کو فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا کے ادغام سے اور ہر وجہ میں سوسیؒ کو وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا کے ادغام کبیر ۲ وجوہ اربعہ سے لوٹاؤ۔ ہشامؒ کے لئے يَرَهٗ ہر دو کے اسکانِ ہا پر سکتہ ووصل پڑھو۔ ورشؒ کے لئے ترقیق پر بسم اللہ کے ساتھ قالونؒ کے مانند ۱۶ اور ترک پر دوریؒ کے مانند ۴ وجوہ پڑھو۔ خلفؒ کو ادغام کامل سے پڑھو۔ واللہ اعلم۔ ۱۲ ط

۲ خلادؒ کے لئے یہ ادغام وجوبی (گویا ادغام صغیر) ہے۔ لہٰذا فقط مد لازم طویل مع الاسکان ہے۔ اور قصر و توسط مع الاسکان نیز روم مع الاظہار جائز نہیں۔ البتہ سوسیؒ کے لئے ادغام مع الاسکان مدود ثلثہ کے ساتھ نیز اظہار مع الروم چاروں وجوہ جائز ہیں کیونکہ ان کے یہاں یہ ادغام محض جوازی وعارضی ہے۔ دوسری وجہ خلادؒ کے لئے اظہار بلاروم (حفصؒ کے مانند) ہے مگر وہ طریقہ کے خلاف ہے کیونکہ وہ ابو الفتح فارسؒ کے بجائے ابو الحسن طاہرؒ سے ہے اور ادغام بلا روم مع الطول طریقہ کے موافق ہے۔ ۱۲ ط

Marfat.com

بُعۡثِرَ میں ورشؒ کے لئے ترقیق راظاہر ہے۔ (تنبیہ) اَلۡاِنۡسَانَ لِرَبِّہٖ میں بعد از ساکن ہونے کی بنا پر ادغام ممنوع ہے۔ ع ۲۵

اس سورۃ میں ادغام کبیر تین ۳ (از قسم متقاربین) ہیں۔

سُوۡرَۃُ قارعہ

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بصری وشامی آٹھ ۸ حجازی دس اور کوفی گیارہ ہیں۔ تین ۳ جگہ اختلاف ہے ۱ اَلۡقَارِعَۃُ (موقعہ اول) پر کوفی ۲-۳ مَوَازِیۡنُہٗ ہر دو ۲ پر حجازی وکوفی آیت ہے۔

اِنَّ رَبَّھُمۡ سے مَا الۡقَارِعَۃُ (اول) تک وجوہ صحیحہ (بردئے تکبیر خاص للمکیؒ) ایک سو چالیس ۱۴۰ ہیں[ل]۔ قالونؒ صلہ پر مع قنبلؒ چوبیس ۲۴۔ بزیؒ

ل ۱-۹ قالونؒ کے لئے صلہ کے ساتھ لَخَبِیۡرٌ کے طول، توسط اور قصر بالسکون پر الرَّحِیۡمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل ۱-۱۸ لَخَبِیۡرٌ کے اشمام کی وجوہ ثلثہ پر اسی طرح نو وجوہ ۱۹-۲۴ لَخَبِیۡرٌ کے روم پر الرَّحِیۡمِ میں وجوہ خمسہ پھر وصل کل پڑھو۔ قنبلؒ بوجہ عدم تکبیر مندرج ہو گئے ۱-۵۲ بزیؒ کے لئے تکبیر کے ساتھ فصل کل پر سولہ ۱۶ یعنی لَخَبِیۡرٌ کی وجوہ ثلثہ بالاسکان و بالاشمام میں سے ہر ایک پر الرَّحِیۡمِ میں وہ ہی وجہ اور روم اور لَخَبِیۡرٌ کے روم کے ساتھ الرَّحِیۡمِ میں وجوہ اربعہ۔ فصل اول وثانی وصل ثالث پر لَخَبِیۡرٌ کی وجوہ سبعہ۔ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر وہی سولہ ۱۶ فصل اول وصل ثانی وثالث پر وہی سات۔ وصل اول فصل ثانی وثالث پر الرَّحِیۡمِ کی وجوہ اربعہ۔ پھر وصل اول فصل ثانی وصل ثالث اور وصل کل پڑھو۔ قنبلؒ بقول تکبیر درج ہو گئے۔ قالونؒ کے لئے بے صلہ کے ساتھ وہی چوبیس ۲۴ وجوہ پڑھو۔ عاصمؒ اور ایک وجہ میں کسائیؒ نیز اول کی ۱۸ میں ورشؒ مندرج ہو گئے۔ کسائیؒ کو ہر وجہ میں مَا الۡقَارِعَۃُ کے امالہ سے اور ورشؒ کو آخری چھ وجوہ میں لَخَبِیۡرٌ کی ترقیق سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے ترک پر سکتہ کی سات پھر وصل پڑھو۔ سکتہ کی سات میں سے چھ میں بصریؒ وشامیؒ مندرج ہو گئے۔ روم و وصل میں بصریؒ کو تفخیم راسے لوٹاؤ۔ حمزہؒ مندرج ہو گئے۔ واللہ اعلم۔

اہل ضرب دو ۲ سو وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲ ط

Marfat.com

باون ۵۲ ۔ قالونؒ عدم صلہ پر مع ورشؒ وعاصمؒ وکسائیؒ چوبیس ۲۴ ۔ کسائیؒ چوبیس ۲۴ ۔
ورشؒ چودہ ۱۴ (بسم اللہ پر ۶ ۔ ترک پر مع بصریؒ وشامیؒ ۸) بصریؒ مع شامیؒ
وحمزہؒ دو ۲

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۱۰۱

فَهُوَ میں قالونؒ ۔ بصریؒ وکسائیؒ کا اسکان ھا جلی ہے ۔ (ک) فَاُمُّهٗ
هَاوِيَةٌ

مَا هِيَهْ کو حمزہؒ وصلاً ھاء سکتہ کے حذف سے **مَا هِيَ** اور
باقی باثبات ھا پڑھتے ہیں ۔ اور وقفاً اثبات ھا پر اجماع ہے (الممال) اَلْقَارِعَةُ
ہر سہ میں بخلاف ۔ رَّاضِيَةٍ ۔ هَاوِيَةٌ ۔ حَامِيَةٌ میں کسائیؒ وقفاً ۔
اَدۡرٰىكَ ہر دو میں ابن ذکوانؒ بخلاف ۔ بصریؒ ۔ ابوبکرؒ ۔ حمزہؒ وکسائیؒ امالہ
ورشؒ تقلیل کرتے ہیں (ابن ذکوانؒ کے لئے فتح طریقہ کے موافق ہے) (تنبیہ)
مَا هِيَهْ میں امالہ نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ ہاء تانیث نہیں ہے ۔ ع ۲۶
اس سورۃ میں ادغام کبیر ایک ۱ (از مثلین) ہے ۔

سُورۃ تکاثر

باجماع مکیہ ہے ۔ البتہ بقول بخاریؒ مدنیہ ہے اس کی آیتیں بلاخلاف آٹھ ۸ ہیں ۔

نَارٌ حَامِيَةٌ سے الْمَقَابِرَ تک وجوہ صحیحہ (بروئے تکبیر عام)
اٹھاون ۵۸ ہیں ۱ ۔ قالونؒ مع ورشؒ ومکیؒ وعاصمؒ سولہ ۱۶ ۔ ورشؒ وکسائیؒ سولہ ۱۶ سولہ

---

۱ ۱۰۱-۱۶ قالونؒ کے لئے فصل کل پر الرَّحِيْمِ میں وجوہ اربعہ ۔ فصل اول وثانی وصل ثالث پر وجہ واحد ۔ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر وہی چار ۔ (باقی بر صفحہ آئندہ)

(باقی بر صفحہ آئندہ)

Marfat.com

ورشؒ ترک پر مع بصریؒ وشامیؒ آٹھ ۸ ـ حمزہؒ دو ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(تنبیہ) اس سورۃ میں کَلَّا تین ۳ جگہ آیا ہے ـ الْمَقَابِرَ كَلَّا ـ ثُمَّ كَلَّا ـ تَعْلَمُوْنَ كَلَّا ـ اول پر وقف راجح ـ ثانی پر مرجوح اور ثالث پر ناجائز ہے (کذا فی غیث النفع)

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ کو شامیؒ وکسائیؒ تا کے ضمہ سے لَتُرَوُنَّ (مضارع مجہول از ارای متعدی بہ دو ۲ مفعول) اور باقی فتح سے (مضارع معروف از رای) پڑھتے ہیں ـ اور اس کے بعد دوسرے کلمہ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا میں تا کے فتح اور مضارع معروف پر اجماع ہے[۱] ـ (الممال) اَلْهٰكُمُ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ـ ع ع ۲۷

سُوْرَہ عصر باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں اجمالاً بالاتفاق تین ۳ ہیں ـ لیکن تفصیل میں دو ۲ جگہ اختلاف ہے ـ ۱ وَالْعَصْرِ پر غیر مدنی اخیر ۲ اور بِالْحَقِّ پر صرف مدنی اخیر آیت ہے ـ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) فصل اول وصل ثانی وثالث پر ایک ـ وصل اول فصل ثانی وثالث پر وہی اربعہ پھر وصل اول فصل ثانی وصل ثالث نیز وصل کل پڑھو ـ ورشؒ فتح کی وجہ پر نیز مکیؒ وعاصمؒ مندرج ہو گئے ـ ہر وجہ میں ورشؒ کو تقلیل سے اور کسائیؒ کو حَامِيَةٌ اور اَلْهٰكُمُ دونوں کے یا صرف ثانی کے امالہ سے لوٹاؤ ۸ ـ ورشؒ کے لئے ترک پر سکتہ ووصل اور ان میں سے ہر ایک پر تکبیر کا وصل وفصل اور اَلْهٰكُمُ میں فتح وتقلیل پڑھو ـ فتح میں بصریؒ وشامیؒ مندرج ہو گئے ـ حمزہؒ کو وصل کی دو ۲ میں امالہ سے لوٹاؤ ـ واللہ اعلم ـ ۱۲ ط

[۱] کیونکہ اس کے معنی ہیں کہ وہ دوزخی ازخود دوزخ کو دیکھیں گے ـ پس مقصد یہ ہے کہ اولاً اُن کو فرشتے وغیرہ دکھائیں گے اس کے بعد وہ ازخود بھی اس کو دیکھیں گے ـ ۱۲ ط

Marfat.com

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ سے بِالصَّبْرِ تک وجوہ صحیحہ (بروئے تکبیر عام)
تین سو ساٹھ ۳۶۰ ہیں۔ قالونؒ مع مکیؒ و عاصمؒ و کسائیؒ اڑسٹھ ۶۸۔ ورشؒ دو سو چونسٹھ ۲۶۴
(بسم اللہ پر ۲۰۴ - ترک پر ۶۰) بصریؒ مع شامیؒ و خلادؒ بیس ۲۰ حمزہؒ و خلفؒ چار ۴ چار ۴ ع ۲۸

سُورۃ ہُمزہ (جلد ا ص ۱۱۷)

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بلا خلاف نو ۹ ہیں۔

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے لُمَزَۃِ تک وجوہ صحیحہ (بروئے قول

ف ۱ ۔ ۶۸ قالونؒ کے لئے فصل کل پر بیس ۲۰ یعنی النَّعِیْمِ میں طول۔ توسط اور قصر۔ اور ان میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم، اور ہر ایک کے ساتھ بِالصَّبْرِ میں سکون و روم پھر النَّعِیْمِ کے روم پر الرَّحِیْمِ میں وجوہ اربعہ اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ بِالصَّبْرِ میں دونوں۔ فصل اول و ثانی وصل ثالث پر آٹھ ۸ یعنی النَّعِیْمِ کی چاروں میں سے ہر ایک پر بِالصَّبْرِ میں سکون و روم۔ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر اُسی طرح بیس ۲۰۔ فصل اول وصل ثانی و ثالث نیز وصل اول فصل ثانی و ثالث پر وہی آٹھ۔ آٹھ پھر وصل اول فصل ثانی وصل ثالث نیز وصل کل پر دو ۲۔ دو ۲ وجوہ پڑھو۔ مکیؒ۔ عاصمؒ و کسائیؒ مندرج ہو گئے۔ ف ۱ ۔ ۲۰۴ ورشؒ کو ہر وجہ میں نقل سے لوٹا کر مد بدل کی وجوہ ثلثہ پڑھو۔ ۔
ف ۱ ۔ ۶۰ ورشؒ کے لئے ترک پر سکتہ کی اڑتالیس ۴۸ وجوہ پڑھو یعنی النَّعِیْمِ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر تکبیر کا وصل و فصل۔ اور ہر ایک کے ساتھ بدل کی وجوہ ثلثہ اور بِالصَّبْرِ میں سکون و روم۔ پھر النَّعِیْمِ کے روم پر اکبر میں دو ۲ اور ان میں سے ہر ایک پر بدل کی وجوہ ثلثہ اور بِالصَّبْرِ میں دونوں پھر ترک پر وصل کی بارہ ۱۲ پڑھو یعنی تکبیر کی دو میں سے ہر ایک کے ساتھ بدل کی وجوہ ثلثہ اور ہر ایک پر بِالصَّبْرِ میں سکون و روم اور ان سب وجوہ کو نقل سمیت پڑھو۔ اب بصریؒ کے لئے بلا نقل النَّعِیْمِ کی وجوہ خمسہ اور ان میں سے ہر ایک پر تکبیر کی دو اور ہر ایک کے ساتھ بِالصَّبْرِ میں سکون و روم پڑھو شامیؒ نیز وصل میں ایک وجہ کی رو سے خلادؒ درج ہو گئے۔ حمزہؒ کے لئے وصل کی چار میں لام تعریف کا سکتہ پڑھو پھر خلفؒ کے لئے چاروں میں ساکن منفصل کا سکتہ پڑھو۔ واللہ اعلم
اہل ضرب ۴۵۶ وجوہ کہتے ہیں ۔ ۱۲ ط

Marfat.com

تکبیر خاص للمکی) اناسی ۷۹ ہیں۔ قالون مع ورش و قنبل و عاصم گیارہ ۱۱۔ کسائی گیارہ ۱۱

۱ بما۔۱۱ قالون کے لئے قطع اول پر بِالصَّبْرِ میں سکون و روم اور ان میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وجوہ خمسہ پھر وصل کل پڑھو۔ ورش و قنبل ایک ایک وجہ میں اور عاصم مندرج ہو گئے کسائی کو ہر وجہ میں امالہ سے لوٹاؤ۔ بما۔۲۶ بزی کے لئے تکبیر کے ساتھ فصل کل پر آٹھ ۸ یعنی بِالصَّبْرِ کی دو میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وجوہ اربعہ۔ فصل اول وثانی وصل ثالث پر بِالصَّبْرِ میں دو ۲۔ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر وہی آٹھ ۸۔ فصل اول وصل ثانی وثالث پر دو ۲۔ وصل اول فصل ثانی وثالث پر الرَّحِیْمِ کی وجوہ اربعہ پھر وصل اول فصل ثانی وصل ثالث اور وصل کل پڑھو۔ قنبل بوجہ تکبیر مندرج ہو گئے بما۔۲ ورش کے لئے ترک پر سکتہ کی دو ۲ پھر وصل پڑھو۔ بصری و شامی نیز وصل میں حمزہ درج ہو گئے بما۔۳۱ ورش کے لئے مدبدل کے توسط وطول میں سے ہر ایک پر بسم اللہ کے ساتھ قالون کے مانند ۱۱ - ۱۱ اور ترک پر حسب سابق ۲-۲ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ **ہدایت:** اگر قصار مفصل میں وجوہ بین السورتین کی طوالت سے بچنے کے لئے ہر سورت کے آخر پر وقف کر دیں جیسا کہ اوپر تکاثر و عصر کی درمیانی وجوہ میں بِالصَّبْرِ پر وقف کیا ہے تو اس میں چنداں مضائقہ نہیں۔ محقق کہتے ہیں "جب جمعاً قراآت پڑھنے والا کوئی طالبعلم قصار مفصل تک پہنچ جاتا اور بین السورتین والی وجوہ کی طوالت سے اندیشہ کرتا تو ہمارے بہت سے شیوخ ثقات اس کو سورۃ کے اخیر پر وقف کر دینے کے متعلق ارشاد فرما دیتے تھے تاکہ وہ آگے ابتدا کرنے والا بنجائے اور بین السورتین میں قراء کے خلاف کی بنا پر جو وجوہ نکلتی ہیں وہ ساقط ہو جائیں اور میرے خیال کے مطابق ان حضرات نے یہ طریقہ لامحالہ اپنے اساتذہ کرام ہی سے اخذ کیا ہوگا۔" ہم یہاں مثالاً وَیْلٌ لِّكُلِّ سے وَعَدَّدَہٗ تک وجوہ صحیحہ بروئے تکبیر خاص درج کرتے ہیں۔ کل وجوہ پچھتر ۷۵ ہیں۔ قالون مع ورش و قنبل و بصری و عاصم پندرہ ۱۵۔ شامی و خلف پندرہ ۱۵۔ پندرہ ۱۵۔ بزی مع قنبل تیس ۳۰۔ ترتیب قراءت یوں ہوں گی۔ بما۔۱۵ قالون کے لئے الرَّحِیْمِ کی وجوہ خمسہ میں سے ہر ایک پر وَعَدَّدَہٗ میں وجوہ ثلثہ۔ قنبل بقول عدم تکبیر نیز ورش۔ بصری و عاصم مندرج ہو گئے۔ شامی کو ہر وجہ میں جَمَّعَ کی تشدید سے لوٹاؤ۔ خلاد و کسائی درج ہو گئے خلف کو ہر وجہ میں ادغام کامل سے لوٹاؤ۔ بما۔۳۰ بزی کے لئے تکبیر مع بسملہ کے ساتھ وصل کل نیز فصل اول وصل ثانی پر وَعَدَّدَہٗ میں وجوہ ثلثہ۔ پھر فصل کل اور وصل اول فصل ثانی میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ کی چار میں سے ہر ایک کے ساتھ وَعَدَّدَہٗ کی وجوہ ثلثہ پڑھو۔ قنبل

بوجہ تکبیر مندرج ہو گئے۔ ۱۲ ط

Marfat.com

بزیؒ مع قنبلؒ چھبیس ۲۶ - ورشؒ مع بصریؒ وشامیؒ وحمزہؒ اکتیس ۳۱ (بسم اللہ پر ۲۲ ترک پر ۹)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جَمَعَ مَالًا کو شامیؒ۔ حمزہؒ وکسائیؒ میم کی تشدید سے جَمَّعَ (مبالغۃً بمناسبت وَعَدَّدَهٗ) اور باقی (اصل کے موافق تخفیفاً) میم کی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ یَحْسَبُ کو حرمیؒ۔ بصریؒ وکسائیؒ سین کے کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) كَلَّا پر وقف اور اس کے ما بعد سے ابتدا اور اسی طرح كَلَّا کے ما قبل اَخْلَدَهٗ پر وقف کر کے كَلَّا سے ابتدا کرنا ہر دو امر جائز ہیں اور ہر ایک کو ایک ایک جماعت نے مختار بتایا ہے اور معنیٰ بھی ہر دو امور کے متقاضی ہیں (غیث) (ک) تَطَّلِعُ عَلَى - الْاَفْئِدَةِ میں وقفاً حمزہؒ پہلے ہمزہ کی نقل اور سکتہ مع تحقیق کے ساتھ ہمزۂ ثانیہ کی حرکت نقل کرتے ہیں۔ ورشؒ کے لئے حالین میں صرف ہمزۂ اول کی نقل حرکت جلی ہے۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ بیّن ہے۔ مُؤْصَدَةٌ میں حرمیؒ۔ شامیؒ۔ ابو بکرؒ اور کسائیؒ کے لئے ابدال اور باقی کے لئے تحقیق ہے۔ (جلد اص ۱۹۲) وقفاً حمزہؒ کے لئے بھی ابدال واضح ہے۔

فِي عَمَدٍ کو ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ عین اور میم کے ضمہ سے عُمُدٍ (جمع عَمُوْد یا عِمَاد) اور باقی دونوں کے فتح سے (اسم جمع عَمُوْد یا جمع عَمِيْد) پڑھتے ہیں۔ (الممال) لُمَزَةٍ ۔ الْحُطَمَةِ ہر دو۔ الْمُوْقَدَةُ۔ الْاَفْئِدَةِ ۔ مُؤْصَدَةٌ ۔ مُمَدَّدَةٍ میں کسائیؒ وقفاً۔ اَدْرٰىكَ میں ابن ذکوانؒ بخلاف (فتح موافق طریقہ) بصریؒ۔ ابو بکرؒ۔ حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ

تقلیل کرتے ہیں ۔ ع ع ۲۹

اس سورۃ میں ادغام کبیر (مثلین کا) ایک ہے ۔

سورۂ فیل

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بلا خلاف پانچ ہیں ۔

اِنَّهَا عَلَيْهِمْ سے بِاَصْحٰبِ الْفِيلِ تک وجوہ صحیحہ (بروئے قول تکبیر خاص) ایک سو اٹھہتر ۱۷۸ ہیں ۔ قالونؒ مع قنبلؒ اٹھارہ ۱۸ ۔ بزیؒ مع قنبلؒ

لہ نمبر ۱-۶ قالونؒ کے لئے صلہ کے ساتھ قطع اول پر الرَّحِيمِ میں طول ۔ توسط اور قصر اور انمیں سے ہر ایک پر الْفِيلِ میں وہ ہی وجوہ اور روم نمبر ۷-۱۸ الرَّحِيمِ کے روم و وصل اور وصل کل پر الْفِيلِ میں وجوہ اربعہ پڑھو ۔ قنبلؒ بقول عدم تکبیر مندرج ہو گئے ۔ نمبر ۱-۴۶ بزیؒ کے لئے تکبیر کے ساتھ فصل کل پر دس یعنی الرَّحِيمِ کے طول ۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک کے ساتھ الْفِيلِ میں وہ ہی وجوہ اور روم پھر الرَّحِيمِ کے روم پر الْفِيلِ میں وجوہ اربعہ ۔ فصل اول و ثانی وصل ثالث پر الْفِيلِ کی وجوہ اربعہ ۔ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر اسی طرح دس ۔ فصل اول وصل ثانی و ثالث پر وہی چار ۴ ۔ وصل اول فصل ثانی و ثالث پر وہی دس پھر وصل اول فصل ثانی وصل ثالث اور وصل کل پر الْفِيلِ کی چار ۴ ۔ چار وجوہ پڑھو ۔ قنبلؒ بقول تکبیر درج ہو گئے نمبر ۱-۱۸ قالونؒ کے لئے بے صلہ کے ساتھ وہی ۱۸ وجوہ پڑھو ۔ ورشؒ مندرج ہو گئے ۔ اب ورشؒ کے لئے ترک پر سکتہ کے ساتھ نیز وصل مع نقل پر الْفِيلِ کی چار چار وجوہ پڑھو ۔ سکتہ میں شامیؒ درج ہو گئے ۔ وصل میں شامیؒ کو عدم نقل سے لوٹاؤ ۔ ابو بکرؒ کو عُمُدٍ بضمتین پر قالونؒ کے مانند اٹھارہ ۱۸ وجوہ سے پڑھو ۔ وصل کل کی چار میں کسائیؒ مندرج ہو گئے ۔ فصل کل کی دس اور فصل اول وصل ثانی کی چار ۴ میں کسائیؒ کو مُؤْصَدَةٌ کے امالہ سے لوٹاؤ ۔ دوریؒ کے لئے مُؤْصَدَةٌ کی تحقیق پر ترک مع سکتہ و وصل کے ساتھ الْفِيلِ کی ۴-۴ وجوہ پڑھو ۔ سوسیؒ کو ادغام کبیر سے لوٹا کر سکتہ و وصل میں سے ہر ایک پر كَيْفَ فَعَلَ میں قصر ۔ توسط اور طول ۔ اور ان میں سے قصر پر ... الْفِيلِ میں وجوہ اربعہ ۔ توسط پر توسط و طول و روم ۔ اور طول پر طول و روم پڑھو ۔ حفصؒ کے لئے بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند اٹھارہ وجوہ پڑھو ۔ (باقی بر صفحہ آئندہ)

Marfat.com

چھیالیس ۴۶ - قالونؒ مع ورشؒ اٹھارہ ۱۸ - ورشؒ ترک پر مع شامیؒ آٹھ ۸ - شامیؒ
چار ۴ - ابوبکرؒ مع کسائیؒ اٹھارہ ۱۸ - کسائی چودہ ۱۴ - دوریؒ آٹھ ۸ - سوسیؒ و حفصؒ اٹھارہ ۱۸
اٹھارہ ۱۸ - حمزہؒ و خلفؒ چار ۴ - چار ۴

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۱

(ک) کَیۡفَ فَعَلَ اور فَعَلَ رَبُّكَ - عَلَیۡهِمۡ میں حمزہؒ کے لئے ھا
کا ضمہ - طَیۡرًا اَبَابِیۡلَ میں ورشؒ کی ترقیق و نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور
بخلاف سکتہ - مَّاۡكُوۡلٍ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال یہ تمام اُصول جلی ہیں، وقفاً
حمزہؒ بھی شریک ہیں ۱ - ع

ع ۲

اس سورۃ میں ادغام کبیر دو ۲ ہیں (از ہر دو قسم ایک ۱ ایک ۱)

سُورۂ قریش

جمہور کے نزدیک مکیہ اور بقول بعض مدنیہ ہے
اس کی آیتیں دمشقی و عراقی چار ۴ اور باقی ائمہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) حمزہؒ کے لئے عَلَیۡهِمۡ کی ھا کے ضمہ پر ترک مع وصل پر
پھر خلفؒ کے لئے نون تنوین کے سکتہ لفظیہ لطیفہ لاجل الھمز پر چار۔ چار وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم
اہل ضرب ۲۳۲ وجوہ کہتے ہیں - ۱۲ ط

۱ مَاۡكُوۡلٍ پر ابو حاتمؒ وقف نہیں بتاتے اور اسی سے یہ چیستان ماخوذ ہے کہ قرآن
مجید کی ایک سورت میں کوئی وقف تام نہیں حتّٰی کہ اس کے اخیر پر بھی نہیں ہے۔ لیکن۔۔۔
دوسرے حضرات اس کے برخلاف ہیں اور وہ اس کو ابو حاتمؒ کی غلطی بتاتے ہیں چنانچہ علامہ
دانیؒ، امام اخفشؒ سے ابو حاتمؒ کے قول کی تائید نقل کر کے کہتے ہیں کہ "فیل و قریش ان
دو سورتوں کے انفصال و استقلال و تعدّد پر اہل اسلام کا اجماع۔ ابو حاتمؒ کی خطا پر
صریح دلیل ہے" درحقیقت یہ خلاف لِاِیۡلٰفِ کے لام جارہ کے متعلّق کے خلاف
پر مبنی ہے کہ اگر اس کو فعل مقدر اِعۡجَبُوۡا کے یا فَلۡیَعۡبُدُوۡا کے ساتھ متعلّق مانیں
تب تو آخر فیل پر وقف تام ہے اور اگر اس کا متعلّق فَجَعَلَهُمۡ کو قرار دیں تو پھر
اس پر وقف تام نہیں ہے (غیث النفع) - ۱۲ ط

کے نزدیک پانچ[۵] ہیں۔ ایک[۱] جگہ اختلاف ہے یعنی مِنْ جُوْعٍ پر حجازی و حمصی آیت ہے۔

فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ سے وَالصَّيْفِ تک وجوہ صحیحہ (بر دئے قول تکبیر عام للسبعہ) سات سو تریسٹھ[۷۶۳] ہیں۔ قالونؒ مع مکی ایک سو باسٹھ[۱۶۲]

لہ نمبر ۱۔۴۰ قالونؒ کے لئے فصل کل پر چالیس[۴۰] یعنی صلہ اور بے صلہ میں سے ہر ایک کے ساتھ مَأْكُولٍ اور الرَّحِيمِ میں طول اور وَالصَّيْفِ میں وجوہ[۸] اربعہ۔ پھر مَأْكُولٍ اور الرَّحِيمِ کے توسط پر وَالصَّيْفِ میں توسط وقصر[۶] وروم۔ پھر مَأْكُولٍ اور الرَّحِيمِ کے قصر بالسکون پر وَالصَّيْفِ میں قصر[۴] وروم۔ پھر مَأْكُولٍ کے روم پر الرَّحِيمِ میں وجوہ ثلثہ بالسکون اور ان میں سے طول پر وَالصَّيْفِ میں وجوہ[۸] اربعہ، توسط پر توسط وقصر[۶] وروم۔ اور قصر پر قصر[۴] وروم۔ اور الرَّحِيمِ کے روم پر بھی وَالصَّيْفِ میں قصر بالسکون[۴] وقصر بالروم نمبر ۴۱۔۶۲ فصل اول وثانی وصل ثالث پر بائیس[۲۲] یعنی صلہ اور بے صلہ میں سے ہر ایک کے ساتھ مَأْكُولٍ کے طول پر وَالصَّيْفِ میں وجوہ[۸] اربعہ۔ توسط پر وَالصَّيْفِ میں توسط وقصر[۶] وروم۔ قصر بالسکون نیز قصر بالروم پر وَالصَّيْفِ میں بھی قصر[۸] وروم نمبر ۶۳۔۱۰۲ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر اُسی طرح چالیس[۴۰] نمبر ۱۰۳۔۱۴۶ فصل اول وصل ثانی وثالث نیز وصل اول فصل ثانی وثالث پر اُسی طرح بائیس[۲۲]۔ بائیس[۲۲] نمبر ۱۴۷۔۱۶۲ وصل اول فصل ثانی وصل ثالث نیز وصل کل پر آٹھ[۸]۔ آٹھ[۸] یعنی صلہ وبے صلہ میں سے ہر ایک کے ساتھ وَالصَّيْفِ میں چار[۴]۔ چار[۴] وجوہ پڑھو۔ صلہ میں مکیؒ مندرج ہو گئے۔ بے صلہ کے بعد عاصمؒ وکسائیؒ کو ہر وجہ میں مد سے لوٹاؤ۔ نمبر ۱۔۲۰ دوریؒ کے لئے ترک پر سکتہ کے ساتھ تکبیر کا وصل وفصل۔ اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ مَأْكُولٍ کے طول پر وَالصَّيْفِ کی وجوہ[۸] اربعہ۔ توسط پر توسط وقصر[۶] وروم۔ قصر نیز روم پر قصر[۸] وروم پھر ترک مع وصل پر تکبیر کی دو میں سے ہر ایک کے ساتھ وَالصَّيْفِ کی وجوہ[۸] اربعہ پڑھو۔ وصل کی آٹھوں میں سے ہر وجہ پر حمزہؒ کو طول سے اور خلفؒ کو ساکن منفصل کے سکتہ سے لوٹاؤ۔ شامیؒ کے لئے لِإِيلَافِ بلا یا پر تئیس[۲۳] وجوہ پڑھو۔ نمبر ۱۔۳۳۳ ورشؒ کے لئے ابدال اور مد بدل کی وجوہ ثلثہ کے ساتھ بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند ۲۴۳۔ اور ترک پر دوریؒ کے مانند ۹۰ وجوہ پڑھو۔ سوسیؒ کو مد بدل کے قصر کے بعد

ترک کی ہر وجہ پر عدم نقل سے پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۱۵۴۴ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲ ط

Marfat.com

عاصمؒ وکسائیؒ اکیاسی ۸۱ - اکیاسی ۸۱ - دوریؒ تین ۳ - حمزہؒ وخلفؒ آٹھ ۸ - آٹھ ۸ - شامیؒ تین ۳ - ورشؒ تین سو تینتیس ۲۳۳ (بسم اللہ پر ۲۴۳ - ترک پر ۹۰) سوسیؒ تین ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ کو شامیؒ ہمزہ کے بعد یا کے حذف سے لِاِلٰفِ (از ثلاثی مجرد) اور باقی یا کے اثبات سے (از مزید باب افعال) پڑھتے ہیں - اور دوسرے موقعہ یعنی اِلٰفِهِمْ میں اثبات یا پر قراء سبعہ کا اجماع ہے ۱ - (تنبیہ) ورشؒ دونوں مواقع میں مدبدل کی وجوہ ثلثہ میں اپنے قاعدہ پر ہیں - (ک) وَالصَّيْفِ فَلْيَعْبُدُوْا - ع

ع ۳۱

اس سورۃ میں ادغام کبیر (مثلین کا) ایک ۱ ہے - (الموسوم لِاِيْلٰفِ اور اِلٰفِهِمْ دونوں کلمات میں لام کے بعد والا الف باجماع محذوف ہے -

سُوْرَةُ مَاعُوْن

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں حجازی و دمشقی چھ ۶ اور عراقی وحمصی سات ہیں - ایک ۱ جگہ اختلاف ہے یعنی يُرَآءُوْنَ پر عراقی وحمصی آیت ہے -

فَلْيَعْبُدُوْا سے الْمَسٰكِيْنِ تک وجوہ صحیحہ (بروئے قول تکبیر

ــــــــــــــــ

۱ باوجودیکہ موقعہ اول میں یا رسماً ثابت اور دوم میں باجماع محذوف ہے اور یہ اس امر کی واضح دلیل ہے کہ قرآت محض قیاسی اور ناشی عن الخط نہیں بلکہ ان کے بارے میں قراء اثر وروایت کے متبع ہیں ورنہ اختلاف لِاِيْلٰفِ کے بجائے اِلٰفِهِمْ میں ہوتا - ۱۲ ط

Marfat.com

عام) سترہ سو چورانوے[۱۷۹۴] ہیں[۱]۔ قالونؒ چار سو بتیس[۴۳۲]۔ مکیؒ ایک سو آٹھ[۱۰۸]۔ دوریؒ

[۱] نمـ ۱-۱۲۸ قالونؒ کے لئے مدِ منفصل کے قصر و مد میں سے ہر ایک پر صلہ و بے صلہ کے ساتھ
فصل کل پر ایک سو اٹھائیس[۱۲۸] یعنی خَوْفٍ[۴۰] کے قصر پر الرَّحِیْمِ میں طول اور الْمِسْکِیْنِ
میں طول و روم۔ الرَّحِیْمِ میں توسط اور الْمِسْکِیْنِ میں توسط و روم۔ الرَّحِیْمِ
میں قصر اور الْمِسْکِیْنِ میں قصر و روم پھر الرَّحِیْمِ میں روم اور الْمِسْکِیْنِ میں
وجوہ اربعہ۔ خَوْفٍ[۳۲] کے توسط پر الرَّحِیْمِ میں توسط و طول اور الْمِسْکِیْنِ میں
وہ ہی وجہ اور روم۔ الرَّحِیْمِ میں روم اور الْمِسْکِیْنِ میں وجوہ اربعہ۔ خَوْفٍ
کے طول[۱۶] پر الرَّحِیْمِ میں طول اور الْمِسْکِیْنِ میں طول و روم پھر الرَّحِیْمِ میں روم
اور الْمِسْکِیْنِ میں روم و طول بالسکون۔ خَوْفٍ[۴۰] کے روم پر الرَّحِیْمِ میں طول۔
توسط و قصر اور الْمِسْکِیْنِ میں وہ ہی وجہ اور روم پھر الرَّحِیْمِ میں روم اور ...
الْمِسْکِیْنِ میں وجوہ اربعہ۔ نمـ ۱۲۹-۱۸۰ فصل اول و ثانی وصل ثالث پر باون[۵۲] یعنی
خَوْفٍ[۱۶] کے قصر پر الْمِسْکِیْنِ میں وجوہ اربعہ۔ خَوْفٍ[۱۲] کے توسط پر الْمِسْکِیْنِ میں
طول و توسط و روم۔ خَوْفٍ[۸] کے طول پر الْمِسْکِیْنِ میں طول و روم۔ خَوْفٍ[۱۶] کے
روم پر الْمِسْکِیْنِ میں وجوہ اربعہ نمـ ۱۸۱-۳۰۸ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر اسی
طرح ایک سو اٹھائیس[۱۲۸] نمـ ۳۰۹-۳۶۰ فصل اول وصل ثانی و ثالث پر وہی باون[۵۲] ...
نمـ ۳۶۱-۴۰۰ وصل اول فصل ثانی و ثالث پر چالیس[۴۰] یعنی الرَّحِیْمِ کے طول۔ توسط و قصر
میں سے ہر ایک پر الْمِسْکِیْنِ میں وہ ہی وجہ اور روم اور الرَّحِیْمِ کے روم پر ...
الْمِسْکِیْنِ میں وجوہ اربعہ نمـ ۴۰۱-۴۳۲ وصل اول فصل ثانی وصل ثالث اور وصل کل پر
بتیس[۳۲] یعنی ہر چہار وجوہ پر الْمِسْکِیْنِ میں چار[۸]۔ چار وجوہ پڑھو[۴]۔ نمـ ۱-۱۰۸ قصر و صلہ
کے بعد مکیؒ کو ہر وجہ میں اَرَءَیْتَ کی تحقیق سے لوٹاؤ۔ نمـ ۱-۶۸ قصر و بے صلہ نیز مد و
بے صلہ کے بعد دوریؒ کے لئے ترک مع سکتہ و وصل پر ۳۴-۳۴ یعنی خَوْفٍ کے قصر پر
الْمِسْکِیْنِ میں چار۔ توسط پر تین۔ طول پر دو۔ روم پر چار پھر خَوْفٍ کے وصل
پر چار۔ اور یہ سب اَکْبُرُ کے وصل و فصل دونوں پر ہیں۔ نمـ ۱-۶۸ قصر و بے صلہ
کی ۲۴ میں سے ہر وجہ میں سوسیؒ کو ادغام کبیر نیز اظہار مع الروم سے لوٹاؤ۔ نمـ ۱-۸۵۲
ورشؒ کے لئے طول اور مد بدل کی وجوہ ثلثہ اور اَرَءَیْتَ کی تسہیل و ابدال کے ساتھ
بسم اللہ پر ۶۴۸ اور ترک پر ۲۰۴ وجوہ پڑھو نمـ ۱-۸ بدل کے قصر اور ترک مع
وصل پر خلادؒ کو بتحقیق پڑھو۔ نمـ ۱-۸ خلفؒ کے لئے ادغام (باقی بر صفحہ آیندہ)

دسوسیؒ اڑسٹھ ۶۸ - اڑسٹھ ۶۸ - ورشؒ آٹھ سو باون ۸۵۲ (بسم اللہ پہ ۶۴۸ - ترک پر ۲۰۴) خلادؒ وخلفؒ آٹھ ۸ - آٹھ ۸ - شامیؒ چونتیس ۳۴ - کسائیؒ وعاصمؒ ایک سو آٹھ ۱۰۸ - ایکسو آٹھ ۱۰۸

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَرَءَيۡتَ کو مدنیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے نیز ورشؒ بوجہ ثانی اس کے ابدال سے بمد لازم اور کسائیؒ اس کے حذف سے پڑھتے ہیں ..... (ک) يُكَذِّبُ بِالدِّيۡنِ (تنبیہ) فَوَيۡلٌ لِّلۡمُصَلِّيۡنَ میں بوجہ تنوین ادغام ممنوع ہے۔ صَلَاتِهِمۡ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔ يُرَآءُوۡنَ میں حمزہؒ وقفاً مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ورشؒ کا مد بدل ظاہر ہے ع

ع ۲۲

اس سورۃ میں ادغام کبیر ایک (از مثلین) ہے۔ (الموسوم) اَرَءَيۡتَ بعض مصاحف میں را کے بعد بحذف الف یعنی بے صورت ہمزہ سے مرسوم تھا۔

سُوۡرَةُ کوثر

جمہور کے نزدیک مکیہ اور بقول بعض مدنیہ ہے اس کی آیتیں باجماع تین ۳ ہیں۔

وَيَمۡنَعُوۡنَ سے الۡكَوۡثَرَ تک وجوہ صحیحہ (بروئے قول تکبیر خاص للمکیؒ) نوے ۹۰ ہیں[۱]۔ قالونؒ مع قنبلؒ بیس ۲۰ - ورشؒ وعاصمؒ وکسائیؒ دس - دس

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کامل پڑھو بمد ۱-۳۴ شامیؒ کے لئے تین الفی مد پر دوریؒ کے مانند ۳۴ وجوہ پڑھو بمد ۱-۲۱۶ کسائیؒ کے لئے تین الفی پر اور عاصمؒ کے لئے چار الفی پر بسم اللہ کے ساتھ قالونؒ کے مانند ۱۰۸ - ۱۰۸ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۲۶۴۸ وجوہ کہتے ہیں - ۱۲ ط

[۱] بمد ۱-۲۰ قالونؒ کے لئے قطع اول پر الۡمَاعُوۡنَ میں طول۔ توسط اور قصر۔ اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ الرَّحِيۡمِ میں وہ ہی وجہ اور روم وصل (باقی برصفحہ آئندہ)

Marfat.com

بزی مع قنبل چوبیس ۲۴ - ورش ترک پر مع حمزہ چار ۴ - بصری ودوری وشامی چار ۴ - چار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الأبتر میں ورش کی نقل اور وقفاً حمزہ کے لئے نقل اور سکتہ جلی ہیں - (تنبیہ) فصلِ لِّربِّکَ میں بوجہ تشدید ادغام منع ہے - ع ع ۲۲

سورۂ کفرون

مکیہ اور بقول بعض مدنیہ ہے - اس کی آیتیں بلاخلاف چھ ۶ ہیں -

اِنَّ شَانِئَکَ سے مَا اَعۡبُدُ (موقع اول) تک وجوہ صحیحہ (بروئے قول تکبیر خاص) پانچسو دس ۵۱۰ ہیں ۱ - قالون مع قنبل ایکسو بانوے ۱۹۲

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) پھر وصل کل اوران میں سے ہر ایک پر مد منفصل میں قصر ومد دونوں پڑھو - قصر میں قنبل عدم تکبیر والے قول پر مندرج ہو گئے - مد کے بعد ہر وجہ میں ورش اور عاصم وکسائی کو مد سے لوٹاؤ ۔ بزی کے لئے تکبیر کے ساتھ فصل کل پر چھ ۶ یعنی الماعون کی تین میں سے ہر ایک پر الرحیم میں وہ ہی وجہ اور روم، فصل اول وثانی وصل ثالث پر الماعون کی تین ۳ - فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر اسی طرح چھ ۶ - فصل اول وصل ثانی وثالث پر وہی تین ۳ - وصل اول فصل ثانی وثالث پر الرحیم کی چار ۴ - پھر وصل اول فصل ثانی وصل ثالث نیز وصل کل والی دو ۲ وجوہ پڑھو - قنبل بقول تکبیر درج ہو گئے ۔ ورش کے لئے ترک پر سکتہ کی تین پھر وصل پڑھو - وصل میں حمزہ مندرج ہو گئے - ہر وجہ میں بصری کو قصر سے اور دوری وشامی کو مد سے لوٹاؤ - واللہ اعلم - اہل ضرب ۱۳۲ وجوہ کہتے ہیں - ۱۲ ط

۱ ۱۹۲ قالون کے لئے قطع اول پر الأبتر میں سکون واشمام وروم اوران میں سے ہر ایک کے ساتھ الرحیم میں وجوہ خمسہ ۱۵ پھر وصل کل اوران میں سے ہر ایک پر مد منفصل میں قصر ومد اور ہر ایک کے ساتھ میم جمع میں صلہ وبے صلہ (باقی بر صفحہ آیندہ)

Marfat.com

عاصمؒ وکسائیؒ اڑتالیس ۴۸۔ اڑتالیس ۴۸۔ بزیؒ مع قنبلؒ ایک سو آٹھ ۱۰۸۔ بصریؒ ودوریؒ ہشامؒ وابن ذکوانؒ بارہ ۱۲۔ بارہ ۱۲۔ خلادؒ وحمزہؒ تین ۳ تین ۳۔ ورشؒ ساٹھ ۶۰ (بسم اللہ پر ۴۸۔ ترک پر ۱۲)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الکفرون میں ورشؒ کی ترقیق بیّن ہے۔ ولی دین کی یا کو بزیؒ بخلاف اور مدنیؒ۔ ہشامؒ وحفصؒ مفتوح اور باقی ''قنبلؒ (جلد اصح ۲۷)۔ بصریؒ۔ ابن ذکوانؒ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ وکسائیؒ نیز بوجہ ثانی بزیؒ'' ساکن پڑھتے ہیں۔ اور بزیؒ کے لئے یہی سکون طریقہ کے موافق اور معروف ہے (الممال) عٰبدون ہر دو اور عٰابدٌ میں ہشامؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ۲۴

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اور ان میں سے ہر ایک پر اَعْبُدُ میں وجوہ ثلثہ پڑھو قصر وصلہ کی اڑتالیس ۴۸ میں قنبلؒ بوجہ عدم تکبیر مندرج ہو گئے۔ عاصمؒ وکسائیؒ کو مد سے لوٹا کر ۴۸، ۴۸ وجوہ سے پڑھو۔ ہمـ۱۰۸ بزیؒ کے لئے تکبیر کے ساتھ فصل کل پر چھتیس ۳۶ یعنی الابتر کی تین میں سے ہر ایک پر الرحیم میں وجوہ اربعہ اور ہر ایک کے ساتھ اَعْبُدُ میں وجوہ ثلثہ۔ فصل اول وثانی وصل ثالث پر نو ۹ یعنی الابتر کی تین میں سے ہر ایک کے ساتھ۔۔ اَعْبُدُ میں وجوہ ثلثہ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر اسی طرح چھتیس ۳۶۔ فصل اول وصل ثانی و ثالث پر وہی نو ۹۔ وصل اول فصل ثانی وثالث پر بارہ ۱۲ یعنی الرحیم کی چار میں سے ہر ایک پر اَعْبُدُ میں تین پھر وصل اول فصل ثانی وصل ثالث اور وصل کل پر اَعْبُدُ کی ۳-۳ وجوہ پڑھو۔ قنبلؒ بقول تکبیر درج ہو گئے ہمـ۱۲ بصریؒ کے لئے ترک پر سکتہ مع وجوہ ثلثہ اور وصل اور انہیں سے ہر ایک پر اَعْبُدُ میں وجوہ ثلثہ پڑھو۔ ہر وجہ میں دوریؒ، ہشامؒ (باِمالہ عٰبدون) ابن ذکوانؒ کو اور صرف وصل میں خلادؒ کو مد سے لوٹاؤ۔ حمزہؒ کے لئے لام تعریف کے سکتہ پر ترک مع وصل کے ساتھ اَعْبُدُ کی وجوہ ثلثہ پڑھو۔ ورشؒ کے لئے نقل کے ساتھ بسم اللہ پر عاصمؒ کے مانند ۴۸ اور ترک پر بصریؒ کے مانند ۱۲ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۱۸۶۶ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲ ط

اس سورۃ میں یاء اضافت ایک[۱] ہے وَلِيَ میں بزیؒ بخلاف اور مدنیؒ ہشامؒ و حفصؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔

سُورۃ نصر

باجماع مدنیہ ہے البتہ ابوعمروؒ کے قول پر حجۃ الوداع کے موقع پر وسطِ ایام تشریق میں نازل ہوئی۔ اس کی آیتیں بالاتفاق تین[۳] ہیں۔

لَكُمْ دِينُكُمْ سے وَاسْتَغْفِرْهُ تک وجوہ صحیحہ (برویٔ قول تکبیر عام للسبعہ) آٹھ سو چالیس[۸۴۰] ہیں[۱]۔ قالونؒ مع بزیؒ دو سو چار[۲۰۴]۔ قنبلؒ (مع بزیؒ)

[۱] بم ۱-۲۰۴ قالونؒ کے لئے فصل کل پر ساٹھ[۶۰] یعنی دِينِ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک کے ساتھ الرَّحِيمِ میں وہی وجہ اور روم اور ان میں سے ہر ایک پر وَاسْتَغْفِرْهُ میں سکون۔ اشمام و روم۔ پھر دِينِ کے روم پر الرَّحِيمِ میں وجوہ اربعہ اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ وَاسْتَغْفِرْهُ میں وجوہ ثلٰثہ۔ اور یہ تمام وجوہ میم جمع کے صلہ و بے صلہ دونوں پر پڑھو۔ پھر فصل اول وثانی وصل ثالث پر چوبیس[۲۴] یعنی صلہ و بے صلہ پر دِينِ کی چاروں میں سے ہر ایک کے ساتھ وَاسْتَغْفِرْهُ کی وجوہ ثلٰثہ۔ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر وہی ساٹھ[۶۰]۔ فصل اول وصل ثانی وثالث نیز وصل اول فصل ثانی وثالث پر اُسی طرح چوبیس[۲۴]۔ چوبیس[۲۴]۔ پھر وصل اول فصل ثانی وصل ثالث نیز وصل کل پر چھ[۶]۔ چھ[۶] یعنی صلہ و بے صلہ پر وَاسْتَغْفِرْهُ کی ۳-۳ وجوہ پڑھو۔ صلہ میں بزیؒ فتح یا والی وجہ کی رُو سے مندرج ہوگئے۔ صلہ کے بعد ساتوں صورتوں میں ہر وجہ میں قنبلؒ کو سکونِ یا سے اور عدم صلہ کے بعد ہر وجہ میں ورشؒ اور حفصؒ کو مد سے لوٹاؤ۔ بزیؒ کی دوسری وجہ قنبلؒ کے ساتھ درج ہوگئی۔ بم ۱-۳۰ ورشؒ کے لئے ترک پر سکتہ کے ساتھ چوبیس[۲۴] وجوہ یعنی دِينِ کی چاروں میں سے ہر ایک پر أَكْبَرُ کی دو اور ہر ایک کے ساتھ وَاسْتَغْفِرْهُ کی وجوہ ثلٰثہ پھر وصل پر چھ[۶] یعنی أَكْبَرُ کی دو میں سے ہر ایک پر تین تین وجوہ پڑھو۔ ہشامؒ کو ہر وجہ میں مد سے لوٹاؤ۔ ابوبکرؒ کے لئے سکونِ یا کے ساتھ بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند ۱۰۲ وجوہ پڑھو اور ہر وجہ میں کسائیؒ کو مد سے لوٹاؤ۔ بصریؒ کے لئے سکونِ یا کے ساتھ ترک پر ورشؒ کے مانند ۳۰ وجوہ پڑھو۔ ابن ذکوانؒ کو ہر وجہ میں (باقی برصفحہ آیندہ)

دوری و حفص ایک سو دو ۱۰۲۔ ایک سو دو ۱۰۲۔ ورش و ہشام ترک پر تین ۳۔ تین ۳
ابوبکر و کسائی ایک سو دو ۱۰۲۔ ایک سو دو ۱۰۲۔ بصری و ابن ذکوان تین ۳۔ تین ۳
حمزہ چھ ۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۱

(امالہ) جآء میں ابن ذکوان و حمزہ امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ۳۵

سورۂ لہب باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بلا خلاف پانچ ۵ ہیں۔

انہ کان سے وتب تک وجوہ صحیحہ (بروئے قول تکبیر عام) ایک سو چودہ ۱۱۴ ہیں۔ قالون بتیس ۳۲۔ مکی۔ ورش۔ عاصم و کسائی سولہ ۱۶۔ سولہ ۱۶۔ ورش ترک پر مع خلاد چار ۴۔ خلف دو ۲۔ بصری۔ دوری و شامی چار ۴۔ چار ۴

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اور صرف وصل میں حمزہ کو امالہ و مد سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم اہل ضرب ۱۳۶۸ وجوہ کہتے ہیں (جبکہ قالون کے لئے پہلی میم جمع کی دو میں سے ہر ایک پر دوسری میم جمع میں دو ۲۔ دو وجوہ اختیار کی جائیں)۔ ۱۲ ط

ل ۱ بم ۱-۳۲ قالون کے لئے فصل کل پر آٹھ یعنی الرحیم کی وجوہ اربعہ میں سے ہر ایک کے ساتھ منفصل کا قصر و مد پھر فصل اول و ثانی وصل ثالث پر دو ۲۔ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر اسی طرح آٹھ ۸۔ فصل اول وصل ثانی و ثالث پر وہی دو ۲۔ وصل اول فصل ثانی و ثالث پر وہی آٹھ ۸ پھر وصل اول فصل ثانی وصل ثالث اور وصل کل پر دو ۲۔ دو وجوہ پڑھو۔ قصر کے بعد ہر وجہ میں مکی کو لہب کے سکون ھا سے اور مد کے بعد ہر وجہ میں ورش۔ عاصم و کسائی کو مد سے لوٹاؤ۔ ورش کے لئے ترک پر سکتہ و وصل اور ان میں سے ہر ایک پر تکبیر کا وصل و فصل پڑھو۔ وصل میں خلاد درج ہو گئے۔ خلف کے لئے وصل کی دو میں ادغام کامل پڑھو۔ اور ہر وجہ میں بصری کو قصر سے اور دوری و شامی کو مد سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ ۱۲ ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَبِیْ لَهَبٍ کو مکی (بلغت بعض عرب) ھا کے اسکان سے اَبِیْ لَهْبٍ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ اور اس کے بعد ذات لَهَبٍ میں ھا کے فتح پر اجماع ہے (کیونکہ وہ فاصلہ اور راس آیت ہے اور اسکانِ ھا سے ماقبل، ومابعد کے تواصل کسب اور الحطب کی مناسبت فوت ہو جاتی ہے)۔ سیصلی میں ورشؒ کے لئے لام کی تغلیظ بخلاف (یعنی فتح کے ساتھ پُر اور تقلیل کے ساتھ باریک) جلی ہے۔ وَامْرَاَتُهٗ میں حمزہؒ وقفاً تسہیل کرتے ہیں۔

حَمَّالَةَ الْحَطَبِ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ وکسائیؒ (ھی مقدر کی خبریت کی بنا پر) تا کے رفع سے حَمَّالَةُ الْحَطَبِ اور عاصمؒ (بربناء حالیت) نصب سے پڑھتے ہیں۔ (المال)، مَا اَغْنٰی اور سَیَصْلٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ع ۳۶

سُوْرَهٔ اخلاص

حسنؒ۔ مجاہدؒ وقتادہؒ وغیرہم جمہور علماء کے نزدیک مکیہ اور بقول ابن عباسؓ وغیرہ مدنیہ ہے۔ اس کی آیتیں مدنی وعراقی چار۴ اور مکی وشامی پانچ۵ ہیں۔ ایک[1] آیت اختلافی ہے یعنی لَمْ یَلِدْ پر مکی وشامی آیت ہے۔

وَامْرَاَتُهٗ سے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تک وجوہ صحیحہ (بروئے قول تکبیر خاص للمکی) ایک سو ترپن ۱۵۳ ہیں۔ قالونؒ مع ورشؒ۔ قنبلؒ وکسائیؒ

---

[1] بما ۱-۳۰ قالونؒ کے لئے قطع اول پر مَسَدٍ کے اسکان وروم (باقی بر صفحہ آئندہ)

Marfat.com

تینتیس ۳۳ ۔ بزی مع قنبل اٹھتر ۷۸ ۔ ورشؒ ترک پر مع بصری شامی وحمزہ نو ۹
عاصم تینتیس ۳۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كُفُوًا کو حرمی۔ بصری۔ شامی۔ ابوبکر اور کسائی (اصل لغت کے مطابق) فاء مضمومہ کے بعد ہمزہ منونہ سے كُفُؤًا اور حمزہ وصلاً فاء ساکنہ کے بعد ہمزہ منونہ سے كُفْؤًا اور وقفاً (گو یہ محلِ وقف نہیں) نقل وابدال سے كُفَا اور كُفْوًا اور حفص فاء مضمومہ اور ابدال بواو سے پڑھتے ہیں۔ كُفُؤًا اَحَدٌ میں ورش کی نقل بیّن ہے حمزہ وقفاً سکون فا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) میں سے ہر ایک کے ساتھ الرَّحِيْمِ میں وجوہ خمسہ اور ان میں سے ہر ایک اور ۳۱-۲۳ وصل کل پر اَحَدٌ کی وجوہ ثلثہ اسکان۔ اشمام وروم پڑھو۔ ورش وکسائی نیز بقول عدم تکبیر قنبل مندرج ہو گئے ۱-۷۸ بزی کے لئے تکبیر کے ساتھ فصل کل پر چوبیس ۲۴ یعنی مَسَدٍ کی دو میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وجوہ اربعہ اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ اَحَدٌ میں وجوہ ثلثہ۔ فصل اول وثانی وصل ثالث پر چھ ۶ یعنی۔۔ مَسَدٍ کی دو میں سے ہر ایک پر اَحَدٌ کی وجوہ ثلثہ۔ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر اُسی طرح چوبیس ۲۴۔ فصل اول وصل ثانی وثالث پر وہی چھ ۶۔ وصل اول فصل ثانی وثالث پر بارہ ۱۲ یعنی الرَّحِيْمِ کی چار میں سے ہر ایک پر اَحَدٌ میں تین پھر وصل اول فصل ثانی وصل ثالث اور وصل کل پر اَحَدٌ کی تین تین ۳ وجوہ پڑھو۔ قنبل بقول تکبیر درج ہو گئے ۱-۹ ورش کے لئے ترک پر سکتہ کی چھ ۶ اور وصل کی تین ۳ وجوہ پڑھو۔ بصری وشامی ہر وجہ میں اور صرف وصل میں حمزہ مندرج ہو گئے۔ عاصم کے لئے حَمَّالَةَ بالنصب اور بسم اللہ پر قالون کے مانند ۳۳ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم ۔ ۱۲ ط

۱؎ كُفُؤًا میں حمزہ کے لئے وقفاً مزید دو ۲ وجوہ تسہیل اور ابدال وادغام بھی منقول ہیں مگر دونوں ہی ضعیف ہیں (غالباً ابدال وادغام کی شکل كُفُوًّا ہو گی ۔ ط)۔ نیز ایک۔۔ پانچویں وجہ روایت حفص کے موافق ضمۂ فا مع ابدال بواؤ بھی مروی ہے لیکن علامہ دانی فرماتے ہیں کہ عمل اس کے برخلاف ہے ۔ (کذا فی النشر) ۔ ۱۲ ط

Marfat.com

ع ۲۷ کے ساتھ نقل اور بخلاف سکتہ کرتے ہیں ۔ ع

سورہ فلق جمہور کے نزدیک مدنیہ اور بقول حسنؒ وجابرؓ وغیرہما مکیہ ہے۔ اس کی آیتیں بالاتفاق پانچ ۵ ہیں۔

ولم یکن لہٗ سے ما خلق تک وجوہ صحیحہ (بروئے قول تکبیر خاص) چورانوے ۹۴ ہیں[۱]۔ قالونؒ مع قنبلؒ ابوبکرؒ وکسائیؒ سولہ ۱۶۔ بزیؒ مع قنبلؒ چھتیس ۳۶۔ بصریؒ مع شامیؒ چار ۴۔ ورشؒ بینش (بسم اللہ پر ۱۶۔ ترک پر ۴) حفصؒ سولہ ۱۶۔ حمزہؒ وخلفؒ ایک ۱۔ ایک ۱ ۔ ع

ع ۲۸ **سورہ ناس** جمہور کے قول پر مدنیہ ہے۔ قتادہؒ مکیہ کہتے ہیں۔ اس کی آیتیں مدنی وعراقی چھ ۶ اور باقی ائمہ کے نزدیک سات ہیں۔ الوسواس پر مکی وشامی آیت ہے

---

[۱] نمبر ۱ - ۱۵ قالونؒ کے لئے قطع اول پر پندرہ ۱۵ یعنی احدٌ کے اسکان، اشمام وروم میں سے ہر ایک پر الرحیم میں وجوہ خمسہ پھر نمبر ۱۶ وصل کل پڑھو۔ قنبلؒ بوجہ عدم تکبیر نیز ابوبکرؒ وکسائیؒ مندرج ہو گئے نمبر ۱ - ۳۶ بزیؒ کے لئے تکبیر کے ساتھ فصل کل پر بارہ ۱۲ یعنی احدٌ کی تینوں میں سے ہر ایک کے ساتھ الرحیم کی وجوہ اربعہ۔ فصل اول وثانی وصل ثالث پر احدٌ کی وجوہ ثلثہ ۳۔ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر اسی طرح بارہ ۱۲۔ فصل اول وصل ثانی وثالث پر وہی تین ۳۔ وصل اول فصل ثانی وثالث پر الرحیم میں وجوہ اربعہ ۴ پھر وصل اول فصل ثانی وصل ثالث اور وصل کل کی دو وجوہ پڑھو۔ قنبلؒ بقول تکبیر مندرج ہو گئے نمبر ۱ - ۴ بصریؒ کو ترک مع سکتہ کی تین ۳ نیز وصل سے پڑھو۔ شامیؒ مندرج ہو گئے۔ ورشؒ کے لئے نقل کے ساتھ بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند ۱۶ اور ترک پر بصریؒ کے مانند ۴ وجوہ پڑھو۔ حفصؒ کے لئے کفوًا بالابدال سے بسم اللہ کی ۱۶ وجوہ پڑھو۔ حمزہؒ کے لئے کفؤًا باسکان الفاء وبالہمز سے ترک مع وصل پڑھو۔ خلفؒ کو ساکن منفصل کے سکتہ سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم ۔ ۱۲ ط

Marfat.com

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ سے اَلْخَنَّاسِ تک وجوہ صحیحہ (بروئے قول تکبیر عام) ایک سو اڑتالیس ۱۴۸ ہیں۔ قالونؒ مع مکیؒ عاصمؒ وکسائیؒ چھیالیس ۴۶۔ دوریؒ سولہ ۱۶۔ سوسیؒ مع شامیؒ وحمزہؒ سولہ ۱۶۔ خلفؒ آٹھ ۸۔ ورشؒ باسٹھ ۶۲ (بسم اللہ پر ۴۶۔ ترک پر ۱۶)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(الممال) النَّاسِ ہر پانچ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ۲۹

لہ نمبر ۱-۴۶ قالونؒ کے لئے فصل کل پر دس یعنی الرَّحِيْمِ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک کے ساتھ اَلْخَنَّاسِ میں وہ ہی وجہ اور روم پھر الرَّحِيْمِ کے ردم کے ساتھ اَلْخَنَّاسِ میں وجوہ اربعہ۔ فصل اول وثانی وصل ثالث پر اَلْخَنَّاسِ کی وجوہ اربعہ۔ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر اُسی طرح دس۔ فصل اول وصل ثانی وثالث پر وہی چار۔ وصل اول فصل ثانی وثالث پر وہی دس۔ پھر وصل اول فصل ثانی وصل ثالث اور وصل کل پر وہی چار۔ چار وجوہ پڑھو۔ مکیؒ عاصمؒ وکسائیؒ مندرج ہوگئے نمبر ۱-۱۶ دوریؒ کے لئے النَّاسِ کے امالہ کے ساتھ ترک پر سکتہ دو وصل۔ اور ان میں سے ہر ایک پر تکبیر کا وصل وفصل اور ہر ایک کے ساتھ اَلْخَنَّاسِ میں وجوہ اربعہ پڑھو۔ ہر وجہ میں سوسیؒ کو فتح سے لوٹاؤ۔ شامیؒ ہر وجہ میں اور صرف وصل میں حمزہؒ درج ہوگئے۔ خلفؒ کے لئے ساکن منفصل کے سکتہ پر ترک مع وصل کی آٹھ ۸ وجوہ پڑھو۔ ورشؒ کے لئے نقل کے ساتھ بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند ۴۶ اور ترک پر دوریؒ کے مانند ۱۶ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ ۱۲ ط

لہ اگر ناس کے بعد اَلْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ پر عمل درآمد کرتے ہوئے فاتحہ اور خمس البقرہ بھی پڑھیں تو ظاہر ہے کہ اس تقدیر پر فاتحہ کے شروع میں بالاتفاق.. بسم اللہ پڑھی جائے گی اور کسی قاری کے لئے بھی بسم اللہ کے بغیر سکتہ یا وصل ہرگز جائز نہیں ہوگا۔ کیونکہ فاتحہ ابتداءِ قرآن ہے لہٰذا وہ حقیقۃً یا حکماً ابتداءِ تلاوت ہے۔ اور اب بین الناس والفاتحہ کی تفصیل یوں ہوگی:۔

اَلَّذِيْ يُوَسْوِسُ سے اَلْعٰلَمِيْنَ تک وجوہ صحیحہ (بروئے تکبیر عام) چھپن ۵۶ ہیں۔ قالونؒ مع کل القراء غیر الدوری اٹھائیس ۲۸۔ دوریؒ اٹھائیس ۲۸۔ (باقی بر صفحہ آئندہ)

Marfat.com

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ترتیب قراءت یوں ہے۔ نمبر ۱-۲۸ قالونؒ کے لئے فصل کل پر دس یعنی وَالنَّاسِ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک کے ساتھ الرَّحِیۡمِ میں وہ ہی وجہ اور روم اور الۡعٰلَمِیۡنَ میں بھی وہ ہی وجہ جو اول کے دو موقعوں میں ہے۔ پھر وَالنَّاسِ کے روم پر الرَّحِیۡمِ میں وجوہ اربعہ اور الۡعٰلَمِیۡنَ میں وہ ہی وجہ جو الرَّحِیۡمِ میں ہے۔ فصل اول وثانی وصل ثالث پر چھ یعنی وَالنَّاسِ اور الۡعٰلَمِیۡنَ دونوں میں طول پھر توسط پھر قصر۔ پھر وَالنَّاسِ کے روم پر الۡعٰلَمِیۡنَ میں وجوہ ثلٰثہ۔ وصل اول فصل ثانی وثالث پر الرَّحِیۡمِ اور الۡعٰلَمِیۡنَ میں حسب بالا چھ۔ پھر وصل اول فصل ثانی وصل ثالث نیز وصل کل پر الۡعٰلَمِیۡنَ میں تین تین وجوہ پڑھو۔ دوریؒ کے علاوہ باقی تمام قراء مندرج ہو گئے نمبر ۱-۲۸ دوریؒ کے لئے امالہ سے اسی طرح اٹھائیس وجوہ پڑھو۔ (ناس اور فاتحہ کے مابین فصل اول وصل ثانی فصل ثالث نیز فصل اول وصل ثانی وثالث یہ دو صورتیں ناجائز ہیں کیونکہ ان دونوں صورتوں میں تکبیر آئندہ سورت کے اول کے لئے ہے۔ اور فاتحہ کے اول میں کوئی بھی تکبیر کا قائل نہیں لہٰذا ان دونوں صورتوں کی سولہ۔ سولہ وجوہ کم ہوگئیں)۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۱۵۶ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲ ط

باب بست و پنجم ختم قرآن پر تکبیر اور متعلقات ختم قرآن

اِس باب[۱] کی ابحاث دس[۱۰] فصلوں پر مشتمل ہیں۔

فصل اول مشروعیت وتقرر تکبیر کا سبب:

قرآن کے ختم کے قریب آخری سورتوں پر تکبیر کے وارد و متقرر ہونے کے سبب میں ائمہ کے چار[۴] اقوال ہیں۔ **قول اول**[۱] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ختم کے قریب تکبیر اس لئے پڑھی کہ کتاب اللہ کی تلاوت اور وحی و تنزیل الٰہی کے

لہ اکثر مؤلفین نے فرش الحروف کا بیان پورا ہو جانے کے بعد اپنی اپنی کتاب کے بالکل اخیر میں اس باب کا تذکرہ کیا ہے چنانچہ جمہور مشرقی و مغربی ائمہ کا یہی طرز عمل ہے۔ اور محقق کی رائے پر یہی انسب ہے اس لئے کہ اس باب میں تکبیر کے علاوہ بعض دیگر متعلقات آداب ختم اور آداب دُعا وغیرہ بھی مذکور ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس کا اخیر ہی میں ہونا موزوں تر ہے۔ لیکن بعض حضرات جیسے ھذلی اور ابن مؤمن وغیرہما اس کو باب البسملہ کے ساتھ مقدم کر کے لائے ہیں کیونکہ تکبیر بھی بائیس[۲۲] سورتوں میں مستعمل ہونے کے سبب مکرر اور کلی اختلافات کے مرتبہ میں ہے۔ اور بعض اہل اداء مثلاً ابوالعز قلانسی۔ حافظ ابوالعلا ہمدانی اور ابن شریح وغیرہم اس کو اس کے اصل موقع یعنی سورۃ والضحیٰ میں ذکر کرتے ہیں کیونکہ تکبیر کا سب سے پہلا موقع یہی ہے۔ ۱۲ ط

Marfat.com

ختم سے حصولِ برکت کے ساتھ حق تعالیٰ کی مزید تعظیم وکبریائی اور تنزیہ وپاکی کی خوبی بھی ظاہر وحاصل ہوجائے۔ یہ قول مکّی نے اختیار کیا ہے اور یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اس ارشاد کے مثل ہے کہ "جب تم قرآن پڑھو اور مفصّل میں سے قِصار یعنی چھوٹی چھوٹی سورتوں میں پہنچ جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور بڑائی بیان کرو (یعنی تکبیر کہو)"۔ پس گویا تکبیر اظہارِ شکر نیز سُرور وفرحت اور اِشعار واعلامِ ختمِ قرآن کے لئے ہے۔ **قول دوم**[۲] سورۃ والضّحیٰ کے نُزول کے وقت جبریل امینؑ اپنی اصلی صورت وہیئت میں آئے تھے۔ صورتِ جبریلیہ پر استعجاب وحیرت اور اُس سے متاثر ہونے کی بنا پر آپ نے **اَللّٰہُ اَکْبَر** فرمایا۔ چنانچہ امام ابوبکر محمد بن اسحٰقؒ اور بعض سلف نے ذِکر کیا ہے کہ جب حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی اصلی صورت میں ظاہر ہوئے تھے جس پر اللہ تعالیٰ نے اُن کی تخلیق فرمائی اور بہت ہی قریب ہوگئے اور اوپر سے نیچے آپ کے پاس وادی میں اُترے جبکہ آپ مقام البطح "وادی محصب" میں تشریف فرما تھے اُس وقت جبرئیل امین نے آپ کی جانب وَالضُّحیٰ کی وحی نازل فرمائی۔ محققؒ کہتے ہیں "یہ قول نہایت قوی اور عُمدہ ہے کیونکہ تکبیر اکثر وبیشتر کسی عظیم الشان یا ہولناک امر کی وجہ سے ہوتی ہے"۔ **قول سوم**[۳] سورۃ وَالضُّحیٰ میں اللہ تعالیٰ نے بعض ایسی خُصوصی نعمتوں کا تذکرہ اور وعدہ فرمایا ہے جو نہایت مہتم بالشان ہیں یعنی اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی[۱] الیٰ آخرہٖ۔ کیا اُس نے تجھے یتیم پاکر جگہ نہیں دی؟ اور تجھے راہ بُھولا پاکر ہدایت نہیں دی؟ اور تجھے تنگدست پاکر تونگر نہیں بنادیا؟۔ بالخصوص آیۃ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی[۱]۔ اور تجھے تیرا رب بہت جلد انعام دے گا پس تو راضی خوشی ہوجائیگا۔ اس آیۃ میں ایسی عطا اور ایسی نعمت کا وعدہ ہے جو سب نعمتوں سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی کا سبب اور موجبِ صد مسرّت وخوشی ہے ان نعمتوں کے تشکر اور

Marfat.com

فرطِ فرحت و مسرت میں آپ نے ختم سورۃ پر اَللّٰہُ اَکْبَر فرمایا چنانچہ امام ابو عمرو اوزاعیؒ نے اسمٰعیل بن عبداللہ بن عباسؓ سے اور اسمٰعیلؒ نے اپنے والد عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کیا۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جو خزائن آپؐ کی امت کو آپؐ کے وصال کے بعد بطور فتوحات ملنے والے تھے وہ ایک ایک کر کے آپ پر پیش اور ظاہر کئے گئے۔ اس سے آپ بے حد خوش ہوئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی پس حق تعالیٰ شانہٗ نے آپ کو جنّت میں ایک ہزار محل عطا کئے اور ہر ہر محل میں آپ کے اور اُس محل کے شایانِ شان پاک بیویاں اور بہترین حشم و خدم ہیں (اس کو ابن جریرؒ اور ابن ابی حاتمؒ نے اوزاعیؒ کے طریق سے نقل کیا ہے اور ابن عباسؓ تک اس کی اسناد صحیح ہے) اور بظاہر ایسی بات بغیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنے روایت نہیں کی جا سکتی ہے اس بنا پر جماعت عُلما کے یہاں یہ مرفوع حدیث کے حکم میں ہے۔ اور سدیؒ نے ابن عباسؓ سے اُن کا یہ قول نقل کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بنا پر تکبیر کہی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی میں سے یہ بھی ہے کہ آپ کے اہل بیت میں سے کوئی بھی جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔ حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ اس سے ابن عباسؓ کی مراد شفاعت ہے۔ اور ابو جعفر محمد باقرؒ کا قول بھی اسی طرح ہے۔ سید علیؒ نے اہل بیت کا یہ قول نقل کیا ہے کہ "نجات کی آیتوں میں سب سے زیادہ امید والی آیت یہی ہے وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے نزول کے بعد فرمایا تھا کہ اب تو میں اُس وقت تک راضی نہ ہوں گا جب تک کہ میرا صرف ایک امتی بھی دوزخ میں ہوگا۔ پس آپؐ نے اِس اخص الخاص نعمت کی مسرت و شادمانی میں تکبیر کہی۔"

قول چہارم انقطاع و تاخیر وحی الٰہی۔ حافظ ابو العلاءؒ اپنی اسناد کے ذریعہ احمدؒ

بن فرحؒ سے وہ بزیؒ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مدت کے لیے وحی کا نزول منقطع ہوگیا تھا (اور یہ مدت بقول ابن جریجؒ بارہ ۱۲ ۔ بقول ابن عباسؓ پندرہ ۱۵ اور بقول مقاتلؒ چالیس ۴۰ یوم ہے) جس کی وجہ سے مشرکین مکہ اور منافقین نے طعناً یہ کہنا شروع کر دیا کہ اِنَّ مُحَمَّدًا اَوَدَّعَهٗ رَبُّهٗ وَقَلَاهُ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن کے پروردگار نے چھوڑ دیا اور اُن سے ناراض ہوگیا۔ والعیاذ باللہ۔ اور ایک کافرہ عورت (ابولہب کی بیوی اُم جمیل یا آپ کی کسی چچازاد بہن) نے یہ بھی کہا تھا کہ اب میں آپ کے شیطان کو آپ کے پاس آتے ہوئے نہیں دیکھتی ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اب آپ کے شیطان نے آپ کو چھوڑ دیا ہے۔ معاذ اللہ۔ جب انتظار بسیار کے بعد سورۂ وَالضُّحٰی نازل ہوئی تو آپ نے ختم سورت پر مشرکین و کفارِ عرب کی تکذیب اور دین اسلام و وحی الٰہی کی تصدیق کے باعث بطور شکر و شادمانی کے اَللّٰهُ اَكْبَرُ فرمایا اور حکماً یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جب قاری وَالضُّحٰی پر پہنچے تو ختم قرآن تک ہر سورت کے اختتام پر تکبیر کہے۔ محققؒ کہتے ہیں "ہمارے اماموں میں سے جمہور ائمہ متقدمین و متاخرین جیسے ابوالحسن بن غلبونؒ ابوعمرو دانیؒ اور ابوالحسن سخاویؒ وغیرہم کا یہی قول ہے"۔ سیدؒ کہتے ہیں "تکبیر کے تقرر کے سبب میں علما کا اختلاف ہے اور جمہور مفسرین و قراء کا یہی قول ہے جو مذکور ہوا"۔ محققؒ کے شیخ حافظ ابوالفداء ابن کثیرؒ فرماتے ہیں "لیکن یہ کسی ایسی اسناد کے ساتھ مروی نہیں جس سے اس کے متعلق صحّت و ضُعف کا فیصلہ کیا جا سکے اور اس کا پتہ لگایا جا سکے"۔ محققؒ اس کی تشریح میں کہتے ہیں "یعنی انقطاع وحی کا تکبیر کے لئے سبب ہونا اس گومگو کے درجہ میں ہے ورنہ کچھ مدّت تک سلسلۂ وحی کا منقطع ہوجانا یا وحی الٰہی کے نزول میں دیر ہوجانا یہ تو مشہور و معروف ہے۔ جس کو سفیان بن عیینہؒ

Marfat.com

اسود بن قیسؒ سے وہ جندب بجلیؓ سے روایت کرتے ہیں اور یہ ایسی اسناد ہے جسمیں ذرا بھی شک و شبہ نہیں ہے "پھر تاخیرِ وحی کے اسباب میں بھی چار اقوال ہیں۔(الف) بعض حضرات کہتے ہیں کہ وحی کا انقطاع اس لئے ہوا تھا کہ یہودیوں کے کہنے پر قریش مکہ نے آپؐ سے حقیقتِ رُوح۔ قصۂ اصحاب الکھف اور قصۂ اسکندر ذوالقرنین کی بابت سوال کیا تھا اس کے جواب میں آپ نے فرمایا۔ ایْتُوْنِي غَدًا اُخْبِرْکُمْ تم کل میرے پاس آنا میں تمہیں ان باتوں کی خبر دیدوں گا۔ اور آپ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ کہنا بھول گئے تھے۔ اس پر تنبیہ کی غرض سے چند یوم کے لئے وحی کا سلسلہ منقطع رہا (ب) ایک سائل کو جو بار بار مانگنے آجاتا تھا۔ ہٹی اور ضدی کہہ کر بطور فہمائش آپؐ نے دھمکا دیا تھا۔ جس کا مفصل واقعہ جعبریؒ نے بزیؒ سے اور بزیؒ نے بسند مرفوع اس طرح روایت کیا ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں انگور کا ایک خوشہ موسم کے پوری طرح شروع ہونے سے پہلے ہدیہ کے طور پر پہنچا ایک سائل حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا کہ جو بہتر چیز خدائے قدوس نے آپ حضرات کو عنایت کی ہے اسمیں سے مجھے بھی دیجیے۔ اس پر آپؐ نے وہ خوشۂ انگور اس سائل کو عنایت فرما دیا۔ پھر ایک اور صحابی نے وہ خوشہ اس سائل سے خرید لیا اور ہدیۃً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ وہی سائل پھر دوبارہ آیا اور سوال کیا اسپر آپؐ نے وہ خوشۂ انگور پھر اس کو دے دیا۔ پھر کسی اور صحابی نے اس سائل سے خرید کر خدمت عالی میں پیش کر دیا سائل پھر تیسری مرتبہ آیا۔ اس پر آپ نے اس کو جھڑکا اور فرمایا کہ تو بڑا ہٹی ہے اس پر وحی کی بندش ہوگئی۔ محققؒ کہتے ہیں کہ "یہ حدیث انتہائی غریب نیز مُعضَل ہے (جس کی سند کے درمیان میں سے کوئی راوی ساقط ہوا ہے)" سیدؒ کہتے ہیں کہ "اگر یہ

Marfat.com

حدیث صحیح ہو تب بھی ضروری ہے کہ اس کا مقصد یہ سمجھا جائے کہ آپ کا اُس سائل کو ڈانٹنا محض ادب سکھانے اور سوال کی نامناسب زیادتی وکثرت اور اُس کے اصرار پر دھمکانے اور تنبیہ وتخویف کی غرض سے تھا نہ کہ بُخل کی بنا پر۔ کیونکہ آپؐ کی شان تو یہ تھی کہ اگر آپ کی رُوح جواہر ویواقیت سے مرکب ہوتی تو آپ اُس کی فیاضی میں بھی کبھی بُخل سے کام نہ لیتے وجہ یہ ہے کہ آپؐ کی ذات گرامی تو تمام لوگوں سے زیادہ کریم اور فیاض وسخی تھی چنانچہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ وغیرہ سے بصحت مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی کوئی ایسا سوال نہیں کیا گیا جس کے جواب میں آپ نے لا یعنی "نہیں" فرمایا ہو۔
(ج) زید بن اسلم کہتے ہیں کہ وحی کی بندش اس بنا پر ہوئی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کُتّے کا ایک پلّہ مر گیا تھا جس کا آپ کو علم نہ ہو سکا اس لئے تنبیہ وتربیت خاصہ کی غرض کے لئے کچھ دنوں کے لئے سلسلۂ وحی منقطع وموقوف ہو گیا جیسا کہ خاصان ومقربان بارگاہ خُداوندی کی حُسن تربیت کی بابت حق تعالیٰ شانہٗ کی یہی سنت وعادت جاری وثابت ہوئی ہے۔ (د) بقول بعض نبی علیہ السلام بیماری کے سبب دو تین راتیں تہجُد کا قیام نہ فرما سکے جس کی بنا پر مشرکین ومنافقین نے طعنے دینے شروع کر دیے اس پر۔ سورۂ والضُّحیٰ نازل ہوئی۔ تو نبی علیہ السلام نے انتظاری وحی کی تصدیق اور کفارِ عرب کی تکذیب کے لئے فرطِ مسرت میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا۔ چنانچہ صحیحین میں حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہٗ کی حدیث سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیماری کی شکایت کے سبب ایک یا دو رات تہجّد کی نماز کے لئے نہ اُٹھ سکے تو ایک کافرہ عورت آپ کے پاس آئی اور کہا اے محمد! میرا خیال ہے کہ اب آپ کے شیطان نے آپ کو چھوڑ دیا ہے (معاذ اللہ) اس پر اللہ تعالیٰ نے وَالضُّحیٰ سے مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ

وَمَا قَلٰی تک کا حصہ نازل فرمایا اور ابن ابی حاتمؒ نے اس کو اپنی تفسیر میں اس طرح روایت کیا ہے کہ حضرت جندبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشت مبارک پر پتھر مارا گیا تھا جسمیں سے خون نکلا اور اس پر آپؐ نے فرمایا هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ ‌‌ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ۔ یعنی تو صرف انگلی ہی تو ہے اور راہِ خدا میں تجھے یہ زخم لگا ہے طبیعت کچھ ناساز ہونے کی وجہ سے دو تین رات آپ قیام نہ فرما سکے جس پر ایک عورت (ام جمیل وغیرہا) نے آپؐ سے یہ ناشائستہ الفاظ کہے مَا اَرٰی شَيْطَانَكَ اِلَّا قَدْ تَرَكَكَ۔ میری رائے یہ ہے کہ اب آپ کے شیطان نے آپ کو چھوڑ دیا ہے۔ والعیاذ باللہ۔ اس پر سورۂ وَالضُّحٰی نازل ہوئی ...... **حاصل کلام یہ کہ** تکبیر کا مقصد یا تو ختم قرآن کی نعمت اور ایسے متبرک وپُر مسرت موقع پر اظہار شکر وامتنان واظہار مسرت وفرحت اور ختم کے اعلام واشعار کے لئے خدا تعالیٰ کی تعظیم وتنزیہ اور حصول برکت ہے۔ یا اس کا سبب صورۃ جبرئیلیہ کی رؤیت پر استعجاب واظہار حیرت ہے۔ یا انعامات خداوندیہ مذکورۂ سورۂ وَالضُّحٰی ارضاء ایواء ہدایت اغناء پر یا نزول وحی بعد از انتظار کثیر پر اظہار شکر وامتنان واظہار مسرت وشادمانی تکبیر کا باعث ہے[1]۔

[1] اگر یہ کہا جائے کہ جو اسباب آپ نے بیان کئے ہیں یہ سب کے سب سورۂ وَالضُّحٰی میں تو تکبیر کا باعث بن سکتے ہیں مگر سورۂ الم نشرح سے آخر قرآن تک کی باقی سورتوں میں تکبیر کا سبب نہیں بن سکتے پھر اُن میں تکبیر کیونکر پڑھی جاتی ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان اسباب میں سے پہلا سبب یعنی ختم قرآن کے موقع پر اظہار شکر وامتنان واظہار مسرت وشادمانی کے لئے خدا تعالیٰ کی تعظیم وحصول برکت یہ مطلق وعام ہے۔ لہٰذا وَالضُّحٰی کے علاوہ باقی سورتوں میں تکبیر اُس کے باعث پڑھی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں سورۂ الم نشرح میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بعض انعامات الٰہیہ کا ذکر ہے (باقی برصفحہ آئندہ)

فصل دوم تکبیر کی حیثیت اور اُس کا شرعی حکم:

استعاذہ کی طرح تکبیر بھی بالاتفاق قرآن سے خارج وجداگانہ محض ایک

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اُن کی بنا پہ بھی اِس سورت میں تکبیر کو ثابت رکھا گیا ہے۔ چنانچہ ابن ابی حاتمؒ نے بسند جید حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے اپنے رب سے ایک سوال کیا لیکن نہ کرتا تو اچھا ہوتا۔ میں نے کہا خدایا! مجھ سے پہلے انبیا میں سے کسی کے لئے تو نے ہوا کو مسخر کر دیا۔ کسی کے ہاتھوں مُردوں کو زندہ کر دیا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ کیا تجھے میں نے یتیم پاکر جگہ نہیں دی؟ میں نے کہا بیشک یارب۔ فرمایا راہ گُم کردہ پاکر میں نے تجھے ہدایت نہیں کی؟ میں نے کہا بے شک اے پروردگار۔ فرمایا کیا فقیر پاکر تجھے غنی نہیں بنا دیا؟ میں نے کہا بے شک یارب۔ فرمایا کیا میں نے تیرا سینہ نہیں کھول دیا؟ کیا میں نے تیرا ذکر بلند نہیں کیا؟ میں نے کہا بے شک کیا ہے اے پروردگار۔ اھ بلکہ اس سورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایسی خصوصیت مذکور ہے جسمیں آپؐ کے ساتھ اور کوئی بھی شریک نہیں اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذِکر کی بلندی ہے چنانچہ حق تعالیٰ شانہٗ ارشاد فرماتے ہیں۔ وَرَفَعْنَالَكَ ذِكْرَكَ۔ اور ہم نے تیرا ذِکر بلند کر دیا۔ حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں "یعنی جہاں میرا ذکر کیا جائیگا وہیں تیرا بھی ذکر کیا جائیگا مثلاً اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ" قتادہؒ فرماتے ہیں کہ "دنیا اور آخرت میں خدا تعالیٰ نے آپؐ کا ذِکر بلند کر دیا۔ کوئی خطیب کوئی واعظ کوئی کلمہ گو کوئی نمازی ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے ساتھ آپؐ کی رسالت کا کلمہ نہ پڑھتا ہو" ابن جریرؒ نے ابو سعیدؓ سے مرفوعاً روایت کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے پاس جبرئیلؑ آئے اور کہا کہ آپ کے رب فرماتے ہیں۔ میں نے آپ کا ذِکر کیونکر بلند کیا؟ آپؐ نے فرمایا خدا ہی کو پورا علم ہے۔ عرض کیا کہ حقتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں جب میرا ذِکر کیا جائے گا تو آپؐ کا بھی ذکر کیا جائے گا اور حافظ ابو نعیمؒ نے دلائل النبوۃ میں اپنی سند کے ذریعہ حضرت انس رضی اللہ عنہٗ سے روایت کیا۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب میں فارغ ہوا اُس چیز سے جس کا حکم مجھے میرے رب عزوجل نے کیا تھا یعنی آسمان اور زمین کے کام سے۔ تو میں نے کہا خدایا مجھ سے پہلے جتنے انبیا ہوئے ہیں اُن سب کی تو نے تکریم کی اور اس کی حجت ذکر کی۔ ابراہیمؑ کو خلیل بنایا۔ موسیٰؑ کو کلیم بنایا۔ (باقی بر صفحہ آیندہ)

جلیل القدر ذِکر ہے جس کو شارع علیہ السلام نے اختیاری طور پر قرآن کی آخری سورتوں پر مقرر کیا ہے۔ فرض یا واجب قطعاً نہیں۔ اسی لئے ختم قرآن کے وقت سورۂ وَالضُّحٰی سے آخر قرآن تک ہر سورت کے آخر یا اول میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا استحباباً علی وجہ التخییر مسنون اور جمیع قراء مکہ کا معمول ہے اور اسی لئے تکبیر مکی اور غیر مکی تمام قرآنوں میں لکھی ہوئی نہیں ہے۔ ابوالطیب عبدالمنعم بن غلبونؒ کا ارشاد ہے کہ۔ "تکبیر ایسی سنت ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیز صحابہ اور تابعین سے ماثور و منقول چلی آتی ہے اور یہ سنت مکہ میں تو تمام روایات میں مستعمل ہے۔ اہل مکہ نہ تو اس کو قطعی ترک کرتے ہیں اور نہ ہی اس میں بزیؒ یا غیر بزیؒ کی کسی روایت کی تخصیص کرتے ہیں البتہ مکہ کے علاوہ دوسرے شہروں میں اس کو خاص ابن کثیرؒ ہی کے لئے پڑھا جاتا ہے" ابوالفتح فارس بن احمدؒ فرماتے ہیں "ہم یہ نہیں کہتے کہ قرآن ختم کرنے والے کے لئے تکبیر کا پڑھنا ضروری ہے بلکہ جس نے پڑھ لی اُس نے عُمدہ کام کیا اور جو نہ پڑھے اس پر بھی کوئی تنگی نہیں ہے اور یہ ایک ایسی سنت ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیز صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم سے ماثور و منقول چلی آئی ہے" استاذ ابو محمد سبط الخیاطؒ مبہج میں کہتے ہیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) داؤدؑ کے لئے پہاڑوں کو مسخر کیا، سلیمانؑ کے لئے ہواؤں کو اور شیاطین کو تابعدار بنایا۔ عیسٰی علیہ السلام کے ہاتھ پر مُردے زندہ کرائے ہیں پس میرے لئے کیا کیا ہے؟ اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ میں نے تجھے ان سب سے افضل چیز نہیں دی؟ کہ میرے ذِکر کے ساتھ تیرا ذِکر بھی کیا جاتا ہے اور میں نے تیری اُمت کے سینوں کو ان کی انجیلیں بنادیا ہے کہ وہ قرآن کو ظاہرًا۔ بغیر قرآنی مصحف کی مدد کے۔ پڑھتے ہیں۔ یہ میں نے کسی اگلی امت کو نہیں دیا اور میں نے تجھے عرش کے خزانوں میں سے خزانہ دیا جو لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ہے (نشر)۔ ۱۲ ط

Marfat.com

کہ "ہمارے شیخ شریفؒ نے امام ابو عبداللہ کارزینیؒ سے نقل کیا ہے کہ جب موصوف اپنے درس میں تن تنہا قرآن کی تلاوت کرتے اور وَالضُّحیٰ تک پہونچ جاتے تو ہر قاری کے لئے تکبیر کہتے خواہ جس کسی کی بھی قراءت پڑھتے پس اس پر روتے اور کہتے تھے یہ کیسی اچھی سنت ہے۔ میں روایت کی مخالفت ناپسند کرتا ہوں ورنہ ہر شخص سے عہد لیتا کہ ہر روایت میں تکبیر کہے مگر چونکہ قراءت سنت متبعہ ہے جسمیں نئی بات نہیں پیدا کی جاسکتی اس لئے میں بطور روایت کے تکبیر نہیں پڑھتا ہوں (بلکہ محض عملاً اس کو بجالاتا ہوں)"۔

فصل سوم تکبیر کے متعلق احادیث مرفوعہ و آثار موقوفہ

حافظ ابو العلا ہمدانیؒ کہتے ہیں کہ "تکبیر کو مرفوعاً بزیؒ کے سوا اور کسی نے بھی بیان نہیں کیا اور بزیؒ سے تکبیر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع ہونے کی مؤید روایتیں مسلسل و متواتر طور پر آئی ہیں۔ بزیؒ کے علاوہ دیگر تمام ناقلین نے تکبیر کو صرف ابن عباسؓ اور مجاہدؒ پر موقوف کر کے روایت کیا ہے۔ محققؒ اپنے دو شیوخ ابو عبداللہ محمد بن عبدالرحمٰن مصریؒ اور ابو العباس احمد بن حسین دمشقیؒ سے بر آٹھ آٹھ واسطوں کے ذریعہ ابو ربیعہ محمد بن اسحاق ربعیؒ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میں نے ابو الحسن احمد بن ابی بزۃ البزیؒ سے مکہ مکرمہ میں قرآن پڑھا۔ جب میں وَالضُّحیٰ پر پہنچا تو میں نے تکبیر پڑھی۔ بزیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے عکرمہؒ بن سلیمانؒ سے مکہ میں قرآن پڑھا جب میں وَالضُّحیٰ پر پہنچا تو میں نے تکبیر پڑھی۔ عکرمہؒ کہتے ہیں کہ میں نے اسمٰعیل بن عبداللہ بن قسطنطینؒ سے پڑھا جب میں وَالضُّحیٰ پر پہنچا تو میں نے تکبیر پڑھی

Marfat.com

اسی طرح اسمٰعیل بن قسطنطینؒ نے عبداللہ بن کثیرؒ کے اور ابن کثیرؒ نے مجاہدؒ کے اور مجاہدؒ نے ابن عباسؓ کے۔ اور ابن عباسؓ نے اُبیّ بن کعبؓ کے۔ اور اُبیؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو والضحٰی پر تکبیر پڑھی۔ نیز محققؒ اپنے دیگر دو شیوخ حسن بن احمد الدقاق الدمشقیؒ اور ابوعلی بن ابی العباس بن ہلالؒ سے بذریعہ سند، ابن صاعدؒ اور احمد نبیلؒ کا یہ قول روایت کرتے ہیں کہ ہمیں احمد بن محمد بن ابی بزة البزیؒ نے حدیث بیان کی کہ میں نے عکرمہ بن سلیمانؒ کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ میں نے اسماعیل بن عبداللہ بن قسطنطینؒ سے قرآن مجید پڑھا جب میں والضحٰی پر پہنچا تو موصوف نے مجھ سے فرمایا کہ ختم قرآن تک ہر سورت کے خاتمہ پر تکبیر پڑھو اور یہ بھی کہا کہ میں نے عبداللہ بن کثیرؒ سے پڑھا۔ جب میں والضحٰی پر پہنچا تو انہوں نے بھی مجھے یہی حکم دیا تھا کہ ختم قرآن تک ہر سورۃ کے خاتمہ پر تکبیر پڑھو اور یہ بھی بتایا کہ میں نے مجاہدؒ سے قرآن پڑھا تو انہوں نے بھی مجھے یہی امر فرمایا تھا اور یہ بھی خبر دی تھی کہ مجھے ابن عباسؓ نے اور ان کو اُبیّ بن کعبؓ نے اور اُبیؓ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حکم دیا تھا حافظ ابوعمرو دانیؒ نے بھی یہ پوری حدیث فارس بن احمدؒ کے طریق سے بذریعہ سند حضرت بزیؒ سے روایت کی ہے۔ اس کے بعد دانیؒ کہتے ہیں کہ "یہ کامل ترین حدیث ہے جو تکبیر کی بابت روایت کی گئی ہے اور صحیح ترین خبر ہے جو اس کے متعلق وارد ہوئی ہے" سیدؒ کہتے ہیں "حافظ ذہبیؒ وغیرہ حفاظ حدیث نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ حدیث تکبیر بزیؒ کے علاوہ اور کسی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوعًا[1] مروی

---

[1] محققؒ کہتے ہیں کہ "بعض علمائے محدثین نے بزیؒ کے بارے میں کلام اور طعن کیا ہے اور میرا خیال ہے کہ اس کا سبب یہی ہے کہ انہوں نے تکبیر کو مرفوعًا روایت (باقی برصفحہ آیندہ)

نہیں ہے۔ پس ہم نے بزیؒ سے متعدد اسانید کے ذریعہ روایت کیا ہے کہ بزیؒ نے کہا۔ میں نے عکرمہ بن سلیمانؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اسماعیل بن عبداللہ مکیؒ سے قرآن کریم پڑھا جب میں سورۂ والضحٰی پر پہنچا تو موصوف نے مجھ سے کہا کہ قرآن کے ختم تک ہر سورت کے خاتمہ پر تکبیر کہو کیونکہ میں نے عبداللہ بن کثیرؒ سے پڑھا۔ جب میں سورۂ والضحٰی پر پہنچا تو انہوں نے بھی مجھے یہی کہا تھا کہ ہر سورۃ کے اختتام پر قرآن کے ختم تک تکبیر پڑھو اور عبداللہ بن کثیرؒ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے مجاہدؒ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کیا ہے چنانچہ ابوحاتم عقیلیؒ نے بزیؒ کو ضعیف قرار دیا ہے۔۔ باوجودیکہ اس کو بزیؒ سے بہت سی جماعتوں اور ثقہ راویوں نے روایت کیا ہے پھر بزیؒ ضعیف کیونکر ہو سکتے ہیں؟ اور وہ ثقات یہ ہیں نمبر۱ احمد بن فرحؒ نمبر۲ اسحٰق خزاعیؒ نمبر۳ حسن بن حبابؒ نمبر۴ حسن بن محمد حدادؒ نمبر۵ ابوربیعہؒ نمبر۶ ابومعمر جمحیؒ نمبر۷ محمد بن یونس کدیمیؒ نمبر۸ محمد بن زکریا مکیؒ نمبر۹ ابوالفضل جعفر بن درستویہؒ نمبر۱۰ زکریا بن یحیٰی ساجیؒ نمبر۱۱ ابو یحیٰی عبداللہ بن محمد بن زکریا بن حارث بن ابی میسرہؒ نمبر۱۲ ابوعمرو قنبلؒ نمبر۱۳ ابوحبیب عباس بن احمد برتیؒ نمبر۱۴ محمد بن علی الخطیبؒ نمبر۱۵ ابوعبدالرحمٰن لہبیؒ نمبر۱۶ ابوجعفر لہبیؒ نمبر۱۷ موسیٰ بن ہارونؒ نمبر۱۸ محمد بن ہارونؒ نمبر۱۹ مضر بن محمدؒ نمبر۲۰ ولید بن بنانؒ نمبر۲۱ محمد بن احمد شطویؒ نمبر۲۲ ابوحامد احمد بن محمد بن موسیٰ بن صباح خزاعیؒ نمبر۲۳ ابراہیم بن محمد بن الحسنؒ نمبر۲۴ ابوبکر بن ابی عاصم النبیلؒ نمبر۲۵ احمد بن محمد بن مقاتلؒ نمبر۲۶ محمد بن علی بن زید الصائغؒ نمبر۲۷ یحیٰی بن محمد بن صاعدؒ نمبر۲۸ اور امام کبیر امام الائمہ ابوبکر محمد بن اسحٰق بن خزیمہؒ "اس کے بعد محققؒ نے اپنی شیخ ام محمد ست العربؒ کے طریق سے محمد بن اسحٰق بن خزیمہؒ کی اس روایت کو بالسند بزیؒ سے نقل کیا ہے۔ محمد بن خزیمہؒ کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن محمد بن قاسم بن ابی بزہ البزیؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے عکرمہ بن سلیمانؒ مولیٰ شیبہؒ سے ان کا یہ قول سنا کہ میں نے اسماعیل بن عبداللہ بن قسطنطین مکیؒ سے قرآن پڑھا پس جب میں سورۂ والضحٰی پر پہنچا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ ختم قرآن تک تکبیر کہو کیونکہ میں نے عبداللہ بن کثیرؒ سے قرآن پڑھا تو انہوں نے بھی مجھے اس کا حکم فرمایا تھا پھر انہوں نے آخر تک پوری حدیث بیان کی ۔ ۱۲ ط

Marfat.com

سے پڑھا پس مجاہدؒ نے بھی انہیں تکبیر کا حکم کیا تھا اور مجاہدؒ نے بتایا کہ ابن عباسؓ نے مجھے اس کا امر کیا اور ابن عباسؓ نے خبر دی کہ انہیں اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس کا حکم کیا اور اُبیّ بن کعبؓ نے بتایا کہ انہیں حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تکبیر کا حکم فرمایا۔ ابو عبداللہ حاکمؒ نے اپنی مستدرک علی الصحیحین میں اس حدیث کی تخریج بروایت ابو یحییٰ محمدؒ بن عبداللہ بن یزیدؒ[1] کی ہے جو مکہ میں امام تھے وہ محمد بن علی بن یزید صائغؒ کے ذریعہ بزیؒ سے اس کو نقل کرتے ہیں اور حاکمؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ لیکن خود بخاریؒ اور مسلمؒ نے اس کو اپنی صحیحین میں ذکر نہیں کیا ہے۔ رہے بزیؒ کے علاوہ دیگر ناقلین جن سے تکبیر کی روایت آئی ہے۔ سو وہ اس حدیثِ تکبیر کو فقط ابن عباسؓ اور مجاہدؒ تک موقوفاً روایت کرتے ہیں نہ کہ مرفوعاً بھی "۔ حافظ ابو عمرو دانیؒ نے اپنی سند کے ذریعہ سے موسیٰ بن ہارونؒ سے نقل کیا کہ بزیؒ نے مجھ سے امام ابو عبداللہ محمدؒ بن ادریس الشافعیؒ کا یہ قول نقل فرمایا "کہ اگر تم تکبیر ترک کر دو گے تو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں میں سے ایک سنت کے تارک بن جاؤ گے "۔ محققؒ کے شیخ حافظ عماد الدین ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ "امام شافعیؒ کا یہ ارشاد اُن کی رائے میں تکبیر والی اس حدیث کی صحت و تصدیق کا متقاضی ہے یعنی ان کی رائے پر یہ حدیث صحیح ہے "۔ حافظ ابو العلاء ہمدانیؒ بذریعہ سند امام بزیؒ سے نقل کرتے ہیں کہ "میں ابراہیم بن محمدؒ شافعیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں تکبیر کی اس حدیث

[1] نشر میں یہاں اور اس کے بعد محمدؒ بن علی بن یزیدؒ دونوں میں بجائے یزید کے زید درج ہے اور غالباً وہی درست ہے۔ ۱۲ ط

کے بیان کرنے سے رُکتا تھا تو حاضرین میں سے کسی نے اُن سے عرض کیا کہ ابو الحسن بزیؒ ہمیں یہ حدیث نہیں سُناتے۔ اس پر انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابو الحسن! خدا کی قسم! اگر تم اس کو چھوڑ دو گے تو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت کے تارک ہو جاؤ گے۔" نیز بزیؒ فرماتے ہیں کہ "میرے پاس ایک بغدادی شخص آیا اور اس کے ہمراہ ایک عباسی شخص بھی تھے اور اس حدیث کی بابت مجھ سے سوال کیا تو میں نے اِسکے بیان کرنے سے انکار کر دیا اس پر سائل نے کہا کہ خدا کی قسم! میں نے احمدؒ بن حنبلؒ سے سنا کہ وہ ابو بکر الاعینؒ کے ذریعہ آپ (بزیؒ) ہی سے اس حدیث کو نقل کرتے تھے پس اگر یہ مُنکَر ہوتی تو وہ اس کو ہرگز روایت نہ کرتے کیونکہ احمدؒ تو احادیث مُنکرہ کے نقل کرنے سے پرہیز کرتے تھے" حافظ ابو عمرو دانیؒ اپنی کتاب جامع البیان میں کہتے ہیں کہ "قواسؒ اور بزیؒ وغیرہما کے طریق سے ابن کثیرؒ نماز اور دَور دونوں طرح کی قراءت میں سورۂ وَالضُّحٰی کے آخر سے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کے آخر تک ہر سورت کے اختتام پر۔۔۔ تکبیر بھی کہتے تھے پس جب ناس کے آخر میں تکبیر کہتے تو اس کے بعد سورۂ فاتحۃ الکتاب نیز شروع سورۂ بقرہ سے کوفی شمار کے مطابق پانچ آیات اَلْمُفْلِحُوْنَ تک بھی پڑھتے تھے اور پھر ختم قرآن کی دُعا کرتے تھے" دانیؒ کہتے ہیں "اور اس عمل کا نام اَلْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ رکھا جاتا ہے اور اُن کے پاس اپنے اِس عمل کی بابت بہت سی منقول و معروف دلیلیں ہیں جو دو طرح کی ہیں ۱۔ وہ آثار و احادیث مرفوعہ جو بذات خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں اور ان کی تعلیم و تلقین آپؐ ہی کی ذات اقدس کی جانب سے وارد ہوئی ہے

نمبر۲ وہ اخبار و آثار موقوفہ جو معروف اور خوب شائع و ذائع ہیں اور صحابہ و تابعین اور ان کے بعد کے اکابر متاخرین سے آئے ہیں "۔ چنانچہ تکبیر کے متعلق ابن عباسؓ اور مجاہدؒ کی چند موقوف روایات یہ ہیں ۔ ابو بکر بن مجاہدؒ ۔ حافظ ابو عمرو دانیؒ ۔ ابو القاسم بن فحامؒ اور حافظ ابو العلاءؒ اسناداً ابراہیم بن ابی حیہؒ تمیمیؒ کے ذریعہ حمید اعرجؒ سے مجاہدؒ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ " میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو قرآن مجید کے انیس[19] ختم سنائے تو وہ ہر ختم میں مجھے یہی حکم دیتے تھے کہ میں اَلَمْ نَشْرَحْ سے تکبیر پڑھوں "۔ دوسری روایت میں ابراہیم بن ابی حیہ موصوفؒ سے منقول ہے کہ " میں نے حمید اعرجؒ سے قرآن پڑھا جب میں وَالضُّحٰی پر پہنچا تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ قرآن کے اختتام تک ہر سورت کے آخر میں تکبیر پڑھتے رہو کیونکہ میں نے مجاہدؒ سے پڑھا تھا تو انہوں نے بھی مجھے یہی حکم دیا تھا "۔ علامہ دانیؒ اِس اثر کو عبداللہ بن زکریا بن الحارث بن ابی میسرہؒ سے وہ اپنے والد سے وہ ابراہیم بن ابی حیہؒ سے روایت کرتے ہیں۔ علامہ دانیؒ اور حافظ ابو العلاءؒ اسناداً شبل بن عبادؒ سے روایت کرتے ہیں کہ " میں نے ابن محیصنؒ اور ابن کثیرؒ داری کو دیکھا ہے کہ وہ اَلَمْ نَشْرَحْ سے ختم تک تکبیر کہتے تھے اور فرماتے تھے کہ انہوں نے مجاہدؒ کو ایسا کرتے دیکھا ہے ۔ اور مجاہدؒ سے سنا ہے کہ ان کو حضرت ابن عباسؓ نے اِس کا حکم دیا تھا "۔ علامہ دانیؒ ۔ حافظ ابو العلاءؒ اور ابن الفحامؒ ، حنظلہؒ بن ابی سفیان سے روایت کرتے ہیں " کہ میں نے عکرمہ بن خالد مخزومیؒ سے قرآن پڑھا جب وَالضُّحٰی پر پہونچا تو انہوں نے کہا کہ تکبیر کہو ۔ کیونکہ میرے وہ شیوخ جنہوں نے حضرت

ابن عباسؓ سے پڑھا ہے وَالضُّحٰی سے تکبیر کہنے کا حکم دیتے تھے'' علامہ دانیؒ حافظ ابو العلاءؒ اور ابن الفحامؒ۔ قنبلؒ سے وہ قواسؒ سے وہ عبد الحمیدؒ بن جریجؒ سے روایت کرتے ہیں کہ ''مجاہدؒ وَالضُّحٰی سے اَلْحَمْدُ تک تکبیر کہتے تھے'' علامہ دانیؒ بذریعہ سند زینبیؒ اور ابن الصباحؒ سے، یہ دونوں قنبلؒ۔ حلوانیؒ۔ جدیؒ اور ابن شریحؒ سے، یہ چاروں قواسؒ سے وہ عبد الحمید بن جریجؒ سے روایت کرتے ہیں کہ ''مجاہدؒ خاتمہ وَالضُّحٰی سے سورۂ ناس کے ختم تک تکبیر کہتے تھے۔ اور... وَالنَّاس پر تکبیر قطع کر دیتے تھے'' ابن مجاہدؒ اس اثر کو دوسری سند سے روایت کرتے ہیں۔ علامہ دانیؒ اور امام ابن مجاہدؒ بذریعہ سند امام سفیانؒ بن عیینہ سے روایت کرتے ہیں کہ ''میں نے حمیدؒ بن قیس اعرج کو قرآن پڑھتے ہوئے دیکھا ہے کہ ایک مجمع ان کے گرد حلقہ کئے ہوئے ہوتا تھا۔ جب وہ وَالضُّحٰی پر پہونچتے تھے تو ختم تک تکبیر کہتے تھے'' حافظ ابو العلاءؒ سنداً روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ فرماتے تھے ''تم جب قرآن پڑھو اور قصار مفصل پر پہونچو تو ہر دو سورتوں کے درمیان تکبیر و تحمید کہو''

فصل چہارم تکبیر کس کس روایت میں پڑھی جائیگی

روایتِ بزیؒ میں تکبیر کہنے پر اہل ادا کا اتفاق ہے۔ اور قنبلؒ کی روایت میں اختلاف ہے۔ جمہور مغربی قراء اور اکثر ائمہ قنبلؒ کے لئے تکبیر نہیں کہتے۔ تیسیر کافی۔ عنوان۔ تذکرہ۔ تبصرہ۔ تلخیص العبارات۔ ہادی اور ارشادِ ابن غلبونؒ میں بطریق ابن مجاہدؒ تکبیر بیان نہیں کی بلکہ امام ابن غلبونؒ صراحتاً کہتے ہیں ''قنبلؒ

Marfat.com

اور دیگر قراء نے تکبیر اختیار نہیں کی"۔ جمہور اہل عراق اور بعض دیگر ائمہ قنبلؒ کے لئے بھی تکبیر بیان کرتے ہیں۔ جامع ابن فارسؒ۔ مستنیر۔ وجیز۔ ارشادِ قلانسیؒ۔ کفایۃ ابی العزؒ۔ مبہج۔ کفایہ فی الست۔ تلخیص ابی معشرؒ۔ اور غایۃ ابی العلاءؒ میں بطریق ابن مجاہدؒ تکبیر مذکور ہے۔ اور بعض حضرات نے قنبلؒ کے واسطے دونوں وجوہ اختیار کی ہیں۔ تیسیر کے سوا دانیؒ کی دیگر تصانیف میں۔ نیز ہدایہ۔ اعلان اور شاطبیہ میں دونوں درج ہیں۔ دانیؒ مفردات میں کہتے ہیں "میں نے قنبلؒ کے لئے ابن مجاہدؒ کے سوا دیگر طرق سے تکبیر۔۔ پڑھی ہے"۔ اس وقت روئے زمین پر قنبلؒ کے لئے دونوں وجوہ ماخوذ ہیں۔ حافظ ابوالعلاءؒ نے سوسیؒ کے لئے ابتداءِ اَلَمْ نَشْرَحْ سے آخرِ ناس تک تکبیر روایت کی ہے۔ ابن الفحامؒ بھی بطریق ابن حبشؒ اس کو روایت کرتے ہیں۔ باقی تمام ائمہ سوسیؒ سے عدم تکبیر نقل کرتے ہیں۔ اور دیگر ائمہ و رُوات سے باجماعِ طرق تکبیر مروی نہیں۔ مگر بعض مشائخ تمام قراء کے لئے ہر روایت و قراءت میں تکبیر کہتے تھے۔ چنانچہ ابن حبشؒ۔ خبازیؒ اور کارزینیؒ کا معمول اور اہل مکہ کا تعامل اوپر مذکور ہوا۔ حضرت محققؒ کہتے ہیں "آج کل تمام بلاد۔ امصار اور دُنیا کے ہر گوشہ میں ختم قرآن کی محفلوں کا اسی پر عمل ہے"۔ بناءؒ کہتے ہیں۔ "بعض شیوخ نے سب کے لئے تکبیر اختیار کر رکھی تھی اور اس وقت یہی معمول ہے"۔ سیدؒ کہتے ہیں "ہمارے طرق سے تکبیر مکیؒ کی قراءت کے ساتھ مخصوص ہے اور کسی قراءت و روایت میں اختیار نہیں کی جاسکتی"۔ ملا علیؒ کہتے ہیں "اور یہ تکبیر شافعیوں کے نزدیک ہر قراءت میں اور حنفیوں کے یہاں صرف ابن کثیرؒ کی قراءت میں سنت ہے خواہ مکہ میں پڑھیں یا غیر مکہ میں"۔

ہمارے متاخرین شیوخ کا خواہ شافعی ہوں یا حنفی یا کسی اور مسلک کے پابند، صدیوں سے یہی دستور العمل ہے کہ ختمِ قرآن کے وقت قصار میں تکبیر کہتے اور پڑھاتے تھے۔ اس میں حنفی و غیر حنفی کی تفریق نئی ایجاد ہے اور حق وہی ہے جو سیّدؒ نے بیان کیا کہ تکبیر مکیؒ کی قراءت کے ساتھ مخصوص ہے۔ (سیّدؒ شافعی ہیں) اور اسمیں طریقہ اور غیر طریقہ کی بھی کوئی تخصیص نہیں ہے۔ ائمہ ستّہ اور اُن کے رُواۃ سے بجمیع طرق ترکِ تکبیر مروی ہے۔ مگر سوسیؒ کے لئے بعض طرق کا اوپر ذکر ہوا۔ پس اولیٰ یہ ہے کہ روایتاً قراءتِ مکیؒ کے سوا اور کسی روایت و قراءت میں تکبیر نہ پڑھیں اور نہ پڑھائیں۔ البتہ تلاوۃً متاخرین شیوخ کا اتباع کرتے ہوئے ختم کے وقت تکبیر کہہ سکتے ہیں۔ میرا یہی عمل ہے۔ امام ابو عبداللہ کارزینیؒ کے اس قول (مندرجۂ فصل دوم " یہ کیسی اچھی سنت ہے۔ میں روایت کی مخالفت ناپسند کرتا ہوں ورنہ ہر شخص سے عہد لیتا کہ۔۔ ہر روایت میں تکبیر کہے۔ الخ " کے یہی معنیٰ ہیں۔ (تنبیہ) جو ائمہ سوسیؒ سے تکبیر نقل کرتے ہیں اور جو شیوخ باقی تارکین کے لئے تکبیر پڑھتے تھے وہ تکبیر کے بعد بسم اللہ کو لازم قرار دیتے ہیں۔ اور ترکِ بسم اللہ پر تکبیر کو جائز نہیں رکھتے۔ پس یاد رہے کہ تکبیر کے ساتھ بسم اللہ کا پڑھنا لابدّی ہے۔ واللہ اعلم و علمہ اتمّ

فصل پنجم محلّ تکبیر:

تکبیر کے مبتدا و منتہیٰ میں اختلاف ہے۔ اور منشاءِ خلاف یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی قراءت کے بعد اور

Marfat.com

اپنی قراءت سے پہلے تکبیر کہی تھی لہٰذا جمہور کہتے ہیں "کہ تکبیر آخر وَالضُّحٰی سے مسنون ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی قراءت کے ختم پر تکبیر کہی تھی" یہ اظہر ہے۔ کیونکہ تکبیر کا سبب خواہ اظہارِ شکر و امتنان ہو۔ یا مسرت و شادمانی۔ یا استعجاب و حیرت۔ وہ حضرت جبرئیلؑ کے دیکھنے اور ان کے پیغام سے پیدا ہوا تھا۔ اور ایک گروہ کہتا ہے کہ "تکبیر ابتدا میں مسنون ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قراءت کے شروع میں تکبیر کہی تھی" یہ اس صورت میں زیادہ منطبق ہو سکتا ہے جبکہ تکبیر کا مقصد خدائے تعالیٰ کی تعظیم اور حصولِ برکت ہو۔ پھر ان کے دو فرقے ہیں۔ ایک[1] ابتداءِ اَلَمْ نَشْرَحْ سے اور دوسرا[2] شروع وَالضُّحٰی سے کہتا ہے۔ امام ابن غلبونؒ۔ امام ابوالحسنؒ[1]۔ ابن سفیانؒ۔ مہدویؒ[1]۔ ابومحمد مکیؒ[1]۔ دانیؒ (تیسیر میں) ابوطاہرؒ بن خلف۔ ابن شریحؒ[1] ابومعشرؒ۔ ابن بلیمہؒ۔ سبط الخیاطؒ (شنبوذیؒ کے طریقہ کے سوا) اور ہذلیؒ وغیرہ جمہور اہل مغرب اور اکثر اہل مشرق آخر وَالضُّحٰی سے آخر ناس تک۔ ابن الفحامؒ (ابوالحسین فارسیؒ اور ابواسحٰقؒ مالکی کے طرق کے سوا) ابوالعزؒ (طریقۂ نقاشؒ کے سوا) ابوالحسنؒ خیاط (ابن فرحؒ۔ ہبۃ اللہؒ اور نظیفؒ کے طرق سے) ابن سوارؒ (ابوعلی شرمقانیؒ کے طریقہ کے سوا) اور حافظ ابوالعلاءؒ (طریقۂ ابن مجاہدؒ کے سوا)

---

[1] سخاویؒ الفتح الوحید میں کہتے ہیں "ابوالحسنؒ۔ ابومحمد مکیؒ۔ ابن شریحؒ اور مہدویؒ نے بزیؒ کے لئے اول وَالضُّحٰی سے اور قنبلؒ کیلئے اول اَلَمْ نَشْرَحْ سے تکبیر بیان کی ہے" اور ابوشامہؒ نے ابراز المعانی میں اس کو ابومحمد مکیؒ کا مذہب بتایا ہے۔ مگر محققؒ کہتے ہیں "ان میں سے کسی نے اول وَالضُّحٰی سے تکبیر بیان نہیں کی"... تعجب ہے کہ سخاویؒ اور ابوشامہؒ کو کیسے یہ مغالطہ ہوا۔ ۱۲

Marfat.com

اور دیگر اکثر اہل عراق اَول اَلَمْ نَشْرَحْ سے اول ناس تک۔ ابو علی مالکی۔ ابن الفحامؒ (فارسیؒ اور ابو اسحٰقؒ کے طرق سے) ابوالحسنؒ خیاط (باقی تمام طرق سے) حافظ ابوالعلاءؒ (بطریق ابن مجاہدؒ) ابوالعزؒ (بطریق نقاشؒ وابی ربیعہؒ اور بطریق ابن مجاہدؒ وقنبلؒ) ابن سوارؒ (بطریق شنبوذیؒ مقانی) اور سبط الخیاطؒ (بطریق شنبوذیؒ) اول وَالضُّحٰی سے اول ناس تک کہتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ جو حضرات آخر وَالضُّحٰی سے تکبیر کے قائل ہیں وہ آخر ناس پر تکبیر کہتے ہیں اور جو ائمہ اول اَلَمْ نَشْرَحْ یا اول وَالضُّحٰی سے مانتے ہیں۔ وہ اول ناس تک تکبیر کہتے ہیں۔ آخر ناس پر نہیں کہتے۔ علامہ دانیؒ نے امام ابوالقاسم فارسیؒ سے بطریق نقاشؒ وابی ربیعہؒ وبزیؒ اول وَالضُّحٰی سے اول ناس تک تکبیر پڑھی ہے چنانچہ جامع البیان میں اس کو خود نقل کیا ہے۔ مگر اس کو اختیار نہیں کیا بلکہ رد کیا ہے۔ تیسیر میں کہتے ہیں "وہ جو احادیث اہل مکہ سے تکبیر کے بارہ میں وارد ہوئی ہیں وہ اُس پر دلالت کرتی ہیں جو ہم نے شروع میں (آخر وَالضُّحٰی سے آخر ناس تک) بیان کیا ہے۔ کیونکہ انمیں مطابقت ہے اور وہ صحت واجماع پر دلالت کرتی ہیں"۔ اور اپنی اختیار کردہ صورت کی تائید میں جامع البیان میں کہتے ہیں "وہ تکبیر کی ابتدا آخر وَالضُّحٰی سے ہے کیونکہ موسیٰ بن ھٰرونؒ بزیؒ سے۔ وہ عکرمہؒ سے وہ اسمٰعیلؒ سے روایت کرتے ہیں کہ "میں نے امام ابن کثیرؒ سے قرآن پڑھا اور جب میں نے وَالضُّحٰی ختم کی تو فرمایا کہ تکبیر کہو"۔ اور شبلؒ روایت کرتے ہیں کہ "میں نے امام ابن کثیرؒ اور ابن محیصنؒ کو دیکھا ہے کہ وہ جب اَلَمْ نَشْرَحْ پر پہونچتے تھے تو تکبیر کہتے تھے"۔ اور مجاہدؒ کہتے ہیں کہ "حضرت ابن عباسؓ مجھے ہر مرتبہ اَلَمْ نَشْرَحْ سے تکبیر کا حکم دیتے تھے"۔ اور تکبیر کی انتہا سورۂ ناس کے

Marfat.com

آخر میں ہوتی ہے کیونکہ شبلؒ روایت کرتے ہیں کہ "وہ ختم تک تکبیر کہتے تھے" اور ابن جُریجؒ کہتے ہیں کہ "وہ مجاہدؒ وَالضُّحٰی سے اَلْحَمْد تک تکبیر کہتے تھے" نیز ابن جُریجؒ کہتے ہیں کہ "وہ مجاہدؒ خاتمہ وَالضُّحٰی سے خاتمہ ناس تک تکبیر کہتے تھے" اور حُمید اعرجؒ وغیرہ کہتے ہیں کہ "وہ مجاہدؒ وَالضُّحٰی سے ہر سورۃ کے ختم پر آخر قرآن تک تکبیر کہتے تھے" محققؒ کہتے ہیں "دانیؒ نے آخر ناس پر اس لئے تکبیر اختیار کی ہے کہ وہ آخر وَالضُّحٰی سے تکبیر مانتے ہیں۔ اور یہی اُن تمام ائمہ کا مذہب ہے جو آخر وَالضُّحٰی سے تکبیر کے قائل ہیں۔ اور روایتِ شبلؒ کے سوا باقی نصوص بیان کردہ کا اقتضا بھی یہی ہے" حافظ ابو العلاءؒ کہتے ہیں کہ "وہ بزیؒ اور قنبلؒ کے لئے ابن فُلیحؒ و ابن مجاہدؒ اول وَالضُّحٰی سے تمام سورتوں کی ابتدا میں شروع سورۂ ناس تک۔ اور عمریؒ و زینبیؒ و سوسیؒ اول اَلَمْ نَشْرَحْ سے آخر ناس تک تکبیر کہتے تھے۔ اور سورۂ ناس و فاتحہ کے درمیان ترکِ تکبیر پر اتفاق ہے۔ مگر بکارؒ نے ابن مجاہدؒ سے ان کے درمیان بھی تکبیر کا اثبات روایت کیا ہے" محققؒ کہتے ہیں "حافظ ابو العلاءؒ نے آخر ناس پر اس لئے ترکِ تکبیر اختیار کیا ہے کہ وہ اول وَالضُّحٰی اور اول اَلَمْ نَشْرَحْ سے تکبیر کے قائل ہیں اور یہی اُن تمام حضرات کا مسلک ہے جو تکبیر کو اوائل کے لئے کہتے ہیں" پھر کہتے ہیں "وہ دونوں مذہب ظاہر و صحیح ہیں اور نُصوص متقدمہ سے خارج نہیں ہوتے" آخر وَالَّیْلِ سے تکبیر کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور اگر کسی کا قول ایسا پایا جاتا ہے تو وہ مجاز ہے اور اس سے مراد اول وَالضُّحٰی ہے۔ کیونکہ نصوص واردہ میں سے کسی میں بھی وَالَّیْلِ کا ذکر نہیں ہے بلکہ اول یا آخر وَالضُّحٰی۔ یا اول اَلَمْ نَشْرَحْ ہے۔ ھذلیؒ نے باتباع خزاعیؒ جو آخر وَالَّیْلِ کا حوالہ دیا ہے اس کا مفہوم اور شاطبیہ کے

شعر وَقَالَ بِهِ الْبَزِّیُّ مِنْ اٰخِرِ الضُّحٰی ۔۔ وَبَعْضٌ لَّهٗ مِنْ اٰخِرِ الَّیْلِ وَصَّلَا

کے دوسرے مصرعہ کا مقصد[1] یقیناً یہی ہے۔ یعنی شاطبیؒ نے پہلے مصرعہ میں علامہ دانیؒ وغیرہ جمہور کے مذہب پر آخرِ وَالضُّحٰی سے اور دوسرے مصرعہ میں امام ابو علی مالکیؒ۔۔ وغیرہ کے مذہب پر اول وَالضُّحٰی سے تکبیر کی ابتداء بیان کی ہے۔ مگر شاطبیؒ نے مذہب دوم پر تکبیر کا منتہٰی نہیں بتایا۔ بلکہ شاطبیہ سے بہرحال آخرِ ناس پر منتہٰی مفہوم ہوتا ہے۔ جو دشوار ہے۔ چنانچہ وہ اس سے قبل کہتے ہیں۔

وَفِیهِ عَنِ الْمَکِّیْنَ تَکْبِیْرُهُمْ مَعَ الْ ـخَوَاتِمِ قُرْبَ الْخَتْمِ یُرْوٰی مُسَلْسَلَا

اِذَا کَبَّرُوْا فِیْ اٰخِرِ النَّاسِ اَرْدَفُوْا مَعَ الْحَمْدِ حَتَّی الْمُفْلِحُوْنَ تَوَسُّلَا

محققؒ کہتے ہیں "یہ مشکل ہے کیونکہ یہ ابو علیؒ وغیرہ کا مذہب نہیں" پھر کہتے ہیں "غالباً شاطبیؒ نے دوسرے مذہب پر منتہٰی بیان نہیں کیا" حقیقت یہ ہے کہ علامہ شاطبیؒ نے دوسرا مذہب امام ابو علیؒ کی کتاب الروضہ سے نقل کیا ہے۔ اور الروضہ کی عبارت منتہٰی کے بارہ میں واضح[2] نہیں ہے۔ شاطبیؒ نے اس کو بعینہٖ نقل کر دیا ہے۔ واللہ اعلم

[1] شاطبیہ کے بعض شارحوں نے اس اشکال کے دفعیہ کی غرض سے دونوں مصرعوں کے مفہوم کو مجاز قرار دیکر اول اَلَمْ نَشْرَحْ اور اول وَالضُّحٰی کہدیا۔ لیکن یہ تاویل حقیقت سے اور بھی دور ہے۔ کیونکہ آخرِ وَالضُّحٰی سے ابتدا مجاز نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ علامہ دانیؒ اور جمہور کا یہی مذہب اور تیسیر میں یہی درج اور اکثر احادیث ونصوص میں یہی مذکور ہے اس کو مجاز کیسے کہہ سکتے ہیں ۔ ۱۲

[2] ابو علیؒ الروضہ میں کہتے ہیں "بزیؒ اول وَالضُّحٰی سے خاتمہ ناس تک اَللّٰهُ اَکْبَرُ اور زینبیؒ قنبلؒ سے ابتداء اَلَمْ نَشْرَحْ سے یہی الفاظ روایت کرتے ہیں اور اس پر اتفاق ہے کہ خاتمہ ناس کے ساتھ تکبیر منقطع ہو جاتی ہے" اسمیں علامہ ابو علیؒ (باقی برصفحہ آیندہ)

فصل ششم نماز میں تکبیر کا حکم :-

قواسؒ کہتے ہیں کہ "وہ ابن جریجؒ یہ روایت کرکے کہ "وہ مجاہدؒ والضحیٰ سے الحمد تک تکبیر پڑھتے تھے" کہتے ہیں کہ "وہ میرے نزدیک اصلیں امام اور غیر امام مساوی ہیں" حمیدیؒ کہتے ہیں "وہ میں نے سفیانؒ بن عیینہ سے پوچھا کہ اے ابو محمد میں لوگوں کو رمضان میں ختم قرآن کے وقت نماز میں تکبیر کہتے دیکھتا ہوں یہ کیا بات ہے اُنہوں نے جواب دیا کہ "وہ میں نے صدقۃ بن عبداللہ بن کثیرؒ کو دیکھا ہے کہ وہ ستر برس سے زیادہ حرم کعبہ میں امام رہے ختم کے وقت ہمیشہ نماز میں تکبیر کہتے تھے" نیز حمیدیؒ، محمد بن عمر بن عیسیٰؒ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد رمضان میں قرآن سنا رہے تھے ابن جریجؒ نے اُن کو والضحیٰ سے ....ختم تک تکبیر کہنے کی.. ہدایت کی" نیز حمیدیؒ اپنے شیخ عمرؒ بن شبل مکی سے روایت کرتے ہیں کہ "وہ عمرؒ بن عیسیٰؒ نے رمضان میں ہماری امامت کی اور والضحیٰ سے تکبیر کہی۔ بعض آدمیوں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) نے اول ناس نہیں کہا جو ان کے مذہب کی واضح شکل تھی بلکہ خاتمۂ ناس کہا ہے۔ جس کے معنٰی یہی ہو سکتے ہیں کہ خاتمۂ ناس پر تکبیر کو منقطع کر دیتے تھے یعنی تکبیر نہیں کہتے تھے۔ اور اور معنٰی بھی نکل سکتے ہیں۔ شاطبیؒ نے بھی خواتم کہا ہے جو الرد منہ کے خلاف نہیں ہے اگرچہ مُغلق ضرور ہے۔ اور دوسرے شعر میں پہلے مذہب پر تفریع کی ہے۔ حافظ ابو شامہؒ کہتے ہیں "وہ اور اگر یہ کہا جائے کہ بعض اہل ادا نے والضحیٰ کے شروع سے آخر ناس تک تکبیر کہنے کی کیا وجہ ہے؟ تو جواب یہ ہے کہ سورۃ کے آخر کو شروع کا حکم دیدیا گیا ہے اور ہر سورۃ دو تکبیروں کے درمیان ہے۔ اور سورۂ ناس کے آخر میں تکبیر سورۂ فاتحہ کی وجہ سے نہیں ہے اگر سورۂ فاتحہ کے لئے ہوتی تو فاتحہ اور بقرہ کے درمیان بھی مشروع ہوتی۔ مگر ایسا نہیں ہے کیونکہ تکبیر ختم کے لئے ہے افتتاحِ قرآن کے لئے نہیں ہے" یہ شرح اصل سے بھی زیادہ مُغلق ہے۔ ۱۲

Marfat.com

انکار کیا تو انھوں نے کہا "مجھے ابن جریج نے تکبیر کہنے کی ہدایت کی ہے۔" ان لوگوں نے ابن جریج سے پوچھا تو انھوں نے کہا "بے شک میں نے ان سے کہا تھا۔" سخاوی اپنی سند سے اور امام ابن مجاہد مضر بن محمد ضبی سے روایت کرتے ہیں کہ "علامہ ابو محمد حسن بن محمد بن عبید اللہ بن ابی یزید قرشی مکی امام حرم تلمیذ شبل بن عباد کہتے تھے وہ میں نے رمضان میں مقام ابراہیم میں نماز تراویح پڑھائی اور والضحٰی سے آخر قرآن تک تکبیر کہی۔ مقتدیوں میں امام ابو عبد اللہ محمد بن ادریس شافعی بھی تھے۔ انھوں نے کہا۔ "اَحۡسَنۡتَ وَاَصَبۡتَ السُّنَّۃَ" قنبل، ابن المقری، قواس اور رکین بن الحصیب سے روایت کرتے ہیں کہ "ان تینوں نے ابن الشہید حجبی کو رمضان میں مقام کے قریب تکبیر کہتے سنا ہے" محقق کہتے ہیں وہ مکہ کے قراء اور فقہا سے نماز میں تکبیر ثابت ہے۔ امام ابن کثیر۔ امام ابن جریج۔ امام شافعی اور امام سفیان بن عیینہ اس کی صحت کے لئے کافی ہیں اور میں نے اپنے زمانہ میں امام ابو الثنا محمود بن محمد خطیب جامع دمشق کو دیکھا ہے کہ وہ نماز میں تکبیر کا فتوای دیتے اور تراویح میں خود تکبیر کہتے اور اوروں کو اس کی رغبت دلاتے تھے۔" پھر فرماتے ہیں وہ تکبیر کہنے والوں میں سے بعض حضرات والضحٰی سے آخر تک ایک رکعت میں اس طرح پڑھتے تھے کہ ہر سورۃ کے ختم پر تکبیر کہتے جاتے اور سورۂ ناس کے ختم پر تکبیر کہہ کر رکوع کے لئے دو بارہ تکبیر کہتے تھے اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ بقرہ کی آیتیں پڑھتے تھے۔ خود میں نے دمشق اور مصر کی امامت کے زمانہ میں اور احیاءِ لیالی رمضان میں بارہا ایسا کیا ہے۔ اور جو لوگ صرف تراویح پڑھتے تھے ان میں سے بعض سورتوں کے آخر میں تکبیر کہہ کر رکوع کے لئے دو بارہ تکبیر کہتے تھے۔ اور بعض فاتحہ کے بعد تکبیر

Marfat.com

کہکر بسم اللہ اور سورۃ پڑھتے تھے اور جب خدائے تعالیٰ نے مجھے مجاورتِ کعبہ کا شرف عطا فرمایا اور قیامِ رمضان کا فخر بخشا تو میں نے دیکھا کہ حرم محترم میں تراویح کے اندر ہر شخص وَالضُّحٰی سے ختم تک تکبیر کہتا ہے جس سے مجھے معلوم ہوا کہ یہ مبارک سنت ان میں آج تک باقی ہے۔" میرے شیخ قاری عبدالرحمٰن ضریر صرف امام ابن کثیرؒ کی قراءت میں تراویح کے اندر آخر وَالضُّحٰی سے آخر ناس تک تکبیر کہتے تھے یہی میرا معمول ہے۔ دیگر قراآت و روایات میں نماز کے اندر تکبیر کہنا ہمارا معمول نہیں۔ اور یہی اَولیٰ ہے۔ کیونکہ اتباعِ ائمہ و رُوات، متاخرین شیوخ کی پیروی سے بدرجہا فائق وافضل ہے۔

فصل ہفتم الفاظ تکبیر:۔

بزیؒ کے لئے تذکرہ۔ ہادی۔ ہدایہ۔ کافی۔ تبصرہ۔ تلخیص اور عنوان میں بجمیع طرق اور تیسیر و شاطبیہ میں بطریق ابی ربیعہؒ اور ہبۃ اللہؒ کے سوا ابو ربیعہؒ سے دیگر تمام اہل عراق تکبیر کے الفاظ اَللّٰہُ اَکْبَرُ روایت کرتے ہیں۔ علامہ دانیؒ نے امام ابوالقاسم فارسیؒ سے بطریق نقاشؒ۔ شیخ ابوالفتحؒ اور امام ابوالحسنؒ سے بطریق سامریؒ یہی الفاظ پڑھے ہیں۔ اور قنبلؒ کے لئے بھی اکثر اہل مغرب۔ اور دیگر حضرات کے لئے تکبیر پڑھنے والے بھی یہی الفاظ نقل کرتے ہیں۔ ابن الحبابؒ و ابن الفرحؒ، بزیؒ سے اور ہبۃ اللہؒ، ابو ربیعہؒ سے باضافہ تہلیل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ روایت کرتے ہیں۔ علامہ دانیؒ نے شیخ ابوالفتحؒ سے بطریق عبدالباقیؒ اور بطریق ابوالفرج نجاد مقریؒ یہی الفاظ پڑھے ہیں۔ اور تیسیر میں کہتے ہیں "میرے شیخ

ابوالفتحؒ، عبدالباقیؒ سے، وہ احمد بن سالم ختلیؒ اور احمد بن صالحؒ سے، یہ دونوں حسن بن الحبابؒ سے روایت کرتے ہیں کہ "میں نے بزیؒ سے پوچھا کہ تکبیر کے الفاظ کسطرح ہیں۔ انہوں نے کہا "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ"۔ اس روایت کو بیان کر کے دانیؒ کہتے ہیں "ابن الحبابؒ اتقان وضبط اور صدقِ لہجہ میں ایسے ذی مرتبہ بزرگ ہیں کہ ان کی عظمت سے اس فن کا جاننے والا کوئی شخص بے خبر نہیں ہو سکتا" نیز فرماتے ہیں کہ "میں نے شیخ ابوالفتحؒ سے تہلیل و تکبیر اور باقی شیوخ سے صرف تکبیر پڑھی ہے"۔ محققؒ کہتے ہیں "بزیؒ سے تہلیل بھی نصًّا صحیح و ثابت ہے اور اس کے بیان کرنے میں ابن الحبابؒ متفرد نہیں ہیں بلکہ شذائیؒ، ابن مجاہدؒ سے۔ ابن الشاربؒ زینبیؒ سے۔ ہبۃ اللہؒ ابو ربیعہؒ سے۔ ابن فرحؒ، بزیؒ سے تہلیل روایت کرتے ہیں اور میں نے بعض شیوخ کو دیکھا ہے کہ وہ نماز میں تہلیل و تکبیر کو مختار سمجھتے تھے۔ تاکہ اسمیں اور تکبیرِ رکوع میں فرق ہو"۔ امام ابواسحٰق رازی ثم الشیرازیؒ تبصرۃ البیان فی القرآت الثمان میں کہتے ہیں "ابن کثیرؒ آخرِ والضحیٰ سے ختمِ قرآن تک تکبیر کہتے تھے جس کے الفاظ قنبلؒ سے "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" اور بزیؒ سے "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ" مروی ہیں۔ خواہ نماز میں ہو یا خارج از نماز میں"۔ شیخِ خراسان ابوالحسنؒ نیشاپوری ارشاد فی القرآت الاربعۃ عشر میں کہتے ہیں "بمذہب ابن کثیرؒ نماز میں تکبیر مع تہلیل کہنی مستحب ہے تاکہ تکبیرِ رکوع سے التباس نہ ہو"۔ قنبلؒ کے لئے بھی اکثر اہل مشرق تہلیل نقل کرتے ہیں۔ متعدد اہل عراق نے امام ابن مجاہدؒ سے اور سبط الخیاطؒ نے کفایہ میں بہر دو طرق اور مبہج میں بطریق ابن مجاہدؒ تہلیل روایت کی ہے۔ ابن سوارؒ کہتے ہیں "میں نے اپنے تمام شیوخ سے قنبلؒ کے لئے تہلیل پڑھی ہے"۔

Marfat.com

ابوالحسن خیاطؒ جامع میں ابن مجاہدؒ و ابن شنبوذؒ وغیرہ سے تہلیل نقل کرتے ہیں۔ مہدویؒ نے ابوالحسن قنطریؒ سے تہلیل پڑھی ہے۔ دانیؒ جامع البیان میں کہتے ہیں "بزیؒ وقنبلؒ سے دونوں صورتیں یعنی تہلیل مع تکبیر اور صرف تکبیر۔ صحیح۔ جیّد۔ مشہور اور معمول ہیں"۔ سبط الخیاطؒ کفایہ میں کہتے ہیں "قنبلؒ ابن کثیرؒ سے ہماری اس کتاب کے طرق پر تکبیر مع تہلیل روایت کرتے ہیں"۔ انہیں ناقلینِ تہلیل میں سے بعض ائمہ نے تحمید بھی روایت کی ہے چنانچہ بزیؒ کے لئے امام ابوطاہر عبدالواحدؒ، ابن الحبابؒ سے اور ھذلیؒ، ابن الحبابؒ و ابن الفرحؒ سے اور غضائریؒ (شیخ اہوازیؒ) ابن الفرحؒ سے۔ اور قنبلؒ کے لئے یہی غضائریؒ ابن الصباحؒ سے باضافہ تحمید لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ نقل کرتے ہیں۔ امام ابوالفضل رازیؒ وسیط میں کہتے ہیں "استاذ ابوالحسن حمامیؒ، زید بن علیؒ سے وہ ابن فرحؒ سے وہ بزیؒ سے تکبیر سے قبل تہلیل اور تکبیر کے بعد تحمید روایت کرتے ہیں"۔ حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ کے قول سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ امام ابوالفضل خزاعیؒ المنتہی میں ابن الصباحؒ سے وہ ابوربیعہؒ سے وہ بزیؒ سے نیز خزاعیؒ اور ابوالکرمؒ، ابن الصباحؒ سے وہ قنبلؒ سے اور ابوالبرکات بن الوکیلؒ بذریعہ ابن الصباحؒ قنبلؒ سے اور بذریعہ ابوربیعہؒ بزیؒ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ **خلاصۂ فصل** یہ ہے کہ تمام ناقلینِ تکبیر کا تکبیر پر اجماع ہے۔ بہت سے حذّاق نے تکبیر مع تہلیل اور بعض نے تکبیر کے ساتھ تہلیل و تحمید روایت کی ہے۔ تنہا تکبیر اَشہر اور مع تہلیل مشہور ہے۔ غیر نماز میں تکبیر اولیٰ اور نماز میں تہلیل کے ساتھ انسب ہے۔ تحمید اگرچہ روایتاً اُن کے برابر نہیں اور نہ ہمارے طرق سے منقول ہے مگر صحیح ہے۔ قاری کو اختیار ہے

Marfat.com

جسطرح چاہے پڑھے[1] لیکن یہ امور یاد رہیں کہ ۱ تہلیل تکبیر سے قبل اور تحمید اس کے بعد ہے اور بسم اللہ ان کے بعد ... پڑھی جائیگی۔ مقدم و مؤخر کرنا جائز نہیں۔ یعنی نہ ان کو اُلٹ پلٹ سکتے ہیں اور نہ بسم اللہ سے مؤخر کر سکتے ہیں ۲ تہلیل تکبیر کے بغیر۔ اور تحمید تہلیل کے بغیر جائز نہیں یعنی تکبیر تنہا۔ اور تہلیل مع تکبیر۔ اور تہلیل مع تکبیر و تحمید پڑھ سکتے ہیں۔ تنہا تہلیل یا تکبیر و تحمید یا تہلیل و تحمید نہیں پڑھ سکتے ۳ خواہ تہلیل و تکبیر پڑھیں یا تینوں۔ ان کا حکم ایک آیت موصولہ کا ہے۔ یعنی ان کو وقف، سکتہ اور روم و اشمام سے جُدا کرنا صحیح نہیں ۴ بعض ائمہ نے تہلیل میں مد تعظیم جائز رکھا ہے جو صحیح ہے مگر ہمارے طریقہ سے نہیں۔

---

[1] متاخرین شیوخ نے تکبیر وغیرہ کے پڑھانے کے مختلف طریقے اختیار کر رکھے ہیں۔ بعض کیفَ مَا اتّفَقَ کہیں تکبیر۔ کہیں تہلیل و تکبیر اور کہیں تینوں پڑھاتے تھے۔ بعض مصری ہر جگہ پہلے تکبیر۔ پھر تہلیل و تکبیر۔ اور پھر تہلیل مع تکبیر و تحمید پڑھاتے تھے۔ اور بعض مصری تحمید نہیں پڑھاتے تھے۔ ہندوستان کے بعض مشائخ نے معنوی بشاعت کا اعتبار کر کے گیارہ سورتوں ۱-۶ وَالضُّحٰی تا بَیِّنَہ ۷ وَالعٰدِیٰت ۸ تکاثر ۹ کفرون ۱۰ نصر اور ۱۱ اخلاص پر فقط تکبیر اور باقی گیارہ سورتوں ۱ زلزال ۲ قارعہ ۳-۸ والعصر تا کوثر ۹ تبّت ۱۰-۱۱ اور مُعوّذتین کے بعد تہلیل و تکبیر اختیار کر رکھی ہے اُن میں سے بعض سورۂ ناس کے بعد تحمید کا اضافہ کر دیتے ہیں اور بعض نہیں کرتے۔ ان کے خیال میں فَحَدِّثْ۔ فَارْغَبْ۔ الْحٰکِمِیْنَ۔ وَاقْتَرِبْ۔ الْفَجْرِ۔ رَبَّہٗ۔ لَخَبِیْرٌ۔ النَّعِیْمِ۔ دِیْنِ۔ تَوَّابًا اور اَحَدٌ کے بعد لاءِ نافیہ کا نُطق موزوں نہیں ہے۔ مگر یہ قیاس اُسی طرح بے اصل ہے جس طرح اربع زُہر میں بعض تارکین کے لئے بسم اللہ کے پڑھنے کا تھا کَمَا مَرَّ۔ کیونکہ باعتبار معنی حَامِیَۃٌ۔ بِالصَّبْرِ۔ مُمَدَّدَۃٍ۔ مَاْکُوْلٍ۔ خَوْفٍ اور الْاَبْتَرُ کے بعد بھی لَا کے تلفظ کی وہی کیفیت ہے جو اُن میں ہے۔ ۱۲

فصل ہشتم صور سبعہ بین السورتین کی بحث :-

باب ماسبق میں والضحیٰ کے بعد بیان کیا گیا ہے کہ تکبیر کے ساتھ بین السورتین آٹھ وجوہ ہو سکتی ہیں اُن میں سے ایک ناجائز اور سات جائز ہیں۔ اور باب ہذا کی پانچویں فصل میں یہ بیان ہوا ہے کہ بعض ائمہ تکبیر کو سورتوں کی ابتدا کے لئے اور بعض انتہا کے لئے کہتے ہیں۔ جس سے کہ ان اشکال سبعہ کی تین نوعیں ہو جاتی ہیں یعنی ان میں سے تین۳ صورتیں باحتمالِ تقدیرین۔ اور دو۲ اس تقدیر پر کہ تکبیر اوائل کے لئے ہے۔ اور دو۲ اس تقدیر پر کہ تکبیر اواخر کے لئے ہے، پڑھی جاتی ہیں۔ جمہور ائمہ ساتوں کو جائز کہتے ہیں اور بعض نے ان میں سے بعض کا انکار کیا ہے اور بعض کو مختار بتایا ہے۔ خلاصہ درج ذیل ہے۔ **نوع اول** وہ تین۳ صورتیں جو باحتمالِ تقدیرین پڑھی جاتی ہیں نمبر۱ قطع کل (٥٥٥٥) یہ وجہ جامع البیان کنز۔ فاسیؒ اور جعبریؒ کی شرح میں مذکور ہے۔ شاطبیہ سے بھی متبادر ہوتی ہے لیکن امام ابو محمد مکیؒ اس کو منع کرتے ہیں جس کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی نمبر۲ قطع اول و ثانی اور وصل ثالث (٥٥٥-٥) یہ وجہ ہدایہ۔ کنز۔ تلخیص۔ تجرید۔ ارشادِ قلانسیؒ غایۃ حافظ ابی العلاءؒ۔ فاسیؒ اور جعبریؒ کی شرح میں درج ہے۔ شاطبیہ سے بھی مفہوم ہوتی ہے اور مہدویؒ کے نزدیک مختار ہے نمبر۳ وصل کل (٥-٥-٥-٥) اس وجہ کو دانیؒ۔ شاطبیؒ۔ ابن الفحامؒ۔ سبط الخیاطؒ۔ مہدویؒ اور تمام شارحینِ شاطبیہ نے بیان کیا ہے۔ اور مہدویؒ اس کو بھی مختار کہتے ہیں۔ **نوع دوم** وہ دو۲ صورتیں جو اس احتمال پر پڑھی جاتی ہیں کہ تکبیر اوائلِ سور کے لئے ہے نمبر۱ قطع اول وصل

Marfat.com

ثانی اور قطع ثالث (ہ ہ‍ہ ہ) یہ وجہ کنز اور فاسیؒ کی شرح میں مذکور ہے۔ شاطبیہ سے بھی متبادر ہوتی ہے۔ جعبریؒ انقطاعِ جانبین کی وجہ سے اس کو منع کرتے ہیں۔ لیکن یہ ممانعت قیاس صحیح کے خلاف ہے ۲ قطع اول وصل باقی (ہ ہ‍ہ‍ہ)۔۔۔ مستنیر اور جامع خیاطؒ میں صرف یہی ایک صورت مذکور ہے۔ کتاب القرآت شنذائیؒ، ارشادِ قلانسیؒ۔ تذکارِ ابن شیطاؒ۔ اور غایۃ ابی العلاءؒ وغیرہ اُن ائمہ کی تمام کتابوں میں جو تکبیر کو اوائل کے لئے کہتے ہیں۔ مختار۔ ہدایہ۔ الروضہ۔ تجرید۔ تلخیص مبہج اور کفایہ میں مذکور۔ اور کافی میں دوسری شکل ہے۔ علامہ دانیؒ نے بھی تیسیر اور جامع البیان میں اس کو درج کیا ہے۔ اور امام ابوالقاسم فارسیؒ سے بطریق نقاشؒ وابی ربیعہؒ یہی وجہ پڑھی ہے۔ **نوع سوم** وہ ۲ صورتیں جو اِس احتمال پر پڑھی جاتی ہیں کہ تکبیر اواخر کے لئے ہے ۱ وصل اول قطع باقی (ہ‍ہ ہ ہ) یہ وجہ منتہی الخزاعیؒ تلخیصِ ابی معشرؒ۔ کنز۔ فاسیؒ اور جعبریؒ کی شروح میں مذکور ہے لیکن ابو محمد مکیؒ اس کو بھی منع کرتے ہیں۔ تعجب ہے کیونکہ مکیؒ کا مذہب یہ ہے کہ تکبیر اواخر کے لئے ہے پس ممانعت کی کوئی وجہ نہیں ہے ۲ وصل اول قطع ثانی اور وصل ثالث (ہ‍ہ ہ‍ہ) مفردہؒ دانیؒ میں صرف یہی صورت درج ہے۔ تذکرہ۔ جامع البیان اور تیسیر میں مختار۔ سخاویؒ اور ابو شامہؒ وغیرہ کی تمام شروح میں مذکور، کافی میں پہلی وجہ اور تجرید وغیرہ اُن ائمہ کی تمام کتابوں میں بیان ہوئی ہے جو تکبیر کو اواخر کے لئے کہتے ہیں۔ امام ابوالحسنؒ کہتے ہیں "یہ اشہر ہے میں نے اسی طرح پڑھا ہے اور اسی کو اختیار کرتا ہوں"۔ (**تنبیہات**) **اول** اکثر محققین کے نزدیک ان اشکال میں قطع سے، وقف مراد ہے سکتہ نہیں۔ مہدویؒ۔ ابو محمد مکیؒ۔ دانیؒ

Marfat.com

قلانسیؒ۔ حافظ ابو العلاءؒ۔ ابو الحسن خیاطؒ۔ ابن سوارؒ۔ ابن شریحؒ۔ سبط الخیاطؒ۔۔ سخاویؒ اور ابو شامہؒ وغیرہ یہی کہتے ہیں۔ مگر جعبریؒ کی رائے میں قطع، وقف و سکتہ دونوں کے لئے عام ہے۔ محققؒ جعبریؒ کی رائے کو وہم قرار دیتے ہیں۔ اور میری ناقص رائے میں جعبریؒ برسرِ صواب ہیں کیونکہ وصلاً وقفہ لطیفہ کرنا جائز ہے اور یہی سکتہ ہے۔ **دوم** ان صُورِ سبعہ کا اختلاف، روایتی نہیں۔ بلکہ سکون وقفی کے طول۔ توسط قصر اور رَوم و اشمام کی طرح اختلافِ تخییری ہے۔ محققؒ کہتے ہیں "یہ مناسب ہے کہ انواع ثلثہ میں سے ایک ایک وجہ پڑھ لی جائے مگر یہ لازم نہیں"۔ بعض شیوخؒ۔۔۔ مختلف مقامات میں مختلف وجوہ پڑھاتے تھے یعنی کہیں کوئی اور کہیں کوئی۔ مگر مبتدیوں کے لئے ان کا سمجھ لینا ضروری ہے۔ **سوم** جو ائمہ تکبیر کو آخرِ سورت کے لئے کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک اگر کسی سورۃ کے ختم پر رکوع کریں یا کسی اور وجہ سے قراءت قطع کریں تو تکبیر کہہ کر رکوع کے لئے دوبارہ تکبیر کہیں گے اور قراءت قطع کریں گے ہمارا یہی معمول ہے۔ اور جو ائمہ تکبیر کو اوائلِ سُور کے لئے مانتے ہیں۔ ان کے نزدیک تکبیر کے بغیر قطع کریں گے۔ اور جب قراءت شروع کرنی چاہیں تو تکبیر سے افتتاح کریں گے۔ یہی حکم سورۂ علق کے سجدہ کا ہے۔ پہلا گروہ تکبیرِ اختتام کے بعد سجدہ کے لئے دوبارہ تکبیر کہتا ہے۔ اور دوسرا گروہ ختم پر تکبیرِ سجدہ کہہ کر سجدہ کرتا ہے اور سجدہ کے بعد تکبیر سے قراءت شروع کرتا ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

فصل نہم تکبیر کے وصل کا طریقہ:۔

بحالت وصل اسم جلالہ کا ہمزہ ساقط ہو جاتا ہے پس اس سے قبل حرکت

Marfat.com

کا ہونا لابُدی ہے اور اگر پہلی سورۃ کا آخر حرف ساکن یا نون تنوین ہو تو اس کو کسرہ سے متحرک کر دیتے ہیں جیسے فَحَدِّثِ اللّٰہُ اَکْبَرُ۔ فَارْغَبِ اللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَخَبِیْرُ اِۣللّٰہُ اَکْبَرُ۔ تَوَّابًا اِۣللّٰہُ اَکْبَرُ۔ مَسَدٍ اِۣللّٰہُ اَکْبَرُ اور اس حال میں اسم جلالہ کے لام کو باریک پڑھتے ہیں اور اگر کسی حرکت سے متحرک ہو تو اُس حرکت سے وصل کر دیتے ہیں جیسے۔ الْحٰکِمِیْنَ اللّٰہُ اَکْبَرُ۔ الْفَجْرِ اللّٰہُ اَکْبَرُ الْاَبْتَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اور صلہ حسب قاعدہ حذف ہو جاتا ہے جیسے رَبَّہُ اللّٰہُ اَکْبَرُ۔ یَرَہُ اللّٰہُ اَکْبَرُ۔ کسرہ کے بعد لام باریک اور باقی حالات میں ... پُر ہو گا۔ اور اگر سورۃ ماضیہ کا تہلیل سے وصل کریں تو تنوین کا لام میں ادغام کر دیتے ہیں۔ جیسے مَاْکُوْلٍ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اور باقی تمام حالات میں وہ حرف اپنی اصلی حالت پر رہتا ہے آخر سورۃ سے تکبیر یا تہلیل کا وصل کرنے میں کسی بشاعت معنوی کا وہم نہ ہونا چاہیے محقق کہتے ہیں وہ تکبیر و تہلیل سے وصل کے بارہ میں کسی نے وہ بات اختیار نہیں کی جو بعض اہل ادا نے اَرْبَعٔ زُہر میں اختیار کی ہے۔ میں نے بعض ایسے لوگوں کو جو روایات کا علم نہیں رکھتے اس وہم میں مبتلا دیکھا ہے اسی لیے میں نے اس پر تنبیہ کی ہے اور اسی وجہ سے میں نے دانی رحؒ کی بیان کردہ مثالیں حرف بحرف نقل کی ہیں "

فصل دہم دُعا اور اس کا طریقہ :-

حضرت جابر رضؓ بن عبد اللہ انصاری روایت کرتے ہیں قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ اَوْ قَالَ مَنْ جَمَعَ

سلہ جو شخص قرآن پڑھے یا جمع کرے خدائے تعالیٰ کے یہاں اس کی (باقی بر صفحہ آیندہ)

Marfat.com

الْقُرْاٰنَ کَانَتْ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَجَّلَهَا لَهٗ فِی الدُّنْیَا وَاِنْ شَاءَ ادَّخَرَهَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ" حضرت انسؓ بن مالک انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا[۲] "مَعَ کُلِّ خَتْمَةٍ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ" نیز حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا[۳] "لَهٗ عِنْدَ خَتْمِ الْقُرْاٰنِ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ وَشَجَرَةٌ فِی الْجَنَّةِ" نیز حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ فرمایا[۲] "لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ عِنْدَ خَتْمِهٖ" مُسعرؒ بن سعیدؒ کہتے ہیں کہ "امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ رمضان المبارک میں تراویح کی ہر رکعت میں بیس آیتیں پڑھتے اور تہجد کی نوافل میں روزانہ ایک ثُلث قرآن پڑھ کر تیسرے روز صبح کی نماز میں ختم کرتے اور دن میں روزانہ ایک قرآن پڑھ کر مغرب کی نماز میں ختم کرتے اور فرماتے تھے[۲] "عِنْدَ کُلِّ خَتْمٍ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ" حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے تھے[۴] "مَنْ خَتَمَ الْقُرْاٰنَ فَلَهٗ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ" حضرت مجاہدؒ کہتے تھے "تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عِنْدَ خَتْمِ الْقُرْاٰنِ" اور "اِنَّ الدُّعَاءَ مُسْتَجَابٌ عِنْدَ خَتْمِ الْقُرْاٰنِ" حمید اعرجؒ کہتے تھے[۵] "مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ دَعَا اَمَّنَ عَلٰی دُعَائِهٖ اَرْبَعَةُ اٰلَافِ مَلَكٍ" امام احمد بن حنبلؒ نماز تراویح میں دعا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ایک دعا مقبول ہوتی ہے خواہ دنیا میں عطا کرے یا آخرت کے لئے ذخیرہ فرمائے ۔ ۲ ہر ختم پر دُعا قبول ہوتی ہے ۔ ۳ حامل قرآن کے لئے ختم کے وقت دعا مقبول اور جنت میں ایک درخت ہوتا ہے ۔ ۴ ختم قرآن کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے ۔ ۵ جو شخص قرآن پڑھ کر دعا کرتا ہے اس کی دعا پر چار ہزار فرشتے آمین کہتے ہیں ۔ ۱۲

Marfat.com

کو مستحب فرماتے ہیں۔ چنانچہ حنبلؒ آپ سے روایت کرتے ہیں کہ "جب تم قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ختم کر چکو تو رکوع سے قبل دعا کے لئے ہاتھ اُٹھاؤ"۔ حنبلؒ کہتے ہیں میں نے سوال کیا کہ آپ نے اس کو کہاں سے اخذ کیا ہے فرمایا کہ "میں نے اہل مکہ کو اس طرح کرتے دیکھا ہے"۔ فضل بن زیادؒ کہتے ہیں "میں نے امام موصوفؒ سے پوچھا کہ میں قرآن ختم کرنا چاہتا ہوں آیا تراویح میں ختم کروں یا وتروں میں؟ آپ نے فرمایا کہ "تراویح میں تاکہ ہمارے لئے دو رکعتوں میں دُعا ہو سکے"۔ میں نے عرض کیا کہ کس طرح۔ تو فرمایا کہ "جب تم قرآن ختم کر چکو تو رکوع سے قبل دونوں ہاتھ اٹھاؤ اور ہمارے ساتھ نماز میں دعا کرو اور لمبا قیام کرو۔ میں نے پوچھا کہ کیا دعا کروں تو فرمایا کہ جو کچھ تم چاہو۔ میں نے یہی کیا۔ امام ممدوح بھی میرے پیچھے ہاتھ اٹھائے دعا کرتے تھے"۔ امام سفیانؒ بن عیینہ کا بھی حرم کعبہ میں اہل مکہ کے ساتھ یہی عمل تھا۔ عباس بن عبدالعظیمؒ کہتے ہیں کہ "میں نے مکہ اور بصرہ میں یہی دیکھا ہے"۔ حضرت عثمانؓ بن عفان اور اہل مدینہ سے بھی دعا منقول ہے۔ نوویؒ کہتے ہیں "قراءت قرآن کے بعد دعا مؤکد طور پر مستحب ہے۔ مناسب ہے کہ امور مہمہ کے لئے جنکا غالب حصہ آخرت کے لئے ہو اور مسلمانوں کی اصلاح و رفاہ سلطان اور ارباب حکومت کے واسطے طاعت و پرہیز گاری۔ نکوئی اور پارسائی۔ حق پر اجتماع اور دشمنوں پر غلبہ کے لئے کلمات جامعہ سے خشوع و خضوع اور عاجزی و تضرع کے ساتھ دعا کرے"۔ حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ اور حضرت انسؓ بن مالک ختم قرآن کے وقت اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں کو حصولِ برکت کے لئے جمع کر لیتے تھے۔ اسلاف کرام میں سے بہت سے بزرگ ختم کے وقت صلحاؤ علماء کو بلاتے تھے۔ حکیم بن عتبہؒ کہتے ہیں کہ "مجھے مجاہدؒ نے بلایا جب میں وہاں پہونچا تو دیکھا

Marfat.com

کہ ابن ابولبابہؒ بھی وہاں موجود تھے۔ مجاہدؒ نے کہا کہ ہم قرآن ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اسی لئے آپ کو بلایا ہے۔" محققؒ کہتے ہیں "ختم قرآن کا موقعہ بلاشبہ مبارک اور حضورِ ملائکہ کا وقت ہے خصوصاً جبکہ قرآن صحت کے ساتھ پڑھا جائے۔ پس چاہیے کہ آدابِ دعا کو ملحوظ رکھکر دعا کریں۔" ختم قرآن پر دعا کرنے یا نکرنے میں بزرگوں کے تین گروہ ہیں۔ (اول) بعض حضرات خدائے تعالٰی کی بے نیازی، سطوت و جبروت اور قہر و بطش کو پیش نظر رکھ کر اور اپنے عمل کو نا قابلِ ہدیہ تصور کرتے ہوئے ختم کے بعد اعترافِ قصور کی غرض سے استغفار و توبہ میں مشغول ہو جاتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ یہی غنیمت ہے کہ برابر سرابر چھوٹ جائیں اور موقفِ حساب میں کوتاہیوں کی باز پُرس نہ ہو۔ یہ وہ حضرات ہیں جن پر خوف غالب تھا (دوم) اور بعض بزرگ ختم کے بعد فوراً دوسرا قرآن شروع کر دیتے تھے۔ نہ دعا کرتے تھے اور نہ استغفار کیونکہ وہ جانتے تھے "در حضرت کریم تقاضہ چہ حاجت است" اور اُن کو یقین تھا کہ "خواجہ خود روشِ بندہ پروری داند" یہ حضرات اہل رضا ہیں امام مالکؒ کا مذہب یہی ہے کہ قرآن میں کسی چیز کو شامل نہ کیا جائے۔ (سوم) اکثر حضرات خدائے تعالٰی کی ربوبیت، بندہ کی عبدیت۔ فقر و فاقہ اور ہر امر میں محتاج الی اللہ ہونے کی بنا پر دعا کرتے تھے۔ وہ دیکھتے تھے کہ اس کا فضل اور رحمت ہر نیک و بد کے لئے عام اور اس کی نعمتیں ہر مطیع و نافرمانی بردار پر وسیع ہیں۔ اُنھیں یقین تھا کہ قرآن شافع ہے لہٰذا ان کی امید قوی ہو جاتی تھی۔ اور گناہ و تقصیر کا خیال اگرچہ وہ بکثرت ہوں اُن کو غفار و ستار کی بارگاہ میں دعا سے نہیں روکتا تھا۔ بلکہ ارشاد رب العزت اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وغیرہ ان کو دعا پر برانگیختہ کرتا تھا۔ امام احمد بن حنبلؒ کا یہی مسلک ہے۔ ہمارے شیوخ ختم کے بعد سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی پانچ آیتیں ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

Marfat.com

تک پڑھتے اور پھر انمیں سے اکثر حضرات آیۃ الکرسی اور سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں نماز میں بغیر ہاتھ اٹھائے تلاوت اور اس کے بعد دیگر ادعیہ قرآنی سے دعا کرتے تھے اور نماز سے باہر ہاتھ اُٹھاکر مختلف الفاظ ماثورہ سے دعا مانگتے تھے یہی بدستور ہے والعلم عند اللہ

خاتمہ امور متفرقہ میں :-

فائدہ اول : بعض اشخاص قرآن ختم کرتے ہوئے سورۂ اخلاص تین مرتبہ پڑھا کرتے ہیں۔ ابوالفخر حامد بن علی بن حسنویہ قزوینیؒ حلیۃ القراء میں کہتے ہیں "ہروانیؒ بطریق اعشیؒ اخلاص تین مرتبہ پڑھتے تھے اور ماثور ایک مرتبہ ہے" محققؒ کہتے ہیں "یہ وہ عمل ہے جسکو نہ ہم نے پڑھا۔ نہ سنا اور نہ ہمارے کسی امام سے منصوص اور نہ ہروانیؒ کے سوا کسی اور فقیہ نے اس کا ذکر کیا۔ قاضی ابوعبداللہ محمدؒ بن عبداللہ بن الحسین جعفی حنفی کوفی ہروانیؒ اعلیٰ پایہ کے فقیہ تھے۔ خطیب بغدادی جوآپ کے معاصر ہیں کہتے ہیں "حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے زمانہ سے کوفہ میں کوئی شخص ہروانیؒ سے افقہ نہ تھا" یہ عمل ان ہروانیؒ کا.. اختیار کردہ تھا۔ طریقہ اعشیؒ میں اس کا وجود نہیں ہے۔ امام ابوعلی مالکیؒ۔ ابوعلی غلام الہراسؒ (شیخ قلانسیؒ) ابوعلی شرمقانیؒ۔ ابوعلی عطارؒ (شیوخ ابن سوارؒ) اور امام ابوالفضل خزاعیؒ نے اعشیؒ کا طریقہ ہروانیؒ سے پڑھا ہے ان میں سے کسی نے اس کا ذکر نہیں کیا۔ اگر اعشیؒ سے یہ اعادہ نصًّا۔ یا اداءً ثابت ہوتا تو یہ حضرات ضرور اس کو بیان کرتے۔ قاضی ابو عبداللہ ہروانیؒ۔ فقیہ و محدث، عالم اور اختیار کے اہل تھے۔ انہوں نے اپنی ذاتی رائے سے یہ عمل اختیار کرلیا تھا صواب وہی ایک مرتبہ پڑھنا ہے۔ یہی جملہ اسلاف کرام کا معمول اور تمام متاخرین کے نزدیک ماخوذ ہے۔ تاکہ عوام اس کو سنت اعتقاد نہ کرنے لگیں۔ اور حنبلی علماء تو اس اعادۂ اخلاص کو نصًّا منع کرتے ہیں" حضرت محققؒ کا فیصلہ حق

ہے ہمارے ائمہ سے قرْنًا بَعْدَ قرْنٍ ایک مرتبہ پڑھنا منقول ہے۔ میں نے اپنے شیوخ اور اپنے شیوخ کے شیوخ کو اسی کا پابند دیکھا ہے۔ اور خود میں نے ان کو ان گنت مرتبہ قرآن سُنایا اور ہمیشہ اخلاص ایک مرتبہ پڑھی۔ اور اسی طرح پڑھتا اور پڑھاتا ہوں۔

فائدہ دوم: بزرگان سلف کی عادت تلاوتِ قرآن کے بارہ میں مختلف تھی بعض دو مہینہ میں۔ بعض ایک مہینہ میں۔ بعض دس اور بعض آٹھ روز میں۔ اکثر ایک ہفتہ میں۔ بعض چھ۔ بعض چار۔ بعض تین۔ بعض دو اور بعض ایک دن میں اور بعض ایک رکعت میں قرآن ختم کرتے تھے۔ (اس مؤخر الذکر گروہ میں سے حضرت عثمانؓ حضرت تمیم داریؓ۔ حضرت سعید بن جبیرؒ اور حضرت امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ ہیں)۔ اور بعض حضرات ایک قرآن دن میں اور ایک رات میں ختم کر لیتے تھے۔ امام ابو حنیفہؒ کا رمضان میں یہی عمل تھا۔ اور بعض سے اس سے بھی زیادہ منقول ہے جو خرق عادت سے ہے۔ حُفّاظ و قراء پر لازم ہے کہ تلاوتِ قرآن سے غافل نہ ہوں۔ اور جتنا ممکن ہو ایک ہی مقدار میں دوامًا پڑھتے رہیں۔ خاص مجبوری کے سوا کبھی کم اور کبھی زیادہ پڑھنا۔ اور کبھی ترک کر دینا ناموزوں ہے خدائے تعالیٰ ہر مسلمان کو تلاوتِ قرآن کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اور بہتر ہے کہ صبح کی نماز یا مغرب کی نماز میں قرآن ختم کریں۔ اور پیر کا دن یا جمعہ کی رات ہو۔ بعض شیوخ ختم... کے دن روزہ رکھتے تھے۔ بعض حضرات ختم کے بعد احباب و مساکین کو کھانا کھلاتے تھے۔ یہ جائز ہے بشرطیکہ عُجب و ریا اور اظہارِ تفاخُر مقصود نہ ہو۔ خدائے تعالیٰ ہر شخص کو ان صفات ذمیمہ سے بچائے اور سلف صالحین کے مسلک پر چلائے! آمین

بحمد للہ تبارک و تعالیٰ ہم اس کتاب کے آخری مرحلہ پر پہونچ گئے۔ ناظرین کرام اور ماہرانِ فن سے التماس ہے کہ لغزشوں کی اصلاح فرمائیں۔ اور طلبا سے التجا ہے

Marfat.com

کہ دعاءِ حسن انجام سے فراموش نہ کریں۔ شروع کی طرح ختم پر بھی حضرت شاطبیؒ کی مبارک زبان سے دُعا کرتا ہوں:۔

فَيَا خَيْرَ غَفَّارٍ وَّيَا خَيْرَ رَاحِمٍ ٭ وَيَا خَيْرَ مَأْمُولٍ جَدًا وَّتَفَضُّلًا

أَقِلْ عَثْرَتِي وَانْفَعْ بِهَا وَبِقَصْدِهَا ٭ حَنَانَيْكَ يَا اللهُ يَا رَافِعَ الْعُلَا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدِيْنَا وَلِاُسْتَاذِيْنَا وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔ اَلْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ۔ اِنَّكَ سَمِيْعٌ مُّجِيْبُ الدَّعْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

محتاجِ دُعا

خاکسار ابو محمد **محی الاسلام** عفا اللہ عنہ

پانی پت یوم عرفۃ المبارک ۹ ذی الحجہ ۱۳۴۷ھ

الحمد للہ علیٰ احسانہ کہ آج مورخہ ۲۷ ذی الحجہ ۱۴۱۴ھ بیوم ثلثاء احقر وناچیز اس مسودہ کی اصلاح ونظرثانی سے فارغ ہوا۔ تقبلہ اللہ بفضلہ واتم فیضہ وعممہ

ناچیز مخلص خاکپائے مؤلف

محمد طاہر رحیمی مدنی غفرلہ اللہ الباری

مدینۃ المنورہ۔ زادہا اللہ شرافۃ وسکینۃ

۲۷ ذی الحجہ ۱۴۱۴ھ بیوم الثلثاء

Marfat.com

(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

۴۸۶

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

ان ہذا القرآن انزل علی سبعۃ احرف کلہا شاف کاف

مسند ابو یعلے

بیشک قرآن سات حرفوں پر اتارا گیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک شافی کافی ہے۔

بمنہ تعالیٰ

جلد اوّل

اصول سبعہ قرات متواترہ بطرق تیسیر و شاطبیہ مع حواشی ضروریہ موسومہ باسم تاریخی

شرح سبعہ قرات

۱۳۴۷ھ

مولفہ

خاکسار ابو محمد محی الاسلام ابن الحاج قاضی محمد مفتاح الاسلام عثمانی اموی قرشی
پانی پتی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ واحسن الیہما والیہ

ناشر

ادارہ اسلامیات

۱۹۰- انارکلی لاہور ۲

کتبہ سید رضا حسین عفی عنہ

Marfat.com

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي

اپنی نماز درست کیجئے

جلد ۱

نماز سے متعلق اہم کوتاہیاں اور ان کا سدِّ باب
فضائل و مسائل نماز، نماز کی ادائیگی کا مسنون اور
درست طریقہ

افادات

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب و تدوین

مولانا اشفاق احمد قاسمی

ادارۂ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور ۲
فون: ۷۲۴۳۹۹۱

Marfat.com

طرابلس کے نامور محقق عالم علامہ حُسین آفندی کی جدید علم کلام پر
مشہور تصنیف "الرسالۃ الحمیدیۃ" کا اردو ترجمہ

سائنس اور اسلام

مترجم: مولانا سید محمد اسحٰق علی صاحب مدرس جامع العلوم کانپور
زیر نگرانی: حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ

مع رسالہ **سائنس اور اسلام**

از حضرت مولانا قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ مہتمم دار العلوم دیوبند

ادارہ اسلامیات لاہور ۲

Marfat.com

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ان القرآن انزل علی سبعۃ احرف کلھا شاف کاف

مسند حافظ ابو یعلیٰ رح

بے شک قرآن سات حرفوں پر اتارا گیا ہے — ان میں سے ہر ایک شافی کافی ہے

بمنّہٖ تعالیٰ

جلد دوم

اصول سبعہ قراآت متواترہ بطرق تیسیر و شاطبیہ مع حواشی ضروریہ موسومہ باسم تاریخی

شرح سبعہ قراآت

۱۳۴۷ھ

بمعہ اضافہ شجرہ قراآت سبعہ

مؤلفہ
شیخ المشائخ امام القراء ابو محمد محی الاسلام عثمانی پانی پتی نور اللہ مرقدہ

ادارہ اسلامیات
لاہور — کراچی

Marfat.com